سُلطانُ العاشقین

Marfat.com

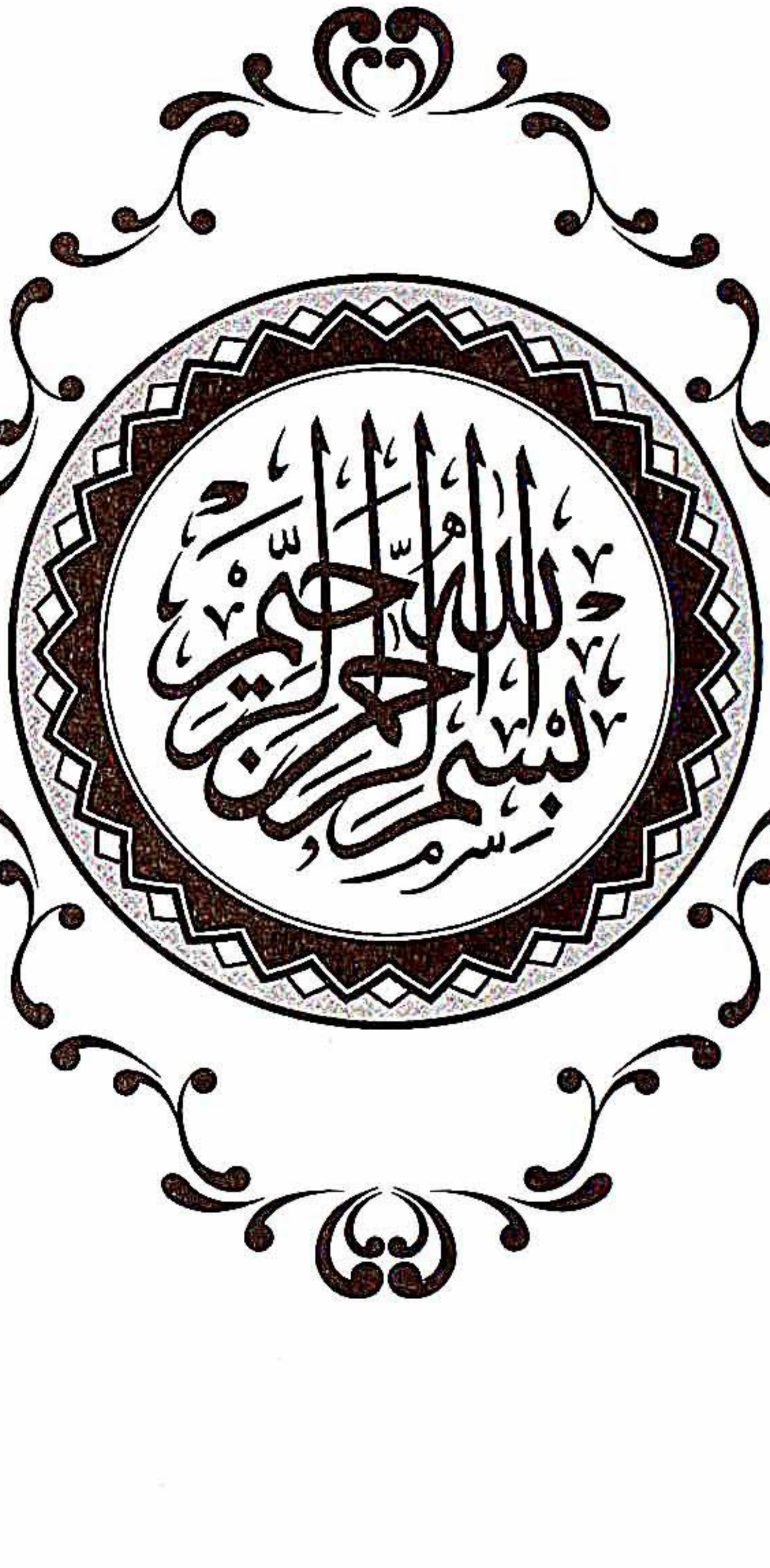

DATA ENTERED

Marfat.com

© All Copy Rights reserved with
SULTAN-UL-FAQR PUBLICATIONS (Regd.)
Lahore-Pakistan

نام کتاب: سلطان العاشقین

ناشر: سُلطانُ الفقر پبلیکیشنز (رجسٹرڈ) لاہور

2017-892
84 س
۲۳۵۴۳۵

بارِ اوّل: مارچ 2017ء

تعداد: 1000

ISBN: 978-969-9795-62-6

سُلطانُ الفقر پبلیکیشنز (رجسٹرڈ) لاہور

سُلطانُ الفقر ہاؤس

4-5/A ۔ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ ڈاکخانہ منصورہ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 54790

Ph: 042-35436600, 0322-4722766
www.sultan-bahoo.com
www.sultan-ul-arifeen.com
www.tehreekdawatefaqr.com
www.sultan-ul-faqr-publications.com
E-mail: sultanulfaqr@tehreekdawatefaqr.com

Marfat.com

فہرس

نمبر شمار	باب	عنوانات	صفحہ نمبر
1		پیش لفظ	6
2	1	شانِ فقر آفتابِ فقر شبیہِ غوث الاعظم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس	10
3		• اسمِ گرامی، کنیت اور القابات	15
4	2	حسب اور نسب	17
5	3	حیاتِ طیبہ	47
6		• ولادت باسعادت	47
7		• بچپن	48
8		• والدین	51
9		• تعلیمی دور	54
10		• عملی زندگی	57
11	4	تلاشِ حق اور بیعت	62
12		• باطنی بیعت	65
13		• ظاہری بیعت	69
14	5	سلطان العاشقین بحیثیت طالبِ مولیٰ اور عشقِ مرشد	73
15	6	سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد اصغر علیؒ کی تلاش محرم راز اور وارثِ امانت اویس سلطان محمد نجیب الرحمٰن کو منتقلی امانتِ الٰہیہ	100

Marfat.com

فہرس

نمبر شمار	باب	عنوانات	صفحہ نمبر
16	7	**فقہی مسلک اور سلسلہ فقر**	142
17		• سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی تحریر کا عکس	148
18	8	**مسندِ تلقین وارشاد اور دعوتِ فقر کا آغاز**	150
19		• صاحبِ مسمّٰی مرشد کامل اکمل جامع نورالہدیٰ	155
20		• طریقۂ تربیت	167
21	9	**دعوتِ فقر کے لیے جدوجہد**	178
22		• روحانی وباطنی اقدامات اور کمالات	179
23		• تحریک دعوتِ فقر (رجسٹرڈ) کا قیام	230
24		• سلطان الفقر پبلیکیشنز (رجسٹرڈ) کا قیام	238
25		• خانقاہ سلسلہ سروری قادری کا قیام	241
26		• سالانہ روحانی محافل کا انعقاد	243
27		• فقر کے فروغ کیلئے الیکٹرانک میڈیا کا استعمال	244
28		• معمولاتِ سفر تبلیغی دورے اور تحریکی سرگرمیاں	261
29		• قلمی وتخلیقی کاوشیں	283
30	10	**حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی** رحمۃ اللہ علیہ اور شبیہ غوث الاعظم سلطان العاشقین **حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن** مدظلہ الاقدس کے کارِ روحانی تعلق	302

Marfat.com

نمبر شمار	باب	عنوانات	صفحہ نمبر
31	11	شرح القابات	339
32	12	سلطان العاشقین کی شخصیت	355
33		• آپ مدظلہ الاقدس کی شان قرآن وحدیث کی روشنی میں	355
34		• محاسن واخلاق	357
35		• حسن وجمال	364
36	13	خاندان	376
37	14	فرمودات اور تعلیمات	380
38		• عارفانہ کلام	439
39	15	تبرکات سلطان الفقر ششم اور مشائخ سروری قادری	445
40	16	مریدین کے مشاہدات اور تاثرات	450
41		• مرد طالبانِ مولیٰ کے مشاہدات وتاثرات	457
42		• خواتین طالبانِ مولیٰ کے مشاہدات وتاثرات	565
43		• مجلسِ شوریٰ تحریک دعوتِ فقر (رجسٹرڈ) کے اجلاس کی قرارداد نمبر 59 کا عکس جس میں سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی حیات پر تحقیقات کے لیے کمیٹی کا تقرر کیا گیا	642
44		استفادہ کتب	646

Marfat.com

پیش لفظ

اللہ کے بنائے ہوئے تمام عالموں کی تمام تر رعنائی' رونق اور حیات اللہ کے ان خاص مومنین اور فقرا کاملین کی نورانی ذات کی بدولت ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی ہی ذات سے اپنی ہی خاطر تخلیق کیا۔ یہ مومنین اور فقرا اللہ تعالیٰ سے اس قدر شدید محبت کرتے ہیں کہ اس کی محبت میں اپنی جان تک بیچ دیتے ہیں۔ ان کی زندگی کا ہر لمحہ عشقِ الٰہی میں ''میری نماز' میری قربانی' میری زندگی' میری موت اللہ ہی کے لیے ہے جو تمام عالم کا پالنے والا ہے'' (الانعام۔ 162) کے مطابق گزرتا ہے۔ یہ حیات ایسی پاک وطیب ہوتی ہے کہ اللہ اسے اپنے دیگر بندوں کے لیے نمونہ اور مثال بنا دیتا ہے تاکہ وہ بھی اپنی زندگیوں کو اسی نمونے کے مطابق ڈھالیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج تک اللہ کے تمام برگزیدہ بندوں کی حیات کے متعلق معلومات اپنی اصل حالت میں محفوظ ہیں۔ اللہ کے یہ محبوب جب اپنی ہر شے اللہ کے حوالے کر دیتے ہیں تو اپنی حیات بھی اللہ کے نام لگا دیتے ہیں اور اللہ ان کی طیب حیات کی تفصیلات کو رہتی دنیا تک آنے والی نسلوں کی رہنمائی کے لیے مشعلِ راہ بنا دیتا ہے۔ ہمارے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام' خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم' امامین پاک علیہم السلام' فقرا اولیا' سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ' حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ حتیٰ کہ تمام نیک بندوں کی حیاتِ طیبہ کی تفصیلات آج تک اسی لیے محفوظ ہیں کہ ان کے بعد آنے والوں کے لیے رہنمائی و روشنی کا باعث بن سکیں۔ اللہ ایسے ذرائع خود پیدا کر دیتا ہے کہ ان کی حیات کے تمام اہم گوشے تاریخ کا ایک مضبوط اور محفوظ حصہ بن جائیں۔ کبھی ان اولیا کی اپنی مبارک زبان کے ذریعے ان کی حیات کے پوشیدہ گوشوں سے نقاب کشائی ہوتی ہے کبھی ان کے اردگرد بسنے والے اور ان کو جاننے والے لوگ ان کے متعلق تفصیلات بیان کرتے ہیں۔

Marfat.com

اگر ایک طرف ان اولیا کی حیات حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اتباع و پیروی میں ''تمہارے صاحب نہ کبھی گمراہ ہوئے نہ راہ سے بھٹکے'' کے مطابق بالکل پاک ہوتی ہے کیونکہ اللہ نے جس حیات کو اپنے بندوں کے لیے نمونہ بنانا ہوتا ہے اُسے وہ خود گناہوں کی آلائشوں سے پاک رکھتا ہے تو دوسری طرف آنحضور ﷺ کی حیاتِ طیبہ کی طرح ہی مصائب و مشکلات کا انبار بھی ان کی زندگی کا حصہ ہوتا ہے۔ ان کا تنگی و مشکلات میں زندگی گزارنے کے باوجود نہ کبھی گناہ میں ملوث ہونا' نہ اللہ سے گلہ شکوہ کرنا' ہر حالت میں صبر اور نیکی کا دامن تھامے رکھنا اس بات کا بین ثبوت ہوتا ہے کہ ایسی پاک حیات رکھنے والے خالص بندے کو اللہ نے اپنے قرب کے لیے چن رکھا ہے۔ پیدائش سے وصال تک ایک روشن شمع کی مانند یہ حیات خود جل اور پگھل کر دوسروں کو اُجالا دینے کا باعث بنی رہتی ہے اور وصال کے بعد ایک سراجِ منیر بن جاتی ہے جس کا پھیلایا ہوا اجالا دوسروں کو حیات دیتا اور راہ دکھاتا ہے۔

شانِ فقر آفتابِ فقر شبیہِ غوث الاعظم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی حیاتِ طیبہ بھی ایک ایسا روشن چراغ ہے جس کا اجالا بندگانِ الٰہی کو راہِ خدا پر آگے بڑھا رہا ہے۔ جس نگاہِ فیض سے قلوب کو تصفیہ' نفس کو تزکیہ' روح کو تجلیہ اور مردہ دلوں کو حیات مل رہی ہے وہ خود کن مصائب و صبر آزما مراحل سے گزر کر اس مقام تک پہنچی ہوگی اس کا اندازہ لگانا بھی عام انسان کے لیے ناممکن ہے۔ جو حیات دوسروں کو پاکیزگی اور نورانیت بخش رہی ہے وہ خود کس قدر پاک و مقدس اور نورانیت کی حامل ہوگی' اس کو فہم و ادراک میں لایا ہی نہیں جا سکتا۔ البتہ آپ مدظلہ الاقدس کے مریدین و محبین جیسے جیسے آپ کے قریب ہوتے ہیں اور آپ سے فیض حاصل کرتے ہیں' آپ کی بے انتہا خوبصورت اور شفیق ذات کے متعلق جاننے کا اشتیاق بڑھتا جاتا ہے۔ اسی اشتیاق اور تجسس کے پیشِ نظر تحریک دعوتِ فقر کی مجلسِ شوریٰ نے یہ فیصلہ کیا کہ آپ مدظلہ الاقدس کی حیاتِ طیبہ کے مختلف پہلوؤں کو کتابی صورت میں قلمبند کیا جائے۔ اس سلسلہ میں مجلسِ شوریٰ نے آپ مدظلہ الاقدس کے ان قابلِ اعتماد طالبوں پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی جو

Marfat.com

آپ مدظلہ الاقدس کو ظاہری و باطنی طور پر قریب سے جانتے ہیں اور جن میں تحریر و بیان کی صلاحیت بھی ہے۔ ٹائپنگ، پروف ریڈنگ، ایڈیٹنگ اور ڈیزائننگ میں ماہر ساتھی بھی اس کمیٹی میں شامل کیے گئے ہیں۔ اس کمیٹی میں مندرجہ ذیل ممبران شامل ہیں:

☆ محمد اسد خان سروری قادری
☆ محمد مغیث افضل سروری قادری
☆ کیپٹن محمد عبداللہ اقبال سروری قادری
☆ سعید جعفر سروری قادری
☆ محمد راشد سروری قادری
☆ حماد الرحمٰن سروری قادری
☆ احسن علی سروری قادری
☆ ناصر حمید سروری قادری
☆ محمد راشد گلزار سروری قادری
☆ مسز عنبرین مغیث سروری قادری
☆ نین تارا سروری قادری
☆ فائزہ گلزار سروری قادری

اس کمیٹی نے کافی تحقیق کے بعد سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی حیاتِ طیبہ کے ہر گوشے کے متعلق معلومات حاصل کیں جس کے لیے نہ صرف آپ مدظلہ الاقدس کے متعلق پہلے سے موجود پرنٹڈ شائع شدہ مواد جمع کیا گیا بلکہ آپ کے دیرینہ ساتھیوں اور اہلِ خانہ سے انٹرویو بھی کیے گئے۔ آپ مدظلہ الاقدس کے خاندانی، تعلیمی اور سرکاری ریکارڈ کا بھی جائزہ لیا گیا۔ آپ کے مریدین سے بھی مشاہدات و تاثرات جمع کیے گئے۔ آپ مدظلہ الاقدس کی تعلیمات و فرمودات بھی جمع کیے گئے، تصانیف سے بھی استفادہ کیا گیا اور ویب سائٹس پر موجود

Marfat.com

مواد کو بھی زیرِ استعمال لایا گیا۔ بہت شوق، محبت اور محنت سے تیار کی گئی آپ مدظلہ الاقدس کی مبارک ذات پر اوّلین کتاب آپ کے ہاتھ میں ہے۔

یہ کتاب آپ مدظلہ الاقدس کو 21 مارچ 2017ء کو تحفتاً پیش کی گئی۔ 21 مارچ کا دِن تحریک دعوتِ فقر' سلسلہ سروری قادری میں آپ مدظلہ الاقدس کو منتقلی امانتِ الٰہیہ کے دِن (21 مارچ 2001ء) کی یادگار کے طور پر ''یومِ منتقلی امانتِ الٰہیہ'' کے نام سے ہر سال نہایت جوش وخروش سے منایا جاتا ہے۔ اس کتاب میں مارچ 2017ء تک سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے متعلق تمام دستیاب تفصیلات شامل ہیں۔

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی شان اس قدر اعلیٰ و برتر ہے کہ اس کا حق ادا کرنا اور اس کا مکمل احاطہ کرنا ناممکن ہے۔ یہ کتاب صرف ایک عاجزانہ کوشش ہے آپ مدظلہ الاقدس کے متعلق آپ کے محبین و معتقدین کو روشناس کرانے کی۔ اللہ پاک قبول فرمائے۔ (آمین)

6۔ مارچ 2017ء

محمد اسد خان سروری قادری

منتظمِ اعلیٰ

تحریک دعوتِ فقر (رجسٹرڈ)

Marfat.com

باب 1

شانِ فقر آفتابِ فقر شبیہِ غوث الاعظم سلطان العاشقین

حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن

مدظلہ الاقدس

اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ کائنات اور اس کی ہر شے اپنے اظہار اور اپنی پہچان کے لیے تخلیق فرمائی جیسا کہ حدیثِ قدسی میں اللہ فرماتا ہے:

☆ كُنْتُ كَنْزًا مَخْفِيًا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ

ترجمہ: میں ایک چھپا ہوا خزانہ تھا میں نے چاہا کہ میں پہچانا جاؤں پس میں نے مخلوق کو تخلیق کیا۔

اللہ کی پہچان انسان کی تخلیق کا اصل مقصد اور اس دنیا میں اس کی آزمائش ہے۔ یہ پہچان اللہ کا دیدار اور قرب حاصل کیے بغیر ناممکن ہے۔ پہچان، دیدار اور قربِ الٰہی کی راہ ہی صراطِ مستقیم ہے جس سے بھٹکانے کے لیے شیطان انسانوں کے اندر اور باہر سے ان پر حملے کرتا رہتا ہے اور یہی وہ راہ ہے جس پر رہنمائی کے لیے اللہ تعالیٰ ابتدائے آفرینش سے اپنے نبی اور برگزیدہ چنے ہوئے بندے بھیج رہا ہے تاکہ قیامت تک آنے والے ہر انسان کی رہنمائی کا بندوبست ہو سکے۔ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قبل یہ برگزیدہ رہنما انبیاء کی صورت میں تشریف لاتے رہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نبوت کی انتہا اور اختتام کے بعد یہ رہنما اولیا اللہ کی صورت میں تشریف لاتے رہے اور تا قیامت آتے رہیں گے۔ جب تک اللہ تعالیٰ اس دنیا میں 'انسان' کو بھیجتا رہے گا تب تک ان کی رہنمائی کے لیے اس 'انسانِ کامل' کو بھی بھیجتا رہے گا جو اللہ کے نور کا کامل مظہر، اس

Marfat.com

کی پہچان کا ذریعہ، رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے روحانی ورثہ فقر کا وارث اور ان کے طریقہ کا حامل ہو اور اللہ کے طالبوں کی اس طرح تربیت کر سکتا ہو جس طرح نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کی کی اور انہیں معراج و صراطِ مستقیم کی راہ دکھائی۔ یہ ممکن نہیں کہ اللہ انسانوں کو تو اس دنیا میں آزمائش اور اپنی پہچان کے مقصد کے لیے بھیجتا رہے لیکن اس آزمائش میں کامیابی کی راہ دکھانے والا رہنما نہ بھیجے۔ اسی نظریے کو صوفیا کرام نے حقیقتِ محمدیہ سے موسوم کیا ہے۔ حضرت سیّد عبدالکریم بن ابراہیم الجیلی رحمتہ اللہ علیہ اپنی تصنیف ''انسانِ کامل'' میں فرماتے ہیں:

❁ حقیقتِ محمدیہ ہر زمانہ میں اس زمانہ کے اکمل کی صورت میں اس زمانہ کی شان کے مطابق ظاہر ہوتی ہے یہ انسانِ کامل اپنے زمانہ میں حضورِ اکرم ﷺ کا خلیفہ ہوتا ہے۔

❁ انسانِ کامل وہ قطب ہے جس پر اوّل سے آخر تک وجود کے فلک گردش کرتے ہیں اور وہ جب وجود کی ابتدا ہوئی' اس وقت سے لے کر ابدالآباد تک ایک ہی شے ہے۔ پھر اس کے لیے رنگا رنگ لباس ہیں اور باعتبارِ لباس اس کا ایک نام رکھا جاتا ہے کہ دوسرے لباس کے اعتبار سے اس کا وہ نام نہیں رکھا جاتا۔ اس کا اصلی نام محمد ﷺ ہے۔ اس کی کنیت ابوالقاسم اور اس کا وصف عبداللہ اور اس کا لقب شمس الدین ہے۔ پھر باعتبار دوسرے لباسوں کے اس کے نام ہیں۔ پھر ہر زمانہ میں اس کا ایک نام ہے جو اس زمانہ کے لباس کے لائق ہوتا ہے۔ (صفحہ 388)[1]

آپ رحمۃ اللہ علیہ انسانِ کامل کی مزید تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

❁ وجودِ تعینات میں جس کمال میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم متعین ہوئے ہیں کوئی شخص متعین نہیں ہوا۔ آپ ﷺ کے اخلاق' احوال' افعال اور اقوال اس امر کے شاہد ہیں کہ آپ ﷺ ان کمالات میں منفرد ہیں۔ آپ ﷺ انسانِ کامل ہیں اور باقی انبیا و اولیا اکمل صلوٰۃ اللہ

---

[1] ترجمہ فضل میراں ناشر نفیس اکیڈمی کراچی

Marfat.com

علیہم آپ ﷺ سے ایسے ملحق ہیں جیسے کامل اکمل سے ملحق ہوتا ہے اور آپ ﷺ کے ساتھ وہ نسبت رکھتے ہیں جو فاضل کو افضل سے ہوتی ہے لیکن مطلق اکمل انسان حضور اکرم ﷺ کی ذات مبارک ہی ہے اور آپ ﷺ بالاتفاق انسانِ کامل ہیں۔ (صفحہ 379)

❁ انسانِ کامل وہ ہے جو بمقتضائے حکمِ ذاتی بطور ملک واصالت اسماءِ ذاتی وصفاتِ الٰہی کا مستحق ہو۔ حق کیلئے اس (انسانِ کامل) کی مثال آئینے کی سی ہے کہ سوائے آئینہ کے کوئی شخص اپنی صورت نہیں دیکھ سکتا اور نہ انسان کیلئے ممکن ہے کہ سوائے اسمِ اَللّٰہُ کے آئینہ کے، کہ وہ اس کا آئینہ ہے، اپنے نفس کی صورت دیکھ سکے اور انسانِ کامل ہی حق کا آئینہ ہے اس لئے حق تعالیٰ نے اپنے اوپر لازم کرلیا ہے کہ سوائے انسانِ کامل کے اپنے اسماء وصفات کو کسی اور چیز میں نہ دیکھے۔ (صفحہ 391)

اس حقیقت کو مزید وضاحت سے حضرت علامہ ابنِ عربی رحمۃ اللہ علیہ 'فصوص الحکم' میں بیان کرتے ہیں:

❁ ہر زمانہ میں آپ ﷺ ازل سے لے کر ابد تک اپنا لباس بدلتے رہتے ہیں اور اکمل افراد کی صورت پر حضور ﷺ ہی جلوہ نما ہوتے ہیں[1]

❁ پس ازل سے ابد تک انسانِ کامل ایک ہی ہے اور وہ ذات صاحبِ لولاک سرورِ کونین ﷺ کی ذات پاک ہے جو آدم علیہ السلام سے لے کر عیسیٰ علیہ السلام تک کے تمام رسولوں' نبیوں' خلیفوں کی صورت میں ظاہر ہوتی رہی ہے اور ختمِ نبوت کے بعد غوث' قطب' ابدال' اولیا اللہ کی صورت میں اعلیٰ قدر مراتب ظاہر ہوتی رہے گی[2]

یہی انسانِ کامل امانتِ الٰہیہ کا حامل ہے جس کے متعلق اللہ نے قرآن میں فرمایا:

○ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَ

---

[1] [2] شرح فصوص الحکم والایقان

Marfat.com

اَشْفَقْنَ مِنْهَا وَ حَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ط اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلاً (الاحزاب۔72)

ترجمہ: ہم نے بارِ امانت کو آسمانوں، زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا۔ سب نے اس کے اٹھانے سے عاجزی ظاہر کی لیکن انسان نے اسے اٹھالیا۔ بے شک وہ (اپنے نفس کے لیے) ظالم اور (اپنی شان وقدر سے) نادان ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس امانت کے مختار بھی ہیں اور اس کو اپنے حقیقی وروحانی ورثا میں منتقل کرنے والے بھی ہیں۔ یہ ممکن نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بشری حیات کے بعد اس دنیا میں ایسی کوئی ہستی ہی موجود نہ رہے جو امانتِ الٰہیہ کو سنبھالنے والی اور اللہ کی ذات وصفات کے اظہار کا ذریعہ بنے کیونکہ اس کائنات کا مقصد ہی اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کا اظہار ہے اس کے کامل محبوبین کے ذریعے۔ اس امانت کے وارث وہ فقرا کاملین ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی باطنی راہ ''فقر'' کی منازل طے کرتے ہوئے اس کے آخری مقام فنا فی اللہ بقا باللہ (فنا فی ھُو) پر پہنچتے ہیں جس کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

☆ اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰه

ترجمہ: جہاں فقر کی تکمیل ہوتی ہے وہیں اللہ ہوتا ہے۔

فقر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فخر اور ورثہ ہے جیسا کہ آپ نے فرمایا:

☆ اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ فَافْتَخِرُّ بِهٖ عَلٰی سَائِرِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ ○

ترجمہ: فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے اور فقر ہی کی بدولت مجھے تمام انبیاء ومرسلین پر فضیلت حاصل ہے۔

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

❁ فقر عین ذات ہے۔ (عین الفقر)

یعنی فقر ہی ذات وصفاتِ الٰہیہ کا اظہار ہے لہٰذا امانتِ الٰہیہ درحقیقت امانتِ فقر ہی ہے۔

جب طالب یا سالک فقر کی انتہا بقا باللہ (فنا فی ھُو) پر پہنچ جاتا ہے تو جملہ صفاتِ الٰہی سے

Marfat.com

متصف ہوکر ''انسانِ کامل'' کے مرتبہ پر فائز ہوتا ہے اور وہی امانتِ الٰہیہ کا حامل ہوتا ہے۔اس کائنات کے کامل ترین انسان حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ تعالیٰ کے مظہرِ اُتمّ ہیں۔حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

❁ جناب رسولِ مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام انسانِ کامل ہیں اور دیگر تمام (فقرا کاملین) آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وسیلے سے مراتب بمراتب (قربِ الٰہی اور کاملیت) کے مقام پر پہنچے۔(عین الفقر)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اِذن کے بغیر کسی انسان کو امانتِ الٰہیہ منتقل نہیں ہوسکتی۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے خزانہ فقر خاتونِ جنت حضرت فاطمتہ الزہرا رضی اللہ عنہا کو منتقل ہوا اور آپ رضی اللہ عنہا اُمتِ محمدیہ میں فقر کی پہلی سلطان (سلطان الفقر اوّل) ہیں۔یہی خزانۂ فقر بابِ فقر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو منتقل ہوا جن سے تمام سلاسل کا آغاز ہوا اور فقر اُمتِ محمدیہ کو منتقل ہوا اور اہلِ بیت رضی اللہ عنہم میں خزانۂ فقر حسنین کریمین رضی اللہ عنہم کو منتقل ہوا۔پھر یہ منتقل در منتقل ہوتا ہوا شہسوارِ فقر غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ تک پہنچا جن سے خزانۂ فقر حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچا۔اب جب بھی امانتِ الٰہیہ منتقل ہوتی ہے تو آقا پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس کے لیے منتخب کیے جانے والے خوش نصیب انسان کو غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے حوالہ فرماتے ہیں جن کی تربیت کے بعد وہ امانتِ الٰہیہ یا خزانہ فقر کیلئے حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہے۔اب قیامت تک یہ خزانہ،خزانۂ فقر کے مختارِ کل صاحبِ لولاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اجازت اور مہر سے اسی در سے اور اسی ترتیب سے منتقل ہوگا۔

امانتِ الٰہیہ کا حامل انسانِ کامل، جسے صاحبِ مسمّٰی مرشد کہا جاتا ہے،ہی مرشدِ کامل اکمل نور الہدیٰ ہوتا ہے۔اگر اللہ کے طالب کو ایسا مرشد مل جائے تو فقر کی انتہا پر پہنچنا کوئی مشکل مرحلہ نہیں ہے۔اس کی شان یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ پہلے دِن ہی طالب کو سلطان الاذکار اسمِ اعظم ''ھُو'' عطا کر دیتا ہے اور اسمِ اَللّٰہُ ذات تصور کے لیے عطا فرماتا ہے۔طالبِ مولیٰ کو اگر ایسا مرشد مل جائے تو فوراً دامن پکڑ لے لیکن اس کو تلاش کرنا مشکل ہے کیونکہ یہ غیر معروف ہوتا ہے۔سینہ بہ سینہ یہ سلسلہ قیامت

Marfat.com

تک جاری رہے گا لیکن اس مرشد تک صرف وہی طالب پہنچتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی پہچان، دیدارِ حق تعالیٰ اور مجلسِ محمدی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی حضوری کی طلب لے کر گھر سے نکلتے ہیں۔

یہی انسانِ کامل صاحبِ مسمّٰی مرشد کامل اکمل نور الہدیٰ' حاملِ امانتِ الٰہیہ اور خزانہ ٔفقر کا مالک' امامِ زمانہ اور نائبِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوتا ہے۔ اس کی تلاش اور اس کے ذریعے اللہ کی معرفت حاصل کرنا فقر انے فرض قرار دیا ہے۔ طالبِ مولیٰ پر اس کی تلاش فرض ہے کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے:

☆ مَنْ مَاتَ وَلَمْ یَعْرِفْ اِمَامِ زَمَانَہٖ مَاتَ مَیْتَۃٌ جَاھِلِیَّۃٌ

ترجمہ: جو امامِ زمانہ کی معرفت (پہچان) کے بغیر مر جائے وہ جہالت کی موت مرا۔

اس دور کے طالبانِ مولیٰ نے اس زمانہ کے انسانِ کامل اور امام الوقت کو جس بابرکت ہستی کی صورت میں پہچانا وہ عظیم ذات شبیہِ غوث الاعظم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی ہے جو حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہٗ کے سلسلہ قادری' جسے حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ نے سلسلہ سروری قادری کے نام سے عروج عطا فرمایا' کے موجودہ شیخِ کامل ہیں اور سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کے بعد امانتِ الٰہیہ کے حامل مرشد کامل اکمل جامع نور الہدیٰ ہیں۔

اسمِ گرامی، کنیت اور القابات

والدین نے آپ مدظلہ الاقدس کا اسمِ گرامی نجیب الرحمٰن رکھا۔ نجیب کے معنی ''عزت دار'' اور ''بزرگ'' کے ہیں۔ آپ کے مرشد پاک نے محبت سے آپ مدظلہ الاقدس کو آپ کے صاحبزادے محمد مرتضیٰ کی نسبت سے ''ابوالمرتضیٰ'' کی کنیت عطا کی۔

Marfat.com

آپ مدظلہ الاقدس کی شان اور روحانی مقام اور فقر کے لیے آپ کی خدمات کو سراہنے کے لیے مجلسِ محمدی سے آپ مدظلہ الاقدس کو سلطان العاشقین، شبیہِ غوث الاعظم، آفتابِ فقر اور شانِ فقر جیسے عظیم الشان القابات سے نوازا گیا ہے۔[1]

[1] آپ مدظلہ الاقدس کے القابات کی شرح صفحہ 339 پر دی گئی ہے۔

Marfat.com

باب 2

حسب اور نسب

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور ہم نے تمہیں قبیلوں اور قوموں میں تقسیم کیا تا کہ ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ تم میں اللہ کے نزدیک زیادہ مکرم اور عزت والا وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ متقی ہے۔'' (الحجرات۔13)

اس آیتِ مبارکہ سے جہاں تمام انسانوں کا اولادِ آدم ہونے کی حیثیت سے برابر ہونا اور عزت و شرف کا معیار تقویٰ ہونا ثابت ہوتا ہے وہیں یہ حقیقت بھی ظاہر ہوتی ہے کہ انسانوں کا قبیلوں اور قوموں میں تقسیم ہونا عین مشیئتِ الٰہی کے مطابق ہے اور یہ تقسیم بلاوجہ نہیں بلکہ اس میں بھی اللہ کی بہت سی حکمتیں پوشیدہ ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ قبیلہ اور قوم کے ذریعے فرد کی پہچان ہو۔ فرد کی پہچان سے صرف یہ مراد نہیں کہ اس کا اور اس کے باپ دادا کا نام معلوم ہو جائے بلکہ ''پہچان'' میں بہت سے عوامل شامل ہیں مثلاً یہ کہ جس قوم سے اس فرد کا تعلق ہے وہ اخلاقی طور پر کن خصوصیات کی حامل ہے، اس کے اسلاف کن روایات کے امین ہیں اور ان سے کون کون سے کارنامے منسوب ہیں، انہوں نے کن کن شعبہ ہائے زندگی میں اعلیٰ کارکردگیوں کا مظاہرہ کیا یا وہ کن شعبوں میں کامیابیاں حاصل کرتے رہے وغیرہ۔ آباؤ اجداد کی یہ خصوصیات اور کامیابیاں نہ صرف اس قوم کی نئی نسل کی پہچان بنتے ہیں بلکہ اس کے اسلاف کی اعلیٰ روایات نئی نسل کی انہی روایات کے مطابق تربیت اور رہنمائی کا باعث بھی بنتی ہیں۔ بزرگوں کے کارنامے نہ صرف نئی نسل میں احساسِ تفاخر پیدا کرتے ہیں بلکہ انہیں بھی ایسے ہی کارنامے سرانجام دینے کی ترغیب دیتے ہوئے ان کا خون گرماتے ہیں۔ آباؤ اجداد کے اعلیٰ کارناموں سے متاثر (Inspire) ہونا

Marfat.com

قوموں کے زندہ ہونے کی علامت ہے۔ انہی وجوہات کی بنا پر ''نسب دانی'' مہذب اور تعلیم یافتہ معاشروں میں ایک خاص فن اور ایک بڑے تعلیمی شعبے کے طور پر جانا جاتا رہا ہے۔ البتہ آبادی کے بہت زیادہ وسیع پیمانے پر پھیل جانے اور ترقی کی نئی نئی صورتیں پیدا ہو جانے کے بعد ''نسب دانی'' کو وہ اہمیت حاصل نہیں رہ گئی جو آج سے دو تین سو سال پہلے تھی۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام قبیلہ قریش کی شاخ بنو ہاشم سے ہیں جو کائنات میں نسب کے لحاظ سے سب سے افضل ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں کنانہ کو برگزیدہ بنایا اور کنانہ میں سے قریش کو اور قریش میں سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم میں سے مجھ کو برگزیدہ بنایا۔'' (مسلم شریف)

اور فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے خلقت کو پیدا کیا تو مجھ کو اُن کے سب سے اچھے گروہ میں بنایا۔ پھر قبیلوں کو چنا تو مجھ کو سب سے اچھے قبیلے میں بنایا۔ پھر گھروں کو چنا تو مجھے سب سے اچھے گھر میں بنایا۔ پس میں روح و ذات اور اصل کے لحاظ سے اُن سب سے اچھا ہوں۔'' (ترمذی شریف)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''جب اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کو پیدا فرمایا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام کو بھیجا سو انہوں نے لوگو کو دو اقسام میں بانٹ دیا۔ ان میں سے ایک قسم عرب اور دوسری عجم بنائی اور عرب میں اللہ تعالیٰ کے منتخب لوگ تھے۔ پھر عربوں کو دو قسموں میں بانٹا تو یمن کو ایک قسم بنایا اور مضر کو ایک قسم بنایا اور قریش کو ایک قسم بنایا اور اللہ تعالیٰ کے منتخب لوگ قریش میں تھے پھر مجھے قریش میں سے بہترین افراد میں پیدا فرمایا۔ ان میں سے (سب سے افضل) میں ہوں۔'' (طبرانی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہٗ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے سنا ''مومن کبھی بھی عربوں سے بغض نہیں رکھتا۔'' (طبرانی)

Marfat.com

نسب اور حسب میں فرق

نسب دراصل آدمی کی اصل اور نژاد (نسل) کو کہتے ہیں یعنی وہ کس فرد کی اولاد ہیں جیسا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پردادا ہاشم سے ان کی نسل قبیلہ ''بنو ہاشم'' کے نام سے آگے بڑھی اور ہاشم کے بھائی عبدشمس سے ان کی نسل ''بنواُمیہ'' کے نام سے آگے بڑھی۔ نسب کا آغاز عموماً ایک ہی فرد کی اولاد کے آگے بڑھنے اور پھیلنے سے ہوتا ہے یا یوں کہا جائے کہ ایک نسب رکھنے والے افراد کا تعلق بالآخر جا کر ایک ہی فرد پر جڑ جاتا ہے۔ جس طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نسب بالآخر جا کر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام سے جڑ جاتا ہے اور آپ ﷺ ''بنی اسمٰعیل'' کی قوم سے کہلاتے ہیں جبکہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے بھائی حضرت اسحاق علیہ السلام سے ''بنی اسرائیل'' کی قوم چلی جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دیگر انبیا تشریف لائے۔

حسب اُس شرف و بزرگی یا فضیلت کا نام ہے جو کسی نسل کے کسی ایک خاص شخص کی دانشمندی، تقویٰ، علمیت، سلطنت، دولت مندی، نبوت، فقر و درویشی یا کسی اور فضیلت کے سبب اسکے خاندان میں ہمیشہ یا چند پشت تک باقی رہے۔ ابنِ خلدون لکھتا ہے ''حسب'' عموماً چوتھی پشت میں زائل ہو جاتا ہے کیونکہ جو شخص خاندان کا بانی ہوتا ہے اس کو معلوم ہوتا ہے کہ اس نے کتنی مشقتوں اور محنت کے بعد یہ مقام، عزت اور وقار حاصل کیا ہے اس لیے وہ ان محاسن اور خوبیوں کو جن کی وجہ سے اور جن کے ذریعے سے اس کے خاندان اور اس کو یہ ''حسب'' یعنی بزرگی اور امتیاز حاصل ہوا ہے، کبھی ہاتھ سے نہیں جانے دیتا۔ پھر بیٹا جس نے باپ کا طریقہ دیکھا ہے، اُن محاسن اور خوبیوں کی قدر و حفاظت بھی کرتا ہے اور کافی حد تک انہیں اپنانے کی کوشش بھی کرتا ہے لیکن باپ اور بیٹے میں وہی فرق ہوتا ہے جو دیکھنے اور سننے (حق الیقین اور علم الیقین) والے میں ہوتا ہے۔ اب تیسری نسل آتی ہے وہ محض تقلیداً باپ دادا کی راہ اختیار کرتی ہے لیکن اب تک خاندانی عظمت کا طلسم ویسا ہی بندھا رہتا ہے۔ بظاہر دادا اور پوتے میں فرق معلوم نہیں ہوتا مگر اب

Marfat.com

''حسب''، یعنی بزرگی وشرف صرف نام کورہ جاتا ہے عملاً نہیں۔ چوتھی نسل میں یہ طلسم بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ یہ نسل خیال کرتی ہے کہ ہمارے خاندان کی عزت ہمارے بزرگوں کی کوششوں سے حاصل نہیں ہوئی بلکہ ابتدائے آفرینش سے ہی یہ خاندان اسی طرح ممتاز چلا آرہا ہے۔ اسی زعم میں اپنے آپ کو اپنے خاندان، قبیلے اور قوم سے بالاتر سمجھنے لگتے ہیں اور ان خوبیوں کو فراموش کر دیتے ہیں جن کے سبب ان کے خاندان کی عزت وتکریم ہوتی تھی۔ چوتھی پشت کی پابندی باعتبار اکثریت لگائی ہے مگر بعض خاندان اس سے پہلے ہی بگڑ جاتے ہیں اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ پانچویں اور چھٹی پشت تک خاندان بنا رہے۔''

نسب اور حسب پر تکبر

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے زمانے میں ہر پڑھا لکھا شخص نسب دانی کی تعلیم ضرور حاصل کرتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس وقت عرب کے صرف چالیس پڑھے لکھے افراد میں سے ایک تھے اور ان کا خاندان نسب دانی کے فن کے لیے جانا جاتا تھا۔ اس زمانے میں ہر فرد کے شجرۂ نسب کو محفوظ رکھنا لازمی سمجھا جاتا تھا۔ آج اگرچہ شجرۂ نسب محفوظ رکھنا بہت ضروری نہیں سمجھا جاتا پھر بھی بہت سی اقوام کے لوگ اپنے دین کے بعد اپنی قوم سے نسبت کو اپنے لیے باعثِ فخر جانتے ہیں۔ سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ اپنی اکثر تصانیف میں اپنے قبیلے ''اعوان'' کا تذکرہ خصوصاً کرتے ہیں کیونکہ ان کیلئے یہ بات باعثِ فخر ہے کہ اعوان حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی (غیر فاطمی) اولاد ہیں۔ چنانچہ اپنے اسلاف کی اعلیٰ روایات، خصوصیات اور کارناموں کی بنا پر اپنی قوم پر فخر کرنا بے جا یا غیر اسلامی نہیں البتہ اس میں فخر، غرور اور تکبر یا دیگر اقوام کے لیے حقارت کا عنصر شامل ہونا غلط ہے۔ تکبر کی ایک قسم اعلیٰ حسب ونسب والے کا اپنے سے کم نسب والے کو حقیر اور کم تر سمجھنا اور اس سے نفرت کرنا ہے۔

- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ لوگوں کو

Marfat.com

چاہیے کہ وہ اپنے باپ دادا کے نام پر تکبر (فخر) کرنا چھوڑ دیں ورنہ خدا ان کو نجاست کے کیڑے سے بھی زیادہ ذلیل کر دے گا۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

❁ مسند احمد بن حنبلؒ میں حضرت ابو مالک اشعری سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ''چار باتیں میری اُمت میں زمانہ جاہلیت کی ہیں (۱) حسب ونسب میں فخر کرنا۔ (۲) دوسروں کے نسب میں طعن کرنا۔ (۳) بارش کو تاروں کی طرف منسوب کرنا۔ (۴) میت پر نوحہ کرنا۔

❁ حضرت امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ احیاء العلوم (جلد سوم) میں تحریر کرتے ہیں کہ ایک تکبر اعلیٰ حسب ونسب والے کا اپنے سے کم نسب والے کو حقیر اور کم تر تصور کرنا ہے خواہ وہ علم وعمل اور تقویٰ میں اس سے بڑھ کر ہی کیوں نہ ہو۔ نسب کا تکبر بعض لوگ اتنا زیادہ کرتے ہیں کہ جیسے دوسرے لوگ ان کے غلام ہیں۔ ان سے میل جول رکھنے اور ان کے پاس بیٹھنے سے بھی نفرت کرتے ہیں۔ موقع بے موقع نسب کا یہ تفاخر ان کی زبان پر جاری رہتا ہے۔ دوسرے لوگوں کے بارے میں ان کا کہنا ہوتا ہے کہ ان کی کیا اصل ہے؟ میں فلاں فلاں کا صاحبزادہ اور فلاں فلاں کا پوتا ہوں۔ تیرے جیسے کی کیا مجال کہ میرے سامنے بات بھی کر سکے یا میری طرف نگاہ بلند کر کے دیکھ سکے۔ نفس کے اندر نسب ایک ایسی چھپی ہوئی رگ (بیماری) ہے کہ اس سے اعلیٰ نسب والے خالی نہیں ہوتے خواہ وہ نیک بخت اور عقلمند ہی کیوں نہ ہوں۔ حالتِ اعتدال میں تو اسے ظاہر نہیں کرتے مگر غصہ اور غضب کے غلبے کے وقت ان کا نورِ عقل تاریک ہو جاتا ہے۔ ان سے بھی یہ بات ظاہر ہو جایا کرتی ہے۔ اس حدیث شریف میں بھی اس عمل کی مذمت کی گئی ہے۔

ایک صحابیؓ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا ''یارسول اللہ ﷺ کیا اپنی قوم سے محبت رکھنا بھی عصبیت میں داخل ہے۔'' حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ''نہیں بلکہ عصبیت یہ ہے کہ انسان ظلم میں اپنی قوم کا مددگار ہو۔'' (ابنِ ماجہ)

حضرت واثلہ بن اشفعؓ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ عصبیت کیا ہے؟ فرمایا ''ظلم میں

Marfat.com

اپنی قوم کا مددگار رہونا۔"

سنن ابی داؤد میں ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا "جس نے (لوگوں کو) قوم پرستی کی طرف بلایا وہ ہم میں سے نہیں۔"

نسب وحسب کا اسلامی نظریہ

نسب کے لحاظ سے تمام بنی نوع انسان ایک باپ حضرت آدم علیہ السلام اور ایک ماں حضرت حوا سلام اللہ علیہا کی اولاد ہیں۔ ایک کو دوسرے پر کسی طرح کی فوقیت اور ترجیح حاصل نہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حجتہ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا:

"اے لوگو آگاہ رہو اور غور سے سنو، تمہارا ربّ ایک ہے اور غور سے سنو تمہارا باپ ایک ہے اور کان کھول کر سن لو عربی کو عجمی پر اور گورے کو کالے پر (محض نسل، نسب، قوم، وطن، علاقہ کی وجہ سے) کوئی فضیلت نہیں ہے اگر کسی کو فضیلت حاصل ہے تو وہ صاحبِ تقویٰ (صاحبِ فقر) کو ہے۔"

بابِ فقر امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں:

❁ اَلنَّاسُ مِنْ جِهَةِ التَّمْثَالِ اَكْفَاءُ اَبُوْهُمْ آدَمُ وَالْاُمُّ حَوَّا

ترجمہ: انسان باعتبار پیکر عنصری ایک دوسرے کے ہمسر ہیں ان کے باپ آدم اور ماں حوا ہیں۔

نسب کے لحاظ سے تمام انسان برابر ہیں کسی کو کسی پر کوئی برتری حاصل نہیں۔ جو فوقیت یا بڑائی کسی کو حاصل ہے وہ حسب کے لحاظ سے ہے نسب کے لحاظ سے نہیں۔ اور اگر حقیقت سمجھنا ہو تو انسان کی قدر جوہر سے ہے نہ کہ نسب سے۔ ہاں اگر جوہر بھی ہو اور حسب بھی تو اعلیٰ نسب سونے پر سہاگے کا کام دیتا ہے۔

ارشادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے:

❁ مَنْ سَلَكَ عَلٰى طَرِيْقِيْ فَهُوَ آلِيْ

ترجمہ: جو میرے راستہ (فقر) پر چلا وہی میری آل ہے۔

۱۳۵۴۳۰

Marfat.com

راہِ فقر پر چلنے والے انہی لوگوں کے متعلق ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

❁ ترجمہ: ''ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت عطا کی۔'' (بنی اسرائیل)

❁ ترجمہ: ''ہم نے بعض کو بعض پر درجہ میں بلند کیا۔'' (الزخرف)

مزید تفصیل بیان کرنے سے قبل حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا شجرۂ نسب بیان کرنا ضروری ہے۔ بعض علماء انساب نے حضور نبی اکرم ﷺ کا شجرۂ نسب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہٗ سے حضرت آدم علیہ السلام تک بیان فرمایا ہے اور بعض نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہٗ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام تک۔ لیکن محقق اور مُسلّم قول یہ ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہٗ سے عدنان تک شجرۂ نسب بلاشک وشبہ درست اور صحیح ہے کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب اپنا شجرۂ نسب بیان فرماتے تو عدنان پر ختم کر دیتے اس سے آگے تجاوز نہ فرماتے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہٗ بھی اپنا شجرۂ نسب عدنان تک بیان کرتے اور فرماتے اس سے اوپر کا ہمیں علم نہیں ہے۔ لیکن اس بات پر تمام اہلِ تحقیق اور اصحابِ تاریخ متفق ہیں کہ عدنان کے جدِّ اعلیٰ سیّدنا اسماعیل علیہ السلام ہیں جو سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کے فرزند ہیں۔ ہم بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا شجرۂ نسب عدنان سے شروع کرتے ہیں:

عدنان
|
معد
|
نزار
|
مُضر
|
الیاس
|
مدرکہ
|
خزیمہ

Marfat.com

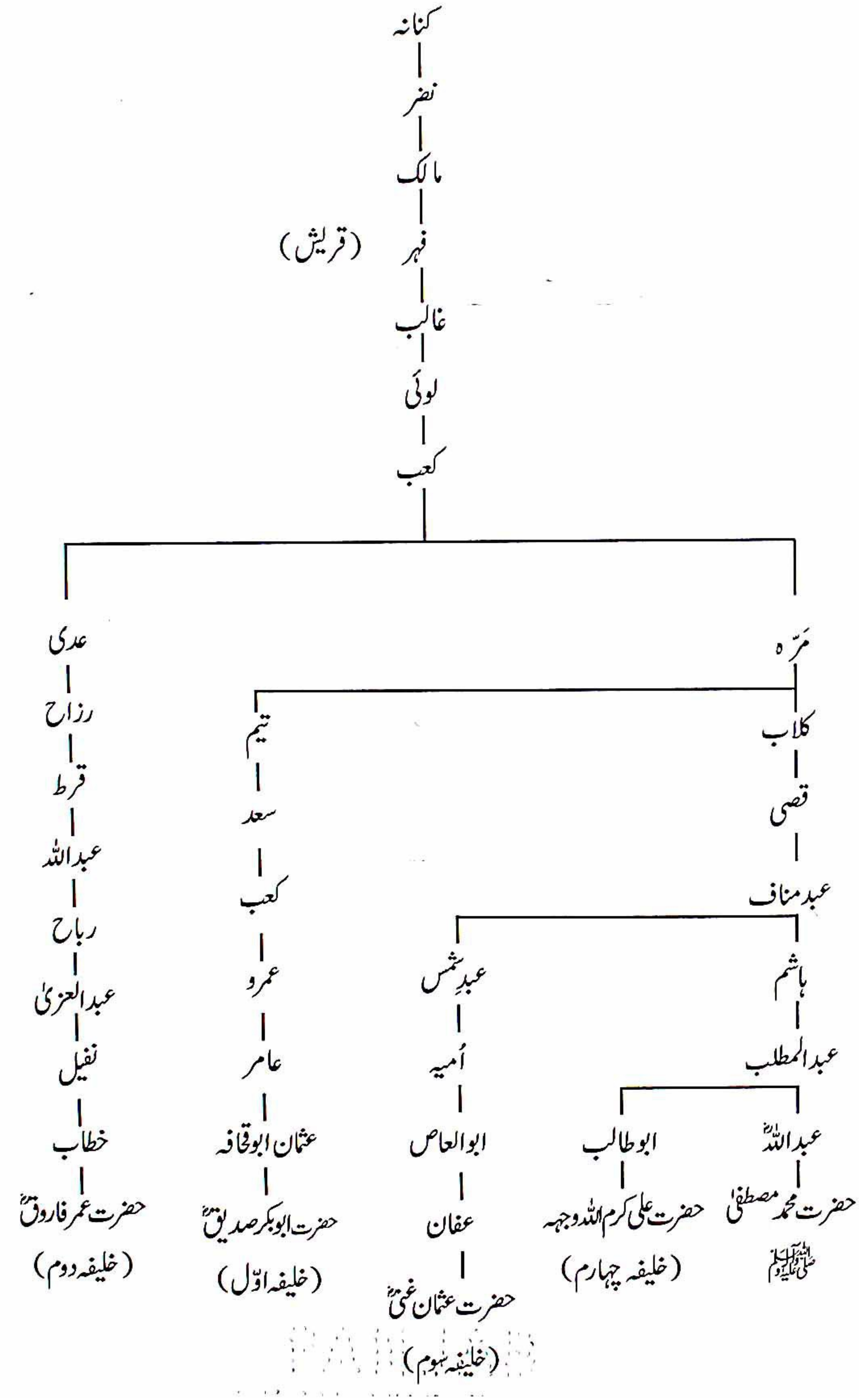
کنانہ
نضر
مالک
فہر (قریش)
غالب
لوئی
کعب
مرّہ
کلاب
قصی
عبد مناف
ہاشم
عبد المطلب
عبد اللہؓ
حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ابو طالب
حضرت علی کرم اللہ وجہہ (خلیفہ چہارم)
عبدِ شمس
اُمیہ
ابو العاص
عفان
حضرت عثمان غنیؓ (خلیفہ سوم)
تیم
سعد
کعب
عمرو
عامر
عثمان ابو قحافہ
حضرت ابوبکر صدیقؓ (خلیفہ اوّل)
عدی
رزاح
قرط
عبد اللہ
رباح
عبد العزیٰ
نفیل
خطاب
حضرت عمر فاروقؓ (خلیفہ دوم)

Marfat.com

احادیث مبارکہ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اپنا حسب ونسب جس میں تکبر اور فخر وغرور نہ ہو، جاننا اور اسے بہترین الفاظ میں بیان کرنا سنتِ رسولِ مقبول ﷺ بھی ہے اور اچھی قوم میں پیدا کرنے پر اللہ کا شکر ادا کرنے کا ایک ذریعہ بھی۔ اسی سنت پر عمل کرتے ہوئے اس کتاب میں مرشد پاک سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے حسب ونسب کی تفصیل بیان کرنے کی جسارت کی جارہی ہے تاکہ ان کے مریدین اور عقیدت مندان کے متعلق ظاہری معلومات سے بھی آگاہ ہوسکیں۔

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نسلی تفاخر کے بالکل قائل نہیں۔ انہوں نے تمام زندگی اپنے نام کے ساتھ کبھی بھی اپنی قوم یا گوت کا لاحقہ نہیں لگایا۔ اُن کا مسلک تقویٰ ہے۔ جب بھی ان سے ان کی قوم یا گوت کے متعلق سوال پوچھا جاتا ہے تو جواب میں بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ شعر پڑھ دیتے ہیں:

بلھے شاہؒ دی ذات نہ کائی　　میں شوہ عنایتؒ پایا اے

(بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی کوئی ذات نہیں بلکہ جو میرے مرشد عنایت شاہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں میں وہی ہوں۔ میری جو بھی عزت ومقام ہے وہ میرے مرشد سے میری نسبت کی وجہ سے ہے)

آپ مدظلہ الاقدس کا حسب ''فقر'' ہے جو آقا پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فخر اور نایاب ورثہ ہے۔ فقر اس کائنات کی بہترین نعمت اور بزرگی، شرافت ونجابت اور حسب کا اعلیٰ ترین معیار ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس اپنے خاندان کے لیے ''فقر'' کا حسب اور شرف کمانے والی بزرگ ذات خود ہیں۔ نسبی لحاظ سے آپ مدظلہ الاقدس کا تعلق قوم ارائیں سے ہے۔ ولایت اور برگزیدگی اس قوم میں پہلے بھی کئی بزرگانِ دین کو عطا ہوئی۔ بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے مرشد شاہ عنایت حسین رحمۃ اللہ علیہ، شیرِ ربانی حضرت میاں شیر محمد (شرق پور شریف)، سائیں کرم الٰہی المعروف کاواں والی سرکار بھی ارائیں قوم سے تعلق رکھتے تھے۔ اس کے علاوہ ارائیں قوم سے تعلق رکھنے والے اولیا کرام کی تعداد ان گنت ہے (تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں ''سلیم التواریخ'' اور دوسری کتب)۔ عرب سے ہندوستان

Marfat.com

آنے کے بعد یہ قوم ملتان اور اوچ (موجودہ ضلع بہاولپور میں ہے) کے علاقہ میں مقیم ہوئی اور وہاں آج بھی ان کے اولیا کرام کی سینکڑوں قبریں اور مزارات موجود ہیں۔اسی بنا پر اوچ کو ''اوچ شریف'' کہا جاتا ہے۔

اگرچہ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے بزرگ، خصوصاً آپ مدظلہ الاقدس کے پردادا اور والد بھی زہد وریاضت میں یکتا روزگار اور اعلیٰ درجات کے حامل تھے لیکن موجودہ دور میں اس قوم کے کامل اکمل ولی اور باعثِ فخر و بزرگی آپ مدظلہ الاقدس کی ہی ذات ہے۔آپ مدظلہ الاقدس کو نعمتِ فقر وولایت نسبی وراثت کے طور پر نہیں ملی بلکہ آپ نے اپنی بے مثال جدوجہد، اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور اپنے مرشدِ پاک سے بے پایاں خلوص اور عشق کی بدولت اس کمال کو حاصل کیا۔

حسبی لحاظ سے تو آپ مدظلہ الاقدس کا تعلق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حدیث پاک مَنْ سَلَكَ عَلٰى طَرِيْقِىْ فَهُوَ آلِىْ ترجمہ: ''جو میرے راستہ (فقر) پر چلا وہی میری آل ہے''، کے مطابق کائنات کے اعلیٰ ترین حسب سے ہے ہی لیکن نسبی طور پر بھی آپ مدظلہ الاقدس کی قوم ارائیں کا شمار اعلیٰ اقوام میں ہوتا ہے۔

ارائیں قوم کا تاریخی پس منظر

عوام الناس میں ارائیں قوم کے پسِ منظر کے متعلق مختلف نظریات رائج ہیں لیکن ایک بات جو متفق علیہ اور بعد از تحقیقِ بسیار ثابت ہے وہ یہ ہے کہ یہ قوم عربی النسل ہے اور 92ھ (712ء) میں محمد بن قاسم کے ساتھ ہندوستان میں داخل ہوئی۔

محمد بن قاسم بنواُمیہ کے زمانے میں خلیفہ ولید بن عبدالمالک کی خلافت کے دوران حجاج بن یوسف کے حکم سے ہندوستان پر حملہ آور ہوا۔اس زمانے میں اسلامی ریاست روز بروز پھیل رہی تھی اور مسلمان جہاں جاتے اسلامی تعلیمات کو پھیلاتے اور اپنے حسنِ اخلاق وتبلیغِ دین سے لاکھوں

Marfat.com

لوگوں کو مسلمان کرتے۔اس دور میں اسلامی لشکر جس علاقے کو بھی فتح کرتا وہاں اپنی آبادیاں بھی قائم کرتا۔ اسلامی لشکر میں نہ صرف فوج بلکہ تقریباً تمام شعبہ ہائے زندگی کے لوگ شامل ہوتے کیونکہ فوج کو اس علاقے میں چند دن نہیں بلکہ مہینوں یا سالوں قیام کرنا پڑتا تھا۔ایک آبادی کے قیام کے لیے جن جن پیشہ ور ماہرین اور کارکنان کی ضرورت ہوتی وہ سب اس لشکر میں ساتھ ہوتے اور خصوصاً ہر لشکر میں تبلیغِ دین کے لیے علمائے دین بھی موجود ہوتے کیونکہ فوج کا کام تو صرف علاقہ فتح کرنا ہوتا تھا۔ دین کی تبلیغ کرنا فوج کا نہیں بلکہ علما وصوفیا کا کام تھا۔قومِ ارائیاں کے بزرگ محقق مولوی محمد اکبر علی صوفی جالندھری جنہوں نے اس قوم کے پسِ منظر پر پہلی بار تحقیق کو کتابی صورت میں ''سلیم التواریخ'' کے نام سے 1919ء میں شائع کیا، تحقیقاً یہ بات رقم کرتے ہیں ''ارائیوں کا تعلق ان عربوں کی نسل سے ہے جنہوں نے محمد بن قاسم کی ہمراہی میں سندھ فتح کیا۔قوم اراعین کے بزرگ شیخ سلیم الراعی مثل دیگر عربوں کے یزیدی مظالم سے تنگ آکر مدینہ سے ہجرت کر کے شام کی طرف (موجودہ عراق) چلے آئے تھے اور دریائے فرات کے کنارے قیام کر کے عربوں کا آبائی پیشہ گلہ بانی شروع کر دیا۔اسی گلہ بانی کے سبب شیخ سلیم ''الراعی'' مشہور ہوئے۔''

''راعی'' سے مراد نگہبان ہے جیسا کہ حدیثِ پاک ہے کہ اَلَا کُلُّکُمْ رَاعٍ وَّکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ ترجمہ: ''خبردار رہو تم سب راعی (نگہبان) ہو اور تم سب سے اپنی اپنی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔'' گلہ بانی بیشتر انبیاء اور اولیاء کا پیشہ رہا ہے اور ہمارے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رہائش کے دوران گلہ بانی کی۔گلہ بان چونکہ اپنے گلے کا نگہبان ہوتا ہے اس لیے عربی میں ''راعی'' کہلاتا ہے۔

صوفی علی اکبر صاحب کی تحقیق کے مطابق ارائیں حضرت سلیم الراعی رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے حضرت حبیب الراعی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد ہیں اور انہی کا نام ''الراعی'' ان کی اولاد اور قبیلے کی پہچان بنا جو زمانے کے ساتھ تبدیل ہوتے ہوتے راعین، اراعین اور پھر ارائیں بن گیا۔شیخ حبیب الراعی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند

Marfat.com

شیخ حلیم الراعی محمد بن قاسم کے ساتھ تبلیغِ دین کے مقصد سے ہندوستان تشریف لائے۔

حضرت حبیب الراعی رحمۃ اللہ علیہ اعلیٰ درجات کے حامل تابعی بزرگ ولی ہیں جنہوں نے حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ عنہٗ سے فیض حاصل کیا۔ حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ عنہٗ اصحابِ صفہ میں سے ہیں اور ''صُفّہ'' ہی تصوف اور فقر کی بنیاد ہے۔ حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ عنہٗ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے باطنی علوم کے حامل اور سلسلہ نقشبندیہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہٗ کے بعد شیخ اور ان کے روحانی وارث ہی ہیں۔ سلیم التواریخ کے مصنف نے حضرت شیخ حبیب الراعی رحمۃ اللہ علیہ کے والد شیخ سلیم الراعی رحمۃ اللہ علیہ کا شجرۂ نسب مولانا محمد خان قندھاری کی کتاب تذکرۃ الاخوان فی ذکر عمدۃ البیان سے نقل کیا ہے اور اس شجرۂ نسب کے مطابق قوم ارائیاں کے بزرگ حضرت سلیم الراعی رحمۃ اللہ علیہ کا شجرہ چھٹی پشت پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جاملتا ہے۔

شجرہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام	شجرہ قوم ارائیاں
	فہر (قریش[1])
	غالب (کنیت ابوتیم۔ نام عامر)
	لوئی
کعب	قیس
مرّہ	عمر
کلاب	مغیرہ
قصی	عبدالدار
عبدمناف	حارث
ہاشم	شیخ سلیم الراعی (ارائیوں کے مورث اعلیٰ)
عبدالمطلب	شیخ حبیب الراعی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت عبداللہؓ	شیخ حلیم الراعی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	(محمد بن قاسم کے ساتھ ہندوستان آئے)

[1] فہر قریش کے جد ہیں جن سے قبیلہ قریش شروع ہوا۔ ان سے اوپر کے شجرہ والے کنانہ کہلاتے ہیں۔ قبیلہ قریش کی بعد میں دس شاخیں بن گئیں بنو ہاشم، بنی امیہ، بنی نوفل، بنی عبدالدار، بنی اسد، بنی تمیم، بنی مخزوم، بنوعدی، بنی جرہم اور بنی سہم۔

Marfat.com

قومِ ارائیاں کے جدِ شیخ حبیب الراعی رحمۃ اللہ علیہ ایک باکمال بزرگ تھے۔ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کشف المحجوب میں ان کے متعلق بیان کرتے ہیں:

❁ ان اولیا اللہ میں ایک بلند مرتبہ کے فقیر اور تمام اولیا کے امیر ابو حلیم حبیب بن سلیم الراعی رحمۃ اللہ علیہ مشائخ کرام کے درمیان بہت بلند مرتبہ رکھتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بزرگ ہونے کی علامات اور دلائل ہر حال کے لحاظ سے بہت زیادہ ہیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ عنہٗ کے ساتھیوں میں سے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت فرماتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ (ترجمہ: مومن کی نیت اس کے اعمال سے بہتر ہے)۔ حضرت حبیب بن سلیم الراعی رحمۃ اللہ علیہ بھیڑ بکریوں کے مالک تھے اور دریائے فرات کے کنارے پر آباد تھے۔ ان کا طریقہ گوشہ نشینی کا تھا۔ ایک بہت بڑے پارسا روایت کرتے ہیں کہ میں ایک دفعہ ان کے پاس گیا تو حبیب بن سلیم رحمۃ اللہ علیہ نماز پڑھ رہے تھے اور ایک بھیڑیا آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بکریوں کی حفاظت کر رہا تھا۔ میں نے اپنے دِل میں کہا کہ اِس بزرگ کی زیارت کرنی چاہیے کیونکہ میں ان کے اندر کامل ہونے کی نشانی دیکھ رہا ہوں۔ کچھ وقت میں وہاں ٹھہرا یہاں تک کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نماز سے فارغ ہوئے میں نے ان کو سلام کیا۔ انہوں نے کہا ''لڑکے تو کس کام کے لیے آیا ہے۔'' میں نے کہا آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے لیے آیا ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''اللہ تمہیں خیر و برکت عطا فرمائے۔'' میں نے کہا ''اے شیخ اس بھیڑیے اور بھیڑوں میں موافقت دیکھتا ہوں۔'' آپ نے جواب دیا ''اس لیے کہ بھیڑوں کے چروانے والے کی اللہ کے ساتھ موافقت ہے۔'' یہ بات کہی اور ایک لکڑی کا پیالہ پتھر کے نیچے رکھا۔ اس پتھر سے دو چشمے نکلے۔ ایک دودھ کا ایک شہد کا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پیالہ بھرا اور مجھے کہا کہ نوش کرو۔ میں نے عرض کیا ''اے شیخ یہ مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کس طرح حاصل کیا۔'' حضرت حبیب الراعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ''اے لڑکے موسیٰ علیہ السلام کی قوم جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خلاف تھی، اللہ تعالیٰ نے اس قوم کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی برکت کے ساتھ پتھر سے پانی دیا جبکہ میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مطابقت

Marfat.com

اور موافقت کر لی ہے تو کیا مجھے پتھر سے دودھ اور شہد نہیں دے سکے گا، اس حال میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اعلیٰ وارفع ہیں۔'' میں نے شیخ حبیب الراعی رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ مجھ کو کوئی نصیحت فرمائیں تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا لَا تَجْعَلْ قَلْبُكَ صَنْدُوْقِ الْحِرْصِ وَبَطْنُكَ وِعَاءُ الْحَرَامْ (تو دِل کو حرص کا صندوق نہ بنا اور اپنے پیٹ کو حرام کی جگہ نہ بنا)۔ (حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ) مخلوق کی ہلاکت دو چیزوں میں ہے اور مخلوق کی نجات بھی دو چیزوں میں ہے۔ میرے شیخِ کامل حضرت حبیب الراعی رحمۃ اللہ علیہ کی بہت سی روایات بیان کرتے تھے لیکن میرے پاس وقت میں تنگی ہے کہ میں اس سے زیادہ کچھ بیان نہیں کر سکتا کیونکہ میری کتابیں غزنی میں رہ گئی ہیں۔ اللہ ان کو محفوظ و مامون رکھے۔'' (کشف المحجوب۔

صفحہ 162-161 ترجمہ: مولانا میاں رمضان علی دسمبر 2007۔ علم و عرفان پبلیشرز لاہور)

انہی کامل ولی حضرت حبیب الراعی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند شیخ حلیم الراعیؒ کو محمد بن قاسم اپنے لشکر میں مع ان کی اولاد اور قرابتی رشتہ داروں کے، تبلیغِ دین کے مقصد کی تکمیل کے لیے ساتھ لے کر سندھ کے راستے ہندوستان میں داخل ہوا۔ چار سال محمد بن قاسم ہندوستان میں فتوحات حاصل کرتا رہا اور عرب بھی اس کے ساتھ آگے بڑھتے رہے۔ جب عرب یہاں آباد ہونے لگے اور حالات بھی آباد کاری کے لیے کافی سازگار معلوم ہوئے تو ان کے اہلِ خانہ بھی یہیں آ گئے۔

بنو اُمیہ کے حاکم ولید بن عبدالمالک اور حجاج بن یوسف کی وفات کے بعد سلیمان بن عبدالمالک نے حکومت سنبھالی۔ وہ حجاج بن یوسف اور اس کے جرنیلوں کا سخت مخالف تھا اور اس کے ساتھی جرنیلوں کو سخت سے سخت سزائیں دے رہا تھا۔ اس نے محمد بن قاسم کو ہندوستان سے واپس بلوالیا اور سخت اذیتیں دے کر مروا دیا اور اس کے ساتھ ہندوستان جانے والے عربوں کو حکم دیا کہ واپس ہرگز نہ آئیں۔ اس طرح ایک طرف تو ہندوستان میں فتوحات کا سلسلہ رک گیا دوسری طرف سندھ میں آباد عربوں کو سخت دشواری کا سامنا کرنا پڑا۔ تاریخ ذکائی میں درج ہے ''جو عرب یہاں آئے ان کو جیسا آگے بڑھنا مشکل تھا ویسا ہی وطن میں پیچھے جانا دشوار تھا۔'' تاریخ طبری میں لکھا ہے کہ

Marfat.com

خلیفہ سلیمان بن عبدالمالک نے ان لوگوں کی نسبت یہ حکم دیا ''جہاں چاہو محنت مزدوری کرو اور زمین بوؤ، جوتو۔ ملک عرب (عراق) میں تمہارے واسطے جگہ نہیں۔'' یوں شیخ حلیم الراعی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے فرزندوں نے دعوت وتبلیغ کے ساتھ ساتھ روزی کے حصول کے لیے اس زمانہ کا اعلیٰ ترین پیشہ کاشت کاری اختیار کرلیا۔ یہ قدیم کہاوت اس کی نشاندہی کرتی ہے:

اُتّم کھیتی، مدھم بیوپار، نکھد چاکری بھیک دوار

یعنی سب سے اعلیٰ پیشہ کاشت کاری ہے اس سے کمتر کاروبار ہے اور سب سے کمتر نوکری ہے جو بھیک مانگنے کے مترادف ہے۔

نظریہ الراعی پر اعتراضات

پیشتر اس کے کہ ارائیں قوم کے سندھ سے نکل کر تمام ہندوستان میں پھیل جانے کے تاریخی سفر کا حال بیان کیا جائے، مناسب معلوم ہوتا ہے کہ سلیم التواریخ میں پیش کئے گئے صوفی علی اکبر صاحب کے قوم ارائیں کے جدِ اعلیٰ حلیم الراعی رحمۃ اللہ علیہ کے ہندوستان آنے کے متعلق مندرجہ بالا نظریے پر دیگر محققین کے کئے گئے اعتراضات اور ان کے نظریات کا جائزہ پیش کردیں۔

قوم ارائیں کی تاریخ پر دوسری تحقیق علی اصغر چوہدری صاحب نے ''تاریخ ارائیاں'' کے نام سے 1963 میں شائع کی جس میں انہوں نے صوفی اکبر کے نظریہ پر یہ اعتراض کیا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تولوئی کی نویں پشت ہیں اور شیخ سلیم الراعی رحمۃ اللہ علیہ چھٹی پشت جبکہ شیخ سلیم الراعی رحمۃ اللہ علیہ کا زمانہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بعد کا ہے، یہ کیسے ممکن ہے کہ نویں پشت پہلے پیدا ہو جائے اور چھٹی پشت بعد میں۔ تو اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ یہ بات یوں ممکن ہے کہ جس پشت میں اولادیں جلدی پیدا ہوں اور پھر ان کی شادیاں بھی کم عمر میں ہوں اور پھر ان کی اولادیں جلدی پیدا ہوں اور پھر ان کی شادیاں بھی جلدی ہوں اور یوں ہی چلتا رہے تو یہ نسل تیزی سے آگے بڑھے گی اور اس کی پشتیں کم وقت میں زیادہ تبدیل ہوں گی۔ اس کے برعکس جس پشت میں

Marfat.com

دیر سے شادیاں ہوں اور دیر سے اولادیں ہوں وہ سست روی سے آگے بڑھے گی۔ اسی طرح ایک ہی باپ کے سب سے بڑے بیٹے کی اولاد میں پشتیں اسی باپ کے سب سے چھوٹے بیٹے کی اولاد کی پشتوں سے زیادہ جلد تبدیل ہوں گی اور زیادہ تیزی سے بڑھیں گی۔ آج بھی ہمارے اردگرد ایسی بہت سی مثالیں موجود ہیں۔ اس لیے یہ اعتراض موزوں نہیں۔ کیونکہ اگر ہم قبیلہ قریش سے ہی اس کی مثال لیں تو حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہٗ بن حارث بن مطلب اور اُن کے بھائی حضرت طفیل اور حضرت حصین رضی اللہ عنہم جو اولین وسابقین میں سے ہیں ساتویں پشت سے ہیں اور حضرت عبدالمطلب کے بڑے فرزند حضرت حارث بن عبدالمطلب کے فرزند نوفل بن حارث بن عبدالمطلب جو نویں پشت سے ہیں اپنے چچاؤں حضرت عباس رضی اللہ عنہٗ اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہٗ سے عمر میں دو سال بڑے ہیں یعنی نویں پشت آٹھویں پشت سے عمر میں دو سال بڑی ہے۔ خود سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے والد عبدالحمید رحمۃ اللہ علیہ اپنے بہن بھائیوں میں سے بڑے تھے لیکن اُن کی اولاد عمر میں سب کی اولاد سے چھوٹی ہے۔

دوسرا اعتراض انہوں نے یہ کیا کہ انہوں نے کافی تحقیق کی لیکن انہیں محمد بن قاسم کی فوج میں حلیم الراعی نام کے کسی سردار کا ذکر نہیں ملتا۔ اس سلسلے میں وہ سندھ کی تاریخ ''چچ نامہ'' اور ایک دوسری کتاب ''حقیقت آئینہ نما'' کا حوالہ بھی پیش کرتے ہیں۔

اس اعتراض کا پہلا جواب تو یہ ہے کہ ''چچ نامہ'' کوئی مکمل تاریخ نہیں۔ جو کچھ حقائق مصنف کو دستیاب ہوئے وہ لکھ دیئے اور جو موجود ہونے کے باوجود اس وقت مل نہ سکے انہیں اپنی کتاب میں نہ لکھا۔ ایک شخص کی تحریر کردہ تاریخ مکمل نہیں ہوتی۔ دوسری کتاب ''حقیقت آئینہ نما'' کی مثال بھی ایسی ہے۔ دوسرا یہ کہ محمد بن قاسم کے لشکر میں کم از کم بارہ ہزار افراد شامل تھے۔ ان سب افراد کے نام تو کسی تاریخ کی کتاب میں نہیں لکھے ہوں گے۔ البتہ فوج کے بڑے بڑے کمانڈروں اور جرنیلوں کا تذکرہ ضرور مل جائے گا۔ جبکہ حلیم الراعی محمد بن قاسم کے ساتھ کمانڈر یا جرنیل کی حیثیت سے نہیں بلکہ مبلغِ دین کی حیثیت سے ہندوستان آئے۔ مسلمان بادشاہوں اور جنگوں کے بارے

Marfat.com

میں لکھی ہوئی تواریخ صرف ان بادشاہوں اور جنگی کمانڈروں کے گرد ہی گھومتی ہیں۔اس میں کسی ولی اللہ، صاحبِ شریعت عالم کا نام تک نظر نہیں آتا۔ برصغیر اولیا کرام کے مزارات سے بھرا پڑا ہے لیکن برصغیر کی تاریخ کی کوئی بھی مستند کتاب اٹھا کر دیکھ لیں چند اولیا کرام کے سوا کسی کا ذکر نہیں ملے گا۔ اولیا کرام اور علمائے حق کے بارے میں مطالعہ کے لیے ان پر خصوصاً تحریر کی گئی دوسری کتب کا مطالعہ کرنا ہوگا۔ شیخ حلیم الراعی رحمۃ اللہ علیہ ایک مستند اور کامل اکمل ولی اللہ شیخ حبیب الراعی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند تھے اور ولی کامل بھی ایسے جن کا تذکرہ حضرت علی ہجویری داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کشف المحجوب میں فرماتے ہیں۔جس طرح آج بھی فوج میں مذہبی فرائض کی ادائیگی اور تربیت کے لیے علما تعینات کیے جاتے ہیں اُس زمانہ میں بھی اولیا اور علما فوج میں شامل ہوتے تھے۔اولیا کرام افواج کی باطنی تربیت، باطنی امداد اور نئے مفتوحہ علاقہ میں دعوت وتبلیغ کے فرائض سرانجام دیتے تھے۔شیخ حبیب الراعی رحمۃ اللہ علیہ کامل ولی تھے ان کے فرزند بھی علمِ باطن کے عالم ہوں گے اور انہیں فوج میں دعوت وتبلیغ، باطنی امداد اور افواج کی مذہبی تربیت کے لیے رکھا گیا ہوگا اور یہ کام انہوں نے خمول وگمنامی میں رہ کر کیا ہوگا۔اولیا کرام یوں بھی شہرت کے خواہاں نہیں ہوتے۔یہی وجہ ہے کہ ان کا تذکرہ تاریخ کی کتب میں نہیں ملتا۔لیکن محمد بن قاسم کے ساتھ بہت سے اولیا کرام سندھ تشریف لائے اس کا ثبوت یہ حقیقت ہے کہ سندھ کے مختلف شہروں میں شہیدوں اور اولیا اللہ کی ایک لاکھ قبریں ہیں۔(بحوالہ قاری سیّد میراں شاہ)

دوسرا نظریہ اریحائی

شیخ حلیم الراعی رحمۃ اللہ علیہ کا نام محمد بن قاسم کی فوج میں نہ ملنے کی بنا پر ''تاریخ ارائیاں'' کے مصنف علی اصغر چوہدری ارائیں قوم کے متعلق اپنی تحقیق کے مطابق یہ نظریہ پیش کرتے ہیں کہ ارائیں شام کے علاقے ''اریحا'' سے محمد بن قاسم کے ساتھ آنے والے عرب جنگجو ہیں۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہٗ جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہٗ کے دور میں شام کے گورنر تھے

Marfat.com

تو انہوں نے دمشق کے قریب ''اریحا'' نامی ایک قدیم شہر میں فوجی چھاؤنی کی بنیاد رکھی اور دمشق کے اس طرف کھلنے والے دروازے کو بابِ اریحا کا نام دیا جو آج بھی اسی نام سے منسوب ہے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہٗ نے اس چھاؤنی میں عرب کے جنگجو، جن کا تعلق قریش اور عرب کے مختلف قبیلوں سے تھا، لا کر آباد کیئے اور یہی جنگجو عرب محمد بن قاسم کے ساتھ ہندوستان میں فاتحانہ انداز میں داخل ہوئے اور اریحائی کہلائے جو بعد میں ارائین اور پھر بگڑ کر ارائیں بن گیا۔ ''جنت السندھ'' میں ہے:

''سندھ پر جس عربی لشکر (یعنی محمد بن قاسم) نے حملہ کیا اس میں عراقی، شامی، یمنی اور حجازی افسر تھے۔ ان میں کئی ایسے بزرگ تھے جنہوں نے صحابہ کرامؓ کی مبارک صحبتوں سے فیض حاصل کیا تھا۔ اس لیے ان میں ایمانی روح تھی۔ اس لشکر میں قریش، بنوامیہ، بنوکلب، بنوقیس، بنواسد، بنوتیم، بنوسلیم، ربیع، شیبانی، عمانی، ازدی، یمن اور حجاز کے شریف لوگ شامل تھے جنہوں نے یرموک اور مدائن جیسے خونریز معرکوں میں قیصر و کسریٰ کی عظمت کو خاک میں ملا دیا تھا۔'' (تاریخ ارائیاں 1977۔ صفحہ 69)

آئینہ حقیقت نما کے مصنف اکبر شاہ نجیب آبادی بھی ارائیوں کو اریحا کے سرداروں کی نسلیں قرار دیتے ہیں۔ لکھتے ہیں:

''اوپر کئی جگہ محمد بن قاسم کے ہمراہیوں کا ذکر آچکا ہے کہ وہ شامی اور عراقی گروہوں پر مشتمل تھے شامی لوگ سب سے زیادہ با اعتماد اور خلافتِ بنوامیہ کے حامی اور ہمدرد تھے۔ یہ عموماً بنی امیہ اور حجازی (قریش) تھے۔ ان لوگوں کی ایک بہت بڑی تعداد ملک شام کے شہر اریحا میں آباد تھی اور حجاج بن یوسف نے محمد بن قاسم کے ساتھ جو فوج بھیجی اس میں ایک معقول تعداد اریحا کے باشندوں کی تھی۔''

نظریہ اریحائی پر اعتراضات

پشت در پشت ارائیں بزرگوں کے ذریعے منتقل ہونے والے علم کے مطابق ارائیں قوم ''الراعی''

Marfat.com

نظریہ کی حامی ہے۔ جتنے بھی ارائیں قوم کے اخبارات ورسائل شائع ہوتے رہے ہیں مثلاً ہفت روزہ الراعی، راعی گزٹ، اخبار الراعی، ماہنامہ الراعی لاہور، ماہنامہ الراعی انٹرنیشنل لندن اور مصنف کاروانِ ارائیاں کے مطابق انجمن ارائیاں پاکستان (رجسٹرڈ) بھی راعی کے نظریہ کو ہی درست تسلیم کرتی ہے۔

اریحائی نظریہ کو قبول کرنے میں یہ دقت پیش آتی ہے کہ اریحا ایک فوجی چھاؤنی کا نام ہے جس میں تمام عرب قبائل کے جنگجو ملازمت اختیار کیئے ہوئے تھے۔ عربوں کی ایک خصوصیت ہے کہ وہ اپنا قبیلہ اور قبیلے سے تعلق کو کبھی نہیں بدلتے اور قریش تو ایسا کر ہی نہیں سکتے۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ مختلف قبائل کے عربوں پر مشتمل ایک فوج نے ایک چھاؤنی میں رہائش کی وجہ سے اپنا تعلق اپنے قبیلے سے توڑ کر خود کو اریحائی کہلانا شروع کر دیا ہو۔ قریش کا کوئی فرد نہ خود ایسا کرے گا نہ ہی اپنی اولاد کو ایسا کرنے کی تلقین کرے گا۔ یوں بھی مختلف قبائل سے تعلق رکھنے والے افراد کے ہجوم سے قوم نہیں بنتی بلکہ قوم کا تعلق تو صرف ایک قبیلہ اور ایک بزرگ کی اولاد اور اس سے چلنے والی نسل سے ہوتا ہے۔ ارائیں قوم نے تو ہمیشہ اپنی انفرادیت قائم رکھی ہے۔ ہندوستان آمد کے بعد بھی وہ کسی دوسری قوم کو نہ اپنے اندر ضم کرسکی نہ خود کسی دوسری قوم میں ضم ہوئی اور نہ اب تک کسی دوسری قوم کو اپنے میں جذب کرتی ہے۔ پھر کیسے ممکن ہے کہ تیرہ سو سال پہلے یہ مختلف قوموں کے امتزاج سے بنی ہوگی جو صرف ایک مقام اریحا پر اکٹھے ہوگئے تھے۔

پھر دیگر عربی اقوام جو سندھ میں آباد ہیں اور محمد بن قاسم کے لشکر میں شامل تھے وہ کیوں ارائیں نہ کہلوائے اور انہوں نے اپنی علیحدہ شناخت کیوں برقرار رکھی مثلاً تمیمی (یمنی)، ثقفی بنی مغیرہ، تیوار، طائی، حارث سعدیہ، اطلیہ، انصاری، صدیقی، فاروقی، عباسی، قریشی، سکھر کے قاضی، شیخ، مخدوم، پیر سید، اخوند، علوی وغیرہ۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اریحائی نظریہ حقیقت کے برعکس ہے۔

تیسرا نظریہ "آلِ ذورعین"

جناب منشی ابراہیم صاحب محشر انبالوی اپنی کتاب آلِ ذورعین مطبوعہ 1922ء میں ارائیوں کے

Marfat.com

متعلق یہ نظریہ پیش کرتے ہیں کہ ارائیں دراصل قحطانی عرب ہیں اور ''پریم ذورعین'' کی اولاد ہیں جو 1352 قبل مسیح پیدا ہوا۔ اس کے چچا کی اولاد میں حارث نامی ایک شخص کے زمانہ سے قوم راعین ہندوستان پر حملہ آور ہوتی رہی یعنی اسلام سے تقریباً 2000 سال پہلے سے ہندوستان آنا شروع ہوئی اور پھر زمانہ اسلام میں بھی اسلامی لشکر کے ساتھ آتی رہی۔ یہی لوگ رعین سے راعین اور پھر ارائیں کہلائے۔ اس قوم میں سے نعمان ذورعین 633ء میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نامہ مبارک پڑھ کر مسلمان ہوا۔ وہ اس وقت یمن کے ایک حصہ کا فرمانروا تھا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے بھائی نعیم بن عبد کلال ذورعین اور حرث بن عبد کلال بھی اسلام لائے۔ نعمان ذورعین کا نامہ، جو اس نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو لکھا جس میں اسلام قبول کرنے کا اقرار تھا اور اس خط کا جواب جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نعمان کو لکھا، تاریخ میں محفوظ ہے۔ آلِ ذورعین کا شجرۂ نسب اس طرح سے ہے:

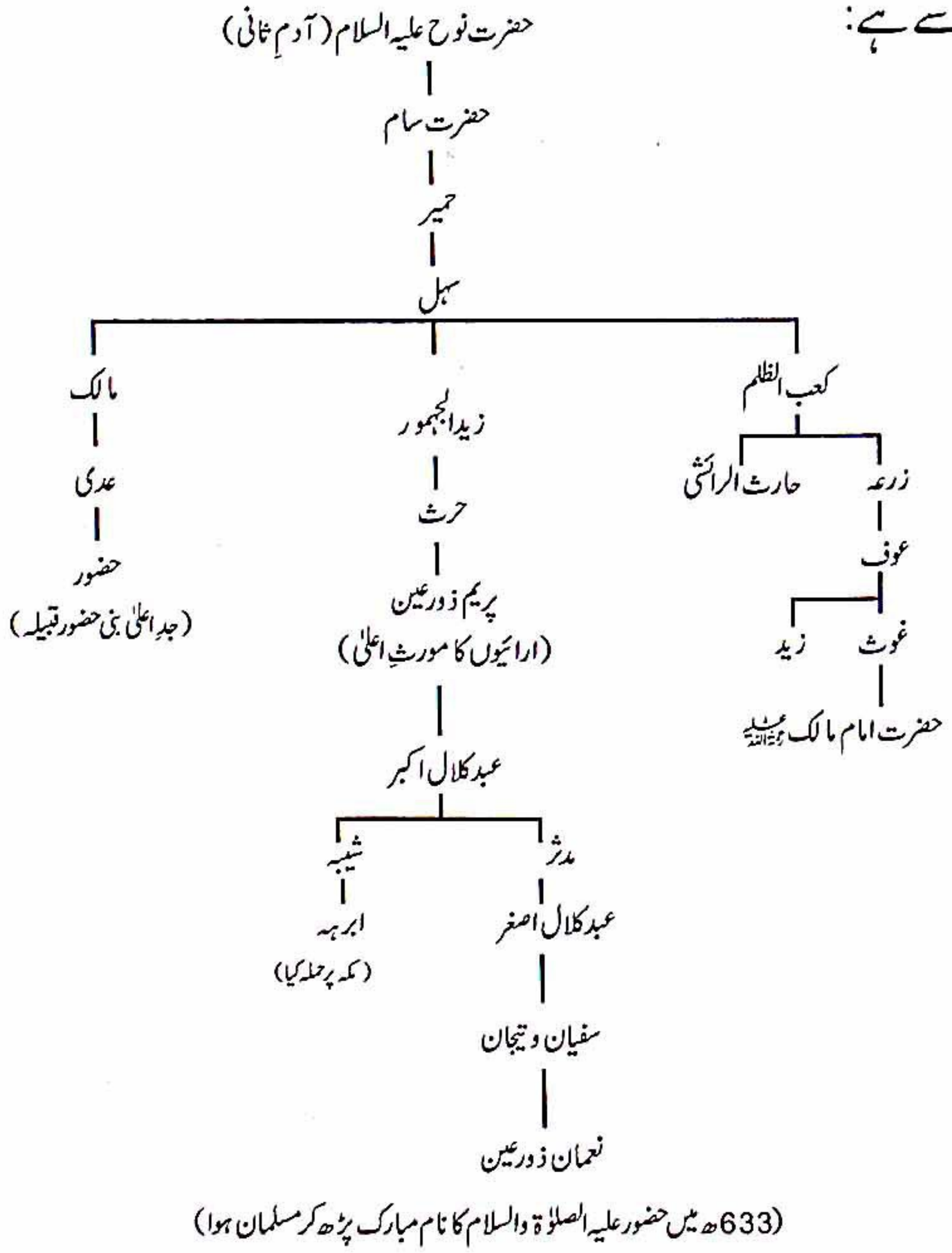

Marfat.com

اس تحقیق کو قبولیت حاصل نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ نہ تو ظہورِ اسلام سے قبل عربوں کا ہندوستان پر حملہ آور ہونا ثابت ہوتا ہے اور نہ ہی محمد بن قاسم کے لشکر میں آلِ ذورعین کا شامل ہونا۔ لیکن اگر اس تحقیق کو درست مان بھی لیا جائے تو بھی ارائیں عربی النسل ثابت ہوتے ہیں۔

ارائیں قوم کے بارے میں چند اور نظریات

کچھ لوگوں نے محض اپنے تصورات کی وجہ سے خیالی نظریات پیش کیے جو قبولیت کا درجہ حاصل نہ کر سکے کیونکہ ان کی بنیاد ٹھوس حقائق، شواہد اور تحقیق پر مبنی نہ تھی۔

(۱) ''ارائیں آریا نسل سے ہیں'' کا نظریہ محض دونوں لفظوں میں صوتی مماثلت کی وجہ سے پیش کیا گیا یا پھر جرمنی میں پاسپورٹ کے خانہ میں ARAIN لکھا ہوتا ہے جس کی وجہ سے جرمنی میں ارائیوں کی آریا سمجھ کر بڑی پذیرائی ہوتی تھی۔ لیکن تاریخ اس نظریے کے حق میں کوئی بھی شہادت پیش کرنے سے قاصر ہے۔ آریا جرمن علاقہ رائن سے آئے تھے، تمام تاریخ دان اس سے متفق ہیں لیکن کسی بھی مستند تاریخ دان نے ارائیں کو آریا سے منسلک نہیں کیا۔

(۲) ارائیں ایرانی ہیں کا نظریہ بھی محض صوتی مماثلت کی وجہ سے پیش کیا گیا۔ ایران سے جو اقوام ہجرت کر کے ہندوستان آئی ہیں ان کا رہن سہن ارائیں قوم سے بالکل مختلف ہے اور تاریخی لحاظ سے بھی یہ ایک بودا نظریہ ہے۔

(۳) اپریل 1962ء میں سندھ کے محمد حنیف مہر کا چیلوی نے رسالہ ''خادمِ وطن'' میں نظریہ پیش کیا کہ ارائیں سبزیاں اگاتے ہیں اور یہودیوں نے بھی من وسلویٰ چھوڑ کر سبزیوں کی خواہش کی تھی اس لیے ارائیں یہودی نسل ہیں۔ اس نظریہ کے ردّ میں یہ کہنا کافی ہے کہ کیا برصغیر اور پوری دنیا میں صرف ارائیں اور یہودی ہی سبزیاں اگاتے ہیں؟ فرض کریں کچھ دیر کے لیے اس کو درست مان بھی لیا جائے تو یہودیت نسلی مذہب ہے اور یہودی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے فرزند حضرت اسحاق علیہ السلام کی اولاد ہیں اور انبیا سابقہ کا خون ہیں۔ اگر یہ حقیقت ہوتی کہ ارائیں

Marfat.com

بنی اسحاق یا بنی اسرائیل سے ہیں تو یہ ارائیں قوم کی عظمت ہوتی کہ وہ نہ صرف انبیاء سابقہ کی اولاد ہیں بلکہ یہ یہود میں سے وہ حق پرست گروہ ہے جو امام الانبیا، خاتم النبیین، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لایا۔ بہت سے جید صحابہ کرام اور اُم المومنین حضرت صفیہ بنتِ حیَ بن اخطب رضی اللہ عنہا بھی تو قوم یہود سے مسلمان ہوئے تھے۔ اگر یہ نظریہ درست ہوتا تو یہ نظریہ تو ارائیوں کے لیے فخر کا موجب ہوتا نہ کہ ندامت کا۔

(۴) ارائیوں کے متعلق یہ نظریہ بھی غلط ہے کہ ارائیں راجپوت ہیں، اگر ایسا ہوتا تو کوئی ارائیں تو راجپوت کہلاتا۔ نہ اس بات کے لیے تاریخی حوالہ موجود ہے اور نہ ہی کسی ارائیں نے کبھی خود کو راجپوت کہلایا۔

(۵) ''ارائیں ہندی قوم ہیں'' کا نظریہ بھی بالکل نا قابلِ قبول ہے کہ آج تک کسی غیر مسلم ہندوستانی نے اپنے آپ کو ارائیں کلیم نہیں کیا۔ 1881ء کی مردم شماری (جس کی تحریری رپورٹ محفوظ ہے) میں تمام ارائیں مسلمان ہیں۔

(۶) لندن سے صوبیدار میجر (ر) محمد شریف نے ایک الگ اور انوکھا نظریہ تخلیق کیا۔ انہوں نے بنو سامہ قبیلہ کی تین شاخوں کا ذکر کیا (1) ابراہہ سامہ (2) شیخ سامہ (3) اراعین سامہ۔ انہوں نے ارائیوں کو اراعین سامہ کی اولاد قرار دیا۔ لیکن اس کے لیے نہ کوئی تاریخی ثبوت موجود ہے نہ کوئی قابلِ قبول جواز۔ اس لیے یہ نظریہ بھی مؤرخین نے ردّ کر دیا۔

ارائیں قوم کے متعلق تمام معروف اور غیر معروف نظریات کو تحریر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ قارئین اس قوم کے تاریخی پسِ منظر سے اچھی طرح آگاہ ہو جائیں۔ تمام بحث اس بات پر منتج ہوتی ہے کہ اس بات سے اگرچہ انکار نہیں کیا جا سکتا ہے کہ ارائیں قوم کے نسب نامہ کے بارے میں کچھ اختلاف موجود ہے لیکن جو حقائق مصدقہ اور مسلّمہ ہیں وہ یہ ہیں کہ ارائیں عربی النسل ہیں اور اگر نظریہ الراعی کو درست تسلیم کر لیا جائے تو ارائیں قریش سے ہیں اور محمد بن قاسم کے ساتھ ہندوستان آئے اور یہیں آباد ہو گئے۔

Marfat.com

برصغیر میں ارائیں قوم کی تدریجی نقل مکانی

محمد بن قاسم کے ساتھ ارائیں قوم سندھ کے راستے ہندوستان میں داخل ہوئی۔ خلیفہ ولید بن عبد الما لک کی وفات کے بعد بنوامیہ کے خلیفہ سلیمان بن عبدالما لک جو حجاج بن یوسف کے جرنیلوں کا دشمن تھا، نے محمد بن قاسم کو ہندوستان سے واپس بلوا کر مروادیا اور اس کے ساتھ ہندوستان فتح کرنے والے عربوں کو واپس آنے سے روک دیا اور حکم دیا کہ جہاں چاہو جاؤ محنت مزدوری کرو، زمین جوتو، ملک عرب (عراق) میں تمہارے لیے کوئی جگہ نہیں۔'' اس فرمان سے ظاہر ہوتا ہے کہ سلیمان بن عبدالما لک، محمد بن قاسم کے ساتھ آنے والے عربوں کو اپنے لیے خطرہ سمجھتا تھا۔ یہ وقت ان عربی النسل ارائیوں کے لیے نہایت ابتلا کا دور تھا۔ ہندوستان میں یہ لوگ بحیثیت حملہ آور اور فاتح داخل ہوئے تھے۔ کمانڈر نہ رہنے کے باعث نہ اس ملک میں آگے بڑھ سکتے تھے نہ ہی واپس اپنے ملک عرب وشام جاسکتے تھے۔ تاریخ ذکائی میں درج ہے ''جو عرب یہاں آئے ان کو جیسا آگے بڑھنا مشکل تھا ویسا ہی وطن میں پیچھے جانا دشوار تھا۔''

ارائیں قوم ایک محنت کش قوم ہے اور مشکل سے مشکل حالات میں بھی تمام مصائب کا مقابلہ کرتے ہوئے اپنے وجود کو قائم رکھنا جانتی ہے۔ ہندوستان میں ابتلا کے باوجود انہوں نے نہ صرف اپنا وجود قائم رکھا بلکہ اپنے اس نئے وطن کو بھی اپنی محنت وخلوص کی بدولت شاد وآباد کیا۔ انہوں نے گلہ بانی اور زراعت کو اپنا پیشہ بنایا اور جہاں گئے بنجر وویران علاقے آباد کیے، نہریں کھودیں جن کے نشانات اب بھی موجود ہیں۔ بالائی سندھ میں المنصورہ جیسا عظیم الشان اسلامی مرکز قائم کیا جو آقا پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قائم کردہ اسلامی فلاحی معاشرے کا اعلیٰ نمونہ تھا۔ ہندوستان میں آگے بڑھتے اور پھیلتے ہوئے ارائیوں نے ملتان شہر کو بھی آباد کیا۔ مشہور مؤرخ مسعودی لکھتا ہے کہ ان دونوں ریاستوں (ملتان اور منصورہ) میں عربوں کی وجہ سے خوب ترقی ہوئی۔ برسوں کی محنت سے

Marfat.com

آباد کیے گئے اسلامی مراکز ملتان اور منصورہ میں ارائیں قرآن وسنت کے مطابق خوشحال زندگی بسر کر رہے تھے کہ 380ھ میں قرامطہ کا فتنہ برپا ہوا۔ قرامطی سلمان بن الحسین نے تمام عربوں کے خلاف دنیا بھر میں خروج کیا جس کی زد میں ہندوستان کے عرب بھی آئے۔ قرامطی دینِ اسلام کو تبدیل کر کے اپنی مرضی کے مطابق ڈھالنا چاہتے تھے اور اس مقصد کے لیے وہ سنت پر عمل کرنے والے مسلمانوں کو قتل کر رہے تھے۔ ان کی فتنہ انگیزیوں نے منصورہ کو بالکل تباہ و برباد کر دیا اور ملتان پر ان کا قبضہ ہو گیا۔ اسی فتنے کے دوران اس قوم کے تاریخی کارناموں اور پسِ منظر کا تمام تحریری ریکارڈ مٹ گیا۔ یہاں آباد ارائیں چونکہ اہلِ سنت والجماعت تھے اس لیے قرامطہ کے ظلم وستم کا خصوصاً نشانہ بنے اور سندھ کے دور دراز علاقوں، ریگستانوں اور جنگلوں میں پناہ گزین ہونے پر مجبور ہو گئے۔ تھرپارکر کی آبادیاں اسی دور کی یادگار ہیں۔ زیادہ تعداد میں ارائیں اوچ ہجرت کر گئے۔ اب اوچ ارائیں قوم کا مرکز تھا۔ ارائیوں نے اس جگہ کو آباد کیا اور یہیں سے اٹھ کر انہوں نے محمود غزنوی اور محمد غوری کی افواج کے شانہ بشانہ مختلف تاریخی جنگوں میں حصہ لیا۔ محمود غزنوی نے قرامطہ کے فتنہ کو کچل دیا جس میں ارائیں قوم نے اس کی کافی مدد کی اور قرامطہ کے خلاف نہایت جانبازی سے لڑے اور سومنات کی فتح میں بھی اپنا حصہ ڈالا۔

جب محمود غزنوی نے پنجاب کو فتح کر لیا تو ارائیوں کو پنجاب کی طرف وسیع جاگیریں عطا کیں اور انہوں نے بیاس اور ستلج کے کنارے اپنی آبادیاں قائم کیں۔ 572ھ (1192ء) میں جب قرامطیوں کی باقی ماندہ طاقت کو ختم کرنے کے لیے شہاب الدین محمد غوری نے ملتان پر حملہ کیا تو ارائیوں نے پھر کافی تعداد میں اس لشکر میں شامل ہو کر بہادری کے جوہر دکھائے۔ پھر اوچ کی فتح کے موقع پر بھی بہت سے معرکے سر کیے جن کے صلہ میں سلطان نے انہیں اوچ کے نواح میں جاگیریں عطا کیں اور دریائے سرستی کی وادی کا علاقہ حسنِ خدمات کے صلے میں عطا کیا۔ ان تمام علاقوں کو ارائیوں نے زراعت کے ذریعے سرسبز وشاداب بنایا جس کی وجہ سے دیگر اقوام بھی ان علاقوں میں آ کر آباد ہونے لگیں۔ ارائیوں نے اسے ایسا سرسبز بنایا کہ اس کا نام ہی ہریانہ پڑ گیا۔

Marfat.com

ارائیں قبائل اس تمام عرصہ میں ہندوستان میں اٹھنے والے تمام فتنوں اور تباہ کن حالات کے باوجود بڑھتے اور پھلتے پھولتے رہے۔ یہ حقیقت قابلِ تحسین ہے کہ انہوں نے تمام جدوجہد میں اپنی علیحدہ شناخت اور بحیثیت قوم اپنا علیحدہ وجود قائم رکھا۔ ہندوستان میں رہتے ہوئے یہاں کی زبان اور رہن سہن کی ضرورت کے مطابق تو خود کو ڈھال لیا لیکن ہند، یا عرب کی کسی دوسری قوم میں ضم نہ ہوئے۔ بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے کہ ان کی خاندانی خصوصیات یقیناً ایسی نادر ہوں گی جن کی بدولت وہ صفحۂ ہستی پر نہ صرف زندہ رہی بلکہ اس نے دوسری قوموں سے امتیاز بھی قائم رکھا۔ اس قوم کے بیشتر خاندانوں میں آج بھی روایت ہے کہ اپنی قوم سے باہر شادیاں نہیں کرتے لہٰذا یہ کہنے میں کچھ عار نہیں کہ اس قوم میں اب بھی خالص عربی خون موجود ہے۔

792ھ سے 749ھ تک ہندوستان میں قحط سالی کا دور تھا۔ دریائے سرستی جس پر ارائیوں کی زراعت کا انحصار تھا، خشک ہو گیا۔ ارائیں قوم ایک بار پھر ہجرت کرنے پر مجبور ہوئی اور بہت سے خاندان دریائے ستلج کے آر پار آباد ہو گئے۔

فیروز تغلق، ابراہیم لودھی، شیر شاہ سوری کے دور میں بھی ارائیں قوم نے بہت ترقی کی۔ ان بادشاہوں نے ارائیوں کی جفاکشی اور امن پسندی سے متاثر ہو کر انہیں ہندوستان میں جگہ جگہ جاگیریں عطا کیں تا کہ وہ ان علاقوں کو زراعت کے ذریعے آباد کریں۔ ان کی محنت کی بدولت انہیں بڑے بڑے سرکاری عہدے بھی دیئے۔ شہنشاہ شاہ جہان نے جب نئی دلی کی بنیاد رکھی تو سب سے پہلے پنجاب سے ارائیوں کو بلا کر دہلی کی ان اطراف میں آباد کیا جہاں زراعت ہو سکتی تھی۔ انگریزی دور میں بھی ارائیں بہترین کاشت کار اور زراعت کے ماہر تسلیم کیے گئے اسی لیے ہر نئی آبادی مثلاً لائل پور (فیصل آباد)، منٹگمری (ساہیوال) وغیرہ کی داغ بیل ڈالتے ہوئے وہاں ارائیوں کو آباد کرنا ضروری سمجھا گیا۔

محنت، جفاکشی، خلوص، حبِ وطن، امن و آشتی، اپنے حقوق کی حفاظت اس قوم کے خون میں شامل ہے۔ جو کام کیا خلوص و محنت سے کیا البتہ اپنے کارناموں کی تشہیر کرنے میں ماہر نہیں اور نہ ہی کبھی

Marfat.com

اعلیٰ مقامات کی خواہاں رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر طرح سے محنت کر کے ملک وقوم کی خدمت کی لیکن کبھی حکمرانی نہ کی۔ حالانکہ تعداد میں دوسری کئی قوموں سے بڑھ کر تھی اور جنگی تراکیب کی بھی ماہر تھی جس کا ثبوت قرامطہ کے خلاف محمود غزنوی اور شہاب الدین غوری کے لشکر میں شامل ہو کر دیا۔ لیکن خود نہ کبھی کسی ہندوستانی حکمران کے خلاف غداری کی نہ اس کا تخت الٹ کر حکمرانی کی کوشش کی۔ خدمتِ خلق میں سکون حاصل کیا اور شہرت سے دور رہ کر لوگوں کو فیض پہنچایا۔ امن پسند اور اپنی روایات کو محفوظ رکھتے ہوئے ترقی پسند قوم ہے۔

انگریز دور میں جب مسلمان پسماندہ تھے تو سر سیّد احمد خان کی تحریک پر جدید تعلیم حاصل کرنے کے لیے جس قوم نے سب سے بڑھ چڑھ کر کوشش کی وہ ارائیں قوم تھی حتیٰ کہ ان کی خواتین نے بھی تعلیم حاصل کرنا شروع کر دی جن میں بیگم ذکیہ شاہنواز کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ اس قوم کی علمی خدمات کا ثبوت اس بات سے ملتا ہے کہ انگریزوں نے ارائیں قوم کے ایک سپوت محمد شفیع بار ایٹ لاء کو ان کی خدمات پر ''سر'' کا خطاب دیا۔ لیکن تاریخ میں ایسا کوئی واقعہ نہیں ملتا کہ اس قوم کے کسی فرد نے مسلمانوں سے غداری کر کے انگریزوں سے جاگیریں حاصل کی ہوں جس طرح دوسری قوموں نے کیا اور آج تک ان جاگیروں کے بل بوتے پر حکمران طبقے میں شامل ہیں۔

تقسیمِ ہند

قیامِ پاکستان کی تحریک میں ارائیں قوم نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اس لیے ان کے ساتھ دیہاتوں میں آباد ہندو اور سکھ ان کے دشمن بن گئے چنانچہ 1947ء میں قیامِ پاکستان پر سب سے زیادہ نقصان اسی قوم کو اٹھانا پڑا۔ اس قوم کی اکثریت ان علاقوں میں آباد تھی جو ہندوستان کے حصہ میں آئے۔ ان علاقوں میں یہ لوگ خوشحال زندگی بسر کر رہے تھے لیکن تقسیم پر اپنا گھر جائیداد چھوڑ کر صرف تن کے کپڑوں میں پاکستان پہنچے صرف اس لیے کہ پاکستان اسلام کے نام پر بنا تھا اور 'المنصورہ' کی اسلامی ریاست کا تصور ان کے ذہن میں تھا۔ آگ اور خون کا یہ دریا پار کر کے

Marfat.com

پاکستان پہنچنے والوں میں ایک خاندان سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کا بھی تھا۔

خاندانی روایات کے مطابق یہ خاندان ہجرت سے قبل کئی صدیوں سے ہندوستان میں مقیم تھا۔ دیگر ارائیوں کی طرح آپ مدظلہ الاقدس کے آباؤ اجداد بھی سندھ سے اوچ شریف آباد ہوئے اور عرصہ دراز تک یہاں مقیم رہے پھر فتنہ وفساد کے دور میں ہجرت کر کے وادیٔ سرسہ میں آباد ہوئے۔ جب وادی سرسہ کا علاقہ خشک سالی کا شکار ہوا اور ویران ہونے لگا تو تقریباً 1795ء میں وادیٔ سرسہ سے ہجرت کر کے ضلع جالندھر تحصیل نکودر کے گاؤں مدھاں (یامدح پور) میں آباد ہوئے اور قیامِ پاکستان تک یہیں آباد رہے۔ آپ مدظلہ الاقدس کے آباؤ اجداد کی محفوظ تاریخ کا آغاز آپ کے پردادا حاکم علی سے ہوتا ہے جو 1887ء تا 1934ء تک حیات رہے۔ علاقے کے معززین میں شمار ہوتے تھے اور حاکو کے نام سے ملقب ہوئے۔ زہد وریاضت نیکی ونجابت اور اعلیٰ اخلاقی قدروں میں نہ صرف خود بلند درجات کے حامل تھے بلکہ تمام اولاد بھی نمایاں تھی، خصوصاً سب سے بڑے فرزند عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ جو سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دادا ہیں۔ عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ 1903ء میں پیدا ہوئے، زہد وریاضت میں یکتا اور قائم اللیل تھے، خاندانی وقار اور اعلیٰ مذہبی و اخلاقی اقدار کے سرپرست ومحافظ تھے۔ عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ حاکم علی کے دو فرزند اور ایک دختر بھی تھیں۔

قیامِ پاکستان کے وقت آپ مدظلہ الاقدس کے دادا عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ اپنے دو بیٹوں عبدالحمید رحمۃ اللہ علیہ (آپ مدظلہ الاقدس کے والد محترم) اور محمد شریف (چچا) اور تین بیٹیوں کے ساتھ جالندھر میں مدھاں (یامدح پور) میں مقیم تھے اور خوشحال زندگی بسر کر رہے تھے۔ دونوں بیٹے شادی شدہ تھے۔ آپ مدظلہ الاقدس کے والدِ محترم کی تقسیم ہند سے صرف چار ماہ قبل صفیہ بی بی سے شادی ہوئی۔ قیامِ پاکستان کا اعلان ہوتے ہی 13 اگست 1947ء کی شام کو ان کے گھروں اور کھیتوں کو آگ لگا دی گئی۔ بڑی مشکل سے یہ خاندان جان بچا کر بے سروسامانی کے عالم میں 24 اگست

Marfat.com

1947ء کو والٹن لاہور کے مہاجر کیمپ پہنچا۔ راستہ میں کئی مصائب وصدمات کا سامنا کرنا پڑا۔ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے والد عبدالحمید ولد عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ کی چار ماہ کی بیاہتا بیوی صفیہ راستے میں ہیضہ سے انتقال کر گئیں۔ پاکستان پہنچ کر بھی اس خاندان کے مصائب کا خاتمہ نہ ہوا۔ خاندان کے سب سے بڑے بزرگ آپ مدظلہ الاقدس کے دادا عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ، جن کی حکمت وانصاف کی وجہ سے تمام خاندان ان کا احترام کرتا اور ان کے ہر حکم پر سر جھکا دیتا تھا، والٹن کیمپ سے لاپتہ ہو گئے اور تلاش اور شدید کوشش کے باوجود نہ مل سکے۔ آپ مدظلہ الاقدس کے والد عبدالحمید رحمۃ اللہ علیہ اس صورتحال پر شدید کرب سے دوچار ہوئے۔ آپ مدظلہ الاقدس سے اپنے ان حالات کا تذکرہ کرتے ہوئے اکثر فرمایا کرتے تھے کہ والد صاحب کے پُرشفقت سایے سے محروم ہونے کے بعد میں اسی دِن سمجھ گیا تھا کہ اب مصیبتوں اور پریشانیوں نے مجھے گھیر لیا ہے۔

بعدازاں یہ پریشان حال قافلہ مہاجر کیمپ والٹن سے لائل پور (اب فیصل آباد) کے علاقے شاہکوٹ کے گاؤں 92/RB پہنچا اور وہیں آباد ہوا۔ ہندوستان میں کئی ایکڑوں کے مالک اس خاندان کو پاکستان میں زرعی اراضی کلیم پر ایک سال بعد مختلف افراد کو 3 حویلیاں اور 16، 18، 20 مرلوں پر مشتمل مکانات اور چار ایکڑ زرعی اراضی الاٹ ہوئی۔ اسی اراضی پر گزر بسر ہونے لگی۔ آپ مدظلہ الاقدس کے والد عبدالحمید رحمۃ اللہ علیہ اور چچا محمد شریف نے انتہائی محنت ومشقت سے خاندان کے معاشی حالات کو سنبھالا اور تینوں بہنوں کی شادیاں کیں۔ محمد شریف نے عبدالحمید رحمۃ اللہ علیہ کی دوسری شادی خورشید بی بی سے کروادی۔ خورشید بی بی کا بھی یہ دوسرا نکاح تھا۔ پہلے شوہر سے کوئی اولاد نہ تھی اور یہی پہلے شوہر سے طلاق کی وجہ تھی۔

اس خاندان کے حالات کچھ حد تک سنبھلے ہی تھے کہ انہیں ایک اور صدمے کا سامنا کرنا پڑا۔ آپ مدظلہ الاقدس کے چچا محمد شریف 1956 میں ٹی بی کے مرض سے وفات پا گئے۔ آپ مدظلہ الاقدس کے والد عبدالحمید رحمۃ اللہ علیہ بھائی کی وفات کے بعد نہ صرف خاندان کے اکیلے سرپرست رہ

Marfat.com

گئے بلکہ بھائی کی اولاد کی ذمہ داری بھی ان کے کاندھوں پر آ گئی۔

آپ مدظلہ الاقدس کے والد عبدالحمید رحمۃ اللہ علیہ کی دوسری بیوی خورشید بی بی سے کوئی اولاد نہ ہوئی تو خورشید بی بی کے ہی اصرار پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے 13 مارچ 1958ء (20 شعبان 1377ھ) بروز جمعرات کو کنیز فاطمہ بنتِ چوہدری شریف دین سے شادی کی۔

چار ایکڑ اراضی پر اب اس خاندان کی گزر اوقات مشکل ہوگئی تو عبدالحمید رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی والدہ سے مشورہ کے بعد یہ اراضی اپنی بہن نذیراں بی بی کے شوہر محمد طفیل، جو گاؤں کا نمبردار تھا، کو ٹھیکہ پر دے دی۔ اپنا مکان بھی بھائی محمد شریف کی بیوہ اور بچوں کے حوالے کیا اور خود دونوں بیویوں خورشید بی بی اور کنیز فاطمہ کے ساتھ بخشن خان تحصیل چشتیاں ضلع بہاولنگر منتقل ہو گئے اور کریانہ کی دکان کا آغاز کیا۔ یہیں قیام کے دوران 19 اگست 1959ء صبح چار بج کر تیس منٹ پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی ولادت ہوئی۔ سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی پیدائش کے دو ماہ بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زوجہ خورشید بی بی نے اپنی مرضی سے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے طلاق لے لی اور دو سال بعد فوت ہو گئیں۔ عبدالحمید رحمۃ اللہ علیہ مہینہ میں ایک دو بار گاؤں جاتے اور والدہ اور بیوہ بھابھی کو حیثیت کے مطابق خرچ دے آتے۔ کئی سال آپ رحمۃ اللہ علیہ اکیلے تمام خاندان کی کفالت کرتے رہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی غیر موجودگی کا آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بہن نذیراں بی بی کے شوہر محمد طفیل نمبردار نے خوب فائدہ اٹھایا۔ اس خاندان کی تمام جائیداد، حویلیوں اور مکانات پر قبضہ کر لیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ کو ورغلا کر چار ایکڑ اراضی اور والدہ کی حویلی بھی اپنی بیوی نذیراں بی بی کے نام ہبہ کروالی۔ عبدالحمید رحمۃ اللہ علیہ کو الاٹ شدہ 18 مرلے کے مکان پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بیوہ بھابھی اپنے رشتہ داروں کی مدد سے قابض ہو گئی۔ یہ واقعہ 1964ء میں پیش آیا جب سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی عمر صرف 5 سال تھی۔ یہ قبضہ آج بھی قائم ہے فرق صرف اتنا ہے کہ پہلے والدین قابض تھے اور اب اولاد ہے۔ اس واقعہ نے آپ مدظلہ الاقدس کے والد عبدالحمید

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ کے دِل کو کرچی کرچی کر دیا۔ 1964ء سے 2004ء اپنی وفات کے وقت تک آپ رحمۃ اللہ علیہ اس گاؤں میں دوبارہ کبھی نہ گئے اور اولاد کو بھی منع کر دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ جہاں محبت نہ ہو، پیسہ ہی سب کچھ ہو وہاں جانے کا کیا فائدہ؟

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس فرماتے ہیں کہ یوں محسوس ہوتا تھا کہ والد محترم کا دِل تمام رشتوں سے ٹوٹ گیا تھا۔ زندگی کی ہر راہ میں انہیں دکھ اور دھوکہ ملا۔ مصائب اور بے وفائیوں نے زندگی کی کشش کم کر دی اور انہوں نے مکمل طور پر اللہ سے لو لگا لی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس جیسے برگزیدہ اور اعلیٰ درجات کے حامل فرزند کے علاوہ ایک بیٹے اور ایک بیٹی سے بھی نوازا۔

Marfat.com

باب 3

حیاتِ طیبہ

ولادت باسعادت

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس 19 اگست[1] 1959ء (14 صفر۔1379ھ) بروز بدھ صبح چار بج کر تیس منٹ کی مبارک و پرسعادت گھڑی بخشن خان تحصیل چشتیاں ضلع بہاولنگر میں پیدا ہوئے۔ والد محترم نے نجیب الرحمٰن نام رکھا۔

آپ مدظلہ الاقدس کی مبارک ذات کی ولایت وقربِ خداوندی کی نشانیاں آپ کی پیدائش سے قبل ہی ظاہر ہونے لگی تھیں۔ آپ کی والدہ محترمہ روایت[2] فرماتی ہیں کہ جب وہ آپ کے لیے اُمید سے تھیں تو انہیں اس دوران وہ گرانی اور تکالیف محسوس نہیں ہوئیں جو بعد میں دوسرے بچوں کی دفعہ یا عام طور پر خواتین کو ماں بننے کے عمل کے دوران محسوس ہوتی ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ علیہا کا کہنا ہے کہ جب تک یہ مبارک بچہ ان کے بطن میں رہا ان کا ہر وقت دِل چاہتا کہ درود پاک اور سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی شان میں منقبتیں پڑھتی رہیں۔ آپؒ روایت فرماتی ہیں ”دوران حمل میں نے خواب دیکھا کہ چودھویں کا پورا چاند سرِ شام ہی طلُوع ہو گیا ہے۔

---

[1] سرکاری طور پر آپ کی تاریخ پیدائش 3۔اپریل 1963 درج ہے۔ یہ ایک تخمینی اندراج ہے جو اس زمانے میں داخلہ کے وقت اساتذہ کرام تخمینی طور پر درج کر لیتے تھے۔ [2] آپ مدظلہ الاقدس کی والدہ محترمہ کی روایات کی راوی آپ کی زوجہ محترمہ ہیں جن کا اپنی خوشدامن صاحبہ سے بہت محبت بھرا تعلق رہا۔ یہ روایات پنجابی زبان میں بتائی گئیں تھیں جنہیں اردو میں ترجمہ کر کے پیش کیا جا رہا ہے۔

Marfat.com

اس کی روشنی اس قدر زیادہ ہے کہ آنکھیں چندھیا رہی ہیں۔ یہی چاند تھوڑی دیر بعد سورج بن گیا، یہ سورج عین میرے گھر کے اوپر سے طلوع ہوا ہے۔ جب یہ سورج سفر کرتے کرتے آسمان کے درمیان پہنچا تو یک دم شق ہو گیا اور اس کا سارا نور دونوں عالم میں پھیل گیا۔ جب میں نیند سے بیدار ہوئی تو مجھے یقین ہو گیا کہ یہ خواب اسی بابرکت بچے کے بارے میں ہے جو میرے بطن میں ہے۔"

آپ رحمتہ اللہ علیہا مزید فرماتی ہیں "جب میں نے اپنے سعادت مند بیٹے کے پیدا ہونے کے بعد اسے پہلی بار دیکھا تو اس کی پیشانی پر نور کی لاٹ چمک رہی تھی اور اس کی آنکھوں میں عجیب سی گہرائی اور کشش تھی جو وقت کے ساتھ بڑھتی گئی۔ میں سوچتی تھی ہر ماں کو اپنی ہی اولاد پیاری لگتی ہے لیکن پھر دِل میں خیال آتا کہ نہیں اس بچے میں کوئی خاص بات ہے جو اسے دوسروں سے ممتاز کرتی ہے۔ اس کی نورانی کشش مجھے ایک پل کے لیے بھی اس سے دور نہ ہونے دیتی۔"

بچپن

حسن و جمال سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی شخصیت کا خاصہ ہے۔ بچپن کی معصومیت اور پاکیزہ قلب کی نورانیت اس کو چار چاند لگا کر اور بڑھا دیتی تھی۔ نورِ حق چہرے اور پیشانی سے عیاں ہوتا تھا۔ جو دیکھتا بے اختیار ہو کر دیکھتا رہ جاتا اور گود میں لینا چاہتا۔ آپ کے والد محترم بچپن میں آپ کو اپنے ساتھ دکان پر لے جاتے تو تمام بازار آپ کو دیکھنے کے لیے اُمڈ پڑتا تھا اور ہر ایک کی کوشش ہوتی کہ وہ آپ کو گود میں اٹھا لے۔ جس دن آپ کے والد محترم آپ کو ساتھ لے کر نہ جاتے تو لوگ آپ کے بارے میں دریافت کرتے۔

آپ مدظلہ الاقدس کی والدہ محترمہ روایت کرتی ہیں کہ شیر خواری میں رفع حاجت کی طلب ہونے پر آپ زور زور سے رونا شروع کر دیتے۔ والدہ محترمہ فرماتیں تھیں کہ میں سمجھ جاتی اور بستر

Marfat.com

یا جھولے سے اٹھا کر رفع حاجت یا پیشاب کرواتی۔ فرماتی تھیں کہ اگر میں کام میں مصروفیت کی بنا پر توجہ نہ دیتی تو آپ رفع حاجت یا پیشاب کرنے کے بعد وہاں سے پلٹ کر صاف جگہ پر ہو جاتے۔

آپ مدظلہ الاقدس کی والدہ محترمہ روایت فرمایا کرتی تھیں کہ ایک مجذوب فقیر کبھی کبھی ان کے گھر آیا کرتا تھا۔ اس کا آنا مہینوں بعد ہوتا تھا۔ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی پیدائش کے بعد ایک مرتبہ آیا تو والدہ محترمہ نے آپ مدظلہ الاقدس کو اُس مجذوب فقیر کو دکھایا اور کہا باباجی اس کے لیے دعا کریں۔ اس وقت وہ مجذوب فقیر زمین پر بیٹھا ہوا تھا۔ جیسے ہی اس کی نظر آپ مدظلہ الاقدس کی پیشانی پر پڑی تو جھٹکے سے اُٹھ کر کھڑا ہو گیا اور آپ کی پیشانی کو بوسہ دے کر آپ کی والدہ سے کہا ''بہن اس کی پیشانی کو چھپا کر رکھا کرو اگر شیاطین نے پڑھ لیا تو تم لوگ بہت تنگ ہو گے لیکن ہزار کوششوں کے باوجود وہ اس بچے کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے اور یہ اپنی منزل پر پہنچ کر ہی رہے گا۔ لیکن تم نہ اس کی امیری دیکھو گی اور نہ فقیری۔'' آپ مدظلہ الاقدس کے مرشد پاک سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ بھی فرمایا کرتے تھے ''اللہ نے تیرے متھے تے بخت لکھ دتے نیں'' یعنی اللہ تعالیٰ نے تمہاری پیشانی پر بخت (تقدیر سعید) رقم کر دیئے ہیں۔

والدہ محترمہ یہ بھی روایت کرتی ہیں کہ ایک بار انہیں خواب میں سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی زیارت ہوئی۔ غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے آپ مدظلہ الاقدس کے بارے میں فرمایا ''یہ ہمارا ہے۔ یہ ہمارا روپ ہے۔ ہم اس کے بارے میں تم سے سوال کریں گے۔'' اس خواب کے بعد آپ مدظلہ الاقدس کی والدہ محترمہ نے آپ کی حفاظت اور تربیت پر زیادہ توجہ دینا شروع کر دی۔

کچھ عرصہ بعد وہی مجذوب فقیر ایک بار پھر آپ مدظلہ الاقدس کے گھر آیا تو آپ کی والدہ سے کہنے لگا ''آپ کا یہ بیٹا بڑا سعید ہے۔ اللہ پاک نے اپنی ایک خاص تقدیر کو اس کی پیشانی پر رقم

Marfat.com

کر دیا ہے۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی باطنی زیرنگرانی اس کی خاص طرز پر تربیت کی جائے گی اور اسے زندگی کے تمام مراحل سے گزارا جائے گا۔'' ایک بار کہنے لگا ''تیرا یہ بیٹا سردار ہے۔ جہاں اور جس جگہ رہے گا سرداری کرے گا اور اس سے دشمنی اور بغض رکھنے والا ذلت، گمراہی اور بدنامی کا شکار ہوگا اور پریشانی پائے گا۔''

اس مجذوب فقیر کی تمام باتیں نہ صرف حرف بہ حرف درست ثابت ہوئیں بلکہ آپ مدظلہ الاقدس نے اس سے بھی اعلیٰ رتبہ پایا جو اس نے بتایا تھا۔ آپ مدظلہ الاقدس کی پیشانی پر رقم سعید تقدیر کی وجہ سے بہت سے شیطان فطرت حاسدین سے بھی آپ کا پالا پڑا جن سے حق بات پر ہمیشہ تکرار اور مخالفت رہی لیکن حق پر آپ مدظلہ الاقدس کی استقامت اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی آپ پر خاص الخاص مہربانی کے باعث آپ کا مخالف' خواہ ادنیٰ ہو یا اعلیٰ' جلد یا بدیر پریشانی اور ذلت کا شکار ہوا۔

آپ مدظلہ الاقدس کا بچپن بھی عام بچوں کی طرح نہ تھا۔ آپ کی والدہ محترمہؒ روایت فرماتی ہیں کہ آپ کو زیادہ دیر گھر سے بلاوجہ باہر رہنا یا گلیوں میں پھرنا بالکل پسند نہ تھا۔ آپ کا زیادہ وقت پڑھنے میں یا والدین کی خدمت میں صرف ہوتا۔ شروع سے ہی محنتی، سنجیدہ اور صبر کرنے والی طبیعت پائی ہے۔ کبھی عام بچوں کی طرح زیادہ فرمائشیں یا ضدیں نہ کرتے۔ صفائی پسند بھی بچپن سے ہی ہیں۔ غربت کے زمانہ میں بھی صاف ستھرے کپڑے پہننا پسند فرمایا کرتے تھے خواہ پرانے ہی ہوں۔ والدین اور بہن بھائی سے اتنی محبت فرماتے کہ جب تک وہ کھانا نہ کھا لیتے آپ بھی نہ کھاتے۔

بچپن سے ہی آپ مدظلہ الاقدس کی طبیعت میں بے چینی تھی۔ دنیاوی مشاغل میں زیادہ خوشی محسوس نہ کرتے۔ یوں محسوس ہوتا جیسے کسی چیز کی تلاش ہے۔ اکثر سب سے الگ تھلگ ہو جاتے اور تنہائی اختیار فرما لیتے۔

Marfat.com

والدین

شبیہِ غوث الاعظم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے والد کا نام عبدالحمید رحمۃ اللہ علیہ ولد عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ عبدالحمید رحمۃ اللہ علیہ 8 فروری 1931ء (21 رمضان المبارک 1349ھ) بروز اتوار بمقام مدھاں تحصیل نکودر ضلع جالندھر انڈیا میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس زمانہ میں مڈل تک تعلیم حاصل کی اور اپنے والد محترم کے ہمراہ کاشت کاری کا آغاز کیا اور ساتھ ہی ایک ہندو سے حساب داری (Accounts) کا کام سیکھا جو بعد میں عملی زندگی میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بہت کام آیا۔ آپ مدظلہ الاقدس کے والد محترم عبدالحمید رحمۃ اللہ علیہ لڑکپن سے ہی تہجد گزار اور قائم اللیل تھے۔ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس روایت فرماتے ہیں کہ انہوں نے زندگی میں والد محترم کو کبھی فرض نماز تو بہت دور کی بات' تہجد اور اشراق تک قضا کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ نصف شب کو بیدار ہو کر نوافل ادا فرماتے اور تہجد سے فجر تک تلاوتِ کلام پاک اور فجر سے اشراق تک ذکرِ الٰہی فرماتے۔

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی والدہ محترمہ کنیز فاطمہ رحمتہ اللہ علیہا دختر چوہدری شرف دین 4۔ اگست 1934 (23 ربیع الاول۔ 1353ھ) بروز ہفتہ جالندھر شہر میں پیدا ہوئیں۔ آپ رحمتہ اللہ علیہا کے والد محترم شرف دین جالندھر میں سیکنڈری سکول ٹیچر تھے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہا قیام پاکستان کے وقت مڈل تک تعلیم مکمل کر چکی تھیں۔ آپ رحمتہ اللہ علیہا کے والد چوہدری شرف دین قیام پاکستان سے کچھ ماہ قبل ہندوستان میں ہی انتقال فرما گئے۔ ہجرت کے بعد آپ رحمتہ اللہ علیہا کا خاندان منٹگمری (موجودہ ساہیوال) میں آباد ہوا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہا کا نکاح 13 مارچ 1958 (21 شعبان 1377ھ) بروز جمعرات عبدالحمید رحمۃ اللہ علیہ سے ہوا۔

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی والدہ محترمہ عاشقہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، محبّ اہلِ بیت' محبّ پیرانِ پیر غوث الاعظم رضی اللہ عنہ تھیں۔ آپ رحمتہ اللہ علیہا میلاد النبی

Marfat.com

ﷺ اور عاشورہ محرم بڑی محبت اور عقیدت سے منایا کرتی تھیں اور بڑے خلوص سے شہیدانِ کربلا اور حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی یاد میں محافل منعقد فرمایا کرتی تھیں۔ ہر ماہ گیارھویں شریف کا ختم دلانا آپ رحمتہ اللہ علیہا کے معمولات میں شامل تھا۔ کام کے دوران آپ رحمتہ اللہ علیہا اونچی آواز میں بہت محبت وعقیدت کے ساتھ یانبی سلام علیک یا رسول سلام علیک کا ورد زبان پر جاری رکھتیں۔ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی زندگی اور شخصیت پر آپ کی والدہ محترمہ کی شخصیت کے گہرے اثرات ہیں۔ بلکہ آپ مدظلہ الاقدس کی شکل وصورت اور اعضا کی بناوٹ بھی آپ کی والدہ محترمہ سے مشابہت رکھتی ہے۔

شرافت ونجابت کا پیکر، عشقِ مصطفیٰ ﷺ اور عشقِ الٰہی سے سرشار یہ پاکیزہ جوڑا 1958 میں نکاح کے بعد بخشن خان تحصیل چشتیاں ضلع بہاولنگر منتقل ہوگیا اور 1965 کی جنگ تک یہیں قیام پذیر رہے۔ یہاں قیام کے دوران اللہ تعالیٰ نے ان برگزیدہ ہستیوں کو آفتابِ فقر، شبیہِ غوث الاعظم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس جیسے بلند مقامات کے حامل فرزند اور چھوٹے بیٹے نوید الرحمٰن[1] سے نوازا۔ 1965ء تک کا یہ دور آپ مدظلہ الاقدس کے والدین کا دنیاوی لحاظ سے خوشحال دور تھا لیکن 1965ء کے بعد حالات نے اچانک پلٹا کھایا۔ آپ مدظلہ الاقدس کے والد صاحبؒ کی جائیداد پر تو رشتہ دار ناجائز قبضہ 1964ء میں ہی کر چکے تھے (جیسا کہ گذشتہ باب میں ذکر کیا جا چکا ہے) 1965ء میں کریانہ کی دکان بھی خسارے میں جانے کی وجہ سے بند ہوگئی۔ یہیں سے آپ مدظلہ الاقدس کی غربت، فقر وفاقہ، عسرت اور تنگدستی کی زندگی کا آغاز ہوا جس کے دوران آپ مدظلہ الاقدس اور آپ کے اہلِ خانہ نے بہت سے مصائب کا سامنا کیا۔ عسرت وتنگی کے باعث آپ مدظلہ الاقدس کے والد محترم ہجرت کر کے بہاولنگر آ گئے جہاں پہلے دکانداری کی اور پھر ایک آڑھت کی دکان پر حساب داری کا کام کیا۔

---

[1] 19 نومبر 1961ء (10 جمادی الثانی 1381ھ) بروز اتوار پیدا ہوئے۔ 1992 سے لاپتہ ہیں۔

Marfat.com

یہاں بھی حالات میں کچھ بہتری نہ آئی تو ہجرت کر کے لیہ آئے اور یہاں بھی یہی کام کیا۔ 1968 میں اپنے بہنوئی شاہ محمد مرحوم کے مشورہ پر اُن کے ایک دوست اور ان کے ساتھ مل کر غلہ منڈی چیچہ وطنی میں آڑھت اور اجناس کی خرید و فروخت کا کام شروع کیا۔ یہاں اُن کے ہاں دختر نوشین اختر پیدا ہوئیں۔

معاشی حالات اب کچھ بہتر ہونا شروع ہوئے۔ آپ مدظلہ الاقدس کے والدِ محترم کی محنت سے کاروبار کافی بہتر ہو چکا تھا لیکن کچھ عرصہ بعد ہی حصہ داروں کے حسد اور رقابت کی وجہ سے آپ کے والدِ محترم کاروبار سے الگ ہونے پر مجبور ہو گئے۔ شدید محنت سے جمایا ہوا کاروبار حاسدین کی بدخواہی کی وجہ سے چھوڑ کر 1971ء کی پاک بھارت جنگ کے دوران دیپال پور[1] ضلع ساہیوال (اب ضلع اوکاڑہ) منتقل ہو گئے اور 4 جنوری 1990ء (6 جمادی الثانی 1410ھ) بروز جمعرات تک یہیں مقیم رہے۔ دیپال پور اور اوکاڑہ میں آپ مدظلہ الاقدس کے والد محترم نے مختلف اوقات میں مختلف جگہوں پر حساب داری کا کام کیا۔ آپ اپنے زمانہ میں بہی کھاتوں (Accounts) کے بڑے ماہر تھے۔ دیپال پور میں قیام کے دوران آپ مدظلہ الاقدس کے خاندان نے بہت تنگدستی، غربت اور عسرت کا زمانہ دیکھا۔

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے اس زمانہ میں تعلیم کے ساتھ ساتھ اپنے والدین اور خاندان کی عسرت و تنگی دور کرنے اور معاشی حالات سنبھالنے میں ان کا سہارا بننے کے لیے چھوٹی عمر میں ہی محنت و مشقت شروع کر دی۔ کبھی بکریاں چرائیں، کبھی ٹھیلے پر چیزیں فروخت کیں، کبھی کھیتوں میں کام کیا۔ یوں محنت مشقت اور ہر طرح کے حالات میں صبر و

---

[1] دیپال ایک قدیم قلعہ تھا جو سلاطینِ دہلی اور مغلیہ خاندان کے دور میں صوبہ رہا۔ 1983ء سے قبل اوکاڑہ کو تحصیل اور دیپال پور کو سب تحصیل کا درجہ حاصل تھا۔ تحصیل اوکاڑہ ضلع ساہیوال میں اور ضلع ساہیوال ملتان ڈویژن کا حصہ تھا۔ 1983ء میں اوکاڑہ کو ضلع کا درجہ اور دیپال پور کو تحصیل کا درجہ مل گیا اور ضلع اوکاڑہ کو لاہور ڈویژن میں شامل کر دیا گیا۔ اب ضلع اوکاڑہ ساہیوال ڈویژن میں شامل ہے۔

Marfat.com

ہمت سے کام لینا آپ مدظلہ الاقدس کے خون اور فطرت میں شامل ہوگیا۔

زندگی کے آخری دس سال آپ مدظلہ الاقدس کی والدہ محترمہ نے بیماری کی حالت میں بسر کیے۔ جسم کے دائیں حصہ میں رعشہ کی بیماری ہوگئی تھی۔ 1990ء میں یہ خاندان ہجرت کر کے لاہور آ گیا جہاں 6 جون 1990ء (12 ذیقعد 1410ھ) بروز بدھ صبح 3 بجے وارث کالونی لاہور میں آپ رحمتہ اللہ علیہا کا وصال ہوگیا۔ والدمحترم کا شفیق سایہ آپ مدظلہ الاقدس کے سر پر 2004ء تک سلامت رہا۔ 18 جون 2004ء (29 ربیع الثانی 1425ھ) کو جمعہ کی شب ایک بجے موجودہ رہائش گاہ مصطفیٰ ٹاؤن میں والدمحترم کا وصال ہوا۔ والد اور والدہ دونوں کریم بلاک اقبال ٹاؤن لاہور کے قبرستان میں مدفون ہیں۔ اگر قبرستان کے شمال کی جانب سے کالج کے بالکل سامنے والے گیٹ سے قبرستان میں داخل ہوں تو دائیں طرف آپ مدظلہ الاقدس کے والدین، دختر، ساس اور سسر کی قبور ہیں۔

تعلیمی دور

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی تعلیم کا آغاز تو چشتیاں' لیہ اور چیچہ وطنی میں ہی ہو چکا تھا جہاں سے آپ نے ابتدائی دینی تعلیم اور جماعت سوم تک دنیاوی تعلیم حاصل کی تھی لیکن باقاعدہ اور باضابطہ تعلیم کا آغاز دیپال پور سے ہوا۔ باوجود اس کے کہ آپ مدظلہ الاقدس پر اس وقت معاشی تنگی کا بہت دباؤ تھا، پھر بھی اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ بے انتہا ذہانت اور خداداد صلاحیتوں کے باعث جلد ہی ناظرہ قرآن مکمل کرلیا اور دیگر دینی علوم کی تعلیم بھی حاصل کی۔ بچپن سے ہی ذاتِ حق تعالیٰ سے قلبی وابستگی کی وجہ سے دین و قرآن کے علم میں روحانی سکون حاصل ہوتا۔ نہ صرف قرآن بلکہ اسلام اور اسلامی تاریخ سے متعلق دیگر کتب بھی متوجہ کرتیں۔ ان کے مطالعہ سے اسلام کے متعلق بہت سا علم بغیر کسی استاد کے از خود حاصل کرلیا۔

دینی تعلیم کے علاوہ میٹرک تک تعلیم آپ نے گورنمنٹ ہائی سکول دیپال پور سے مکمل کی۔

Marfat.com

آپ مدظلہ الاقدس اپنے سکول کے اس دور کے بہترین طالبِ علم تھے اور آپ کا شمار ذہین ترین طلبا میں ہوتا تھا۔ ذہانت کے ساتھ ساتھ انتظامی صلاحیتوں کی وجہ سے جماعت دہم تک کلاس کے مانیٹر رہے۔

آپ مدظلہ الاقدس کی ذہانت اور قلمی صلاحیتوں کا اظہار بچپن سے ہی ہونے لگا جب آپ نے پانچویں جماعت میں ہی اخبارات میں بچوں کے صفحات میں مضمون نویسی کا آغاز کر دیا۔ روزنامہ وفاق لاہور' روزنامہ مساوات لاہور' روزنامہ مشرق لاہور اور روزنامہ امروز لاہور کے بچوں کے صفحات میں آپ مدظلہ الاقدس کے مضامین شائع ہوتے رہتے۔

آپ مدظلہ الاقدس کی غیر معمولی شخصیت کے اعلیٰ اوصاف تعلیمی میدان کے ساتھ ساتھ غیر نصابی سرگرمیوں میں بھی نمایاں تھے۔ درحقیقت اللہ جن بندوں کو اپنے لیے چن لیتا ہے عزت و شرف اور بزرگی زندگی کے ہر لمحے اور ہر شعبے میں ان کا مقدر ہوتی ہے۔ ذاتِ حق تعالیٰ ان کی ذات میں ظاہر ہونے کے باعث انہیں ہر جگہ سب سے نمایاں اور اعلیٰ مقام حاصل ہوتا ہے۔ اس مقام کے حصول میں فضلِ خداوندی کے ساتھ ساتھ ان کی ذاتی محنت' خلوص' نیک نیتی اور ہمت بھی شامل ہوتی ہے۔ یہ ہستیاں بحیثیتِ مجموعی اعلیٰ ترین اوصاف کا مجموعہ ہوتی ہیں۔ اپنے زمانے کے لحاظ سے ہر پسندیدہ خوبی ان میں موجود ہوتی ہے جو انہیں ان کے ہم عصروں میں سب سے ممتاز بنا دیتی ہے۔ چنانچہ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نہ صرف تعلیمی میدان میں ہر جماعت میں صفِ اوّل کے طلبہ میں شامل تھے بلکہ تحریری و تقریری مقابلوں میں بھی حصہ لیتے۔ یہاں بھی کامیابیاں آپ کا مقدر ہوتیں۔ ساتھ ساتھ کھیلوں میں بھی حصہ لیا۔ بیڈمنٹن' کرکٹ اور ہاکی شوق سے کھیلی اور ہاکی کے بہترین کھلاڑی رہے۔

1978ء میں بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ملتان سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ اسی سال دیپال پور میں انٹرمیڈیٹ کالج کا قیام عمل میں آیا۔ آپ مدظلہ الاقدس نے پہلے تو یہاں پری میڈیکل میں داخلہ لیا لیکن جلد ہی آپ کو احساس ہو گیا کہ گھریلو معاشی حالات

Marfat.com

میں تنگی کے باعث میڈیکل کی تعلیم ممکن نہ ہو سکے گی۔ آپ یہ بھی چاہتے تھے کہ جلد از جلد تعلیم مکمل کر کے ملازمت کی جائے تا کہ والدین کا معاشی بوجھ بانٹا جا سکے۔ چنانچہ آپ نے پری میڈیکل گروپ تبدیل کر کے آرٹس گروپ اختیار کر لیا۔ لیکن پھر معاشی حالات اتنے دِگرگوں ہوئے کہ آپ کو کالج کی تعلیم کو خیر باد کہہ کر ایک پٹرول پمپ پر نوکری کرنا پڑی۔ والدین کا بڑا فرزند ہونے اور انتہائی حساس طبیعت کا مالک ہونے کی بنا پر آپ مدظلہ الاقدس کو اپنی ذمہ داریوں کا پورا احساس تھا اور اسی ذمہ داری کو پورا کرنے کے لیے ہر طرح کی محنت مزدوری حتیٰ کہ کھیتوں میں کام بھی کیا۔ اسی دوران آپ مدظلہ الاقدس ایف اے کی پرائیویٹ تیاری بھی کرتے رہے اور 1980ء میں ملتان بورڈ سے ایف اے کا پرائیویٹ امتحان پاس کر لیا۔

اس دوران گھریلو معاشی حالات کافی حد تک سنبھل چکے تھے لہٰذا آپ نے گورنمنٹ ڈگری کالج اوکاڑہ میں داخلہ لیا اور تعلیم کا سلسلہ پھر سے شروع کیا لیکن سال چہارم کے دوران پھر سے حالات نے آپ کو اتنا مجبور کر دیا کہ آپ کو رات کو پٹرول پمپ پر اور دن میں مختلف جگہوں پر کام کرنا پڑا۔ البتہ آپ نے ساتھ ساتھ تعلیم بھی جاری رکھی اور 1983ء میں بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان سے فرسٹ ڈویژن میں بی اے کا امتحان پاس کر لیا۔

1983ء میں اوکاڑہ کو ضلع کا درجہ حاصل ہو چکا تھا اور بہت سے ضلعی دفاتر کا قیام عمل میں آ چکا تھا۔ آپ مدظلہ الاقدس نے ایک ضلعی دفتر میں 1984ء میں کلرک کی حیثیت سے ملازمت کا آغاز کیا۔ لیکن آپ دیکھ رہے تھے کہ اس علاقے میں رہتے ہوئے زیادہ ترقی کرنا ممکن نہیں دوسرے آپ کا دل بھی اس علاقہ سے اچاٹ ہو چکا تھا اس لیے آپ اکثر مختلف عہدوں کے لیے انٹرویو اور امتحانات کے لیے لاہور تشریف لاتے رہتے تھے۔ آخر کار 28 مارچ 1985ء کو آپ کو محکمہ لینڈ کسٹم اینڈ سنٹرل ایکسائز لاہور میں سینئر کلرک (Upper Division Clerk) کی ملازمت مل گئی۔ 12 اپریل 1985ء کو لاہور منتقل ہو گئے اور دوست احباب کے ساتھ کرائے کے مکان میں رہائش اختیار کر لی۔ ملازمت کے ساتھ ساتھ تعلیم جاری رکھنے کے لیے آپ مدظلہ

Marfat.com

الاقدس نے پنجاب یونیورسٹی کے لاء کالج میں شام کی کلاسز میں داخلہ لیا لیکن سرکاری ملازمت کی مصروفیات کی بنا پر اسے بھی جاری نہ رکھ سکے۔

عملی زندگی

یوں تو سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے تعلیم کے ساتھ ساتھ ہی مختلف ملازمتوں سے عملی زندگی کا آغاز اپنے لڑکپن سے ہی کر دیا تھا لیکن باقاعدہ طور پر عملی زندگی میں قدم 13 اپریل 1985ء (23 رجب۔1405ھ) بروز ہفتہ کو ڈرائی پورٹ مغلپورہ لاہور میں اپر ڈویژن کلرک کی حیثیت سے رکھا۔ یہاں بھی شدید محنت' ایمانداری' خلوصِ نیت آپ مدظلہ الاقدس کا شعار رہا جس کی وجہ سے کام میں ترقی اور برکت حاصل ہوتی رہی۔

دیپال پور میں آپ کے والدین کرائے کے مکان میں رہائش پذیر تھے اور آپ لاہور میں کرائے کے مکان میں رہ رہے تھے۔ دونوں طرف سے اخراجات کا بوجھ تنہا آپ کے کاندھوں پر تھا جسے آپ اپنی محنت کی بدولت خوش اسلوبی سے سنبھال رہے تھے۔ آپ مدظلہ الاقدس نے اپنے والد محترم کو بھی کام کرنے سے منع فرما دیا تا کہ زندگی کی طویل اور صبر آزما جدوجہد سے اب انہیں بھی کچھ آرام حاصل ہو۔

1987ء میں آپ مدظلہ الاقدس کے والدین نے نہایت سادگی سے آپ مدظلہ الاقدس کا نکاح محترمہ طاہرہ پروین صاحبہ سے کروا دیا اور آپ اپنی اہلیہ کے ساتھ وارث کالونی لاہور میں کرائے کے مکان میں منتقل ہو گئے۔ آپ کی اہلیہ چونکہ اپنے والدین کی اکلوتی بیٹی ہیں اس لیے ان کے والدین بھی ان کے ساتھ ہی منتقل ہو گئے۔ ان کے والد سٹیٹ لائف میں ملازم تھے اور اپنے اخراجات خود برداشت کرنے کی اہلیت رکھتے تھے۔

1989ء میں آپ کی اہلیہ کے والد محترم نے سیٹھ کالونی اوکاڑہ میں اپنا آبائی مکان فروخت کر دیا۔ اس رقم میں آپ کی اہلیہ نے مزید کچھ رقم جمع کر کے ایجوکیشن ٹاؤن اور مصطفیٰ ٹاؤن

Marfat.com

کے درمیان ایک 8 مرلہ کا پلاٹ خریدا تا کہ اپنا گھر بنایا جاسکے اور مکان کی تعمیر شروع کروادی۔ 1988ء میں آپ کے ہاں پہلی صاحبزادی منیزہ نجیب اور 1989ء میں دوسری صاحبزادی تابینہ نجیب کی ولادت ہوئی۔1989 میں آپ مدظلہ الاقدس ہمشیرہ کی شادی کے بعد والدین کو بھی لاہور لے آئے۔ یوں اس خاندان نے 4 جنوری 1990 (6 جمادی الثانی 1410ھ) جمعرات کے دن لاہور ہجرت کرلی۔

19 نومبر 1990ء کو آپ مدظلہ الاقدس اپنے اہلِ خانہ کے ساتھ اپنے زیرِ تعمیر مکان میں منتقل ہوگئے حالانکہ مکان ابھی نامکمل تھا۔اس وقت یہ علاقہ ابھی غیر آباد تھا۔نہ پختہ سڑک تھی اور نہ ہی سوئی گیس اور پانی کی سہولت موجود تھی۔

جولائی 1991ء میں آپ مدظلہ الاقدس کے دائیں پاؤں کی ایڑھی کا میجر اپریشن ہوا اور بون گرافٹنگ (Bone Grafting) کرنا پڑی۔ایک معمولی سے ایکسیڈنٹ کے بعد آپ کے پاؤں کی ایڑھی پر چوٹ آئی تھی جو اس وقت تو محسوس نہ ہوئی لیکن درد اتنا بڑھ گیا کہ چلنا دشوار ہوگیا تھا۔اس اپریشن کے بعد آپ مدظلہ الاقدس چھ ماہ تک صاحبِ فراش رہے۔

10۔ اکتوبر 1991ء (یکم ربیع الثانی 1412ھ بروز جمعرات) کو آپ مدظلہ الاقدس محکمانہ امتحان پاس کرنے کے بعد ترقی پاکر انسپکٹر کے عہدہ پر فائز ہوگئے۔

1989ء سے آپ مدظلہ الاقدس کی اس دنیاوی زندگی کے سنہری حصہ کا آغاز ہوتا ہے۔ اب تک اللہ تعالیٰ آپ کو تنگی وعسرت میں رکھ کر آپ کی تربیت اس نہج پر کررہا تھا کہ محنت' صبر' استقامت اور ہمت آپ کی فطرت کا مکمل طور پر حصہ بن جائے۔اب اگر ایک طرف اللہ نے آپ کو آپ کی محنت کا پھل عطا کرنا شروع کیا تو دوسری طرف آپ کی دنیاوی خواہشوں کو اس حد تک پورا کردیا کہ آپ کے دل میں مزید کوئی خواہش باقی نہ رہے اور آپ اس دنیا سے سیر ہوکر اس کی حقیقت بھی جان لیں اور اس سے بے نیاز بھی ہوجائیں۔

آپ مدظلہ الاقدس فرماتے ہیں کہ اس دور میں ہم نے مٹی میں ہاتھ ڈالا تو وہ سونا بن گئی۔

Marfat.com

دل میں جس شے کی طلب یا خواہش پیدا ہوتی وہ فوراً مل جاتی۔ ملازمت کے علاوہ لوگوں کے ساتھ مل کر شراکت میں کاروبار کیے اور ہر کام میں توقع سے بڑھ کر منافع ملا۔ لیکن اس مال و دولت نے کبھی آپ مدظلہ الاقدس کے دِل میں جگہ نہ بنائی۔ آپ مدظلہ الاقدس اس مال کو ہمیشہ کھلے دِل سے اللہ کی راہ میں خرچ کرتے رہے اور اپنے رشتہ داروں کی مشکل میں مالی امداد کرتے رہتے۔

آپ مدظلہ الاقدس ایک انتہائی خوش اخلاق طبیعت کے مالک ہیں اس لیے حلقۂ احباب بھی وسیع تھا جس میں نامور صحافی بھی شامل تھے۔ البتہ آپ کا گھر اور اہل و عیال ہمیشہ آپ کی پہلی ترجیح رہے اور آپ اپنا زیادہ وقت اپنی فیملی کو دیتے۔ گھر ہو یا آفس، رشتہ دار ہوں یا دوست احباب آپ مدظلہ الاقدس کی پُرکشش اور پروقار شخصیت کے باعث ہر جگہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے عزت و شان سے نوازا، حتیٰ کہ آپ کے افسر بھی آپ کی عزت کرتے۔ آپ مدظلہ الاقدس سب کے دکھ درد میں شریک ہوتے اور عمر بھر کبھی کسی کی دِل آزاری کا سبب نہ بنے۔

1993ء میں آپ مدظلہ الاقدس کی اہلیہ کی والدہ محترمہ کو خاندانی جائیداد سے حصہ ملا جو انہوں نے اپنی اکلوتی بیٹی کو دے دیا جس سے آپ کی اہلیہ محترمہ نے گھر کے ساتھ چھ مرلے[1] اور گھر کے سامنے ایجوکیشن ٹاؤن میں 13 مرلے[2] کا پلاٹ خریدا جو بعد میں فروخت کر کے مصطفیٰ ٹاؤن میں موجودہ گھر بنوایا۔

1994ء میں آپ مدظلہ الاقدس کے ہاں تیسری بیٹی مشعل نجیب کی ولادت ہوئی اور 1997ء میں اکلوتے صاحبزادے محمد مرتضیٰ نجیب کی ولادت ہوئی۔ اسی دوران 1996ء میں

---

[1] اس پلاٹ میں 1998 میں اصلاحی جماعت اور ماہنامہ مراۃ العارفین لاہور کا دفتر قائم ہوا۔ سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دستِ مبارک سے اس کا افتتاح فرمایا۔ اب اس مکان میں خانقاہ سلسلہ سروری قادری، تحریک دعوتِ فقر، ماہنامہ سلطان الفقر لاہور اور سلطان الفقر پبلیکیشنز اینڈ ڈیجیٹل پروڈکشنز کے دفاتر ہیں۔ [2] یہ پلاٹ کچھ عرصہ بعد آپ کی اہلیہ محترمہ نے فروخت کر کے مصطفیٰ ٹاؤن میں موجودہ گھر والا پلاٹ خرید کر مکان تعمیر کرایا۔

Marfat.com

آپ کی دوسری صاحبزادی تابینہ نجیب کی سات سال کی عمر میں قضائے الٰہی سے وفات ہوگئی۔

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے ''حکیم کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔'' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ دِنوں کو بندوں کے درمیان پھیرتا رہتا ہے اور جس انسان کو اللہ نے انسانِ کامل کے مرتبے پر فائز کرنا ہو اس کی حیات بھی ہر طرح سے کامل ہوتی ہے جس میں ہر طرح کا دور، ہر طرح کا تجربہ شامل ہوتا ہے۔ کبھی اللہ دے کر آزماتا اور تربیت فرماتا ہے کبھی لے کر۔ اگر انسان کے دل میں صرف دنیا کی خواہش موجود ہو تو اللہ جب اسے دنیا اور اس کا مال و آسائش عطا کرتا ہے تو وہ صرف دنیا کا ہی ہو کر رہ جاتا ہے اور اسی کے لالچ کی دلدل میں مزید دھنستا جاتا ہے لیکن جو انسان صرف اللہ کا صحیح بندہ ہو وہ اس مقام پر کبھی سکون نہیں پاتا۔ اگرچہ اس دور میں دنیاوی و مالی لحاظ سے آپ مدظلہ الاقدس مکمل طور پر آسودہ حال تھے اور اگر ہم اس دور میں آپ مدظلہ الاقدس کی تھری پیس سوٹ اور کلین شیو میں تصاویر دیکھیں تو عجیب حیرت کا احساس ہوتا ہے لیکن آپ فرماتے ہیں کہ ان تمام دنیاوی نعمتوں اور آسودگیوں کے باوجود آپ کو قلبی سکون میسر نہ تھا۔ ہر آسائش اور خوشی پا لینے کے باوجود کسی شے کی کمی کا احساس دامن گیر رہتا تھا۔ روح کی بے چینی آپ مدظلہ الاقدس کو ہر لمحہ بے سکون رکھتی لیکن آپ اس بے چینی کی وجہ کو سمجھ نہ پا رہے تھے۔ کبھی سکون کی تلاش میں دوستوں کے ساتھ سیر و سیاحت کے لیے ملک کے شمالی علاقوں کی طرف نکل جاتے لیکن وہاں بھی سکون نہ ملتا۔ سکون اس وقت تک مل بھی نہیں سکتا تھا جب تک مقصدِ حیات نہ پا لیتے اور روحِ مقدسہ اپنی منزل تک نہ پہنچ جاتی۔ یوں بھی جس قلب میں اللہ نے سمانا تھا وہاں دنیا کیسے بس سکتی تھی۔ اِدھر روح اپنے ربّ سے ملاقات کے لیے بے چین تھی اُدھر اللہ اپنے بندے اپنے محبوب سے ملنے کے لیے بے چین و بے قرار تھا۔ دنیاوی نعمتوں اور آسودگیوں کا حصول کبھی بھی آپ مدظلہ الاقدس کی منزل نہ تھا۔ اس لیے اس مقام پر سکون کیوں کر حاصل ہو سکتا تھا۔

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ نور الہدیٰ کلاں میں فرماتے ہیں: ''جب تک غنایت (استغنا' دنیاوی مال و دولت سے طبیعت کی سیری) حاصل نہ ہو فقر تک نہیں پہنچا جا سکتا۔'' اس

Marfat.com

عنایت کے حصول کے لیے ہی اللہ تعالیٰ نے آپ مدظلہ الاقدس پر دنیاوی آسائشوں اور نعمتوں کی انتہا کر دی لیکن دن بدن دنیاوی آسائشوں کی بے وقعتی اور بے ثباتی آپ کے دل کو ان سے اچاٹ کرتی جاتی۔ طبیعت ان سب سے بھر گئی اور پھر باطن نے اپنے اللہ کی طرف سفر شروع کیا جو تمام قلوب کا سکون اور ارواح کا چین و آرام ہے، جس منزل پر پہنچ کر کسی منزل کی طلب نہیں رہتی۔

یوں تو قلبی بے سکونی کے باعث آپ مدظلہ الاقدس کے دنیاوی دور کا باطنی طور پر خاتمہ نومبر 1995ء میں شروع ہو گیا تھا لیکن ظاہری طور پر اس کا خاتمہ دسمبر 1996ء میں اس وقت ہوا جب آپ کی صاحبزادی تابینہ نجیب کا وصال ہوا۔

Marfat.com

باب 4

تلاشِ حق اور بیعت

نومبر 1995ء تک سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کا دل دنیا سے سیر ہو چکا تھا اور باطنی طور پر آپ دنیا اور معاملاتِ دنیا سے بے زار ہونا شروع ہو گئے تھے۔ روح کی بے چینی اور بے سکونی نے باطن میں ہلچل مچا رکھی تھی' جو اپنے محبوبِ حقیقی سے ملاقات کے لیے بے قرار تھی۔ فقر و فاقہ' تنگدستی میں بھی سکون نہ ملا' دنیا کی نعمتیں اور فراخی کا زمانہ بھی قلبی سکون کا باعث نہ بن سکا۔ یہ کہا جا سکتا ہے کہ نومبر 1995ء تک آپ کی ظاہری باطنی تربیت کے ابتدائی دو ادوار کی تکمیل ہو چکی تھی اور اب آپ کامل یکسوئی کے ساتھ اس ذات کی تلاش میں تھے جو قلبی سکون کا باعث ہو۔ اسی سکون کی تلاش میں آپ مدظلہ الاقدس دنیاوی معاملات اور سرگرمیوں کو انتہائی محدود کر کے زیادہ سے زیادہ وقت عبادات میں گزارنے لگے۔ دوستوں رشتہ داروں سے میل ملاپ میں کمی آنے لگی، ٹی وی دیکھنے یا سیر و تفریح جیسے مشاغل سے دِل اچاٹ ہو گیا۔ جس مقصد کے لیے آپ مدظلہ الاقدس اس دنیا میں تشریف لائے تھے یعنی مقامِ فنا فی اللہ بقا باللہ تک پہنچ کر طالبانِ مولیٰ کی حق تک رہنمائی کرنا، اس مقصد کے لیے آپ کی تربیت کا وقت اب آ چکا تھا۔

نومبر 1995ء کا ہی واقعہ ہے کہ آپ مدظلہ الاقدس ڈرائی پورٹ مغل پورہ لاہور کی مسجد سے ظہر کی نماز کی ادائیگی کے بعد نکلے اور نیشنل بنک کے راستے سے گزر کر پیدل ایڈمن برانچ ڈرائی پورٹ کی طرف جا رہے تھے۔ جب آپ مدظلہ الاقدس نیشنل بنک کے سامنے والی کینٹین کے پاس سے گزرے تو کینٹین سے ایک عجیب حلیے والا ادھیڑ عمر شخص اچانک آپ مدظلہ الاقدس

Marfat.com

کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا اور آپ سے کہنے لگا:

''تم پر اللہ کے فضل کا دور شروع ہو چکا ہے۔ اپنی حالت پر اسی طرح قائم رہنا۔''

آپ نے اس سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ تو اس نے جواب دیا:

''میں وہ ہوں جو لوگوں کو راستہ دکھاتا ہے اور ان کی راہنمائی کرتا ہے۔ میں تو صرف تمہیں دیکھنے آیا ہوں۔''

پہلے تو آپ نے یہ سمجھا کہ آج کل کے دور میں جس طرح لوگ اسی طرح کا روپ دھار کر لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں یہ شخص بھی انہی میں سے ہے اسی لیے آپ نے کہا ''شکریہ میں آپ کی ہدایت پر عمل کروں گا'' اور آگے بڑھ گئے لیکن جب آپ مدظلہ الاقدس ایڈمن سیکشن کے دروازے کے قریب پہنچے تو آپ کے دل میں خیال کوندا کہ یہ شخص میری اندرونی حالت سے کیسے واقف ہے؟ آپ یکدم واپس پلٹے اور اس شخص کی تلاش میں کینٹین پہنچے تو وہ شخص غائب ہو چکا تھا۔ کینٹین کے ملازمین سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ اس حلیہ کا شخص تو انہوں نے دیکھا ہی نہیں۔

14۔ اگست 1996ء کا دن لاہور کی تاریخ میں اس لیے اہم ہے کہ اس دن لاہور میں تاریخی طوفانی بارش ہوئی تھی جس نے آدھے لاہور کو ڈبو دیا تھا۔ لیکن اسی دن آپ مدظلہ الاقدس کی لاڈلی اور پیاری بیٹی تابینہ کے سر میں درد شروع ہوا جس کی شدت میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔ 26 ستمبر 1996 کو گلبرگ ہسپتال گلبرگ لاہور میں مشہور نیوروسرجن محمد افتخار راجہ[1] مرحوم نے اپریشن کیا لیکن وہ کومہ میں چلی گئی۔ فوراً جنرل ہسپتال لاہور کے ICU وارڈ میں منتقل کیا گیا جہاں 2۔ اکتوبر 1996 (18 جمادی الاول 1417ھ) بروز بدھ ان کا انتقال ہو گیا۔

---

[1] صاحبزادی تابینہ نجیب کو برین ٹیومر (Brain Tumour in Thalmic region) تھا۔ ڈاکٹر محمد افتخار راجہ پاکستان کے مشہور و معروف نیوروسرجن تھے اور سلطان الفقر ششم سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کے خصوصی معالج تھے۔ خود بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مختلف امراض کا علاج کرتے اور ضرورت پڑنے پر دوسرے معالج specialists کے پاس بھیج دیتے۔ 10 جولائی 2006 (14 جمادی الثانی 1427ھ) بروز سوموار ملتان میں فوکر طیارہ کے حادثہ میں جاں بحق ہوئے

Marfat.com

زندگی کے اتنے بڑے صدمے سے گزرنے کے بعد جو تبدیلیاں آپ مدظلہ الاقدس کے باطن میں کامل ہو چکی تھیں، ظاہر ہونے لگیں۔ مال و دولتِ دنیا بالکل بے وقعت ہو گیا، دِل میں اس خیال نے گھر کر لیا کہ کیا فائدہ ایسے مال کا جس کی کثرت بھی پیاری صاحبزادی کو نہ بچا سکی۔ اس حقیقی دولت یعنی قربِ خداوندی کی طلب بڑھ گئی جو دائمی ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس کا زیادہ تر وقت عبادات و ریاضت میں گزرنے لگا۔ ان عبادات سے غرض اور طلب صرف قرب و معرفتِ حق تعالیٰ تھی۔ عبادات و ریاضت میں اتنا مجاہدہ کیا کہ ایک وقت یہ بھی آ پہنچا کہ چوبیس گھنٹوں میں صرف چھ گھنٹے آرام فرماتے اور اوقاتِ ملازمت کے سوا مسلسل مصروفِ عبادت رہتے۔ زہد و ریاضت کا یہ عالم تھا کہ ہزاروں کی تعداد میں درود شریف اور کلمہ شریف کا ورد فرماتے۔ اس مقصد کے لیے پانچ سو دانوں والی خصوصی تسبیح بنوائی ہوئی تھی۔ زہد و ریاضت کی کثرت سے آپ مدظلہ الاقدس کی آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے اور انگشتِ شہادت پر تسبیح کی وجہ سے گٹھا پڑ گیا۔ کبھی کبھی گھٹن انتہا کو پہنچتی تو بے اختیار گھنٹوں روتے رہتے۔ اہلیہ محترمہ خیال کرتیں کہ شاید بیٹی کی یاد میں رو رہے ہیں۔

اتنی زیادہ کثرت سے زہد و ریاضت کے باوجود منزلِ مراد نظر نہ آ رہی تھی۔ مارچ 1997 کا واقعہ ہے کہ آپ مدظلہ الاقدس ایک کتاب کا مطالعہ فرما رہے تھے، اس کتاب میں آپ نے یہ عبارت پڑھی ''حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام خاتونِ جنت حضرت سیّدۃ النساء رضی اللہ عنہا کو کبھی انکار نہیں فرماتے تھے۔ حتیٰ کہ جب امہات المومنین رضی اللہ عنہن میں سے کسی کو یہ خدشہ ہوتا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اُن کی کسی بات کو منظور نہ فرمائیں گے تو سیّدہ کائنات رضی اللہ عنہا کے وسیلہ سے وہ معاملہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں پیش فرماتیں تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اُسے منظور فرما لیتے۔'' اس عبارت کو پڑھنے کے بعد آپ مدظلہ الاقدس روزانہ جتنی عبادت فرماتے اس کا ثواب سیّدہ کائنات سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا، حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی بارگاہ میں ہدیہ فرما دیتے اور یہ دعا فرماتے:

Marfat.com

''یا سیّدہ کائنات رضی اللہ عنہا آپ کا یہ گنہگار غلام آپ رضی اللہ عنہا کی بارگاہ میں اپنی معمولی سی عبادت کا نذرانہ پیش کر رہا ہے اور یہ بھی جانتا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا کو ہماری عبادت کے ثواب کی حاجت نہیں ہے۔ ہم تو خود آپ رضی اللہ عنہا کے گھرانہ کی شفاعت اور کرم کے محتاج ہیں۔ یہ ثواب تو صرف ایک گدا کی آپ رضی اللہ عنہا کے در پر صدا ہے۔ جس طرح ظاہری حیات میں کوئی سوالی آپ رضی اللہ عنہا کے در پر حاضر ہو کر صدا دیتا اور خالی ہاتھ نہ جاتا تھا' اسی طرح باطنی حیات میں بھی یہ گدا آپ رضی اللہ عنہا کے در سے خالی نہ جائے گا۔ آپ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں میری سفارش فرمائیں کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے اس غلام کو وہ راہ عطا فرمائیں جس راہ پر چلنے والوں پر اللہ تعالیٰ کا انعام ہوا اور مجھے یقین کامل ہے کہ یہ گدا آپ رضی اللہ عنہا کے در سے خالی واپس نہیں جائے گا کیونکہ گدا کو خالی ہاتھ واپس جانے دینا آپ رضی اللہ عنہا کے گھرانے کی رِیت ہی نہیں ہے۔''

چند الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ یہی دعا آپ مدظلہ الاقدس کی زندگی کا حصہ بن گئی۔ حیران کن بات یہ ہے کہ اس وقت نہ تو آپ کو فقر کے بارے میں کچھ معلوم تھا اور نہ ہی یہ معلوم تھا کہ فقر خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا کے وسیلہ سے حاصل ہوتا ہے جیسا کہ سلطان العارفین رحمتہ اللہ علیہ جامع الاسرار میں فرماتے ہیں ''حضرت فاطمتہ الزہرا (رضی اللہ عنہا) فقر کی پلی ہوئی ہیں اور انہیں فقر حاصل ہے۔ جو شخص فقر تک پہنچتا ہے انہی کے وسیلہ سے پہنچتا ہے۔'' یہ سب اللہ تعالیٰ کا فضل اور توفیق تھی جس نے آپ کے لبوں اور قلب پر یہ دعا اور طریقہ جاری کر دیا۔ اور یوں آپ بغیر کسی علم کے ان کے در تک پہنچ گئے جن کے وسیلہ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فقر عطا فرماتے ہیں۔

باطنی بیعت

صرف ایک ماہ بعد 12۔ اپریل 1997ء کی رات نمازِ تہجد کے بعد آپ مدظلہ الاقدس درود پاک پڑھ رہے تھے کہ باطن کا در کھل گیا اور خود کو باطنی طور پر مسجدِ نبوی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پایا۔ نورِ ازل آقا و مولا سیّدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام درمیان میں تشریف فرما

Marfat.com

تھے۔آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دائیں جانب حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور بائیں جانب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور چاروں سلاسل کے مشائخ کرام تشریف فرما تھے۔اس محفل میں حاضر ہوتے ہی اور اہلِ محفل کی ہیبت وجلال کو دیکھ کر آپ گنگ رہ گئے اور قریب تھا کہ خوف سے بے جان ہو کر گر جاتے کہ مولائے کائنات (حضرت علی کرم اللہ وجہہ) نے آگے بڑھ کر آپ مدظلہ الاقدس کا ہاتھ اپنے دستِ مبارک میں لیا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے پیش کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک قدموں میں بٹھا دیا اور عرض کی حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یہ نجیب الرحمٰن ہے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا غلام ہے۔ یہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی نورِ نظر لختِ جگر (خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا) کا نوری فرزند ہے اور انہوں نے اس کو اپنا ورثہ عطا کرنے کے لیے منتخب فرمایا ہے اور اس مقصد کے لیے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی بارگاہِ عالیہ میں بھیجا ہے۔سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے جب یہ سنا تو جلدی سے اپنی پیشانی اُن مبارک قدموں پر رکھ دی جن پر دونوں جہان نثار ہیں۔حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ''ہاں ہمیں سفارش پہنچ چکی ہے اور ہم نے اسے منظور بھی کر لیا ہے۔اب یہ ہمارا بھی نوری حضوری فرزند ہے مگر ہم انہیں کس فرزندِ رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا ورثہ عطا فرمائیں۔'' حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہٗ نے عرض کی ''نانا حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اماں حضور (خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا) نے انہیں ہمارا ورثہ عطا کرنے کا فرمایا ہے'' حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنے دونوں دستِ مبارک سے شانوں سے پکڑ کر سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کو اپنے قدموں سے اٹھایا اور فرمایا ''تو ہمارا نوری حضوری فرزند ہے، ہمارا وارث ہے۔ایک زمانہ تجھ سے فیض پائے گا اور ہم تمہیں اپنی برہان بنائیں گے۔تو نے ہماری لختِ جگر نورِ نظر کو راضی کیا ہے ہم تجھ سے راضی ہو گئے ہیں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیعت کے لیے دونوں دستِ مبارک آگے بڑھائے تو آپ مدظلہ الاقدس نے اپنے دونوں ہاتھ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دستِ مبارک میں دے دیئے۔حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ مدظلہ الاقدس کو بیعت فرمایا اور اس کے بعد چاروں

Marfat.com

سلاسل کے مشائخ کی طرف نظر کی اور پیرانِ پیر سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے فرمایا ''اس کی وراثت آپ (رضی اللہ عنہ) کے پاس ہے۔'' پھر آپ مدظلہ الاقدس کا ہاتھ غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں دیا اور فرمایا ''یہ ہماری لختِ جگر (رضی اللہ عنہا) کا نوری حضوری فرزند ہے۔ اب ہمارا اور آپ کا نوری حضوری فرزند ہے۔ ہم اس کو آپ (رضی اللہ عنہ) کے سپرد فرماتے ہیں۔ اس کی باطنی تربیت آپ رضی اللہ عنہ کے ذمہ ہے۔'' سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس فرماتے ہیں کہ یہ نعمتِ عظمیٰ پا کر میں نے محفل میں موجود اہلِ بیت اور چاروں خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کی قدم بوسی کی۔ سب نے آپ کو مبارکباد دی اور سر پر دستِ شفقت رکھا۔ بعدازاں حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اجازت لے کر آپ مدظلہ الاقدس کو مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے واپس لے آئے اور آپ کی باطنی تربیت شروع ہوگئی۔ آپ مدظلہ الاقدس فرماتے ہیں کہ یہ واقعہ چند لمحوں میں وقوع پذیر ہوگیا۔

موجودہ دور کے مادیت پرست ذہنوں کے لیے شاید یہ بات قبول کرنے میں ان کی محدود اور عالمِ ناسوت میں قید عقل مانع ہوگی لیکن یہ کوئی انوکھی بات نہیں ہے۔ کیونکہ اصل سروری قادری ہوتے ہی وہی ہیں جن کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام خود بیعت فرما کر سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے سپرد فرماتے ہیں۔ سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

- سروری قادری اسے کہتے ہیں جسے خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بیعت فرماتے ہیں۔ اس کے وجود سے بدخلقی کی خو بو ختم ہو جاتی ہے اور اُسے شرع محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی راہ پر گامزن ہونے کی توفیق نصیب ہو جاتی ہے۔ (محک الفقر کلاں)
- ایک اس (اعلیٰ) مرتبے کے سروری قادری ہوتے ہیں جنہیں خاتم النبیین رسولِ ربّ العالمین سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی مہربانی سے نواز کر باطن میں حضرت محی الدین شاہ عبدالقادر جیلانی قدس سرہُ العزیز کے سپرد کر دیں اور حضرت پیر دستگیر رضی اللہ عنہ بھی اُنہیں اس طرح نوازتے ہیں

Marfat.com

کہ ایک لمحہ بھی خود سے جدا ہونے نہیں دیتے۔ (محک الفقر کلاں)

سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

❁ ''سلسلہ سروری قادری کو سروری قادری اس لیے کہا جاتا ہے کہ سروری کا مطلب ہے سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دستِ مبارک پر بیعت ہونا اور قادری کا مطلب ہے غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا باطنی تربیت فرمانا۔'' (مجتبیٰ آخر زمانی)

پیران پیر غوث الاعظم حضرت محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی مرحلہ وار تربیت کا آغاز فرمایا اور آپ مدظلہ الاقدس کو اسماء الحسنٰی کا علم عطا فرمایا۔ آپ مدظلہ الاقدس نے لاکھوں کی تعداد میں ہر اسمِ صفت کا ذکر فرمایا۔ دسمبر 1997ء میں سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے آپ مدظلہ الاقدس کو اسمِ اَللّٰہُ ذات کے ذکر پر پہنچا دیا اور آپ کو روزانہ پانچ ہزار مرتبہ بعد نمازِ تہجد اسمِ اَللّٰہُ کے ذکر کا حکم فرمایا۔ آپ روزانہ اسمِ اَللّٰہُ کا ذکر فرماتے۔ آپ فرماتے ہیں کہ جیسے جیسے دن گزرتے جاتے آپ کے اندر اسمِ اَللّٰہُ ذات کی طلب بڑھتی جاتی۔ پیرانِ پیر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے آپ مدظلہ الاقدس کو علمِ دعوت[1] بھی عطا فرما دیا۔ آپ مدظلہ الاقدس نمازِ فجر کے بعد اقبال ٹاؤن کریم بلاک کے قبرستان میں حضرت بابا شہنشاہ ولی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر تشریف لے جاتے اور علمِ دعوت کے ذریعے اُن سے باطنی طور پر ہم کلام ہوتے۔ ایک دن انہوں نے فرمایا ''آپ داتا صاحب کے مزار پر تشریف لے جائیں۔'' اسکے بعد آپ مدظلہ الاقدس سیّدنا علی ہجویری داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر نمازِ عصر کے وقت تشریف لے جانے لگے اور چلہ گاہ حضرت معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے قریب بیٹھ کر دعوت پڑھتے۔ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ بھی آپ پر باطنی مہربانی فرماتے اور اپنے بے کراں

---

[1] علمِ دعوت ایک باطنی عمل ہے جس میں کسی ولی اللہ کے مزار پر ایک خاص ترتیب سے قرآن پڑھ کر اس ولی سے روحانی طور پر ملاقات کی جاسکتی ہے اور رابطہ کیا جاسکتا ہے۔ تفصیل جاننے کے لیے حضرت سخی سلطان باھُوؒ کی کتب اور سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی تصنیف مبارکہ ''شمس الفقرا'' کے باب نمبر 15 ''علمِ دعوت'' کا مطالعہ فرمائیں۔

Marfat.com

Marfat.com

صورت ویکھ تیری ربّ یاد آوے، جیویں سامنے بیٹھا رحمٰن اے
اِنَّ الَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ لِقَآءَ دوسرا اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا، وچ حکم آیا قرآن اے

Marfat.com

فیض سے آپ مدظلہ الاقدس کو سیراب کرتے۔

ظاہری بیعت

جنوری 1998ء میں باطنی طور پر سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی طرف سے ظاہری مرشد کی تلاش کا حکم ہوا۔ اس حکم کے بعد آپ مدظلہ الاقدس ظاہری مرشد کی تلاش میں نہ صرف لاہور بلکہ لاہور سے باہر سارے ملک میں تشریف لے گئے۔ جہاں کہیں کسی مرشد کے موجود ہونے کے متعلق سنتے فوراً چل دیتے۔ اس کی محفل میں پہنچتے، دیکھتے، دل اس کی طرف بالکل مائل نہ ہوتا اور واپس آ جاتے۔ وسط فروری 1998ء کی ایک رات خواب میں سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے اور فرمایا ''بیٹا ہم تمہارا انتظار کر رہے ہیں چلے آؤ۔'' بیدار ہونے پر آپ مدظلہ الاقدس ان انجانے بزرگ کی تلاش میں نکل پڑے لیکن وہ من موہنی صورت کہیں نظر نہ آتی تھی۔ یہ تلاش روز کا معمول بن گیا۔ بارگاہِ غوث الاعظم رضی اللہ عنہ اور حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے بھی کوئی اشارہ نہ مل رہا تھا۔

یکم مارچ 1998ء (2 ذیقعد 1418ھ) پیر کی شب پھر خواب میں سلطان الفقر ششمؒ نظر آئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے قریب پڑے ہوئے ایک پرانے صندوق کو کھولا۔ اس میں سے سنہری رنگ کا اسمِ اَللّٰہُ ذات نکل کر بلند ہوا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سر مبارک کے قریب سورج کی طرح چمکنے لگا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''بیٹا بڑی محنت کر لی اب چلے آؤ'' اور اسمِ اَللّٰہُ ذات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ''تمہاری یہ امانت کب سے ہمارے پاس تمہارا انتظار کر رہی ہے اور ہم خود بھی تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔''

لیکن صورتحال وہی کہ کہاں جائیں؟ تلاش پھر شروع کی لیکن نتیجہ ندارد۔ آپ مدظلہ الاقدس کا معمول تھا کہ جمعۃ المبارک کی نماز کی ادائیگی کے بعد گھر آ کر نمازِ عصر تک درود شریف کا ورد فرمایا کرتے تھے۔ 10 اپریل 1998ء کو بھی آپ نے معمول کے مطابق نمازِ جمعہ ادا کی اور گھر

Marfat.com

آ کر جائے نماز پر بیٹھ کر درود شریف کا ورد شروع کیا ہی تھا کہ گھٹن کی وجہ سے ہچکی بندھ گئی۔ رو رو کر اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے ''اللہ پاک اب تو منزل پر پہنچا دے۔ اگر چند ہفتوں تک منزل نہ ملی تو پچھلی زندگی کی طرف لوٹ جاؤں گا۔ تیرا فرمان ہے کہ تو کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔'' روتے روتے آپ مدظلہ الاقدس جائے نماز پر گر کر ہی سو گئے۔ خواب میں سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمایا ''حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کو ہمارے سپرد فرمایا ہے اور ہم آپ کو خود سے جدا نہ ہونے دیں گے۔'' اور حکم فرمایا ''ہم نے تمہیں سلطان باھُو (رحمتہ اللہ علیہ) کے سپرد فرما دیا ہے اب تمہاری آخری تربیت تو تمہارے مرشد ہی فرمائیں گے۔ دربار سلطان باھُو (رحمتہ اللہ علیہ) پر چلے جاؤ۔'' اس کے بعد سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے آپ مدظلہ الاقدس کے دل پر دستِ مبارک رکھا۔ جب آپ سو کر اُٹھے تو پُرسکون ہو چکے تھے۔

12 اپریل 1998ء کو آپ مدظلہ الاقدس علی الصبح دربار سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ پر تشریف لے گئے اور عرض کی ''سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے آپ کی بارگاہ میں بھیجا ہے۔'' پھر سرہانے کی جانب بیٹھ کر دعوت پڑھی اور عرض کی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دربار کے باہر تحریر ہے:

ہر کہ طالب حق بود من حاضرم
ز ابتدا تا انتہا یک دم برم
طالب بیا! طالب بیا! طالب بیا
تا رسانم روزِ اوّل باخدا

ترجمہ: ہر وہ شخص جو حق تعالیٰ کا طالب ہے میں اس کے لیے حاضر ہوں۔ میں اسے ابتدا سے انتہا تک فوراً پہنچا دیتا ہوں۔ اے طالب آ۔ اے طالب آ۔ اے طالب آ۔ تا کہ میں تجھے پہلے دن ہی اللہ تعالیٰ تک پہنچا دوں۔''

Marfat.com

کافی دیر خاموشی رہی۔ وھم[1] کے ذریعے کوئی جواب نہ آیا۔ کافی دیر بعد حکم ہوا ''تم ہمارے بھی محبوب ہو۔ سلطان محمد عبدالعزیز (رحمتہ اللہ علیہ) کے دربار پر سلطان محمد اصغر علی کے پاس چلے جاؤ وہی تمہارے مرشد ہیں''۔ پھر فرمایا ''جاؤ تمہارے مرشد تمہارا انتظار کر رہے ہیں، اپنا ورثہ وہاں سے حاصل کرلو۔''

جب آپ مدظلہ الاقدس آستانہ عالیہ سلطان محمد عبدالعزیز[2] (جو کہ دربار سلطان باھوؒ کے قریب ہی ہے) پر پہنچے تو سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی[3] رحمۃ اللہ علیہ کے کمرہ مبارک کے باہر لوگوں کا بے انتہا ہجوم تھا۔ کچھ دیر انتظار کے بعد آپ مدظلہ الاقدس کو ملاقات کی اجازت ملی۔ جب آپ سلطان الفقر ششمؒ کے کمرے میں داخل ہوئے تو سامنے پلنگ پر وہی خواب والا من موہنا اور خوبصورت چہرہ دکھائی دیا پس ''اوّل آخر یکساں ہوگیا'' اور دل میں کوئی سوال باقی نہ رہا۔ سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو دیکھا تو فرمایا ''آ گئے ہو''۔ آپ مدظلہ الاقدس فرماتے ہیں کہ اس بھری محفل میں ان الفاظ کو صرف میں نے سنا۔ فوراً آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں بیٹھ گیا۔ بیعت کی درخواست کی تو سلطان الفقر ششم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''بیعت بھی کرتے ہیں اب اتنی جلدی کیا ہے؟'' یہ تقریباً ظہر کا وقت تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے محرم راز اور خادمِ خاص سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کو بعد نمازِ مغرب بیعت فرمایا۔

---

[1] وھم سے مراد وہ روحانی قوت ہے جس کے ذریعے باطن میں اللہ اور اولیا اللہ سے گفتگو کی جاتی ہے۔ تفصیل کے لیے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی تصنیف ''شمس الفقرا'' کے باب نمبر 14 ''وَھم'' کا مطالعہ فرمائیں۔ [2] سلسلہ سروری قادری کے انتیسویں شیخ کامل اور سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے مرشد سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کے والد اور مرشد ہیں۔ مکمل حیات و تعلیمات کے لیے ''مجتبیٰ آخر زمانی'' کا مطالعہ فرمائیں۔

[3] سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علیؒ کے متعلق تفصیلاً جاننے کے لیے مطالعہ فرمائیں سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی تصانیف ''مجتبیٰ آخر زمانی'' اور ''سلطان الفقر (ششم) حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ حیات و تعلیمات''۔

Marfat.com

تاریخ 12 اپریل[1] 1998ء (15 ذوالحجہ 1418ھ) تھی اور پیر کی شب شروع ہو چکی تھی۔ آپ پہلے دن سے ہی اپنے مرشد کے محبوب بن گئے اور اس دن سے آج تک آپ مدظلہ الاقدس مرتبۂ محبوبیت کے اعلیٰ ترین مقامات پر فائز ہیں جن میں روز بروز بلکہ لمحہ بہ لمحہ اضافہ ہو رہا ہے۔

---

[1] 12۔اپریل 1979ء کو ہی سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کو امانتِ الٰہیہ منتقل ہوئی اور 12۔اپریل 1981ء کو ہی آپ کے مرشد حضرت سخی سلطان محمد عبد العزیز رحمتہ اللہ علیہ کا وصال ہوا۔ اور 12۔اپریل کو ہی سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی باطنی بیعت ہوئی۔

Marfat.com

باب 5

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس

بحیثیت طالبِ مولیٰ اور عشقِ مرشد

فقر میں کمال عشق سے حاصل ہوتا ہے۔ فقر دراصل ہے ہی عشق۔ جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے خاص اپنی ذات کے عشق کے لیے پیدا کیا ہے انہیں عشق کے سوا کسی شے میں آرام وسکون حاصل نہیں ہوتا۔ عشق کی تڑپ اور بے چینی میں ہی ان کا قرار اور سکون ہے۔ صادق عاشق جب ایک بار اپنا رخ اللہ کی ذات کی طرف کر دیتے ہیں تو پھر دنیا و عقبیٰ کی کوئی شے انہیں کسی بھی طرح اپنی طرف متوجہ نہیں کر سکتی۔ محبوب کا دیدار ان کی نماز اور محبوب کا عشق ان کی عبادات بن جاتی ہے۔

ہم رِندوں کی محفل میں ہر رسم عبادت ہوتی ہے
دلبر کو بٹھا کر سامنے چہرے کی تلاوت ہوتی ہے

حضرت رابعہ بصری رحمتہ اللہ علیہا فرماتی ہیں:

سجدہ مستانہ ام باشد نماز
دردِ دل با او بود قرآنِ من

ترجمہ: مستانہ وار محبوب کو سجدہ کرنا میری نمازِ حقیقی اور درد بھرے دل کا سوز و گداز میرا قرآن پڑھنا ہے۔

مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

عشق آں شعلہ است کہ جوں بر فروخت
ہر کہ جز معشوق باشد جملہ سوخت

Marfat.com

ترجمہ: عشق ایسا شعلہ ہے جب بھڑک اٹھتا ہے تو معشوق (مرشد) کے سوا تمام چیزوں کو جلا دیتا ہے۔

عاشقاں را شد مدرس حُسنِ دوست
دفتر و درس و سبق شان روئے اوست

ترجمہ: محبوب (مرشد) کا حُسن ہی عاشقوں کا مدرس (استاد) بن گیا۔ کتاب، درس اور سبق سب اس کا چہرہ ہوتا ہے۔

صد کتب و صد ورق در نار کن
روئے دل را جانبِ دلدار کن

ترجمہ: سو کتابوں اور اوراق کو آگ میں ڈال دے اور اپنے دل کا رُخ دلدار (مرشد) کی جانب کر دے۔

مرشد مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ شاہ شمس تبریز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

عشق معراج است سوئے بام سلطانِ ازل
از رخِ عاشق فرد خواں قصہ معراج را

ترجمہ: عشق ہی معراج ہے اور یہی ازل کے سلطان تک پہنچنے کا دروازہ ہے۔ اگر معراج کی حقیقت سے آگاہی چاہتے ہو تو کسی عاشقِ صادق (مرشد کامل) کے چہرہ پر نظر جماؤ (یعنی اس کی حقیقت تک رسائی حاصل کرو)۔

مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر تجھے ذاتِ مرشد کا عشق نصیب ہو جائے تو اسے اپنی خوش نصیبی جان کیونکہ یہ عشق حقیقی تک پہنچنے کا وسیلہ ہے۔

غنیمت داں اگر عشق مجازیست
کہ از بہر حقیقت کار سازیست

ترجمہ: اگر تجھے عشقِ مجازی (مرشد سے عشق) حاصل ہے تو خود کو خوش قسمت سمجھ کہ مرشد سے عشق

Marfat.com

ہی عشقِ حقیقی تک پہنچنے کا وسیلہ ہے۔

بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھی عشقِ مجازی (عشقِ مرشد) ہی عشقِ حقیقی کا سرچشمہ ہے۔ عشقِ مجازی سے ہی عشقِ حقیقی پیدا ہوتا ہے۔

جے چر نہ عشقِ مجازی لاگے
سوئی سیوے نہ بن دھاگے
عشقِ مجازی داتا ہے
جس پچھے مست ہو جاتا ہے

ترجمہ: اگر عشقِ مجازی (عشقِ مرشد) نہیں ہوتا تو انسان خدا تک نہیں پہنچ سکتا۔ جس طرح سوئی دھاگے کے بغیر سلائی نہیں کر سکتی اسی طرح عشقِ مجازی یعنی عشقِ مرشد کے بغیر عشقِ حق تعالیٰ تک نہیں پہنچا جا سکتا۔

میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جنہاں عشق خرید نہ کیتا ایویں آ بھگتے
عشقے باہجھ محمد بخشا کیا آدم کیا کتے

ترجمہ: جنہوں نے اس دنیا میں عشقِ حقیقی کا سودا نہ کیا ان کی زندگی فضول اور بے کار گزری۔ عشقِ حقیقی کے بغیر انسان اور کتے میں کوئی فرق نہیں ہے۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

گرد مستاں گرد، گرمے کم رسد بوئے رسد
بوئے او گر کم رسد' رویتِ ایشاں بس گرد است

ترجمہ: عاشقوں کے گرد مستانہ وار گھومتا رہ۔ اگر عشق کی شراب نہ بھی ملے تو کم از کم اس کی بو تو حاصل ہو جائے گی۔ اگر یہ بھی نہ ملے تو ان کا دیدار ہی کافی ہے۔

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ نور الہدیٰ کلاں میں فرماتے ہیں:

Marfat.com

زیں مراتب عاشقاں مذکور شد
ابتدا ہم نور آخر نور شد

ترجمہ: عاشق کا مرتبہ اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ ان کی ابتدا بھی نور اور انتہا بھی نور ہوتی ہے۔

محکم الفقرا میں آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''جان لو فقیر دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک سالک دوسرا عاشق۔ سالک صاحبِ ریاضت و مجاہدہ ہوتا ہے اور عاشق صاحبِ راز و مشاہدہ۔ سالک کی انتہا عاشق کی ابتدا ہوتی ہے۔ عاشق کی خوراک مجاہدہ اور نیند مشاہدہ ہوتی ہے۔''

باھُو عشق را بام بلند است اسمِ اَللّٰہُ نردبان
ہر مکانے بے نشانے می برد در لامکان

ترجمہ: اے باھُو عشق بڑا بلند مقام ہے۔ اس تک پہنچنے کے لیے اسمِ اَللّٰہُ (تصور اور ذکر اسمِ اَللّٰہُ ذات) کی سیڑھی استعمال کر۔ وہ تجھے ہر منزل و مقام بلکہ لامکان تک پہنچا دے گی۔

ایمان سلامت ہر کوئی منگے، عِشق سلامت کوئی ھُو
منگن اِیمان شرماون عشقوں، دِل نوں غیرت ہوئی ھُو
جس منزل نوں عشق پچاوے، اِیمان نوں خبر نہ کوئی ھُو
میرا عشق سلامت رکھیں باھُوؒ، اِیمانوں دیاں دھروئی ھُو

مفہوم: ایمان کی سلامتی تو ہر کوئی طلب کرتا ہے لیکن عشق کی نعمت اور سلامتی کوئی کوئی ہی طلب کرتا ہے۔ یہ طالبانِ دنیا و عقبیٰ ہیں جو صرف ایمان کی سلامتی کے طلب گار ہیں اور عشقِ الٰہی سے ڈرتے ہیں کیونکہ یہ کوئی آسان راستہ نہیں ہے۔ ان کی یہ حالت دیکھ کر میرے دِل کے اندر غیرتِ فقر و عشقِ الٰہی اجاگر ہو رہی ہے حالانکہ حقیقت تو یہ ہے کہ جن منازل و مقامات تک عشق کی رسائی ہے ایمان کو اُس کی خبر تک نہیں ہے۔ آخری مصرعہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ دعا گو ہیں کہ میرے عشق کو سلامت رکھنا اور مجھے استقامت عطا کرنا کیونکہ یہ عشق مجھے ایمان سے زیادہ عزیز اور محبوب ہے۔

عشق وہ طاقتور ترین جذبہ ہے جو ظاہر و باطن میں موجود تمام محبتوں پر حاوی آ جاتا ہے اور انہیں جلا

Marfat.com

آپ ہو نور حقیقت دا' جو جانے اوہ مقبول ہووے
جدی اکھ ہے صدق یقین والی' اوہ حق دا منظور ہووے
غبار تے دھول اندر ویکھے' جینوں شک بے یقین ہووے
سلطان نجیب مرشد جیندا' اس توں شیطان خناس دور ہووے

Marfat.com

سلطان العاشقین

حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن

مدظلہ الاقدس

Marfat.com

کر راکھ کر دیتا ہے اور اس دل میں صرف اپنے محبوبِ حقیقی کا جلوہ باقی رہ جاتا ہے۔ محبوب کی محبت میں محبّ اپنا گھر بار، اپنی جان تک لٹا دیتا ہے۔ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس عشقِ حقیقی کی زندہ اور اعلیٰ ترین مثال ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس نے عشق کے میدان میں جست لگائی اور اپنی ہمت و فضلِ الٰہی سے اس میدان کی ہر بازی اور ظاہر و باطن کی ہر آزمائش اپنی قوتِ عشق سے جیت لی۔ دراصل عشق کی قوت ہی راہِ فقر میں آنے والی تمام آزمائشوں سے گزرنے کے لیے صبر، ہمت، استقامت کی قوتیں فراہم کرتی ہے۔ اسی عشق کی وجہ سے محبّ اپنے محبوب کی ہر خواہش و خوشی کو اپنی ذات کے آرام و سکون سے بڑھ کر جانتا ہے اور پھر اس کی خوشی کی خاطر اپنا تمام چین و سکون، مال اسباب، ہر خوشی، ہر خواہش اس کے قدموں میں ڈھیر کر دیتا ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس عشقِ مرشد میں اس طرح گم ہوئے کہ اپنی ذات کا کوئی ہوش ہی نہ رہ گیا۔ دوستوں کی دوستی، امرا کی محفلیں، رشتے داریاں سب کچھ چھوٹ گیا حتیٰ کہ کھانے پینے پہننے اوڑھنے کی بھی فکر نہ رہ گئی۔ ہر دم مرشد کی خوشی اور سکون کی فکر رہنے لگی۔ ان کے دیدار کی تمنا کے سوا ہر تمنا مٹ گئی۔ ایک ہی فکر کہ کس طرح مرشد پاک کو راضی کیا جائے۔ ان کی ایک مسکراہٹ اور محبت بھری نگاہ کی خاطر جان تک لٹانے کو تیار رہتے۔

مرشد پاک بھی آپ کے عشق سے بخوبی واقف تھے کہ طالب کے دل کی ہر حالت مرشد پر عیاں ہوتی ہے لیکن پھر بھی دوسرے لوگوں پر اور روزِ قیامت اِتمامِ حجت کے لیے عاشق صادق کی آزمائش ضروری ہوتی ہے۔ عموماً مرشد کامل مریدِ صادق کو ان آزمائشوں سے گزارتا ہے جن کے ذریعے آزمائش کے ساتھ ساتھ اس کی تربیت بھی ہو جائے اور اس کے عشق کی سچائی کا ثبوت بھی مل جائے۔

آپ مدظلہ الاقدس کے عشق کی سچائی نے آپ کو ہر آزمائش اور ہر امتحان میں سرخروئی عطا کی۔ مرشد کا کرم اور اللہ کا فضل بھی طالب کے عشق اور صدق کے مطابق ہی طالب کے شاملِ حال ہوتا ہے اور آپ مدظلہ الاقدس کے بے پایاں عشق و صدق کی بدولت اللہ کا فضل اور مرشد کا کرم بھی

Marfat.com

آپ مدظلہ الاقدس پر بے حساب تھا۔ پس آپ ہر آزمائش میں کامیاب ہوتے گئے اور محبوبیت کی منازل طے کرتے کرتے اعلیٰ ترین مقام پر فائز ہو گئے۔ مرشد سے عشق اور مرشد کی ذات میں فنا ہونے کے متعلق آپ مدظلہ الاقدس خود تحریر فرماتے ہیں:

❁ میں ہوں کون..... میں کیا اور میری ذات کیا؟ اور زندگی کا مقصد صرف دنیا تک محدود! ..... شب و روز یکساں..... صرف ضروریاتِ زندگی کا حصول مقصدِ حیات ..... انسان کے مقصدِ حیات سے بے خبر دنیاوی زندگی کو خوشحال اور آرام دہ بنانے کی جدوجہد..... زیادہ سے زیادہ دنیاوی مال و متاع میں اضافہ کرنے کی فکر..... یہ تھی میری زندگی ..... ایک دِن اللہ پاک کی نگاہِ رحمت ..... اس گناہ گار پر پڑی..... اور تقدیر نے پکڑ کر سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں پہنچا دیا..... نگاہ سے نگاہ ملی ..... دنیا بدل گئی..... یار نے یار کو پہچان لیا ..... 12 اپریل 1998ء (15 ذوالحجہ 1418ھ) اتوار کی شام ..... بعد نمازِ مغرب ..... آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ مبارک پر بیعت کر کے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی غلامی کا طوق گلے میں ڈالا..... میری زندگی کا سب سے پُرمسرت اور قیمتی لمحہ یہی تھا..... آپ کی نگاہ پڑی اور میری زندگی کا زاویہ نظر تبدیل ہو گیا۔

آہستہ آہستہ دنیا کے شکنجے سے نکال کر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حقیقت سے روشناس کرایا۔ 12 اپریل 1998 سے 26 دسمبر 2003ء..... آپ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال تک ظاہری ساتھ رہا۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ اسمِ اَللّٰہُ ذات کی امانت اس خادم کے سپرد کر کے عالمِ جاودانی کی طرف رخصت فرما گئے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی غلامی ہی میری زندگی کا اصل حاصل ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی میں میری یہ حالت ہوتی تھی کہ دس پندرہ دِن تک آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات نہ ہو تو یوں محسوس ہوتا تھا کہ جسم سے

---

1 12 اپریل 1998ء کو 14 ذوالحجہ تھی۔ چونکہ بیعت نمازِ مغرب کے بعد ہوئی تھی اور اسلامی تاریخ مغرب کے وقت تبدیل ہوتی ہے اس لیے سنِ ہجری کے مطابق 15 ذوالحجہ 1418ھ درست تاریخ ہے۔ 12 اپریل حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کو منتقلی امانتِ الٰہیہ اور اُن کے مرشد سلطان محمد عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کا دِن اور 13 اپریل آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مسندِ تلقین و ارشاد پر فائز ہونے کا دِن بھی ہے۔

Marfat.com

روح نکل چکی ہے، دِل میں نورِ ایمان کم ہوتا محسوس ہوتا اور دنیا کی لذّتیں اپنی طرف کھینچنے لگتیں لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہی دِل میں اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا ایک سمندر موجزن ہو جاتا، دنیا اور خواہشاتِ دنیا سے نفرت محسوس ہونے لگتی تھی۔

یک زمانہ صحبت با اولیا
بہتر از صد سالہ عبادت بے ریا

پھر عشق بڑھتا گیا۔ جوں جوں عشق کی تپش میں اضافہ ہوتا گیا دنیا کی ہر شے سے بے نیازی سی ہو گئی۔

عاشق شوہدے دِل کھڑایا، آپ وی نالے کھڑیا ھُو
کھڑیا کھڑیا ولیا ناہیں، سنگ محبوباں دے رَلیا ھُو
عقل فِکر دیاں سب بُھل گیاں، جد عشقے نال جا مِلیا ھُو
میں قربان تنہاں توں باھُوؒ، جنہاں عشق جوانی چڑھیا ھُو

مفہوم: عاشق بیچارے نے پہلے تو عشق میں دل گم کر دیا۔ اس کے بعد خود بھی عشقِ محبوب میں گم ہو گیا اور ایسا گم ہوا کہ پھر واپس نہیں آیا اور گروہِ محبوبین میں شامل ہو گیا۔ جب سے عشق سے ملاقات ہوئی ہے سب عقل و فکر بھول چکا ہے۔ اے باھُوؒ! میں ان کے قربان جاؤں جن کا عشق اپنی انتہا کو پہنچ گیا اور انہوں نے محبوب کو پا لیا۔

اور جب عشق کی آگ اپنی انتہا کو پہنچی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اصل حقیقت کی پہچان ہو گئی پھر میں..... میں نہ رہا، عشق کی آگ میں خود کو گم کر بیٹھا۔ جب عشق کی آگ میں گم ہوا تو میری اپنی ذات یا ہستی بھی عشق کی اس آگ میں گم ہو کر فنا ہو گئی۔

بلھے شاہؒ دی ذات نہ کائی
میں شوہ عنایت پایا اے

(مجتبیٰ آخر زمانی، سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علیؒ حیات و تعلیمات)

Marfat.com

اور یوں سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس اپنے مرشد سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات میں فنا ہو گئے اور اُن کی تصویر بن گئے۔

آپ مدظلہ الاقدس کے مرشد پاک نے آپ کو کئی بار آزمایا۔ باطنی آزمائشوں کے بارے میں تو اللہ اور اس کا طالب ہی بہتر جانتے ہیں لیکن ظاہری طور پر بھی آپ ہی مرشد کی نگاہ کا مرکز بن گئے۔ مرشد نے جو بھی ڈیوٹی آپ مدظلہ الاقدس کے ذمہ لگائی آپ مدظلہ الاقدس نے سرِ تسلیم خم کر دیا۔ آپ مدظلہ الاقدس کے بارے میں سلطان الفقر ششم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا ''نجیب بھائی کا تو یہ حال ہے کہ ''سرِ تسلیم خم ہے جو مزاجِ یار میں آئے۔'' آپ مدظلہ الاقدس نے کبھی کسی مالی اور بدنی قربانی سے دریغ نہ کیا۔ زندگی بھر کی جمع پونجی مرشد پاک کے قدموں پر نچھاور کر دی۔ رات رات بھر بیدار رہ کر مرشد کی خدمت کی اور ان کی دی گئی ڈیوٹیوں کو نبھانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔

بیعت ہوتے ہی سب سے پہلی تبدیلی آپ مدظلہ الاقدس میں یہ آئی کہ آپ گئے تو کلین شیو تھے لیکن دیدارِ مرشد کے بعد ان کی اتباع و پیروی میں ریش مبارک بڑھا لی اور پینٹ شرٹ، کوٹ پتلون وغیرہ کا استعمال ترک کر دیا۔ مرشد کی جانب سے بھی آپ مدظلہ الاقدس کو پہلے دن ہی محبوبیت کا درجہ حاصل ہو گیا۔ آپ مدظلہ الاقدس روایت کرتے ہیں کہ جب آپ بیعت کے لیے بارگاہِ مرشد میں تشریف فرما تھے تو وہاں سے اٹھتے ہوئے اچانک آپ کی قمیض کا کونہ آپ کے پیر مبارک میں اٹک گیا جس کی وجہ سے آپ گرنے لگے۔ مرشد پاک نے فوراً محبت سے فرمایا ''بسم اللہ۔ بسم اللہ۔'' اس محبت کا اظہار مرشد پاک نے اس وقت فرمایا جب ابھی آپ مدظلہ الاقدس بیعت بھی نہ ہوئے تھے۔ بیعت کے بعد تو محبوبیت کے مراتب کی کوئی انتہا نہ رہی۔

محرمِ راز اور وراثِ امانتِ الٰہیہ کے بارے میں علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

پرورش پاتا ہے تقلید کی تاریکی میں
مگر اس کی طبیعت کا تقاضا ہے تخلیق

اس شعر کا مفہوم اس طرح سے ہے کہ جو طالب محرمِ راز اور وارثِ امانتِ الٰہیہ کے طور پر منتخب کیا جا

Marfat.com

چکا ہوتا ہے اس کی تربیت ظاہری طور پر اسی طرح ہو رہی ہوتی ہے جس طرح مرشد کے حلقۂ ارادت میں دوسرے مریدین کی ہوتی ہے لیکن باطنی طور پر اس کی تربیت کا انداز دوسروں سے مختلف ہوتا ہے۔ اگر محرمِ راز اور وارثِ امانتِ الٰہیہ کی پہچان حاصل کرنی ہو تو یہ دیکھو اور معلوم کرو کہ مرشد کے حلقۂ ارادت میں کس طالب یا مرید کے آنے کے بعد وہ امورٗ کام اور معاملات شروع ہوئے جو اس کے آنے سے قبل نہ ہوتے تھے۔ چونکہ اس کی فطرت میں تخلیقی قوتیں ہوتی ہیں اور بہت سے باطنی معاملات صرف اسی کے لیے مخصوص ہوتے ہیں اس لیے اسے مرشد کے حلقۂ ارادت میں نئے امور اور معاملات کے آغاز میں اوّلیت حاصل ہوتی ہے۔ اگر اس نقطۂ نظر سے ہم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کو اپنے مرشد سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کے حلقۂ ارادت میں دیکھیں تو آپ ہی وارثِ امانتِ الٰہیہ نظر آتے ہیں۔ ذیل کے واقعات ظاہر کرتے ہیں کہ بہت سے امور کو اپنے مرشد کے حلقۂ ارادت میں آپ مدظلہ الاقدس نے ہی شروع فرمایا۔

❁ سونے کے اسمِ اَللّٰہُ ذات آخری بار شہبازِ عارفاں حضرت سخی سلطان سیّد محمد بہادر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے 1934ء میں تیار کروائے تھے اس کے بعد نہ تو سلطان الاولیا حضرت سخی سلطان محمد عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے دور میں اور نہ ہی 1999ء سے پہلے سلطان العاشقین کے دستِ بیعت ہونے تک سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کے حلقۂ ارادت میں اس کا ذکر ہوا۔ سلطان الفقر رحمۃ اللہ علیہ نے آپ مدظلہ الاقدس کی آمد (12 اپریل 1998ء) سے قبل سونے کے اسمِ اَللّٰہُ ذات کا نام تک نہ لیا تھا اور نہ بنوائے تھے۔ یہ سعادت سلطان العاشقین کے نصیب میں ہی تھی اس لیے آپ مدظلہ الاقدس کی سلطان الفقر کی بارگاہ میں آمد کے بعد ہی سونے کے اسمِ اَللّٰہُ ذات بننے شروع ہوئے۔ اس سے پہلے چھپے ہوئے (Printed) اسمِ اَللّٰہُ ذات عطا کیے جاتے تھے۔ آپ مدظلہ الاقدس شروع سے لے کر آخر تک چھپے ہوئے (Printed) اور سونے کے اسمِ اَللّٰہُ ذات بنانے کی ڈیوٹی ادا کرتے رہے اور سلطان الفقر رحمۃ اللہ علیہ کے وصال تک آپ یہ ذمہ داری

Marfat.com

احسن طریقہ سے ادا کرتے رہے۔ وصال سے چند لمحے قبل بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فون کر کے آپ مدظلہ الاقدس سے اس ڈیوٹی کے متعلق پوچھا تھا۔ اس گفتگو کی تفصیل سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کے حیات پاک پر لکھی گئی کتاب ''صاحبِ لولاک'' (بارِ اوّل اگست 2004ء[1] مصنف طارق اسمٰعیل ساگر) کے صفحہ 274 پر یوں درج ہے ''آپ رحمۃ اللہ علیہ نے آخری لمحات میں لاہور میں ہمارے ساتھی نجیب الرحمٰن صاحب سے اسمِ اَللّٰہُ ذات کے متعلق پوچھا جو لاہور میں سونے کے اسمِ اَللّٰہُ ذات تیار کرواتے ہیں۔ ان دِنوں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو گھر سے اپنے والد مرشد کے زمانے کے دو پرانے اسمِ اَللّٰہُ ذات ملے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے نجیب الرحمٰن صاحب سے کہا کہ اسی طرح کے اسمِ اَللّٰہُ ذات ہمارے لیے بھی تیار کروائیں۔ پھر پوچھا کتنے دِن لگیں گے؟''

❁ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے علاوہ سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے کسی بھی مرید کو اسمِ مُحَمَّدؐ کا تصور عطا نہیں فرمایا۔ آپ مدظلہ الاقدس حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کے حلقۂ ارادت میں واحد طالبِ مولیٰ تھے جنہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے وصال سے قبل 6 دسمبر 2003ء کو محسن سلطان کے گھر میں اسمِ مُحَمَّدؐ عطا فرمایا۔ یہ وہی اسمِ مُحَمَّدؐ تھا جو حضرت سخی سلطان محمد عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کو ان کے مرشد شہبازِ عارفاں حضرت سخی سلطان پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے عطا فرمایا تھا اور انہوں نے اپنے فرزند و روحانی وارث سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کو عطا فرمایا۔ پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے جو اسمِ مُحَمَّدؐ سلطان محمد عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کو عطا فرمایا وہی انہوں نے سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کو منتقل کیا اور وہی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ نے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کو عطا کیا۔ یہ اسی بات کی نشانی اور دلیل ہے کہ پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے جو امانتِ فقر سلطان محمد عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کو عطا کی، وہ انہوں نے سلطان الفقر

---

[1] بارِ دوم اور بارِ سوم میں سے یہ عبارت نکال دی گئی ہے۔

Marfat.com

حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کو منتقل کی اور انہوں سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے سپرد فرمائی۔ یہ اسمِ محمدؐ اب بھی آپ مدظلہ الاقدس کے پاس محفوظ ہے۔ اسمِ محمدؐ عطا کرنے کے بعد سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو اسی طرح کے سونے کے اسمِ محمدؐ بنوانے کا حکم بھی دیا تا کہ اور طالبانِ مولیٰ کو عطا کیے جا سکیں۔ آپ مدظلہ الاقدس سے فون پر آخری گفتگو بھی آپ کے مرشد پاک نے اسمِ اَللّٰہُ ذات اور اسمِ محمدؐ کی تیاری کے متعلق ہی فرمائی تھی اور فرمایا ''اسمِ اَللّٰہُ ذات اور اسمِ محمدؐ کی حفاظت کرنا اور اب اسمِ اَللّٰہُ ذات اور اسمِ محمدؐ تمہارے حوالے ہے۔'' (سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ حیات وتعلیمات)

❁ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس ہی وہ اوّلین طالبِ مولیٰ ہیں جن کو آپ کے مرشد سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ نے سلطان الاذکار ذکرِ ھُوْ عطا فرمایا تھا۔ آپ سے قبل سلطان الفقر ششم رحمۃ اللہ علیہ اپنے مریدوں کو بیعت کے بعد اسمِ اَللّٰہُ ذات کا پہلا ذکر ''اللّٰہ ھُو'' عطا فرمایا کرتے تھے۔ یہی آپ مدظلہ الاقدس سے قبل تمام مشائخ سروری قادری کا طریقہ کار تھا کہ ذکر اسم اَللّٰہُ ذات باطنی ترقی کے مطابق چار منازل (اَللّٰہُ، لِلّٰہ، لَہٗ اور ھُو) میں عطا کیا جائے۔ ذکرِ ھُو کی منزل تک صرف خالص اور اعلیٰ ترین روحانی درجہ کا طالب ہی پہنچ سکتا تھا۔ سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کے حلقۂ ارادت میں سب سے پہلے اور جلد اس منزل پر سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس ہی پہنچے۔ آپ مدظلہ الاقدس اپنی بیعت کے دوسرے سال ہی ذکر اسم اَللّٰہُ ذات کی تمام منازل طے فرما کر سلطان الاذکار ''ھُو'' تک پہنچ گئے حالانکہ آپ سے قبل سلطان الفقر ششم رحمۃ اللہ علیہ کے بعض ایسے مرید بھی موجود تھے جو بیس بیس سال سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بیعت تھے اور ذکر اسم اَللّٰہُ ذات کی پہلی منزل سے ہی آگے نہ بڑھ پائے تھے۔

❁ سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے وصال سے قبل 12 رمضان

Marfat.com

المبارک سے 25 رمضان المبارک 1424ھ تک سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے ہاں مصطفیٰ ٹاؤن میں قیام فرمایا حالانکہ اس سے قبل آپ رحمۃ اللہ علیہ رمضان المبارک میں کہیں تشریف نہ لے جاتے تھے۔ اس قیام کے دوران 17 رمضان المبارک بمطابق 12 نومبر 2003ء آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کو طالبانِ مولیٰ کو سونے کے اسمِ اَللّٰہُ ذات' ذکرُ ھُو' اور مشقِ مرقومِ وجودیہ عطا کرنے کی اجازت بھی عطا فرمادی جو کہ اس سے پہلے اپنے کسی اور خلیفہ کو نہ دی تھی۔ دوسرے خلفا اسمِ اَللّٰہُ ذات کی صرف پہلی منزل کا ذکر عطا کر سکتے تھے، سلطان الاذکار ھُو نہیں۔ مرشد کامل سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کی ہدایت کے مطابق آپ مدظلہ الاقدس نے طالبانِ مولیٰ کو سونے کا اسمِ اَللّٰہُ ذات اور سلطان الاذکار 'ھُو' ان کی حیات مبارکہ میں ہی عطا کرنا شروع فرمادیا تھا۔

❁ سلطان الفقر رحمۃ اللہ علیہ نے آپ مدظلہ الاقدس کو ماہنامہ مرآۃ العارفین کی اشاعت کے لیے منتخب کیا حالانکہ آپ مدظلہ الاقدس نے یا آپ کے خاندان میں کسی نے صحافت کا کام پہلے نہیں کیا تھا۔ لیکن آپ مدظلہ الاقدس نے محبت، خلوص اور جدوجہد سے اس کام کا آغاز کیا اور اپریل 2000 میں ماہنامہ مرآۃ العارفین کا پہلا شمارہ منظرِ عام پر آیا۔ آپ ابوالمرتضیٰ کی کنیت سے، جو سلطان الفقر رحمۃ اللہ علیہ نے محبت سے آپ مدظلہ الاقدس کو عطا کی تھی، رسالہ کے مدیرِ اعلیٰ کے فرائض سرانجام دیتے رہے اور اگست 2004 تک بڑی کامیابی سے اس رسالہ کو فقر کی تعلیمات اور سلطان الفقر رحمۃ اللہ علیہ کی ہدایت کے مطابق چلاتے رہے۔

❁ نومبر 2001ء میں سلطان الفقر رحمۃ اللہ علیہ نے آپ مدظلہ الاقدس کو نشر و اشاعت کی ذمہ داری دی اور مکتبہ العارفین کے قیام کا حکم فرمایا۔ آپ مدظلہ الاقدس نے اس ڈیوٹی کو بھی بڑی حسن و خوبی کے ساتھ نبھایا۔ مکتبہ العارفین اپریل 2002ء میں بڑی شان کے ساتھ ظاہر ہوا اور اس کے زیرِ اہتمام آپ مدظلہ الاقدس نے گلدستہ تعلیماتِ سلطان باھُو، ابیاتِ باھُو، سوانح حیات سلطان باھُو، رسالہ روحی شریف، حقیقتِ اسمِ اَللّٰہُ ذات، گلدستہ ابیات و مناجات پیر محمد بہادر علی شاہؒ شائع کیں

Marfat.com

جو بہت مقبول ہوئیں۔ سلطان الفقر رحمۃ اللہ علیہ کے وصال تک مکتبہ العارفین آپ مدظلہ الاقدس ہی کے پاس تھا۔ اس کے علاوہ آپ مدظلہ الاقدس نے ایجوکیشن ٹاؤن میں اپنا گھر اور سات مرلہ زمین بھی مکتبہ العارفین کے دفتر کے لیے دے دی۔ 23 اکتوبر 2009ء سے وہاں خانقاہ سلسلہ سروری قادری اور تحریک دعوتِ فقر (رجسٹرڈ) کے دفاتر قائم ہیں۔

❁ جب آپ مدظلہ الاقدس بیعت ہوئے تو سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کے لیے صرف سفید کرتا اور سفید تہبند (K.T کے کپڑے) سلائے جاتے تھے اور سردیوں میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے لیے کالے رنگ کی عام اور معمولی سی جرسی (Cardigan) خریدی جاتی تھی۔ ان معمولی کپڑوں میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا حسن و جمال چھپ جاتا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی عمر سے زیادہ عمر کے نظر آتے۔ اگست 1998ء کا مہینہ تھا۔ ایک محفل میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

''شہبازِ عارفاں حضرت سخی سلطان پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ جب دربار سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ پر معتکف تھے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ایک دن سلطان العارفین نے فرمایا پیر صاحب! اب آپ سروری قادری فقیر ہیں۔ اعلیٰ لباس زیبِ تن کیا کریں اور نر (یعنی اعلیٰ) گھوڑے پر سواری کیا کریں۔''

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے جب یہ بات سنی تو سردیوں کے لیے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے گرم اونی اعلیٰ قسم کے مختلف رنگوں میں پندرہ جوڑے تیار کروائے اور آکسفورڈ بونینزا کی اعلیٰ قسم کی مختلف ڈیزائن کی جرسیاں (Cardigan) خریدیں۔ جب آپ مدظلہ الاقدس یہ کپڑے تیار کروا رہے تھے تو آپ کو بہت ڈرایا گیا کہ مرشد پاک اس قسم کے کپڑے نہیں پہنیں گے بلکہ ناراض ہوں گے۔ لیکن آپ نے فرمایا کہ میرے دل کی کیفیت سے وہ باخبر ہیں، جیسا ہوگا دیکھا جائے گا۔ ستمبر 1998ء میں آپ یہ کپڑے لے کر دادووال (دینہ جہلم) پہنچے جہاں سالانہ سفر کے دوران سلطان الفقر ششم رحمۃ اللہ علیہ کا قیام تھا۔ جب تمام کپڑے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں پیش کیے گئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کا چہرہ خوشی سے دمک اٹھا اور جس سوٹ کو ساتھیوں نے سب

Marfat.com

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا سامان داروغہ والا سے لانے کا
کروانے کے بعد واپس داروغہ والا آ جائیں گ
اس دن تین بجے کے قریب آپ رحمۃ اللہ علیہ نے غسل
خلیفوں سے پتہ چلا کہ سامان تو ابھی داروغہ والا
اپنا کرتہ اور تہبند دے دیں، آپ نے کہا کہ میر
الاقدس نے وہ پیش کر دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وہ
تشریف لے گئے اور خلیفوں سے کہا کہ سامان د
کلینک میں سلطان العاشقین حضرت سخی

Marfat.com

کے ساتھ ہی بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا ''بھائی نجیب الرحمٰن! یہ کون سا کپڑا ہے جو آج ہم نے پہنا ہے''؟ آپ مدظلہ الاقدس نے عرض کی ''حضور کرنڈی ہے۔'' آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس موقع پر فرمایا ''بھائی نجیب الرحمٰن! آپ نے ہمیں ہر رنگ، ہر کوالٹی (بلکہ آپؒ نے فرمایا کہ ہر نسل) اور ہر طرح کے کپڑے پہنائے ہیں اور یہ تم نے خلوصِ دل سے کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہاری پیشانی پر بخت لکھ دیئے ہیں۔''

❁ سروری قادری مشائخ کی یہ رِیت ہوتی ہے کہ کسی علاقہ، شہر یا گاؤں میں پہلی بار جب جائیں اور جس گھر میں قیام کریں پھر ہمیشہ اُن کا قیام اسی گھر میں ہوتا ہے۔ سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کی بھی یہی ترتیب اور معمول تھا۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ پہلی بار لاہور تشریف لائے تو داروغہ والا میں محمد الیاس کے گھر قیام فرمایا اور پھر لاہور آنے پر ہمیشہ اسی گھر میں قیام فرماتے۔ اس وقت سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس بیعت نہیں ہوئے تھے۔ آپ مدظلہ الاقدس 12 اپریل 1998 کو بیعت ہوئے، اپریل 1999ء میں مصطفیٰ ٹاؤن میں اپنے نئے گھر میں منتقل ہوئے۔ آپ مدظلہ الاقدس نے اس گھر میں دوسری منزل پر ایک کمرہ خاص طور پر اپنے مرشد پاک کے لیے بنوایا تھا۔ وہ کمرہ اتنی محبت سے بنایا گیا تھا کہ اس میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ضرورت اور سہولت کی ہر چیز موجود تھی۔

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے اپریل 1999ء میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے لیے گرمیوں کے کپڑے تیار کروا لیے تھے لیکن معمول کے مطابق آپ رحمۃ اللہ علیہ کو نہیں بھجوائے تھے۔ آپ مدظلہ الاقدس نے باطنی طور پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں عرض کی ''یہ عاجز آپ کی ترتیب کو جانتا ہے۔ بے شک آپ جب بھی لاہور تشریف لائیں تو پہلے داروغہ والا ہی تشریف لے جائیں لیکن اس کے بعد اس عاجز کے گھر میں اس کمرہ میں آرام فرما ہوں۔ اس بار جب آپ لاہور آئیں گے اور اس کمرہ میں آرام فرما ہوں گے تب ہی یہ کپڑے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کروں گا۔'' 8 مئی 1999 کو آپ رحمۃ اللہ علیہ لاہور تشریف لائے اور ترتیب کے مطابق محمد الیاس

Marfat.com

خدماتِ مرشد

آپ مدظلہ الاقدس نے اپنی پوری زندگی، مال و دولت، آرام و آسائش اپنے مرشد کی خدمت میں وقف کر دیا۔ جو دولت کمائی بیعت کے کچھ عرصہ میں ہی مرشد پر نچھاور کر دی اور پھر جو بھی کمایا اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے لیے کمایا، کچھ بھی پاس نہ رکھا۔ ذیل میں آپ مدظلہ الاقدس کی خدماتِ مرشد کے چند واقعات پیش کیے جا رہے ہیں:

❁ دسمبر 1998ء میں ایک بار سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ گھوڑا خریدنے کے لیے لاہور تشریف لائے۔ اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک لاکھ کی رقم کم پڑ گئی تو سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس اور محمد الیاس مطلوبہ رقم آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں پیش کرنے کے لیے گھر سے لینے چلے گئے۔ سوئے اتفاق دونوں ایک ہی وقت رقم لے کر سلطان الفقر ششم رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں واپس پہنچے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں اس رقم کو پیش کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی رقم دائیں اور محمد الیاس کی رقم بائیں ہاتھ میں پکڑ لی اور اپنے مرشد سلطان محمد عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کا ایک واقعہ سنایا ''ایک بار آپ رحمۃ اللہ علیہ سفر میں تھے کہ رقم ختم ہو گئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو ہمیں واپسی کا کرایہ دے گا اللہ تعالیٰ اسے دولت سے مالا مال کر دے گا۔ ایک شخص نے اس زمانہ میں بیس روپے اِدھر اُدھر سے اکٹھے کر کے ان کی بارگاہ میں پیش کیے اس کے بعد وہ آدمی کروڑ پتی ہو گیا۔'' اس موقع پر سلطان محمد عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید نور آصف صاحب بھی موجود تھے، انہوں نے عرض کیا کہ ان دونوں کے لیے بھی ایسی ہی دعا فرمائیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک لمحہ سوچا پھر محمد الیاس کی رقم اُن کو لوٹا دی اور سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی رقم رکھ کر فرمایا ''ان کو دولت نہیں دینی ہے' ان کے لیے ہم نے کچھ اور ہی سوچ رکھا ہے۔ ہاں ان کی جو بھی جائز ضرورت ہو گی اللہ تعالیٰ اُسے پورا کرتا رہے گا اور کوئی ضرورت رکی نہیں رہے گی۔''

Marfat.com

❁ سلطان الفقر رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک 1982 ماڈل ٹیوٹا ہائی لکس پک اپ تھی جس میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو سفر کے دوران بہت تکلیف ہوتی تھی۔ اس میں AC بھی نہیں تھا اور سیٹوں کی تنگی اور نیچی ہونے کی وجہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاؤں میں ورم آجاتا اور کمر میں شدید درد ہوتا۔ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے جب یہ صورتحال دیکھی تو 13 جولائی 1999 کو کراچی جا کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے لیے نئی 1999ء ماڈل امپورٹڈ ٹیوٹا ہائی لکس (4x4 Double Cabin) سلطان الفقر رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے خریدی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں پیش کر دی جس کے لیے خصوصی طور پر سلطان الفقر کی خواہش پر 422 نمبر الاٹ کرایا گیا کیونکہ سلطان الفقر رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنے مرشد پاک سلطان الاولیا حضرت سخی سلطان محمد عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں 422 نمبر کار پیش کی تھی[1]

❁ جنوری 2000ء میں خیبر پختون خوا کے ایک ساتھی نے صاحبزادگان کے لیے نان کسٹم پیڈ شیراڈ کار سلطان الفقر رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں پیش کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی کسٹم ڈیوٹی کی ادائیگی اپنے اسی خادمِ خاص کے ذمہ لگائی۔ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے اس کی کسٹم ڈیوٹی 11 فروری 2000ء کو ادا کر کے گاڑی سلطان الفقر رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں پیش کر دی جو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے صاحبزادہ سلطان احمد علی کو استعمال کے لیے دے دی[2]

❁ 1999ء میں سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہمارے پاس

---

[1] گاڑی کی خریداری کے لیے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کراچی تشریف لے گئے۔ 13 جولائی 1999 کو ٹیوٹا موٹرز شاہراہ فیصل کراچی سے رسید نمبر TCM/SLS/444/99 کے تحت خریدی گئی گاڑی کا چیسز نمبر LN167-0015863 اور انجن نمبر 5L-4766240 تھا۔ یہ گاڑی ٹیوٹا کمپنی نے جاپان سے کسٹم بل انٹری نمبر 51 بتاریخ 5 جولائی 1999 کے تحت امپورٹ کی تھی۔ اسے لاہور سے LXM-422 نمبر کے تحت رجسٹرڈ کروایا گیا۔

[2] یہ گاڑی ڈیزل شیراڈ (Daihatsu Charade) تھی۔ 1994cc انجن تھا۔ چیسز نمبر G101S-014704 تھا۔ ٹھوکر نیاز بیگ لاہور ڈرائی پورٹ (NLC-CFS) سے ایمنسٹی سکیم میں کیش نمبر 141 بتاریخ 11 فروری 2000 بحوالہ فائل نمبر V-Cus-MV-148/CFS Amanisty/2000 کلیر (clear) کروائی گئی۔ لاہور سے LXN9422 نمبر سے رجسٹرڈ کروائی گئی۔

Marfat.com

دربار پاک کے لیے جو زمین زیر استعمال ہے اس میں سے 16-1/2 ایکڑ دوسرے صاحبزادگان کی ہے اور اب وہ اس کو فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ اگر انہوں نے یہ واپس لے کر کسی اور کو فروخت کر دی تو ہمارے دربار کی زمین تنگ ہو جائے گی اور ہمارے پاس راستہ بھی نہیں رہے گا۔ وہ فی ایکڑ ڈھائی لاکھ روپے مانگ رہے ہیں۔ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے زمین خریدنے کے لیے چودہ لاکھ روپے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں پیش کر دیئے۔ سلطان الفقر رحمۃ اللہ علیہ نے آپ مدظلہ الاقدس سے پوچھا ''کیا ہم یہ زمین آپ کے نام سے خریدیں؟'' تو آپ مدظلہ الاقدس نے عرض کیا ''حضور ہمیں زمینوں کی کیا ضرورت ہے یہ آپ اپنے نام سے ہی خریدیں۔''

سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ 17 جولائی 2000ء کو اپنے بھائی سلطان محمد فاروق صاحب کے وصال کے بعد لاہور تشریف لائے اور لاہور سے اسلام آباد تشریف لے جا رہے تھے۔ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ تھے۔ موٹروے پر طعام کے لیے ہوٹل پر ٹھہرے۔ ایک میز پر سلطان الفقر رحمۃ اللہ علیہ، سلطان العاشقین سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس اور ساجد حسین تشریف فرما تھے اور دوسری میزوں پر دوسرے ساتھی۔ ساجد حسین نے سلطان الفقر رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں زمین کی خریداری کا ذکر کیا تو سلطان الفقر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ سب بھائی نجیب الرحمٰن کی مہربانی ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس نے عرض کیا ''حضور یہ سب آپ (رحمۃ اللہ علیہ) کی مہربانی اور فضل و عنایت ہے۔'' سلطان الفقر رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا ''انسان کی اپنی بھی تو کوئی کوشش ہوتی ہے۔ آپ نے یہ ڈیوٹی کر کے نہ صرف مجھے بلکہ میرے حضور (سلطان عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ) اور سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ کو بھی خوش اور راضی کیا ہے۔''

❁ جولائی 2000ء میں ایک بار آپ مدظلہ الاقدس گرمیوں کے موسم میں دربار شریف تشریف لے گئے تو دیکھا کہ مرشد پاک سلطان الفقر رحمۃ اللہ علیہ شدید گرمی میں پسینے سے شرابور ہیں اور کمرے میں ایک ہی پنکھا ہے جو لوگوں کے رش کی وجہ سے ناکافی ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس فوراً

Marfat.com

واپس آئے اور ائیر کنڈیشنر (A.C) خرید کر دربار شریف پر سلطان الفقر کے کمرہ میں لگوایا۔ اس کمرہ کو کھلوانے کی اجازت کسی کو نہ تھی۔ شام کو آپ مدظلہ الاقدس نے ڈرتے ڈرتے فون کیا اور مرشد پاک سے کہا کہ حضور مجھ سے ایک غلطی ہوگئی ہے؟ مرشد پاک نے پوچھا! کون سی؟ آپ مدظلہ الاقدس نے فرمایا ''ائیر کنڈیشنر لگوانے کے لیے پہلی بار آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اجازت کے بغیر آپ کا کمرہ کھلوایا ہے۔'' سلطان الفقر رحمۃ اللہ علیہ نے خوش ہو کر فرمایا ''بھائی نجیب الرحمٰن ایسی غلطی روز کیا کرو۔'' اس کے بعد جب مرشد پاک جون میں اوچھالی تشریف لے گئے تو وہاں سے خود فون کر کے فرمایا کہ بھائی نجیب الرحمٰن یہاں اوچھالی میں بارش کے بعد بہت حبس ہو جاتا ہے، اب یہاں بھی ایک اے سی بھجواؤ تو آپ مدظلہ الاقدس نے وہاں بھی ایک اے سی لگوایا۔

یہ بھی سنت مرشد تھی۔ ایک بار سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کے مرشد پاک سلطان الاولیا حضرت سخی سلطان محمد عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ گرمیوں کے موسم میں لیہ میں تھل کے علاقہ میں سفر میں تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مرشد کو شدید گرمی میں پسینہ میں شرابور دیکھا تو لاہور تشریف لائے اور اپنی گاڑی فروخت کر کے ایک جنریٹر اور پیڈسٹل فین خرید کر مرشد پاک کی بارگاہ میں پیش کیا تھا۔ اس موقع کے بارے میں آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے ''جب اس پنکھے سے ہوا میرے مرشد پاک کو لگی تو سکون میرے دل کو ملا۔''

❁ ایک بار کچھ ساتھیوں نے سلطان الفقر رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں عرض کیا کہ حضور آپ اکیلے بغیر اسلحہ کے سارے ملک میں تبلیغی دوروں میں مصروفِ سفر رہتے ہیں، آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کئی دشمن پیدا ہوگئے ہیں اس لیے اب ضروری ہے کہ اسلحہ ساتھ رکھا کریں اور یہ شرعی حکم بھی ہے۔ سلطان الفقر رحمۃ اللہ علیہ نے یہ سن کر فرمایا کہ اچھا خرید لو۔ جب یہ خبر سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس تک پہنچی تو آپ نے اپنی اٹلی کی 12 بور کی پمپ ایکشن (Pumpaction) سلطان الفقر رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں پیش کر دی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بخوشی اسے قبول کر لیا اور فرمایا ''بھائی نجیب الرحمٰن آپ کا اتنا بڑا گھر ہے اس کی حفاظت کے لیے تو اسلحہ ضروری ہے'' آپ مدظلہ الاقدس نے

Marfat.com

فرمایا ''میرے لیے مرشد کی مہربانی ہی کافی ہے۔'' کچھ عرصہ بعد ساتھیوں نے تجویز پیش کی کہ ایک ساتھی کے پاس 12 بور کی اٹلی کی بنی ہوئی رپیٹر (Italy made repeater gun) ہے اگر بھائی نجیب الرحمٰن صاحب کی گن سے اسے بدل لیں تو کوئی حرج نہیں ہوگا۔ سلطان الفقر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بھائی نجیب الرحمٰن سے پوچھ کر فیصلہ کریں گے۔ جب آپ مدظلہ الاقدس مرشد پاک سے ملاقات کرنے کے لیے کندیاں (میانوالی) پہنچے تو وہاں سلطان الفقر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بھائی نجیب آپ سے ایک اجازت طلب کرنی ہے؟ آپ مدظلہ الاقدس نے عرض کیا ''حضور حکم فرمائیں'' سلطان الفقر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''آپ نے جو گن ہمیں دی ہے وہ اتنی بابرکت ہے کہ اب اسلحہ ہی اسلحہ جمع ہوگیا ہے اگر آپ اجازت دیں تو ہم اسے دوسری گن سے بدل لیں'' آپ مدظلہ الاقدس نے فرمایا ''حضور یہ ہماری کہاں ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ ہی کی ہے جس کو چاہیں عطا کر دیں۔'' اس موقع پر آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ''نجیب بھائی کی مثال تو ایسے ہے ''سرِ تسلیم خم ہے جو مزاجِ یار میں آئے۔''

عاشقی چیست بگو بندہ جاناں بودن
دِل بدست دِگرے دادن و حیراں بودن

ترجمہ: عاشقی حلقہ بگوش محبوب ہونے اور اپنی رضا کو اس کی رضا کے تابع کر کے خود حیران و پریشان ہونے کا نام ہے۔

❁ اس کے علاوہ آپ مدظلہ الاقدس نے ایک ٹرپل ٹو (Triple II) گن خریدنے کے لیے بھی رقم آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں پیش کی۔

❁ اصلاحی جماعت اور عالمی تنظیم العارفین کے بیت المال کی ذمہ داریاں بھی سلطان الفقر رحمۃ اللہ علیہ نے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے حوالے کی تھیں اور تمام رقم کا حساب کتاب آپ مدظلہ الاقدس کے پاس ہی رہتا تھا کیونکہ رقم کے معاملہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس پر ہی اعتبار کرتے تھے۔

❁ 2001ء میں سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ نے فریضہ حج کی ادائیگی کا

Marfat.com

ارادہ فرمایا اور سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس سے فرمایا کہ یہ حج ہمارے اور تمہارے لیے بہت ضروری ہے۔ حج کے لیے زادِ راہ نہیں تھا۔ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی تمام جمع پونجی راہِ خدا میں خرچ ہو چکی تھی۔ آپ مدظلہ الاقدس نے اپنی گاڑی نمبر 422 فروخت کر کے حج کے اخراجات کا انتظام کیا اور یوں 28 فروری 2001ء سے 28 مارچ 2001ء تک سلطان الفقر ششم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے عاشق و محبوبِ خاص اور دوسرے ساتھیوں کے ہمراہ حج فرمایا۔ یہ بھی سنتِ مرشد تھی کیونکہ سلطان الفقر ششم رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی گاڑی فروخت کر کے اپنے مرشد کے مزار کی تعمیر کے لیے رقم فراہم کی تھی۔

سلطان الفقر ششم رحمۃ اللہ علیہ کو پیشاب کی بہت تکلیف تھی۔ اسی بیماری نے حج کے دوران بھی بہت پریشان کیا۔ حج سے واپسی کے کچھ عرصے بعد پھر سے یہ تکلیف بڑھ گئی تو سلطان العاشقین سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس شہبازِ عارفاں حضرت سخی سلطان پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ[1] رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شفا کی درخواست پیش کرنے تشریف لے گئے۔ پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے باطنی طور پر فرما دیا کہ سلطان اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ تندرست ہو جائیں گے۔ کچھ دنوں بعد سلطان الفقر ششم تشخیص کے لیے اسلام آباد تشریف لے گئے۔ پراسٹیٹ گلینڈ کا بڑھنا تشخیص ہوا۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کو پتہ چلا تو فوراً اسلام آباد پہنچے۔

پریشانی کی حالت میں اپنے مرشد سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور دست بوسی کے بعد خاموشی سے کمرے میں ایک طرف ہو کر بیٹھ گئے۔ جب تمام لوگ رخصت ہو گئے تو سلطان الفقر ششم رحمۃ اللہ علیہ نے آپ مدظلہ الاقدس کو اپنے قریب بلایا اور

---

[1] سلسلہ سروری قادری کے اٹھائیسویں شیخِ کامل۔ سلطان محمد عبدالعزیزؒ اور سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کے دور میں فقر کا مرکز پیر سیّد بہادر علی شاہؒ کا دربار پاک تھا اس لیے تمام التجائیں آپؒ کے دربار پاک پر ہی پیش کی جاتی تھیں۔ شہبازِ عارفاں پیر سیّد بہادر علی شاہؒ کی حیات و تعلیمات کے لیے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی تصنیفِ مبارکہ ''مجتبیٰ آخر زمانی'' کا مطالعہ فرمائیں۔

Marfat.com

فرمایا'' کیوں پریشان ہوتے ہو۔ پیر صاحب نے تمہاری عرض منظور کر لی ہے۔ دس سال پرانی بیماری کا پتہ چل گیا ہے۔کل معمولی سا اپریشن ہوگا اور ایک دن بعد ہسپتال سے رخصت مل جائے گی۔ بھائی نجیب بیماری چونکہ ظاہر ہو چکی تھی اس لیے ظاہری علاج ضروری تھا ورنہ لوگ اسے ہماری کرامت تصور کرتے اور ہم کو یہ منظور نہیں۔'' یہ بھی سنتِ مرشد تھی جو آپ مدظلہ الاقدس نے ادا کی کیونکہ سلطان الفقر ششم رحمۃ اللہ علیہ بھی ایک بار بارہ ٹالیاں جھنگ سے اپنے مرشد کی شفایابی کی عرض کرنے پیر بہادر علی شاہ کاظمی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر تشریف لے گئے تھے۔

❁ نومبر 2001ء میں سلطان الفقر رحمۃ اللہ علیہ نے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کو اصلاحی جماعت کا لاہور کا سرپرست مقرر کیا تو آپ نے تبلیغ کا منفرد طریقہ اختیار کیا اور مسجدوں کی بجائے بازاروں کا رخ کیا۔اس مؤثر اندازِ تبلیغ کی وجہ سے ہر ہفتہ ایک بس بھر کر لوگ بیعت ہونے اور اسمِ اَللّٰہُ ذات کا فیض حاصل کرنے کے لیے سلطان الفقر رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ کی طرف روانہ ہوتے۔آپ کی اس تحریک کی کامیابی کا نتیجہ یہ نکلا کہ پورے ملک کی تنظیموں نے آپ کی پیروی کرتے ہوئے یہی طریقہ کار اختیار کر لیا اور یوں پورے ملک میں اصلاحی جماعت عملاً آپ کی قیادت میں متحد ہوگئی۔اس طرح سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال تک سلطان العاشقین سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی تبلیغ کے نتیجے میں لاکھوں لوگوں نے آپ رحمتہ اللہ علیہ سے فیض پایا۔

❁ اس کے علاوہ بھی بے شمار ڈیوٹیاں مثلاً میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا کسی بھی پروگرام کی مالی ڈیوٹی، ہر سال سلطان محمد عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے عرس پاک کے موقع پر دربار پاک کی چادر تیار کروانا، روزمرہ گھریلو اور سلطان الفقر رحمۃ اللہ علیہ کی ذاتی ڈیوٹیاں بھی کیں جو اختصار کی وجہ سے بیان نہیں کی جا رہیں۔

یہ تو ہم نے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی عشقِ مرشد میں ادا کی گئی چند ڈیوٹیوں اور آزمائشوں کا ذکر کیا ہے، ورنہ ایسے واقعات کی تعداد ہزاروں میں ہے۔

Marfat.com

جہاں تک طالبِ صادق کے باطنی امتحانات اور آزمائشوں کا ذکر ہے تو قلب پر وارد ہونے والے امتحانات اور آزمائشوں سے یا تو محبّ واقف ہوتا ہے یا محبوب' محرم واقف ہوتا ہے یا محرم راز۔ کسی تیسرے کا یہاں گزر نہیں ہوتا۔ یہ بات یاد رہے کہ راہِ فقر میں ظاہری آزمائشوں اور امتحانات سے ہزار گنا زیادہ کڑے باطنی امتحانات اور آزمائشیں ہوتی ہیں جو احاطہ تحریر میں نہیں آ سکتیں۔ ان باطنی آزمائشوں کی شدت اور قلب پر ان کے اثرات کا اندازہ کچھ حد تک غالب کے اس شعر سے لگایا جا سکتا ہے:

غالب نمازِ عشق کی قبولیت محال
جب تک جگر کے خوں سے وضو نہ ہو

آپ مدظلہ الاقدس ان باطنی آزمائشوں اور امتحانات کے متعلق اکثر فرماتے ہیں ''جو باطنی آزمائشیں ہم پر گزریں اگر وہ کسی پہاڑ پر گزرتیں تو وہ بھی ریزہ ریزہ ہو جاتا۔''

ان تمام قربانیوں اور ذمہ داریوں کو نبھانے کے عوض آپ نے مرشد کی رضا کے سوا کبھی کسی قسم کے صلے اور جزا کی تمنا نہ رکھی۔ اسی بے لوث محبت و خدمت کی بنا پر سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو اپنے روحانی وارث کے طور پر چُن لیا جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے ''وہ جسے چاہتا ہے چن لیتا ہے۔'' آپ مدظلہ الاقدس طالب سے مطلوب اور محبّ سے محبوب بن گئے اور سلطان الفقر رحمۃ اللہ علیہ کی مہربانیاں آپ مدظلہ الاقدس پر بڑھتی گئیں۔ ظاہری طور پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اس خادمِ خاص کو یوں آزمایا جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے، باطن میں بھی یونہی آزمائشوں سے گزار کر فقر کی منازل طے کراتے ہوئے اعلیٰ ترین مقامات سے نوازا۔ باطن کی خبر تو کسی کو نہ ہوئی لیکن ظاہر میں مرشد کی بارگاہ میں جاتے تو وہ آپ سے خصوصی محبت سے پیش آتے اور اپنے بالکل قریب بٹھاتے۔ اگر آپ مدظلہ الاقدس ان سے ملنے نہ جاتے تو کبھی وہ خود فون کر کے آپ مدظلہ الاقدس کو بلوا لیتے اور کبھی ناسازیٔ طبع کے باوجود لمبا سفر طے کر کے خود آپ سے ملنے لاہور تشریف لے آتے۔ ہر ذمہ داری اور ڈیوٹی کے لیے آپ ہی کو قابلِ اعتبار سمجھتے۔ جیسے جیسے مرشد کا

Marfat.com

التفات آپ مدظلہ الاقدس کی طرف بڑھتا گیا حاسدین کی تعداد بھی بڑھتی گئی۔ایک طرف آپ مدظلہ الاقدس مرشد کی آنکھ کا تارا بنتے گئے تو دوسری طرف حاسدین کی آنکھوں میں کھٹکنے لگے اور وہ آپ مدظلہ الاقدس کو مرشد سے دور کرنے کی کوششیں کرنے لگے۔کبھی آپ مدظلہ الاقدس کے کاموں پر اعتراض کر کے سلطان الفقر رحمۃ اللہ علیہ پر ڈیوٹیاں واپس لینے کے لیے دباؤ ڈالتے تو کبھی آپ مدظلہ الاقدس کو پیچھے ہٹ جانے پر مجبور کرتے اور کبھی جھوٹی باتیں آپ سے منسوب کر کے پھیلائی جاتیں۔لیکن وہ عشق ہی کیا جو دنیا کی باتوں میں آ کر محبّ ومحبوب کو ایک دوسرے سے دور کر دے۔نہ ہی آپ مدظلہ الاقدس کے پائے استقامت میں ذرا سی لغزش آئی اور نہ ہی مرشد کی محبت ومہربانی میں کوئی کمی۔بلکہ

تندیٔ بادِ مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب
یہ تو چلتی ہے تجھے اور اونچا اُڑانے کے لیے

کے مصداق محبت اور بڑھتی گئی۔سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کا موقف تھا کہ جب تک میرے مرشد مجھے نہیں کہیں گے میں لوگوں کے کہنے پر کسی ذمہ داری سے پیچھے نہیں ہٹوں گا۔ادھر مرشد پاک رحمۃ اللہ علیہ نے بھی دباؤ کے باوجود نہ تو کوئی ڈیوٹی واپس لینے کا ارادہ ظاہر کیا اور نہ ہی اپنے طالب خاص سے اس کا کوئی ذکر کیا۔آپ مدظلہ الاقدس کی استقامت نے آپ مدظلہ الاقدس کو فقر (توحید) کے اس مقام تک پہنچا دیا جس کا کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا۔

ہمارے مرشد پاک سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس عشقِ مرشد کی اس انتہا پر تھے جہاں قیل وقال کی ضرورت نہیں رہتی اور ''چہرہ'' ہی سے سب مطالب حل ہو جاتے ہیں۔سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

❁ سروری قادری مرشد مجمل و جامع ہوتا ہے۔وہ ظاہر و باطن میں ایسی کتاب ہوتا ہے جو طالبِ مولیٰ کے لیے کتب الا کتاب کا درجہ رکھتی ہے جس کے مطالعہ سے طالب اس شان سے فنا فی اللہ ہوتا ہے کہ اس کے سامنے کوئی حجاب باقی نہیں رہتا اس کتاب (سروری قادری مرشد) کو جو

Marfat.com

طالب صدق، اخلاص، اعتقاد اور پاکیزگی کے ساتھ پڑھتا ہے وہ جلد ہی اپنی مراد کو پہنچتا ہے۔ (کلید التوحید کلاں)

شبیہِ غوث الاعظم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس خود تحریر فرماتے ہیں:

❁ اس عاجز کو حضور سلطان الفقر رحمۃ اللہ علیہ کے ''چہرہ'' کے مطالعہ کا اعجاز حاصل رہا ہے۔ اس عاجز نے زبان سے کبھی بھی کوئی صلاح مشورہ نہیں کیا۔ جب بھی کسی مضمون یا کتاب لکھنے یا راہِ فقر میں کسی امتحان یا آزمائش کا وقت آیا اور اس خاکسار کی سمجھ میں کوئی حل نہ آیا تو یہ خاکسار آپ رحمۃ اللہ علیہ کی محفل میں جا کر بیٹھ جاتا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے چہرہ مبارک کے مطالعہ میں مصروف ہو جاتا اور جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی محفل سے رخصت ہونے کا وقت آتا تو کتاب یا مضمون کا پورا خاکہ یا مسئلے کا پورا حل اور طریقہ کار سمجھ میں آ جاتا۔ میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے چہرہ مبارک کے مطالعہ میں صرف ایک دفعہ دھوکہ کھایا ہے اور وہ ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کا وقت۔ 2003ء کے اوائل سے مجھے کثرت سے ایسے خواب آنے لگے تھے کہ حضور سلطان الفقر کا وصال ہو رہا ہے یا وصال ہو گیا ہے یا آپ رحمۃ اللہ علیہ کا جنازہ پڑھایا جا رہا ہے۔ ان خوابوں نے مجھے ذہنی خلجان اور پریشانیوں میں مبتلا کر دیا تھا۔ میں یہ کسی کو بتا بھی نہیں سکتا تھا۔ ان خوابوں نے مجھے ذہنی مریض بنا دیا تھا۔ ایک دفعہ آپ رحمۃ اللہ علیہ لاہور تشریف لائے اور سیدھے داروغہ والا تشریف لے گئے۔ یہ مارچ یا اپریل کے اوائل کا واقعہ ہے۔ ہم نے سونے کے اسمِ اَللّٰہُ ذات بنانے کے لیے مختلف قسم کی ڈرائنگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دکھانے کے لیے بنائی تھیں۔ وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں پیش کیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک ڈرائنگ کو پسند فرمایا اور سید امیر خان نیازی مرحوم کی طرف بڑھا دیا کہ دیکھیں ٹھیک بنا ہے۔ سید امیر خان نیازی مرحوم نے بھی غور سے دیکھنے کے بعد اُسے درست قرار دیا۔ اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میری طرف تھی اور گفتگو آپ رحمۃ اللہ علیہ نیازی صاحب سے فرما رہے تھے ''اب ایک ویگن ہو جس میں بکسوں میں سونے کے اسمِ اَللّٰہُ ذات بھرے ہوئے ہوں اور ہم پورے پاکستان کا دورہ کریں اور لوگوں کو اسمِ اَللّٰہُ

Marfat.com

ذات کی دعوت دیں۔ پتہ نہیں عمر کتنی ہے'' پھر زور دے کر کہا ''انشاءاللہ عمر تو ابھی بہت پڑی ہے۔''
آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ پر ایسی نگاہ ڈالی کہ وہ پریشانی اور خلجان میرے دل سے نکل گیا اور سفرِ وصال کے دوران مجھے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے چہرہ کے مطالعہ میں مکمل ناکامی ہوئی۔ سروری قادری مرشد کو یہ کمال بھی حاصل ہوتا ہے کہ اپنے چہرے کی تحریر ہی طالب سے چھپا لے۔ (سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ۔ حیات و تعلیمات)

Marfat.com

باب 6

سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد اصغر علیؒ

کی تلاش محرم راز اور وارثِ امانت

اور

سلطان محمد نجیب الرحمٰن کو منتقلی امانتِ الٰہیہ

تلاش محرم راز اور وارثِ امانت اور منتقلی امانتِ الٰہیہ کو بیان کرنے سے قبل ضروری ہے کہ ''امانت اور خلافت'' کے فرق کو واضح کر دیا جائے۔

خلافت

مرشد کامل اکمل نور الہدیٰ اپنے بہت سے مریدین کو خلافت عطا کرتا ہے جن میں سے کچھ خلافت ظاہری اور کچھ باطنی ہوتی ہیں۔ خلافتِ ظاہری سے عام طور پر مرشد کے وصال کے بعد اس کے دربار اور خانقاہ کا نظم ونسق چلانا مقصود ہوتا ہے۔ عموماً سجادہ نشین حضرات خلافتِ ظاہرہ کے حامل ہوتے ہیں۔ جن مریدین کو خلافتِ باطنی عطا کی جاتی ہے وہ مرشد کی کسی نہ کسی صفت سے متصف ہوتے ہیں۔ مرشد چونکہ کُل ہوتا ہے، وہ کسی مرید سے راضی ہو کر اس کو اپنی خاص صفت سے متصف فرما کر خلافت عطا کر دیتا ہے اور یہ خلیفہ اپنے مریدین کی اسی صفت کے تحت باطنی تربیت کرتا ہے۔ اسی صفت کے طالب اس طرح کے مرشد یا خلیفہ کے پاس آتے ہیں۔ تصوف کی

Marfat.com

تیری دید دے وِچ ہو گُم جاندا جیہڑا آن تیرے نال ملدا اے
اے چن فقر دا سوہنا اے اس جہیا نہ ہور کوئی ہونا اے

Marfat.com

تیرے ہتھ وچ سوہنا ہتھ دے کے ملی انہاں حکماں توں امان اے

سلطان نجیب الرحمٰن فقر دا رہبر اے رُتبہ ملیا عاشقاں دا سلطان اے

Marfat.com

عام فہم زبان میں ان خلفا کو ''خلفا اصغر'' کہا جاتا ہے۔ سروری قادری سلسلہ میں یہ ''صاحبِ اسم مرشد'' ہوتے ہیں۔

امانت

امانت سے مراد امانتِ الٰہیہ' خلافتِ الٰہیہ' نیابتِ الٰہیہ یا امانتِ فقر ہے۔ منتقلی امانتِ الٰہیہ یا امانتِ فقر سے قبل ''امانت'' کے بارے میں بیان ضروری ہے۔ شاہ محمد ذوقی رحمتہ اللہ علیہ اپنی تصنیف سرّ دلبراں میں فرماتے ہیں:

☆ وہ بارِ امانت جس کے متحمل ہونے کی صلاحیت آسمان وزمین نے اپنے آپ میں نہ پائی اور جس کی تاب پہاڑ نہ لا سکے اور جو بوجھ نہ صرف آسمان بلکہ آسمان والوں سے بھی نہ اُٹھ سکا اور حضرتِ انسان نے اس بوجھ کو اٹھالیا وہ ظہورِ وجود یعنی ''ظہورِ ذات مع الاسماء وصفات'' ہے۔ اس کو اسمِ اَللّٰہُ ذات بھی کہا گیا ہے کیونکہ اسمِ اَللّٰہُ ذات عین ذات ہے اور بصورتِ بشریت وہ انسانِ کامل ہے۔

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَ اَشْفَقْنَ مِنْهَا وَ حَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ط اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلاً (الاحزاب۔72)

ترجمہ: ''ہم نے بارِ امانت کو آسمانوں، زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا۔ سب نے اس کے اٹھانے سے عاجزی ظاہر کی لیکن انسان نے اسے اٹھا لیا۔ بے شک وہ (اپنے نفس کے لیے) ظالم اور (اپنی قدر وشان سے) نادان ہے۔'' (سرّ دلبراں)

سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ امانت سے مراد ''اسم اَللّٰہُ ذات'' ہے اور اسم اَللّٰہُ ذات کیا ہے سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

Marfat.com

اسمِ اَللّٰہُ بس گراں است بس عظیم　　ایں حقیقت یافتہ نبی کریمؐ

ترجمہ: اسم اَللّٰہُ بہت ہی بھاری اور عظیم امانت ہے۔اس کی حقیقت کو صرف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی جانتے ہیں۔

سلسلہ سروری قادری کے فقرا کاملین کے نزدیک امانت سے مراد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ''ورثہ فقر'' ہے اور جو اس ''ورثہ فقر'' کا وارث ہوتا ہے وہی حاملِ امانتِ الٰہیہ ہوتا ہے اور وہی روحانی سلسلہ کا سربراہ اور امام ہوتا ہے اور وہی اپنے زمانہ کا سلطان ہوتا ہے۔حضورِ اکرم ﷺ خزانہ فقر کے مختارِ کل ہیں اور یہ آپ ﷺ کی وراثت ہے اور وارث ہی وراثت تقسیم فرماتا ہے۔ جب طالب فنا فی اللہ بقا باللہ یا فنا فی ھُو یعنی وحدت کی منزل تک پہنچ جاتا ہے اور توحید میں فنا ہو کر ''سراپا توحید'' ہو جاتا ہے تو انسانِ کامل، فقیرِ کامل کے مرتبہ پر فائز ہو جاتا ہے، وہی امامِ مبین اور وہی مرشد کامل اکمل ہوتا ہے۔حدیثِ نبوی ہے:

اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللّٰہ

ترجمہ: جہاں فقر مکمل ہوتا ہے وہیں اللہ ہوتا ہے۔

حاملِ امانتِ الٰہیہ وہ ہوتا ہے جو فنا فی فقر، فنا فی الرسول اور فنا فی ھُو ہوتا ہے۔

❁ حضرت موید الدین جندی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر روح البیان جلد اوّل، سورہ فاتحہ کی تفسیر میں اسمِ اعظم کے بارے میں فرماتے ہیں:

''اس کے معنی وہ انسانِ کامل ہے جو ہر زمانہ میں ہوتا ہے یعنی وہ قطب الاقطاب اور امانتِ الٰہیہ کا حامل اللہ تعالیٰ کا خلیفہ ہوتا ہے اور ''اسمِ اعظم'' کی صورت اس ولی کامل کی ظاہری صورت کا نام ہے۔''

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ امانتِ الٰہیہ کے حامل کو ''صاحبِ مسمّٰی'' فرماتے ہیں۔صاحبِ مسمّٰی سے مراد فنا فی اللہ بقا باللہ فقیر (انسانِ کامل) ہے جو مسندِ تلقین و ارشاد پر فائز ہوتا ہے۔یہی وہ ذات ہے جو مرشدِ کامل اکمل ہے اور اسمِ اَللّٰہُ ذات عطا کرنے پر

Marfat.com

من جانب اللہ مامور ہے۔جیسا کہ حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

❁ ''اسم''اور''مسمّٰی'' میں کیا فرق ہے؟ صاحبِ اسم (محض) ذکر کرنے والا ہوتا ہے اور صاحبِ مسمّٰی اللہ تعالیٰ کی ذات میں غرق ہوتا ہے۔صاحبِ اسم مقامِ مخلوق پر ہوتا ہے اور صاحبِ مسمّٰی مقامِ غیر مخلوق پر ہوتا ہے۔صاحب مسمّٰی پر ذکر حرام ہے کیونکہ صاحبِ مسمّٰی ظاہر اور باطن میں ہر وقت حضوریٔ فنافی اللہ میں مکمل طور پر غرق ہوتا ہے۔(عین الفقر)

مسمّٰی آں کہ باشد لازوالی
نہ آں جا ذکر و فکر نہ وصالی

ترجمہ: مقامِ مسمّٰی لازوال مقام ہے جہاں پر ذکر فکر وصال کی گنجائش نہیں۔(محک الفقر کلاں)

اس مقام پر پہنچ کر طالب اللہ فنافی اللہ فقیر ہو جاتا ہے اور اس پر رازِ پنہاں ظاہر ہو جاتا ہے۔

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس فرماتے ہیں:

❁ عارف اسے کہتے ہیں جو اسم سے مسمّٰی کو پاتا ہے۔(فقرِ اقبالؒ)

❁ اسمِ اعظم اُسے نصیب ہوتا ہے جو صاحبِ مسمّٰی ہو۔جو صاحبِ مسمّٰی ہو جاتا ہے وہی صاحبِ اسم اعظم ہوتا ہے۔(حقیقت اسم اَللّٰہُ ذات)

صاحبِ مسمّٰی سے مراد وہ مظہرِ الٰہی ہے جس میں ظہورِ ذات مع الاسماء وصفات ہوتا ہے یا ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ وہ طالب یا مرید جو مرشد کی ذات وتمام صفات کا مظہر ہوتا ہے اور اس کے لباس میں مرشد ہی ملتبس ہوتا ہے۔یعنی وہ طالبِ مولیٰ جسے مرشد امانتِ الٰہیہ وامانتِ فقر منتقل کرتا ہے۔ یہ واحد ہوتا ہے اور ہر زمانہ کی شان کے مطابق عام طور پر نئی جگہ پر ظاہر ہوتا ہے۔ اصطلاح تصوف اور عام فہم زبان میں اسے ''خلیفۂ اکبر'' کے نام نامی اور اسم گرامی سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔

امانت'' جس طالب کے سپرد کی جاتی ہے وہ ازل سے منتخب شدہ ہوتا ہے۔اس کا باطن آئینہ کی طرح پاکیزہ اور صاف ہوتا ہے۔حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اُسے باطن میں بیعت فرما کر غوث

Marfat.com

الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے سپرد فرماتے ہیں جو اس کی باطنی تربیت فرمانے کے بعد ظاہری مرشد کے سپرد فرماتے ہیں۔ مرشد اُسے مختلف ظاہری و باطنی آزمائشوں اور امتحانات میں سے گزارتا ہے۔ جس طرح سونا بھٹی میں تپ کر کندن بن جاتا ہے اسی طرح یہ طالبِ مولیٰ اپنے بے مثل صدق، اخلاصِ نیت، شدتِ عشق، وفا و قربانی اور فضلِ الٰہی کی بدولت آزمائشوں اور امتحانات سے گزرنے کے بعد اس لائق ہو جاتا ہے کہ امانت اس کے سپرد کی جا سکے۔ وہ مرشد سے بے انتہا عشق اور مرشد کی بے لوث خدمت کی وجہ سے مرشد کی نظر میں عاشق سے معشوق، محبّ سے محبوب اور مرشد کے دِل کا محرم و راز دار بن جاتا ہے۔ صرف یہی طالب رازِ پنہاں سے باخبر ہوتا ہے۔ ''امانت'' کی منتقلی بھی اِن عاشق اور معشوق، محرم اور محرمِ راز کے درمیان ایک راز ہوتی ہے جو خاموشی اور راز داری سے عمل میں آتی ہے۔ مثال کے طور پر سلطان الاولیا حضرت سخی سلطان محمد عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے خلافت عطا کرتے وقت[1] ظاہری طور پر سب کے سامنے اپنی دستار مبارک سر سے اتار کر اپنے بڑے صاحبزادے سلطان صفدر علی رحمۃ اللہ علیہ کے سر مبارک پر رکھی لیکن ''امانت'' بڑی راز داری سے سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کو منتقل فرما دی فَهِمَ مَنْ فَهِمَ (جو سمجھ گیا سو سمجھ گیا)۔

علامہ اقبالؒ اس کو یوں بیان فرماتے ہیں:

پرورش پاتا ہے تقلید کی تاریکی میں ہے مگر اس کی طبیعت کا تقاضا تخلیق
اس کا اندازِ نظر اپنے زمانے سے جدا اس کے احوال سے محرم نہیں پیرانِ طریق

جس طرح ہر طالب کو مرشدِ کامل اکمل کی تلاش ہوتی ہے تاکہ معرفتِ الٰہی تک رسائی حاصل کر سکے اسی طرح ہر مرشد کامل اکمل ''محرم راز'' کی تلاش میں ہوتا ہے تاکہ اُسے ''امانتِ فقر'' منتقل کر کے اپنے فرض سے سبکدوش ہو جائے۔ سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ

---

[1] اس واقعہ کی تفصیل ''مجتبیٰ آخر زمانی'' میں موجود ہے

Marfat.com

علیہ بھی تمام عمر ایسے محرم راز طالب کی تلاش میں رہے۔نورالہدیٰ کلاں میں آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

❁ ''سالہا سال سے میں طالبانِ مولیٰ کی تلاش میں ہوں لیکن ابھی تک مجھے ایسا وسیع حوصلے اور ہمت والا لائقِ تلقین صادق طالب نہیں ملا جسے میں معرفت اور توحید کے ظاہری اور باطنی خزانوں کی نعمت اور دولت (امانتِ فقر) کا نصاب بے حساب عطا کر کے تبرکاتِ الٰہی کی زکوٰۃ کے فرض سے سبکدوش ہو کر اللہ تعالیٰ کے حق سے اپنی گردن چھڑا لوں۔''

اسی کتاب میں آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

درطلب طالب بہ طلبم سالہا سال کس نہ یابم طالبے لائق لقا

ترجمہ: میں سالہا سال سے ایسے طالب کو تلاش کرتا پھر رہا ہوں جو دیدارِ الٰہی کے لائق ہو لیکن افسوس مجھے ایسا طالب نہیں ملا۔

امیر الکونین میں آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

❁ ''میں تیس سال تک مرشد کی تلاش میں رہا اور اب تیس سال سے میں ایسے طالبِ حق کی تلاش میں ہوں جس کو وہاں پہنچاؤں جہاں میں ہوں (یعنی امانتِ الٰہیہ منتقل کر سکوں) لیکن مجھے کوئی ایسا طالبِ حق نہ مل سکا۔''

پنجابی بیت کے ایک مصرعہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

دل دا محرم کوئی نہ ملیا' جو ملیا سو غرضی ھُو

ترجمہ: مجھے کوئی ایسا طالب نہیں ملا جو میرے پاس صرف طلبِ مولیٰ کے لیے آیا ہو جس کو میں امانت منتقل کر سکتا۔میرے پاس تو جو بھی آیا وہ کسی نہ کسی دنیاوی،نفسانی یا ذاتی خواہش کی تکمیل کی غرض سے آیا۔

امانت کی منتقلی کا ایک طے شدہ اصول ہے جس کو مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے مثنوی کے دفتر سوم میں بیان فرمایا ہے:

❁ ''اللہ تعالیٰ اپنی امانت ایسے شخص کے دِل میں ودیعت کرتا ہے جس کی زیادہ شہرت نہ

Marfat.com

ہو۔"

سلسلہ سروری قادری کے مشائخ بھی ہمیشہ شہرت سے دور رہتے ہیں۔ طالبانِ مولیٰ کے علاوہ نہ اُن کو کوئی جانتا ہے اور نہ ہی اُن کے مزارات کی شہرت دوسرے سلاسل کے مشائخ کی طرح ہوتی ہے۔ یہ لوگ اس حدیثِ قدسی کے مصداق ہوتے ہیں:

اِنَّ اَوْلِیَآئِیْ تَحْتَ قَبَآئِیْ لَا یَعْرِفُھُمْ غَیْرِیْ ط

ترجمہ: میرے وہ اولیا بھی ہیں جو میری قبا کے نیچے چھپے رہتے ہیں انہیں میرے سوا کوئی نہیں جانتا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا "تمام بندوں میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ زیادہ محبوب ہیں جو اہلِ تقویٰ ہیں اور "پوشیدہ" ہیں۔ اگر وہ غائب ہوں تو انہیں کوئی تلاش نہ کرے، گواہی دیں تو پہچانے نہ جائیں۔ یہی لوگ ہدایت کے امام اور علم کے چراغ ہیں۔" (طبرانی، حاکم)

اور فقر یہی ہے:

"ہوویں سونا سداویں سکہ ھُو"

(یعنی خالص سونا ہوتے ہوئے بھی لوگوں سے اپنی چمک چھپا کر رکھنا اور بظاہر لوہے کے سکے کی مانند نظر آنا)۔ ایسے ہی طالبِ مولیٰ کو امانت منتقل ہوتی ہے جس کی شہرت نہ ہو اور گمنامی وخمول میں زندگی بسر کرتا ہو کیونکہ طلبِ شہرت وعز وجاہ تو راہِ فقر کی سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔

سلطان الفقر پنجم سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کو اپنی حیاتِ مبارکہ میں ایسا کوئی طالب نہ ملا جس کو "امانت" منتقل کی جاتی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ اس جہانِ فانی سے امانت منتقل کیے بغیر ہی وصال فرما گئے۔ پھر فقر کے مختارِ کُل حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ سے تقریباً 139 سال بعد (12 ربیع الاوّل 1241ھ۔ 24 اکتوبر 1825ء بروز سوموار) سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو بھیجا گیا جن کو سلطان الفقر (پنجم) سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ نے امانتِ فقر منتقل فرمائی اور یہ معاملہ طے پا گیا کہ حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی

Marfat.com

جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے ''امانت'' حضرت سخی سلطان پیر محمد عبدالغفور شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو اور اُن سے شہبازِ عارفاں حضرت سخی سلطان سیّد پیر محمد بہادر علی شاہ کاظمی المشہدی رحمۃ اللہ علیہ کو، اُن سے سلطان الاولیا حضرت سخی سلطان محمد عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کو منتقل ہوگی اور پھر سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ پر کامل اور مکمل ہو کر دوبارہ فقر کے مختارِ کُل حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف لوٹ جائے گی اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ سے ''امانت'' ایک بار پھر اسی طریق پر منتقل ہوگی جس طریق پر سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو منتقل ہوئی تھی۔

سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی 1998ء میں اس کا اشارہ فرما دیا تھا۔ 1997ء میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دوسرا نکاح فرمایا تھا اور 1998 کے اوائل میں مائی صاحبہ امید سے ہوئیں تو سلطان الفقر ششم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

''امانت کا حقدار آ گیا ہے جو پیدائشی ولی کامل ہوگا اور ہم بھی اُسے حضرت صاحب کہہ کر پکاریں گے اور جو کوئی اس کی دست یا قدم بوسی کرتے وقت جو خواہش کرے گا' پوری ہوگی اور تمام اندھیرے چھٹ جائیں گے۔''

یہ طالبانِ مولیٰ اور مریدین کا ایک سخت اور جان لیوا امتحان تھا۔ اس امتحان میں چند ایک طالب ہی پورے اتر پائے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بار یہ بات فرما کر خاموشی اختیار فرمالی لیکن اصلاحی جماعت میں ایک نئی بحث کا آغاز ہوگیا کہ اس نئی ہستی کے پیدا ہوتے ہی جماعت اور جماعت کے منسلکین کے حالات یکسر تبدیل ہو جائیں گے اور ملک اور دنیا میں ایک انقلاب برپا ہو جائے گا اور بعض نے تو یہ بھی بحث شروع کر دی کہ وہی سلطان الفقر (ہفتم) ہوگا۔ پھر کیا تھا' 9 ماہ تک وہ طوفان برپا رہا جس کو تحریر کرنا مشکل ہے۔ سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کے تمام مریدین کا ظاہر و باطن اپنے مرشد سے ہٹ کر نئے آنے والے کی طرف متوجہ ہوگیا۔

Marfat.com

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس ابھی نئے نئے دستِ بیعت ہوئے تھے۔ایک بار ایک ساتھی نے جب اس بارے میں آپ سے گفتگو شروع کی تو آپ مدظلہ الاقدس نے فرمایا ''بھائی پہلی بات تو یہ کہ مرشد ایک ہی ہوتا ہے اور مجھے چالیس سال کی عمر میں بڑی مشکل اور جہد و جہد سے مرشد ملا ہے۔ مجھے جو کچھ حاصل ہونا ہے اسی سے حاصل ہونا ہے' میرے مرشد کے علاوہ دوسرا جو کوئی بھی ہے وہ میرے لیے غیر ہے۔ نیا آنے والا کب آئے گا؟ کب جوان ہوگا؟ ہوسکتا ہے اس وقت تک میں زندہ رہوں یا نہ رہوں۔اس لیے میرے لیے وہی کافی ہے جس کے دستِ مبارک پر میں نے بیعت کی ہے۔''

اصل میں ہو یہ رہا تھا کہ فقیر کامل اکمل سروری قادری یہ بات کر کے اپنے مریدین اور طالبانِ مولیٰ کا قلبی امتحان لے رہا تھا کہ کون کون سے طالب یہ بات سن کر اپنی خواہش کی تکمیل کے لیے اپنے قلب کا رخ نئے آنے والے کی طرف کر لیتے ہیں اور اپنے مرشد کو اس قابل اور اہل ہی نہیں سمجھتے اور کون کون سے طالب صدق اور اخلاص والے ہیں' جو اس بات کی طرف توجہ نہ دیتے ہوئے قلبی طور پر اپنے مرشد کی طرف ہی متوجہ رہتے ہیں اور نئے آنے والے سے کوئی غرض نہیں رکھتے کیونکہ صاحبِ صدق طالبِ مولیٰ اپنے مرشد کے غیر کی طرف ظاہری اور باطنی طور پر کبھی متوجہ نہیں ہوتا۔ سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ایک بات کے ذریعے صاحبِ صدق طالبانِ مولیٰ اور ناقص' خواہشات کے غلام نام نہاد طالبانِ مولیٰ کو علیحدہ علیحدہ کر لیا۔

پھر وہی ہوا جس کا اظہار سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے کیا تھا۔12 اکتوبر 1998ء (20 جمادی الثانی 1419ھ) بروز سوموار سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں فرزند کی بجائے صاحبزادی عائشہ بی بی کی ولادت لاہور میں ہوئی۔اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ داروغہ والا میں محمد الیاس کے گھر موجود تھے اور محمد الیاس نے ہی سب سے پہلے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو صاحبزادی کی ولادت کی اطلاع دی۔

Marfat.com

میں نے دیکھا ہے اسمِ اَللّٰہُ میں وہ عالی چہرہ
نورِ عرفاں سے دمکتا وہ مثالی چہرہ
ہے کبھی ذاتِ کبریا کا جلالی چہرہ
احمدِ رحمتِ عالم کا جمالی چہرہ
میری فریاد سنو اے میرے سلطان نجیب
ہوں تیرے در پہ کھڑا لے کے سوالی چہرہ

Marfat.com

وہ جو لباسِ بشر میں دکھائی دیتا ہے
وہی دل میں نظر آئے تو مثلِ ھُو آ ہے

Marfat.com

اس وقت اس گروہ کی حالت دیدنی تھی جو اپنے مرشد کامل اکمل سے نگاہ وقلب ہٹا کر کسی اور ولی کامل مہدی برحق کی ولادت کے انتظار میں تھے اور انہوں نے 9 ماہ پورے ملک میں ہنگامہ برپا کیے رکھا تھا اور جو بھی اُن سے اختلاف کرتا اُسے لینے کے دینے پڑ جاتے تھے۔ 12 اکتوبر 1998ء ان کے لیے ایک تکلیف دہ دن تھا۔ کسی کے سینے میں تکلیف شروع ہو چکی تھی، کسی کا چہرہ اترا ہوا سیاہی مائل ہو چکا تھا، کوئی لوگوں سے منہ چھپاتا پھر رہا تھا اور کسی کا ایمان باطنی طور پر سلب ہو چکا تھا اور کئی ایسے خواہشات کے غلام تھے جو بداعتقاد ہو چکے تھے۔

سب سے پہلے سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ نے سید امیر خان نیازی مرحوم کو کمرے میں بلایا اور اُن سے فرمایا:

''امانت وڈے گھر چلی گئی اے''

یعنی امانت بڑے گھر چلی گئی ہے۔

کافی عرصہ بعد سید امیر خان نیازی نے مخصوص مقاصد کے لیے اس فقرہ کی یہ شرح شروع کر دی کہ ''بڑے گھر'' سے مراد بڑی مائی صاحبہ (پہلی اہلیہ محترمہ) کا گھر ہے اور امانت اب اس گھر چلی گئی ہے۔ جبکہ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی شرح یہ تھی کہ امانت کے بڑے گھر سے مراد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات پاک اور گھرانہ ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی فقر ہیں' آپ ہی سے فقر ہے اور آپ ہی فقر کے مختارِ کُل ہیں جس کو چاہیں عطا کر دیں۔ سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنے رویہ سے کبھی نیازی صاحب کے نظریہ کی تائید نہ کی تھی۔

سید امیر خان نیازی مرحوم کے بعد سلطان الفقر ششم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے عاشق ومحبوبِ خاص سلطان العاشقین سلطان محمد نجیب الرحمٰن کو کمرے میں بلایا، اُن کے ساتھ ساجد حسین نامی ایک ساتھی اور بھی تھا، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''امانت کہیں اور چلی گئی ہے۔''

اس واقعہ سے اس بات کی تائید ہوتی ہے کہ سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد

Marfat.com

اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ سلطان الفقر پنجم سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کے نقشِ قدم پر تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بعد امانت دوبارہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات کی طرف لوٹ گئی تھی۔ یہ بات اس لیے بھی ثابت و درست ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ بھی سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کی طرح بیس سال (اپریل 1981ء-2001ء) تک محرمِ راز اور اس طالبِ مولیٰ کی تلاش میں رہے جو امانتِ الٰہیہ کا حامل بننے کے لائق ہو تا کہ امانتِ الٰہی اس کے سپرد کر کے اپنے فرض سے سبکدوش ہو جائیں۔ اس سلسلہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک ایک طالب پر شدید محنت کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے 13 اپریل 1981 کو مسندِ تلقین وارشاد سنبھالی اور فقر کی تعلیمات کو عام کرنے اور طالبانِ مولیٰ کے تزکیہ نفس کے لیے 27 فروری 1989 کو اصلاحی جماعت کی بنیاد رکھی۔ 1994 تک آپ رحمۃ اللہ علیہ تندہی سے فقر کی تعلیمات کے مطابق لوگوں کے زنگ آلود قلوب کو نورِ الٰہی سے منور کرتے رہے۔ اس کے بعد آپ رحمتہ اللہ علیہ نے منتخب شدہ سالکین کو فقر کے مختارِ کُل حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں پیش فرمانا شروع کیا۔

❁ چودہ سال کی شبانہ روز محنت کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ منتخب طالبانِ مولیٰ اور اپنے خاندان کے افراد کے ہمراہ 20 رمضان المبارک 1415ھ (20 فروری تا 3 مارچ 1995) عمرہ کے لیے تشریف لے گئے۔ عمرہ کی ادائیگی کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ مکہ سے مدینہ منورہ پہنچے اور اِن سب کو فقر کے مختارِ کُل حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں انتخاب کے لیے پیش کر دیا لیکن اِن سب کی طلب اور دعا ہی دنیا تھی اس لیے کوئی بھی بارگاہِ فقر میں شرفِ قبولیت حاصل نہ کر سکا۔ اس واقعہ سے سلطان الفقر ششم رحمۃ اللہ علیہ کو شدید ذہنی صدمہ پہنچا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ ظاہری طور پر بہت سی بیماریوں شوگر اور بلڈ پریشر وغیرہ میں مبتلا ہو گئے۔

❁ سال 1996ء میں آپ رحمۃ اللہ علیہ 20 رمضان المبارک 1416ھ (10 فروری تا 2 مارچ 1996ء) دوبارہ انتخاب کردہ مریدین اور طالبانِ مولیٰ کے ہمراہ عمرہ کی ادائیگی کے لیے تشریف لے گئے۔ حسبِ سابق عمرہ کی ادائیگی کے بعد مدینہ شریف پہنچے اور روضۂ مبارک پر ان سب کو

Marfat.com

پیش فرمایا۔لیکن ان میں سے بھی کوئی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معیار پر پورا نہ اتر سکا۔

❁ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پھر طالبانِ مولیٰ کی سال بھر تربیت فرمائی اوران میں سے منتخب کردہ طالبانِ مولیٰ کے ساتھ 20 رمضان المبارک 1417ھ (30 جنوری تا 20 فروری 1997ء) کو تیسرے عمرہ کے لیے تشریف لے گئے۔عمرہ کی ادائیگی کے بعد مدینہ شریف پہنچے لیکن بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حکم ہوا کہ ان میں کوئی بھی ایسا نہیں ہے جو فقر کے انتہائی مقام کے قابل ہو۔یہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا تیسرا عمرہ مبارک تھا۔اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس وقت تک عمرہ یا حج کا ارادہ ملتوی فرمادیا جب تک حقیقی محرمِ راز نہ مل جائے اور اُسے اچھی طرح کندن نہ بنالیا جائے۔

❁ اسکے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پاکستان میں ہی دو افراد کو منتخب فرمایا اور ایک کو خلافت بھی عطا فرمائی دوسرا اس وقت ملک کا حکمران تھا۔لیکن اُن دونوں کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں پیش کرنے کی نوبت ہی نہ آئی۔حکمران نے تو اس طرف توجہ ہی نہ دی اور دوسرے حضرت یہاں ہی ظاہری خلافت نہ سنبھال سکے باطنی امانت کی حفاظت کے قابل کیا ہوتے۔

❁ اسی دوران 12 اپریل 1998ء (14 ذوالحجہ 1418ھ) کو سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس آپ رحمۃ اللہ علیہ کی غلامی میں پہنچ گئے۔نگاہ سے نگاہ ملی اور یار نے یار کو پہچان لیا اور پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی غلامی ہی آپ مدظلہ الاقدس کا مقصدِ حیات بن گیا۔آپ مدظلہ الاقدس اپنے مرشد پاک کی ذات میں یوں فنا ہوئے کہ اپنے مرشد کی زندگی کا ہی ایک عکس بن کر رہ گئے اور ہر لمحہ زندگی کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ڈیوٹی اور غلامی کے لیے وقف کر دیا۔1998ء سے 2001ء تک سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ نے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کو ظاہری اور باطنی طور پر بہت سی آزمائشوں میں سے گزارا لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل اور توفیق کی بدولت آپ مدظلہ الاقدس ہر آزمائش اور امتحان میں پورا اترے۔جب مرشد پاک نے ''امانت کے وارث'' کو اچھی طرح پرکھ لیا تو حج کا قصد فرمایا اور

Marfat.com

28 فروری 2001ء بروز بدھ آپ رحمۃ اللہ علیہ نو[1] منتخب طالبانِ مولیٰ اور تین خواتین کے ہمراہ حج کے لیے تشریف لے گئے۔ جدہ پہنچتے ہی سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کی طبیعت شدید ناساز ہوگئی۔ نقاہت اتنی ہوگئی کہ چلنا مشکل تھا۔ تمام بیماریاں شوگر، بلڈ پریشر بڑھ گئیں اور خاص کر پراسٹیٹ گلینڈ[2] کی تکلیف اتنی شدت اختیار کر گئی کہ ہر دس پندرہ منٹ بعد پیشاب کی حاجت ہونے لگی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جب بھی کسی کو دیکھتے تو یہ شعر پڑھتے۔

اپنی موت سے آگاہ کوئی بشر نہیں　　ساماں سو برس کا ہے پل کی خبر نہیں

7 مارچ کو مکہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے عاشق و محبوب سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کو حکم فرمایا کہ ہمارے لیے کفن خریدا جائے اور اُسے آبِ زم زم سے دھو کر خانہ کعبہ سے مس کیا جائے کسی بھی وقت ضرورت پڑ سکتی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اس بات نے آپ مدظلہ الاقدس کے قدموں تلے سے زمین نکال دی اور ذہنی کوفت اور پریشانی میں مبتلا کر دیا۔ ایک آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نازک حالت اور اوپر سے یہ حکم۔ جب آپ مدظلہ الاقدس نے کفن خریدنے کے سلسلہ میں لیت و لعل سے کام لیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حاجی محمد نواز کو فرمایا کہ کفن فوراً خریدا جائے یوں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے لیے کفن خرید لیا گیا۔ مرشد پاک کی اس حالت نے آپ مدظلہ الاقدس کو دہلا کر رکھ دیا اور مکہ میں قیام کے دوران، حطیم میں نوافل ادا کرتے ہوئے، میزابِ رحمت کے نیچے خانہ کعبہ سے لپٹ کر، ملتزم کے پاس، سعی صفا و مروہ کے دوران، منیٰ، عرفات اور مزدلفہ میں یہی ایک

---

[1] (1) مردوں میں سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ (2) سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس (3) صاحبزادہ سلطان بہادر عزیز مدظلہ الاقدس (4) نوید شوکت (5) ساجد حسین (6) حاجی محمد نواز (7) ملک شیر محمد (8) کریم بخش (9) محمد شبیر شامل تھے اور خواتین میں سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کی دوسری زوجہ محترمہ، اُن کی ملازمہ اماں سیداں اور اوچھالی وادی سون سکیسر سے اماں غلام فاطمہ شامل تھیں۔ ان میں حاجی محمد نواز اور محمد شبیر پہلے تین عمروں میں اور ساجد حسین، کریم بخش آخری دو عمروں کی ادائیگی میں بھی ساتھ تھے اور تیرھویں شخص رانا تجمل حسین تھے جن کو حج کا ویزا تو مل گیا تھا لیکن بدقسمتی سے وہ حج پر نہ جا سکے۔

[2] 2001ء میں حج سے واپسی کے بعد Prostate Gland کا بڑھنا تشخیص ہوا جو اپریشن کے بعد درست ہو گیا۔

Marfat.com

دعا آپ مدظلہ الاقدس نے مانگی:

''یا اللہ تعالیٰ یا میرے مالک یا میرے مولیٰ۔ میں غیب کا علم تو نہیں جانتا لیکن مرشد پاک کی طبیعت اور حالت دیکھ کر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اُن کا وقتِ آخر آ گیا ہے۔ اللہ پاک میں اپنی بقیہ زندگی تیری بارگاہ میں پیش کرتا ہوں۔ تو میری بقیہ زندگی میرے مرشد کو لگا دے اور اُن کی عمر بڑھا دے اور مجھے اُن کی جگہ اس دنیا سے اٹھا لے۔ بے شک اللہ تعالیٰ تو دعاؤں کو قبول کرنے والا ہے اور تیرا یہ وعدہ ہے کہ یہ مقامات شعائر اللہ ہیں، یہاں پر دعائیں کبھی رد نہیں ہوتیں۔ اللہ پاک میرے مرشد پاک کو میری عمر لگا دے تا کہ اُن کو اتنی مہلت مل سکے کہ وہ مجدد کی حیثیت سے ظاہر ہو کر مسلم امہ میں فرقہ پرستی کا خاتمہ فرما کر اُن کو حق پر متحد فرما سکیں تا کہ عالمِ کفر مغلوب ہو اور دنیا میں خلافت کا نظام دوبارہ قائم ہو۔''

حج کے دوران یہی دعا چند الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ آپ مدظلہ الاقدس کے دل اور زبان پر رہی اور اپنی زندگی مرشد پر نچھاور کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کے سپرد فرما دی۔ سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو یوں بیان فرمایا ہے:

کیتی جان حوالے رب دے اساں ایسا عشق کمایا ھُو

مفہوم: ہم نے اپنی زندگی اور جان کو اللہ تعالیٰ کے حوالہ کر کے عشق کی حقیقت کو ثابت کیا ہے۔

9 مارچ 2001ء کو حج سے فراغت ہو چکی تھی اور 17 مارچ بعد نمازِ عشاء مکہ سے مدینہ شریف روانگی کا شیڈول تھا لیکن سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ مدینہ شریف پہنچنے کے لیے اتنے بے چین تھے کہ بار بار دریافت فرماتے کہ مدینہ شریف کب پہنچیں گے اور حاجی محمد نواز اور احمد بخش کو حکم دیا کہ کوشش کریں کہ 17 مارچ سے قبل روانگی ہو جائے لیکن ایسا نہ ہو سکا۔ 17 مارچ بعد نمازِ عشاء ہی مدینہ شریف کو روانگی کا شیڈول برقرار رہا۔ اس دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ بہت بے چین رہے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ جلد از جلد آقا پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں پیش ہو کر کوئی معاملہ پیش کرنا چاہتے ہیں۔ جوں جوں دن گزرتے جا رہے تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی طبیعت کی بے چینی

Marfat.com

بڑھتی جارہی تھی اور صحت تھی کہ درست ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔ آخرکار 18 مارچ 2001ء کو مدینہ منورہ پہنچ گئے۔

مدینہ شریف پہنچ کر سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی آقا پاک ﷺ کی بارگاہ میں وہی دعا رہی جو مکہ شریف میں تھی۔ فرق صرف اتنا تھا کہ مکہ میں آپ مدظلہ الاقدس نے اپنی زندگی اللہ تعالیٰ کے حوالہ کی تھی اور مدینہ شریف میں آپ نے اپنی زندگی آقا پاک ﷺ کے سپرد فرمادی کہ آپ کی زندگی لے کر آپ کے مرشد پاک کی عمر بڑھادی جائے۔ پھر 21 مارچ 2001ء کو آخرکار وہ دن آ گیا جس کا آپ مدظلہ الاقدس کے مرشد پاک سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ بیس سال سے انتظار فرما رہے تھے کیونکہ ''امانت'' کی منتقلی کے لیے جس محرمِ راز کو منتخب کر کے آپ رحمۃ اللہ علیہ بارگاہِ نبوی ﷺ میں تشریف لائے تھے وہ مقبول اور منظور ہو گیا۔

اس یادگار لمحہ کو سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی اپنی زبان مبارک سے ملاحظہ فرمائیں:

❁ ''مرشد کریم سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ صاحب کے ہمراہ روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر حاضری سب سے بڑی سعادت اور خوش نصیبی تھی۔ مجھے تو 21 مارچ 2001ء کا دِن نہیں بھولتا جب نمازِ مغرب کی ادائیگی کے بعد تمام ساتھی مختلف کاموں کے سلسلے میں اِدھر اُدھر چلے گئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ صرف میں رہ گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حکم فرمایا چلیں آقا پاک ﷺ کی بارگاہ میں حاضری دے آئیں۔ اس وقت باب السلام کے پاس رش اتنا زیادہ تھا کہ داخلہ مشکل ہو رہا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو رش اور ہجوم سے بچانے کے لیے میں ساتھ ساتھ چلتے ہوئے راستہ بناتا گیا۔ روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر اس دِن کی حاضری میری زندگی کا سب سے اہم واقعہ تھا۔ یوں محسوس ہو رہا تھا کہ مجھ پر انوار و تجلیات کی بارش ہو رہی ہے، آنسو میری آنکھوں سے جاری تھے۔ جیسے ہی مرشد کریم روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جالی کے سامنے

Marfat.com

پہنچے تو اچانک آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے والا آدمی جو کہ ویل چیئر پر سوار تھا، کی ویل چیئر کا پہیہ قالین میں پھنس گیا اور لائن رک گئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے چہرہ مبارک روضۂ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف کیا۔ اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کا چہرہ مبارک چاند سے زیادہ روشن نظر آ رہا تھا۔ میری ایک نظر روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھتی اور پھر پلٹ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے چہرہ مبارک پر پڑتی۔ میں نے اپنی زندگی میں اتنا حسین منظر کبھی نہیں دیکھا۔ عجیب محویت کا عالم تھا، اتنے میں روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کھڑے شُرطے (سپاہی) نے مرشد کریم کی طرف اشارہ کر کے لائنوں کے دوسری طرف کھڑے شُرطوں کو آواز دی یَاشَیْخُ (یعنی لائن اِس شیخ کی وجہ سے رکی ہے)۔ سبحان اللہ اُن کے منہ سے بھی یا شیخ (مرشدِ کامل) نکل گیا۔ شُرطے لپک کر مرشد کریم کی طرف بڑھے تو اس وقت وہاں کھڑے ہزاروں لوگوں کی نگاہیں میرے مرشد کریم کی طرف اُٹھ گئیں۔ ہر آدمی محویت سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف دیکھ رہا تھا یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وقت تھم گیا ہو۔ شُرطے نے بڑھ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کا بازو پکڑنا چاہا تو میں نے جلدی سے شُرطے کا ہاتھ پکڑ کر اس کو آگے ویل چیئر والے کی طرف متوجہ کیا اور کہا کہ لائن اس کی وجہ سے رکی ہوئی ہے۔ شُرطوں نے جلدی سے ویل چیئر کا پہیہ سیدھا کیا اور یوں لائن دوبارہ حرکت میں آئی۔

روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حاضری کے بعد ہم بابِ جبرائیل کے قریب کچھ دیر رکے تو میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں عرض کی:

''حضور عالمِ اسلام مختلف فرقوں میں بٹ چکا ہے، تمام لوگوں اور خاص کر ماڈرن تعلیم یافتہ لوگوں کی نظر حق کی طرف نہیں ہے، عالمِ اسلام کو عالمِ کفر نے متحد ہو کر گھیر رکھا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ مہربانی فرمائیں کہ اسلام کا بول بالا ہو اور شیطانی گروہ مغلوب ہو۔'' مرشدِ پاک نے میری آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں اور فرمایا:۔

''ہمیں تو دِل کا محرم مل گیا ہے۔''

یعنی ہمارا معاملہ تو حل ہو گیا اور کام بھی ختم ہو گیا۔

Marfat.com

وہیں پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ پر کرم اور مہربانی فرمادی اور باطنی طور پر سیراب کر دیا اور ساتھ ہی باطنی طور پر اس راز کو راز رکھنے کیلئے طاقت بھی عطا فرما دی، اس دن کے بعد سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا چہرہ مبارک خوشی سے دمک اٹھا اور طبیعت ہشاش بشاش ہوگئی۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تمام بیماریاں اور پریشانیاں ختم ہوگئی ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''ہم جس مقصد کے لئے آقا پاک صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی بارگاہ میں آئے تھے وہ پورا ہوگیا اور اس عظیم مقصد کے طفیل جو ساتھی جو جو مراد لے کر آیا تھا خواہ وہ دنیا کی ہو یا آخرت کی اسکی وہ مراد بھی پوری ہوگئی۔'' اور یہ اس خادم نے ہوتا بھی دیکھا کہ جو کاروبار کی ترقی کے لیے ساتھ گیا تھا اس کا کاروبار چمک اٹھا اور جو بھی جس مقصد کے لیے گیا حج کے بعد اس کا مقصد پورا ہوگیا۔ ظاہری طور پر ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سر سے بہت بڑی ذمہ داری اور کوئی بھاری بوجھ اُتر گیا ہو۔'' (سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علیؒ حیات وتعلیمات)

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کو امانتِ الٰہیہ سونپنے کے لیے بارگاہِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے منتخب تو کر لیا گیا تھا لیکن ابھی آپ مدظلہ الاقدس کی مسندِ تلقین وارشاد سنبھالنے کے لیے تربیت باقی تھی۔ یہ تربیت باطن میں بھی ہونا تھی اور ظاہری طور پر بھی اسکے لیے سلطان الفقر ششم رحمۃ اللہ علیہ نے آپ مدظلہ الاقدس کو مزید امتحانات اور آزمائشوں سے گزارا۔ اس تربیت کے دوران سلطان الفقر ششم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے محرم راز کے لیے ایک نیا باطنی طریقہ ترتیب دیا کہ جو بات آپ رحمۃ اللہ علیہ ظاہری طور پر آپ مدظلہ الاقدس سے نہ فرما سکتے تھے وہ راز داری سے آپ تک پہنچانے کے لیے آپ کو پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ[1] رحمۃ اللہ علیہ کے دربار پر دعوت پڑھنے کا حکم دیا۔ اس دعوت کے دوران آپ مدظلہ الاقدس کو باطنی طور پر تمام معاملات سے آگاہ کر دیا جاتا اور اس باطنی آگاہی کی تصدیق سلطان الفقر ششم رحمۃ اللہ علیہ اس طرح فرماتے کہ جب آپ مدظلہ الاقدس دعوت پڑھنے کے بعد مرشد کریم سے ملنے جاتے تو وہ دست بوسی کے وقت آپ مدظلہ الاقدس کا ہاتھ ہلکے

[1] آپؒ کی سوانحِ حیات کے مطالعہ کے لیے مجتبیٰ آخر زمانی کے باب چہارم کا مطالعہ فرمائیں۔

Marfat.com

سے دبا دیتے۔

ظاہری طور پر تربیت اور آزمائش کے لیے سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ نے سب سے پہلے 19 نومبر 2001ء (3 رمضان 1422ھ) کو آپ مدظلہ الاقدس کو ''مکتبہ العارفین'' (شعبہ نشر و اشاعت) کا سربراہ مقرر فرما دیا حالانکہ اس سے قبل 1994ء سے یہ شعبہ سید امیر خاں نیازی کی سربراہی میں کام کر رہا تھا۔ یہ آپ مدظلہ الاقدس کی ایک بہت بڑی آزمائش تھی، آپ کے بالمقابل بڑے آزمودہ کار اور جماعت کے پرانے لوگ تھے۔ آپ مدظلہ الاقدس کو اس سلسلہ میں کافی ڈرانے کی کوشش بھی کی گئی۔ بڑی آزمائشوں میں ڈال کر مرشد صرف یہ پرکھتا ہے کہ طالب راستہ کے ان بتوں سے خوف زدہ ہو جاتا ہے یا پھر مرشد کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے کامیاب ہوتا ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس نے بڑی کامیابی اور کامرانی سے 12۔ 13 اپریل 2002ء کے میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ''حقیقت اسمِ اَللّٰہُ ذات'' شائع کروائی اور پھر 14 اگست 2002ء (4 جمادی الثانی 1423ھ) بروز بدھ عرس سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کے موقع پر مرشد پاک کی بارگاہ میں بہت سی کتب اور شائع شدہ مواد پیش کیا جس کی خبر ''ماہنامہ مرآۃ العارفین'' کے شمارہ ستمبر 2002ء میں شائع ہوئی جس کو ذیل میں ہو بہو نقل کیا جا رہا ہے:

❁ عالمی تنظیم العارفین کا شعبہ نشر و اشاعت ''مکتبہ العارفین'' ہے جو اپنی دن رات کی جدوجہد سے سلطان الفقر کے تعارف اور ترویج و ترقی تنظیم کے لیے لٹریچر شائع کر رہا ہے۔ چیف ایگزیکٹو مکتبہ العارفین نجیب الرحمٰن صاحب نے عرس مبارک کے موقع پر مکتبہ العارفین کا سٹال لگانے سے قبل 14 اگست کے روز دربارِ عالیہ پر مرشد کامل اکمل سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی صاحب مدظلہ الاقدس کی خدمت میں نئی شائع شدہ کتب و دیگر اشیا پیش کیں جن میں کتاب مرشد کامل، شان سلطان الفقر مع رسالہ روحی شریف، ابیات و سوانح حیات حضرت سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ، ابیات باھُو رحمۃ اللہ علیہ، پوسٹر، چھوٹی تصاویر کی رنگ اور کیلنڈر شامل تھے۔ مرشد پاک نے تمام اشیا کو

Marfat.com

پسند فرمایا۔(صفحہ 45)

یوں آپ مدظلہ الاقدس تمام رکاوٹوں کو عبور کرتے ہوئے اپنے مرشد پاک کی بارگاہ میں اس امتحان میں کامیاب ہوئے اور جماعت میں ہر طرف ''مکتبہ العارفین'' کی دھوم مچ گئی۔ پرانا شعبہ پس پردہ چلا گیا اور آخر کار وہ شعبہ بھی مکتبہ العارفین میں ضم ہو گیا۔

26 دسمبر 2001ء (10 شوال 1422ھ) بروز بدھ سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ نے امانتِ الٰہیہ کے وارث سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کو اصلاحی جماعت و عالمی تنظیم العارفین کا ضلع لاہور کا سرپرست مقرر فرمایا اور خود اس کے معاملات سے الگ ہو کر آپ مدظلہ الاقدس کی کارکردگی کا خاموشی سے جائزہ لینے لگے۔

آپ مدظلہ الاقدس نے اپنے مرشد پاک کے مقرر کردہ طریقہ کار کے مطابق کام کا آغاز کیا اور ضلع لاہور سے اُن صدور (مبلغین) کا انتخاب فرمایا جو غیر معروف تھے۔ اُن کی تربیت توحید کی بنیاد پر فرمائی اور اُن سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ''یہ بات سب کو معلوم ہے کہ آپ لوگ جماعت میں کوئی شہرت نہیں رکھتے اور غیر معروف ہیں لیکن اللہ تعالیٰ پر توکل اور کسی غرض اور خواہش کے بغیر اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے جب کام کریں گے تو کامیابی آپ کے قدم چومے گی۔ آپ کا کام صرف تبلیغِ دین اور لوگوں کو معرفت الی اللہ کی طرف بلانا اور اس کی دعوت دینا ہے۔ تنظیمی معاملات تنظیم کے عہدیداروں کا کام ہے۔'' آپ مدظلہ الاقدس نے انہیں عزت نفس اور بہترین ماحول مہیا فرمایا۔

آپ مدظلہ الاقدس نے تبلیغ کا منفرد انداز اختیار کیا۔ مسجدوں کے ساتھ ساتھ بازاروں اور شاپنگ مالز کا بھی رخ کیا۔ آپ مدظلہ الاقدس کے موثر اندازِ تبلیغ کی وجہ سے لوگ دھڑا دھڑ دعوتِ فقر قبول کرنے لگے اور ہر ہفتہ ایک یا دو بسیں لوگوں سے لدی ہوئی بیعت ہونے اور اسمِ اَللّٰہُ ذات کا فیض حاصل کرنے کے لیے سلطان الفقر رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں روانہ ہونے لگیں۔

آپ مدظلہ الاقدس نے اس تحریک کو ''تحریک سلطان الفقر'' کا نام دیا۔ آپ مدظلہ الاقدس

Marfat.com

کی اس تحریک کی کامیابی کا نتیجہ یہ نکلا کہ پورے ملک کی تنظیموں نے آپ کی پیروی کرتے ہوئے یہی طریقہ کار اختیار کر لیا اور یوں اصلاحی جماعت و عالمی تنظیم العارفین آپ مدظلہ الاقدس کی قیادت میں متحد ہوگئی۔

اس تحریک کی سرگرمیاں ماہنامہ مراۃ العارفین لاہور میں باقاعدگی سے شائع ہوتی رہیں جن میں سے چند ایک درج کی جارہی ہیں:

ماہنامہ مراۃ العارفین شمارہ جولائی 2002ء کی رپورٹ

❁ مرکزی سالانہ میلادِ مصطفیٰ (12-13 اپریل 2002ء) سے قبل حضور مرشد پاک سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی صاحب مدظلہ العالی نے ضلع لاہور کی تنظیم نو فرمائی اور نجیب الرحمٰن سروری قادری کو سرپرست مقرر فرمایا۔ مرکزی سالانہ میلاد مصطفیٰ (12-13 اپریل) کے فوراً بعد یہ طے کیا گیا کہ تنظیم کا کام ایک نئے جوش و جذبہ اور حضور مرشد پاک کے مقرر کردہ طریقہ کار کے مطابق کیا جائے۔ اس سلسلہ میں تنظیم کا ایک اجلاس طلب کیا گیا جس کی صدارت ضلعی سرپرست نجیب الرحمٰن سروری قادری نے کی۔ اجلاس کی کاروائی کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ جنرل سیکرٹری صاحب نے تنظیمی پالیسی پر نئے جذبہ سے کام کرنے پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے ایجنڈا پیش کیا اور بعدازاں ضلعی سرپرست نجیب الرحمٰن سروری قادری نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

1. ہمارا مشن و مقصد پوری دنیا میں لوگوں کو دعوت الی اللہ دینا اور معرفت اللہ کے لیے بلانا ہے۔
2. حضور مرشد پاک کے طے کردہ طریقہ کار کے مطابق تنظیم کا کام تنظیمی معاملات کو طے کرنا اور صدر صاحبان کو تبلیغ دین کے لیے متحرک رکھنا ہے اور صدور صاحبان کا کام صرف تبلیغ دین اور لوگوں کو معرفتِ الی اللہ کی طرف بلانا اور اس کی دعوت دینا ہے۔

Marfat.com

3. تمام پیر بھائی وارکان اپنی اپنی جگہ متحرک ہوں اور پورے زور وشور، شوق وجذبہ سے تنظیم کے لیے کام کریں۔ اپنے علاقے میں صدور صاحبان کے تبلیغی دورے اور میلاد پاک ﷺ کے پروگرام رکھیں۔

4. ہماری تمام تر کامیابی حضور مرشد پاک کے طفیل ان کی نظر کرم سے ہے۔ اس لیے کوشش کریں کہ نئے لوگوں کو دعوت دیں اور ان پیر بھائیوں سے رابطہ کریں جن سے رابطہ نہیں یا بہت کم ہے۔ ان سب کو تیار کر کے ہر پندرہ دن بعد مرشد پاک کی بارگاہ میں زیارت اور حاضری کے لیے لے جائیں تا کہ تمام ساتھیوں کے دل میں عشق ومحبت سے کام کرنے کا جذبہ پیدا ہو۔

5. تنظیمی ارکان وعہدیداران تنظیم کے لیے مرکزی وضلعی ضروریات پر فنڈز مہیا کریں گے جس کے لیے ان کے پاس ضلعی سرپرست کا خط بھیجا جائے گا۔

6. مکتبہ العارفین سے شائع شدہ لٹریچر اور تنظیم العارفین کے ترجمان رسالہ ''مراۃ العارفین'' کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچائیں تا کہ لوگ تنظیم کے مشن اور تعلیماتِ اولیا سے خاطر خواہ فائدہ حاصل کریں اور جلد مشن کی تکمیل ہو۔

اس اجلاس کے بعد واقعی انقلابی کیفیت برپا ہوگئی جو ساتھی تنظیمی امور میں بہت کم دلچسپی لیتے تھے وہ بھی تنظیمی ارکان اور صدر صاحبان کا جذبہ اور محنت دیکھ کر تنظیمی کام کے لیے نکل پڑے اور ہر پیر بھائی اپنی جگہ متحرک ہوگیا۔ زیادہ نہیں تو کم از کم وہ اپنے مرشد پاک کا تعارف کروا کر لوگوں کو ان کی طرف دعوت دینے لگا اور یہی ایک سچے مرید کی پہچان ہے۔ دیکھتے ہی دیکھتے کئی لوگ مرشد پاک کی بارگاہ میں حاضری کے لیے اور تنظیمی کام کے لیے تیار ہو گئے۔ اجلاس کی کامیابی اور تنظیمی کام میں تیزی وترقی کا اندازہ تنظیم کی ڈیڑھ ماہ کی کارکردگی سے باآسانی لگایا جاسکتا ہے۔ (صفحہ 37 تا 39)

❁ عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر حضور مرشد پاک پیر سیّد بہادر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے دربار پاک پر تشریف لائے ہوئے تھے۔ لاہور تنظیم کا چالیس نفوس پر مشتمل قافلہ ضلعی سرپرست نجیب الرحمٰن

Marfat.com

سروری قادری کی سرپرستی میں 24 مئی بروز جمعہ دفتر تنظیم العارفین ایجوکیشن ٹاؤن لاہور سے مغرب کے وقت روانہ ہوا۔ قافلہ ایک ائیر کنڈیشنڈ کوچ اور چار کاروں پر مشتمل تھا۔ یہ قافلہ تقریباً 2 بجے دربار شریف پہنچا۔ مقامی ساتھیوں نے پورے قافلہ کے لیے بہترین رہائش کا اہتمام کیا ہوا تھا۔ تمام ساتھیوں نے آرام کیا اور صبح حضور مرشد پاک کی بارگاہ میں حاضری دی۔ شرفِ زیارت کے بعد پندرہ نئے ساتھیوں نے مرشد پاک کے ہاتھ مبارک پر بیعت کی اور اسم اَللّٰہُ ذات حاصل کیا۔ عید میلاد النبی ﷺ کا بابرکت دن صحبت مرشد میں گزارنے کے بعد اجازت لے کر بعد نمازِ مغرب قافلہ واپس لاہور روانہ ہوا۔ رات بارہ بجے سب بخوشی وسلامتی لاہور پہنچ گئے۔ (صفحہ 39)

❁ 2 جون 2002ء بروز اتوار دفتر عالمی تنظیم العارفین ایجوکیشن ٹاؤن لاہور میں ضلعی تنظیم کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان میلاد شریف کا انعقاد کیا گیا۔ ضلعی سرپرست نجیب الرحمٰن سروری قادری کی زیر صدارت اس بابرکت پروگرام کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا جس کی سعادت قاری محمد رمضان صاحب نے حاصل کی۔ حافظ محمد یونس نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض انجام دیئے۔ حاجی محمد شاہد اسلام صاحب، محمد اشفاق اور دیگر ساتھیوں نے ہدیہ نعت پیش کیا۔ آخر میں حاجی محمد نواز صاحب نے خطاب فرمایا۔ مرشد کامل کی محبت، معرفت و پہچان پر گفتگو ہوئی۔ پھر ہفتہ کے دن مرشد پاک کی بارگاہ میں حاضری کے لیے سپیشل بس جانے کا اعلان کیا تو اسی وقت چالیس آدمیوں نے اپنے نام لکھوا دیئے۔ (صفحہ 40)

❁ 8 جون 2002ء بروز ہفتہ رات 11 بجے دفتر عالمی تنظیم العارفین ایجوکیشن ٹاؤن لاہور سے ڈیڑھ سو ساتھیوں پر مشتمل قافلہ تنظیمی عہدیداران کے ہمراہ اوچھالی وادی سون سکیسر کی طرف روانہ ہوا۔ قافلہ کی سرپرستی نجیب الرحمٰن سروری قادری سرپرست ضلعی تنظیم لاہور کر رہے تھے۔ دو بڑی ایئر کنڈیشنڈ بسوں سے بھی تعداد بڑھ چکی تھی۔ محبت اور جذبہ سے جانے والے کافی ساتھی لاہور سے اوچھالی تک بغیر سیٹ کے بھی سوار ہو گئے تھے۔ اتوار کے روز صبح 8 بجے یہ قافلہ مرشد پاک کی بارگاہ میں پہنچ گیا۔ پورے قافلے کے لیے علیحدہ کمرے میں آرام کا انتظام اور ناشتہ تیار

Marfat.com

تھا۔ ناشتہ سے ساتھی فارغ ہوئے ہی تھے کہ مرشد پاک اپنے کمرہ میں تشریف لے آئے تو تمام ساتھیوں نے شرف زیارت حاصل کیا اور پینتیس نئے ساتھیوں نے بیعت کی سعادت اور اسم اَللّٰہُ ذات حاصل کیا۔ نجیب الرحمٰن صاحب نے بعض ساتھیوں کے مسائل بیان کیے اور پھر پندرہ ساتھیوں کو تبلیغی تربیت کے لیے مرشد پاک کی بارگاہ میں پیش کیا۔ جن کو بعد میں ذمے والا کلور کوٹ روانہ کر دیا گیا حضور مرشد پاک نے لاہور تنظیم کی کارکردگی سے خوش ہو کر محمد صدیق (جہلم) اور محمد وسیم حیدر (اوچھالی) کی ڈیوٹی لاہور تنظیم میں لگا دی۔ (صفحہ 41)

❁ 16 جون بروز اتوار بعد نماز عصر تا عشاء دفتر عالمی تنظیم العارفین داروغہ والا لاہور میں میلادِ مصطفیٰ ﷺ کا اہتمام کیا گیا۔ ضلعی سرپرست نجیب الرحمٰن سروری قادری صاحب کی صدارت میں تلاوت کلام پاک سے پروگرام کا آغاز کیا گیا۔ بارگاہِ رسالت میں ہدیہ نعت اور سلطان العارفین کے روح پرور کلام سے قلوب منور اور محبتیں مچل اٹھیں۔ دور دور تک آواز سنتے ہی لوگ دفتر میں جمع ہو گئے۔ حتیٰ کہ دفتر کا کھلا صحن ہجوم سے بھر گیا اور لوگ گیٹ سے باہر گلی میں کھڑے ہو کر پروگرام سنتے رہے۔ آخر میں صاحبزادہ سلطان محمد معظم علی صاحب نے روحانی خطاب سے لوگوں کے قلوب کو منور فرمایا۔ اس پروگرام سے اہلِ علاقہ بہت خوش ہوئے۔ داروغہ والا دفتر میں پروگرام کی اس قدر کامیابی تنظیمی ساتھیوں کی انتہائے شوق و جذبہ اور حضور مرشد پاک کی مہربانی کا نتیجہ ہے۔ اس پروگرام کے بعد 22 جون قافلہ اوچھالی کا اعلان کیا گیا تو پندرہ ساتھیوں نے اسی وقت اپنے نام لکھوا دیئے۔ (صفحہ 41)

❁ 22 جون رات بارہ بجے لاہور سے ساٹھ افراد پر مشتمل ایئر کنڈیشنڈ کوچ اور شیخوپورہ سے تیس افراد پر مشتمل کوچ حضور مرشد پاک کی زیارت کے لیے اوچھالی شریف روانہ ہوئی۔ آہو باھو رحمۃ اللہ علیہ (کلر کہار) کے مقام پر دونوں قافلوں نے ایک ہو کر سفر جاری رکھا۔ قافلہ صبح سات بجے اوچھالی پہنچ گیا۔ ناشتہ سے فارغ ہو کر حضور مرشد پاک کی بارگاہ میں حاضری کی سعادت حاصل ہوئی۔ آپ نے بہت شفقت اور مہربانی فرمائی۔ اس موقع پر بیس افراد نے بیعت کی سعادت اور

Marfat.com

اسم اَللّٰہُ ذات کی نعمت عظیم حاصل کی۔ سرپرست نجیب الرحمٰن کی قیادت میں قافلہ شام چھ بجے واپسی کے لیے روانہ ہوگیا۔

❁ ملک بھر میں عالمی تنظیم العارفین (لاہور) کے تنظیمی کام کو پسند کیا جارہا ہے اور تمام ضلعی تنظیموں نے لاہور تنظیم کے اختیار کردہ طریقہ کار اور کام کے انداز میں دلچسپی لینی اور رابطہ کرنا شروع کردیا ہے۔ اس سلسلہ میں سبقت شیخوپورہ کی تنظیم نے حاصل کی اور تہیہ کیا کہ ہر پندرہ دن یا مہینے کے بعد اس طرح کے قافلے ترتیب دیں گے۔ امید کی جاتی ہے کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ نئے جوش وجذبے کے ساتھ پورے ملک میں تنظیمی کام شروع ہوجائے گا۔ (صفحہ 41)

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی کاوشوں کی بدولت ان کی زیرپرستی لاہور تنظیم کا نیا طریقہ تبلیغ ملک میں بہت مقبول ہورہا تھا اور ہر ضلع کی تنظیم کے منتخب شدہ لوگ ایک پلیٹ فارم پر جمع ہونا شروع ہوچکے تھے۔ ملک بھر کی تمام تنظیمیں آپ مدظلہ الاقدس کی قیادت میں اکٹھی ہورہی تھیں جیسا کہ ماہنامہ مراۃ العارفین کی ماہ اگست 2002ء کی اشاعت میں صفحہ 44 پر شائع ہونے والی تنظیمی سرگرمیوں کی رپورٹ میں لکھا گیا ہے:

ماہنامہ مراۃ العارفین شمارہ اگست 2002ء کی رپورٹ

❁ ضلعی تنظیم لاہور کے جدت پسندانہ طریقہ کار کو ملک بھر میں سراہا جارہا ہے۔ عالمی تنظیم العارفین کی ترویج وترقی اور کارکنان کو ہر لمحہ متحرک، مصروف رکھنے کے لیے جو اصول وضوابط ضلعی تنظیم لاہور نے ترتیب دیئے ہیں وہ یقیناً قابلِ عمل، قابلِ تقلید اور قابلِ ستائش ہیں۔ اس میں خاص طور پر جو قابل ذکر بات ہے وہ مکتبہ العارفین اور مراۃ العارفین کی مارکیٹنگ ہے۔ صدور[1] صاحبان نکلتے ہیں جن کا اصل مقصد لوگوں کو مرشد پاک کی زیارت اور ملاقات کی دعوت دینا ہوتا ہے۔ لاہور تنظیم کی طرف سے فعال کیا جانے والا یہ شعبہ اس قدر کامیاب رہا اور نتائج اس قدر

---

[1] سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کی قائم کردہ جماعت میں مبلغ کو 'صدر' کے نام سے مخاطب کیا جاتا تھا۔

Marfat.com

حوصلہ افزا ہیں کہ بیان سے باہر ہیں۔صدر صاحبان مارکیٹوں اور بازاروں کے اندر مختلف لوگوں سے ملاقات کر کے ابتداً کتب و پمفلٹ اور رسالہ کے متعلق تعارفی گفتگو کرتے ہیں پھر ساتھ ہی مخصوص انداز میں مرشد پاک کا تعارف کروا کر اسم اَللّٰہُ ذات کی دعوت دیتے ہیں۔جو مرشد پاک کی زیارت کے لیے تیار ہوتے ہیں' انہیں پندرہ روزہ قافلہ میں جانے کے لیے شامل کر لیا جاتا ہے۔اس طرح پندرہ دن کے عرصہ میں چالیس پچاس ایسے آدمی تیار ہو جاتے ہیں جو بیعت اور اسم اَللّٰہُ ذات کی خواہش ظاہر کرتے ہیں۔مزید یہ کہ مراۃ العارفین جو تنظیم العارفین کا ترجمان رسالہ ہے، پندرہ سو سے دو ہزار تک لاہور شہر میں تقسیم ہو جاتا ہے۔اتنا عظیم کام دفتر عالمی تنظیم العارفین ایجوکیشن ٹاؤن لاہور سے صرف چار جماعتیں کر رہی ہیں۔ایک جماعت دو آدمیوں پر مشتمل ہوتی ہے۔

اس کامیابی پر ضلعی تنظیم لاہور کو مختلف اضلاع کے عہدیداران نے مبارک باد دی ہے۔

یہ طریقہ اتنا مقبول ہو چکا ہے کہ مختلف اضلاع سے صدر صاحبان تربیت حاصل کرنے کے لیے لاہور دفتر میں آ رہے ہیں۔یہ ساتھی دفتر میں اس شعبہ میں مہارت کے لیے تربیت حاصل کر رہے ہیں:

1. صابر حسین (تلمبہ) 2. محمد اکبر (ملتان) 3. زاہد محمود (سیالکوٹ) 4. امجد حسین (سیالکوٹ)

ضلع لیہ سے مہر ساجد حسین اور جہلم سے ماسٹر محمد طارق صاحب نے بھی لاہور تنظیم سے رابطہ کیا ہے۔چند دن بعد وہاں سے بھی دو دو آدمی مارکیٹنگ ٹریننگ کے لیے پہنچیں گے۔لاہور تنظیم نے تمام ضلعی تنظیموں کو یہ پیشکش کر دی ہے کہ وہ پورے اعتماد کے ساتھ اپنے دو صدر بھیج کر مارکیٹنگ کے لیے ٹریننگ دلوا سکتے ہیں۔

علی خیل (بھکر) سے نیاز حسین صاحب اپنے خط میں لکھتے ہیں ''لاہور شہر سے تنظیم العارفین کی نئی سرگرمیوں اور کوششوں پر بہت خوشی ہوئی ہے۔انشاءاللہ ہم لوگ بھی آپ کے طریقہ کار کے مطابق اپنے علاقے میں کوشش جاری رکھیں گے تاکہ ہمارا وہ پاک مشن جناب مرشد پاک کی

Marfat.com

مہربانی وعنایت سے جاری رہے۔"

نجیب الرحمٰن سروری قادری (ضلعی سرپرست لاہور) نے مختلف اضلاع کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا "ہم یہ سب کچھ مرشد پاک کی رضا اور خوشی کے لیے کر رہے ہیں۔ دراصل آپ کی رضا، خوشی اور مہربانی ہی ہماری کامیابی ہے۔ جن لوگوں نے ہمارے کام کو سراہا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی مرشد پاک کی مہربانی اور عنایت ہے کہ اس کام کی ابتدا کا سہرا ہمارے سر پر رکھا ہے۔ (صفحہ 44)

❁ اوچھالی سے قافلہ کی واپسی کے فوراً بعد نجیب الرحمٰن صاحب کی زیر صدارت صدور حضرات کی میٹنگ بلائی گئی جس میں نجیب الرحمٰن صاحب نے صدور صاحبان کو مندرجہ ذیل بریفنگ دی:

1. کوشش کریں زیادہ سے زیادہ نئے آدمیوں کو بیعت کے لیے تیار کریں۔
2. مرشد پاک کا تعارف سلطان الفقر کے حوالہ سے کروائیں۔
3. جو لوگ پوری محبت سے تنظیم میں دلچسپی لیں انہیں تنظیم میں شامل ہو کر کام کرنے کی دعوت دیں۔ (صفحہ 44۔ ماہنامہ مراۃ العارفین اگست 2002ء)

❁ نجیب الرحمٰن سروری قادری کی زیر صدارت عالمی تنظیم العارفین ضلع لاہور کے عہدیداران کا اجلاس ہوا۔ اجلاس کے بعد مختلف یونٹوں کے دورے کیے گئے۔ یونٹوں کو فعال بنانے اور گرمجوشی کے ساتھ کارکنان کو متحرک کرنے کے لیے نجیب الرحمٰن صاحب نے یہ دورہ کیا جہاں مختلف لوگوں اور پیر بھائیوں سے مل کر پوری طرح منظّم ہو کر کامل جدت و جذبہ سے کام کرنے کی تاکید کی گئی۔ مزید یہ کہا گیا کہ اپنے گھروں میں محافل میلاد مصطفیٰ کا انعقاد کریں۔ لوگوں کو مرشد کامل کی بیعت پر تیار کریں۔ اپنے یونٹ میں باقاعدہ درس شروع کریں۔ یقیناً آپ کی محنت اور جدوجہد کامیابی کی ضامن ہے۔ (صفحہ 44۔45)

❁ 6 جولائی محفل میلاد کے اختتام کے فوراً بعد قافلہ کی روانگی تھی۔ قافلہ کے ساتھ جانے والے تمام لوگ میلاد پاک کی محفل میں پہنچ چکے تھے۔ رات گیارہ بجے ایئر کنڈیشنڈ بس پہنچ چکی تھی۔ یہ

Marfat.com

قافلہ نجیب الرحمٰن صاحب کی سرپرستی میں رات ایک بجے روانہ ہوا۔ پورے سفر میں لوگ جذبہ سے سرشار رہے۔ چند مسرور حضرات نے مل کر بس میں نعت خوانی شروع کر دی۔ اس سے اور دلچسپی اور محبت کا سماں پیدا ہوا۔ بس جب کلر کہار مزار آہو باھُو کے پاس پہنچی تو شدید بارش اور تیز ہوا شروع ہوگئی۔ لوگ اس خوبصورت موسم سے لطف اندوز ہوتے رہے۔ چند ساتھیوں نے مل کر نعرے لگانے شروع کر دیئے۔ اللہ اکبر، یا رسول اللہ، حق باھُو۔ نوشہرہ سے پہلے بارش تھم چکی تھی۔ خوشگوار فضا اور پہاڑ خوبصورت نظر آ رہے تھے۔ آٹھ بجے صبح یہ قافلہ بنگلہ حق باھُو اوچھالی پہنچا۔ جہاں تمام ساتھیوں نے ناشتہ کرنے کے بعد دوپہر تک آرام کیا۔ دوپہر کے کھانے سے فارغ ہو کر تمام ساتھی حضور مرشد پاک کا انتظار کر رہے تھے کہ اتنے میں حضور مرشد پاک تشریف لے آئے۔ تمام ساتھیوں نے زیارت کی اور دلوں کو نورِ ایمان سے منور کیا۔ حضور مرشد پاک نے ہر ایک سے علیحدہ علیحدہ خیریت دریافت کی۔ بیعت کی خواہش رکھنے والوں کو مرشد پاک نے بیعت کیا اور انہیں اسم اَللّٰہُ ذات عطا فرمایا۔ اس فیض سلطانی سے بیس آدمی مستفیض ہوئے۔ پھر نجیب الرحمٰن صاحب نے واپسی کی اجازت لی اور عصر کے بعد قافلہ واپس لاہور روانہ ہوا۔ (صفحہ 45)

❁ قافلہ کی واپسی کے فوراً بعد نجیب الرحمٰن صاحب کی زیرصدارت صدور حضرات کی میٹنگ ہوئی جس میں ضلعی سرپرست نجیب الرحمٰن صاحب نے اپنے خطاب میں فرمایا:

1. ہر یونٹ میں دو صدر صاحبان رہیں گے جہاں سے وہ مارکیٹنگ اور دعوت کے لیے نکلیں گے اور ہر یونٹ میں روزانہ رجسٹر پر اپنی رپورٹ خود درج کریں گے اور وہی رپورٹ سرپرست کو فون پر بتائیں گے کہ کتنا رسالہ اور مکتبہ کا سامان فروخت کیا، کتنے لوگوں سے ملاقات کی اور کتنے لوگ بیعت و اسم اَللّٰہُ ذات کے لیے تیار ہوئے۔ روزانہ یہ رپورٹ دفتر عالمی تنظیم العارفین ایجوکیشن ٹاؤن میں بھی درج ہوگی۔
2. مارکیٹنگ اور دعوت و تبلیغ کے لیے جتنی جماعتیں دفتر ایجوکیشن ٹاؤن سے نکلیں گی ان کی

Marfat.com

رپورٹ روزانہ میں خود یا جنرل سیکرٹری صاحب دیکھیں گے۔

3. جو زیادہ کام کر کے زیادہ سے زیادہ آدمیوں کو تیار کرے گا وہ مبارک باد کا مستحق ہوگا اور اسے انعام دیا جائے گا۔

4. جتنے پیر بھائی اس وقت تک بیعت ہو چکے ہیں ان کے مکمل نام و پتہ بمعہ فون نمبر نوٹ کرنے کی تاکید کی گئی۔

❁ 20 جولائی بروز ہفتہ لاہور سے اوچھالی دوائیر کنڈیشنڈ بسوں پر رات بارہ بجے سرپرست ضلعی تنظیم نجیب الرحمٰن کی نگرانی میں قافلہ روانہ ہوا۔ صبح آہو باھُو مزار پر قافلہ ٹھہرا جہاں فجر کی نماز ادا کی گئی اور حافظ محمد یونس صاحب نے مرشد کامل کی شان کے بارے میں خطاب فرمایا۔ جس سے لوگوں کے دلوں میں جوش و ولولہ اور بڑھ گیا۔ پھر آہو باھو سے قافلہ روانہ ہو کر آٹھ بجے کے قریب اوچھالی شریف مرشد پاک کے ڈیرے پر پہنچا اور تمام قافلہ والوں نے لنگر پاک کھایا۔ کھانے سے فارغ ہوتے ہی حضور مرشد پاک تشریف لے آئے۔ سب لوگ شرف زیارت کے لیے لپکے۔ قدم بوسی کے بعد مرشد پاک نے سب سے خیریت پوچھی اور خراج تحسین پیش کرتے ہوئے نجیب الرحمٰن صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا "یہ لاہور تنظیم نے بہت اچھی روایت قائم کی ہے۔ اس سے تمام ساتھیوں سے پندرہ دن بعد ملاقات ہو جاتی ہے۔"

یعنی مرشد پاک نے یہ اشارہ دیا کہ مریدین آئیں، اس سے محبت بڑھتی ہے اور مہربانی ہوتی ہے۔ پھر ستائیس آدمیوں نے حضور مرشد پاک کے ہاتھ مبارک پر بیعت کی سعادت حاصل کی اور اسم اَللّٰہُ ذات حاصل کیا اور پچیس آدمیوں نے بغیر بیت کے اسم اَللّٰہُ ذات حاصل کیا۔

پھر نجیب الرحمٰن صاحب نے واپسی کے لیے اجازت طلب کی اور تمام لوگ مرشد پاک سے ملتے ہوئے واپس ہوئے۔ تمام ساتھی بہت خوش اور مطمئن ہوئے۔

❁ ضلع شیخوپورہ کی تنظیم نے 22 جون 2002ء کو حضور مرشد پاک کی زیارت سے واپس آ کر سرپرست جناب شیخ محمد امین صاحب، صدر جناب محمد رمضان عابد صاحب، جنرل سیکرٹری

Marfat.com

جناب میاں محمد عمران صاحب نے ایک اہم اجلاس بلوایا جس میں فیصلہ ہوا کہ لاہور کی تنظیم کے طریقہ کار کے مطابق ضلع شیخوپورہ کی تنظیم بھی قافلے روانہ کرے گی۔ اس اجلاس کے چند دن گزرنے کے بعد حضور مرشد پاک کی مہربانی سے مورخہ 11 جولائی بروز جمعرات رات تقریباً ایک بجے کے قریب دفتر عالمی تنظیم العارفین بھکھی روڈ نزد لیاقت ہائی سکول شیخوپورہ سے ساٹھ افراد پر مشتمل ایک ایئر کنڈیشنڈ بس حضور مرشد پاک کی زیارت کے لیے اوچھالی وادی سون سیکسر کی طرف روانہ ہوئی۔ بس کلر کہار سے ہوتی ہوئی آہو باھو کے مزار پر پہنچی۔ فجر کی نماز وہاں ادا کی۔ وہاں سے روانگی کے بعد تقریباً 8 بجے اوچھالی پہنچے۔ ناشتہ کرنے کے بعد ساتھیوں نے آرام کیا۔

شیخوپورہ کے خوش نصیب ساتھیوں کو حضور مرشد پاک کی رفاقت میں جمعہ ادا کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد حضور مرشد پاک کی بارگاہ میں حاضری کی سعادت نصیب ہوئی۔ حضور مرشد پاک نے کمال درجہ کی مہربانی فرمائی۔ خوش نصیب افراد کو سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی صاحب مدظلہ العالی کے ہاتھ مبارک پر بیعت کی سعادت نصیب ہوئی۔ کچھ ساتھیوں نے بغیر بیعت کے اسم اَللّٰہُ ذات حاصل کیا۔

6 بجے کے قریب حضور مرشد پاک سے اجازت لینے کے بعد محمد عابد صاحب اور جنرل سیکرٹری محمد عمران کی قیادت میں قافلہ واپسی کے لیے روانہ ہوگیا۔ محمد شہباز، محمد ریاض، غلام مرتضٰی تربیت کے لیے کلورکوٹ چلے گئے۔

❁ عالمی تنظیم العارفین ضلع جھنگ نے لاہور تنظیم کے اختیار کردہ طریقہ کار کو دیکھتے ہوئے فیصلہ کیا کہ اُسی ترتیب کی طرح کام کیا جائے۔ شہر کے اندر کام کرنے والے یونٹوں کو دوبارہ منظّم اور فعال کرنا شروع کر دیا ہے۔ اس سلسلے میں سب سے پہلے حسین آباد کے یونٹ پر توجہ دی گئی اور ماسٹر محمد نواز کو یونٹ کا نگران اور فوجی محمد امیر صاحب کو جنرل سیکرٹری مقرر کیا گیا۔ جنہوں نے اس علاقہ میں تنظیم کے کام میں مزید نکھار پیدا کیا ہے اور اس یونٹ میں 5 جولائی 2002ء کو شاندار میلاد مصطفٰی کا انعقاد کیا جس میں سینکڑوں لوگوں نے شرکت کی اور تنظیم العارفین کے مبلغ جناب

Marfat.com

مفتی محمد سرفراز صاحب نے اپنے روحانی خطاب سے حاضرین کے قلوب کو منور فرمایا۔اس پروگرام سے اہلِ علاقہ بہت خوش ہوئے۔

ماہنامہ مراۃ العارفین شمارہ ستمبر 2002ء کی رپورٹ

❁ ضلعی سرپرست عالمی تنظیم العارفین جناب نجیب الرحمٰن سروری قادری صاحب تنظیمی ساتھیوں کے ہمراہ مٹھائی اور تحائف لے کر بارگاہِ سلطان الفقر میں دربارِ عالیہ حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ پہنچے۔14 اگست (سلطان الفقر کے یومِ ولادت) کی صبح مبارک باد پیش کی اور تحفے حاضر خدمت کیے۔آپ تمام ساتھیوں سے مل کر بہت خوش ہوئے۔

❁ لاہور تنظیم کی شبانہ روز کاوش نے ہزاروں لوگوں کی توجہ مرشد کامل اکمل سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی صاحب مدظلہ الاقدس کی طرف کر دی ہے۔تنظیم کی دعوت پر بیسیوں لوگ قافلہ میں شامل ہو کر سلطان الفقر کی زیارت کے لیے جاتے ہیں۔لاہور تنظیم کی دن دگنی رات چوگنی ترقی مرشد کامل کی نگاہِ پاک کا صدقہ اور داعیان تنظیم کی محنت شاقہ کا نتیجہ ہے۔اس سلسلے میں لاہور تنظیم نے کاہنہ یونٹ میں عظیم الشان میلاد مصطفیٰ کا اہتمام کیا۔4۔اگست بروز اتوار دفتر تنظیم العارفین (کاہنہ یونٹ) کے سامنے قصور روڈ کے پاس ایک بہت بڑا پروگرام ہوا۔بعد نماز مغرب تلاوت کلام سے پروگرام کا آغاز کیا گیا۔بعدازاں سٹیج سیکرٹری حافظ محمد یونس صاحب نے محمد نعیم، زاہد محمود اور غلام مصطفےٰ کو ہدیہ نعت پیش کرنے کے لیے بلایا اور پھر حاضرین سے خطاب کرنے کے لیے مولانا محمد یوسف جمالی صاحب تشریف لائے جس کے بعد ڈاکٹر محمد ایوب خاں سروری قادری صاحب نے امام وقت سلطان الفقر کی شان کے بارے میں بتایا۔عالمی تنظیم العارفین اور انقلاب کے متعلق بریفنگ دی۔پھر درود وسلام کے بعد سرپرست عالمی تنظیم العارفین ضلع لاہور جناب نجیب الرحمٰن سروری قادری نے اجتماعی دعا کی۔

❁ سلطان العارفین برہان الواصلین حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ اور شہبازِ عارفاں سلطان الاولیا حضرت سخی سلطان محمد عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کا سالانہ عرس مبارک جمادی الثانی کی پہلی جمعرات

Marfat.com

بمطابق اگست شروع ہوا۔ ملک بھر سے عقیدت مند عرس مبارک کی تقریبات میں شرکت کے لیے سپیشل بسوں اور چھوٹی بڑی کوچوں پر پہنچے۔ آستانہ عالیہ حضرت سخی سلطان محمد عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی صاحب مدظلہ الاقدس کی زیر صدارت ہفتہ اتوار اور سوموار کو نعت خوانی و تقاریر کی نشستیں ہوئیں۔ ضلعی تنظیموں نے عرس پاک کی تقریبات میں شمولیت اور حاضری کے لیے قافلوں کا اہتمام کیا۔ شیخوپورہ گوجرانوالہ تنظیم کی طرف سے ایک ایک بس جبکہ لاہور تنظیم کی طرف سے پانچ ایئر کنڈیشنڈ کوچز آستانہ عالیہ حضرت سخی سلطان محمد عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ پر پہنچی۔

نجیب الرحمٰن سروری قادری صاحب کی سرپرستی میں دو ایئر کنڈیشنڈ بسوں پر مشتمل پہلا قافلہ ہفتہ و اتوار کی درمیانی شب ایک بجے دفتر عالمی تنظیم العارفین ایجوکیشن ٹاؤن لاہور سے روانہ ہوا جبکہ اتوار و سوموار کی درمیانی شب بارہ بجے تین ایئر کنڈیشنڈ بسوں پر مشتمل دوسرا قافلہ جنرل سیکرٹری ضلعی تنظیم لاہور کی سرپرستی میں روانہ ہوا۔

لاہور تنظیم کے قافلوں نے دربار عالیہ پر حاضری دی اور سلطان الفقر کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔ ان میں تیس خوش نصیبوں نے مرشد کامل سلطان الفقر کے دست مبارک پر بیعت کی اور اسم اَللّٰہُ ذات حاصل کیا اور وظائف اسم اَللّٰہُ ذات کی اجازت حاصل کی۔ سوموار کے دن صبح نو بجے آخری نشست کا آغاز ہوا اور نماز ظہر سے قبل ختم شریف پڑھا گیا۔ درود و سلام اور اجتماعی دعا کے بعد لنگر پاک تقسیم ہوا۔ بعد نماز مغرب تمام ساتھی مرشد پاک سے اجازت لے کر اپنے اپنے قافلہ کے ساتھ واپس روانہ ہوئے۔ (صفحہ 45)

❁ ''سلطان الفقر کا تعارف پوری دنیا میں کروانے کے لیے گلی گلی کوچہ کوچہ پھیل جائیں۔''

نجیب الرحمٰن سروری قادری صاحب کے اس بیان کو مدنظر رکھتے ہوئے عالمی تنظیم العارفین ضلع جھنگ نے ہر علاقہ میں میلاد یونٹ دوبارہ فعال کیے اور اس سلسلے میں موضع دوآبہ کے ساتھیوں نے ایک عظیم الشان میلاد مصطفیٰ کا انعقاد کیا۔

Marfat.com

ماہنامہ مراۃ العارفین شمارہ اکتوبر 2002ء کی رپورٹ

❁ لاہور تنظیم کی بہترین کارکردگی سے متاثر ہوکر راجن پور تنظیم نے فیصلہ کیا ہے کہ راجن پور کی ضلعی تنظیم بھی اسی طریقہ کار پر کام کرے گی اور اس فیصلہ کے تحت راجن پور تنظیم نے نئے جوش و ولولہ کے تحت دفتر عالمی تنظیم العارفین میں میلاد مصطفیٰ ﷺ کا عظیم الشان پروگرام منعقد کیا جس میں لوگوں کی ایک کثیر تعداد نے شرکت کی۔ مغرب تا عشاء تک ہونے والے پروگرام میں راجن پور کے تمام نعت خوانوں نے بھی شرکت کی۔ جن میں ماسٹر امان اللہ، صوبھا خان، مقصود احمد سلطانی، فیاض احمد، فدا حسین اور حافظ نور محمد صاحب شامل ہیں۔ آخر میں محمد وسیم سروری قادری نے شان رسالت بیان کی۔ جبکہ محمد حفیظ سلطانی نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض انجام دیئے۔ ضلعی تنظیم کے اس نئے جوش و جذبہ سے شروع ہونے والے پروگرام سے پندرہ آدمیوں نے عرس پاک کے موقع پر مرشد پاک کی بارگاہ میں حاضری دی اور شرف بیعت کے بعد اسم اَللّٰہُ ذات حاصل کیا اور پانچ کارکن حضور مرشد پاک کی اجازت سے مرکزی دفتر دربار عالیہ حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ پر تبلیغی تربیت حاصل کر رہے ہیں۔ (صفحہ 46)

❁ میلاد مصطفیٰ ﷺ انگہ شریف 9 ستمبر بروز اتوار کی دوسری نشست میں مفتی صالح محمد فریدی صاحب نے تمام ضلعی تنظیموں کی توجہ مبذول کراتے ہوئے کہا کہ لاہور تنظیم کی سرگرمیوں کو دیکھتے ہوئے ان کی پیروی کی کوشش کریں اور ہر ضلع میں نئے طرز تبلیغ ''مارکیٹنگ'' کو فروغ دیں اور ہر پندرہ دن یا مہینہ کے بعد سلطان الفقر کی زیارت کے لیے قافلوں کا اہتمام کریں۔ (صفحہ 45)

❁ ضلع لاہور تنظیم کے عہدیداران انگہ شریف عرس پاک میں بھرپور شمولیت کے جذبہ سے سرشار لوگوں کو دعوت دے رہے تھے کہ حضور مرشد پاک سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی صاحب مدظلہ الاقدس نے مہربانی فرمائی اور آپ چھ ستمبر کو لاہور تشریف لائے۔

دفتر عالمی تنظیم العارفین ایجوکیشن ٹاؤن اور داروغہ والا نے پورے لاہور سے نئے آدمیوں کو

Marfat.com

زیارت کے لیے خصوصی دعوت دی۔ دعوت پر سینکڑوں لوگ دفاتر میں زیارت کے لیے پہنچ گئے۔ داروغہ والا دفتر پہنچنے والوں کی حاجی محمد الیاس صاحب کی رہائش گاہ پر (جہاں آپ تشریف فرما تھے) ملاقات کروائی اور لوگ بیعت ہوئے اور ایجوکیشن ٹاؤن دفتر میں جمع ہونے والوں کی نجیب الرحمٰن صاحب (سرپرست ضلع لاہور) کی رہائش گاہ پر ملاقات کروائی گئی۔ سو کے قریب آدمیوں نے شرف بیعت اور اسم اَللّٰہُ ذات حاصل کیا۔ دوسرے دن بھی لوگ سلطان الفقر کی زیارت کے لیے آئے اور اسم اَللّٰہُ ذات حاصل کیا۔ انگہ شریف روانگی سے قبل ایک دن کی کوشش سے لاہور تنظیم نے تین ایئر کنڈیشنڈ کوچز تیار کرلیں۔ آٹھ ستمبر بروز اتوار رات بارہ بجے دفتر ایجوکیشن ٹاؤن لاہور سے قافلہ روانہ ہوا۔ سوموار کے دن صبح 9 بجے انگہ شریف قافلہ پہنچا۔ تمام ساتھیوں نے ناشتہ کے بعد وضو کیا اور سلطان الفقر کی زیارت کے لیے پنڈال کی طرف بڑھے۔ بعد نماز ظہر عرس پاک کے ختم و دعا کے بعد بہت سے نئے ساتھیوں نے دستِ سلطان الفقر پر شرف بیعت حاصل کیا اور مغرب کے قریب قافلہ واپسی کے لیے روانہ ہوا۔ (صفحہ 46)

❁ چونگی امر سدھو لاہور کے حلقہ احباب نے کوشش کی کہ علاقہ مذکورہ میں تنظیم العارفین کا دعوتی و معلوماتی مقاصد کے لیے باقاعدہ یونٹ قائم کیا جائے جہاں ہمہ قسم لٹریچر، مبلغ اور درس کا اہتمام ہو۔ اس تجویز پر غور کرتے ہوئے ضلعی سرپرست جناب نجیب الرحمٰن سروری قادری نے فیصلہ کیا کہ ہم نہ صرف اس یونٹ کا آغاز کرتے ہیں بلکہ عنقریب ماڈل ٹاؤن، گرین ٹاؤن، جلو موڑ اور دیگر علاقوں میں ورکنگ یونٹ قائم کریں گے۔ پھر مذکورہ یونٹ کا باقاعدہ افتتاح 19 ستمبر 2002ء کو کیا گیا۔ ضلعی سرپرست نجیب الرحمٰن صاحب نے تنظیم کے دیگر عہدیداروں کے ہمراہ اس افتتاحی تقریب میں شرکت کی۔ افتتاحی تقریب کو میلاد مصطفیٰ ﷺ کے رنگ میں ڈھالا گیا تھا۔ تلاوت کلام پاک، حمد و نعت اور بیان بھی ہوا۔

❁ محمد عارف کے ہاں شاہ عالم مارکیٹ لاہور میں بھی محفل میلاد شریف کا اہتمام 19 ستمبر 2002ء کو کیا گیا جس میں سرپرست عالمی تنظیم العارفین ضلع لاہور محمد نجیب الرحمٰن نے خصوصی

Marfat.com

شرکت کی۔محمد نعیم قادری نے نعت شریف پڑھی اور حضور سلطان الفقر کی شان میں سہرا پیش کیا۔ آخر میں ملازم حسین قادری نے مرشد کی حقیقت پر خصوصی خطاب کیا۔مرشد کے موضوع پر ایک بہترین بیان سن کر لوگ بہت خوش ہوئے۔ختم شریف اور سلام پر محفل متبرک کا اختتام ہوا۔آخر میں نجیب الرحمٰن سروری قادری نے خصوصی دعا کروائی۔

ماہنامہ مراۃ العارفین شمارہ نومبر 2002ء کی رپورٹ

❁ ضلعی تنظیم کراچی نے یکم اکتوبر سے لاہور تنظیم کے طریقہ کار کے مطابق کام کرنے کا فیصلہ کیا اور 15۔اکتوبر کو کراچی سے دربار شریف ایک بس پر مشتمل قافلہ پہنچا۔جس میں تیس آدمیوں نے دستِ مرشد کامل پر بیعت کر کے اسمِ اَللّٰہُ ذات حاصل کیا۔

❁ 12۔اکتوبر کو نجیب الرحمٰن سروری قادری کی سرپرستی میں دو ایئر کنڈیشنڈ بسوں پر مشتمل قافلہ دربار شریف پہنچا۔پچیس آدمیوں نے بیعت اور چودہ آدمیوں نے اسمِ اَللّٰہُ ذات کی اجازت طلب کی۔بوقت عصر مرشد پاک سے اجازت لے کر قافلہ واپسی لاہور کے لیے روانہ ہوا۔

ماہنامہ مراۃ العارفین شمارہ دسمبر 2002ء کی رپورٹ

❁ ضلعی سرپرست جناب نجیب الرحمٰن صاحب سروری قادری کی سرپرستی میں لاہور تنظیم کا اہم اجلاس ہوا۔اجلاس میں تمام ضلعی عہدیداران نے شرکت کی۔

اجلاس کی کاروائی نجیب الرحمٰن صاحب کے حکم پر شروع ہوئی۔اجلاس کی کاروائی کا باقاعدہ آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا گیا۔پھر نعت رسول مقبول ﷺ اور کلام حضرت سلطان العارفین رحمتہ اللہ علیہ پیش کیا گیا۔بعد ازاں جنرل سیکرٹری نے کہا کہ رمضان المبارک قریب ہے۔انشاء اللہ ہر بندہ اس بابرکت مہینہ سے حسن نیت وتوفیق برکات حاصل کرے گا۔ان دنوں میں جب رحمتِ الٰہی پورے جوش میں ہوتی ہے لوگوں کے قلب نرم ہو چکے ہوتے ہیں ہمیں اپنی تنظیم کے کام اور مشن پر کئی گنا بڑھ کر کام کرنا ہوگا تا کہ بہت جلد نفاذ اسلام و دین کا مشن تکمیل کو پہنچے۔اس

Marfat.com

ایجنڈے پر غور وفکر کے بعد مندرجہ ذیل شیڈول ترتیب دیا گیا جسے سرپرست تنظیم ضلع لاہور جناب نجیب الرحمٰن صاحب نے اپنے صدارتی خطبہ میں بیان فرمایا:

1. مکتبہ العارفین تعارفی پمفلٹ اور کیلنڈر شائع کرے گا۔
2. مقامی پیر بھائیوں کے تعاون سے مساجد میں اعلانات وبیانات ہوں گے۔
3. ہر یونٹ میں جماعتیں چلائی جائیں گی جو گلی گلی کوچہ کوچہ جا کر تعارفی پمفلٹ تقسیم کریں گے اور لوگوں کو سلطان الفقر ہستی کی زیارت وملاقات کے لیے قافلہ کے ساتھ جانے کی دعوت دیں گے۔
4. ہر یونٹ میں میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محافل منعقد کی جائیں گی۔
5. مخیّر حضرات کو تنظیمی اخراجات کے لیے زکوٰۃ صدقات اور فطرانے وغیرہ مرکزی بیت المال میں جمع کرانے کی ترغیب دی جائے گی۔
6. رمضان شریف کے بعد ''سلطان الفقر'' کی ملاقات وزیارت کے لیے قافلوں کی تیاری اور ضروری بندوبست مکمل کیا جائے گا۔

☆☆☆☆☆

ماہنامہ مراۃ العارفین کی مندرجہ بالا یہ تمام رپورٹیں ایک ریکارڈ اور ثبوت ہیں جو نہ صرف سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی محنت، خلوص، مرشد سے محبت اور انکی شان کو دنیا میں عام کرنے کی جدوجہد کو ظاہر کرتی ہیں بلکہ اس بات کا بھی ثبوت ہیں کہ آپ مدظلہ الاقدس اپنے مرشد کے حلقہ ارادت میں اہم ترین مقام حاصل کر چکے تھے۔ ان رپورٹوں سے واضح طور پر پتہ چلتا ہے کہ جب سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے اپنے مرشد پاک کی قائم کردہ تنظیم کا کام ضلعی سرپرست کی حیثیت سے سنبھالا تو صرف چھ ماہ (جون تا دسمبر) میں نہ صرف انہیں بلکہ تمام ملک میں تنظیم العارفین کو بے حد کامیابی حاصل ہوئی جو یقیناً مرشد پاک سلطان الفقر رحمتہ اللہ علیہ کی مہربانی کے ساتھ ساتھ آپ مدظلہ الاقدس کے خلوصِ

Marfat.com

نیت اور محنت کا نتیجہ تھا۔

جب تنظیم پر قابض گروہ نے اقتدار اپنے ہاتھ سے جاتا دیکھا اور معمولی اور غیر معروف لوگوں کی غیر معمولی کامیابی دیکھی تو آپس کے اختلاف بھلا کر سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے خلاف متحد ہو گیا اور سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں شکایات کا سلسلہ شروع ہوا۔ کوئی ایسی غلطی یا کوتاہی تو آپ مدظلہ الاقدس کی پاک ذات میں موجود نہ تھی اور نہ ہی آپ پر خیانت یا مرشد سے بے وفائی کا الزام لگایا جا سکتا تھا، اس لیے جھوٹی اور بے بنیاد کہانیاں اور داستانیں گھڑی اور پھیلائی گئیں۔ خوف زدہ کرنے اور ڈرانے کی کوششیں الگ ہوتیں۔ کبھی پیار اور خوشامد سے رام کرنے کی کوشش کی گئی تو کبھی خوف اور دہشت سے کام سے روکنے کی مذموم حرکات کی گئیں تا کہ آپ کام بند کر دیں اور مرشد کی بارگاہ میں آپ کی مقبولیت کم ہو جائے۔ لیکن آپ مدظلہ الاقدس ہر رکاوٹ کو عبور کرتے ہوئے اپنی منزل کی طرف بڑھتے رہے۔ آپ کے مرشد کریم بھی کبھی کبھی آپ مدظلہ الاقدس کو حوصلہ افزائی کا اشارہ فرما دیتے جس سے آپ مدظلہ الاقدس کا حوصلہ اور بلند ہو جاتا۔ آخری کوشش یہ ہوئی کہ آپ مدظلہ الاقدس کے تمام مخالفین اور حاسدین اکٹھے ہو کر دوسری مائی صاحبہ (سلطان الفقر رحمۃ اللہ علیہ کی دوسری زوجہ محترمہ جن کو میدان عرفات میں سلطان الفقر رحمۃ اللہ علیہ نے آپ مدظلہ الاقدس کی ہمشیرہ بنایا تھا) کے پاس حاضر ہوئے، کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ آپ مدظلہ الاقدس اُن کی کوئی بات نہیں ٹالتے۔ یہ بڑا نازک معاملہ تھا۔ جب اُن کی طرف سے فون آیا کہ ''بھائی نجیب کام بند کر دو'' تو آپ مدظلہ الاقدس نے جواب میں بڑی حکمت سے کام لیتے ہوئے فرمایا ''جی بالکل آپ کا حکم ماننا فرض ہے'' لیکن آپ مدظلہ الاقدس نے کام جاری رکھا۔ ماہ رمضان میں تحریک کا کام ویسے بھی بند تھا۔ رمضان شریف میں بسیں جا نہیں سکتی تھیں کیونکہ افطاری اور سحری کا راستہ میں اہتمام مشکل تھا۔ تمام رمضان المبارک میں یہ گروہ اپنی سازشوں میں مصروف رہا۔ 13 دسمبر 2002 (8 شوال 1423ھ) کو مرشد پاک سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ شہبازِ

Marfat.com

عارفاں حضرت سخی سلطان پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ کاظمی رحمۃ اللہ علیہ کے دربار پاک پر نوراتوں کے قیام کے لیے تشریف لے گئے تو پاکستان سے یہ پورا گروہ وہاں اکٹھا ہو گیا۔ 15 دسمبر 2002ء (10 شوال 1423ھ) بروز اتوار آپ مدظلہ الاقدس سلطان الفقر ششم رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں پہنچے۔ مرشد پاک نے اس گروہ کو پہلے ہی تنبیہ فرما دی تھی کہ تم لوگوں نے بھائی نجیب الرحمٰن سے کوئی بات نہیں کرنی لیکن ان کے چہرے ان کے دل کے حالات بتا رہے تھے۔ حضور مرشد پاک آرام فرما رہے تھے۔ سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے مرشد کی بارگاہ میں حاضری سے قبل پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری دی۔ دعوت پڑھی تو جواب آیا ''مبارک ہو کامیاب ہو گئے ہو، تنظیم چاہیے یا اسم اَللّٰہُ ذات؟'' آپ مدظلہ الاقدس نے جواب دیا ''اسم اَللّٰہُ ذات'' کیونکہ آپ مدظلہ الاقدس کی منزل ہی اسم اَللّٰہُ ذات تھی۔ آپ کو جماعتوں، تنظیموں اور عہدوں کی خواہش ہی نہ تھی۔ جو طلب تھی وہ مل رہا تھا اس سے بڑی کامیابی اور کیا ہو سکتی تھی۔ پیر بہادر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری کے بعد آپ مدظلہ الاقدس نے مرشد پاک کی بارگاہ میں حاضری دی اور دست بوسی کی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے محبوب محمد نجیب الرحمٰن کا ہاتھ ہلکے سے دبا دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آپ مدظلہ الاقدس کے ساتھ یہ ترتیب تھی کہ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ آپ کی دلیل سے متفق ہوتے تو دست بوسی کے وقت ہلکے سے آپ کے ہاتھ کو دبا دیتے تھے۔ مرشد پاک کے علاوہ آپ کو کوئی راہ میں نہ روک سکا۔ آپ مدظلہ الاقدس تمام رکاوٹوں کو عبور کرتے ہوئے توحید تک پہنچ چکے تھے اس لیے اب تنظیم کا کام بند ہونا تھا کیونکہ یہ کام تو صرف آپ مدظلہ الاقدس کی آزمائش اور تربیت کے لیے تھا۔ اس میں کامیابی پر اس آزمائش کو ختم ہونا ہی تھا۔ اشارہ بھی اوپر سے ہو چکا تھا۔ جب آپ مدظلہ الاقدس نمازِ عصر کے بعد وہاں سے روانہ ہوئے تو مرشد پاک نے اس گروہ کو بتا دیا کہ آج شام سے بھائی نجیب الرحمٰن کام بند کر دیں گے اور اپنے تنظیمی ساتھیوں سے علیحدہ ہو جائیں گے۔ لیکن مسئلہ تو سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کا تھا کہ وہ اپنے ساتھیوں میں کام بند کرنے کا اعلان کیسے کرتے۔ اس کو محرم اور محرم راز نے یوں حل کیا کہ سلطان الفقر ششم رحمۃ اللہ علیہ کے ڈرائیور لالہ خدا

Marfat.com

بخش نے فون کیا کہ مرشد پاک رحمۃ اللہ علیہ نے حکم فرمایا ہے کہ شام تک تنظیم کا کام بند کر دیا جائے۔ آپ مدظلہ الاقدس نے اس فون کو بہانہ بنا کر کام بند کر دیا، یوں تنظیم اس گروہ کو دے دی اور اسم اَللّٰہُ ذات آپ کو مل گیا۔ تنظیم کا اس طرح کام بند کرانے پر اس گروہ میں ڈرائیور لالہ خدا بخش کی بہت آؤ بھگت ہوئی لیکن عقل کے اندھوں کو یہ معلوم نہ تھا کہ جو شخص کسی بڑے سے بڑے کے کہنے پر یا ہمشیرہ (دوسری اہلیہ محترمہ سلطان الفقر رحمۃ اللہ علیہ) کے کہنے پر بھی تنظیم کا کام بند کرنے پر آمادہ نہ ہوا وہ لالہ خدا بخش کو کیسے خاطر میں لا سکتا تھا۔ یہ معاملہ تو باطنی طور پر پہلے ہی طے کر لیا گیا تھا جس سے یہ گروہ ناواقف تھا۔ قیل وقال عقل اور باطنی حقیقی مشاہدہ وقلبی تعلق میں یہی فرق ہے۔

اس کے بعد سلطان الفقر رحمۃ اللہ علیہ ہر کام سے لاتعلق ہو گئے۔ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مشن مکمل ہو گیا ہو۔ دو سال تک آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سنت مرشد پر عمل کرتے ہوئے اپنے محرم راز اور ''وارثِ امانت الٰہیہ'' سلطان محمد نجیب الرحمٰن کی تلقین وارشاد کی مسند سنبھالنے کے لیے تربیت فرمائی کیونکہ پیر بہادر علی شاہ کاظمی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی دو سال (1932ء تا 1934ء) اپنے روحانی وارث حضرت سخی سلطان محمد عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کی اور سلطان محمد عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے بھی دو سال (1979-1981) اپنے روحانی وارث سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کی تربیت فرمائی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی دو سال (2001ء-2003ء) تک تربیت فرمائی۔

اب یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا ان لوگوں کو جو سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے وارثِ امانت ہونے کو جھٹلاتے ہیں، سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ مدظلہ الاقدس کے امانتِ الٰہیہ کے وارث ہونے کے متعلق کوئی باطنی اشارہ یا باطنی مشاہدہ نہیں کرایا ہوگا؟ ضرور کرایا ہے۔ ہر ایک کو کروایا ہے لیکن جب انا' ضد اور خود پسندی غالب آ جائے تو اپنے باطن پر بھی اعتبار نہیں رہتا۔ اس سلسلہ میں ہم سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کے ایک مرید ساجد حسین کا باطنی مشاہدہ درج کر رہے

Marfat.com

ہیں جس کی تصدیق سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے بھی کی ہے۔

ساجد حسین صاحب جن کا تعلق دینہ (ضلع جہلم) سے ہے اور لاہور میں مقیم ہیں انہوں نے ایک خواب اگست 2003ء سے نومبر 2003ء تک تین مرتبہ دیکھا اور اس کا ذکر انہوں نے دورانِ سفر اور اکثر ملاقاتوں میں لوگوں سے کیا۔ اس کے گواہ اور راوی سلطان الفقر ششمؒ کے مریدِ خاص محمد اسد خان سروری قادری ہیں۔ ساجد صاحب کافی عرصہ سے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس سے نہیں ملے کیونکہ انہوں نے 9 نومبر 2004ء کی شام سے آپ کی سات سالہ سنگت ایک معمولی سا بہانہ بنا کر چھوڑ دی تھی، پھر وہ کچھ مصلحت پسند بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کو حق اور قربت عطا فرمائے۔ وہ اپنا خواب کچھ اس طرح بیان کرتے تھے:

''دیکھتا ہوں حضور مرشد پاک (سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علیؒ) کی محفل لگی ہوئی ہے اور بہت سے لوگ اس میں موجود ہیں۔ حضور مرشد پاک ایک پلنگ پر تشریف فرما ہیں۔ حضور نے ارشاد فرمایا کہ ہم نے اپنی پوری سنگت میں بتیس یا تینتیس (صحیح تعداد ان کو یاد نہیں رہی) ساتھیوں کا انتخاب کیا ہے جو ہمارے معیار پر پورے اترے ہیں۔ ساجد صاحب بتاتے ہیں کہ اتنے میں نجیب الرحمٰن صاحب کھڑے ہو جاتے ہیں۔ حضور مرشد پاک ان کی طرف دیکھ کر فرماتے ہیں کہ بھائی نجیب الرحمٰن تم ان لوگوں میں شامل نہیں ہو۔ تمہارا معاملہ ان لوگوں سے علیحدہ اور خاص ہے۔'' ساجد صاحب بتاتے ہیں کہ وہ اس محفل میں سلطان محمد نجیب الرحمٰن کے سوا کسی کو نہ پہچان سکے۔ بعد میں احباب میں اس بات کا تذکرہ رہا کہ وہ بتیس یا تینتیس کون لوگ ہیں۔ لیکن سب سے اہم اور غور طلب بات یہ ہے کہ سلطان محمد نجیب الرحمٰن کا معاملہ سب سے علیحدہ اور خاص کیوں ہے۔ اس لیے کہ ''وارثِ امانتِ الٰہیہ'' ایک ہی ہوتا ہے اور اس کا معاملہ واقعی باقی تمام سے علیحدہ اور خاص ہوتا ہے۔

Marfat.com

26 دسمبر 2003ء کو محبّ و محبوب کا یہ ظاہری ساتھ بحکمِ الٰہی اختتام پذیر ہوا لیکن باطن میں یہ قرب دائمی ہو گیا۔ آپ مدظلہ الاقدس اپنے مرشد پاک کی ذات میں فنا ہو کر ان کی تصویر بن چکے تھے۔ اب باطنی طور پر دونوں میں کوئی جدائی اور دوئی نہ رہ گئی تھی۔ آپ مدظلہ الاقدس اپنے مرشد پاک کا ''عین'' بن گئے تھے۔ سلطان الفقر ششمؒ نے ہر طرح کی آزمائش کے بعد آپ مدظلہ الاقدس کو پرکھ لیا تھا کہ آپ مدظلہ الاقدس ہی ہر لحاظ سے امانتِ الٰہیہ کے وارث بننے کے لائق ہیں۔ اپنے فرض سے سبکدوش ہوتے ہوئے سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ نے امانتِ الٰہیہ اور اپنا تمام روحانی و باطنی ورثہ آپ مدظلہ الاقدس کے سپرد فرمایا اور دنیا سے ظاہری پردہ فرما لیا۔

یہاں سے شروع ہوتا ہے آپ مدظلہ الاقدس کی زندگی کا تیسرا دور جہاں آپ طالب مرید سے بے انتہا درجہ بلند ہو کر مرشد کامل اکمل جامع نور الہدیٰ کے مرتبہ پر فائز ہو چکے ہیں۔ مسند تلقین وارشاد آپ مدظلہ الاقدس کے سپرد کی جا چکی ہے۔ طالبانِ مولیٰ کی ذاتِ حق تک رہنمائی آپ مدظلہ الاقدس کو اپنے مرشد پاک کی طرف سے تفویض کی جانے والی آخری اور سب سے بڑی ذمہ داری ہے جو آپ مدظلہ الاقدس اسی تندہی، خلوص اور استقامت سے نبھا رہے ہیں جس سے آپ نے مرشد پاک کی حیات میں تمام ذمہ داریاں نبھائیں۔ اللہ تعالیٰ سے امیدِ کامل ہے کہ جس طرح اس نے آپ کو ہر آزمائش میں پورا اتارا اور ہر ذمہ داری کی ادائیگی میں کامیابی عطا فرمائی، اسی طرح آپ کی محنت اور خلوصِ نیت کی بدولت اس ذمہ داری میں بھی کامیاب فرمائے گا۔ (انشاءاللہ)

سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ نے ایک بار سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس سے فرمایا تھا ''ہم فقر کا عنوان ہیں اور آپ فقر کی تفصیل ہونگے۔'' یہ بات حرف بہ حرف سچ ثابت ہوئی۔ سلطان الفقر ششمؒ نے اس مادہ پرست دور میں فقر کے بند دروازے کو عوام الناس پر کھولا اور آپ مدظلہ الاقدس اسے دنیا بھر میں عام فرما رہے ہیں۔ فقر کو پھیلانے کے لیے آپ مدظلہ الاقدس کی ظاہری و باطنی جدوجہد اور آپ مدظلہ الاقدس

Marfat.com

کی مبارک ذات میں فقر کا اس شان سے ظاہر ہونا اس جملے کی شرح ہے کہ ''آپ فقر کی تفصیل ہیں۔''

یہاں یہ بات واضح کرنا ضروری ہے کہ گدی نشینی یا سجادہ نشینی اور مسندِ تلقین وارشاد میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ گدی نشین یا سجادہ نشین صرف ظاہری وارث ہوتا ہے جبکہ مسند تلقین وارشاد سنبھالنے والا حقیقی وارث۔ گدی نشین کے پاس صرف ظاہری ورثہ ہوتا ہے اور اس کا کام فقیر کے مزار کے معاملات سنبھالنا ہے، مزار کی تمام آمدن پر بھی اس کا حق ہوتا ہے۔ جبکہ مسندِ تلقین وارشاد سنبھالنے والے کے پاس فقیر کا تمام روحانی ورثہ ہوتا ہے۔ مزار کے معاملات یا اس کی آمدن پر روحانی وارث کی نظر ہرگز نہیں ہوتی کیونکہ اس کے پاس حقیقی باطنی دولت خزانۂ فقر ہوتا ہے۔ انگریزوں کے دور سے قبل یہ بات درست تھی کہ عموماً فقیر یا ولی کا روحانی وارث ہی اس کے مزار کا سجادہ نشین بھی ہوتا تھا لیکن انگریزوں نے مسلمانوں کا خانقاہی نظام تباہ کرنے کے لیے گدی نشینی کو ظاہری وراثت میں شامل کر دیا۔ اب قانونِ وراثت کے مطابق دوسری جائیداد کی طرح گدی نشینی یا سجادہ نشینی بھی بطور وراثت ملتی ہے خواہ فقیر یا ولی کی اولاد اس لائق ہو یا نہ ہو۔ اگر ولی اپنے وصال سے قبل اپنے روحانی وارث کو، جو اس کا اصل وارث ہے، مزار کا گدی نشین مقرر کر بھی دے تو عدالت کے ذریعے اسے بے دخل کر دیا جائے گا، اور گدی یا سجادہ نشینی ولی کی اولاد میں سے عموماً بڑے بیٹے کو بطورِ وراثت منتقل کر دی جائے گی۔ مسندِ تلقین وارشاد سنبھالنے والے روحانی وارث کے ذمہ طالبانِ مولیٰ کی ظاہری و باطنی رہنمائی اور تزکیۂ نفس کر کے انہیں لقائے الٰہی و مجلسِ محمدی کی حضوری کے اعلیٰ ترین مقامات پر پہنچانا ہے۔ مال و دولت، عزّ و جاہ اور اقتدار کی ہوس اس راہ کی سب سے بڑی رکاوٹ ہیں جبکہ آجکل سجادہ نشینی کا تعلق انہی ناپسندیدہ چیزوں سے ہے کیونکہ بیشتر سجادہ نشین حضرات مزار کی آمدن پر قبضہ کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے مریدوں کے ووٹوں کی طاقت استعمال کر کے اقتدار پر بھی قابض ہو رہے ہیں۔ لہٰذا روحانی وارث جو امانتِ الٰہیہ کا حامل ہے، ہمیشہ ان معاملات سے علیحدہ رہتا ہے۔ پس کتاب کے مطالعہ کے دوران اس

Marfat.com

حقیقت کو لازماً پیش نظر رکھنا چاہیے کہ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس سلطان الفقر ششم رحمتہ اللہ علیہ کے حقیقی باطنی و روحانی وارث ہیں اور ان کے بعد مسندِ تلقین وارشاد پر فائز ہیں، ان کے مزار کی سجادہ نشینی پر نہیں۔

Marfat.com

باب 7

فقہی مسلک اور سلسلہ فقر

فقہی مسلک

آفتابِ فقر شبیہِ غوث الاعظم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کا فرمانا ہے کہ فقہ کے چاروں امامین حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اجتہاد کے جس مرتبہ پر پہنچے وہاں ان چاروں کے سوا کوئی اور نہیں پہنچ سکتا۔ یہ چاروں اجتہادی مسالک برحق ہیں اور ان میں سے کسی کا بھی انکار گمراہی ہے۔ احکامِ شریعت میں ان چاروں فقہی مسالک میں سے کسی ایک کی مکمل اور عین اس کی روح کے مطابق پیروی کرنا لازم ہے۔

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس حنفی مسلک ہیں۔

سلسلہ فقر

فقر میں آپ مدظلہ الاقدس کا سلسلہ سروری قادری ہے۔ سلسلہ سروری قادری کا ایک سِرّ ہے اور یہ سِرّ لقائے الٰہی اور مجلسِ محمدی کی حضوری ہے جو غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے اپنے فرزند سیّدنا عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ کو اور انہوں نے اپنے پوتے سیّدنا عبدالجبار ابن ابوصالح نصر رحمۃ اللہ علیہ کو منتقل فرمایا۔ یہ سِرِّ لقائے الٰہی اور مجلسِ محمدی کی حضوری والا کامل سلسلہ قادری ہے۔ ابتدا میں اس کو جباری گروہ کے نام سے پکارا گیا۔ محمد حسین دہلوی اپنی کتاب ''تذکرہ الفقرا'' جس میں انہوں نے مختلف سلاسل کے فقرا سے ملاقاتوں کا تذکرہ فرمایا ہے، میں تحریر فرماتے ہیں کہ

Marfat.com

دورانِ سیاحت اُن کی ''جباری گروہ کے کسی بھی فقیر سے ملاقات نہیں ہوئی'' کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا اور اہلِ دنیا' شہرت، نام و ناموس سے دور رہتے ہیں۔

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ نے اس سلسلہ کو سروری قادری کا نام دیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ہی سلسلہ سروری قادری کو برصغیر میں عروج حاصل ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ سروری قادری کو ہی کامل قادری یا اصل قادری سلسلہ تسلیم کرتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

❁ قادری طریقہ بھی دو قسم کا ہے' ایک سروری قادری اور دوسرا زاہدی قادری۔ سروری قادری مرشد صاحبِ اسم اَللّٰہُ ذات ہوتا ہے اس لیے وہ جس طالبِ اللہ کو حاضراتِ اسم اَللّٰہُ ذات کی تعلیم و تلقین سے نوازتا ہے تو اُسے پہلے ہی روز اپنا ہم مرتبہ بنا دیتا ہے جس سے طالبِ اللہ اتنا لایحتاج و بے نیاز مُتَوَکِّلْ اِلَی اللّٰہ ہو جاتا ہے کہ اُس کی نظر میں مٹی و سونا برابر ہو جاتا ہے۔ زاہدی قادری طریقے کا طالب بارہ سال تک ایسی ریاضت کرتا ہے کہ اُس کے پیٹ میں طعام تک نہیں جاتا' بارہ سال کی ریاضت کے بعد حضرت پیر صاحب (محی الدین شاہ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ العزیز) اُس کی دستگیری فرماتے ہیں اور اُسے سالک مجذوب یا مجذوب سالک بنا دیتے ہیں۔ اس کے مقابلے میں سروری قادری طالب کا مرتبہ محبوبیت کا مرتبہ ہے۔ (کلید التوحید کلاں)

❁ زمان و لامکان پر مکمل تصرف رکھنے والا طریقہ صرف قادری ہے اور قادری بھی دو قسم کے ہوتے ہیں' ایک زاہدی قادری اور دوسرے سروری قادری۔ سروری قادری طریقہ وہ ہے جو اس فقیر کو حاصل ہے کہ یہ فقیر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس میں حاضر ہوا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے دستِ بیعت فرمایا اور خندہ پیشانی سے فرمایا ''خَلقِ خدا کی راہنمائی میں ہمّت کرو۔'' بعد از تلقین حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس فقیر کا ہاتھ پکڑ کر حضرت پیر دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے سپرد کر دیا۔ حضرت پیر دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے بھی سرفرازی بخشی اور خلقِ خدا کو تلقین کرنے کا حکم فرمایا۔ یہ اُن ہی کی نظرِ کرم کا کمال ہے کہ بعد میں اس فقیر نے جب بھی کسی طالبِ اللہ کے ظاہر و باطن پر توجہ کی، اُسے ذکر اذکار اور مشقت و ریاضت میں ڈالے بغیر محض تصورِ اسمِ اَللّٰہُ ذات

Marfat.com

اور تصورِ اسم محمدؐ سرورِ کائنات ﷺ کی مدد سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس میں پہنچا دیا۔ پھر اُس نے جدھر بھی نظر اُٹھائی اُسے اسمِ اَللّٰہُ ذات ہی نظر آیا اور اس کے سامنے کوئی حجاب باقی نہ رہا۔ سروری قادری طریقہ کم حوصلہ نہیں۔ یہ نہایت ہی فیض بخش طریقہ ہے جب کہ دیگر طریقوں میں لوگوں نے بعض طالبوں کو آتشِ اسمِ اَللّٰہُ ذات سے جلا کر مار ڈالا' بعض اسمِ اَللّٰہُ ذات کا بوجھ برداشت نہ کر سکے اور عاجز ہو بیٹھے اور بعض مردود و مرتد ہو گئے۔ (عین الفقر)

❁ یاد رہے کہ قادری طریقہ بھی دو قسم کا ہے' ایک قادری زاہدی طریقہ ہے جس میں طالب عوام کی نگاہ میں صاحبِ مجاہدہ و صاحبِ ریاضت ہوتا ہے جو ذکرِ جہر سے دل پر ضربیں لگاتا ہے' غور و فکر سے نفس کا محاسبہ کرتا ہے' ورد و وظائف میں مشغول رہتا ہے' راتیں قیام میں گزارتا ہے اور دن کو روزہ رکھتا ہے لیکن باطن کے مشاہدہ سے بے خبر قال (گفتگو) کی وجہ سے صاحبِ حال بنا رہتا ہے۔ دوسرا سروری قادری طریقہ ہے جس میں طالب قُرب و وصال اور مشاہدۂ دیدار سے مشرف ہو کر شوریدہ حال رہتا ہے۔ سروری قادری مرشد کامل ایک ہی نظر سے طالبِ اللہ کو معیتِ حق تعالیٰ میں پہنچا دیتا ہے اور وصالِ پروردگار سے مشرف کر کے حق الیقین کے مراتب پر پہنچا دیتا ہے۔ ایسا ہی سروری قادری فقیر قابلِ اعتبار ہے کہ وہ قاتلِ نفس ہوتا ہے اور کارزارِ حق میں پیش قدمی کرنے والا سالار ہوتا ہے۔ (محک الفقر کلاں)

❁ سروری قادری اُسے کہتے ہیں جو نر شیر پر سواری کرتا ہے اور غوث و قطب اُس کے زیر بار رہتے ہیں۔ سروری قادری طالبوں اور مریدوں کو اللہ تعالیٰ کے کرم سے پہلے ہی روز یہ مرتبہ حاصل ہو جاتا ہے کہ ماہ سے ماہی تک ہر چیز اُن کی نگاہ میں آ جاتی ہے۔ سروری قادری کی اصل حقیقت یہ ہے کہ سروری قادری فقیر ہر طریقے کے طالب کو عامل کامل مکمل مرتبے پر پہنچا سکتا ہے کیونکہ دیگر ہر طریقے کے عامل کامل' درویش' سروری قادری فقیر کے نزدیک ناقص و ناتمام ہوتے ہیں کہ دوسرے ہر طریقے کی انتہا سروری قادری کی ابتدا کو بھی نہیں پہنچ سکتی خواہ کوئی عمر بھر محنت و ریاضت کے پتھر سے سر پھوڑتا پھرے۔ اس طریقہ کے عاشق و طالب دنیا سے تارک فارغ ہوتے ہیں اور

Marfat.com

عارف واصل ہونا سروری قادری طریقے کا ابتدائی مرتبہ ہے۔ سروری قادری طریقے کے طالبوں اور مریدوں میں غوث وقطب اور ابدال واوتاد قیامت تک کم نہ ہوں گے کیونکہ اس طریقہ میں ابتدا وانتہا ایک ہی ہے یعنی تصورِ اسمِ اَللّٰہُ ذات کی تاثیر طالب کو ذکر فکر میں مبتلا کیے بغیر تمام مراتب تک پہنچا دیتی ہے۔ اس طریقہ کو شریعت سے پائیداری اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم وتلقین سے افتخار حاصل ہے۔ یاد رہے کہ حضرت پیر دستگیر مادرزاد ولی اللہ' فقیر فنا فی اللہ' وزیر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور عارف باللہ معشوقِ اللہ ہیں۔ انہیں بارگاہِ ربّ الارباب سے پیر دستگیر محی الدین' بقا باللہ قطب' فردانیت میں غوث اور وحدانیت میں غوث الاعظم کا خطاب اس لیے دیا گیا کہ آپ کے سروری قادری طالبوں اور مریدوں کو پہلے ہی روز اسمِ اعظم (اسمِ اَللّٰہُ ذات) عطا کر دیا جاتا ہے اور انہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس کی حضوری بخش کر غالب الاولیا حبیب بنا دیا جاتا ہے۔ اس طریقہ سے فیض یاب ہونے والے باطن صفا اہلِ تصدیق طالب مرید ہر وقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس میں حاضر رہتے ہیں۔ دنیا میں ایسے سروری قادری لایحتاج فقیر بہت ہی کم پائے جاتے ہیں جو دنیا وعقبیٰ سے بے نیاز صاحبِ ہدایت وصاحبِ رازِ عنایت ہوتے ہیں' ایک ہی دم میں دونوں جہان طے کر کے صاحبِ جود وکرم ہو جاتے ہیں اور کشف وکرامات کو باعث ننگ سمجھ کر اُن سے مطلق شرم وحیا کرتے ہیں کہ سروری قادری فقیر کی نظر وحدانیتِ اِلٰـــہ پر ہوتی ہے' سروری قادری فقیر ایسا بادشاہ ہے جو معرفتِ الٰہی کے اسرار سے ہر وقت آگاہ رہتا ہے۔

(محک الفقر کلاں)

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس فرماتے ہیں:

❁ سروری قادری طریقہ میں رنجِ ریاضت' چلہ کشی' حبسِ دم' ابتدائی سلوک اور ذکر فکر کی الجھنیں ہرگز نہیں ہیں۔ یہ سلسلہ ظاہری درویشانہ لباس اور رنگ ڈھنگ سے پاک ہے اور ہر قسم کے مشائخانہ طور طریقوں مثلاً عصا، تسبیح، جُبّہ ودستار وغیرہ سے بے زار ہے۔ اس سلسلہ کی خصوصیت یہ ہے کہ مرشد پہلے ہی روز سلطان الاذکار (ھُو) کا ذکر اور تصورِ اسم اَللّٰہُ ذات اور مشقِ مرقومِ وجودیہ

Marfat.com

عطا کر کے طالب کو انتہا پر پہنچا دیتا ہے۔ جبکہ دوسرے سلاسل میں یہ سب کچھ نہیں ہے اس لیے حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سلسلہ سروری قادری کے طالب (مرید) کی ابتدا دوسرے سلاسل کی انتہا کے برابر ہوتی ہے۔ (شمس الفقرا)

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن سروری قادری مدظلہ الاقدس کا شجرۂ فقر اس طرح سے ہے:

1۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
2۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ
3۔ حضرت امام خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ
4۔ حضرت شیخ حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ
5۔ حضرت شیخ داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ
6۔ حضرت شیخ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ
7۔ حضرت شیخ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ
8۔ حضرت شیخ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ
9۔ حضرت شیخ جعفر ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ
10۔ حضرت شیخ عبدالعزیز بن حرث بن اسد تمیمی رحمۃ اللہ علیہ
11۔ حضرت شیخ ابوالفضل عبدالواحد تمیمی رحمۃ اللہ علیہ
12۔ حضرت شیخ محمد یوسف ابوالفرح طرطوسی رحمۃ اللہ علیہ
13۔ حضرت شیخ ابوالحسن علی بن محمد قرشی ہنکاری رحمۃ اللہ علیہ
14۔ حضرت شیخ ابوسعید مبارک مخزومی رحمۃ اللہ علیہ
15۔ غوث الاعظم سیّدنا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ
16۔ حضرت شیخ تاج الدین ابوبکر سیّد عبدالرزاق جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

17۔ حضرت شیخ سیّد عبدالجبار جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

18۔ حضرت شیخ سیّد محمد صادق یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ

19۔ حضرت شیخ سیّد نجم الدین برہان پوری رحمۃ اللہ علیہ

20۔ حضرت شیخ سیّد عبدالفتاح رحمۃ اللہ علیہ

21۔ حضرت شیخ سیّد عبدالستار رحمۃ اللہ علیہ

22۔ حضرت شیخ سیّد عبدالبقاء رحمۃ اللہ علیہ

23۔ حضرت شیخ سیّد عبدالجلیل رحمۃ اللہ علیہ

24۔ حضرت شیخ سیّد عبدالرحمٰن جیلانی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

25۔ سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ

26۔ سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

27۔ سلطان الصابرین حضرت سخی سلطان پیر محمد عبدالغفور شاہ رحمۃ اللہ علیہ

28۔ شہبازِ عارفاں حضرت سخی سلطان سیّد پیر محمد بہادر علی شاہ کاظمی المشہدی رحمۃ اللہ علیہ

29۔ سلطان الاولیا حضرت سخی سلطان محمد عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ

30۔ سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ

31۔ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس

Marfat.com

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کا خط اور اندازِ تحریر ان کی پُرکشش شخصیت کی طرح انتہائی خوشنما ہے جو پڑھنے والے پر ایک انتہائی خوشگوار تاثر چھوڑتا ہے۔ قارئین کی دلچسپی اور کتاب میں برکت کے لیے آپ مدظلہ الاقدس کے دستِ مبارک سے لکھی ہوئی تحریر کا عکس شاملِ کتاب کیا جا رہا ہے، جس کے آخر میں آپ مدظلہ الاقدس کے اُردو دستخط بھی ہیں۔

عقیدہ

۱۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد کسی پر وحی نازل نہیں ہو سکتی جو یہ دعویٰ کرے وہ کذاب ہے اور لعنتی ہے۔

۲۔ آیاتِ قرآن حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی پر نازل نہیں ہوئیں۔

3۔ اہلِ بیت سفینہ نوح کی مانند اور صحابہ کرام ستاروں کی مانند ہیں اِن میں سے کسی کے بارے میں ذرا سا بغض یا میل رکھنے والے کا ایمان سلب ہو جاتا ہے۔

4۔ کوئی شخص بھی چاروں خلفاء، اصحابہ صفہ، اصحاب بدر اور تمام صحابہ کرام کے مراتب کو نہیں پہنچ سکتا۔

5۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ امام الفقرا ہیں۔

7۔ حسنین کریمین رضوان اللہ اجمعین فقر کی انتہا تک پہنچے اور ہیں۔

8۔ سیدۃ النساء حضرت فاطمہ زہرہ فقر کی سلطان ہیں اور فقر اُن کے وسیلہ سے عطاء ہوتا ہے۔

9۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ صحابہ میں پہلے، حضرت عمر فاروقؓ دوسرے اور حضرت عثمان غنی تیسرے ہیں۔ حضرت ابوبکر مہدیؓ صاحبِ صدق، حضرت عمر فاروقؓ صاحبِ عدل اور حضرت عثمان غنیؓ صاحبِ شرم و حیا ہیں۔

10۔ فقہ کے چاروں مجتہد امامین حضرت امام ابوحنیفہؒ، حضرت امام مالکؒ اور حضرت امام احمد بن حنبل اجتہاد کے جس مرتبہ پر پہنچے کوئی اور نہیں پہنچ سکتا اور فقہ کے یہ چاروں مذاہب برحق ہیں۔

Marfat.com

ساڈا مرشد ھُو دی پہچان ،سلطان العاشقین

دو جگ دا ہے سلطان، سلطان العاشقین

خدا دی صفت الرحمٰن، سلطان العاشقین

اللہ دا ہے احسان، سلطان العاشقین

طالباں تے مہربان، سلطان العاشقین

ساڈا دین تے ایمان،سلطان العاشقین

سلطان محمد نجیب الرحمٰن،سلطان العاشقین

Marfat.com

سلطان العاشقین

حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن

مدظلہ الاقدس

هو

Marfat.com

(2)

11- کسی ایک فقہی مسلک پر اس کی روح کے مطابق مکمل طور پر عمل ضروری ہے کیونکہ چاروں فقہی مسالک کی منزل قرب و وصال الٰہی ہے۔

12- فقہی مسلک یا فقہ اور فرقہ میں فرق یہ ہے کہ فقہی مسالک تو چار ہی ہیں اور امت کا اس پر اجماع ہے فرقہ یہ ہے کہ کوئی عالم یا گروہ طریقہ تو کسی ایک فقہ کا لے کر نظریات اپنے داخل کر کے نیا فرقہ بنا کر امت کو تقسیم کرنے کا باعث بنتا ہے

13- ہمارا تعلق کسی فرقہ سے نہیں ہے۔

14- حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ امام الاولیاء ہیں اور اُن کا قدم ہر ولی کی گردن پر ہے کسی سلسلہ کا کوئی بھی شخص اور مرید آپ رضی اللہ عنہ کی غلامی کے بغیر ولایت کی گرد کو بھی نہیں پا سکتا۔

15- حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ نے سلسلہ قادری کی اصل شاخ (جوہر) کو سلسلہ سروری قادری کے نام سے منظم کیا اور اس کے لیے فکری اور علمی ذخیرہ تحریر کیا۔ سلسلہ قادری کا جوہر سلسلہ سروری قادری میں قیامت تک جاری رہے گا۔

16- ہم سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کے اصل، کامل اکمل سلسلہ سروری قادری کی دعوت و تبلیغ کے لیے نکلے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری مدد فرمائے۔

05- مارچ 2017ء

سلطان محمد نجیب الرحمٰن

Marfat.com

باب 8

مسندِ تلقین وارشاد

اور

دعوتِ فقر کا آغاز

راہِ فقر میں دستور یہ ہے کہ جب مرشد کامل اکمل نور الہدیٰ کا عالمِ ناسوت سے رخصت کا وقت قریب آتا ہے تو وہ اپنے مرید طالبانِ مولیٰ میں سب سے صادق اور اعلیٰ ترین خصوصیات کے حامل طالب کو باطن میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں پیش کرتا ہے۔ آپ ﷺ خزانۂ فقر کے مختارِ کُل ہیں، آپ ﷺ اس طالب (محرمِ راز) کو آنے والے دور میں خزانۂ فقر اور اپنی نیابت عطا کرنے کے لیے منتخب فرماتے ہیں اور مرشدِ کامل اکمل نور الہدیٰ کو اجازت عطا فرماتے ہیں کہ وہ طالب کی تربیت اب تلقین وارشاد کی مسند سنبھالنے کے لیے کرے۔ مرشد باطن میں اس طالب کی تربیت کا آغاز کرتا ہے۔ جب طالب کی تربیت مکمل ہو جاتی ہے تو مرشد امانتِ الٰہیہ کے ساتھ ساتھ اپنی مسندِ تلقین وارشاد بھی اس محرمِ راز کے سپرد کر کے اس عالمِ فانی سے رخصت ہو جاتا ہے۔ اب لوگوں کو تعلیم و تلقین کرنا اور ذکر اور تصورِ اسم اَللّٰہُ ذات عطا کرنا اس طالب پر فرض ہو جاتا ہے۔ فقر کی اسی منزل پر جب سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ پہنچے تو آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ''اور منزلِ فقر پہ بارگاہِ کبریا سے حکم ہوا کہ تو ہمارا عاشق ہے۔ اس فقیر نے عرض کی کہ عاجز کو حضرتِ کبریا کے عشق کی توفیق نہیں، پھر حکم ہوا کہ تو ہمارا معشوق ہے اس پر یہ عاجز خاموش ہو گیا تو حضرت کبریا کے انوارِ تجلی کے فیض نے بندے کو ذرّے کی طرح استغراق

Marfat.com

کے سمندروں میں غرق کر دیا اور فرمایا کہ تو ہماری ذات کی ''عین'' ہے اور ہم تمہاری ''عین'' ہیں۔ حقیقت میں تو ہماری ''حقیقت'' ہے اور معرفت میں تو ہمارا یار ہے اور ''ھُو'' میں ''یاھُو'' کا راز ہے۔ (رسالہ روحی شریف)

یہاں ھُو سے مراد ذاتِ حق تعالیٰ ہے اور ''یاھُو'' سے مراد ''حقیقتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' اور ''راز'' سے مراد تکمیلِ باطن وصالِ الٰہی ہے یعنی مقام فنا فی اللہ بقا باللہ (فنا فی ھُو) ہے جہاں پر انسان کامل ہو کر تلقین وارشاد کی مسند پر فائز ہوتا ہے۔ انسانِ کامل کے قلب میں نورِ الٰہی کا راز پوشیدہ ہے۔ اب دنیا میں جس کو بھی معرفتِ الٰہی حاصل ہوگی اسی انسانِ کامل سے ہوگی۔

انسانِ کامل کے بارے میں کپتان ڈبلیو بی سیال لکھتے ہیں:

❁ مقام فنا فی اللہ میں رہ کر بحرِ ذات وصفاتِ الٰہی میں غوطے لگا کر بندۂ مومن بمصداق حدیث قدسی '' بِیْ یَسْمَعُ وَیُبْصَرُ[1] '' حق تعالیٰ کی صفات سے متصف ہوتا ہے۔ اس مقام کی طرف ایک اور حدیث سے بھی اشارہ ہوتا ہے جس میں کہا گیا ہے تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللہ (اللہ کی صفات سے متصف ہو جاؤ)۔ جب صفاتِ الٰہی سے بندہ مومن متصف ہو کر واپس بقا کی حالت کی طرف آتا ہے تو بحیثیت انسانِ کامل خلافتِ الٰہیہ کا تاج اس کے سر پر رکھا جاتا ہے اور یہ مقام انسانی عروج کا بلند ترین مقام ہے اور پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خاصہ ہے۔ یہ عبدیت کا بلند ترین مقام ہے کیونکہ فنا میں رہ کر آدمی ہمیشہ کیلئے غرق ہو جاتا ہے۔'' (روحانیت اور اسلام)

---

[1] حدیثِ قدسی لایزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتٰی احببتہ فکنت سمعہ الذی یسمع بہٖ وبصرہ الذی یبصر بہٖ و یدہٗ التی یبطِش بھا ور جلہ التی یمشی بھا (صحیح بخاری۔ جلد۲ صفحہ۹۶۳) کی طرف اشارہ ہے جس کے معنی ہیں ''میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرے قریب ہوتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔ پس میں اس کے کان بن جاتا ہوں وہ ان سے سنتا ہے، میں اس کی بصارت بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا اور اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے۔''

Marfat.com

پروفیسر احمد سعید ہمدانی لکھتے ہیں:

❁ ''غوث جسے قطب الاقطاب' قطب مدار' قطب ابدال کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نائب ہوتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف سے اس کے قلب پر جو کچھ القا ہوتا ہے اس کے مطابق وہ آگے امر کو جاری کرتا ہے۔ روزانہ وہ ابدال کے ساتھ دربار میں بیٹھتا ہے اور امتِ محمدیہ اور اقوامِ عالم کے بارے میں فیصلے صادر کرتا ہے۔ جو امر اللہ کی طرف سے نازل ہوتا ہے وہ امر رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذریعہ غوث تک پہنچتا ہے''۔ (حقیقتِ ابدال ورجالِ غیب)

امانتِ الٰہیہ وخلافتِ عظمیٰ عطا ہونے کے بعد مسندِ تلقین وارشاد سنبھالنا سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس پر فرض ہو چکا تھا۔

26 دسمبر 2003 (2 ذیقعد 1424ھ) بروز جمعۃ المبارک اپنے مرشد سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کے وصال کے اگلے دِن آپ مدظلہ الاقدس مرشد کی جدائی کے غم میں نڈھال ان کے مزار پاک پر حاضری کے لیے تشریف لے گئے۔ جب تربت مبارک کا بوسہ لینے کے لیے سر جھکایا تو مزارِ یار سے ندا آئی اَنْتَ اَنَا وَاَنَا اَنْتَ (ترجمہ: تو میں ہے، میں توں ہوں)۔ یعنی اب ہم ایک ہیں، تو میرا ہی نیا روپ ہے اور میری جگہ اب تیری جگہ ہے، میری مسند اب تیری مسند ہے۔ مزار مبارک سے باہر آتے ہی آپ مدظلہ الاقدس نے یہ رباعی ارشاد فرمائی:

جھکا جب مزارِ یار پر، اَنْتَ اَنَا وَاَنَا اَنْتَ کی آئی صدا
کی عرض کہ اس قابل نہیں ہوں، فرمایا یہی تو ہے ہماری عطا
دیکھ ذرا قلب کے اندر کہ یہ تو ہے کہ میں
دنیا اور وجود اپنا چھوڑ کر میں قالب تیرے میں آبسا

اس حاضری کے فوراً بعد بحکم آقائے کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ، سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ اور سلطان

Marfat.com

الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ آپ مدظلہ الاقدس نے مسندِ تلقین وارشاد سنبھال لی کیونکہ ظاہری دنیا میں جس طرح اصول ہے کہ بادشاہ کا تخت کبھی خالی نہیں رہتا اسی طرح باطنی دنیا کا بھی اصول ہے کہ مسندِ تلقین وارشاد کبھی خالی نہیں رہتی، ایک ولی کے وصال کے فوراً بعد اس کا روحانی وارث اس مسند پر فائز ہو جاتا ہے۔ مسند پر فائز ہوتے ہی آپ مدظلہ الاقدس کو ''سلطان محمد'' کا لقب عطا کر دیا گیا۔

سونے کے اسمِ اَللّٰہُ ذات اور سلطان الاذکار ''ھُو'' تو آپ مدظلہ الاقدس نے اپنے مرشد سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کی حیاتِ مبارکہ میں ہی ان کے حکم سے عطا فرمانا شروع کر دیئے تھے۔ مسندِ تلقین وارشاد سنبھالنے کے بعد ابھی آپ مدظلہ الاقدس نے ظاہری طور پر لوگوں کو دعوتِ فقر دینے کا کوئی اقدام بھی نہ کیا تھا کہ اللہ کے فضل سے طالبانِ مولیٰ خود بخود آپ مدظلہ الاقدس کی طرف کھنچے چلے آنے لگے، آپ مدظلہ الاقدس نے انہیں بغیر بیعت کے اسمِ اَللّٰہُ ذات اور ذکرِ ھُو عطا فرمانا شروع کر دیا۔ ابھی بیعت کا آغاز نہ کرنے میں ایک حکمت پوشیدہ تھی۔ آپ کے حلقۂ ارادت میں آنے والے پہلے خوش نصیب شخص محمد اسد خان سروری قادری ہیں جو سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کے بیعت ہیں اور ان کے مریدین میں سے پہلی ہستی ہیں جنہوں نے حق کی صحیح پہچان حاصل کی اور اس بات کی تصدیق کی کہ امانتِ الٰہیہ سلطان الفقر سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ سے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کو منتقل ہوئی۔ اسی بنا پر محمد اسد خان سروری قادری سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کے وصال کے صرف بیس دِن بعد ہی سلطان العاشقین حضرت سخی محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے حلقۂ ارادت میں شامل ہو گئے۔

مرشد کے وصال کے بعد سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس شدید صدمہ کی حالت میں تھے، اسی صدمہ کے زیرِ اثر آپ نے ایک سال تنہائی اور خلوت نشینی میں گزارا۔ تنظیم کا کام تو آپ مدظلہ الاقدس مرشد پاک کی زندگی میں ہی اُن کے حکم سے بند کر چکے

Marfat.com

تھے لیکن رسالہ مرآۃ العارفین اور دیگر شعبہ جات کی ذمہ داریاں آپ مدظلہ الاقدس نبھا رہے تھے۔ آہستہ آہستہ یہ ذمہ داریاں بھی آپ سے واپس لی جانے لگیں اور اگست 2004ء تک آپ مدظلہ الاقدس کو عملی طور پر تنظیم کے تمام شعبہ جات سے مکمل طور پر الگ کر دیا گیا۔ آپ مدظلہ الاقدس بھی بحث وتکرار کرنے کی بجائے خاموشی سے علیحدہ ہو گئے۔

فقر کے مشن کو آگے بڑھانے اور لوگوں کو اسمِ اَللّٰہُ ذات کی حقیقت سے آگاہ کرنے اور راہِ فقر کی دعوت دینے کے لیے آپ مدظلہ الاقدس نے کتاب ''حقیقت اسمِ اَللّٰہُ ذات'' طبع کروائی اور اسے لاہور میں 28 جولائی 2005ء (21 جمادی الثانی 1426ھ) بروز جمعرات سے فی سبیل اللہ تقسیم کرنے کا آغاز فرمایا تا کہ لوگ اس کو پڑھ کر ذکر و تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات کے حصول کی کوشش کریں۔ اسے پڑھ کر جن لوگوں نے دعوت اسمِ اَللّٰہُ ذات کو قبول فرمایا اور وہ لوگ جو آپ مدظلہ الاقدس کی گوشہ نشینی کے عرصہ کے دوران آپ سے ذکرِ اسمِ اَللّٰہُ ذات حاصل کر چکے تھے ان کو آپ مدظلہ الاقدس نے 14۔ اگست 2005ء (7 رجب 1426ھ) کو دستِ بیعت فرمایا۔ 14 اگست کے بابرکت دِن کا انتخاب آپ مدظلہ الاقدس نے اس لیے فرمایا کہ یہی آپ کے محبوب مرشد کا یومِ ولادت بھی ہے۔ اس مشن کے لیے آپ مدظلہ الاقدس نے مصطفیٰ ٹاؤن میں اپنے گھر کو مرکز[1] بنایا۔ 14 اگست 2005ء کو آپ مدظلہ الاقدس کے دستِ مبارک پر جو اوّلین خوش نصیب مرید بیعت ہوئے اُن کے اسمِ گرامی یہ ہیں: (1) محمد ندیم (2) اللہ دتہ (3) محمود احمد (4) محمد ولید خان (5) ذوالفقار علی (6) غلام مصطفیٰ (7) نذیر احمد (8) اسرار اللہ خان (9) محمد شہزاد

---

[1] کیونکہ اس وقت آپ کے ایجوکیشن ٹاؤن والے گھر پر مکتبہ العارفین، ماہنامہ مرآۃ العارفین اور اصلاحی جماعت و عالمی تنظیم العارفین کا دفتر قائم تھا جسے آپ نے تمام تر زیادتیوں کے باوجود واپس نہ لیا تھا، حالانکہ آپ سے مکتبہ، میگزین اور تنظیم کی تمام ذمہ داریاں اور عہدے واپس لے لیے گئے تھے۔ جولائی 2009ء تک تنظیم کے لوگ اس پر قابض رہے۔ بعدازاں اسے خالی کروالیا گیا اور اب اس میں خانقاہ سلسلہ سروری قادری، سلطان الفقر پبلیکیشنز (رجسٹرڈ) اور سلطان الفقر ڈیجیٹل پروڈکشنز کے دفاتر قائم ہیں۔

Marfat.com

(10) محمد زاہد اقبال (11) رانا محمد زاہد (12) امتیاز خان (13) محمد وہاب خان (14) محمد اللہ دتہ (15) محمد ایاز (16) عابد مصطفیٰ

دعوتِ فقر کو پورے ملک میں عام کرنے کے لیے آپ مدظلہ الاقدس نے روز نامہ نوائے وقت[1]، روز نامہ جنگ[2] اور روز نامہ خبریں[3] کے تمام پاکستان سے شائع ہونے والے ایڈیشنوں کے بیک پینل پر کتاب ''حقیقت اسمِ اَللّٰہُ ذات'' فی سبیل اللہ منگوانے کے لیے اشتہارات شائع کروائے جس سے ہزاروں کی تعداد میں کتب فی سبیل اللہ پاکستان بھر میں تقسیم ہوئیں۔ لوگوں نے دعوت اسمِ اَللّٰہُ ذات کو قبول کیا۔ آپ مدظلہ الاقدس نے لوگوں کی دعوت پر دعوتی اور تبلیغی دورے بھی فرمائے اور لوگوں کے پاس جا کر اسمِ اَللّٰہُ ذات کا فیض عام کیا۔ جو لوگ آپ مدظلہ الاقدس کے حلقۂ ارادت میں آئے اُن کی تربیت کے لیے آپ مدظلہ الاقدس نے سلسلہ اسباق جاری فرمایا جن میں راہِ فقر، مرشد کامل، دیدارِ الٰہی، طالبِ مولیٰ، ذکر و تصورِ اسمِ اَللّٰہُ ذات جیسے موضوعات پر تفصیلاً حقائق پہلی بار طالبانِ مولیٰ کی رہنمائی کے لیے شائع کیے گئے۔ یوں سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے دینِ حنیف کے احیا اور فقرِ حقیقی کی طرف امتِ محمدیہ کو دعوت دے کر اس کی فلاح کی جدوجہد کا آغاز فرمایا جو تا حال جاری ہے۔

صاحبِ مسمّٰی مرشد کامل اکمل جامع نور الہدیٰ

آفتابِ فقر شبیہِ غوث الاعظم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس صاحبِ مسمّٰی مرشدِ کامل اکمل جامع نور الہدیٰ فقیر مالک الملکی ہیں جن کی نگاہِ کیمیا اثر کی کوئی حد نہیں۔ طالبانِ مولیٰ آپ مدظلہ الاقدس کی محفل میں بیٹھے ہوں یا دنیا کے کسی بھی کونے میں ہوں آپ کی نگاہِ فیض رساں سے یکساں طور پر مستفید ہوتے ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس کی ایک نگاہ

---

[1] اشاعت 26۔اگست 2005 [2] اشاعت 20۔اکتوبر 2005 [3] اشاعت 16۔اکتوبر 2005

Marfat.com

زنگ آلود قلوب کے لیے صیقل کا کام کرتی ہے اور دلوں سے دنیا اور حبِّ دنیا کی ظلمت کو دور کر کے اس میں معرفتِ الٰہی کا نور بھر دیتی ہے۔

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

آپ مدظلہ الاقدس سروری قادری مرشد کامل اکمل ہیں جن کے متعلق حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

❁ سروری قادری مرشد مجمل و جامع ہوتا ہے۔ وہ ظاہر و باطن میں ایسی کتاب ہوتا ہے جو طالبِ مولیٰ کے لیے کتب الا کتاب کا درجہ رکھتی ہے، جس کے مطالعہ سے طالب اس شان سے فنا فی اللہ ہوتا ہے کہ اس کے سامنے کوئی حجاب نہیں رہتا۔ اس کتاب (سروری قادری مرشد) کو جو طالب صدق اخلاص، اعتقاد و پاکیزگی کے ساتھ پڑھتا ہے وہ جلد اپنی مراد کو پہنچتا ہے۔ (کلید التوحید کلاں)

عارف کامل قادری بہر قدرتے قادر و بہر مقام حاضر

ترجمہ: عارف کامل قادری (صاحبِ مسمّٰی مرشد کامل سروری قادری) ہر قدرت پر قادر اور ہر مقام پر حاضر ہوتا ہے۔

❁ سروری قادری مرشد کی اصل حقیقت یہ ہے کہ سروری قادری فقیر ہر طریقے کے طالب کو عامل کامل مرتبے پر پہنچا سکتا ہے کیونکہ دیگر ہر طریقے کے عامل کامل درویش سروری قادری فقیر کے نزدیک ناقص و ناتمام ہوتے ہیں کہ دوسرے ہر طریقے کی انتہا سروری قادری کی ابتدا کو بھی نہیں پہنچ سکتی خواہ کوئی عمر بھر محنت و ریاضت کے پتھر سے سر پھوڑتا پھرے۔ (محک الفقر کلاں)

❁ دنیا میں ایسے سروری قادری لایحتاج فقیر بہت ہی کم پائے جاتے ہیں جو دنیا اور عقبیٰ سے بے نیاز صاحب ہدایت و صاحب رازِ عنایت ہوتے ہیں، ایک ہی دم میں دونوں جہان طے کر کے صاحبِ جود و کرم ہو جاتے ہیں۔ سروری قادری فقیر کی نظر وحدانیتِ اِلٰہ پر ہوتی ہے، سروری قادری

Marfat.com

Marfat.com

اللہ کا احسان 19 اگست کو تیرا ظہور ہوا
فقر کا نور پھیلا ظلمت کا اندھیرا دور ہوا
عاشقوں کے دِل جس سے ہوگئے مسحُور

سلطان نجیب مرشد کامل ہیں سلطان العاشقین مشہور
اللہ کا ہیں مظہر اور نبی پاک کا نور سلطان العاشقین مشہور

Marfat.com

فقیر ایسا بادشاہ ہے جو معرفتِ الٰہی کے اسرار سے ہر وقت آگاہ رہتا ہے۔ (محک الفقر کلاں)

سروری قادری مرشد بھی دو طرح کے ہوتے ہیں:

صاحبِ اسم: صاحبِ اسم صاحبِ ذکر ہے اور صاحبِ اسم مقامِ خَلق پر ہوتا ہے۔ یہ خلفا ہوتے ہیں۔ اِن کے مریدین ساری عمر اسم نقش کرنے میں گزار دیتے ہیں۔

صاحبِ مسمّٰی: صاحبِ مسمّٰی فقیر فنا فی اللہ بقا باللہ ہوتا ہے۔ امانتِ الٰہیہ، خلافتِ الٰہیہ کا حامل اور انسانِ کامل کے مرتبہ پر فائز ہوتا ہے اور یہی مرشدِ کامل اکمل نور الہدیٰ ہے۔ اِن کے مریدین کو اسمِ اَللّٰہُ ذات سے تصورِ شیخ حاصل ہوتا ہے۔ ایسے مرشد کے بارے میں سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

❁ فقیر عارف باللہ اسے کہتے ہیں جو فنا فی اللہ، فنا فی الرسول، فنا فی فقر اور فنا فی ھُو ہو۔ (عین الفقر)

صاحبِ اسم اور صاحبِ مسمّٰی کے بارے میں سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ عین الفقر میں فرماتے ہیں:

❁ ''اسم'' اور ''مسمّٰی'' میں کیا فرق ہے؟

صاحبِ اسم (محض) ذکر کرنے والا ہوتا ہے اور صاحبِ مسمّٰی اللہ تعالیٰ کی ذات میں غرق ہوتا ہے۔ صاحبِ اسم مقامِ مخلوق پر ہوتا ہے اور صاحبِ مسمّٰی مقامِ غیر مخلوق پر ہوتا ہے۔ صاحب مسمّٰی پر ذکر حرام ہے کیونکہ صاحبِ مسمّٰی ظاہر اور باطن میں ہر وقت حضوریٔ فنا فی اللہ میں مکمل طور پر غرق ہوتا ہے۔ (عین الفقر)

صاحبِ مسمّٰی مرشد کی تعریف کرتے ہوئے سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ محک الفقر کلاں میں فرماتے ہیں:

❁ ''اس راہ (فقر) کا تعلق عرف (شہرت، نام و ناموس) سے نہیں عرفانِ حق سے ہے' اللہ تعالیٰ جسے عطا کرتا ہے وہ مطلق مسمّٰی فنا فی اللہ کے مقام پر پہنچ جاتا ہے۔ راہِ معرفت و مسمّٰی کا تعلق گفتگو سے نہیں عطائے الٰہی سے ہے۔ اللہ تعالیٰ جسے عطا کرتا ہے وہ عارف باللہ ہو جاتا ہے اور وہی اسے جانتا پہچانتا ہے۔

Marfat.com

مسمّٰی آں کہ باشد لازوالی
نہ آں جا ذکر و فکر نہ وصالی
بود غرقش بہ وحدت عین دانی
فنافی اللہ شود سِرِّ نہانی

ترجمہ: مقامِ مسمّٰی لازوال مقام ہے جہاں پر ذکر، فکر و وصال کی گنجائش نہیں۔ اس مقام پر پہنچ کر طالبِ اللہ فنافی اللہ فقیر ہو جاتا ہے اور اُس پر رازِ پنہاں ظاہر ہو جاتا ہے۔ (محک الفقر کلاں)

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس صاحبِ مسمّٰی سروری قادری مرشد کامل اکمل جامع نورالہدیٰ کی تمام جامع صفات کا مجموعہ ہیں۔ سروری قادری مرشد کے تمام تصرفات اور اختیارات آپ مدظلہ الاقدس کی مبارک ذات میں جمع ہیں جن کا مشاہدہ آپ کا ہر وہ طالب مرید اپنے باطن میں کرتا ہے جس کا قلب آپ مدظلہ الاقدس کی مہربانی اور نگاہِ فیض سے زندہ ہو کر عالمِ لاھوت تک پرواز کرنے کے لائق ہو چکا ہے۔ البتہ جو طالب ابھی مقامِ ناسوت یعنی اس ظاہری دنیا میں ہی قید ہے وہ آپ مدظلہ الاقدس کی حقیقت سے بے خبر رہتا ہے اور آپ مدظلہ الاقدس کو ایک عام بشر ہی سمجھتا ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس کی ترتیب بھی یہی ہے کہ جو طالب جس مقام پر ہوتا ہے آپ اس سے اسی کے مقام کے مطابق گفتگو فرماتے ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس اپنے ہر طالب کی ہر ظاہری و باطنی حالت سے مکمل طور پر آگاہ ہوتے ہیں کہ یہی سروری قادری مرشد جامع نورالہدیٰ کا کمال ہے کہ اس کا کوئی طالب کسی بھی لمحہ اس کی نگاہوں سے اوجھل نہیں ہوتا خواہ دنیا کے کسی بھی کونے میں موجود ہو۔ جیسا کہ سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

❁ مرشد کامل وہ ہے جو طالب کے ہر حال، ہر قول، ہر فعل، حالتِ معرفت و قرب و وصال اور ہر حالت خطرات و دلیل اور وہم و خیال سے باخبر رہے۔ مرشد کو اس قدر ہوشیار ہونا چاہیے کہ وہ ہر وقت طالب کی گردن پر سوار رہے اور اس کی ہر بات اور ہر دم نگہبانی کرتا رہے۔ مرشد اس قدر

Marfat.com

باطن آباد ہو کہ طالب اسے حاضرات اسم اَللّٰہُ ذات کی مدد سے ظاہر و باطن میں ہر وقت حاضر ناظر سمجھے اور اس سے کامل اعتقاد رکھے۔ ہر عام و خاص مرشدی کا اہل نہیں ہوتا۔ مرشد تو پارس پتھر کی مثل ہوتا ہے جسے چھو کر لوہا سونا بن جاتا ہے۔ (کلید التوحید کلاں)

آپ مدظلہ الاقدس اپنے تصرف' اختیار اور نگاہ کے کمال سے مرید طالب کے نفس کا تزکیہ اور قلب کا تصفیہ کر کے اسے آئینے کی مانند شفاف بنا دیتے ہیں۔ بطور طبیب اسے اس کی تمام باطنی بیماریوں حسد' تکبر' لالچ' ہوس' کینہ عجب یا خود پسندی' بہتان وغیرہ سے مکمل طور پر نجات دلا کر اسے تمام خصائص رزیلہ سے بالکل پاک فرما دیتے ہیں اور پھر اس کے نفس کو امارہ سے لوامہ اور لوامہ سے ملہمہ کے درجے تک پہنچاتے ہوئے اسے تمام اوصافِ حمیدہ سچائی' خلوص' نیک نیتی' اللہ کی بے غرض محبت' صبر' استقامت' عاجزی' تسلیم و رضا' شکر سے مزیّن و آراستہ کر دیتے ہیں۔ طالب کی پرانی شخصیت کو اپنی صحبت و قرب کے فیض سے یکسر تبدیل کر کے اسے ایسی باکمال' خوش اخلاق' نور ایمان سے بھرپور شخصیت عطا کر دیتے ہیں کہ طالب خود بھی اپنے آپ کو پہچان نہیں پاتا۔ طالب کو ظلمت و جاہلیت سے نکال کر نورِ معرفت عطا کرتے ہیں جس کی روشنی میں وہ اپنے نفس کو پہچان کر اپنے اندر اپنے رب کی پہچان حاصل کرتا ہے۔ جیسا کہ حدیث قدسی میں فرمایا گیا:

❁ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ۔

ترجمہ: جس نے اپنے نفس کو پہچانا اس نے اپنے ربّ کو پہچانا۔

آپ مدظلہ الاقدس اپنے مریدین کو یوں پاک فرما دیتے ہیں جیسے کہ اس بیت میں سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

❁ کامل مرشد ایسا ہووے' جیہڑا دھوبی وانگوں چھٹے ھُو
نال نگاہ دے پاک کریندا، وِچ سجی صبون نہ گھتے ھُو
میلیاں نوں کر دیندا چِٹا' وِچ ذرّہ میل نہ رکھے ھُو
ایسا مرشد ہووے باھُوؒ' جیہڑا لُوں لُوں دے وچ وَسّے ھُو

Marfat.com

مسمّٰی آں کہ باشد لازوالی
نہ آں جا ذکر و فکر نہ وصالی
بود غرقش بہ وحدت عین دانی
فنافی اللہ شود سِرِّ نہانی

ترجمہ: مقامِ مسمّٰی لازوال مقام ہے جہاں پر ذکر، فکر و وصال کی گنجائش نہیں۔ اس مقام پر پہنچ کر طالبِ اللہ فنافی اللہ فقیر ہو جاتا ہے اور اُس پر رازِ پنہاں ظاہر ہو جاتا ہے۔ (محک الفقر کلاں)

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس صاحبِ مسمّٰی سروری قادری مرشد کامل اکمل جامع نورالہدیٰ کی تمام جامع صفات کا مجموعہ ہیں۔ سروری قادری مرشد کے تمام تصرفات اور اختیارات آپ مدظلہ الاقدس کی مبارک ذات میں جمع ہیں جن کا مشاہدہ آپ کا ہر وہ طالب مرید اپنے باطن میں کرتا ہے جس کا قلب آپ مدظلہ الاقدس کی مہربانی اور نگاہِ فیض سے زندہ ہو کر عالمِ لاھوت تک پرواز کرنے کے لائق ہو چکا ہے۔ البتہ جو طالب ابھی مقامِ ناسوت یعنی اس ظاہری دنیا میں ہی قید ہے وہ آپ مدظلہ الاقدس کی حقیقت سے بے خبر رہتا ہے اور آپ مدظلہ الاقدس کو ایک عام بشر ہی سمجھتا ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس کی ترتیب بھی یہی ہے کہ جو طالب جس مقام پر ہوتا ہے آپ اس سے اسی کے مقام کے مطابق گفتگو فرماتے ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس اپنے ہر طالب کی ہر ظاہری و باطنی حالت سے مکمل طور پر آگاہ ہوتے ہیں کہ یہی سروری قادری مرشد جامع نورالہدیٰ کا کمال ہے کہ اس کا کوئی طالب کسی بھی لمحہ اس کی نگاہوں سے اوجھل نہیں ہوتا خواہ دنیا کے کسی بھی کونے میں موجود ہو۔ جیسا کہ سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

❁ مرشد کامل وہ ہے جو طالب کے ہر حال، ہر قول، ہر فعل، حالتِ معرفت و قرب و وصال اور ہر حالت خطرات و دلیل اور وہم و خیال سے باخبر رہے۔ مرشد کو اس قدر ہوشیار ہونا چاہیے کہ وہ ہر وقت طالب کی گردن پر سوار رہے اور اس کی ہر بات اور ہر دم نگہبانی کرتا رہے۔ مرشد اس قدر

Marfat.com

باطن آباد ہو کہ طالب اسے حاضرات اسم اَللّٰہُ ذات کی مدد سے ظاہر و باطن میں ہر وقت حاضر ناظر سمجھے اور اس سے کامل اعتقاد رکھے۔ ہر عام و خاص مرشدی کا اہل نہیں ہوتا۔ مرشد تو پارس پتھر کی مثل ہوتا ہے جسے چھو کر لوہا سونا بن جاتا ہے۔ (کلید التوحید کلاں)

آپ مدظلہ الاقدس اپنے تصرف' اختیار اور نگاہ کے کمال سے مرید طالب کے نفس کا تزکیہ اور قلب کا تصفیہ کر کے اسے آئینے کی مانند شفاف بنا دیتے ہیں۔ بطور طبیب اسے اس کی تمام باطنی بیماریوں حسد' تکبر' لالچ' ہوس' کینہ عجب یا خود پسندی' بہتان وغیرہ سے مکمل طور پر نجات دلا کر اسے تمام خصائص رزیلہ سے بالکل پاک فرما دیتے ہیں اور پھر اس کے نفس کو امارہ سے لوامہ اور لوامہ سے ملہمہ کے درجے تک پہنچاتے ہوئے اسے تمام اوصافِ حمیدہ سچائی' خلوص' نیک نیتی' اللہ کی بے غرض محبت' صبر' استقامت' عاجزی' تسلیم و رضا' شکر سے مزیّن و آراستہ کر دیتے ہیں۔ طالب کی پرانی شخصیت کو اپنی صحبت و قرب کے فیض سے یکسر تبدیل کر کے اسے ایسی باکمال' خوش اخلاق' نور ایمان سے بھرپور شخصیت عطا کر دیتے ہیں کہ طالب خود بھی اپنے آپ کو پہچان نہیں پاتا۔ طالب کو ظلمت و جاہلیت سے نکال کر نورِ معرفت عطا کرتے ہیں جس کی روشنی میں وہ اپنے نفس کو پہچان کر اپنے اندر اپنے رب کی پہچان حاصل کرتا ہے۔ جیسا کہ حدیث قدسی میں فرمایا گیا:

❁ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ۔

ترجمہ: جس نے اپنے نفس کو پہچانا اس نے اپنے ربّ کو پہچانا۔

آپ مدظلہ الاقدس اپنے مریدین کو یوں پاک فرما دیتے ہیں جیسے کہ اس بیت میں سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

❁ کامل مرشد ایسا ہووے' جیہڑا دھوبی وانگوں چھٹے ھُو
نال نگاہ دے پاک کریندا، وِچ سجی صبون نہ گھتے ھُو
میلیاں نوں کر دیندا چٹا' وِچ ذرّہ میل نہ رکھے ھُو
ایسا مرشد ہووے باھُوؒ' جیہڑا لُوں لُوں دے وچ وَسّے ھُو

Marfat.com

مفہوم: مرشد کامل کو دھوبی کی طرح ہونا چاہیے، جس طرح دھوبی کپڑوں میں میل نہیں چھوڑتا اور میلے کپڑوں کو صاف کر دیتا ہے اسی طرح مرشد کامل اکمل طالب کو ورد و وظائف، چلہ کشی اور رنجِ ریاضت کی مشقت میں مبتلا نہیں کرتا بلکہ اسمِ اَللّٰہُ ذات کی راہ دکھا کر اور صرف نگاہِ کامل سے تزکیۂ نفس کر کے اس کے اندر سے قلبی اور روحانی امراض کا خاتمہ کرتا ہے اور اسے خواہشاتِ دنیا اور نفس سے نجات دلا کر اور غیر اللہ کی محبت دل سے نکال کر صرف اللہ تعالیٰ کی محبت اور عشق میں غرق کر دیتا ہے۔ مرشد تو ایسا ہونا چاہیے جو طالب کے لُوں لُوں میں بستا ہو۔ (ابیاتِ باھُوؒ کامل)

بطور رہنما آپ مدظلہ الاقدس طالبانِ مولیٰ کو اس دنیا' نفس و شیطان کی فریب کاریوں' پھندوں اور آفتوں سے بھرپور جنگل سے بآسانی نکال کر قربِ حق تعالیٰ تک لے جاتے ہیں۔ ہر لمحہ ہر قدم پر آپ مدظلہ الاقدس باطن میں طالبِ مولیٰ کی خواجہ خضر کی طرح رہنمائی کرتے ہیں۔ راہِ فقر میں جہاں کہیں مشکل مقامات آئیں آپ مدظلہ الاقدس طالب کی ہمت بندھاتے ہوئے خود اپنی مہربانی سے اسے وہاں سے گزارتے اور اس کی راہ کی مشکلوں کو آسان بناتے ہیں۔ لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ طالب مرشد پر کامل یقین اور اعتقاد رکھے اور صدق اور اخلاصِ نیت سے اُن کی اطاعت کرے۔ جو طالب مرشد کی نافرمانی کرتے ہوئے ان کے ظاہر میں بتائے ہوئے طریقے یا باطنی طور پر الہام کیے گئے حکم پر عمل نہ کرے گا' وہ ان آفتوں اور پھندوں میں پھنس سکتا ہے۔ ان سے بچنے کے لیے لازم ہے کہ مرشد کی فراست، تجربے اور اعلیٰ ترین مقام و مرتبے پر یقین اور اعتقاد کر کے اُن کی مکمل اطاعت بغیر کسی اعتراض کے کی جائے۔ اگر طالب پر خلوص ہو اور مرشد پاک کی مکمل اطاعت کرے تو ممکن ہی نہیں کہ آپ مدظلہ الاقدس جیسا کامل رہنما اسے دنیا و شیطان و نفس کے کسی بھی فریب میں پھنسنے دے۔

مُرشد سدا حیاتی والا باھُوؒ اوہو خضر تے خواجہ ھُو

آپ مدظلہ الاقدس اپنی رہنمائی میں طالبِ مولیٰ کو اس دنیا کے جنگل سے نکال کر عالمِ ناسوت کا سفر طے کراتے ہوئے عالمِ ملکوت سے عالمِ لاھوت تک لے جاتے ہیں جہاں وہ اپنے پروردگار

Marfat.com

سے ملاقات کرتا ہے۔ ان تمام عالموں میں شیطان کے جال موجود ہیں جیسا کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''اے غوث الاعظم (رضی اللہ عنہ)! جب تم نے میرے حرم میں داخل ہو جانے کا ارادہ کیا تو مِلک' ملکوت اور جبروت کسی کی طرف توجہ نہ کرو کیونکہ مِلک (ناسوت[1]) عالم کا شیطان ہے' ملکوت[2] عارف کا شیطان ہے اور جبروت[3] واقف کا شیطان ہے۔ جس نے ان میں سے کسی سے رضا و رغبت کی وہ میرے نزدیک مردودوں میں سے ہے۔'' (رسالہ الغوثیہ)

ان تمام عالموں کے شیطانی جالوں سے بچ کر نکلنا مرشد کامل اکمل کی رہنمائی کے بغیر ممکن نہیں جو شیطان کی تمام چالوں سے بھی واقف ہے اور ان سے بچنے کے طریقوں سے بھی۔ سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

❁ اگر تُو نجات چاہتا ہے تو ایسے شیخِ کامل کی صحبت اختیار کر جو اللہ تعالیٰ کے حکم اور علمِ خداوندی کو جاننے والا ہو اور وہ تجھے علم پڑھائے اور ادب سکھائے اور تجھے اللہ تعالیٰ کے راستہ سے واقف کر دے۔ مرید کو دستگیر اور رہبر اور رہنما کے بغیر چارہ نہیں کیونکہ وہ ایک ایسے جنگل میں ہے کہ جس میں کثرت کے ساتھ اژدھے اور بچھو ہیں اور طرح طرح کی آفات' پیاس اور ہلاک کرنے والے درندے ہیں۔ پس وہ شیخِ کامل دستگیر اس کو ان آفات سے بچائے گا اور اس کو پانی اور پھل دار درختوں کی جگہ بتاتا رہے گا۔ جب مرید بغیر رہنما اور شیخِ کامل کے درندوں اور سانپ اور بچھوؤں اور آفات سے بھرے ہوئے جنگل میں چلے گا تو نقصان اٹھائے گا۔

اے دنیا کے راستہ کے مسافر! تو قافلہ اور رہنما اور رفیقوں سے جدا نہ ہو ورنہ تیرا مال اور جان سب

---

[1] یہ مادی دنیا جہاں انسان جسمانی صورت میں موجود ہے۔

[2] عالمِ مثال جہاں ارواح مثالی صورت میں موجود ہیں۔

[3] عالمِ ارواح۔ ناسوت، ملکوت اور جبروت سے آگے عالمِ لاھُوت ہے جو انسان کا اصلی وطن ہے اور جس کی حد پر پہنچ کر ہی اسے دیدار و قربِ الٰہی میسر آتا ہے۔

Marfat.com

چلے جائیں گے اور اے آخرت کے راستہ کے مسافر تو ہمیشہ مرشد کامل کے ساتھ رہ وہ تجھے منزلِ مقصود تک پہنچا دے گا۔ تو اس راستہ میں اس کی خدمت کرتا رہ، اس کے ساتھ حسنِ ادب سے پیش آ اور اس کی رائے سے علیحدہ نہ ہو۔ وہ تجھے علم سکھائے گا اور تجھے اللہ تعالیٰ کے نزدیک کر دے گا۔

(الفتح الربانی مجلس۔50)

آپ مدظلہ الاقدس نہ صرف طالب کو ان تمام عالموں سے بآسانی نکال کر قربِ الٰہی میں پہنچاتے ہیں بلکہ ہر دم اس کی نگہبانی کرتے ہیں تا کہ وہ کسی بھی لمحے شیطان کے فریب میں نہ پھنس جائے۔

مُرشد کامل ایسا ملیا' جس دِل دی تاکی لائی ھُو
میں قربان اس مُرشد باھوؒ' جس دَسیّا بھید اِلٰہی ھُو

مفہوم: اللہ کے فضل وکرم سے ہمیں ایسا مرشد کامل ملا ہے جس نے ہمارے دل اور روح کے تمام دریچے کھول کر دیدارِ الٰہی سے فیض یاب کر دیا ہے۔ میں اپنے مرشد پر قربان جس نے ہمیں اللہ کے تمام اسرار کا علم عطا کیا ہے۔

بطور معلم آپ مدظلہ الاقدس طالبانِ مولیٰ کو ان کی استعداد اور طلب سے بڑھ کر علمِ لدُنی اور علمِ اسرارِ الٰہی عطا فرماتے ہیں۔ دنیاوی طور پر ایک عام ذہنی استعداد اور کم تعلیم یافتہ طالب بھی جب آپ مدظلہ الاقدس کی صحبت میں خلوصِ نیت اور علم کی طلب لے کر بیٹھتا ہے تو آپ کی گفتگو اور باطنی توجہ سے اس پر ایسے ایسے بھید اور اسرارِ الٰہی ظاہر ہوتے ہیں جن تک بڑے بڑے عالموں اور فاضلوں کی بھی رسائی نہیں۔ آیات قرآنی کے حقیقی معنی آپ مدظلہ الاقدس کے فیضِ علمِ لدّنی کی بدولت طالب کے قلب پر منکشف ہوتے ہیں۔ کتاب کا اصل علم اور سب سے قوت والا علم ''علمِ لدّنی'' آپ مدظلہ الاقدس کے قلب میں مانند سمندر ٹھاٹھیں مار رہا ہے جہاں سے طالب مسلسل فیض یاب ہو رہے ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے بعض اوقات طالب کے قلب پر اسرارِ الٰہی میں سے ایسا نادر نکتہ منکشف ہوتا ہے جس کا تذکرہ تصوف اور طریقت کی کسی کتاب میں نہیں ہوتا۔ طالب اللہ کی اس مہربانی اور مرشد پاک کے اس فیضِ بے بہا پر خود حیرت زدہ رہ

Marfat.com

جاتا ہے۔

❁ مرشد ہادی سبق پڑھایا، بِن پڑھیوں پیا پڑھیوے ھُو
اُنگلیاں وچ کناں دے دِتیاں، بِن سُنیوں پیا سنیوے ھُو
نین نیناں وَلّوں تُر تُر تکدے، بن ڈِٹھیوں پیا دِسیوے ھُو
باھُوؒ ہر خانے وِچ جانی وَسدا، گن سِر اوہ رکھیوے ھُو

مفہوم: مرشد ہادی نے اسمِ اَللّٰہُ ذات کا ایسا سبق پڑھایا ہے کہ میرا دِل ہر لمحہ اسے پڑھ رہا ہے۔ کانوں میں انگلیاں دے لوں تب بھی یہ ذِکر مجھے سنائی دے رہا ہے اور اب تو حالت یہ ہے کہ آنکھیں متواتر دیدارِ محبوب میں مصروف رہتی ہیں اگر ظاہری آنکھیں بند بھی کرلوں تو بھی محبوبِ حقیقی دکھائی دیتا ہے۔ اب تو محبوب جسم کے لوں لوں، کان اور سر یعنی پورے وجود میں جلوہ گر ہے۔ (ابیاتِ باھُوؒ کامل)

آپ مدظلہ الاقدس کے ان تمام فیوض و برکات سے مستفید طالب اپنے باطنی مشاہدے سے آپ کی مبارک ذات میں ان تمام نشانیوں کو ملاحظہ کرتے ہیں جن کا تذکرہ حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصانیف میں کیا اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ آپ مدظلہ الاقدس کی ہی مبارک ذات کا نقشہ کھینچ رہے ہیں یا آپ ہی کی تصویر پیش کر رہے ہیں۔ حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

❁ دانا بن اور جان لے! اللہ تعالیٰ کا راز صاحبِ راز (مرشد کامل اکمل) کے سینے میں ہے۔ (عین الفقر)

❁ قدرتِ توحید کا دریائے وحدت مومن کے دل میں موجزن رہتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے قرب و وصال کا طالب ہے اُسے چاہیے کہ سب سے پہلے مرشدِ کامل مکمل کی طلب کرے کیونکہ مرشدِ کامل مکمل دل کے خزانوں کا مالک ہوتا ہے۔ (عین الفقر)

❁ مرشدِ کامل کے بغیر اگر کوئی ساری عمر ریاضت کے پتھر سے سر پھوڑتا رہے پھر بھی اسے کوئی

Marfat.com

فائدہ نہ ہوگا۔ بغیر پیر و مرشد کوئی اللہ تک نہیں پہنچ سکتا کیونکہ مرشد باطن کی راہ کے تمام مقامات و منازل سے آگاہ ہوتا ہے اور ہر مشکل کا مشکل کشا ہوتا ہے۔ مرشد کامل توفیقِ الٰہی کا دوسرا نام ہے۔ توفیقِ الٰہی کے بغیر کوئی بھی کام سرانجام نہیں دیا جا سکتا۔ مرشد جہاز کے تجربہ کار اور باخبر جہاز ران کی مانند ہوتا ہے جسے راستے میں آنے والی تمام آفات اور مشکلات (اور ان کے حل) کا علم ہوتا ہے۔ اگر بحری جہاز پر تجربہ کار جہاز ران نہ ہو تو جہاز ڈوب کر غرق ہو جاتا ہے۔ مرشد خود ہی جہاز ہے اور خود ہی جہاز ران ہے: فَهِمَ مَن فَهِمَ (جو سمجھ گیا سو سمجھ گیا)۔ (عین الفقر)

آپ مدظلہ الاقدس طالب کے باطن کو باصفا بنا کر اپنے دست مبارک سے اس کے قلب پر اسم اَللّٰہُ ذات اس طرح نقش کر دیتے ہیں جو تا ابد مٹ نہیں سکتا۔ پس جس قلب پر اسم اَللّٰہُ ذات نقش ہوا سے کبھی فنا نہیں۔ ایسا قلب کامل حیات کا حامل بن جاتا ہے۔ حدیث پاک ہے:

❁ اَلشَّیْخُ یُحْیِ وَیُمِیْتُ اَیْ یُحْیِ الْقَلْبَ الْمَیِّتَ الْمُرِیْدُ بِذِکْرِ اللّٰہِ۔

ترجمہ: شیخ (مرشد) ہی زندہ کرنے والا اور شیخ ہی مارنے والا ہے۔ شیخ مرید کے مردہ دِل کو اللہ کے ذکر سے زندہ کرتا ہے۔ (سلطان الوھم)

آپ مدظلہ الاقدس مریدین کے مردہ قلوب کو ایسی حیات عطا فرماتے ہیں جو معرفتِ الٰہی سے معمور اور نورِ الٰہی سے منور ہے جیسا کہ حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

❁ اے اللہ کے بندے تو اولیا کرام کی صحبت اختیار کر کیونکہ ان کی یہ شان ہوتی ہے کہ جب کسی پر نگاہ اور توجہ کرتے ہیں تو اس کو (روحانی) زندگی عطا کر دیتے ہیں اگرچہ وہ شخص جس کی طرف نگاہ پڑی ہے یہودی یا نصرانی یا مجوسی ہی کیوں نہ ہو۔ اگر وہ شخص مسلمان ہوتا ہے تو اس کے ایمان یقین و استقامت میں زیادتی ہوتی ہے۔ (ملفوظاتِ غوثیہ)

❁ اولیا کرام کی یہ شان ہوتی ہے کہ دنیا اور آخرت ان کے دلوں اور آنکھوں سے غائب ہو چکی ہے اور انہوں نے اپنے پروردگار کو دیکھ لیا ہے۔ پس اگر وہ تجھے دیکھتے ہیں تو تجھے نفع پہنچاتے ہیں۔ ولی کامل جب خشک زمین کو دیکھتا ہے تو اللہ اس کو زندہ کر دیتا ہے اور اس میں سبزہ اُگا دیتا

Marfat.com

ہے۔(ملفوظاتِ غوثیہ)

حدیث مبارکہ ہے:

☆ قَائِلُوْنَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کَثِیْرًا وَّمُخْلِصُوْنَ قَلِیْلاً

ترجمہ: کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا زبان سے اقرار کرنے والے تو بہت ہیں لیکن مخلص بہت کم ہیں۔

حقیقی مسلمان بننے کے لیے کلمہ طیبہ کے زبان سے اقرار کے ساتھ ساتھ اخلاص کے ساتھ تصدیق بالقلب بھی لازمی ہے لیکن افسوس اس دور میں کسی کو یہ ہی نہیں معلوم کہ تصدیق بالقلب سے کیا مراد ہے۔ جب تک طالبِ مولیٰ ہر غیر اللہ کی نفی (لَآ اِلٰہَ نہیں کوئی معبود) کر کے ہر غیر ماسویٰ اللہ سے پاک نہیں ہو جاتا وہ اِلَّا اَللّٰہُ (سوائے اللہ کے) کے مرتبہ پر نہیں پہنچ سکتا۔ تصدیق بالقلب واحد اللہ کے دیدار و معرفت کے بغیر ممکن نہیں کیونکہ دیدار و معرفت حاصل کرنے کے بعد ہی قلب گواہی دے سکتا ہے کہ بیشک اللہ واحد ہے اور اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ قرب و دیدار اور معرفتِ الٰہی کے یہ مراتب بغیر کامل مرشد کی رہنمائی کے از خود حاصل کرنا ناممکن ہیں۔ سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

❁ جان لے کہ مذکورہ بالا (معرفت اور حقیقت کے) مراتب خالص توبہ اور مرشد کامل کی تلقین کے بغیر حاصل نہیں ہوتے جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا: وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى (الفتح۔26) ترجمہ: اور ان پر تقویٰ کا کلمہ لازم کیا۔ اور وہ کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے بشرطیکہ یہ (کلمہ) کسی ایسے قلب سے اخذ کیا جائے جو صاحبِ تقویٰ (مرشد کامل) کا ہو اور جس میں ذاتِ الٰہی کے سوا کچھ (موجود) نہ ہو۔ اس سے مراد وہ کلمہ نہیں جو عوام کی زبانوں پر ہے۔ بے شک (کلمے کے) الفاظ ایک ہی ہیں لیکن (باطنی) معانی میں فرق پایا جاتا ہے۔ اور جب توحید کا یہ بیج زندہ دل (مرشد کامل) سے اخذ کیا جائے تو یہ قلب کو زندہ کرتا ہے۔ پس یہی بیج کامل بیج ہوتا ہے۔ (سر الاسرار)

Marfat.com

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس اسم اَللّٰہُ ذات اور کلمہ توحید کی حقیقت سمجھا کر اس کی تلقین سے مردہ دلوں کو حیات بخشتے ہیں۔ طالب کو اقرار باللسان سے تصدیق بالقلب پر پہنچا کر اس کے ایمان کی تکمیل کرتے ہیں۔ کلمۂ توحید کا اصل فیض اور اثر صرف اس کے الفاظ میں نہیں بلکہ اس کے حقیقی معنوں میں پنہاں ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس اپنی تلقین سے طالب پر کلمۂ توحید کے اصل معنی کھول دیتے ہیں جس کے بعد طالب دیدارِ الٰہی حاصل کر کے اپنی باطنی آنکھوں سے، جو آپ ہی کی مہربانی سے اپنی بصیرت حاصل کرتی ہیں، یہ دیکھنے کے لائق بن جاتا ہے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ''نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے۔'' آپ ہی کی مہربانی اور رہنمائی سے طالب کو مجلسِ محمدی تک رہنمائی حاصل ہوتی ہے جہاں وہ '' مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)'' کی حقیقی قلبی تصدیق کر کے اپنے ایمان کی تکمیل کو پہنچتا ہے۔

پس آپ مدظلہ الاقدس اپنی مہربانی اور اپنے بے پایاں فیض سے ایک طالب کو اَسْفَلَ سَافِلِیْنَ کے مرتبے سے اٹھا کر احسن تقویم کے مقام تک پہنچا دیتے ہیں۔ بے شک آپ کا وجود طالبانِ مولیٰ پر اللہ کا احسانِ عظیم ہے۔ اس احسانِ عظیم کا تشکر کسی طور ممکن نہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس کی ذات طالبانِ مولیٰ کے لیے ایسا محور و مرکز بن جاتی ہے جس کی مقناطیسی کشش انہیں کسی بھی لمحہ آپ مدظلہ الاقدس سے جدا نہیں ہونے دیتی۔ ہر طالب اپنے اپنے مدار میں بس آپ ہی کے گرد گردش کرتا رہتا ہے۔ جیسا کہ حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

❁ مرشد مکہ تے طالب حاجی، کعبہ عشق بنایا ھُو
وِچ حضور سدا ہر ویلے، کریئے حج سوایا ھُو
ہِک دَم میتھوں جدا نہ ہووے، دِل مِلنے تے آیا ھُو
مرشد عین حیاتی باھُوؒ، میرے لُوں لُوں وِچ سمایا ھُو

مفہوم: مرشد مکہ، کعبہ عشق اور طالبِ مولیٰ حاجی ہے۔ ایسا طالبِ مولیٰ ہر لمحہ حضوری کی حالت

Marfat.com

میں رہتا ہے اور عشق کا طواف کرتا رہتا ہے یہی اس کا حج ہے۔ایک لمحہ کے لیے بھی مرشد مجھ سے جدا نہیں ہوتا اب تو دِل مکمل وصال چاہتا ہے۔مرشد روح کی طرح میرے لُوں لُوں میں سمایا ہوا ہے۔(ابیاتِ باھُوؒ کامل)

❁ ایہہ تن میرا چشماں ہووے تے میں مرشد ویکھ نہ رَجّاں ھُو
لُوں لُوں دے مُڈ لکھ لکھ چشماں، ہِک کھولاں تے ہِک گجّاں ھُو
اِتنا ڈِٹھیاں صبر ناں آوے میں ہور کِتے وَل بھجّاں ھُو
مرشد دا دیدار ہے باھُوؒ مینوں لکھ کروڑاں حجّاں ھُو

مفہوم: کاش! میرا سارا جسم آنکھ بن جائے تا کہ وہ یکسو ہو کر ہر لمحہ مرشد کا دیدار کرتا رہے بلکہ یہ بھی کم ہے، میری طلب تو یہ ہے کہ میرے جسم کے روئیں روئیں میں لاکھ لاکھ آنکھیں ہوں تا کہ آنکھ جھپکتے وقت لمحہ بھر کے لئے کچھ آنکھیں بند بھی ہو جائیں تو میں باقی کھلی آنکھوں سے مرشد کے دیدار میں محو رہوں۔کیونکہ مرشد کے دیدار میں ہر لمحہ محو رہنا ہی طالب کے لئے کامیابی کی کلید ہے۔ اتنی آنکھوں سے دیدار کرنے کے باوجود بھی میری طلب اور خواہش کم نہیں ہو رہی اور بے چینی اور بے قراری بڑھتی ہی جا رہی ہے جو مجھے اگلی منزل کی خبر دیتی ہے اور مرشد کا دیدار تو میرے لئے کروڑ ہا حج کے برابر ہے۔اللہ کرے یہ حالت مجھے ہمیشہ نصیب رہے۔(آمین)(ابیاتِ باھُوؒ کامل)

طریقۂ تربیت

حدیث مبارکہ ہے:

❁ اَلشَّیْخُ فِیْ قَوْمِہٖ کَنَبِیٍّ فِیْ اُمَّتِہٖ

ترجمہ: شیخ (مرشدِ کامل) اپنی قوم (مریدوں) میں ایسے ہوتا ہے جیسے کہ ایک نبی اپنی اُمت میں۔

Marfat.com

یعنی مرشد کامل اکمل اپنے مریدین کی تربیت بالکل اسی طرح سے کرتا ہے جیسا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی فرمائی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد مبارکہ ہے:

❁ میری امت کے آخری دور میں ہدایت اسی طرح پہنچے گی جیسے میں تمہارے درمیان پہنچا رہا ہوں۔ (مسلم)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا طریقہ تربیت کیا تھا؟ کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو طویل ورد اور وظائف میں مشغول فرمایا تھا؟ اس کا جواب ہمیں قرآنِ مجید کی اس آیت مبارکہ سے ملتا ہے:

❁ هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلاً مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ (الجمعہ۔2)

ترجمہ: وہی اللہ ہے جس نے معبوث فرمایا اُمیوں میں سے ایک رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جو پڑھ کر سناتا ہے ان کو اس کی آیات اور (اپنی نگاہِ کامل سے) ان کا تزکیۂ نفس (نفسوں کو پاک) کرتا ہے اور انہیں کتاب کا علم (علمِ لدُنی) اور حکمت سکھاتا ہے۔

اس آیت سے ثابت ہوتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو قرآن پاک کی تعلیم دیتے اور پھر نگاہِ کامل سے ان کا تزکیہ فرماتے تاکہ ان کے قلوب پاک ہو کر قرآن کے نور کو جذب کرنے کے اہل ہو سکیں۔ جب نفس کا تزکیہ ہو جاتا تو تصفیۂ قلب خود بخود ہو جاتا اور جلوۂ حق آئینۂ دل میں صاف نظر آنے لگتا اور دل جلوۂ حق کے لیے بے قرار رہنے لگتا۔ یہ بے قراری دراصل عشقِ الٰہی کا آغاز ہے اور عشقِ حقیقی کا یہ شعلہ محبوبینِ الٰہی کی نورانی صحبت کے بغیر نہیں بھڑکتا۔

حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ''ایک دفعہ مجھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ملے تو انہوں نے میری خیریت پوچھی کہ اے حنظلہ! (رضی اللہ عنہ) کیا حال ہے؟ میں نے کہا! حنظلہ منافق ہو گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ کیا کہہ رہے ہو؟ میں نے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ان کی محفل میں حاضر ہوتا ہوں اور جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

جنت دوزخ کا ذکر فرما رہے ہوتے ہیں تو ہمیں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ انہیں ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں اور دل میں ایمان کی حالت یہ ہوتی ہے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی یاد نہیں رہتا اور دل اللہ کی محبت اور عشق سے لبریز ہو جاتا ہے لیکن جب ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اور نظر سے ہٹ کر دنیاوی کاموں یعنی گھروں، اہل وعیال اور مال و جائیداد میں مصروف ہو جاتے ہیں تو یہ حالت نہیں رہتی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہٗ نے جب یہ سنا تو فرمایا ''بخدا میری بھی یہی حالت ہے۔'' حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہٗ وہاں سے چلے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، میں نے عرض کی ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! حنظلہ منافق ہو گیا ہے۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''وہ کیسے؟'' میں نے عرض کی ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب ہم آپ کی بارگاہ میں آپ کی نگاہ کے سامنے ہوتے ہیں تو ہمارے ایمان کی حالت کچھ اور ہوتی ہے اور جب ہم اپنے گھروں کو چلے جاتے ہیں تو ہمارے دل میں ایمان کی حالت وہ نہیں رہتی جو آپ کی بارگاہ میں ہوتی ہے۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''قسم ہے مجھے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر تمہاری حالت ہمیشہ ایسی ہی رہے جیسی کہ میرے پاس اور میری محفل میں ہوتی ہے تو فرشتے آرام گاہوں اور راستوں میں تمہارے ساتھ مصافحہ کریں لیکن اے حنظلہ! یہ گھڑی کبھی کبھی میسر آتی ہے (یعنی یہ صرف میری صحبت میں ہی میسر آسکتی ہے)۔''

اسی طرح جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہٗ سے فرمایا کہ تم میں سے کسی کا ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہوتا جب تک وہ مجھ سے اپنی جان، مال اور اولاد سے زیادہ محبت نہیں رکھتا تو یہ سن کر حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ حضور (ﷺ)! میں اپنے اندر یہ کیفیت محسوس نہیں کرتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''کیا تم محسوس نہیں کرتے''؟ اِس خطاب سے حضرت عمرؓ کے مراتب بلند ہو گئے اور فوراً عرض کیا کہ اب محسوس کرتا ہوں۔ ایک دن آنحضرت ﷺ حضرت معاذ بن جبلؓ (یا کسی اور صحابیؓ) کو یمن کا عامل مقرر کر کے بھیج رہے تھے۔ انہوں نے عرض کیا ''حضور (ﷺ)! میرے

Marfat.com

اندر عامل بننے کی صلاحیت نہیں ہے۔'' آپ ﷺ نے اِن کے کندھے کو چھوا تو وہ فوراً چلا اُٹھے ''حضور (ﷺ)! اب وہ صلاحیت میں اپنے اندر محسوس کرتا ہوں۔'' یہ ہے باطنی توجہ سے تزکیۂ نفس کرنا اور روحانی مراتب بلند کرنا۔

یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نگاہِ کامل اور صحبت کا فیض ہی تھا جس کی بدولت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں موجود تمام عیوب نہ صرف ختم ہو گئے بلکہ وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرتِ کاملہ کا ہی عکس بن گئے۔ تابعین نے روحانی پاکیزگی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی صحبت میں رہ کر پائی اور تبع تابعین نے تابعین کی صحبت سے۔ فیضانِ نبوت کا یہ سلسلہ خلافت در خلافت اب تک جاری ہے۔ چونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رسالت تا قیامت قائم ہے اس لیے قیامت تک ہر دور میں علمائے حق، عارفین اور اولیائے کاملین رحمتہ اللہ علیہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے روحانی وارث ہوتے رہیں گے۔ ان ہستیوں نے علم، اخلاق، تقویٰ، ایمان اور روحانی قوتیں وغیرہ سب کچھ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ورثے میں پایا ہے۔

سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

❁ تمہارے درمیان صورتاً کوئی نبی موجود نہیں ہے کہ تم اس کی اتباع کرو۔ پس جب تم حضور نبی کریم ﷺ کے متبعین (مرشدِ کامل) کی اتباع کرو گے جو کہ حضور نبی کریم ﷺ کی حقیقی اتباع کرنے والے اور اتباع میں ثابت قدم ہیں تو گویا تم نے نبی کریم ﷺ کی اتباع کی۔ جب تم ان کی زیارت کرو گے تو گویا تم نے نبی کریم ﷺ کی زیارت کی۔ (الفتح الربانی۔ مجلس 14)

❁ ولیٔ کامل (مرشد کامل اکمل) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس ولایت کا حامل ہوتا ہے جو آپ ﷺ کی نبوتِ باطن کا جزو ہے اور آپ ﷺ کی طرف سے اُس (ولیٔ کامل) کے پاس امانت ہوتی ہے۔ (سرالاسرار۔ فصل نمبر 5)

جو شخص بھی خلوصِ دل اور صدقِ نیت سے ان اولیا کرام کی صحبت میں بیٹھتا ہے، اس کے دل میں بھی وہ نور سرایت کر جاتا ہے جو انہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے حاصل کیا تھا اور اس کا ظاہر و

Marfat.com

باطن سنور جاتا ہے۔اس کی زندہ مثالیں ہماری آنکھوں کے سامنے موجود ہیں۔سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ کی نگاہِ کامل پڑتے ہی قزاقوں کا پورا گروہ تائب ہوکر ولایت کے اعلیٰ درجات پر فائز ہوگیا۔حضرت امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ حضرت بشر حافی رحمتہ اللہ علیہ کی بارگاہ میں پہنچے تو حقیقت تک رسائی پا گئے۔حضرت امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ حضرت بہلول دانا رحمتہ اللہ علیہ کی صحبت میں رہے تو امام سے بلند ہوکر ولایتِ کاملہ کے درجات پر فائز ہو گئے۔مختصر یہ کہ اولیا کرام کی صحبت میں بیٹھنے والا کبھی خالی ہاتھ اور بے مراد نہیں رہتا۔حدیث مبارکہ ہے:

ترجمہ: یہ وہ لوگ ہیں جن کے پاس بیٹھنے والا بد بخت نہیں رہتا۔(صحیح مسلم)

آج کل کے مادہ پرست دور میں لوگوں کے پاس اتنا وقت اور ہمت نہیں رہی کہ وہ نفسانی بیماریوں سے نجات حاصل کرنے کے لیے محنت، ریاضت اور سخت مجاہدات کریں اور وردو وظائف وغیرہ میں مصروف رہیں۔ بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ زیادہ وردو وظائف سے نفس پاک ہونے کی بجائے عبادات کے غرور میں مبتلا ہوکر مزید میلا اور موٹا ہو جاتا ہے۔حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی تعلیمات کے مطابق اس کے لیے بہترین اور آسان ترین طریقہ ذکر اور تصور اسم اَللّٰہُ ذات ہے اور سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس اس روئے زمین پر اور مشائخ سروری قادری میں وہ واحد ہستی ہیں جو اپنے ہر طالب کو بیعت کے پہلے روز ہی سلطان الاذکار (اسمِ اعظم) ''ھُو'' عطا فرما دیتے ہیں اور اسمِ اَللّٰہُ ذات کا نقش تصور اور مشقِ مرقومِ وجودیہ کے لیے عطا فرما کر فقر کی انتہا پر پہنچنا آسان کر دیتے ہیں۔

ذکر تصور اسم اَللّٰہُ دا، سلطان العاشقین کولوں جیہڑا پائے
ھُو دے تصور وچ رہے ہمیشہ، ذاتی اسم او کمائے
مشقِ مرقوم وجودیہ دے نال، اپنے تن نوں او پاک کرائے
سلطان نجیب صادقاں عاشقاں نوں، اللہ دے نال ملائے

Marfat.com

آپ مدظلہ الاقدس سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کے ان الفاظ کی عملی تفسیر ہیں:

❁ ان کی نظر سراسر نورِ وحدت اور کیمیائے عزت ہے۔ جس طالب پر ان کی نگاہ پڑ جاتی ہے وہ مشاہدہ ذاتِ حق تعالیٰ ایسے کرنے لگتا ہے گویا اس کا سارا وجود مطلق نور بن گیا ہو۔ انہیں طالبوں کو ظاہری وردو ظائف اور چلہ کشی کی مشقت میں ڈالنے کی حاجت نہیں ہے۔ (رسالہ روحی شریف)

لیکن یہ بھی حقیت ہے کہ فقر کی انتہا تک صرف وہی طالب پہنچ سکتا ہے جس کی طلب اللہ تعالیٰ کی پہچان، دیدار اور مجلسِ محمدی کی دائمی حضوری ہو۔ منافق، ریاکار، طالبِ دنیا اور طالبِ عقبیٰ (جنت کے لیے زہد وریاضت کرنے والا) اس مقام تک ہرگز نہیں پہنچ سکتا۔

طالب بن کے عاجزی نال' سلطان العاشقین کول جیہڑا آ جاوے
سوہنے مرشد دا لڑ پھڑ کے' ازلی نصیبہ فقر او پا جاوے
جیہڑا تینوں بھل جاوے' شیطان مردود نوں او بھا جاوے
سلطان محمد نجیب الرحمٰن روپ اللہ دا اے' جو جانے فقرِ محمدیؐ پا جاوے

آپ مدظلہ الاقدس خود بھی شریعت مطہرہ کی مکمل پیروی فرماتے ہیں اور اپنے مریدین کو بھی ذکر و تصورِ اسم اَللّٰہُ ذات کے ساتھ نماز، روزہ کی پابندی اور کلمہ طیب و درود پڑھنے کی تلقین فرماتے ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس قدمِ محمد پر ہونے کی بنا پر اپنے طالبوں کی تربیت بالکل اسی طرز پر فرماتے ہیں جس طرح آقا پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی فرمائی۔ آقا پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تربیت کا آغاز دارِ ارقم سے فرمایا، انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دی، مختلف آزمائشوں سے گزارا اور مختلف قسم کی ڈیوٹیاں (ذمہ داریاں) لگائیں۔ غرضیکہ ظاہری و باطنی مجاہدہ کے ذریعے مختلف مراحل سے گزارنے کے دوران اپنی نگاہِ کامل سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نفوس کا تزکیہ کیا اور ان کے باطن کو منور فرمایا نہ کہ ورد و وظائف اور چلہ کشی سے۔ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے بھی طالبانِ مولیٰ کی باطنی تربیت کے لیے صفہ کے چبوترے کی طرز پر خانقاہ قائم فرمائی ہے جہاں

Marfat.com

دنیا بھر سے طالبانِ مولیٰ آپ مدظلہ الاقدس سے ملاقات کرنے اور آپ مدظلہ الاقدس کی ذات مبارکہ سے فیض یاب ہونے کے لیے آتے ہیں۔ کچھ طالبانِ مولیٰ بدنی ڈیوٹیاں مثلاً برتنوں اور خانقاہ کی صفائی، لنگر پکانا اور تقسیم کرنا، کتابوں کی کمپوزنگ، پرنٹنگ وغیرہ سرانجام دیتے ہیں۔ جو طالبانِ مولیٰ کاروباری یا خاندانی مصروفیات کی بنا پر خانقاہ میں ڈیوٹی نہیں کر سکتے وہ اللہ تعالیٰ کے فرمان ''تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک تم اللہ کی راہ میں وہ شے خرچ نہ کرو جسے تم سب سے زیادہ عزیز رکھتے ہو۔'' (آل عمران) کے پیش نظر اپنے مال کو اللہ کے کاموں میں استعمال کرتے ہیں اور لنگر پاک یا مرشد پاک کی قائم کردہ جماعت کے کسی بھی شعبہ میں مالی تعاون کرتے ہیں جو جہاد بالمال کے زمرے میں آتا ہے۔ اس کے علاوہ پڑھے لکھے لوگ اپنی تعلیمی صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر دعوت وتبلیغ کے کام میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ کچھ مضامین لکھتے ہیں اور کچھ مشائخ سروری قادری کی کتب کا عربی، فارسی اور پنجابی سے اُردو اور انگلش میں ترجمہ کر کے معرفتِ حق کا پیغام لوگوں تک پہنچانے کی خدمت سرانجام دینے میں مصروف ہیں جو جہاد بالقلم ہے۔ ظاہری طور پر طالبِ مولیٰ ان اعمال میں مصروف ہوتا ہے اور باطن میں ذکر وتصور اسمِ اَللّٰہُ ذات میں مشغول رہتا ہے۔ اسی ظاہری وباطنی مجاہدے کے دوران آپ مدظلہ الاقدس خالص طالبوں کا اپنی نگاہِ کامل سے تزکیہ فرماتے ہیں جس کا اثر طالبِ مولیٰ واضح طور پر اپنے باطن میں محسوس کرتا ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس کی روحانی صحبت اور نگاہ کا فیض آہستہ آہستہ طالب کو دنیا، نفس اور شیطان کے شکنجے سے آزاد کر کے اللہ کی راہ پر گامزن کر دیتا ہے۔

جب اسم اَللّٰہُ ذات کی تجلیات انسان کی روح پر اثر انداز ہونا شروع ہوتی ہیں تو طالب کے ذہن میں مختلف سوالات اٹھتے ہیں جو اسے بے چین کر دیتے ہیں اور اللہ کی ذات کی معرفت حاصل کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ اگر طالب ان پر توجہ نہ دے تو یہی سوالات اس کی راہ میں رکاوٹ کا باعث بنتے ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس اپنے ہر طالب کی باطنی حالت سے آگاہ ہوتے ہیں لہٰذا اس کے ذہن میں پیدا ہونے والی الجھنوں کو قرآن وحدیث اور اولیا کرام رحمتہ اللہ علیہ کے اقوال اور

Marfat.com

حالات وواقعات کی روشنی میں نہایت سادہ اور آسان فہم الفاظ میں سلجھا دیتے ہیں۔کمال کی بات یہ ہے کہ آپ کی نہایت ہی مختصر مگر جامع گفتگو سے ہر طالب کی اپنے اپنے باطنی مقام کے مطابق تربیت ہو جاتی ہے اور ہر طالب کو یہی محسوس ہوتا ہے کہ آپ مدظلہ الاقدس اسی کے ذہن میں اٹھنے والے سوالات کا جواب دے رہے ہیں۔اس کے علاوہ آپ مدظلہ الاقدس اپنی کتب اور ماہنامہ سلطان الفقر کے ذریعے بھی طالبانِ مولیٰ کو راہِ فقر کے متعلق علم عطا فرماتے ہیں۔جو باتیں ظاہری گفتگو یا کتب ومضامین کے ذریعے طالب یا مرید کی سمجھ میں نہ آسکیں انہیں وھم والہام کے ذریعے طالب کے قلب میں جاگزیں کر دیتے ہیں۔نہ صرف یہ بلکہ ظاہر میں بھی ایسے اسباب پیدا فرما دیتے ہیں کہ طالب اللہ کی رضا کے مطابق قدم اٹھا سکے۔

جب طالب اسم اَللّٰہُ ذات کے ذکر وتصور میں تھوڑا سا پختہ ہو جاتا ہے تو آپ مدظلہ الاقدس اسے عین الیقین سے حق الیقین کی منزل پر پہنچانے کے لیے اسم مُحَمَّدٌ عطا فرماتے ہیں جس سے طالب کے باطن پر انتہائی خوشگوار اثرات مرتب ہوتے ہیں۔یوں فقر ومعرفت کی پیچیدہ باتوں کو سمجھنا اور ان پر عمل کرنا طالب کے لیے بہت آسان ہو جاتا ہے اور وہ طالب سے مطلوب، مسلمان سے مومن اور محبّ سے محبوب بن جاتا ہے۔

آپ مدظلہ الاقدس اپنے طالبوں کے ظاہری حلیے اور رہن سہن کو تبدیل کرنے کی بجائے ان کے خیالات اور نظریات تبدیل کرتے ہیں اور ان کی توجہ دنیا سے ہٹا کر اللہ کی طرف لگا دیتے ہیں۔ آپ ظاہر کی بجائے باطن کو سنوارنے پر زور دیتے ہیں کیونکہ اللہ تک جسم کے ذریعے نہیں بلکہ باطن اور روح کے ذریعے ہی پہنچا جا سکتا ہے۔آپ اپنی صحبت کے فیض سے طالب کی باطنی شخصیت کی نئے سرے سے ایسی احسن صورت میں تشکیل فرماتے ہیں جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں حاضری کے لائق ہو۔اپنی صحبت کا فیض اپنے مریدین وطالبانِ مولیٰ تک پہنچانے کے لیے آپ مدظلہ الاقدس ہر اتوار ان سے ملاقات کا اہتمام فرماتے ہیں۔

Marfat.com

مرد طالبوں سے مردوں کی خانقاہ میں اتوار کے علاوہ منگل اور جمعۃ المبارک کو بھی بعد نمازِ مغرب تا نمازِ عشاء ملاقات فرماتے ہیں۔

سلطان العاشقین دا آستانہ ' طالباں لئی ھُو دا آشیانہ
منگل جمعہ اتوار ، اوتھے ہوندا مرشد دا دیدار
آؤ یارو کریئے بیوپار، ہے کوئی ذکرِ ھُو دا طلبگار
صادقاں طالباں عاشقاں لئی، ہٹ جاوے نفسانی دیوار
کھل جاون اونہاں تے اسرار، جیہڑے فقر پاون لئی لٹاندے گھر بار
واہ نصیب اونہاں دا ناصرؔ، جنہاں نوں ملیا سلطان نجیب سوہنا یار

خانقاہ سلسلہ سروری قادری میں آپ مدظلہ الاقدس طالبوں کے مسائل سنتے ہیں اور ان کی ظاہری باطنی رہنمائی کرنے کے علاوہ تحریک دعوتِ فقر کے جاری منصوبوں (Projects) اور پروگراموں میں ذاتی دلچسپی لیتے ہوئے ان کے متعلق بھی احکامات جاری فرماتے ہیں۔ خواتین طالبانِ مولیٰ سے صرف اتوار کو اپنی رہائش گاہ پر اپنی زوجہ محترمہ کی موجودگی میں ملاقات فرماتے ہیں، ان کے مسائل کے حل کے لیے رہنمائی بھی فرماتے ہیں اور دعا بھی کرتے ہیں۔ کتب کے تراجم اور سوشل میڈیا کی ڈیوٹی کرنے والی خواتین طالبانِ مولیٰ سے بھی اسی ملاقات کے دوران ان کی ڈیوٹی کے متعلق گفت وشنید ہو جاتی ہے۔ جو مرید اور طالبانِ مولیٰ دوسرے شہروں میں رہنے کی وجہ سے ہر اتوار آپ کی بارگاہ میں حاضر نہیں ہو سکتے، ان سے ملاقات اور انہیں اپنی صحبت کے فیض سے نوازنے کے لیے آپ خود ہر سال پاکستان بھر کا دورہ فرماتے اور اپنے تمام مریدین سے ملاقات فرماتے ہیں۔ جبکہ دوسرے ملکوں میں رہنے والے طالبوں کو آپ ٹیلی فون پر اپنا وقت اور صحبت عطا فرماتے ہیں۔ یعنی آپ کا کوئی بھی طالب خواہ دور ہو یا نزدیک آپ کے فیض سے محروم نہیں رہتا۔

دوسرے شہروں کے مریدین آپ مدظلہ الاقدس کی آمد پر جو اہتمام کرتے اور میزبانی کے فرائض

Marfat.com

سرانجام دیتے ہیں وہی ان کا مجاہدہ شمار ہوتا ہے اور اسی کے مطابق انہیں فیض ملتا ہے۔

سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ کا فرمان ہے:

❁ جب میرا طالب صادق ہوتا ہے وہ میری آستین میں ہوتا ہے اور جب وہ صادق نہیں رہتا تو میں اس کی آستین میں ہوتا ہوں۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ میں اسے برائیوں سے روکتا رہتا ہوں۔ آپ مدظلہ الاقدس بھی اسی صفت کے مالک ہیں کیونکہ آپ شبیہِ غوث الاعظم ہیں۔ بلاشبہ آپ اپنے طالبوں کے لیے ایک سایہ دار درخت، شفیق باپ، بہترین دوست اور محبوب استاد ہیں۔ ان کی غلطیوں اور کوتاہیوں کو فراخ دلی سے درگزر فرماتے ہیں اور ان کے عیبوں کی پردہ پوشی فرماتے ہیں۔ اگر طالب سے کوئی بڑی غلطی ہو جائے اور وہ سچے دل سے توبہ کر لے تو اسے معاف فرما دیتے ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس کا طریقۂ تربیت اس قدر شفقت آمیز ہے کہ ہر طالب مرید کو یہی محسوس ہوتا ہے کہ آپ سب سے زیادہ اسی سے محبت فرماتے ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس اپنے طالبوں میں دورانِ تربیت کوئی تفریق نہیں فرماتے۔ کوئی امیر ہے یا غریب، اعلیٰ تعلیم یافتہ ہے یا کم تعلیم یافتہ، معاشرے میں اس کا کیا مقام ہے یہ آپ کے لیے کوئی اہمیت نہیں رکھتا بلکہ اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اصول کے مطابق آپ مدظلہ الاقدس کے لیے بھی فضیلت کا معیار صرف تقویٰ ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس آفتاب کی طرح اپنا نورانی فیض ہر طالب پر یکساں نچھاور فرماتے ہیں بس فرق صرف اتنا ہے کہ ہر دل کی زمین اپنی خاصیت کے مطابق سیراب ہوتی ہے اور فیض پاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس قدر بلند روحانی مراتب عطا فرمائے ہیں کہ ان کا اندازہ لگانا کسی کے لیے بھی ممکن نہیں لیکن آپ مدظلہ الاقدس ان سب کے باوجود خود کو ایک عام انسان ظاہر کرتے ہیں اور اپنے طالبوں کی بھی اس طرح تربیت فرماتے ہیں کہ ان میں عجز و انکساری نمایاں وصف بن کر ابھرتا ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس فرماتے ہیں:

''عاجزی شیطان کے خلاف سب سے بڑا ہتھیار ہے۔''

Marfat.com

جب بھی کوئی آپ مدظلہ الاقدس سے فقر کا سوال سچے دل سے کرتا ہے تو اس بات سے قطع نظر کہ وہ معاشرے کے کس طبقے اور مذہب کے کس فرقے سے تعلق رکھتا ہے آپ مدظلہ الاقدس اسے کسی رنج ومشقت میں ڈالے بغیر خزانۂ فقر عطا فرما دیتے ہیں البتہ اس کے لیے بیعت ہونا ضروری ہے۔

عنایت تو دیکھو میرے کامل مرشد کی یارو
کہ جس نے مجھے پل بھر میں لاھوتی بنا دیا

Marfat.com

باب 9

دعوتِ فقر کے لیے جدوجہد

آفتابِ فقر شبیہِ غوث الاعظم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے یہ بات شدت سے محسوس کی کہ عصرِ حاضر کے مذہبی علما اور نام نہاد مرشد دین کے ظاہری پہلوؤں اور ظاہری عبادات پر زیادہ زور دے رہے ہیں۔ان کے پاس وہ باطنی علم اور علمِ معرفتِ الٰہی ہی نہیں جس کے ذریعے وہ اللہ کے ساتھ روحانی تعلق قائم کرنا سکھا سکیں۔دین کی روح کو نظر انداز کر کے انہوں نے امتِ مسلمہ کو ظاہری جماعتوں اور فرقوں میں تقسیم کر دیا ہے جس کے باعث بحیثیت ایک قوم کے وہ اپنی طاقت کھو بیٹھے ہیں۔اب وہ وقت آن پہنچا ہے کہ امتِ مسلمہ کو اسلام کی حقیقی روح اور اصل عبادات کی طرف دعوت دی جائے تا کہ وہ باطنی بیماریوں حرص، حسد، تکبر، غرور، کینہ اور بغض وغیرہ سے نجات حاصل کر کے اپنے باطن کو پاک کریں اور اپنی روحانی ترقی کے ذریعے اللہ کا قرب پائیں جس کے لیے ضروری ہے کہ راہِ فقر اختیار کی جائے۔

سلسلہ سروری قادری کی مسندِ تلقین وارشاد سنبھالنے کے بعد آپ مدظلہ الاقدس نے اپنے روحانی و ظاہری تمام وسائل اور طاقت اُمتِ مسلمہ کی باطنی اصلاح کی خاطر صرف کر دیئے تا کہ انہیں دنیا کی مضبوط اور بہترین قوم بنایا جا سکے۔دینِ اسلام کی حقیقی روح ''فقر'' کو طالبانِ مولیٰ کے لیے آسان بنانے اور تمام امتِ مسلمہ کو اس کی طرف راغب کرنے کے لیے آپ مدظلہ الاقدس نے جو باطنی وظاہری اقدامات اٹھائے ان کی تفصیل پیشِ خدمت ہے:

Marfat.com

روحانی و باطنی اقدامات اور کمالات

راہِ فقر باطن کی راہ ہے اور باطن ہی حقیقت ہے۔ جب تک باطن درست نہیں ہوتا ظاہر کبھی ٹھیک نہیں ہوتا۔ باطنی درستی کے بغیر جو ظاہر آراستہ اور نیک نظر آئے وہ محض فریب اور ریاکاری ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

☆ كُلُّ بَاطِنٍ مُخَالِفٌ لِّلظَّاهِرِ فَهُوَ بَاطِلٌ

ترجمہ: ہر وہ باطن جو ظاہر کے مخالف ہو، باطل ہے۔

ایک انسان کی بھلائی مقصود ہو یا پورے معاشرے کی، جب تک اندر سے درستی نہیں ہوگی ظاہری درستی ممکن ہی نہیں اور اگر اتفاقاً ہو بھی جائے تو وقتی اور عارضی ہوگی کیونکہ بہرحال ہر ایک کے باطن کو ہی ظاہر ہونا ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے آقا پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے عرب معاشرے کی اصلاح کے لیے پہلے اپنی نگاہِ کرم سے ان کا تزکیہ نفس کر کے ان کے باطن سنوارے اور پھر ان کے ظاہر میں انقلاب لے آئے۔ کسی بھی معاشرے کو فلاحی ریاست (welfare state) بنانے کا نبویؐ طریق یہی ہے اور یہی بہترین راستہ بھی ہے۔ اس مقصد کے لیے اللہ تعالیٰ نے اسلام کے ابتدائی تیرہ چودہ سالوں میں زیادہ عبادات فرض نہ فرمائیں بلکہ اگر غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ تمام مکی سورتوں میں اللہ تعالیٰ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کے صحابہؓ کو اپنے اسم ''اَللّٰہُ'' کا زیادہ سے زیادہ ذکر کرنے کا حکم دے رہا ہے۔

☆ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ (العلق۔1)

ترجمہ: (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اپنے ربّ کے اسم (اسم اَللّٰہُ ذات) سے پڑھیں جس نے (ہر شے کو) پیدا کیا۔

Marfat.com

☆ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی (الاعلیٰ۔1)

ترجمہ: اپنے ربّ کے اسم (اسم اَللّٰہُ ذات) کی تسبیح کریں جو سب سے بلند ہے۔

☆ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا (مزمل۔8)

ترجمہ: اور اپنے ربّ کے اسم (اسم اَللّٰہُ ذات) کا ذکر کرتے رہیں اور ہر ایک سے ٹوٹ کر اسی کی طرف متوجہ رہیں۔

انسانِ کامل کی روحانی طاقت کی حامل نگاہ کے ساتھ ساتھ ذکر اسم اَللّٰہُ ہر انسان کے باطن کو درست کرنے کا اصل طریقہ ہے اور باطنی درستی، ظاہری بہتری کی آئینہ دار ہے۔ جب معاشرے کا ہر شخص باطنی اور ظاہری طور پر بہتر ہو جائے گا تو پورا معاشرہ فلاح کی راہ پر گامزن ہو جائے گا۔

تمام سروری قادری مشائخ طالبانِ مولیٰ کے باطن کی درستی اور تزکیۂ نفس کے لیے نبویؐ طریق ہی استعمال کرتے ہیں۔ گزشتہ تمام ادوار میں، سوائے سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے دور کے، یہ راستہ صرف چنے ہوئے خاص طالبانِ مولیٰ کے لیے مخصوص تھا اور عام مسلمانوں سے مخفی رکھا جاتا تھا۔ اس کی وجہ بنیادی طور پر یہی ہے کہ مسلمان حبِ دنیا، مادہ پرستی اور فرقہ پرستی میں اس قدر گم ہو گئے کہ کوئی اس راہ کا طالب رہ ہی نہیں گیا۔ جب حق کو تلاش کرنے والے ہی نہ رہے تو حق نے بھی خود کو چھپا لیا۔ اولیا اللہ باطنی نعمتیں چھپانے نہیں، بانٹنے کے لیے دنیا میں آتے ہیں لیکن کوئی طلبگار ہی نہ ہو تو کس کو دیں۔ اقبالؒ بھی اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

جلوۂ طور تو موجود ہے کوئی موسیٰؑ ہی نہیں

البتہ روحانی سلاسل مخفی طور پر ہمیشہ جاری و ساری رہے ہیں اور صادق طالبانِ مولیٰ اپنی روح کی پیاس بجھانے اور باطن کی آراستگی کے لیے ہمیشہ اولیا کرام کی بارگاہوں کا رخ کرتے رہے اور ان سے فیض یاب ہوتے رہے ہیں۔

Marfat.com

سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کا فقر و تصوف کی تاریخ میں یہ سب سے بڑا کارنامہ (contribution) ہے کہ آپؒ نے اسمِ اَللّٰہُ ذات کے فیض کو خاص طالبانِ مولیٰ تک محدود رکھنے کی بجائے اسے عوام الناس پر کھول دیا ہے۔ آپؒ سے پہلے اولیا کا اصول تھا ''اسمِ اعظم کو بتانا حرام ہے'' لیکن آپؒ نے یہ اصول الٹ دیا اور تعلیم دی ''اسمِ اعظم کو چھپانا حرام ہے''۔ یعنی اب ہر مسلمان کو کھلے عام اسمِ اعظم اسمِ اَللّٰہُ ذات کے ذکر و تصور کے ذریعے لقائے الٰہی اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری کی دعوت دی جا رہی ہے۔ اقبالؒ نے اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

چھپایا حسن کو اپنے کلیمؑ اللہ سے جس نے
وہی ناز آفریں ہے جلوہ پیرا نازنینوں میں

آپ رحمتہ اللہ علیہ کی ترتیب اور طریقہ یہ رہا کہ آپ پہلے عام انسان کو اپنی توجہ سے طالبِ مولیٰ بناتے اور پھر قرب و دیدارِ الٰہی عطا فرماتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اسی ترتیب کو آپ کے محبوب اور آپؒ کے روحانی و حقیقی وارث آفتابِ فقر شبیہِ غوث الاعظم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس آگے بڑھا رہے اور طالبانِ مولیٰ کے لیے مزید آسانیاں پیدا کر رہے ہیں تا کہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس راہ کی طرف مائل ہوں اور اپنا مقصدِ حیات پا کر بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہو سکیں۔ بے شک آپ مدظلہ الاقدس کا وجود مومنوں پر اللہ کا احسان ہے۔ ذیل میں آپ مدظلہ الاقدس کی ان روحانی و باطنی کاوشوں کا تذکرہ کیا جا رہا ہے جو آپ نے راہِ فقر کو عام مسلمانوں کے لیے آسان بنانے کے لیے کیں تا کہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس راہ کی طرف مائل ہوں، عام مسلمان تزکیہ نفس کے بعد مومن کے درجے تک پہنچے، تمام اُمتِ مسلمہ کو دینِ حنیف کی حقیقت معلوم ہو اور وہ اس حقیقی دین کی پیروی کر کے نہ صرف آخرت میں سرخرو ہو بلکہ اس دنیا میں بھی ایک مضبوط قوم اور خیر الامم[1] بن کر ظاہر ہو۔

---

[1] تمام امتوں سے بہترین امت

Marfat.com

فیض اسمِ اَللّٰہُ ذات

اس مادہ پرستی کے دور میں طالبانِ مولیٰ کی نایابی کے باعث آپ مدظلہ الاقدس نے اپنے مرشد پاک کی اس ترتیب کو جاری کیا ہے کہ پہلے عام انسان کو طالبِ مولیٰ بنایا جائے پھر قرب و دیدارِ الٰہی عطا کیا جائے۔ بظاہر تو یہ آسان سی بات لگتی ہے لیکن اس کے لیے کس قدر جدوجہد درکار ہے اس کا اندازہ مرشد کامل ہی کو ہوسکتا ہے۔ عوام الناس پر اسمِ اَللّٰہُ ذات کا فیض عام کر کے ان پر تو آپ مدظلہ الاقدس نے احسان کیا لیکن ہر طرح کے طالب کو صراطِ مستقیم پر چلانا اور سیدھی راہ پر رکھنا اتنا آسان نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ پہلے زمانے میں صرف اصل اور ازلی طالبانِ مولیٰ کو ہی اسمِ اَللّٰہُ ذات عطا کیا جاتا تھا۔ یہ صرف آپ مدظلہ الاقدس کا ہی فیض اور کمال ہے کہ ہر طرح کا نفس اور فطرت رکھنے والا انسان آپ کی بارگاہ میں آتے ہی باادب طالبِ مولیٰ بن جاتا ہے اور پھر آپ اسے اپنی شفیق ذات کے زیرسایہ اسمِ اَللّٰہُ ذات کی حقیقت تک پہنچاتے ہیں۔

آپ مدظلہ الاقدس نے اسمِ اَللّٰہُ ذات کی حقیقت اپنی تصنیف ''حقیقت اسمِ اَللّٰہُ ذات'' میں انتہائی تفصیل کے ساتھ بیان فرمادی ہے تاکہ طالبانِ مولیٰ اس کے کمالات اور فیوض و برکات سے واقف ہوں اور اس کے ذکر و تصور کے ذریعے قرب ولقائے الٰہی حاصل کرسکیں۔ آپ مدظلہ الاقدس فقر و تصوف کی تعلیمات پر مبنی اپنی شاہکار تصنیفِ لطیف شمس الفقرا میں فرماتے ہیں:

❁ اسمِ ''اَللّٰہُ'' اسمِ ''ذات'' ہے اور ذاتِ سبحانی کے لیے خاص الخاص ہے۔ علماءِ راسخین کا قول ہے کہ یہ اسمِ مبارک نہ تو مصدر ہے اور نہ مشتق، یعنی یہ لفظ نہ تو کسی سے بنا ہے اور نہ ہی اس سے کوئی لفظ بنتا ہے اور نہ اس اسمِ پاک کا مجازاً اطلاق ہوتا ہے جیسا کہ دوسرے اسماء مبارک کا کسی دوسری جگہ مجازاً اطلاق کیا جاتا ہے۔ گویا یہ اسمِ پاک اس قسم کے کسی بھی اشتراک اور اطلاق سے پاک، منزّہ و مبرّا ہے۔ اللہ پاک کی طرح اسمِ اَللّٰہُ بھی احد، واحد اور ''لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ'' ہے۔

Marfat.com

یہ اللہ کا ذاتی نام ہے جس کے وِرد سے بندے کا اپنے ربّ سے خصوصی تعلق قائم ہوتا ہے۔ یہ اسم پاک قرآنِ پاک میں چار ہزار مرتبہ آیا ہے۔ عارف باللہ فقرا کے نزدیک یہی اسمِ اعظم ہے۔ یہ نام تمام جامع صفات کا مجموعہ ہے کہ بندہ جب اللہ کو اس نام سے پکارتا ہے تو اس میں تمام اسمائے صفات بھی آجاتے ہیں گویا وہ ایک نام لے کر اسے محض ایک نام سے نہیں معناً تمام اسمائے صفات کے ساتھ پکار لیتا ہے یہی اس اسم کی خصوصیت ہے جو کسی اور اسم میں نہیں ہے۔ امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے اس نکتہ کی وضاحت بہت خوبصورت الفاظ میں کی ہے:

☆ بے شک جب تُو نے اللہ تعالیٰ کو صفتِ رحمت کے ساتھ پکارا یعنی رحمٰن یا رحیم کہا تو اس صورت میں تُو نے صفتِ رحمت کا ذکر کیا صفتِ قہر کا نہیں، یونہی صفتِ علم کے ساتھ ''یا علیم'' کہہ کر پکارا تو صرف صفتِ علم کا ذکر کیا صفتِ قدرت کا نہیں لیکن جب تو نے اَللّٰہُ کہا تو گویا تمام صفات کے ساتھ اسے پکار لیا کیونکہ اللہ ہوتا ہی وہ ہے جو تمام صفات سے متصف ہو۔ (تفسیر کبیر۔1-85)

آپ مدظلہ الاقدس مزید فرماتے ہیں:

❁ جب انسان اللہ تعالیٰ کو اس کے ذاتی نام یعنی اسمِ اَللّٰہُ ذات سے یاد کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی ذات (جو اسکی تمام صفات واسماء کی جامع ہے) سے اس کی طرف تجلّی فرماتا ہے جس سے ذاکر اللہ تعالیٰ کے ذاتی اَنوار کا اپنے اندر مشاہدہ کرتا ہے، اللہ تعالیٰ کے ذاتی جلوے، مشاہدے اور دیدار سے مشرف ہوتا ہے اور ذاکر کا وجود اللہ تعالیٰ کے ذاتی اَنوار (جو تمام صفات کے جامع ہیں) سے منور ہو جاتا ہے۔

اسمِ اَللّٰہُ ذات اپنے مسمّٰی ہی کی طرح یکتا، بے مثل اور اپنی حیرت انگیز معنویت وکمال کی وجہ سے ایک منفرد اسم ہے۔ اس اسم کی لفظی خصوصیت یہ ہے کہ اگر اس کے حروف کو بتدریج علیحدہ کر دیا جائے تو پھر بھی اس کے معنی میں کوئی تبدیلی نہیں آتی اور ہر صورت میں ''اسمِ اَللّٰہُ ذات'' ہی رہتا ہے۔ اسم ''اَللّٰہُ'' کے شروع سے پہلا حرف ''ا'' ہٹا دیں تو لِلّٰہ رہ جاتا ہے اور اس کے

Marfat.com

معنی ہیں ''اللہ کے لئے'' اور یہ بھی اسمِ ذات ہے۔ قرآنِ مجید میں ہے:

☆ لِلّٰهِ مَافِي السَّمٰوٰتِ وَمَافِي الْاَرْضِ (البقرہ۔284)

ترجمہ: ''اللہ ہی کے لئے ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے''۔

اور اگر اس اسم پاک کا پہلا ''ل'' ہٹا دیں تو ''لَهُ'' رہ جاتا ہے جس کے معنی ہیں ''اس کے لئے'' اور یہ بھی اسمِ ذات ہے۔ جیسے ارشادِ ربانی ہے:

☆ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْر

ترجمہ: ''اسی کے لیے بادشاہت اور حمد وستائش ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے''۔

اور اگر دوسرا ''ل'' بھی ہٹا دیں تو ''ھُو'' رہ جاتا ہے اور یہ اسمِ ضمیر ہے اور اس کے لغوی معنی ہیں ''وہ'' اور یہ بھی اسمِ ذات ہے۔ جیسے قرآنِ مجید میں ہے:

☆ هُوَ اللّٰهُ الَّذِي لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ○

ترجمہ: ''وہی اللہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں مگر ھُو (ذاتِ حق تعالیٰ)''۔

☆ قرآنِ مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (النور۔35)

ترجمہ: ''اللہ (اسمِ اَللّٰهُ ذات) آسمانوں اور زمین کا نُور ہے۔''

❁ سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''اسی نور سے کُل مخلوقات نے ظہور پایا اور یہی نور تمام مخلوقات کا رزق بنا۔'' (مجالستہ النبیؐ)

اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نور سے نورِ محمدی کی تخلیق فرمائی پھر نورِ محمدی سے تمام مخلوقات کی ارواح کو پیدا کیا گیا اور انسانی ارواح کا رزق اسمِ اَللّٰهُ ذات کا نور ہے۔ جب ارواح کو ان کا رزق مل جاتا ہے تو ان کو وہ بصیرت حاصل ہو جاتی ہے جس سے وہ اللہ تعالیٰ کو دیکھتی ہیں۔

(شمس الفقرا، حقیقتِ اسم اَللّٰهُ ذات)

Marfat.com

حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ اسمِ اَللّٰہُ ذات کی شان اور حقیقت ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں:

❁ اسمِ اَللّٰہُ ذات عین ذات ہے۔ (عین الفقر)

❁ اسمِ اَللّٰہُ راہبر است در ہر مقام
از اسمِ اَللّٰہُ یافتند فقرش تمام

ترجمہ: اسمِ اَللّٰہُ ذات طالبانِ مولیٰ کی ہر مقام پر راہنمائی کرتا ہے اور اسمِ اَللّٰہُ ذات سے ہی وہ کامل فقر کے مراتب پر پہنچتے ہیں۔ (محک الفقر کلاں)

❁ سن! چاروں الہامی کتابیں یعنی توریت، زبور، انجیل اور اُمّ الکتاب یعنی قرآنِ پاک اسمِ اَللّٰہُ ذات کی شرح ہیں۔ اسمِ اَللّٰہُ کیا ہے؟ عین اللہ تعالیٰ کی ذات ہے جو بے چون و بے چگون اور بے مثل و بے شبہ ہے۔

☆ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ (اخلاص۔1)

ترجمہ: (آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرما دیجیے) کہ اللہ یکتا ہے۔

جو بھی اسمِ اَللّٰہُ کا ذکر کرتا اور اسے یاد رکھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا محبوب بن جاتا ہے۔ اسمِ اَللّٰہُ ذات کو پڑھنے اور اس کا ذکر کرنے سے (ذاکر پر) علمِ لدنّی[1] کھل جاتا ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

☆ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ کُلَّھَا (البقرہ۔31)

ترجمہ: ''اور ہم نے آدم کو کُل اسماء کا علم عطا کیا''

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

☆ مِمَّا لَمْ یُذْکَرِ اسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَاِنَّہٗ لَفِسْقٌ (الانعام۔121)

ترجمہ: جس چیز پر اسمِ اَللّٰہُ نہیں پڑھا جاتا بے شک وہ چیز فاسق ہے۔

---

[1] علمِ لدنی وہ الہامی و باطنی علم ہے جو اللہ بغیر کسی واسطے کے اپنے خاص بندے کے قلب پر القا کرتا ہے۔

Marfat.com

جان لے کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اسمِ اَللّٰہُ کی برکت سے عرش وکرسی اور لوح وقلم سے بالاتر قَابَ قَوْسَیْنِ کے مقام پر پہنچے جہاں اللہ اور ان کے درمیان کوئی حجاب نہ تھا اور اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہوئے کیونکہ اسمِ اَللّٰہُ دونوں جہانوں کی چابی ہے۔ سات آسمانوں اور سات زمین کا بغیر کسی ستون کے قائم رہنا بھی اسمِ اَللّٰہُ کی ہی برکت سے ممکن ہے۔ تمام پیغمبروں کو پیغمبری اسمِ اَللّٰہُ کی بدولت ملی اور اسمِ اَللّٰہُ کی ہی برکت سے انہیں کفار سے نجات اور ان پر فتح حاصل ہوئی کیونکہ انہوں نے کہا اَللّٰہُ مُعِیْنُ (اللہ ہی ہمارا مددگار ہے)۔ بندے اور مولیٰ کے درمیان وسیلہ اسمِ اَللّٰہُ ہے۔ تمام اولیا، غوث، قطب اور اہلِ اللہ کو ذکر، فکر، الہام مذکور، استغراقِ توحید، مراقبہ اور کشف و کرامات کے سب (مراتب) اسمِ اَللّٰہُ کی برکت سے حاصل ہوتے ہیں۔ ذکرِ اسمِ اَللّٰہُ سے اس قدر علمِ لدنی کھلتا ہے کہ کوئی دوسرا علم پڑھنے کی حاجت نہیں رہتی۔

ہر کرا باسم اَللّٰہُ شد قرار
ہر چہ باشد غیر اَللّٰہُ زان فرار

ترجمہ: جسے اسمِ اَللّٰہُ ذات کے ساتھ قرار نصیب ہو جاتا ہے وہ ہر غیر اللہ سے چھٹکارا حاصل کر لیتا ہے۔ (عین الفقر)

❁ ''تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات'' کے ذریعے طالبِ اللہ لاھوت لامکان میں ساکن ہو کر مشاہدۂ انوارِ دیدارِ ذات کھلی آنکھوں سے کرتا ہے اور ہر دو جہان کی آرزوؤں سے بیزار ہو جاتا ہے۔ عین دیکھتا ہے، عین سنتا ہے اور عین پاتا ہے۔ (نور الہدیٰ کلاں)

❁ جب روزِ محشر لوگوں کی نیکی اور بدی کا حساب ہوگا تو جس کے دل پر اسمِ اَللّٰہُ نقش ہوگا یا جس نے ایک مرتبہ بھی سچے دل سے اسمِ اَللّٰہُ کا ذکر کیا ہوگا، اگر اس کے گناہ آسمانوں اور زمینوں کے چودہ طبقات کے برابر بھی ہوئے تو اسمِ اَللّٰہُ کی برکت سے ترازو کا نیکیوں والا پلڑہ وزنی ہو جائے گا۔ یہ دیکھ کر فرشتے پکاریں گے کہ اے اللہ! اس شخص کی کونسی نیکی کی وجہ سے ترازو کا پلڑہ

Marfat.com

بھاری ہوگیا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ یہ بندہ میرا طالب ہے اور یہ ہمیشہ اسمِ اَللّٰہُ میں غرق رہتا تھا۔ اے فرشتو! تم اہلِ حجاب ہو کیونکہ تم عبادتِ حق اور اسمِ اَللّٰہُ کی حقیقت سے ناواقف ہو۔ میں ان کے ساتھ ہوں (جو ذکرِ اسمِ اَللّٰہُ کرتے ہیں) اور وہ میرے ساتھ ہیں جبکہ تم (اسمِ اَللّٰہُ سے) بیگانے ہو۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ (عین الفقر)

❁ اسمِ اَللّٰہُ کی شان یہ ہے کہ اگر کوئی تمام عمر روزہ، نماز، حج، زکوٰۃ، تلاوتِ قرآنِ پاک اور دیگر عبادات میں مصروف رہے یا عالم و معلم بن کر اہلِ فضیلت میں سے ہو جائے مگر اسمِ اَللّٰہُ اور اسمِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بے خبر رہے اور ان اسماء مبارک کا ذکر نہ کرے تو اس کی زندگی بھر کی عبادت ضائع اور برباد ہوگئی اور اسے کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ (عین الفقر)

❁ فقہ کا ایک مسئلہ سیکھنا ایک سال کی عبادت کے ثواب سے بہتر ہے کیونکہ مسائلِ فقہ سیکھنا اسلام کی بنیاد ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کی یاد میں مشغول ہو کر ذکر اَللّٰہُ کے ساتھ لیا گیا ایک سانس ہزار مسائلِ فقہ سیکھنے کے ثواب سے افضل ہے۔ (عین الفقر)

❁ جسے بھی تقویٰ نصیب ہوا اسمِ اَللّٰہُ ذات ہی سے ہوا۔ اسمِ اَللّٰہُ ذات سے چار اسم ظاہر ہوتے ہیں اوّل اسمِ اَللّٰہُ جس کا ذکر بہت ہی افضل ہے۔ جب اسمِ اَللّٰہُ سے ''ا'' جدا کیا جائے تو یہ اسمِ لِلّٰہ بن جاتا ہے۔ اسمِ لِلّٰہ کا ذکر فیضِ الٰہی ہے۔ جب اسمِ لِلّٰہ کا پہلا ''ل'' جدا کیا جائے تو یہ اسمِ ''لَہٗ'' بن جاتا ہے، اسمِ ''لَہٗ'' کا ذکر عطائے الٰہی ہے۔ جب دوسرا ''ل'' بھی جدا کر دیا جائے تو یہ ''ھُوَ'' بن جاتا ہے اور اسمِ ''ھُوَ'' کا ذکر عنایتِ الٰہی ہے چنانچہ فرمانِ حق تعالیٰ ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ''نہیں کوئی معبود سوائے ھُوَ (ذاتِ حق تعالیٰ) کے''۔ (البقرہ 255) ''اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔'' (محک الفقر کلاں)

❁ اَللّٰہُ، لِلّٰہ، لَہٗ اور ھُوَ اسمِ اعظم یعنی اسم اَللّٰہُ ذات ہیں۔ (عین الفقر)

اس جدید دور میں عام مسلمانوں کے پاس طویل مجاہدوں اور ریاضت کے لیے وقت نہیں اور اللہ

Marfat.com

کے عاشق بھی جلد از جلد اللہ تک پہنچنا چاہتے ہیں لہٰذا سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے اسمِ اَللّٰہُ ذات کے فیض کی اس راہ کو طالبانِ مولیٰ کے لیے آسان ترین بنانے کے لیے انقلابی اقدامات اٹھائے ہیں۔ گزشتہ ادوار میں طالبوں اور مریدوں کو اسمِ اَللّٰہُ ذات چار منازل میں ترتیب وار عطا کیا جاتا تھا یعنی اَللّٰہُ، لِلّٰہ، لَہٗ، **ھُو**۔ طالب درجہ بدرجہ ان منازل سے گزرتا اور ساتھ ساتھ قربِ الٰہی میں بھی ترقی کرتا۔ اس عمل میں کافی عرصہ بھی لگ جاتا تھا اور جو طالب پہلی منزل پار نہ کر پاتا وہ اگلی منزل پر بھی پہنچ نہ پاتا تھا۔ اس طرح بہت سے طالب اپنی طلب میں ناقص ہونے کی وجہ سے ابتدائی منازل پار نہ کر سکتے اور '**ھُو**' تک کبھی پہنچ ہی نہ پاتے تھے۔ سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ نے صرف چند خاص الخاص طالبانِ مولیٰ کو ذکر "**ھُو**" عطا فرمایا اور اپنی زندگی میں ہی اپنے محرمِ راز اور روحانی وارث سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کو طالبانِ مولیٰ کو ذکرِ **ھُو** عطا کرنے کی اجازت دے دی۔ مسندِ تلقین وارشاد سنبھالتے ہی آپ مدظلہ الاقدس نے راہِ فقر میں یہ انقلاب پیدا کیا کہ ذکر اسم اَللّٰہُ ذات کی چار منازل سے گزارنے کی بجائے آپ مدظلہ الاقدس اپنے ہر مرید کو بیعت کرتے ہی ذکرِ 'یا ھُو' عنایت کر کے اسے یک دم بارگاہِ الٰہی کی حاضری کے لائق بنا دیتے ہیں۔ بیشک یہ آپ مدظلہ الاقدس کی بارگاہِ ربوبیت میں انتہائی قرب اور اعلیٰ مقام کی نشانی اور دلیل ہے کیونکہ جو ذات جتنی قربِ الٰہی کے مقام پر ہوگی وہ اتنی ہی جلد اپنے طالبوں کو قربِ خداوندی دلانے کی استطاعت رکھتی ہوگی۔

'ھُو' سلطان الاذکار ہے۔ اس کی تجلیات سب سے تیز اثر رکھتی ہیں۔ ایک نو وارد طالب کے لیے انہیں سہنا قطعاً آسان نہیں ہے۔ یہ صرف اس کے کامل مرشد کا کمال ہے جو خود اس کو یہ تجلیات برداشت کرنے کے لائق بناتا ہے۔ ہر پل خود اس کے گرد حصار کی طرح رہ کر ھُو کی ان تجلیات کو اس پر سہل اور لطیف بنا دیتا ہے۔ سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

Marfat.com

ابتدا ’ھُو‘ انتہا ’ھُو‘ ہر کہ با ھُو می رسد

عارف عرفاں شود ہر کہ با ھُو‘ ’ھُو‘ شود

ترجمہ: ابتدا بھی ھُو ہے اور انتہا بھی ھُو ہے، جو کوئی ھُو تک پہنچ جاتا ہے وہ عارف ہو جاتا ہے اور ھُو میں فنا ہو کر ھُو بن جاتا ہے۔

❁ جس کے وجود میں ذکرِ اسمِ ھُو کی تاثیر جاری ہو جاتی ہے اسے ھُو (ذاتِ حق) سے محبت ہو جاتی ہے اور وہ غیر ماسویٰ اللہ سے وحشت کھاتا ہے۔ (عین الفقر)

❁ ذکر ھُو کرتے کرتے جب ذاکر کے وجود پر اسمِ ھُو غالب آ کر اسے اپنے قبضے میں لے لیتا ہے تو اس کے وجود میں ھُو کے سوا کچھ نہیں رہتا۔ (محک الفقر کلاں)

شیخِ اکبر محی الدین ابنِ عربی رحمۃ اللہ علیہ ذکرِ ھُو کے بارے میں فرماتے ہیں:

❁ ھُو کا ذکر عارفین کا انتہائی اور آخری ذکر ہے۔ (فتوحاتِ مکیہ جلد دوم، باب پنجم)

سیّد عبدالکریم بن ابراہیم الجیلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

❁ ھُو اسمِ اعظم ہے اور اسمِ اَللّٰہُ سے اخصّ ہے۔ (انسانِ کامل)

سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

❁ ”ھُو سلطان الاذکار ہے اور جو ھُو میں فنا ہو کر ھُو ہو گیا وہی سلطان ہے۔“

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ ھُو کے بارے میں فرماتے ہیں:

ہر کہ پیمان با ھُو الموجود است

گردنش از بند ہر معبود رست

ترجمہ: جو ”ھُو“ کے ساتھ ”با“ ہو کر ھُو کے ساتھ موجود ہو گیا یعنی ھُو میں فنا ہو کر ھُو ہو گیا وہ زندہ جاوید ہو گیا اور اس کی گردن ہر غلامی سے آزاد ہو گئی۔

Marfat.com

منم کہ طوافِ حرم کردہ ام بتے بے کنار
منم کہ پیش بتاں نعرہ ہائے ھُو زدہ ام

ترجمہ: میں وہ ہوں جس نے (خواہشاتِ نفس ودنیا کا) بت دِل میں رکھ کر کعبہ کا طواف کیا اور میں وہ ہوں جس نے بتوں (ظاہری مذہبی رہنماؤں) کے سامنے ''ھُو'' کا نعرہ لگایا ہے یعنی اندھوں کے سامنے ''ھُو'' کے راز کو کھولا ہے۔

'ھُو' تک پہنچنا ہی درحقیقت اللہ تک پہنچنا ہے۔ذکر 'ھُو' کی تجلیات میں نفس فنا ہو جائے تو انسان کی ذات میں 'ھُو' ظاہر ہو جاتا ہے۔ھُو تک پہنچنا ہی اصل کمال ہے اور طالب کو اس کمال تک پہنچانا ہمارے مرشدِ کامل سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کا کمال ہے۔آپ مدظلہ الاقدس اپنے مرشد پاک کی وصیت اور حکم کے مطابق طالبوں کو براہِ راست آخری اور انتہائی ذکر 'یاھُو' عطا کرتے ہیں جو یقیناً آپ مدظلہ الاقدس کی قابلیت اور اس صلاحیت کی دلیل ہے کہ آپ اپنے طالبوں کو اس انتہائی مقام پر با آسانی پہنچا سکتے ہیں۔

اسمِ اَللّٰہُ ذات کے فیض کو عام کرنے کے لیے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی جدوجہد طویل، صبر آزما اور لائقِ صد تحسین ہے۔آپ مدظلہ الاقدس نے کئی بار پورے پاکستان میں سفر کیا اور ہر شہر میں طالبانِ مولیٰ کو بیعت فرما کر اور بغیر بیعت کے بھی ذکر و تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات عطا فرمایا۔پاکستان سے باہر بھی ساری دنیا سے طالبانِ مولیٰ آن لائن بیعت اور بغیر بیعت کے ذکر وتصور اسمِ اَللّٰہُ ذات آپ مدظلہ الاقدس سے حاصل کر رہے ہیں۔آپ مدظلہ الاقدس نے اسم اَللّٰہُ ذات کے فیض کو عام کرنے کے لیے پندرہ ہزار سے زائد کتب ''حقیقت اسمِ اَللّٰہُ ذات'' اور ''مرشد کامل اکمل'' چھپوا کر مفت تقسیم کیں اور ان گنت سونے کے اسمِ اَللّٰہُ ذات اور سنہرے پرنٹڈ (Printed) اسمِ اَللّٰہُ ذات طالبانِ مولیٰ کو عطا کیے۔آپ مدظلہ الاقدس کی زیرِ نگرانی انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کے ذریعے بھی دنیا بھر میں تمام مسلمانوں کو ذکر و تصورِ اسمِ اَللّٰہُ ذات حاصل کرنے کی دعوت دی جا رہی ہے۔اسم اَللّٰہُ ذات کے فیض کو دنیا بھر میں

Marfat.com

عام کرنے کے لیے آپ مدظلہ الاقدس کی یہ خدمات ناقابلِ فراموش ہیں۔

حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے ''سخی وہ ہے جو چل پھر کر اسمِ اَللّٰہُ ذات اور دیدارِ الٰہی کا فیض تقسیم کرے۔'' اور آپ مدظلہ الاقدس کی سخاوت بے انتہا ہے کہ آپ کم استعداد کے طالب کی استطاعت کو بھی اپنے فیض سے بڑھاتے اور اسے اس کی استعداد سے بڑھ کر فیضِ اسمِ اَللّٰہُ ذات عطا فرماتے ہیں۔

فیض اسمِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سلطان الاذکار 'ھُو' کے فیض کو عوام الناس میں عام کرنے کے ساتھ ساتھ اسمِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیض کو عام کرنے کا سہرا بھی صرف اور صرف سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے سر ہی ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس کے مرشد پاک سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ہزاروں لاکھوں مریدوں میں سے اسمِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تصور صرف آپ مدظلہ الاقدس کو ہی عطا فرمایا اور دنیا سے ظاہری طور پر پردہ فرمانے سے قبل آپ مدظلہ الاقدس سے فرمایا:

☆ ''اب اسمِ اَللّٰہُ ذات اور اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے حوالے ہیں۔ ان کے فیض کو عام کرنا اب تمہاری ذمہ داری ہے۔'' (سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ حیات وتعلیمات)

اپنے مرشد پاک کی اسی وصیت پر عمل کرتے ہوئے آپ مدظلہ الاقدس نے اپنے طالبوں پر اسم محمد کا فیض بھی کھول دیا ہے۔ اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسرار و رموز، فیوض و برکات اور اثرات بیان کرتے ہوئے آپ مدظلہ الاقدس اپنی حقائق وتعلیماتِ فقر پر مبنی تصنیفِ مبارکہ ''شمس الفقرا'' میں فرماتے ہیں:

❁ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ظاہری حیاتِ مبارک میں صحابہ کرامؓ نے معرفتِ الٰہی کی تمام منازل اور مراتب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ مبارک کے دیدار اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرب ونگاہِ کامل کی

Marfat.com

توجہ سے حاصل کیے۔ آپ ﷺ کے وصال کے بعد آنے والے طالبانِ مولیٰ آپ ﷺ کے اسمِ مبارک کے توسط اور برکت سے آپ ﷺ کی مجلس تک باطنی طور پر رسائی حاصل کر کے آپ ﷺ کے کرم و تاثیر سے فیض یاب ہوتے ہیں۔ آپ ﷺ کی مہربانی اور ساتھ کے بغیر آج تک نہ کوئی اللہ تک پہنچ پایا ہے نہ پہنچ پائے گا۔ جب تک آپ ﷺ کی نگاہ کی توجہ حاصل نہ ہو، روح نہ زندگی پاتی ہے اور نہ وصال و معرفتِ الٰہی۔ موجودہ زمانے میں آپ ﷺ کی نگاہِ کامل سے فیض یاب ہونے کا ذریعہ ذکر و تصور اسمِ اَللّٰہُ اور اسمِ مُحَمَّدٌ ہے جو طالب کو آپ ﷺ کی مجلس میں لے جاتا ہے اور آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب کا ساتھ نصیب کرتا ہے۔ اس مجلس میں صبر و استقامت، ادب و حیا اور مکمل اطاعت و پیروی کے ساتھ دنیاوی تعلقات کو قطع کر کے مستقل حاضری کے بعد ہی ایک طالب اس لائق بنتا ہے کہ اسے محبوبیت کے مراتب حاصل ہوں اور اللہ کی معرفت و وصال نصیب ہو۔

اللہ کے بے شمار صفاتی نام ہیں لیکن اسم اَللّٰہُ اس کا ذاتی نام ہے، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بھی بے شمار صفاتی نام ہیں لیکن اسم مُحَمَّدٌ آپ ﷺ کا ذاتی نام ہے۔ جس طرح اسم ''اَللّٰہُ'' اللہ کے تمام ناموں میں سب سے زیادہ قوت والا اسم ہے اسی طرح اسم ''مُحَمَّدٌ'' حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام ناموں میں سب سے زیادہ اثر اور قوت رکھنے والا اسم ہے۔

اسم مُحَمَّدٌ کا اس وقت ظہور ہوا جس وقت انوارِ الٰہیہ اور تجلیات نورِ محمدی کے سوا کسی شے کا ظہور نہ ہوا تھا۔ اس لیے اسم مُحَمَّدٌ خود بھی منبع انوار و تجلیات ہے اور معجزانہ شان کا حامل ہے۔ ظہورِ ذاتِ حق تعالیٰ کی ترتیب کو مدِ نظر رکھیں تو یہ بات واضح ہوتی ہے کہ نورِ الٰہی، صورتِ محمد ﷺ میں ظاہر ہوا۔ اولیا کرام فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے ازل میں خود کو ''اسم اَللّٰہُ ذات'' کی صورت میں ظاہر فرمایا تو اس میں 'ذات' سے مراد نورِ محمدی یا ذاتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے جو اللہ کی اوّل تخلیق اور ''نور'' سے ''ذات'' کا پہلا اظہار ہے۔ چنانچہ اسم مُحَمَّدٌ، اسم اَللّٰہُ ذات سے جدا یا

Marfat.com

علیحدہ نہیں بلکہ اسم اَللّٰہُ ذات، اسم محمدؐ میں اور اسم محمدؐ، اسم اَللّٰہُ ذات میں گم ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں محمد ﷺ کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ قرار دیا اور آپ ﷺ کے کلام کو اپنا کلام قرار دیا۔ (شمس الفقرا)

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ اسم اَللّٰہُ ذات کی تفصیل بیان کرتے ہوئے اسم محمدؐ کو اسم اَللّٰہُ ذات کا ہی حصہ قرار دیتے ہیں۔ محک الفقر کلاں میں آپؒ فرماتے ہیں:

❁ ''اَلْفَقْرُ فَخْرِی'' کی شرح یوں بھی ہے کہ فقر کی ابتدا اسم اَللّٰہُ سے ہے یعنی فقرا اسم اَللّٰہُ سے فقیر بنتے ہیں اور اسم اَللّٰہُ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فخر ہے کہ اسم ''اَللّٰہُ'' اسم ''محمدؐ'' میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ چنانچہ حدیثِ قدسی میں فرمان حق تعالیٰ ہے ''اے محمد ﷺ! تو میں ہے اور میں تو ہوں۔'' یعنی یہ دو نام ایک ہی صنف سے ہیں اسی لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ (فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے)۔ (محک الفقر کلاں)

چنانچہ اسم محمدؐ درحقیقت اسی قوت اور اثر کا حامل ہے جو اسم اَللّٰہُ کو حاصل ہے۔ لیکن اسمِ اَللّٰہُ میں جلال بھی ہے جمال بھی، قہر بھی ہے لطف بھی جبکہ اسمِ محمدؐ میں جمال ہی جمال اور رحمت ہی رحمت ہے۔ لہٰذا انسانی باطن پر اس کے اثرات زیادہ خوش کن ہیں۔ اسمِ محمدؐ کے تصور سے انسانی روح شریعتِ محمدی کے تابع ہو کر اللہ کی زیادہ تابع دار ہو جاتی ہے۔ سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتب میں جہاں اسمِ اَللّٰہُ ذات کی مکمل شرح و تفصیل بیان کی وہاں اسم محمدؐ کے معارف، اثرات و کمالات بھی بیان فرمائے۔ آپؒ اسم محمدؐ کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

❁ حضرت محمد ﷺ کے اسم 'محمدؐ' کے میم سے معرفتِ الٰہی کا مشاہدہ ہوتا ہے اور حرف 'ح' سے مجلسِ محمدی ﷺ کی حضوری نصیب ہوتی ہے۔ اسم 'محمدؐ' کے دوسرے میم سے دونوں جہان کا مشاہدہ حاصل ہوتا ہے اور حرف دال سے شروع ہی میں جملہ مقصود حاصل ہو جاتے ہیں۔

Marfat.com

چاروں حرف کافر اور یہودی نفس کے قتل کے لیے ننگی تلوار ہیں۔ (کلیدِ جنت)

اپنی تصنیف ''عقلِ بیدار'' میں حضرت سلطان العارفین رحمتہ اللہ علیہ اسم مُحَمَّدؐ کے تصور کے دوران اس کے حروف کی تجلیات سے حاصل ہونے والے مراتب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

- اسمِ مُحَمَّدؐ کے چار حروف ہیں م، ح، م، د۔ حرف 'م' کے تصرف سے مجلسِ محمدی ﷺ تک رسائی، حرف 'ح' کے تصرف سے حضوری محمد ﷺ، حرف 'م' کے تصرف سے محوفنا فی نورِ محمد اور حرف 'د' کے تصرف سے دوام بادم ہر نفس باسخنِ محمد ﷺ۔ (عقلِ بیدار)

اسم مُحَمَّدؐ کا ہر حرف ایک خاص تاثیر اور قوت رکھتا ہے۔ جب سالک مرشد کی اجازت سے اسم مُحَمَّدؐ کا تصور کرتا ہے تو ان حروف کی تجلیات کے زیر اثر اپنے نفس و باطن میں واضح تبدیلیاں محسوس کرتا ہے اور ان صفات کا حامل ہوتا جاتا ہے جن کی بنا پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام محبوبِ الٰہی ہیں۔ اس کا نفس مردہ اور قلب زندہ ہوتا ہے۔ وہ جسم و مکان کی قید سے آزاد ہو کر روحانی طور پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس تک رسائی حاصل کرتا ہے جہاں اُن کی زیر تربیت وہ تمام صفاتِ محمدی ﷺ سے متصف ہو کر اللہ کے ہاں محبوبیت کا مرتبہ پالیتا ہے۔ سالک کی شخصیت پر اسم ''مُحَمَّدؐ'' کے تصور کے اثرات بیان کرتے ہوئے سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

- جب طالبِ اللہ اسم اَللّٰہُ ذات' اسم مُحَمَّدؐ اور کلمہ طیبہ کے تصور میں محو ہوتا ہے تو اس کے گناہ نورِ اسمِ اَللّٰہُ ذات کے لباس میں چھپ جاتے ہیں۔ (محبت الاسرار)
- جو شخص اسمِ مُحَمَّدؐ کا تصور کرتا ہے، ہر بات کے جواب میں نورِ محمدی سے لب کشائی کرتا ہے۔ تصور کرنے والے پر اسم مُحَمَّدؐ تاثیر کرتا ہے۔ تصور اسمِ مُحَمَّدؐ کرنے والا روشن ضمیر ہو جاتا ہے اور عظمتِ عظیم، ہمراہیِ محمد ﷺ، قلبِ سلیم، صراطِ مستقیم حاصل ہو جاتا ہے۔ آنحضرت ﷺ

Marfat.com

کا ہم جسم، ہم قدم، ہم زبان، ہم شنو، ہم بینا ہو جاتا ہے۔ شریعت کا لباس پہنتا ہے۔ اسم ''مُحَمَّدْ'' میں چار حروف ہیں جس میں دونوں جہان ہیں۔ اس میں دونوں جہان کی خبریں منکشف ہوتی ہیں۔ جب طالب اسمِ مُحَمَّدْ کا ذکر کرتا ہے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام معہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تشریف فرما ہوتے ہیں۔ (محبت الاسرار)

❁ جب طالب اسمِ مُحَمَّدْ کو اپنے تصور میں لاتا ہے تو بے شک جناب سرورِ کائنات ﷺ کی روح مبارک مع ارواحِ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نہایت لطف و کرم سے تشریف فرما ہوتی ہیں۔ صاحبِ تصور کو نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں ''میرا ہاتھ پکڑ۔'' آنحضرت ﷺ کا ہاتھ پکڑتے ہی طالب کا دل معرفتِ الٰہی کے نور سے روشن ہو جاتا ہے جس سے انسان ارشاد کے لائق ہو جاتا ہے۔ آنحضرت ﷺ صاحبِ تصور کو اپنی زبان مبارک سے فرماتے ہیں کہ خلقِ خدا کی امداد کرو۔ پس حضرت محمد ﷺ کے حکم سے صاحبِ تصور خلقِ خدا کو تعلیم و تلقین دیتا ہے۔ (کلیدِ جنت)

❁ اسمِ مُحَمَّدْ کے تصور سے علم کی سچی آگاہی حاصل ہوتی ہے۔ (کلید جنت)

❁ اسمِ مُحَمَّدْ کا تصور کرنے والا جب اسمِ مُحَمَّدْ کی صورت کا تصور کرتا ہے تو تمام ماسویٰ اللہ کو ترک کر دیتا ہے۔ جس طرف بھی نگاہ کرتا ہے اُسے مجلسِ محمدی نظر آتی ہے۔ محمد مصطفیٰ ﷺ کا باادب باحیا عاشق، اللہ تعالیٰ کا معشوق بن جاتا ہے۔ (عقلِ بیدار)

❁ جس کسی کے وجود میں اسمِ مُحَمَّدْ کا نور (تصور اسمِ مُحَمَّدْ سے) داخل ہو جائے اس شخص کا ہر کام نورِ محمد سے ہوتا ہے۔ (عقلِ بیدار)

حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ مرشد کامل اکمل صرف اسی مرشد کو قرار دیتے ہیں جو اپنے طالبوں کو اسمِ اَللّٰہُ ذات اور اسمِ مُحَمَّدْ عطا کرے۔

Marfat.com

سن! مرشد کامل مکمل وہ ہے جو برزخِ[1] اسمِ اَللّٰہُ یا برزخِ[2] اسمِ مُحَمَّد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم لکھ کر طالبِ مولیٰ کو دے اور اسے (ان اسماء کی راہ) دکھا دے۔ طالبِ مولیٰ اس برزخ سے جو کچھ دیکھے گا (اگر اس پر یقین کرے تو) بے شک صراطِ مستقیم پائے گا۔ جو طالب ایسے مرشد سے روگردانی کرتا ہے وہ یقیناً اسمِ اَللّٰہُ اور اسمِ مُحَمَّد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے روگردانی کرتا ہے۔ کلمہ طیب میں بھی یہ دونوں اسم موجود ہیں، جس نے ان دونوں اسماء یعنی اسمِ اَللّٰہُ اور اسمِ مُحَمَّد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے روگردانی کی اس نے کلمہ طیب سے روگردانی کی اور جس نے کلمہ طیب سے روگردانی کی وہ مرتد ہو گیا اور مرتد کی نماز، روزہ اور کوئی بھی عبادت قبول نہیں ہوتی۔ (عین الفقر)

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی ترتیب یہ ہے کہ ہر سال عید میلاد النبی کے بابرکت موقع پر ان تمام طالبانِ مولیٰ کو اسمِ مُحَمَّد عطا فرماتے ہیں جن پر اسم اَللّٰہُ ذات کی حقیقت کھل چکی ہو اور جو روحانی ترقی کے ابتدائی مدارج طے کر چکے ہوں۔ چنانچہ ہر سال عید میلاد النبی پر سینکڑوں طالبانِ مولیٰ (مرد و خواتین) کو آپ مدظلہ الاقدس کی جانب سے اسمِ مُحَمَّد کا فیض جاری کیا جاتا ہے۔ یہ طالبانِ مولیٰ کی انتہائی خوش نصیبی ہے کہ وہ آپ مدظلہ الاقدس کی بابرکت پُرنور ذات کے فیض کی بدولت اسمِ اَللّٰہُ ذات اور اسمِ مُحَمَّد کی وہ تاثیر حاصل کر رہے جو پہلے صرف خاص الخاص لوگوں تک محدود تھی اور جس تک رسائی عام انسان کی سوچ سے بھی باہر تھی۔ آپ مدظلہ الاقدس کا ہر عمل اقبالؒ کے اس شعر کی تفسیر ہے:

قوتِ عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسمِ مُحَمَّد سے اجالا کر دے۔

اسمِ اَللّٰہُ ذات اور اسمِ مُحَمَّد کا منکر

اسمِ اَللّٰہُ ذات کے منکر کے بارے میں سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

---

[1]، [2] برزخ سے مراد دو جگہوں کو ملانے والا پل یا دو مقامات کے درمیان کی جگہ ہے۔ حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ نے اسمِ اَللّٰہُ ذات اور اسمِ مُحَمَّد کو برزخ اس لیے فرمایا ہے کیونکہ یہ عبد اور معبود کو ملانے کا ذریعہ یا وسیلہ ہیں۔

Marfat.com

❁ ''اسمِ اَللّٰہُ ذات اور اس کے ذکر سے منع کرنے والا دو حکمت سے خالی نہیں ہوتا، وہ منافق و کافر ہوتا ہے یا حاسد و متکبر۔ (عین الفقر)

❁ جو اسمِ اَللّٰہُ ذات اور اسمِ محمدؐ کا منکر ہے وہ ابوجہل ثانی ہے یا فرعون۔ (قربِ دیدار)

❁ جسے اسمِ اَللّٰہُ ذات اور اسمِ محمدؐ پر یقین نہیں وہ منافق ہے۔ (محک الفقر کلاں)

قوتِ وھم

وھم[1] ایک باطنی قوت ہے۔ اس سے مراد باطنی حواس اور قویٰ کا بیدار ہو جانا ہے۔ یہ حقیقت ہم سب جانتے ہیں کہ ہمارے ظاہری جسم کے اندر ہمارا ایک روحانی وجود بھی ہے جو ہمارا اصل وجود ہے۔ اربع عناصر سے بنا ہمارا جسم اس روح کا لباس ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ ہماری روح اس مادی دنیا میں محفوظ رہے اور یہ لباس ہماری شناخت کا ذریعہ بھی بنے۔ اللہ نے جس طرح اس ظاہری وجود کو سننے، بولنے، دیکھنے اور محسوس کرنے کی قوت عطا فرمائی اسی طرح ہماری روح کو بھی تمام قوتیں عطا فرمائیں۔ البتہ اس دنیا میں آنے کے بعد جب ہمارا ظاہری جسم ہمارے روحانی وجود پر غالب آ جاتا ہے اور ہماری پوری توجہ جسم کی ضروریات اور خواہشات کو پورا کرنے پر صرف ہونے لگتی ہے تو ہماری روح ہماری بے توجہی کے باعث پژمردہ ہو جاتی ہے اور اس کے تمام حواس مغلوب ہو جاتے ہیں۔

شیخ اکبر محی الدین ابنِ عربی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

❁ انسان کا ظاہر اس کی صورت اور جسد (جسم) ہے اور انسان کا باطن اس کی روح ہے۔ جسد اور ہے اور روح اور ہے۔ حالانکہ متکلم انسان واحد ہے۔۔۔۔۔ انسان کے جسد کی پرورش کی

---

[1] وھم کے متعلق تفصیل سے جاننے کے لیے حضرت سخی سلطان باھُوؒ کی کتب اور سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی تصنیف شمس الفقرا کا مطالعہ فرمائیں۔

Marfat.com

جائے اور شجرۂ روح کو پانی نہ ملے تو روح کا پودا خشک ہو جائے گا اور جسم کا درخت تازہ اور فربہ ہو جائے گا۔ صفاتِ حیوانیت غالب آجائیں گی اور صفاتِ روح مغلوب ہو جائیں گی اسی طرح جب روح کی پرورش (ذکر و تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات سے) کی جاتی ہے تو صفاتِ روح صفاتِ بشریت پر غالب آجاتی ہیں۔ (شرح فصوص الحکم والایقان صفحہ 107)

مرشد کامل اکمل کی توجہ اور ذکر و تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات سے ملنے والی روحانی قوت سے روح کو حیاتِ نو حاصل ہوتی ہے، اس کے تمام حواس بیدار ہو جاتے ہیں، وہ قوت حاصل کر کے عالمِ لاھوت لامکان تک پرواز کرتی ہے اور اللہ کو دیکھتی اور اس سے ہم کلام ہوتی ہے۔ اسی روحانی خاصیت کو اصطلاحِ فقر میں وھم کہا جاتا ہے۔ قرآن و حدیث سے ہمیں 'وھم' کے متعلق واضح دلائل ملتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

☆ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْمِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْيُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ ط اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ۔ (الشوریٰ۔51)

ترجمہ: اور ہر بشر کی مجال نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ سے کلام کرے مگر یہ کہ وحی کے ذریعے یا پردے کے پیچھے سے یا کسی فرشتے کو فرستادہ بنا کر بھیجے اور وہ اس کے اِذن سے جو اللہ چاہے وحی کرے۔ بیشک وہ بلند مرتبہ اور حکمت والا ہے۔

وحی اور جبرائیل علیہ السلام کے نازل ہونے کا سلسلہ تو خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کے ساتھ ہی ختم ہو گیا لیکن ''پردے کے پیچھے'' سے اللہ آج بھی فقرا اور عارفین سے ہم کلام ہوتا ہے۔ اس آیت میں ''پردے'' سے مراد انسانی جسم کا پردہ ہے کہ بظاہر تو عارف دنیا کے کاموں میں مشغول نظر آتا ہے لیکن باطن میں اللہ سے گفتگو میں محو ہوتا ہے جیسا کہ حضرت بایزید بسطامیؒ فرماتے ہیں ''میں تیس سال سے اللہ سے ہمکلام ہوں لیکن لوگ سمجھتے ہیں کہ میں ان سے بات کر رہا ہوں۔''

Marfat.com

رسالہ روحی شریف میں سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

❁ جان لے (اے طالبِ حق) اس کتاب کا مصنف، فقیر نورِ مطلق تمام حجاب اور پردوں کو سامنے سے ہٹا کر سراپا وحدت ہو گیا ہے۔ سبحان اللہ! اس فقیر کا جسم ایک ضعیف پردے کی طرح درمیان میں حائل ہے مگر وہ (ذاتِ باری تعالیٰ) اس کے درمیان عجیب راز اور نادر نکتے ظاہر فرما رہا ہے۔ (رسالہ روحی شریف)

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قوتِ وھم کے متعلق فرمانِ عالیشان ہے:

☆ مَا مِنْ عَبْدٍ اِلَّا وَسَيُكَلِّمُهٗ رَبُّهٗ لَيْسَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَالرَّبِّ تَرْجُمَانٌ وَلَا وَاسِطَةٌ (بخاری و مسلم)

ترجمہ: ہر مومن بندہ اللہ تعالیٰ سے (بلاواسطہ) کلام فرمائے گا اور اس وقت اللہ اور بندے کے درمیان نہ کوئی ترجمان ہوگا نہ واسطہ۔

حضرت سلطان باھُوؒ نے وھم کے موضوع پر ایک پوری کتاب تصنیف کی ہے جس کا نام ''سلطان الوھم'' ہے اور اس کے علاوہ بھی اپنی تمام کتب میں وھم کا ذکر فرمایا ہے۔ آپؒ فرماتے ہیں:

❁ اوھام[1] دل کے دیکھنے، بولنے، سننے اور سمجھنے کا نام ہے۔ (سلطان الوھم)

❁ جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے اللہ سے ہم کلام ہونے کے لیے کوہِ طور تھا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے امتی کے لیے اس کا اپنا وجود ہی کوہِ طور ہے کیونکہ وہ اپنے وجود کے اندر ہی شہ رگ سے نزدیک تر اللہ تعالیٰ کا کلام سنتا ہے اور حضورِ ربّ سے اپنے ذکر اذکار کا جواب با صواب پاتا ہے۔ (کلید التوحید کلاں)

❁ اہلِ حضور کو مقامِ وحدانیت سے وھم ہوتا ہے، جونہی اس پر حالتِ وھم وارد ہوتی ہے اس کا ہر مشکل کام اسی وقت ہو جاتا ہے اور بذریعہ وھم ظاہر و باطن کی ہر تفصیل اس پر منکشف ہو جاتی

---

[1] وھم کی جمع

Marfat.com

ہے۔(کلید التوحید کلاں)

شبیہِ غوث الاعظم، سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس وھم کے متعلق اپنی مبارک تصنیف شمس الفقرا میں فرماتے ہیں:

❁ اصطلاحِ فقر میں وھم سے مراد طالبِ مولیٰ کی ایک ایسی کیفیت ہوتی ہے کہ ظاہر و باطن میں اس کے دل میں جو بھی سوال پیدا ہوتا ہے اس کا جواب بارگاہِ ربّ العزت سے وصول پاتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں وھم سے مراد اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی ہے۔

❁ حضرت موسیٰ علیہ السلام کلیم اللہ تھے، ایک مقررہ وقت پر کوہِ طور پر تشریف لے جاتے، باوضو ہو کر دو نفل پڑھتے، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں متوجہ ہوتے۔ استغراق کا ایک پردہ سا چھا جاتا اور آپ علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہو جاتے۔ آج بھی فقرا اور عارفین اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں متوجہ ہو کر ہم کلام ہوتے ہیں۔

❁ سیرِ اوھام راہِ فقر میں بڑا اعلیٰ مرتبہ ہے۔ یہ حضورِ قلب کے بعد حاصل ہوتا ہے اور فنا فی اللہ تک یہی مرتبہ سیر اوھام ہی پہنچاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی اور وھم کی یہ قوت تب تک حاصل نہیں ہو سکتی جب تک مرشد کامل اکمل طالبِ صادق کے قلب کا تزکیہ و تصفیہ کر کے اسے روحانی زندگی اور اس کے باطنی حواس کو قوت عطا نہیں کر دیتا۔ مرشد کامل اکمل کے بغیر وھم کی صلاحیت حاصل کرنا ناممکن ہے۔ اسی لیے مرشد کامل اکمل کو ''سلطان الوھم'' کہا جاتا ہے۔ حضرت سخی سلطان باھُوؒ فرماتے ہیں:

❁ اے عزیز! اس راستے کی ابتدا اور انتہا مرشد کامل ہے کہ ''اَلشَّیْخُ اَبْلَغُ فِیْ ھٰذِہِ الطَّرِیْقُ مِنْ کُلِّ شَیْیءٍ'' (ترجمہ: مرشد کامل ہی اس راستے کی ہر ایک چیز کے بارے میں مکمل آگاہی رکھتا ہے)۔ مرشدِ کامل اور مرشدِ واصل کی علامت یہ ہے کہ وہ اپنے مرید کو عالمِ اوہام (اوہام کے جہان) تک پہنچاتا ہے اور اُس پر فتحِ قلب (دِل کی زندگی) واضح کرتا ہے اور فتحِ قلب یہ ہے کہ مرشد کامل بحکم

Marfat.com

"اَلشَّیْخُ یُحْیِ وَیُمِیْتُ" (ترجمہ: مرشد کامل زندہ کرتا اور مارتا ہے) کے مصداق اپنے اوہام اور تصرف سے مرید کے دل کو ذکر اسم اَللّٰہُ سے اس طرح زندہ کر دیتا ہے کہ مرید کا کوئی سانس حق تعالیٰ کے ذکر کے بغیر باہر نہیں آتا اور مرید سوتے جاگتے ہر حالت میں اللہ کا ذاکر ہو جاتا ہے اور اُسے دائمی طور پر سیرِ اوہام حاصل ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ مرید کے دل میں اس قدر بصیرت یعنی دِل کی نظر پیدا کرتا ہے کہ وہ تمام عالمِ الطاف (عالمِ باطن) کا معائنہ کر لیتا ہے اور اسی بصیرت کی بدولت وہ ہر لمحہ اپنے دل میں اللہ کے جمال اور دیدار سے مستفید ہوتا رہتا ہے چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فتح دل کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں" رَاَیْتُ قَلْبِیْ رَبِّیْ" (ترجمہ: میں نے اپنے رب کو اپنے دل میں دیکھا) اور حضرت داؤد علیہ السلام سے بھی یہی منقول ہے کہ "اُوْحِیَ بِرُؤْیَتِیْ اللّٰہِ تَعَالٰی اَنْظِرِیْ مَعْرِفَتِیْ قُلْتُ لَارُؤْیَتُ قَالَ قَلْبِكَ فِیْ شَاهِدَتِیْ وَ بِرُؤْیَتِیْ" ترجمہ: اللہ نے مجھ پر وحی کی اور پوچھا کہ اے داؤدؑ! کیا تو نے میرا دیدار کیا ہے اور میری معرفت پائی ہے؟ تو میں نے عرض کی "نہیں" تو فرمان ہوا کہ تیرا دِل تو میرا مشاہدہ کرتا ہے لہٰذا تُو اپنے دل میں میرا دیدار کر۔

(سُلطانُ الوھم)

اس ظاہری دنیا میں جہاں سائنس اور الیکٹرانک میڈیا کا ہر شعبہ انتہائی تیزی سے دن رات ترقی کر رہا ہے وہیں باطنی و روحانی دنیا میں بھی اس سے زیادہ تیزی سے انقلاب آ رہے ہیں۔ اگر ظاہر پرست لوگ یہ سمجھیں کہ روحانی دنیا کوئی جامد دنیا ہے جہاں ترقی و تبدیلی نہیں آتی تو یہ محض ان کی جہالت ہے۔ باطنی روحانی دنیا ظاہری دنیا سے زیادہ تیز رفتار اور سائینٹفک (Scientific) ہے۔ بلکہ اس قدر تیز رفتار اور سائینٹفک ہے کہ عام لوگوں کے لیے اس کا ادراک ہی ممکن نہیں۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر وحی کا نزول اور واقعۂ معراج اس کا واضح ثبوت ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان "اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِ" نماز مومن کی معراج ہے' اس بات کی دلیل ہے کہ ہر مومن کو اللہ کے قرب، دیدار اور ہم کلامی کا شرف حاصل ہو سکتا ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ

Marfat.com

وسلم کو معراج پر حاصل ہوا۔ یہی قوت اور سعادت ''وھم'' ہے جو مرشد کامل اکمل کی وساطت سے مومنین کو حاصل ہوتی ہے۔ البتہ ناقص مرشد اس صلاحیت سے خود بھی محروم ہوتے ہیں اور اپنے مریدوں کو بھی محروم رکھتے ہیں۔ چونکہ ان کے پاس یہ قوت ہوتی ہی نہیں لہٰذا وہ اس کے وجود کا ہی انکار کر دیتے ہیں اور لوگوں کو یہ کہہ کر گمراہ کرتے ہیں کہ ایسا ممکن ہی نہیں حالانکہ یہ قرآن وحدیث اور اقوالِ اولیا کرام سے ثابت ہے۔ البتہ یہ سچ ہے کہ آج سے پہلے تصوف کی تاریخ میں کبھی بھی اس قوت کی موجودگی کا ذکر اس طرح برملا کرنے کی اجازت نہ تھی جس طرح اب سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دور میں ان کے روحانی عروج اور کمال کی بدولت انہیں بارگاہِ الٰہی اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حاصل ہے۔ انہوں نے یہ اجازت صرف اُمتِ مسلمہ کی فلاح کی خاطر بہت ظاہری و باطنی تردد کے بعد مجلسِ محمدی سے حاصل کی ہے تاکہ اس زبوں حال اُمت کو ظاہری و باطنی عروج کی طرف کشش دلائی جا سکے کہ مرشد کامل اکمل کے وسیلے سے اللہ کا ایسا قرب بھی ممکن ہے جہاں باطنی آنکھوں سے اسے دیکھا جا سکتا ہے، باطنی کانوں سے اسے سنا جا سکتا ہے اور باطنی زبان سے اس سے بات کی جا سکتی ہے۔ جب طالب اللہ سے ہم کلام ہو کر یہ جاننے لگ جاتا ہے کہ اللہ اس سے کیا چاہتا ہے تو اس کے لیے اپنے ہر عمل کو اللہ کے حکم کے مطابق کر لینا مشکل نہیں رہتا اور یہی صراطِ مستقیم پر کامیابی سے چلنے کی کلید ہے۔

ہمیں یہ دعویٰ کرنے میں کوئی عار نہیں کہ اس پُرفریب دور میں سوائے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے نہ ہی کسی مرشد کے پاس وھم کی یہ صلاحیت موجود ہے اور نہ ہی ایسی روحانی قوت موجود ہے کہ وہ اسے اپنے مریدین کو عطا کر سکے۔ اگر کوئی ایسا دعویٰ کرتا ہے تو بے شک وہ جھوٹا اور لاف زن ہے جیسا کہ حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

- دوسرے ہر طریقہ کے لوگ اگر تمام عمر ریاضت اور مجاہدہ میں اپنی جان کھپاتے رہیں پھر

Marfat.com

بھی وہ قادری طریقہ کے ادنیٰ مراتب کو نہیں پہنچ سکتے۔ کیونکہ قادری کا کھانا مجاہدہ اور اس کا خواب مشاہدہ ہوتا ہے۔ اس طریقہ والے کا سیر ہو کر کھانا یا بھوکا رہنا برابر ہوتا ہے۔ اس کی نیند و بیداری برابر، اس کی مستی و ہشیاری برابر، خاموشی اور گویائی برابر ہوتی ہے۔ اس طریقہ والوں کے متعلق لوگوں کا خیال ہوتا ہے کہ وہ ان سے ہم سخن ہیں لیکن وہ ہمیشہ خدا، رسولِ خدا ﷺ اور شاہ محی الدین رضی اللہ عنہ سے ہم کلام رہتے ہیں۔ وہ روٹی تو اس جہان کی کھاتے ہیں لیکن کام اُس جہان کا کرتے ہیں۔ ان کی نظر، ان کی توجہ، ان کا وہم اور ان کا خیال حضوریٔ وصال سے ہوتا ہے پس ان کی حقیقت کو مادرزاد اندھا پریشان کیسے جان اور پہچان سکتا ہے؟ قادری طریقہ ہر دو جہان پر امیر کر دیتا ہے۔ کیونکہ اس کی اصل (بنیاد) اسمِ اَللّٰہُ کے تصور سے فنا فی اللہ عارف باللہ فقیر کے مراتب حاصل کرنے میں ہے۔ اس قسم کے قادری کو نر شیر، شہنشاہ اور صاحبِ راز کہتے ہیں۔ (گنج الاسرار)

❁ سروری قادری طریقہ کم حوصلہ نہیں، یہ نہایت فیض بخش طریقہ ہے جب کہ دیگر طریقوں میں لوگوں نے بعض طالبوں کو آتشِ اسم اَللّٰہُ ذات سے جلا کر مار ڈالا بعض اسمِ اَللّٰہُ ذات کا بوجھ برداشت نہ کر سکے اور عاجز ہو کر رک گئے اور بعض مردود و مرتد ہو گئے۔ (عین الفقر)

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے اپنی کمال قوتِ وھم کی بدولت بے شمار طالبانِ مولیٰ کو علمِ لدّنی کی نعمت سے بھی مالا مال کیا جنہوں نے اس علمِ لدّنی کو معرفتِ الٰہی کی دعوت و تبلیغ میں استعمال کیا اور بے شمار کتب و مضامین تحریر فرمائے جو متلاشیانِ معرفتِ الٰہی کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس نے بے شمار طالبانِ مولیٰ پر علمِ دعوت کھول کر عالمِ باطن میں بھی اپنی قوتِ وھم سے ان کو سنبھالا کہ وہ اس روحانی لطیف اور حقیقی عالم میں مقدس ہستیوں کی بارگاہ میں بھی باادب اور صراطِ مستقیم پر قائم رہیں۔

علمِ دعوت

جس طرح ظاہری دنیا میں رابطے کے بہت سے ذرائع ہیں مثلاً ٹیلی فون، موبائل فون، انٹرنیٹ

Marfat.com

وغیرہ جن کے ذریعے ہم اپنے عزیز رشتہ داروں اور دوستوں سے رابطے میں رہتے ہیں اسی طرح باطنی دنیا میں بھی ہمارے تمام بزرگ اولیاؒ، صحابہ کرامؓ اور انبیاؑ سے رابطہ کا ذریعہ علمِ دعوت[1] ہے۔ علمِ دعوت ایک خاص باطنی عمل ہے جس میں اولیا اللہ کے مزارات پر مرشد کامل کی اجازت سے ایک خاص ترتیب سے قرآن پڑھ کر اولیا، صحابہؓ وانبیا علیہم السلام سے روحانی طور پر رابطہ وملاقات کی جاسکتی ہے۔ ہمارے بزرگ اولیاؒ، صحابہ کرامؓ اور انبیاؑ ہمارے حقیقی و باطنی مددگار بھی ہیں اور ہمارے فیض رساں بھی ہیں۔ دعوت کے ذریعے ان سے رابطہ کر کے ان سے محبت کا اظہار بھی کیا جا سکتا ہے، باطنی فیض کے لیے درخواست بھی کی جاسکتی ہے اور مشکلات کے حل کے لیے بھی عرض پیش کی جاسکتی ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حدیث مبارکہ ہے:

☆ اِذَا تَحَیَّرْتُم فِی الْاُمُوْرِ فَاسْتَعِنُوْا مِنْ اَھْلِ الْقُبُوْرِ

ترجمہ: جب تم اپنے معاملات میں پریشان ہو جایا کرو تو اہلِ قبور سے مدد مانگ لیا کرو۔

یعنی اگر کوئی حضرت علی و فاطمہ رضی اللہ عنہم، امام حسن و حسین رضی اللہ عنہم یا غوث الاعظم رضی اللہ عنہٗ یا حضرت سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ سے بہت محبت رکھتا ہے اور ان سے روحانی ملاقات کرنا چاہتا ہے تو مرشد کامل اکمل کے وسیلے اور ان کے عطا کیے ہوئے علمِ دعوت (جسے دعوت القبور بھی کہا جاتا ہے) کے ذریعے کر سکتا اور ان سے مدد و فیض مانگ سکتا ہے۔ لیکن جب تک مرشد کامل اکمل یہ علم عطا نہ کرے اور خود ان اولیا و صحابہؓ کی بارگاہ تک نہ پہنچائے، کوئی طالب مرید خود سے یہ جرات نہیں کر سکتا۔ اگر کرے گا بھی تو کچھ نہ پائے گا۔ سلطان الفقر پنجم حضرت سخی سلطان باھُوؒ نے پہلی بار علمِ دعوت کو کھول کر اپنی کتب میں بیان کر دیا اور سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب

---

[1] علمِ دعوت کے متعلق تفصیل سے جاننے کے لیے حضرت سخی سلطان باھُوؒ کی کتب اور سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی تصنیف شمس الفقرا کا مطالعہ فرمائیں۔

Marfat.com

الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے اسے سچے طالبوں پر پہلی بار کھول کر عطا کر دیا۔ حضرت سلطان باھُوؒ علمِ دعوت کے متعلق فرماتے ہیں:

❁ آدمی کو معرفتِ الٰہی قرآنِ مجید سے حاصل ہوتی ہے۔ جب وہ اولیا اللہ کی قبر کی ہم نشینی میں قرآنِ مجید کی تلاوت کرتا ہے تو اُس کی ہر مشکل حل ہو جاتی ہے۔ باطن میں انبیا اور اولیا اللہ کی ارواح سے مجلس و ملاقات اور دست مصافحہ کا شرف بھی قرآنِ مجید اور اولیا اللہ کی قبر سے حاصل ہوتا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح ''قُمْ بِاِذْنِ اللہ'' کا مرتبہ بھی قرآنِ مجید اور قبرِ اولیا اللہ سے حاصل ہوتا ہے۔ قوتِ حاضراتِ روحانیاں اور اسمِ اعظم بھی قرآنِ مجید اور قبرِ اولیا اللہ سے حاصل ہوتا ہے۔ الہام و غرقِ وحدانیت کا مرتبہ اور ذکر فکر مذکور حضور کی روانی بھی قبرِ اولیا کی معیت میں قرآن خوانی سے حاصل ہوتی ہے۔ علم فیض اللہ، علمِ لدنّی، معرفتِ الٰہی اور تمام کسبی رسمی علوم بھی قبرِ اولیا کی معیت میں قرآن پڑھنے سے حاصل ہوتے ہیں۔ ملک سلیمانی کا مکمل قبضہ، ظاہر و باطن کے ہر مقام کا تصرف اور دنیا میں عالمگیر بادشاہی کا غلبہ بھی قبرِ اولیا کی ہم نشینی میں قرآن پڑھنے سے حاصل ہوتا ہے۔ عالم عامل کامل لا یحتاج عارف باللہ فقیر کا مرتبہ بھی قبرِ اولیا کی ہم نشینی میں قرآن پڑھنے سے حاصل ہوتا ہے لیکن یہ سب کچھ تب ہوتا ہے جب اس دعوت کے پڑھنے کے لیے حکم و اجازت دینے والا کوئی شہسوارِ قبر مرشدِ کامل ہو جو ظاہر باطن کے ہر طریق سے باخبر اور نفس پر امیر ہو۔ یہ مرتبہ اُس ولی اللہ فقیر کو حاصل ہوتا ہے جس کا باطن صاف ہو۔ منتہی صاحبِ دعوت کے اردگرد چار لشکر ہر وقت موجود رہتے ہیں جو اُس کی حفاظت و نگہبانی کرتے ہیں۔ اگرچہ وہ اُن لشکروں کو چشمِ ظاہر سے نہیں دیکھتا تاہم کوئی لشکر بھی اُسے اپنی نظروں سے اوجھل نہیں ہونے دیتا۔ وہ چار لشکر یہ ہیں۔ 1. سرورِ دو عالم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اُن کے اصحابِ کبار رضی اللہ عنہم اور جملہ دیگر صحابہ کرامؓ کی ارواحِ پاک کا لشکر۔ 2. شہدا کا لشکر، جملہ امامین شہیدین شریفین ابی محمد الحسن و ابی عبداللہ الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا لشکر۔ 3. مؤکل فرشتوں کا لشکر۔ 4. عالمِ غیب

Marfat.com

کے جنوں اور دیگر صاحبِ دعوت اولیا کرام کا لشکر۔ یہ تمام لشکر ہر قسم کے اسلحہ مثلاً تلوار، تیر، برچھا، نیزہ، کلہاڑی و بندوق وغیرہ سے لیس ہوتے ہیں۔ جب یہ جذب وغضب وقہر وغصہ میں آ کر صاحبِ دعوت کے دشمن پر غیب الغیب سے وار کرتے ہیں تو اُسے شدید زخمی کر دیتے ہیں اور وہ درد سے مغلوب ہو کر مر جاتا ہے لیکن فقیر کو چاہیے کہ وہ خیر طلب اور خدا ترس ہو، خود تکلیف اٹھائے لیکن کسی اور کو دکھ نہ دے کہ بندہ جو بوتا ہے وہی کاٹتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے:

مَنْ حَفَرَ بِئْرًا لِاَخِیْہِ فَقَدْ وَقَعَ فِیْہِ۔ (جو اپنے بھائی کی راہ میں کنواں کھودتا ہے وہ خود اُس میں گرتا ہے) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے: ''اَلْحُبُّ لِلّٰہِ وَ الْبُغْضُ لِلّٰہِ'' (محبت بھی اللہ کے لیے ہو اور عداوت بھی اللہ کے لیے ہو) جو آدمی اللہ کے دوستوں کو ستاتا ہے بے شک وہ دونوں جہان میں خراب ہوتا ہے۔ بعض آدمی اہلِ دنیا پر غلبہ کے لیے دعوت پڑھتے ہیں لیکن وہ دعوت کا مطلب تک نہیں جانتے جیسا کہ کئی آدمی سانپ پر منتر پڑھ کر اُسے اپنا قیدی بنا لیتے ہیں حالانکہ اُن کا مطلب صرف یہ ہوتا ہے کہ وہ منتر پڑھ کر اُس درندے کو پکڑ لیں۔ ایسے لوگوں کو اولیا اللہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ تو محض منتر باز ہیں۔

(محک الفقر کلاں)

❁ علمِ دعوت سے علوی اور سفلی اٹھارہ ہزار قسم کی مخلوق جن وانسان فرشتہ موکل وغیرہ مسخر کیے جا سکتے ہیں۔ اس جہان کی تمام چھوٹی بڑی مخلوقات قابو میں آتی ہیں اور ذات وصفات کے تمام مراتب حاصل ہوتے ہیں۔ دعوت پڑھنے کی ترتیب اور زکوٰۃ بے شمار ہے لیکن عمل میں لانا بہت مشکل ہے۔ طالب سوائے حکمِ الٰہی اور اجازتِ نبوی ﷺ کے دعوت کے لائق نہیں ہوتا۔ ناقص اور خام حرص وہوا میں مبتلا رہتا ہے۔ جو اسمِ اَللّٰہُ ذات کے تصور سے ذات کے مشاہدہ میں مستغرق رہتا ہے اسے دعوت کے اخیر پر انبیا اور اولیا اللہ کی مجلس نصیب ہوتی ہے۔ ہر ایک روح سے ملاقات ہوتی ہے۔ اس قسم کے مراتب اسمِ اَللّٰہُ ذات کے تصور اور دعوتِ قبور اور منظورِ الٰہی ہونے سے حاصل ہوتے ہیں۔ دعوت کی علامات چار قوتیں ہیں۔ اول اسے حصار کی قوت کی ضرورت

Marfat.com

نہیں ہوتی۔ دوسرے اسے گوشت وغیرہ کی ترک نہیں کرنی پڑتی۔ تیسرے توحید ونورِ الٰہی میں غرق ہونے کی قوت حاصل ہوتی ہے۔ چوتھی اسے مجلس نبوی ﷺ کی دائمی حضوری حاصل ہوتی ہے۔ وہ مجلسِ نبوی ﷺ سے جواب باصواب حاصل کر لیتا ہے۔ (اسرارِ قادری)

❁ جب کوئی توجہ، تصور اور تصرّف کے ساتھ روحی زبان سے دعوت پڑھتا ہے تمام انبیا و اولیا اللہ اور تمام مومن مسلمانوں کی ارواح جمع ہو کر اُس کے گرد حلقہ بنا لیتی ہیں اور اُس کی مدد کے لیے اُس کے ساتھ وہ بھی علمِ دعوت پڑھنے لگتی ہیں۔ ایسی دعوت ایک ہی دم میں اور ایک قدم پر توفیق و تحقیق کے ساتھ مستجاب ہو جاتی ہے، چاہے مشرق سے لے کر مغرب تک پھیلی ہوئی ملکِ سلیمانی جیسی حکومت کو اپنے قبضہ و تصرف میں لانے کے لیے پڑھی جائے۔ جو کوئی سِرّی زبان کے ساتھ کُنہہِ تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات سے علمِ دعوت پڑھتا ہے تو بے شک وہ اللہ تعالیٰ کا منظورِ نظر ہو جاتا ہے اور پل بھر میں اُس کا باطن نور ہو جاتا ہے۔ ایسے اہلِ دعوت کو حضور القلب کہتے ہیں۔ جو کوئی نوری زبان کے ساتھ تصور اسمِ مُحَمَّدٌ سے علمِ دعوت پڑھتا ہے تو بے شک حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی مقدس و معظم و مکرم روح مبارک اور چھوٹے بڑے تمام صحابہ کرامؓ بمع اصحابِ بدرؓ کی ارواحِ مبارکہ اُس کے گرد گھیرا ڈال کر اُس کی امداد میں اُس کے ساتھ بار بار آیاتِ قرآن کے ذریعے علمِ دعوت پڑھتی ہیں۔ ایسی دعوت اگر ایک بار پڑھ لی جائے تو قیامت تک اُس کا عمل جاری رہتا ہے۔ یہ وہ مرتبہ ہے کہ جس کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ: لِسَانُ الْفُقَرَآءِ سَیْفُ الرَّحْمٰنِ۔ (فقرا کی زبان اللہ کی تلوار ہے) اور کسی کی زبان اللہ کی تلوار اُس وقت بنتی ہے جب باطن میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اُسے دستِ بیعت فرما کر اُس کے منہ میں اپنا لعابِ دہن ڈال دیں۔ مندرجہ بالا تمام دعوات کی چابی حضرت شیخ محی الدین شاہ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ العزیز کے ہاتھ میں ہے۔ (نور الہدیٰ کلاں)

❁ دعوت کے ان مراتب کا تعلق زبانی قیل و قال اور گفتگو سے نہیں بلکہ اس کا تعلق

Marfat.com

دَعْ نَفْسَكَ وَتَعَالَ ۔ (اپنے نفس کو چھوڑ دے اور اللہ تعالیٰ کو پالے) کے لائحہ عمل سے ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے اُقْتُلُوْا اَنْفُسِكُمْ بِسَيْفِ الْمُجَاهِدَةِ (مجاہدے کی تلوار سے اپنے نفسوں کو قتل کر دو) البتہ اہلِ نفس کو یہ طاقت کہاں کہ وہ روحانی کی قبر کے پاس جا کر اُس سے جنگ کرے؟ یہ روحانیت کی وہ راہ ہے کہ جس میں حقیقتِ روحانیت اولیا اللہ پر غالب ہوتی ہے۔ تو اچھی طرح جان اور سمجھ لے کہ اسم اَللّٰہُ کا مجاہدہ تلوار کے مجاہدے سے غالب تر مجاہدہ ہے۔ محض ایک دفعہ پڑھ لینے سے دعوت ہرگز رواں نہیں ہوتی اور نہ ہی زیرِ عمل آتی ہے جب تک کہ اہلِ دعوت اس طرح دعوت نہ پڑھے کہ دعوت شروع کرتے وقت وہ اللہ تعالیٰ کو اپنے روبرو حاضر سمجھے، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنا شفیع بنائے، حضرت محی الدین شاہ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ العزیز کو امینِ الٰہی سمجھے اور خود کو منصف بنا کر آنکھیں بند کر لے اور مراقبہ میں تفکر کرے کہ خدا تعالیٰ کے قرب سے بہتر کون سی چیز ہے جسے میں دعوت پڑھ کر مسخر کروں؟ اور اگر اُسے یہ یقین ہو جائے کہ تمام مخلوق کمتر ہے اور خالق تمام مخلوق سے بہتر ہے تو اللہ تعالیٰ اُس پر مہربان ہو جائے گا اور دونوں جہان اُس کے تابع کر کے خدمت گار بنا دے گا۔ (محک الفقر کلاں)

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس علمِ دعوت کے متعلق فرماتے ہیں:

- علمِ دعوت ایک دینی و روحانی عمل ہے جس میں کسی عارف، فقیر یا ولی کے مزار پر ایک خاص ترتیب سے قرآنِ پاک پڑھا جاتا ہے جس سے اہلِ مزار کی روح حاضر ہو جاتی ہے اور صاحبِ دعوت کی مدد کرتی ہے لیکن یہ بات ذہن میں رہے کہ علمِ دعوت اور کشف القبور میں بہت فرق ہے۔ کشف القبور میں عام مسلمانوں کی قبروں پر دعوت پڑھ کر اہلِ قبر کے حالات معلوم کیے جاتے ہیں کہ وہ برزخ میں کس حالت میں ہیں لیکن دعوت صرف فقرا یا اولیا کرام کے مزارات پر پڑھی جاتی ہے۔ (شمس الفقرا)
- علمِ دعوت راہِ فقر میں اہم حیثیت رکھتی ہے جو مرشد کامل طالب کو اس وقت عطا کرتا ہے

Marfat.com

جب وہ تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات سے حضورِ حق میں پہنچ جاتا ہے لیکن طالب کو یاد رکھنا چاہیے کہ اس کی طلب صرف دیدارِ حق تعالیٰ اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری ہونی چاہیے۔ (شمس الفقرا)

یعنی جب مرشد کی مہربانی سے طالب دعوت پڑھ کر کسی نبی، صحابی یا ولی کی بارگاہ میں حاضری دے تو ان سے دیدارِ الٰہی اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری ہی طلب کرے نہ کہ مردار دنیا کے فانی فوائد مانگے۔ اسی لیے علمِ دعوت انہی خالص طالبوں پر کھلتا ہے جن کی طلب اللہ کے دیدار و رضا کے لیے خالص ہو نہ کہ دنیاوی خواہشوں سے آلودہ ہو۔

حضرت سخی سلطان باھُوؒ فرماتے ہیں:

❁ دعوت پڑھنے سے کامل کو خزائن ملتے ہیں اور ناقص کو دورانِ دعوت تیغِ برہنہ کی مثل رنج ملتے ہیں۔ دعوت پڑھنا آسان کام نہیں ہے کہ مرد مذکر عارف کامل عامل باخبر ہوشیار اولیا اللہ صاحبِ قربِ پروردگار ہی دعوت پڑھنے کے لائق ہوسکتا ہے نہ کہ کوئی احمق تیلی کا چشم بند بیل حیوان۔ (امیر الکونین)

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دور سے قبل عام مسلمان علمِ دعوت کے تصور تک سے آگاہ نہ تھے لیکن آپ مدظلہ الاقدس نے کمال مہربانی سے یہ انتہائی اعلیٰ باطنی علم سینکڑوں صادق و مخلص طالبانِ مولیٰ کو عطا فرمایا اور ان کا روحانی تعلق ان کے بزرگ اور محبوب اولیا و صحابہ سے جوڑا۔ آپ مدظلہ الاقدس کے کمالِ روحانیت اور اولیا کے ہاں آپ کی محبوبیت کی انتہا کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس سے پہلے علمِ دعوت صرف مرد طالبانِ مولیٰ کو عطا کیا جاتا تھا اور اسے کسی ولی کے مزار پر حاضر ہوکر پڑھنا لازم تھا لیکن آپ مدظلہ الاقدس نے اولیا اللہ سے اس بات کی اجازت حاصل کی کہ خواتین طالبانِ مولیٰ کو بھی علمِ دعوت کے اس اعلیٰ ترین روحانی فیض سے محروم نہ رکھا جائے اور اس پابندی کو اٹھا لیا جائے کہ دعوت کسی ولی کے مزار

Marfat.com

پر جا کر ہی پڑھی جائے۔ آپ غوث الاعظمؓ کے لاڈلے، سلطان باھوؒ کے محبوب اور سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علیؒ کا روپ ہیں۔ لہٰذا آپ کی اس درخواست کو شرفِ قبولیت حاصل ہوا اور آپ مدظلہ الاقدس نے مرد طالبوں کے ساتھ ساتھ خواتین طالبوں کو بھی گھر بیٹھے علمِ دعوت پڑھنے کی اجازت عطا فرمائی اور خصوصاً تمام کی تمام خواتین طالبانِ مولیٰ پر دعوت کھول دی۔

ہمارا دعویٰ ہے کہ اس دور میں ایسا باکمال، مہربان اور اعلیٰ ترین درجات کا حامل کوئی اور مرشد کامل اکمل موجود نہیں ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس نے اپنی بارگاہ کا فیض تمام اُمتِ مسلمہ کے لیے بغیر فرقہ و جماعت کی تفریق کے سب کے لیے کھول دیا ہے۔ ہر مسلمان کو، خواہ وہ دنیا میں کہیں بھی ہو، عام دعوت ہے کہ وہ آپ مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں نیک نیت اور نیک طلب لے کر آئے اور دین و دنیا کی فلاح پائے۔

حضوریٔ مجلسِ محمدی

یہ ہر مومن مسلمان کی دلی آرزو ہوتی ہے کہ کاش وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور میں پیدا ہوتا اور ان کا فیض بلاواسطہ ویسے ہی حاصل کرتا جیسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حاصل کرتے تھے۔

سورۃ احزاب میں اللہ فرماتا ہے:

☆ اَلنَّبِیُّ اَوۡلٰی بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ مِنۡ اَنۡفُسِہِمۡ (الاحزاب۔6)

ترجمہ: اور یہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مومنوں کی جانوں سے بھی زیادہ (ان کے) قریب ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر دور کے مومنوں کو اپنی جان سے بھی عزیز اور قریب رکھتے ہیں اور اپنے فیض اور قرب کے کسی بھی طالب کو خود سے دور نہیں رکھتے۔ آپ ﷺ رحمتہ اللعالمین ہیں اور دو جہانوں کے سردار ہیں لہٰذا ہر دور میں کامل حیات کے ساتھ موجود ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

کے فیض کے چشمے آج بھی اسی طرح جاری ہیں جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ظاہری حیات میں تھے۔ حضرت سخی سلطان باھُوؒ فرماتے ہیں:

❁ پس جو شخص حیات النبی ﷺ کا منکر ہے وہ کس طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اُمتی ہوسکتا ہے وہ جو بھی ہے جھوٹا ہے' بے دین و منافق ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے ''جھوٹا آدمی میرا اُمتی نہیں ہے۔'' (کلید التوحید کلاں)

❁ جسے حیات النبی ﷺ کا اعتبار نہیں وہ ہر دو جہان میں ذلیل و خوار ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وہ شخص مردہ سمجھتا ہے جس کا دِل مردہ ہو اور اس کا سرمایۂ ایمان و یقین شیطان نے لوٹ لیا ہو۔ (کلید التوحید کلاں)

❁ جو شخص اخلاص اور یقین کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں فریاد کرے تو حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مع لشکرِ صحابہؓ امام حسنؓ و امام حسینؓ تشریف لا کر ظاہری آنکھوں سے زیارت کراتے اور مدد فرماتے ہیں۔ (عقلِ بیدار)

❁ سن اگر کوئی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مُردہ سمجھتا ہے اور حیات النبیؐ کا انکار کرتا ہے تو اس کا ایمان سلب ہو جاتا ہے۔ (عین الفقر)

علامہ اقبالؒ حیات النبیؐ کے بارے میں فرماتے ہیں:

❁ میرا عقیدہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم زندہ ہیں اور اس زمانے کے لوگ بھی ان کی صحبت سے اسی طرح مستفیض ہو سکتے ہیں جس طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہوا کرتے تھے لیکن اس زمانے میں تو اس قسم کے عقائد کا اظہار بھی اکثر دماغوں پر ناگوار ہوگا اس واسطے خاموش رہتا ہوں۔ (خط بنام نیاز الدین خاں۔ فتراکِ رسول۔ 7)

اس زمانے میں عاشقانِ رسولؐ کے لیے آقا پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صحبت اور فیض سے مستفید ہونے کا بہترن ذریعہ روحانی طور پر ان کی مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں حاضر ہونا

Marfat.com

ہے جو کسی مرشد کامل اکمل کے توسط سے ہی ممکن ہے جو خود اس مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری میں کامل ہو اور اپنے طالبوں کو بھی یہاں تک پہنچانے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ حضرت سلطان باھوؒ نے اپنی ہر کتاب میں مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موجودگی کا تذکرہ کیا ہے اور اس کی حضوری پانے کی راہ بتائی ہے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

❁ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری اسمِ اَللّٰہُ ذات اور اسمِ مُحَمَّدٌ کے تصور سے حاصل ہوتی ہے۔

اس عبارت کی شرح کرتے ہوئے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس فرماتے ہیں:

☆ اس عبارت کی شرح اس طرح ہے کہ صحابہ کرامؓ کے لئے اسمِ اَللّٰہُ ذات حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظاہری چہرہ مبارک تھا اور اسمِ مُحَمَّدٌ آپ ﷺ کی ذات مبارک تھی۔ اب حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ تک رسائی کا طریقہ صرف اسمِ اَللّٰہُ ذات اور اسمِ مُحَمَّدٌ کا تصور ہے بشرطیکہ یہ وہاں سے حاصل ہوا ہو جہاں پر اسے عطا کرنے کی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے باطنی طور پر اجازت ہو اور یہ بات طالب کو اسمِ اَللّٰہُ ذات کے تصور کے پہلے دن ہی معلوم ہو جاتی ہے کہ اس نے جہاں سے اسمِ اَللّٰہُ ذات یا اسمِ مُحَمَّدٌ حاصل کیا ہے وہ مرشدِ کامل ہی کی بارگاہ ہے۔ (شمس الفقرا)

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری کے متعلق فرماتے ہیں:

❁ راہِ حق میں یہ ایک ایسا مقام ہے جس میں طالبِ مولیٰ باطن میں مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دائمی حضوری سے مشرف ہو جاتا ہے اور حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی تربیت فرماتے ہیں اور باطن میں اسے معرفتِ الٰہیہ کے مراتب طے کراتے ہیں۔ (شمس الفقرا)

Marfat.com

❁ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری باطن کا اہم مقام ہے جس کو مکمل طور پر بیان نہیں کیا جاسکتا۔ یہ تو حق الیقین کی منزل ہے، اس کی حقیقت سے وہی واقف ہوتا ہے جو اسے پالیتا ہے۔ (شمس الفقرا)

حضرت سخی سلطان باھُوؒ حضوریٔ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تفصیل بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

❁ جان لے کہ اُمت پیروکار کو کہتے ہیں اور پیروکار وہ ہے جو قدم بقدم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نقشِ قدم پر چل کر خود کو ان کی مجلس میں پہنچائے۔ مجھے تعجب ہوتا ہے ان لوگوں پر جو راہِ حضوری نہیں جانتے لیکن نفس پرستی، خودنمائی اور کبر و ہوا کے باعث عارفانِ باللہ سے طلب بھی نہیں کرتے۔ بھلا جو شخص نظرِ نبوی میں منظور و حضور ہی نہیں وہ مومن، مسلمان، فقیر، درویش، عالم فقیہہ، پیروکار اور اُمتی کیسے ہوسکتا ہے؟ جان لے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ کی حضوری ہدایت کی جڑ ہے اور یہ ہدایت بدایت (ابتدا، بنیاد) میں ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے ''انتہا ابتدا کی طرف لوٹ جانے کا نام ہے۔'' ظہورِ حق کی ابتدا چونکہ نورِ محمدی کے ظہور سے ہوئی اور تمام مخلوق نورِ محمدی سے ظہور پذیر ہوئی اس لئے ''ابتدا'' نورِ محمدی ہی ہے، لہٰذا ابتدا نورِ محمدی تک پہنچنا ہی انتہا ہے۔ یہی مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری ہے اور یہی سِرِّ ہدایت ہے۔ جو شخص اس کا قائل و طالب نہیں وہ گویا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اُمتی و پیروکار ہی نہیں۔ (کلید التوحید کلاں)

❁ جو لوگ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں حاضر ہو جاتے ہیں وہ یکبارگی ولی اللہ اور عارف باللہ کے مرتبے پر پہنچ جاتے ہیں یا یکبارگی انہیں مجذوب کے مراتب حاصل ہوتے ہیں یا یکبارگی مراتبِ محمود کو پالیتے ہیں یا مراتبِ مردود تک پہنچ جاتے ہیں۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دیکھنے میں کسی قسم کا شک و شبہ نہ کرے کیونکہ یہ مجلس بہشت سرشت

Marfat.com

ہے۔مجلسِ حضور میں نص' حدیث اور ذکر مذکور کا تذکرہ رہتا ہے۔مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بعض محمود نیک خصلت بن جاتے اور بعض مردود ہو جاتے ہیں کیونکہ یہ کسوٹی ہے، اس کے دیکھنے سے وجود کے اندر کا پوشیدہ کذب ظاہر ہو جاتا ہے۔طالبِ صادق جب اس مجلس کو دیکھتا ہے تو اس کا وجود سراسر نور ہو جاتا ہے اور پھر اسے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری دائمی طور پر حاصل ہو جاتی ہے۔اگر کوئی حاسد منافق' مردہ دل کاذب جو شیطان کے فرزندوں اور خناس کے وسوسہ کی طرح ہے اور جو پیر مرشد کا منکر' بے پیر بے مرشد اور بے معرفت ہے' یہ کہے کہ اس زمانہ میں کوئی پیر یا مرشد لائقِ ارشاد نہیں اور اس کی بجائے صرف مطالعۂ کتب کافی ہے تو وہ اس حیلۂ شیطانی اور مکر و فریبِ نفسانی کے سبب رہزن ہے اور معرفت اور ہدایتِ خدا سے باز رکھتا ہے اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری سے روکتا ہے۔ایسے شخص کی بات کی پرواہ نہیں کرنی چاہیے کیونکہ ایسا شخص مُردہ دل ہے اور کتّے کی طرح مُردار کی تلاش میں مارا مارا پھرتا ہے۔(امیر الکونین)

❁ روز و شب در طلبِ نبویؐ با حضور
مرد مرشد میرساند خاص نور
ہرکہ منکر میشود زیں خاص راہ
عاقبت کافر شود با رو سیاہ

ترجمہ: دِن رات مجلسِ محمدی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی حضوری کی طلب کر لیکن یاد رکھ اس خاص نور تک مردِ مرشد ہی پہنچا سکتا ہے۔جو اس خاص راہ کا انکار کرتا ہے وہ کافر ہو کر روسیاہ ہو جاتا ہے۔

(مجالستہ النبی خورد)

❁ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس مبارک میں نفسِ امارہ اور شیطان لعین داخل نہیں ہو سکتے۔یہ اسمِ اَللّٰہُ ذات کے حاضرات کی راہ ہے۔اس سے ازل' ابد دنیا' حشر' قیامت گاہ'

Marfat.com

حضوری، قربِ الٰہی، دوزخ بہشت اور حور وقصور کا تماشا دکھائی دیتا ہے۔ (عقلِ بیدار)

❁ جان لے! خاص مجلسِ محمدی ﷺ دیگر نو (9) مقامات پر قائم ہوتی ہے جو مراتب بمراتب اور مقام بمقام (بڑھتے ہوئے) کامل ومکمل ہو جاتی ہے۔ پہلی مجلسِ محمدی ﷺ مقامِ ازل میں ہے، دوسری مجلسِ محمدی ﷺ مقامِ ابد میں ہے، تیسری حرمِ مدینہ میں روضۂ رسول ﷺ میں، چوتھی خانہ کعبہ کے داخلی مقام پر یا حرمِ خانہ کعبہ میں یا جبلِ عرفات پر جہاں لبیک کی دعائے حج قبول ہوتی ہے، پانچویں عرش سے اوپر، چھٹی قابَ قوسین کے مقام پر، ساتویں بہشت میں جہاں سے اگر کچھ کھا پی لیا جائے تو تمام عمر بھوک پیاس نہیں لگتی اور نہ ہی نیند آتی ہے، آٹھویں حوضِ کوثر کے مقام پر جہاں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے دستِ اقدس سے شراباً طہوراً پی لی جائے تو وجود پاک ہو کر مقامِ ترک وتوکل[1]، توحید، تجرید وتفرید، توفیقِ الٰہی اور رفاقتِ حق حاصل کر لیتا ہے۔ نویں مجلسِ محمدی ﷺ کا مقام روئیتِ ربوبیت کے انوار میں غرق ہو کر دیدار سے مشرف ہونا ہے۔ جو خود کو فنا کر لیتا ہے وہ فقر کی معرفت کی انتہا تک پہنچ جاتا ہے۔ جو کوئی ان نو (9) مقامات میں موجود نو (9) خاص مجالسِ محمدی ﷺ میں دنیا کی کوئی طلب یا دنیا والوں کی کوئی غرض پیش کرتا ہے تو وہ مرتبہ محمود[2] سے گر کر مجلسِ مردود میں پہنچ جاتا ہے۔ جب عارف باللہ ان مراتبِ محمود پر پہنچ جاتا ہے تو اس کی روح خوش ہو جاتی ہے اور اس کا نفس نیست ونابود ہو جاتا ہے۔ جب کوئی طالبِ مولیٰ مجلسِ محمدی ﷺ میں داخل ہوتا ہے تو اس کے وجود پر چار نظروں سے چار تاثیریں پیدا ہوتی ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نظر سے طالبِ مولیٰ کے وجود میں صدق کی تاثیر پیدا ہوتی ہے اور طالبِ مولیٰ کے وجود سے جھوٹ اور نفاق نکل جاتا ہے۔

---

[1] ترک وتوکل: ترک سے مراد اللہ تعالیٰ کے سوا ہر شے، سہارے اور موجود سے چھٹکارا، خلاصی اور نجات ہے اور توکل اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کا نام ہے۔ جب تک طالب 'ترک' کی منزل سے نہیں گزرتا کامل توکل حاصل نہیں ہوتا۔ (شمس الفقرا: تصنیفِ لطیف خادم سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس) [2] اللہ تعالیٰ کی محبوبیت کا مرتبہ۔

Marfat.com

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نظر سے طالبِ مولیٰ کے وجود میں عدل اور محاسبہ نفس کی تاثیر پیدا ہو جاتی ہے جس سے خطرات اور ہوائے نفسانی طالب کے وجود سے مکمل طور پر نکل جاتے ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی نظر سے طالبِ مولیٰ کے وجود میں ادب اور حیا کی تاثیر پیدا ہو جاتی ہے اور بے ادبی اور بے حیائی کے اوصاف نکل جاتے ہیں۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نظر طالبِ مولیٰ پر پڑتی ہے تو اس کے وجود میں علم، ہدایت اور فقر کی تاثیر پیدا ہو جاتی ہے اور جہالت اور دنیا کی محبت نکل جاتی ہے۔ اس کے بعد طالبِ مولیٰ تلقین کے لائق ہو جاتا ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے اپنے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں اور اسے مرشدی کے لازوال مراتب پر پہنچا دیتے ہیں جہاں نہ کوئی خوف ہوتا ہے اور نہ ہی کوئی غم۔ مطلب یہ کہ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسوٹی کی مثل ہے۔ بعض طالب جب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوتے ہیں تو ان کا صادق دل باصفا ہو جاتا ہے اور طالب کو کل اور جز کے تمام مطالب حاصل ہو جاتے ہیں یا وہ ترک وتوکل اختیار کر کے توحید کے نور میں غرق ہو جاتا ہے اور ہمیشہ یقین کے ساتھ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں باادب حاضر رہتا ہے۔ بعض جھوٹے طالب جب مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پہنچتے ہیں تو اس مجلس میں وردو وظائف اور نص و حدیث کا ذکر سنتے ہیں لیکن اپنے دِل میں موجود نفاق کی وجہ سے اس پر یقین نہیں کرتے اور انکار کی راہ اختیار کر کے مقامِ محمود سے گرِ کر مردود اور مرتد ہو جاتے ہیں۔ اللہ اس سے اپنی پناہ میں رکھے۔ جب مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان احوال کی تاثیر طالب کے وجود پر ہوتی ہے تو اس کا خام وجود شریعتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے اکسیر ہو جاتا ہے اور ذوق اور شوقِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، معرفت اور وصالِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، جمعیت اور حالِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسے نیک خصائل اس کے تمام وجود کو اپنے قبضہ اور تصرف میں لے آتے ہیں اور اسے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضا حاصل ہو جاتی ہے۔ (شمس العارفین)

مجلسِ محمدی کی حضوری کا روحانی کمال اور مرتبہ بھی صرف اور صرف سلسلہ سروری قادری کے مرشد

Marfat.com

کامل اکمل کے وسیلے سے حاصل ہوسکتا ہے۔ حضرت سلطان باھُوؒ فرماتے ہیں:

❁ سروری قادری کامل کی ابتدا کیا ہے؟ قادری کامل (سروری قادری مرشد) نظر سے یا تصورِ اسمِ اَللّٰہُ ذات سے یا ضربِ کلمہ طیب سے یا باطنی توجہ سے طالب اللہ کو معرفتِ الٰہی کے نور میں غرق کر کے مجلسِ محمدی (ﷺ) کی حضوری میں پہنچا دیتا ہے کہ طریقہ قادری میں یہ پہلے ہی روز کا سبق ہے۔ جو مرشد اس سبق کو نہیں جانتا اور طالبوں کو مجلسِ محمدی کی حضوری میں نہیں پہنچاتا وہ قادری کامل ہرگز نہیں۔ اُس کی مستیٔ حال محض خام خیالی ہے کہ قادری کامل معرفتِ الٰہی کے نور میں غرق ہو کر ہمیشہ غرقِ وصال رہتا ہے۔ (کلید التوحید کلاں)

حضرت سلطان باھُوؒ کی تعلیمات کے مطابق جو مرشد مجلسِ محمدی کی حضوری اپنے طالبوں کو نہیں دلوا سکتا وہ مرشد ہی نہیں۔ زیرِ نظر کتاب کے باب ''مریدین کے مشاہدات و تاثرات'' میں سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے صادق طالبوں اور مخلص مریدوں کی گواہیاں موجود ہیں کہ آپ مدظلہ الاقدس نے انہیں تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب کے بعد مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری کے لائق بنایا اور اپنی باطنی نگرانی میں مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری[1] کے مقام تک پہنچایا جہاں وہ کھلی آنکھوں سے اس بابرکت روحانی مجلس کا مشاہدہ کرتے ہیں اور اپنے آقا پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فیض سے مالا مال ہوتے ہیں۔

لقائے الٰہی

اقبالؒ فرماتے ہیں:

زمانہ آیا ہے بے حجابی کا' عام دیدارِ یار ہوگا
سکوت تھا پردہ دار جس کا' وہ راز اب آشکار ہوگا

---

[1] مجلسِ محمدی ﷺ کی حضوری کے متعلق تفصیل سے جاننے کے لیے حضرت سخی سلطان باھُوؒ کی کتب اور سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی تصنیف شمس الفقرا کا مطالعہ فرمائیں۔

Marfat.com

گزر گیا اب وہ دور ساقی کہ چُھپ کے پیتے تھے پینے والے
بنے گا سارا جہان مے خانہ ہر کوئی بادہ خوار ہوگا

لقائے الٰہی[1] اس کائنات کی سب سے بڑی نعمت اور اور انسان کی تخلیق کا مقصد ہے۔ حدیثِ قدسی میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

☆ كُنْتُ كَنْزًا مَخْفِيًا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ

ترجمہ: میں ایک چھپا ہوا خزانہ تھا میں نے چاہا کہ میں پہچانا جاؤں پس میں نے مخلوق کو تخلیق کیا۔

اللہ کی پہچان اللہ کی دیدار کے بغیر ممکن نہیں اور سیّدنا غوث الاعظمؓ فرماتے ہیں ''جو اللہ تعالیٰ کی پہچان کے بغیر اس کی عبادت کا دعویٰ کرتا ہے وہ ریا کار ہے۔'' (سرّ الاسرار)

قرآنِ پاک میں اللہ تعالیٰ نے عشقِ الٰہی، باطنی مجاہدے اور مرشد کامل کی مہربانی سے لقائے الٰہی کی منزل تک پہنچنے والوں کو نوید سنائی ہے:

☆ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ (البقرہ۔115)

ترجمہ: پس تم جدھر بھی دیکھو گے تمہیں اللہ کا چہرہ نظر آئے گا۔

اور اس سے محروم رہ جانے والوں کو وعید سنائی:

☆ وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى (بنی اسرائیل۔72)

ترجمہ: جو شخص اس دنیا میں (دیدارِ ولقائے الٰہی سے) اندھا رہا وہ آخرت میں بھی اندھا رہے گا۔

روزِ قیامت اس سے بڑی محرومی اور کیا ہوگی کہ باطنی آنکھوں سے محروم لوگ اللہ کو سامنے ہوتے ہوئے بھی نہ دیکھ سکیں گے نہ پہچان سکیں گے۔ چونکہ یہ دنیا ہی آخرت کی کھیتی ہے اس لیے قرب و لقائے الٰہی کی منزل تک اسی دنیا میں پہنچنا ہوگا۔ جس کی باطنی آنکھیں اس دنیا میں نہ کھلیں وہ آخرت میں بھی نہ کھلیں گی۔ اللہ کا دیدار احادیث مبارکہ سے بھی ثابت ہے:

---

[1] صوفیا اور فقرا کے نزدیک لقائے الٰہی کے معنی دیدارِ الٰہی، رویت الٰہی کے ہیں۔

Marfat.com

❁ حضرت جریر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قریب ہے وہ وقت جب تم اپنے پروردِگار کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لوگے۔'' (مشکوٰۃ)

❁ صحابہ کرامؓ سے روایت ہے ''ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چودھویں تاریخ کے چاند کو دیکھ کر فرمایا ''جس طرح تم اس چاند کو دیکھ رہے ہو اسی طرح تم اپنے پروردِگار کو دیکھو گے اور خدا تعالیٰ کو دیکھنے میں تم کوئی اذیت اور تکلیف محسوس نہیں کروگے۔'' (الفتح الربانی)

❁ لقائے الٰہی کے تین طریقے ❁

❁ سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

قرآن وحدیث کی رو سے رویت ودیدارِ پروردگار تین طریق سے درست وروا ہے۔

(1) رویت ودیدارِ خدا خواب میں روا ہے، وہ خواب کہ جو اللہ تعالیٰ کے بلا حجاب قرب کے لئے خلوت خانہ کی مثل ہوتا ہے۔ ایسے خواب کو نوری خواب کہا جاتا ہے کہ اس میں دیدارِ حضور کا مشاہدہ نصیب ہوتا ہے۔

(2) لقائے الٰہی مراقبے میں روا ہے۔ وہ مراقبہ جو موت کی مثل ہو اور صاحبِ مراقبہ کو حضورِ مولیٰ میں پہنچا دے۔

(3) سِرّ کی آنکھوں (نورِ بصیرت) سے دیدارِ الٰہی کرنا روا ہے۔ ایسے کہ جسم اس جہان میں ہو اور جان لاہوت لامکان میں ہو۔

لیکن دیدارِ الٰہی کے اِن عظیم مراتب کا فیض وفضل مرشدِ کامل سے حاصل ہوتا ہے۔ اسمِ اَللّٰہُ ذات تیری راہبری کے لئے ہر دم تیرے ساتھ ہے اس لئے لقائے حق کے سوا کسی اور چیز کی جستجو مت کر۔ (نورالہدیٰ کلاں)

Marfat.com

لقائے الٰہی کا منکر

لقائے الٰہی کے منکر کے بارے میں حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ہرکہ منکر از خُدا دیدارِ شُد
اُمت نبویؐ نہ باشد خوار شُد

ترجمہ: جو شخص دیدارِ الٰہی کا منکر ہے وہ اُمتِ نبوی سے خارج ہے اور اس کے نصیب میں خواری ہے۔ (نورالہدیٰ کلاں)

پیرانِ پیر سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ اپنی کتاب ''سِرّ الاسرار'' میں فرماتے ہیں:

پس دیدارِ الٰہی دو طرح سے ہوسکتا ہے:

۱۔ آخرت میں کسی آئینہ کے واسطہ کے بغیر اللہ تبارک وتعالیٰ کے جمال کا دیدار۔

۲۔ دنیا میں قلب کے آئینہ کے واسطہ سے اللہ عزّ وجل کی صفات کا دیدار ہوتا ہے جو کہ فواد (قلب) کی نظر (نورِ بصیرت) سے (اللہ تعالیٰ کے) جمال کے انوار کا عکس دیکھنا ہے۔

جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:

☆ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى (النجم۔11)

ترجمہ: ''قلب نے اُسے نہ جھٹلایا جو (چشمِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے) دیکھا۔''

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

☆ اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰۃُ الْمُؤْمِنِ

ترجمہ: ''مومن مومن کا آئینہ ہے۔''

یہاں پہلے مومن سے مراد مومن بندے کا قلب ہے اور دوسرے (مومن) سے مراد اللہ تعالیٰ کی

Marfat.com

ذات ہے۔

پس جو دنیا میں صفات (یعنی صفاتِ الٰہیہ) کا مشاہدہ کرے گا وہ آخرت میں (اللہ کی) ذات کو بلا کیف دیکھے گا اور لقائے الٰہی کے متعلق اولیا کرام نے اکثر ایسے دعوے کیے ہیں جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا:

☆ رَأَی قَلْبِیْ رَبِّیْ بِنُوْرِ رَبِّیْ

ترجمہ: میں نے اپنے قلب میں اپنے ربّ کو نورِ ربّی کے واسطہ سے دیکھا۔

اور جیسا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا:

☆ لَمْ اَعْبُدْ رَبًّا کَمْ اَرَاہُ

ترجمہ: میں اپنے ربّ کی عبادت تب تک نہیں کرتا جب تک میں اسے دیکھ نہ لوں۔ (سرّ الاسرار۔ فصل 9)

پیرانِ پیر سیّدنا غوث الاعظمؓ فرماتے ہیں:

❁ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

☆ رَاَیْتُ رَبِّیْ عَلٰی صُوْرَۃِ شَابٍ اَمْرَدَ

ترجمہ: میں نے اپنے ربّ کو بے ریش نوجوان کی صورت میں دیکھا۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس طرح کی تجلی سے مراد حق تعالیٰ کا روح کے آئینہ میں اپنی صفتِ ربوبیت سے تجلی فرمانا ہے اور یہ وہی (روح) ہے جسے طفلِ معانی کا نام دیا گیا کیوں کہ یہ (روح) مربی (مرشد کامل اکمل) کے وجود کے لیے آئینہ ہے اور وہ (آئینہ) اس کے اور ربّ سبحانہٗ وتعالیٰ کے درمیان وسیلہ ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا فرمان ہے:

☆ لَوْلَا تَرْبِیَۃُ رَبِّیْ لَمَا عَرَفْتُ رَبِّیْ

ترجمہ: اگر میرا ربّ میری تربیت نہ فرماتا تو میں اپنے ربّ کی معرفت حاصل نہ کر پاتا۔

Marfat.com

اوراس باطنی مربی کو پانے کا سبب ظاہری مربی کی تربیت ہے جو کہ انبیا اور اولیا کی تلقین ہے جو وجود اور قلوب کے لیے چراغ ہے جن کی تربیت سے آخری روح (یعنی روحِ قدسی) کا دیدار ہوتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

☆ يُلْقِي الرُّوحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ (مومن۔15)

ترجمہ: وہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنے حکم سے روح القا فرما دیتا ہے۔

مرشد کی طلب کرنا ہر شخص کے لیے لازم ہے کیونکہ یہی وہ روح (مرشد) ہے جو قلوب کو زندہ کرتی ہے اور وہ معرفتِ حق تعالیٰ کا باعث ہے۔ پس سمجھو۔ (سرالاسرار۔ فصل 22)

❁ جس نے اللہ تعالیٰ کے محبوب کو دیکھ لیا پس اس نے اللہ تعالیٰ کو دیکھ لیا اور جس نے اللہ تعالیٰ کو اپنے دل سے دیکھ لیا وہ اپنے باطن سے اس کی حضوری میں داخل ہو گیا۔ ہمارا پروردگار موجود ہے اور دیکھا جا سکتا ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

☆ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ

ترجمہ: عنقریب تم اپنے ربّ کو اس طرح دیکھو گے جیسا کہ تم سورج اور چاند کو دیکھتے ہو۔ (الفتح الربانی۔ مجلس 33)

شبیہ غوث الاعظم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس لقائے الٰہی کے متعلق فرماتے ہیں:

❁ انسان کی پیدائش کا مقصد اللہ تعالیٰ کی پہچان اور معرفت ہے۔ پہچان ہی دراصل لقائے الٰہی ہے۔ یہ وہ نعمت ہے جو عارفین یعنی فقرا کو عطا کی جاتی ہے۔ لذتِ لقا سے بہتر کوئی لذت نہیں اور اللہ تعالیٰ کا لقا نورِ بصارت سے نہیں نورِ بصیرت سے حاصل ہوتا ہے۔ (شمس الفقرا)

حضرت سخی سلطان باھُوؒ فرماتے ہیں:

Marfat.com

❁ بہ ز ہر لذت بود لذتِ لقا

لذتِ دنیا چہ باشد بے بقا

ترجمہ: تمام لذات سے بہتر لذت ''لذتِ لقا'' ہے۔ اس کے مقابلے میں لذتِ دنیا کی کیا وقعت کہ وہ بے بقا ہے۔ (نورالہدیٰ کلاں)

❁ جو شخص اپنی جان کے بدلے اسمِ اَللّٰہُ ذات خرید لیتا ہے وہ کھلی آنکھوں سے دیدارِ حق تعالیٰ کرتا ہے۔ (عین الفقر)

❁ لقائے حق کے سوا جو کچھ بھی ہے وہ مردار ہے اس لیے عاشق ہمیشہ طالبِ دیدار ہوتا ہے۔ (عین الفقر)

❁ دراصل مراتب دو ہیں۔ ایک مرتبے والے انسان ہوتے ہیں اور دوسرے مرتبے والے صورت کے انسان لیکن سیرت کے حیوان ہوتے ہیں جو ہمیشہ بے جمعیت و پریشان رہتے ہیں۔ سو انسان نما حیوان اور اشرف انسان کی پہچان کیا ہے؟ انسان وہ ہے جو ہمیشہ لقائے الٰہی سے مشرف رہے اور انسان نما حیوان کو ہمیشہ دنیا مردار کی طلب رہتی ہے۔ (نورالہدیٰ کلاں)

سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

❁ جو لقا کا انکار کرتا ہے وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اُمتی نہیں۔ اس کے نصیب میں خواری ہے اور اس خواری سے وہ خود بے خبر ہے۔ (مجتبیٰ آخر زمانی)

لقائے الٰہی صرف اللہ کے ان عاشقوں کے نصیب میں ہے جو اس کے قائل ہیں اور دن رات اس کی طلب میں رہتے ہیں۔ حضرت سلطان باھُوؒ فرماتے ہیں:

❁ مادر زاد اندھے کے نصیب میں لقائے الٰہی کہاں؟ کہ وہ تو لقائے الٰہی کا قائل ہی نہیں ہوتا۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ (نورالہدیٰ کلاں)

لقائے الٰہی کا یہ عظیم مرتبہ بھی صرف سروری قادری مرشد کامل اکمل کی وساطت سے حاصل ہوسکتا

Marfat.com

ہے سروری قادری سلسلہ کے علاوہ کسی سلسلہ میں یہ فیض موجود نہیں۔ حضرت سلطان باھُوؒ فرماتے ہیں:

❁ منصب و مرتبۂ دیدار پروردگار کی توفیق و برداشت و تحقیق صرف طالب مرید سروری قادری کو حاصل ہے۔ دیگر طریقے والا اگر کوئی لقائے الٰہی کا دعویٰ کرتا ہے تو وہ لاف زن ہے، جھوٹا ہے اور اہلِ حجاب ہے۔ (نور الہدیٰ کلاں)

سروری قادری مرشد کی پہچان اور کمال ہی یہ ہے کہ وہ لقائے الٰہی کے طالبوں کو اس مرتبہ تک بغیر کسی ریاضت و مجاہدہ کے صرف اپنی مہربانی اور اسمِ اَللّٰہُ ذات کے ذکر و تصور کے ذریعے پہنچا دیتا ہے۔ حضرت سخی سلطان باھُوؒ فرماتے ہیں:

❁ مرشد کامل وہ ہے جو طالبِ صادق کو سب سے پہلے تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات کی حاضرات سے تمام انبیا و اولیا اللہ کی ارواح سے ملائے اور پھر تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات کی قوت سے لامکان میں پہنچا کر دیدارِ خداوندی سے مشرف کر دے تا کہ اسے عمر بھر چلہ و مجاہدہ و ریاضت و خلوت کی حاجت نہ رہے۔ مرشد کامل اکمل کی اوّل آزمائش اسی مرتبہ سے ہوتی ہے۔ جو مرشد ان صفات سے متصف نہیں وہ طالب کے لیے راہزن اور ثانیٔ شیطان ہے یا وہ احمق مثلِ بیل گدھا حیوان ہے کہ وہ معرفت سے اندھا اور بے عیان ہے یا وہ بے شعور طفلِ نادان ہے۔ (امیر الکونین)

❁ مرشد کے لیے لازم ہے کہ وہ سب سے پہلے اپنا مرشد ہونا ثابت کرے۔ ثبوتِ مرشدی کے لیے دو گواہ ضروری ہیں، ایک یہ کہ وہ طالبِ اللہ کو تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات کی حاضرات سے مشاہدۂ دیدار کا استغراق بخشے اور دوسرے یہ کہ طالب کو خزائنِ الٰہی کا بکثرت و بے شمار تصرف بخشے۔ (امیر الکونین)

پس جو مرشد اللہ کے لقا کے سچے طالب کو لقائے الٰہی کے مرتبہ تک نہیں پہنچاتا وہ مرشدی کے لائق ہی نہیں کہ اللہ والوں کا کام ہی اللہ تک پہنچانا ہے۔

Marfat.com

اللہ اللہ کرنے سے اللہ نہیں ملتا

یہ اللہ والے ہیں جو اللہ سے ملا دیتے ہیں

شانِ فقر آفتابِ فقر شبیہِ غوث الاعظم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس اپنے باطنی کمال اور ذکر وتصور اسمِ اَللّٰہُ ذات کے ذریعے طالبانِ مولیٰ کو لقائے الٰہی کے عالیشان مرتبہ تک پہنچا رہے ہیں۔ جو نیک نیتی کے ساتھ تعصب کو دل سے نکال کر خالص طلبِ مولیٰ دل میں لے کر آئے گا آپ مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے اس نعمت سے ضرور فیض یاب ہوگا۔ انشاءاللہ

مشائخ سروری قادری کا فیض اور تعلیمات عام کرنا

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے بہت سے کارناموں میں سے ایک بڑا کارنامہ سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ اور ان کے بعد آنے والے تمام سروری قادری مشائخ کے اعلیٰ درجات سے دنیا کو آگاہ کرنا اور ان کی تعلیمات کو ہر ذریعہ ابلاغ کو استعمال میں لاتے ہوئے عام کرنا ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس نے بذاتِ خود کئی سال اس ضمن میں تحقیقات کیں، قلمی مسودات اکٹھے کیے جن سے ان مشائخ کی مکمل اور مصدق سوانح حیات کے متعلق معلومات اکٹھی کیں اور انہیں اپنی تصنیف ''مجتبیٰ آخر زمانی'' میں محفوظ کیا۔ اس دور میں سروری قادری مشائخ کی حیات وتعلیمات پر ایسی مستند کوئی اور تصنیف موجود نہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس نے ان مشائخ کا تمام عارفانہ کلام بھی جمع فرمایا جو آج تک کبھی منظرِ عام پر نہ آیا تھا اور قلمی مسودات کی صورت میں موجود تھا۔ اس عارفانہ کلام میں تصوف کا خزانہ چھپا ہے اور طالبانِ مولیٰ کے لیے انتہائی دلکش انداز میں رہنمائی موجود ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس نے اس کلام کو ''کلام مشائخ سروری قادری'' کی صورت میں مدوّن کر کے شائع کروایا۔ کلام میں موجود مشکل الفاظ اور

Marfat.com

اصطلاحات کے معنی بھی ساتھ دیئے گئے ہیں۔اس تصنیف کے پائے کی بھی کوئی تصنیف اس زمانہ میں موجود نہیں۔آپ مدظلہ الاقدس نے ابیاتِ باھُوؒ پر بھی مکمل تحقیق کی۔ جو ابیات غلط طور پر حضرت سلطان باھُوؒ سے منسوب تھے ان کی بھی نشاندہی کی اور جن ابیات میں غلط الفاظ شامل کر کے مشہور کر دیئے گئے تھے ان کی بھی تصحیح کی۔ابیات کے ساتھ ساتھ مشکل الفاظ کے معنی اور ابیات کی شرح بھی کی گئی ہے جن سے طالبانِ مولیٰ کو راہِ فقر کو سمجھنے میں بہت مدد ملتی ہے۔ یہ تمام تحقیقی مواد انٹرنیٹ پر بھی موجود ہے اور سوشل میڈیا پر سلائیڈز (Slides) کے ذریعے بھی عام کیا جا رہا ہے۔

آپ مدظلہ الاقدس کی شہرہ آفاق تصنیف ''شمس الفقرا'' ایک ایسی بے نظیر کتاب ہے جس میں شریعت، طریقت، حقیقت اور معرفت کا لازوال خزانہ موجود ہے۔ راہِ فقر و تصوف سے متعلق حضرت سخی سلطان باھُوؒ کی تعلیمات پیش کرنے سے قبل ہر موضوع اور ہر شعبے کے بارے میں تمام مکاتبِ فکر اور روحانی سلاسل سے تعلق رکھنے والے اولیا و علما کے افکار و تعلیمات کا تقابلی جائزہ دیا گیا ہے۔ساتھ ساتھ تمام صوفی اصطلاحات کی شرح بھی کی گئی ہے۔ یہ کتاب حضرت سخی سلطان باھُوؒ کی چالیس کتب کا نچوڑ اور ان کی تمام تعلیمات کا انسائیکلوپیڈیا ہے۔

فقر و تصوف کا جو خزانہ ہمارے اولیا اللہ کی کتب میں موجود ہے اسے دنیا بھر میں ہر رنگ و نسل و قومیت کے مسلمان تک پہنچانے کے لیے ضروری تھا کہ اس خزانے کا انگریزی زبان میں ترجمہ کیا جائے۔آپ مدظلہ الاقدس کی زیرِ نگرانی آپ مدظلہ الاقدس کے باطنی طور پر تزکیہ شدہ اور تربیت یافتہ مریدین، جو روحانی طور پر اس نہج پر پہنچ چکے ہیں کہ اولیا اللہ کی بات کی روح کو سمجھ کر ان کا بہترین ترجمہ کر سکیں، مختلف اولیا کی کتابوں کا اُردو اور انگریزی میں ترجمہ کر رہے ہیں۔ خصوصاً سلطان باھُوؒ کی تمام فارسی کتب کا فارسی سے انگریزی زبان میں ترجمہ کیا جا رہا ہے۔ یہ کتب آن لائن بھی پڑھی جا رہی ہیں اور دنیا بھر میں حضرت سلطان باھُوؒ کے معتقدین ان سے فیض یاب

Marfat.com

ہورہے ہیں۔

آپ مدظلہ الاقدس کی ایک اور عظیم روحانی خدمت سلسلہ سروری قادری کی درست ترتیب سے دنیا بھر کو آگاہ کرنا ہے۔ حضرت سخی سلطان باھُوؒ کے بعد سے مختلف فریب کار لوگوں نے غلط طور پر خود کو حضرت سلطان باھُوؒ کا روحانی وارث قرار دے کر سلسلہ سروری قادری کو خود سے منسوب کر دیا تھا۔ اصل سلسلہ سروری قادری تو بہر حال مخفی طور پر اپنی جگہ قائم و جاری تھا لیکن سروری قادری مشائخ کے شہرت و دنیا سے دور رہنے کے اصول کی وجہ سے ان جعلی لوگوں نے اپنی جھوٹی مشہوری کر کے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کر لیا۔ صادق طالبانِ مولیٰ تو کبھی ان کی طرف متوجہ نہ ہوئے لیکن ظاہر پرست دنیادار لوگ کثرت سے ان کی طرف راغب ہونے لگے۔ ایسے ظاہر پرست مریدین کی کثرت بھی ان کی سستی شہرت کا باعث بن گئی۔ لیکن اب وہ وقت آ گیا تھا کہ مسلم اُمہ کو سلسلہ سروری قادری کے حقیقی مشائخ سے روشناس کروایا جاتا جس کی ذمہ داری مجلسِ محمدی سے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کو سونپی گئی۔ آپ مدظلہ الاقدس نے مکمل تحقیق اور حوالہ جات کے ذریعے یہ بات زمانے پر ظاہر کی کہ حضرت سخی سلطان باھُوؒ کے اصل روحانی وارث اور ان کے بعد سلسلہ سروری قادری کے شیخِ کامل حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانیؒ[1] ہیں جنہیں حضرت سلطان باھُوؒ کے وصال کے 139 سال بعد بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے باطنی تربیت کر کے بھیجا گیا تھا۔ ان کے بعد آنے والے حقیقی مشائخ سروری قادری کی درست ترتیب سے بھی آپ مدظلہ الاقدس نے تحقیقی حوالہ جات کی بنیاد پر زمانے کو روشناس کروایا۔

آپ مدظلہ الاقدس کی انہی خدمات سے راضی ہو کر تمام مشائخ سروری قادری نے متفقہ طور پر آپ مدظلہ الاقدس کو ''شانِ فقر'' کا لقب عطا کیا اور فرمایا ''تمام سروری قادری اولیا کو آپ کی شان بہت

---

[1] تفصیل کے لیے مطالعہ فرمائیں باب ''سلطان التارکین سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانیؒ اور سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کا روحانی تعلق''

Marfat.com

پیاری ہے کیونکہ حضرت سلطان باھُوؒ کے بعد کسی سروری قادری مرشد کی شان اوران کی پہچان لوگوں پر واضح نہ تھی۔آپ نے نہ صرف اس سلسلے کو صحیح پہچان عطا کی بلکہ ہر سروری قادری مرشد کے ذکر کو لوگوں میں عام کیا۔'' [1]

طالبانِ مولیٰ کے روحانی ارتقا کو آسان بنانا

حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

❁ مرشد وہ ہے جو طالبِ اللہ کو ایک ہی قدم پر اور ایک ہی دم میں باطن کے جملہ مقامات طے کرا کے لاھوت لامکان میں پہنچا دے۔(امیر الکونین)

رسالہ روحی شریف میں سلطان الفقر کی شان بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

❁ ان کی نظر نورِ وحدت اور کیمیائے عزت ہے۔جس طالب پر ان کی نگاہ پڑ جاتی ہے وہ مشاہدۂ ذاتِ حق تعالیٰ ایسے کرنے لگتا ہے گویا اس کا سارا وجود مطلق نور بن گیا ہو۔انہیں طالبوں کو ظاہری وردو ظائف اور چلہ کشی کی مشقت میں ڈالنے کی حاجت نہیں ہے۔

شبیہِ غوث الاعظم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس اپنے مریدین کو کسی ورد وظیفے کی مشقت میں ڈالے بغیر محض اپنی نگاہِ کامل اور ذکر وتصور اسمِ اَللّٰہُ ذات کے ذریعے فنافی الشیخ، فنافی اسمِ مُحَمَّدؐ اور فنافی اللہ کی تمام منازل طے کرواتے ہیں۔طالب کے لیے صرف صادق ہونا لازم ہے۔منافق، ریاکار اور جاسوس طالب پر تو اللہ بھی مہربانی نہیں کرتا، مرشد کیونکر کرے۔اگر طالب صادق ہے تو خواہ وہ پڑھا لکھا ہے یا ان پڑھ، مرد ہے یا عورت، بوڑھا ہے یا جوان یا کسی بھی فرقہ سے تعلق رکھتا ہے، آپ مدظلہ الاقدس اسے روحانی ارتقا کی تمام منازل طے کروا کر لاھوت لامکان تک پہنچا دیتے ہیں۔حتیٰ کہ جلال کی منازل سے بھی اپنے جمال کے حصار میں لے کر با آسانی گزار دیتے ہیں بشرطیکہ طالب مرشد پر یقین کرے اور خود کو مکمل طور پر

---

[1] تفصیل ملاحظہ فرمائیں باب 11 ''شرح القابات'' میں

Marfat.com

سلطان العاشقین

حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن

مدظلہ الاقدس

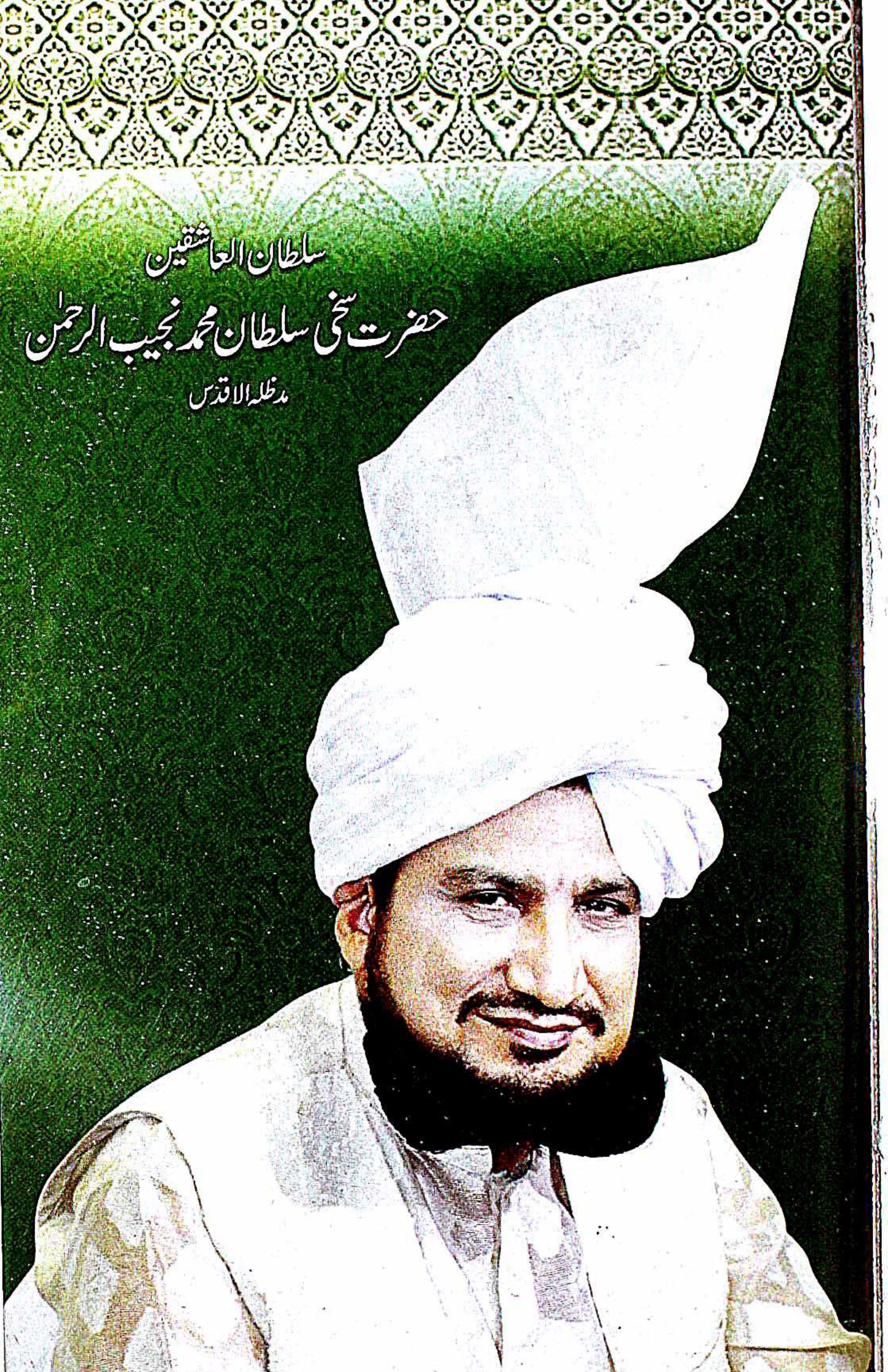

Marfat.com

Marfat.com

ان کے حوالے کردے اور ہر حال میں استقامت اختیار کرے۔

مزید برآں آپ مدظلہ الاقدس نے حیران کن طور پر صادق طالبانِ مولیٰ کو ایسے باطنی کمالات اور ہنر عطا کیے جن سے وہ بالکل ناواقف تھے جیسا کہ احسن علی سروری قادری عربی اور فارسی سے تقریباً نابلد تھے لیکن آپ مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے انہوں نے شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی عربی کتاب ''سرّ الاسرار'' کا بہترین اُردو ترجمہ کیا اور حضرت سلطان باھُوؒ کی فارسی کتب کا بھی اُردو ترجمہ کر رہے ہیں۔ مسز عنبرین مغیث سروری قادری بھی بغیر کسی تجربہ و مہارت کے محض آپ مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے حضرت سلطان باھُوؒ کی کتب کے انگریزی تراجم کر رہی ہیں اور حضرت امام حسینؓ کی انتہائی پیچیدہ عربی کتاب ''مرآۃ العارفین'' کا ترجمہ و شرح کر چکی ہیں جس کو آج تک کوئی ٹھیک سے نہ سمجھ پایا تھا نہ بیان کر سکا تھا۔ اسی طرح آپ مدظلہ الاقدس نے باطنی مہربانی سے مسز عنبرین مغیث سروری قادری سے رسالہ روحی شریف کا انگریزی ترجمہ اور تفسیر بھی کروالی جس کی مکمل شرح کرنے کی ہمت تصوف کی دنیا میں آج تک کسی کو نہ ہوئی تھی۔ آپ مدظلہ الاقدس کا کمال یہ ہے کہ پہلے آپ طالب کو اس روحانی مقام تک پہنچاتے ہیں جہاں وہ ولی کی بات کو سمجھ سکے اور پھر بیان کرے ورنہ اولیا کی بات کی گہرائی کو سمجھنا عام انسان کے لیے ممکن نہیں۔

آپ مدظلہ الاقدس نے اپنے کئی طالبوں کو حقیقی شاعری کی ایسی صلاحیت عطا کی جو ان میں پہلے سے ہرگز موجود نہ تھی۔ ان میں محمد اسد خان سروری قاری (لاہور)، ناصر حمید سروری قادری (لاہور)، محمد ساجد سروری قادری (لاہور)، احمد علی سروری قادری (اوچ شریف) اور سلیمان مرزا سروری قادری (لاہور) کے نام خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

یہ محض چند مثالیں ہیں ورنہ آپ مدظلہ الاقدس کا ہر صادق مرید گواہ ہے کہ آپ مدظلہ الاقدس نے ان کے باطن کے ساتھ ساتھ ان کا ظاہر بھی سنوار دیا، انہیں گمراہی کے اندھیروں سے نکال کر صراطِ مستقیم پر گامزن کر دیا، انہیں وہ روحانی بلندی عطا کی جس کا انہیں گمان بھی نہ تھا۔

Marfat.com

تحریک دعوتِ فقر (رجسٹرڈ) کا قیام

دعوتِ فقر ایک تحریک ہے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دور سے مسلسل کسی نہ کسی شکل اور صورت میں جاری رہی ہے۔ موجودہ دور میں اس تحریک اور دعوت کو آگے بڑھانے کے لیے موجودہ دور کی ضرورت اور تقاضوں کے مطابق ایک جماعت یا تنظیم کی ضرورت تھی۔ اس لیے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے اپنے مرشد پاک سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کے عرس کے موقع پر 23۔ اکتوبر 2009ء (3۔ ذیقعد 1430ھ) بروز جمعۃ المبارک ''تحریک دعوتِ فقر'' کی بنیاد رکھی تا کہ دعوتِ فقر کو ایک منظّم تحریک کی صورت میں آگے بڑھایا جا سکے۔

تحریک دعوتِ فقر ایک رجسٹرڈ اور غیر سرکاری و غیر سیاسی جماعت ہے جس کا فرقہ واریت سے کوئی تعلق نہیں۔ تحریک دعوتِ فقر کے قیام کا مقصد دنیا بھر کے لوگوں کو راہِ فقر کی دعوت دینا ہے تا کہ وہ اللہ کا قرب حاصل کر سکیں اور وہ روحانی پاکیزگی حاصل کر سکیں جو لقائے الٰہی اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے۔

تحریک دعوتِ فقر کے قیام کے اغراض و مقاصد، منشور اور قواعد و ضوابط مندرجہ ذیل ہیں:

تحریک دعوتِ فقر (رجسٹرڈ) کے قیام کے اغراض و مقاصد

تحریک دعوتِ فقر کے قیام کے مندرجہ ذیل اغراض و مقاصد ہیں:

☆ لقائے الٰہی اور معرفتِ الٰہی کے فریضہ کی ادائیگی

☆ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس کی حضوری اور ان سے بلاواسطہ فیض حاصل کرنا

Marfat.com

☆ تزکیۂ نفس

☆ تصفیۂ قلب

☆ تجلّیہ روح

☆ روحانی پاکیزگی اور ظاہری و باطنی درستی

☆ دنیا اور آخرت میں اللہ کے ہاں کامیابی

☆ عبادات میں قلب کی حضوری

☆ اللہ کے سوا غیر کی محتاجی سے نجات

☆ مقصدِ حیات میں کامیابی

مندرجہ بالا تمام مقاصد کے حصول کے لیے ذکر و تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات ضروری ہے اور اس کے لیے راہِ فقر اختیار کرنا ناگزیر ہے۔

شبیہِ غوث الاعظم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے انہی مقاصد کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے تحریک دعوتِ فقر کا آغاز کیا تا کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو منظّم طریقے سے فقر کی طرف متوجہ کیا جائے اور اس پُرفتن اور ظاہر پرست دور میں دین کی روح ایک بار پھر چودہ سو سال پہلے کی طرح زندہ کی جا سکے۔ اللہ تعالیٰ آپ مدظلہ الاقدس کو آپ کے اس نیک و اعلیٰ مقصد میں کامیابی عطا فرمائے (آمین)

تحریک دعوتِ فقر (رجسٹرڈ) کے قواعد و ضوابط

1۔ تحریک دعوتِ فقر میں وہی لوگ شامل تصور ہوں گے جو سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ یا سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دستِ بیعت ہوں گے یا انہوں نے آپ مدظلہ الاقدس سے ذکر و تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات حاصل کیا ہوگا۔

Marfat.com

2۔ ا: ہمارا دین اسلام ہے اور حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہمارے ہادی اور رسول ہیں۔ مشرباً ہم سروری قادری ہیں اور سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ اور سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کے ''طریقۂ فقر'' پر ہیں۔ ہم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حقیقی ورثہ ''فقر'' کو عام کرنے نکلے ہیں اس لیے ہمارا کسی فرقہ، مسلک اور مذہبی جماعت سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ ہی یہ کسی خاص فرقہ یا مسلک کی جماعت ہے۔ اس میں سب فرقوں، مسالک اور سلاسل کے لوگ اس نیت کے ساتھ شامل ہو سکتے ہیں کہ وہ ذکر و تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات سے تزکیۂ نفس کر کے اپنے باطن کو درست کر کے صراطِ مستقیم حاصل کر سکیں کیونکہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے ''جو خود کو بدلنا نہیں چاہتا میں اس کی حالت نہیں بدلتا۔'' کسی کو بھی تحریک کے اندر فرقہ پرستی کے پرچار کی قطعاً اجازت نہیں دی جائے گی۔

ب۔ تحریک دعوتِ فقر یا اس کا کوئی عہدیدار یا ذمہ دار کسی مسلکی، فرقہ وارانہ، مذہبی جماعت، مذہبی سیاسی جماعت یا سیاسی جماعت پر تنقید نہیں کرے گا اور نہ ہی ان کے کسی جلسے، جلوس اور اجلاس میں شریک ہوگا۔

ج۔ ''تحریک دعوتِ فقر'' صرف فقر کی دعوت دے گی اور کسی مسلک، فرقہ پرستی اور سیاسی یا مذہبی جھگڑے میں ملوث نہ ہوگی۔

3۔ اہلِ بیتؓ سفینہ نوحؑ کی مانند اور صحابہ کرامؓ ستاروں کی مانند ہیں اور اُن سے یکساں محبت ایمان کا حصہ اور راہِ فقر میں معاون و مددگار ہے۔ اہلِ بیتؓ سے محبت نہ رکھنے والا یا بغض رکھنے والا خارجی اور صحابہ کرامؓ سے محبت نہ رکھنے والا اور اُن سے بغض رکھنے والا رافضی ہے۔ ایسے نظریات رکھنے والوں کے لیے ''تحریک دعوتِ فقر'' میں کوئی جگہ نہیں ہے۔ البتہ جو خلوصِ نیت سے حقیقت سے آگاہی چاہتا ہے وہ ''تحریک دعوتِ فقر'' میں شامل ہو سکتا ہے کیونکہ علمِ باطن ہی سے اہلِ بیتؑ اور صحابہ کرامؓ کی عظمت سے آگاہی ہوتی ہے۔ علمِ ظاہر تو جھگڑے اور فساد پیدا کرتا ہے۔

4۔ اپنے مرشد پاک کی ہر ہدایت پر بلا چوں و چرا عمل کرنا ہوگا۔

Marfat.com

5۔ مرشد کی ہدایت کے مطابق شریعت کی پابندی کریں، ذکر وتصور اسمِ اَللّٰہُ ذات پابندی سے کریں اور فقر کی جو تعلیم اور ہدایت دِی جائے اس پر بھی سختی سے عمل کریں۔

6۔ ا: تحریک دعوتِ فقر کا سیاست، سیاسی معاملات یا سیاسی امور سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ ہی تحریک کسی سیاسی جماعت اور اس کی پالیسیوں کی حمایت یا مخالفت کرے گی۔ تحریک کے کسی بھی عہدیدار، مجلسِ شوریٰ کے ممبر، جنرل کونسل کے ارکان اور علاقائی عہدیداران کو سیاست میں حصہ لینے کی اجازت نہ ہوگی۔

ب: تحریک دعوتِ فقر اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کو تسلیم اور اس کا احترام کرتی ہے اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کا آئین ہر پاکستانی کو سیاسی امور میں حصہ لینے کی آزادی دیتا ہے۔ لیکن تحریک دعوتِ فقر کا کوئی بھی مرکزی، علاقائی عہدیدار، مجلسِ شوریٰ کا ممبر یا جنرل کونسل کارکن اگر سیاست میں حصہ لینا چاہتا ہے تو اُسے اپنے عہدہ سے استعفیٰ دینا ہوگا اور وہ تحریک کا نام، اس کے وسائل، ارکان اور تحریک کا پلیٹ فارم اپنے سیاسی مقاصد کے لیے استعمال نہیں کر سکے گا۔

ج۔ انتخابات کے وقت تحریک دعوتِ فقر یا اس کا کوئی عہدیدار، ذمہ دار اجتماعی یا انفرادی طور پر کسی سیاسی جماعت یا سیاسی مذہبی جماعت کو ووٹ دینے کا نہ تو حکم دے گا اور نہ ہی اس کے لیے جماعت کے اندر کام کرے گا۔ جماعت کے مخلصین کو اپنے اپنے ضمیر کے مطابق ووٹ دینے کا حق حاصل ہوگا اور وہ اُن کا اپنے ضمیر کے مطابق انفرادی فیصلہ ہوگا اور تحریک دعوتِ فقر اس کی ذمہ دار نہ ہوگی۔

7۔ تحریک سے منسلک لوگ اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق سے محبت کریں۔ کسی سے گناہ کی وجہ سے نفرت نہ کریں بلکہ گناہ سے نفرت کریں اور اپنے اس بھائی کو گناہ کی دلدل سے نکالنے کے لیے دعوتِ فقر دیں۔

8۔ قرآن پاک کی تلاوت کریں اور اس کی ایک ایک آیت پر غور وفکر کریں۔

9۔ آپس میں اختلافات سے گریز کریں اور اگر کوئی تحریک دعوتِ فقر میں نفاق پھیلائے تو اس

Marfat.com

کی اطلاع فوراً منتظمِ اعلیٰ یا مجلسِ شوریٰ کے کسی ممبر کو دیں تا کہ اس کو تحریک سے نکالا جا سکے۔

10۔ غصہ پر کنٹرول کریں کیونکہ غصہ شیطان کا ایک ہتھیار ہے۔ غصہ لڑائی جھگڑا پیدا کرتا ہے اور لڑائی جھگڑے والے کو تحریک میں برداشت نہیں کیا جائے گا۔

11۔ کسی کو تحریک دعوتِ فقر کے اندر اپنی ذاتی شخصیت کو نمایاں اور اجاگر کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ یاد رکھیں بہتر وہ ہے جو تقویٰ میں سب سے آگے ہے اور سلطان العارفینؒ کے قول کے مطابق تقویٰ صرف اور صرف اسمِ ھُو کے ذکر سے حاصل ہوتا ہے۔

12۔ اگر ''تحریک دعوتِ فقر'' کے کسی بھی رکن کو کسی کی ذات سے کوئی تکلیف پہنچ جائے تو فوراً اس کو معاف کر دیں۔ دِل میں بغض، کینہ، حسد، انتقام کا جذبہ رکھنا فقر کی راہ کو بند کر دیتا ہے۔

13۔ اگر تحریک کے ممبر سے کسی کو تکلیف پہنچے اور اس کی دِل آزاری ہو تو فوراً اس سے معافی مانگ لیں قطع نظر اس کے کہ وہ آپ سے امیر ہے یا غریب، چھوٹا ہے یا بڑا۔

14۔ عملی اور دنیاوی زندگی میں شرعی اصولوں کے مطابق خلوصِ نیت سے مکمل جدوجہد اور کوشش کریں لیکن توکّل صرف اللہ تعالیٰ کی ذات پر کریں اور جو بھی نتیجہ نکلے اسے اللہ تعالیٰ کی رضا سمجھ کر سرِ تسلیم خم کر دیں۔

15۔ یاد رکھیں کامیاب وہی ہوتا ہے جسے اپنے مشن پر یقینِ محکم ہو اور وہ اس مشن کو عام کرنے میں مسلسل عمل میں مصروف رہے اور مشن کی تکمیل محبت سے ہوتی ہے اور محبت ہی فاتحِ عالم ہے نفرت نہیں۔

تحریک دعوتِ فقر (رجسٹرڈ) کا منشور

1۔ تحریک دعوتِ فقر تمام مسلمانوں کو ''متحد ہو کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور آپس میں تفرقہ نہ ڈالو'' کی دعوت دیتی ہے اور وہ رسی اسمِ اَللّٰہُ ذات ہے۔

2۔ ''فقر'' حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حقیقی ورثہ ہے۔ مسلمانوں کو اسی ورثہ کو حاصل کرنے کی

Marfat.com

دعوت دینا ہی تحریک کا منشور ہے۔

3۔ فقر کے حصول کے لیے ''ذکر و تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات'' کی دعوت دینا۔ کیونکہ حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کے قول کے مطابق اسی سے فقر یعنی لقائے الٰہی اور مجلسِ محمدی کی حضوری حاصل ہوتی ہے اور ایک مسلمان مومن بن کر مرتبۂ احسان پر فائز ہوتا ہے۔

4۔ لوگوں کو فَفِرُّوْٓا اِلَی اللہ (ترجمہ: دوڑو اللہ کی طرف) یعنی ''دوڑو اسمِ اَللّٰہُ ذات کی طرف'' کی دعوت دینا۔

5۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیماتِ حقانیہ پر صدقِ دِل سے عمل کرنا۔

6۔ غور و فکر یعنی تفکر کی دعوت دینا۔

7۔ بلاتفریق آپس میں محبت کو فروغ دینا اور دنیا سے نفرت کو ختم کرنا۔

تحریک دعوتِ فقر آپ کو دعوت دیتی ہے ذکر و تصورِ اسم اَللّٰہُ ذات کی کیونکہ اسی سے:

☆ قلبی، نفسی اور روح کی بیماریوں سے نجات حاصل ہوتی ہے۔

☆ تزکیۂ نفس ہوتا ہے۔

☆ تصفیہ قلب ہوتا ہے۔

☆ تجلّیہ روح کی منزل حاصل ہوتی ہے۔

ذکر اور تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات کے بغیر مندرجہ ذیل منازلِ فقر کا حصول تو تقریباً ناممکن ہے:

☆ بارگاہِ حق تعالیٰ کی حضوری۔

☆ مجلسِ محمدی کی حضوری۔

''تحریک دعوتِ فقر'' میں شامل ہو کر اسمِ اَللّٰہُ ذات کا ذکر اور تصور کریں۔ اور ''مقصدِ حیات'' میں کامیاب و کامران ہو کر اللہ کی بارگاہ میں پیش ہوں۔

Marfat.com

تحریک دعوتِ فقر (رجسٹرڈ) کا دستور

''تحریک دعوتِ فقر'' کو منظّم انداز میں چلانے کے لیے ایک آئین[1] (دستور) تشکیل دیا گیا ہے۔ اس دستور کے تحت تحریک کا مرکزی دفتر لاہور (4-5/A ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ) میں ہے جبکہ پورے ملک میں تحریک دعوتِ فقر کے علاقائی دفاتر قائم کیے گئے ہیں اور مزید دفاتر کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے۔ ہر علاقے میں تحریک کے کام کو منظّم و مربوط طریقے سے سرانجام دینے کے لیے وہاں کے اہم و مخلص مریدین پر مشتمل مجلسِ شوریٰ اور جنرل کونسل تشکیل دی جاتی ہے جو باہمی مشاورت سے تحریکی سرگرمیوں کے لیے لائحہ عمل تیار کرتی ہے۔

(1) مجلسِ شوریٰ: تحریک کا سب سے اہم ادارہ ہے۔ دستور کے مطابق اس میں شامل لوگوں کو تقویٰ کی بنیاد پر منتخب کیا جاتا ہے۔ اس کے ممبران کی زیادہ سے زیادہ تعداد 35 ہے جو ہر سال منتخب کیے جاتے ہیں۔ باہمی مشاورت سے تحریک کا نظام چلانا اس کی ذمہ داری ہے۔ مشاورت اسلامی اور جمہوری طریقہ کے مطابق ہوتی ہے۔

(2) جنرل کونسل: یہ تحریک کے مخلصین پر مشتمل ایک وسیع ادارہ ہے جس کے ممبران کی حد مقرر نہیں کی گئی۔ مجلسِ شوریٰ کسی فیصلہ کے بعد اگر چاہے تو اسے جنرل کونسل میں پیش کر کے ان مخلصین کو اعتماد میں لیتی ہے یا جب وسیع مشاورت درکار ہو تو دستور کے مطابق مجلسِ شوری اور جنرل کونسل کا مشترکہ اجلاس بھی طلب کیا جا سکتا ہے۔

تحریک دعوتِ فقر (رجسٹرڈ) کے شعبہ جات

(1) شعبہ دعوت: تمام دستیاب ذرائع کو بروئے کار لاتے ہوئے دنیا بھر میں فقر کی

---

[1] تحریک دعوتِ فقر کے دستور کی مکمل کاپی تحریک دعوتِ فقر کے مرکزی دفتر سے دستیاب ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

جد کھلی حقیقت طالباں تے ہر طالب مان پیا کردا اے
مُکھ چن بدر دیاں لاٹاں نے اَج روشن جہاں پیا کردا اے

Marfat.com

دعوت وتبلیغ اس شعبہ کی ذمہ داری ہے۔

(2) شعبہ نشرواشاعت: تحریک دعوتِ فقر کو عام کرنے کے لیے ہر طرح کی مطبوعہ اشیاء کی تیاری اس کی ذمہ داری ہے۔ ماہنامہ سلطان الفقر لاہور اور سلطان الفقر پبلیکیشنز (رجسٹرڈ) اسی شعبہ کے تحت کام کرتے ہیں۔

(3) ملٹی میڈیا ڈیزائن اینڈ ڈویلپمنٹ: تحریک دعوتِ فقر کی تمام ویب سائٹس کو تیار کرنا، ان کی نگرانی کرنا اور بوقتِ ضرورت اہم تبدیلیاں کرنا اس شعبہ کی ذمہ داری ہے۔ اس کے علاوہ سلطان الفقر پبلیکیشنز (رجسٹرڈ) کی طرف سے شائع کردہ تمام کتب و رسائل کو آن لائن (Online) مطالعہ کے لیے تحریک دعوتِ فقر کی تمام ویب سائٹس پر مہیا کرنا بھی اس شعبہ کی ذمہ داری ہے۔ سلطان الفقر ڈیجیٹل پروڈکشنز اس کا ایک ذیلی شعبہ ہے جس کا کام فقر کی تبلیغ اور تحریک دعوتِ فقر کی سرگرمیوں پر مبنی آڈیوز اور ویڈیوز (upload) تیار کرنا اور انہیں آن لائن مہیا کرنا ہے۔

(4) شعبہ بیت المال: تحریک دعوتِ فقر کے فروغ کے لیے منسلکین اور مخلصین سے چندہ جمع کرنا، اس کو شعبہ جات میں خرچ کرنے کے لیے تقسیم کرنا اور اس کا حساب رکھنا اس شعبہ کی ذمہ داری ہے۔

(5) شعبہ قیام وطعام: مرکزی دفتر تحریک دعوتِ فقر اور خانقاہ میں مستقل قیام پذیر اور باہر سے آنے والے ساتھیوں اور محافل کے لیے طعام تیار کرنا اور تقسیم کرنا اس شعبہ کی ذمہ داری ہے۔

(6) شعبہ سکیورٹی: خانقاہ، مرکزی دفتر تحریک دعوتِ فقر اور سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی رہائش گاہ کی نگرانی اس شعبہ کی ذمہ داری ہے۔ یہ شعبہ آپ مدظلہ الاقدس کی ذاتی سکیورٹی کے فرائض بھی سرانجام دیتا ہے۔

تحریک دعوتِ فقر کو دنیا بھر میں متعارف کروانے کے لیے www.tehreekdawatefaqr.com

Marfat.com

ویب سائٹ شروع کی گئی ہے۔

سلطان الفقر پبلیکیشنز (رجسٹرڈ) کا قیام

اللہ پاک نے شبیہِ غوث الاعظم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کو بہترین علمی و تخلیقی صلاحیتوں سے نوازا ہے۔ اسی صلاحیت کو مدنظر رکھتے ہوئے سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ مدظلہ الاقدس کو مکتبہ العارفین (اب العارفین پبلیکیشنز) کی تمام ذمہ داری سونپی تھی۔

سلسلہ سروری قادری کی مسندِ تلقین وارشاد سنبھالنے کے بعد آپ مدظلہ الاقدس نے اپنے مرشد کے مشن کو جاری رکھنے کے لیے اگست 2006ء میں سلطان الفقر پبلیکیشنز (رجسٹرڈ) کی بنیاد رکھی اور کتب ورسائل کے ذریعے فقر کی تعلیمات کو عام کرنا شروع کیا۔ یہ ادارہ اب تک بہت سی کتب شائع کر چکا ہے جن کی تفصیل ''قلمی وتخلیقی کاوشیں'' میں موجود ہے۔

سلطان الفقر پبلیکیشنز (رجسٹرڈ) لاہور کے تحت اور شبیہِ غوث الاعظم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی زیرِنگرانی شائع ہونے والی کتب دنیا بھر میں طالبانِ مولیٰ کے آن لائن (Online) مطالعہ کے لیے تحریک دعوتِ فقر کی ویب سائٹس

☆ www.sultan-ul-faqr-publications.com

☆http://www.tehreekdawatefaqr.com/sf/multimedia/eng/literature.php

☆http://www.sultanulfaqr.com/multimedia/eng/literature.php

پر موجود ہیں۔ ان ویب سائٹس پر تمام کتب کا نہ صرف آن لائن مطالعہ کیا جا سکتا ہے بلکہ مفت ڈاؤن لوڈ (Download) کی سہولت بھی فراہم کی گئی ہے۔ سلطان الفقر پبلیکیشنز کا دفتر سلطان الفقر ہاؤس 4-5/A۔ ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ لاہور میں ہے۔

Marfat.com

''ماہنامہ سلطان الفقر لاہور'' کی اشاعت

دعوتِ فقر کو عوام الناس تک پہنچانے کے لیے آپ مدظلہ الاقدس نے اگست 2006ء میں ماہنامہ سلطان الفقر لاہور کی اشاعت کا آغاز کیا۔ اس ماہنامہ کی اشاعت کا مقصد ظاہر پرستی، مسلک پرستی اور فرقہ پرستی کے اس دور میں علمِ باطن کی تعلیم دینا اور لوگوں کو فقر اور اسمِ اَللّٰہُ ذات کی حقیقت واہمیت اور تعلیماتِ فقر سے آگاہ کرنا ہے تاکہ ان تعلیمات کے مطالعہ کے بعد وہ اسمِ اَللّٰہُ ذات کا ذکر اور تصور حاصل کرنے کے لیے رجوع کریں اور اس کے ذریعے فرقہ پرستی اور ظاہر پرستی سے نجات پاکر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ورثہ فقر کی انمول نعمت تک رسائی حاصل کر سکیں۔ ''ماہنامہ سلطان الفقر لاہور'' اب تک کامیابی سے اپنی اشاعت جاری رکھے ہوئے ہے اور علمِ فقر کی نعمت کو اس پُرفتن دور میں عام کر رہا ہے۔

ماہنامہ سلطان الفقر لاہور کو دنیا بھر میں آن لائن (Online) مہیا کرنے کے لیے تحریک دعوتِ فقر کی ویب سائٹس

☆ www.mahnama-sultan-ul-faqr-lahore.com

☆ http://www.tehreekdawatefaqr.com/sf/multimedia/eng/magazine.php

☆ http://www.sultanulfaqr.com/multimedia/eng/magazine.php

موجود ہیں۔ ان ویب سائٹس کے ذریعے طالبانِ مولیٰ نہ صرف ماہنامہ سلطان الفقر لاہور کو آن لائن پڑھ سکتے ہیں بلکہ مفت ڈاؤن لوڈ بھی کر سکتے ہیں۔ یہ سہولت بھی آپ مدظلہ الاقدس کی مرہونِ منت ہے۔

ملٹی میڈیا ڈیزائن اینڈ ڈویلپمنٹ

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے تعلیماتِ فقر کو دنیا

Marfat.com

بھر میں طالبانِ مولیٰ تک پہنچانے کے لیے ملٹی میڈیا ڈیزائن اینڈ ڈویلپمنٹ کا شعبہ قائم کیا ہے۔ اس شعبہ کے تحت مندرجہ ذیل ویب سائٹس موجود ہیں:

☆ www.sultanulfaqr.com

☆ www.tehreekdawatefaqr.com

☆ www.sultan-bahoo.com

☆ www.sultan-ul-arifeen.com

ان ویب سائٹس پر موجود مشائخ سروری قادری کی تعلیماتِ فقر اور آن لائن (Online) دستیاب کتب و رسائل پڑھ کر دنیا بھر سے طالبانِ مولیٰ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی جانب متوجہ ہو رہے ہیں اور آن لائن بیعت کے ذریعے آپ مدظلہ الاقدس سے بیعت ہو کر اسمِ اَللّٰہُ ذات اور فقر کی نعمت سے فیض یاب ہو رہے ہیں۔

اس شعبہ نے www.sultan-ul-ashiqeen.com کے نام سے بھی ایک ویب سائٹ خصوصی طور پر تیار کی ہے۔ اس ویب سائٹ پر سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے متعلق تفصیلات اور اُن کی تحریر کردہ کتب مہیا کی گئی ہیں تاکہ جو مریدین اور عقیدتمند آپ مدظلہ الاقدس کے متعلق جاننا چاہتے ہیں وہ اس ویب سائٹ کے ذریعے معلومات حاصل کر سکیں۔

سلطان الفقر ڈیجیٹل پروڈکشنز

ہر زمانہ میں علم و اطلاعات کے ابلاغ اور فروغ کے لیے اس زمانے میں رائج وسائل کو بروئے کار لایا جاتا ہے۔ آج کے اس تیز رفتار اور ترقی یافتہ دور میں ذرائع ابلاغ کے بے شمار وسائل موجود ہیں جن میں کمپیوٹر اور موبائل فون کے ذریعے آڈیوز اور ویڈیوز کو اطلاعات اور معلومات کی ترسیل

Marfat.com

کے لیے استعمال کرنا سرفہرست اور اہم ترین ہے۔ اسی حقیقت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے سلطان الفقر ڈیجیٹل پروڈکشنز کے شعبہ کی بنیاد رکھی جو سلطان الفقر ملٹی میڈیا ڈیزائن اینڈ ڈویلپمنٹ کا ذیلی شعبہ ہے۔ یہ شعبہ آڈیوز اور ویڈیوز کے ذریعے درج ذیل ویب سائٹ کے توسط سے فقر کی تعلیمات کو دنیا میں عام کر رہا ہے:

☆ sultanulfaqr.tv

حمد، نعت، عارفانہ کلام، کلامِ اقبالؒ، ابیاتِ باھُوؒ، کلام میاں محمد بخشؒ اور کلام مشائخ سروری قادری کی آڈیوز، ویڈیوز اور عرس مشائخ سروری قادری، محرم الحرام اور میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر منعقد ہونے والی محافل کی ویڈیوز بھی اس ویب سائٹ پر دستیاب ہیں۔

خانقاہ سلسلہ سروری قادری کا قیام

اللہ پاک قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

❁ فِیْ بُیُوْتٍ اَذِنَ اللّٰہُ اَنْ تُرْفَعَ وَ یُذْکَرَ فِیْھَا اسْمُہٗ لا یُسَبِّحُ لَہٗ فِیْھَا بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ (النور۔36)

ترجمہ: (اللہ کا نور) ان گھروں پر ہے جن کے بلند کیے جانے اور جن میں اسمِ اَللّٰہُ کا ذکر کیے جانے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور (ان گھروں میں اہلِ ذکر) صبح شام ذکرِ اَللّٰہُ کرتے ہیں۔

حضرت شہاب الدین سہروردی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

❁ اس آیت مبارکہ میں گھروں سے مراد خانقاہیں ہیں۔ (عوارف المعارف)

خانقاہ سے مراد وہ جگہ ہے جہاں طالبانِ مولیٰ ہر لمحہ صبح شام اسمِ اَللّٰہُ ذات کا ذکر کرتے ہیں اور مرشد کی صحبت اور رہنمائی میں اپنی روح کی پاکیزگی حاصل کر کے اللہ کے قرب کی نعمت سے مالا مال ہوتے ہیں۔

Marfat.com

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے عین سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ، حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت سخی سلطان پیر محمد عبدالغفور شاہ رحمۃ اللہ علیہ، شہبازِ عارفاں حضرت سخی سلطان سیّد پیر محمد بہادر علی شاہ کاظمی المشہدی رحمۃ اللہ علیہ، سلطان الاولیا حضرت سخی سلطان محمد عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ، سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر صوفیا کرام کے طریقہ کے مطابق 23۔اکتوبر 2009ء (3۔ذیقعد 1430ھ) بروز جمعۃ المبارک اپنے مرشد پاک سلطان الفقر ششمؒ کے عرس پاک کی مبارک تقریب میں ''خانقاہ سلسلہ سروری قادری'' کی بنیاد سلطان الفقر ہاؤس 4/A۔ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ لاہور میں رکھی[1]۔ اس خانقاہ کے قیام کا مقصد طالبانِ مولیٰ کی تربیت اور تزکیہ نفس اسی طریق پر کرنا تھا جس طریق پر صوفیا کرام کی خانقاہوں میں راہِ فقر کے طالبوں اور مریدوں کی تربیت اور تزکیۂ نفس ہوتا رہا ہے۔اس خانقاہ میں لاہور کے باہر سے بھی مریدین آکر مقیم ہوتے ہیں اور چند دِن دنیا سے خلوت نشین ہوکر اپنے مرشد کی صحبت سے فیض یاب ہوتے ہیں۔

تحریک دعوتِ فقر (رجسٹرڈ)، سلطان الفقر پبلیکیشنز (رجسٹرڈ)، سلطان الفقر ڈیجیٹل پروڈکشنز اور ماہنامہ سلطان الفقر لاہور کے دفاتر بھی اسی خانقاہ سلسلہ سروری قادری میں قائم ہیں۔تمام روحانی محافل اور عرس کی تقریبات[2] بھی اسی خانقاہ میں منعقد ہوتی ہیں جن میں لنگر کا وسیع انتظام ہوتا ہے۔سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے تربیت یافتہ مریدین دن رات کتب ورسائل اور ویب سائٹس کے ذریعے فقر کی تعلیمات کو دنیا بھر میں عام کرنے کے لیے اسی خانقاہ میں ہمہ وقت کوشاں ہیں۔

---

[1] بعدازاں خانقاہ کو وسعت دی گئی لہٰذا اس کا موجودہ پتہ 4-5/A۔ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ لاہور ہے۔ [2] صرف حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کا عرس مبارک احمد پور شرقیہ بہاولپور میں ان کے مزار پاک پر منعقد کیا جاتا ہے۔

Marfat.com

خانقاہ کے دروازے ہر خاص و عام، ہر مکتبہ فکر اور ہر فرقے کے لیے دن رات کھلے ہیں۔ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس ہر اتوار، منگل اور جمعہ کو اسی خانقاہ میں طالبانِ مولیٰ سے ملاقات بھی فرماتے ہیں۔ لیکن صرف مرد حضرات کو خانقاہ میں داخل ہونے کی اجازت ہے۔ خواتین کا داخلہ خانقاہ سلسلہ سروری قادری میں ممنوع ہے۔ خواتین طالبانِ مولیٰ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس سے بروز اتوار ان کی رہائش گاہ پر ملاقات کرتی ہیں جہاں ان کی اہلیہ محترمہ بھی موجود ہوتی ہیں۔

سالانہ روحانی محافل کا انعقاد

مسندِ تلقین وارشاد سنبھالنے کے بعد طالبانِ مولیٰ کی تعلیم و تلقین کے لیے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے ملاقات اور محافل کا آغاز فرمایا تاکہ طالبانِ مولیٰ ''صحبتِ مرشد'' کے فیض سے مالا مال ہو سکیں۔

آپ مدظلہ الاقدس ہر سال 12 ربیع الاوّل کو عید میلاد النبی کے موقع پر میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظیم الشان روحانی محفل منعقد فرماتے ہیں جس میں پاکستان بھر سے لوگ شرکت کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ ایک روحانی محفل سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُوؒ، سلطان الاولیا حضرت سخی سلطان محمد عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ اور سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کے عرس مبارک کے سلسلہ میں منعقد ہوتی ہے اور ایک عظیم الشان محفل میلادِ مصطفیٰؐ بسلسلہ یومِ منتقلی امانتِ الٰہیہ 21 مارچ 2001ء کی یاد میں ہر سال 21 مارچ کو منعقد ہوتی ہے۔ ان محافل میں دور ونزدیک سے مریدین ومعتقدین جوش وخروش سے شرکت کرتے ہیں۔

سلطان العارفین سلطان باھُوؒ کے خلیفہ اکبر سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے عرس مبارک کی عظیم الشان دو روزہ محفل پاک دربار سیّد محمد عبداللہ شاہؒ

Marfat.com

پراحمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور میں منعقد ہوتی ہے جس میں ملک بھر سے معتقدین، محبین و مریدین اور قرب و جوار سے لوگوں کی کثیر تعداد نہایت جوش و جذبے سے شرکت کرتی ہے اور فیض یاب ہوتی ہے۔

اس کے علاوہ خانقاہ سلسلہ سروری قادری میں دیگر روحانی محافل کا انعقاد بھی کیا جاتا ہے جن میں 10 محرم الحرام کو سیّد الشہداء حضرت امام حسین رضی اللہ عنہٗ کی یاد میں محفل منعقد ہوتی ہے اور ربیع الثانی میں عرس سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہٗ کے سلسلہ میں بڑی گیارہویں شریف کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

فقر کے فروغ کیلئے الیکٹرانک میڈیا کا استعمال

شجرہ سروری قادری محض ناموں کی ایک فہرست نہیں ہے بلکہ ہر نام کی اپنی ایک خاص پہچان ہے۔ ان مشائخ سروری قادری میں سے ہر ایک نے فقر کی امانت کو نہ صرف احسن طریقے سے سنبھالا بلکہ اُسے اور بھی نکھار کر اپنے بعد آنے والے وارث کے حوالے کیا۔ تاہم اللہ تعالیٰ نے انہی میں سے کچھ ہستیوں کے کاندھوں پر یہ ذمہ داری بھی رکھی کہ وہ فقر کے پہلے سے طے شدہ نظام کو وقت کے تقاضوں کے مطابق تبدیل کریں۔ ان ہستیوں میں سلطان الفقر سوم غوث الاعظم سیّدنا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ، سلطان الفقر پنجم سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ، سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ اور سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے نام سرِ فہرست ہیں۔ تاریخ شاہد ہے کہ ان ہستیوں نے اپنے اپنے دور میں پہلے سے موجود فقر و تصوف کے نظام کو زمانہ کے مطابق یکسر بدل دیا جن کا مکمل تذکرہ مضمون کی طوالت کا باعث ہوگا۔ مختصراً یہ کہ غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ کا طرۂ امتیاز یہ ہے کہ آپؓ روزانہ سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں طالبوں کو محض اپنی ایک

Marfat.com

توجہ سے اللہ تعالیٰ سے ملا دیتے تھے۔ سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کے دیدار کے علم سے لوگوں کو آگاہ فرمایا اور اسمِ اَللّٰہُ ذات اور اسمِ مُحَمَّدٌ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے ذکر و تصور اور مشقِ مرقومِ وجودیہ کی راہ طالبانِ مولیٰ کو سمجھائی۔ سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ سے پہلے اسمِ اعظم اسمِ اَللّٰہُ ذات کا علم صرف خاص الخاص لوگوں کو دیا جاتا تھا، آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اس ترتیب کو یکسر بدل دیا اور اس کے فیض کو عام لوگوں کے لیے بھی جاری فرما دیا۔ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے فقر کی تعلیمات کا وہ خزانہ جو یا تو صرف سینہ بہ سینہ منتقل ہو رہا تھا یا قلمی مسودات کی صورت میں تحریری طور پر موجود تھا، کو کتب کی محدود دنیا سے نکال کر الیکٹرانک کتب (e books)، الیکٹرانک میگزین (e magzines)، مشہور ویب سائٹس مثلاً وکی پیڈیا وغیرہ پر مضامین کی صورت میں اور سماجی رابطے کے ذرائع (Social Media) مثلاً فیس بک (Facebook)، انسٹا گرام (Instagram) اور گوگل پلس (Google plus) وغیرہ پر لاتعداد پیجز (pages) اور بلاگز (blogs) کے ذریعے لوگوں تک پہنچانے کا انقلابی قدم اٹھایا۔

یعنی آپ مدظلہ الاقدس نے فقر کے فیض کو کسی ایک ذریعۂ ابلاغ تک محدود نہیں رکھا۔ ان ذرائع ابلاغ پر جاری تعلیماتِ فقر کو دنیا بھر میں پھیلانے کی سرگرمیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

ویب سائٹس (Websites)

موجودہ دور کے تقاضوں کے مطابق لوگوں کو کسی بھی حقیقت سے آگاہ کرنے کے لیے ویب سائٹس سب سے اہم ذریعہ ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس نے اس ذریعہ کا بہترین استعمال کیا۔ یہ آپ مدظلہ الاقدس کی کوششوں اور کاوشوں کا ہی نتیجہ ہے کہ آپ کی زیرِ نگرانی بننے اور کام کرنے والی ویب سائٹس کا مطالعہ کرنے کے بعد لوگوں کی کثیر تعداد نے راہ فقر اختیار کی۔ ہماری مختلف

Marfat.com

ویب سائٹس یہ ہیں:

☆ www.sultan-bahoo.com

یہ ویب سائٹ سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کی حیات وتعلیمات پر مبنی ہے۔

☆ www.sultan-ul-arifeen.com

اس ویب سائٹ میں حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی حیات وتعلیمات کے ساتھ ساتھ خصوصاً ان کے لقب ''سلطان العارفین'' کے بارے میں تفصیلاً بیان کیا گیا ہے۔

☆ www.tehreekdawatefaqr.com

یہ تحریک دعوتِ فقر کی آفیشل ویب سائٹ ہے اور دنیا میں فقر کی حقیقی تعلیمات کی واحد ترجمان ہے۔ان کے ذریعے تحریک دعوتِ فقر کی سرگرمیوں کے بارے میں بھی جانا جاسکتا ہے۔

☆ www.sultanulfaqr.com

یہ ویب سائٹ اُن سات سلطان الفقر ہستیوں کی شان اور عظمت کے بیان پر مشتمل ہیں جن کا ذکر سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی الہامی کتاب رسالہ روحی شریف میں کیا ہے۔اس ویب سائٹ پر ان ہستیوں کے متعلق تحقیقی مصدقہ مواد مہیا کیا گیا ہے جو کسی اور ویب سائٹ سے نہیں مل سکتا۔

☆ www.sultan-ul-faqr-publications.com

☆http://www.tehreekdawatefaqr.com/sf/multimedia/eng/literature.php

☆http://www.sultanulfaqr.com/multimedia/eng/literature.php

ان ویب سائٹس پر فقر وتصوف کی تعلیمات پر مبنی تحریک دعوتِ فقر اور سلطان الفقر پبلیکیشنز کی تمام کتب آن لائن مطالعہ کے لیے اور ڈاؤن لوڈ کے لیے دستیاب ہیں۔

☆ www.sultan-ul-ashiqeen.com

Marfat.com

یہ ویب سائٹ خاص طور پر ان لوگوں کے لیے بنائی گئی ہیں جو سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی ذاتِ گرامی اور راہِ فقر میں آپ کی جدوجہد اور کوششوں کے بارے میں جاننا چاہتے ہیں۔

☆ www.mahnama-sultan-ul-faqr-lahore.com

☆ http://www.tehreekdawatefaqr.com/sf/multimedia/eng/magazine.php

☆ http://www.sultanulfaqr.com/multimedia/eng/magazine.php

ان ویب سائٹس پر ماہنامہ سلطان الفقر لاہور آن لائن پڑھا اور ڈاؤن لوڈ بھی کیا جاسکتا ہے۔

☆ sultanulfaqr.tv

یہ ویب سائٹ تحریک دعوتِ فقر کی سب سے جامع ویب سائٹ ہے۔ اس ویب سائٹ پر تحریک سے منسلک تمام پروگرام حمد ونعت، کلامِ باھُوؒ، کلام مشائخ سروری قادری، کلامِ اقبالؒ، منقبتیں اور سالانہ عرس مبارک، سلطان العاشقین سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے تبلیغی دوروں کی تمام ویڈیوز دستیاب ہیں۔ اس کے علاوہ تمام عارفانہ کلام جو ویڈیوز میں ہے وہ آڈیوز میں بھی دستیاب ہیں۔ میگزین، اہم مضامین، تصاویر اور کتب وغیرہ بھی اس ویب سائٹ سے آسانی سے مل جاتی ہیں۔

ان تمام ویب سائٹس کا بنیادی مقصد فقر کی تعلیمات کو عام لوگوں تک پہنچانا ہے۔ طالبانِ حق کی ایک کثیر تعداد ان ویب سائٹس کا وزٹ کرنے کے بعد راہِ فقر پر گامزن ہوئی ہے۔

آن لائن بیعت

موجودہ دور سے قبل سلسلہ سروری قادری میں بیعت ہونے اور ذکر وتصور اسمِ اَللّٰہُ ذات کا خزانہ حاصل کرنے کے لیے کم از کم ایک مرتبہ مرشد کامل اکمل کی بارگاہ میں حاضر ہونا ضروری تھا۔ جوں جوں اللہ تعالیٰ آپ مدظلہ الاقدس کی شان اور مراتب کو عروج عطا فرما رہا ہے آپ مدظلہ الاقدس

Marfat.com

بھی متلاشیانِ حق کو فقر کا فیض عطا کرنے کے لیے آسانیاں اور سہولیات فراہم کر رہے ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس نے آن لائن بیعت کے ذریعے ذکر و تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات عطا فرمانے کا سلسلہ شروع کر کے فقر کی تاریخ میں انقلاب برپا کر دیا ہے اور فقر کی تاریخ کو ایک نیا موڑ دیا ہے۔ ایسا انقلابی اور بظاہر ناممکن نظر آنے والا قدم اٹھانے کے لیے یقیناً بہت زیادہ روحانی قوت درکار ہے کیونکہ مرشد اور مرید کی ایک بھی ظاہری ملاقات کے بغیر مرشد کا اس طالب کو روحانی فیض پہنچانا آسان کام نہیں۔ یہ قدم یقیناً آپ مدظلہ الاقدس کی دور اندیشی کا بھی منہ بولتا ثبوت ہے۔

آن لائن بیعت کا طریقہ ابتدائی طور پر ان لوگوں کے لیے شروع کیا گیا تھا جو بیرون ملک رہتے ہیں اور مالی یا کسی اور مجبوری کی وجہ سے سفر نہیں کر سکتے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ پاکستان میں یہ سہولت ان خواتین کو بھی عطا کر دی گئی جو کسی بھی وجہ سے آپ مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں حاضر ہونے سے قاصر ہیں۔ کیونکہ آج کل کے دور میں انٹرنیٹ، کمپیوٹر، سمارٹ فون وغیرہ کی سہولت تقریباً ہر طبقہ اور ہر پیشہ کے افراد کے پاس موجود ہے۔ آن لائن بیعت کا نظام شروع فرما کے آپ مدظلہ الاقدس نے ہر خاص و عام کے لیے راہِ فقر اور راہِ معرفت کے راستے نہ صرف کھول دیئے ہیں بلکہ آسان بنا دیئے ہیں۔

آن لائن بیعت کا طریقہ کار یہ ہے کہ بیعت کے متمنی مرد و خواتین تحریک دعوتِ فقر کی کسی بھی ویب سائٹ پر موجود Contact Us کی آپشن (Option) کو کلک (Click) کر کے www.tehreekdawatefaqr.com کے پیج Contact Us پر رابطہ کر کے بیعت کی خواہش کا اظہار کرتے ہیں۔ تحریک دعوتِ فقر کی طرف سے مقرر نمائندہ ان کے کوائف کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے بعد انہیں ایک لنک مہیا کر دیتا ہے جس سے وہ آن لائن بیعت ہو سکتے ہیں۔ ان کی تمام معلومات سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کو ایک ای میل کی صورت میں وصول ہوتی ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس ان تمام معلومات کا جائزہ لے کر چند روحانی تقاضے پورے فرماتے ہیں اور بیعت کرنے کے بعد اسم اَللّٰہُ ذات کے

Marfat.com

ذکروتصور کی اجازت فرماتے ہیں۔اسم اَللّٰہُ ذات اوراس کے ذکروتصور کا طریقہ کار بذریعہ فون اورای میل طالب کو بتادیا جاتا ہے۔

آپ مدظلہ الاقدس کے روحانی فیض کے لامحدود ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ طالب بیعت کے لیے بھی جسمانی پابندیوں سے آزاد ہے۔اس سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ آپ مدظلہ الاقدس کی روحانی قوت زماں ومکاں کی قید سے آزاد ہے۔کسی بھی رنگ ونسل یا فرقہ کا فرق روا رکھے بغیر تمام متلاشیانِ حق کے لیے آپ مدظلہ الاقدس کے فیض کے دروازے کھلے ہیں حتیٰ کہ بیعت کے فارم میں بھی ذات پات یا فرقہ کے متعلق کوئی سوال درج نہیں ہے۔

مضامین (Articles)

مندرجہ بالا ویب سائٹس کی تخلیق سے پہلے فقر وتصوف کی کسی اصطلاح کے بارے میں جاننا انتہائی مشکل کام تھا۔مختلف سرچ انجن جیسے گوگل (Google) وغیرہ پر جب بھی تصوف یا فقر کی کسی اصطلاح کو تلاش کیا جاتا تو سرچ انجن سے یا تو غیر متعلقہ معلومات موصول ہوتیں یا وہ کسی ایسے بلاگ سے ہوتیں جہاں موجود مواد اصل مواد کے مقابلے میں تحریف شدہ اور ردوبدل کا شکار ہوتا۔ بہت سے لوگ ایسے بھی ہیں جو خود کو غلط طور پر سلسلہ سروری قادری سے منسوب کر کے انٹرنیٹ پر فقر کی ایسی غیر مصدقہ تعلیمات پھیلا رہے ہیں جو ان کے ذاتی نظریات کی عکاس ہیں اور جن کا فقر کی حقیقی تعلیمات سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔نہ ہی ایسے لوگوں کے اس سلسلہ سے منسلک ہونے کے کوئی مستند ثبوت یا روایات ملتی ہیں اور نہ ہی انٹرنیٹ پر ان کی دی گئی فقر سے متعلق تعلیمات و معلومات درست ہیں۔

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے اپنی نگاہِ کرم اور روحانی قوت سے کئی طالبانِ مولیٰ کو فقر کے اہم موضوعات خاص طور پر حقیقی سروری قادری مشائخ کی تعلیمات

Marfat.com

اوران کی روحانی خدمات پر تحقیق کر کے انٹرنیٹ پر مضامین (articles) لکھنے کے لائق بنایا۔ یہ مضامین مستند حقائق کی بنیاد پر لکھے گئے اوران کا مواد ان مقدس ہستیوں کے دستِ مبارک سے لکھی گئی اصل تحریروں سے لیا گیا جو نسل در نسل ان روحانی ہستیوں کے پاکیزہ خاندانوں میں محفوظ چلی آرہی تھیں۔ یہ اصل تحریریں آپ مدظلہ الاقدس نے انتہائی محنت اور لگن سے جمع کر کے ان کی تصنیف وتالیف بھی فرمائی۔ ان مضامین کے ذریعے دنیا کو سلسلہ سروری قادری کے مشائخ کی صحیح ترتیب سے بھی آگاہ کیا گیا۔

وکی پیڈیا (Wikipedia)

وکی پیڈیا دنیا بھر میں سب سے زیادہ جانا جانے والا اور استعمال ہونے والا آن لائن انسائیکلو پیڈیا ہے۔ جب تحقیق کی گئی تو یہ حقیقت سامنے آئی کہ اس پر تصوف سے متعلق زیادہ تر معلومات تحریف شدہ اور غلط بیانی پر مشتمل ہیں اور بہت سی تصوف کی اصطلاحات کو اس انداز میں بیان کیا گیا ہے کہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ صرف کسی ایک خاص نظریاتی گروہ کی ترجمانی کی جارہی ہے۔ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے حکم سے اور آپ کی زیرِ نگرانی وکی پیڈیا پر موجود فقر وتصوف کے بہت سے حقائق اور اصطلاحات کو درست کیا گیا۔

یہ بھی آپ مدظلہ الاقدس کی ایک کرامت ہے کہ باوجود اس حقیقت کہ وکی پیڈیا اس سے پہلے آپ مدظلہ الاقدس کے استعمال میں نہیں رہا پھر بھی آپ نے منتخب مریدین کو وکی پیڈیا پر موجود معلومات کو درست کرنے اور بہتر بنانے کیلئے خود تربیت فرمائی۔ وکی پیڈیا بظاہر جس قدر سادہ اور آسان لگتا ہے حقیقت میں اس قدر آسان نہیں ہے۔ اس پر لگانے کے لیے مضمون کو ایک خاص فارمیٹ (HTML code) میں لکھا جاتا ہے اور اس کے لیے بہت تحقیق اور حوالہ جات درکار ہوتے ہیں۔ مزید یہ کہ ان حوالہ جات کی صداقت کی جانچ پڑتال بھی ہوتی ہے اور پہلے سے موجود

Marfat.com

مدیر(editors) نئی شامل ہونے والی معلومات پر نہ صرف تنقید کرتے ہیں بلکہ اکثر انہیں تبدیل یا کاٹ (delete) بھی دیتے ہیں۔ان تمام مشکلات کے باوجود آپ مدظلہ الاقدس کی تصانیف پر مشتمل سروری قادری مشائخ پر کی گئی تحقیق سے متعلق مضامین وکی پیڈیا کی زینت بنے۔ بلاشبہ وکی پیڈیا کی دنیا میں ان مضامین کے لیے جگہ بنانا بہت مشکل تھا لیکن آپ مدظلہ الاقدس کی ظاہری و باطنی رہنمائی سے یہ کام کامیابی سے پایہ تکمیل تک پہنچا۔

سماجی رابطے کے ذرائع (Social Media)

1۔ فیس بک (Facebook)

گزشتہ ایک دہائی سے فیس بک (Facebook) سماجی رابطے کا ایک اہم اور مشہور و مقبول ذریعہ بن چکی ہے۔ ہر وہ چیز جو مفادِ عامہ کے لیے ہو اس کا اپنا ایک الگ صفحہ (Page) فیس بک پر موجود ہوتا ہے۔فیس بک صرف سماجی رابطے کے لیے ہی استعمال نہیں ہو رہی بلکہ اس کے ذریعے لوگوں میں یہ آگاہی بھی پیدا ہو رہی ہے کہ پوری دنیا میں ایک انسان کے اردگرد کیا ہو رہا ہے۔آپ مدظلہ الاقدس اس میڈیا کو بھی لوگوں کی رہنمائی کے لیے بھرپور استعمال کر رہے ہیں۔ابھی تک آپ مدظلہ الاقدس کی زیرِ نگرانی فیس بک پر سلطان الفقر پبلیکیشنز (رجسٹرڈ) کی شائع شدہ کتب،فقر کی تعلیمات اور تصورات، سروری قادری مشائخ کی حیات و تعلیمات اور القابات اور دیگر موضوعات پر ستر سٹھ (67) سے زائد صفحات (pages) کام کر رہے ہیں۔ ان کی فہرست درج ذیل ہیں:

1۔ تحریک دعوتِ فقر
Tehreek Dawat e Faqr
http://www.facebook.com/tehreekdawatefaqr

Marfat.com

2۔ سلطان الفقر. آفیشل

Sultan ul Faqr. Official

http://www.facebook.com/sultanulfaqrofficial

3۔ سلطان الفقر پبلیکیشنز

Sultan ul Faqr Publications

http://www.facebook.com/SultanUlFaqrPublications

4۔ سلطان الفقر ڈیجیٹل پراڈکشنز. آفیشل

Sultan ul Faqr Digital Productions Official

http://www.facebook.com/SultanulFaqr.Digital.Productions

5۔ منتھلی سلطان الفقر میگزین

Monthly Sultan ul Faqr Magazine

http://www.facebook.com/MonthlySultanUlFaqrMagazine

6۔ سلطان باھُو

Sultan Bahoo

http://www.facebook.com/SultanBahoo.SultanulFaqr

7۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

Hazrat Fatima RA

http://www.facebook.com/Hazrat.Fatima.RA.sultanulfaqr.first

8۔ امام حسن بصریؒ

Imam Hassan Basri

http://www.facebook.com/ImamHassanBasri

9۔ مرآۃ العارفین

Mirat ul Arifeen

http://www.facebook.com/Mirat.ul.Arifeen.urdu

10۔ امام حسینؓ اینڈ یزید۔ انگلش اینڈ اردو

Imam Husain and Yazid English and Urdu

http://www.facebook.com/imam.hussain.and.yazid.english.and.urdu

Marfat.com

11۔ فضائلِ اہلِ بیت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

Fazayl Ahl e Bait Aur Sahaba Karam

http://www.facebook.com/AhleBait.aur.Sahaba.Karam

12۔ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم

Khulfa e Rashideen

http://www.facebook.com/Khulfa.e.Rashideen.RaziAllahAnhum

13۔ غوث الاعظمؒ

Ghaus ul Azam

http://www.facebook.com/GhousulAzam.SultanulFaqr

14۔ حیات وتعلیمات سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہٗ

Hayat o Taleemat Syedna Ghaus ul Azam Razi Allah Anhu

http://www.facebook.com/Hayat-o-Taleemat-Syedna-Ghaus-ul-Azam-Razi-Allah-Anhu-256688217802148

15۔ سِرّ الاسرار

Sirr ul Asrar

http://www.facebook.com/SirrulAsrar.by.Ghaus.ul.Azam

16۔ سلطان العارفینؒ

Sultan ul Arifeen

http://www.facebook.com/Sultan.ul.Arifeen.Sultanulfaqr

17۔ سلطان باھُوؒ

Sultan Bahoo

http://www.facebook.com/Sultan.Bahoo.official

18۔ سلطان باھُوؒ بک۔انگلش اینڈ اُردو

Sultan Bahoo Book Urdu and English

Marfat.com

http://www.facebook.com/sultan.bahoo.book.english.urdu

19۔ رسالہ روحی شریف اردو Risala Roohi Sharif Urdu

http://www.facebook.com/RisalaRoohiSharif

20۔ رسالہ روحی شریف۔انگلش ٹرانسلیشن اینڈ ایگزیجسز

Risala Roohi Sharif English Translation and Exegesis

http://www.facebook.com/Risala.Roohi.Sharif.English.Translation

21۔ سلطان الوھم اُردو Sultan ul Waham Urdu

http://www.facebook.com/Sultanulwaham

22۔ سلطان الوھم انگلش ٹرانسلیشن

Sultan ul Waham English Translation

http://www.facebook.com/Sultan.ul.Waham.English.Translation

23۔ شمس العارفین انگلش Shams ul Arifeen English

http://www.facebook.com/Shams.ul.Arifeen.English

24۔ شمس العارفین اُردو Shams ul Arifeen Urdu

http://www.facebook.com/Shams.ul.Arifeen.by.Hazrat.Sultan.Bahoo

25۔ گنج الاسرار۔اُردو اینڈ انگلش ٹرانسلیشن

Ganj ul Asrar Urdu and English Translation

http://www.facebook.com/GanjulAsrar.Urdu.and.English.Translation

26۔ کشف الاسرار اُردو اینڈ انگلش Kashf ul Asrar Urdu and English

http://www.facebook.com/KashfulAsrarUrdu.and.English

Marfat.com

27۔ عین الفقر بائے حضرت سلطان باھُو

Ain ul Faqr by Hazrat Sultan Bahoo

http://www.facebook.com/AinulFaqrbySultanBahoo

28۔ عین الفقر انگلش ٹرانسلیشن

Ain-ul-Faqr English Translation

http://www.facebook.com/ainulfaqrenglishtranslation

29۔ شمس الفقرا

Shams ul Fuqara

http://www.facebook.com/ShamsulFuqara

30۔ سلطان باھُو۔ دی لائف اینڈ ٹیچنگز

Sultan Bahoo Life and Teachings

http://www.facebook.com/SultanBahooLifeTeachings

31۔ فقر

Faqr

http://www.facebook.com/Faqr.SultanulAshiqeen

32۔ سروری قادری

Sarwari Qadri

http://www.facebook.com/SarwariQadri.Official

33۔ مرشد کامل اکمل اردو اینڈ انگلش بک

Murshid Kamil Akmal Urdu and English Book

http://www.facebook.com/Murshid-Kamil-Akmal-580057848680866

34۔ انسانِ کامل

Insan e Kamil

http://www.facebook.com/Insanekamil.SultanulAshiqeen

35۔ سلطان الاذکار ھُو

Sultan ul Azkar Hoo

http://www.facebook.com/sultanulazkarhoo

Marfat.com

36۔ دیدارِ الٰہی

Deedar e Ilahi

http://www.facebook.com/Deedar.e.Ilahi

37۔ عشقِ حقیقی

Ishq e Haqeeqi

http://www.facebook.com/IshqeHaqiqi.DivineLove

38۔ اسمِ اَللہ ذات

Ism e Allah Zaat

http://www.facebook.com/IsmeAllahZaat.IsmeAzam

39۔ اسمِ محمدؐ

Ism e Mohammad

http://www.facebook.com/IsmeMohammad

40۔ مجلسِ محمدی

Majlis e Mohammadi

http://www.facebook.com/majlismuhammadi

41۔ مجتبیٰ آخر زمانی

Mujtaba Akhir Zamani

http://www.facebook.com/MujtabaAkharZamani

42۔ دی سپریچوئل گائیڈز آف سروری قادری آرڈر

The Spiritual Guides of Sarwari Qadri Order

http://www.facebook.com/Spiritual.Guides.Sarwari.Qadri.Order

43۔ سوانحِ حیات سیّد عبداللہ شاہؒ

Sawan e Hayat Syed Abdullah Shah

http://www.facebook.com/Syed.Abdullah.Shah.official

44۔ سلطان الصابرین

Sultan ul Sabireen

http://www.facebook.com/SultanulSabreen

45۔ پیر بہادر علی شاہؒ

Peer Bahadur Ali Shah RA

Marfat.com

http://www.facebook.com/PeerBahadurAliShah

46۔ سلطان الاولیا

Sultan ul Auliya

http://www.facebook.com/SultanulAwliya

47۔ سلطان الفقر (سکستھ) حضرت سخی سلطان محمد اصغر علیؒ

Sultan ul Faqr Sixth Hazrat Sakhi Sultan Mohammad Asghar Ali RA

http://www.facebook.com/Sultanulfaqr6th

48۔ مرشد کامل اکمل حضرت سلطان محمد نجیب الرحمٰن (مدظلہ الاقدس)

Murshid Kamil Akmal Hazrat Sakhi Sultan Mohammad
Najib-ur-Rehman MA

http://www.facebook.com/Murshidkamilakmal

49۔ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن

Sultan ul Ashiqeen Hazrat Sakhi Sultan Mohammad Najib ur rehman

http://www.facebook.com/sultannajiburrehman

50۔ سلطان العاشقین

Sultan ul Ashiqeen

http://www.facebook.com/SultanulAshiqeenSultanNajib

51۔ محکم الفقرا بائے سلطان باھُو

Mohkim-ul-Fuqara by Sultan Bahoo

http://www.facebook.com/mohkim.ul.fuqara.sultan.bahoo

52۔ ابیات باھُو

Abyat e Bahoo

http://www.facebook.com/AbyateBahoo

Marfat.com

53۔ ابیاتِ باھُو کامل

Abyat e Bahoo Kamil

http://www.facebook.com/Abyat.e.Bahoo.Kamil

54۔ کلامِ باھُو

Kalam e Bahoo

http://www.facebook.com/KalameBahoo.Official

55۔ عارفانہ کلام

Arifana Kalam

http://www.facebook.com/ArifanaKalam.ArifanaKalam

56۔ فقرِ اقبال

Faqr-e-Iqbal

http://www.facebook.com/FaqreIqbal

57۔ کلامِ اقبال

Kalam e Iqbal

http://www.facebook.com/KalameIqbal.Official

58۔ حقیقتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

Haqeeqat e Mohammadia Sall' Allahu Alayhi Wa'alihi Wasallam

http://www.facebook.com/HaqeeqateMohammadia

59۔ حقیقتِ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

Haqeeqat e Eid Milad un Nabi Sall' Allahu Alayhi Wa'alihi Wasallam

http://www.facebook.com/Haqeeqat.Eid.MiladunNabi.SAW

60۔ حقیقتِ اسم اَللہ ذات۔ دی ڈیوائن ریَالٹی آف اسمِ اَللہ ذات

Haqeeqat e Ism e Allah Zaat - The Divine Reality of
Ism e Allah Zaat

Marfat.com

http://www.facebook.com/HaqeeqateIsmeAllahZat

61۔ دی سپر یچوئل ریالٹی آف زکوٰۃ انگلش اینڈ اردو

The Spiritual Reality of Zakat Urdu and English

http://www.facebook.com/spiritual.reality.of.zakat.english.and.urdu

62۔ حقیقتِ نماز اردو اینڈ انگلش

Haqeeqat-e-Namaz Urdu and English

http://www.facebook.com/haqeeqat.e.namaz.urdu.and.english

63۔ حقیقتِ حج اردو اینڈ انگلش بک

Haqeeqat-e-Hajj Urdu and English Book

http://www.facebook.com/HaqeeqateHajj

64۔ پیوری فیکیشن آف انر سلیف ان صوفی ازم

Purification of Innerself in Sufism

http://www.facebook.com/purificationofinnerself

65۔ دی محمدن ریالٹی The Mohammadan Reality

http://www.facebook.com/TheMohammadanReality

66۔ حقیقتِ روزہ / سپر یچوئل ریالٹی آف صوم

Haqeeqat-e-Roza/Spiritual Reality of Saum

https://www.facebook.com/spiritualralityofsaum

67۔ کلام در شان سلطان العاشقین

Kalam Dar Shan Sultan-ul-Ashiqeen

http://www.facebook.com/sultan.ul.ashiqeen

Marfat.com

2۔ انسٹاگرام (Instagram)

انسٹاگرام اگرچہ اینڈرائیڈ ایپلیکیشن (andriod application) ہے تاہم یہ کسی اصطلاح یا نظریے کو فروغ دینے کے لیے بہت مؤثر ذریعہ ہے۔ زیادہ تر لوگوں کے نزدیک انسٹاگرام صرف مشہور شخصیات اور برانڈز (Brands) کے متعلق ہی کوئی ایپلیکیشن ہے جبکہ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے اس کے ذریعے بھی فقر کی تعلیمات اور اس کے نام کو مقبولِ عام کیا۔ آپ مدظلہ الاقدس کی زیرِ نگرانی کام کرنے والا انسٹاگرام کا اکاؤنٹ درج ذیل ہے۔

☆ http://www.instagram.com/tehreekdawatefaqr.official/

3۔ گوگل پلس (Google Plus)

Google پر موجود تحریک دعوتِ فقر کے اکاؤنٹس مندرجہ ذیل ہیں:

1. Sultan ulFaqr.SultanBahoo

http://plus.google.com/u/0/b/107445964118182410835/?

pageId=107445964118182410835

2. Sultan ul Bahoo

http://plus.google.com/+Sultanbahoo-Sultan-ul-Arifeen

3. Tehreek dawat e faqr. official

http://plus.google.com+TehreekDawateFaqrOfficial

4. Sultan ul Arifeen

http://plus.google.com/+Sultanularifeen-Sultan-Bahoo

Marfat.com

4۔ٹویٹر (Twitter)

1. Sultan ul Faqr: http://twitter.com/SultanulFaqr
2. Tehreek Dawat e Faqr: http://twitter.com/TDF786

5۔ٹمبلر (Tumblr)

http://sarwariqadri:tumblr.com/

مختصر یہ کہ آپ مدظلہ الاقدس اللہ تعالیٰ کا پیغام (فقر) لوگوں تک پہنچانے کے لیے موجودہ دور کے تمام ممکن ذرائع زیرِ استعمال لا رہے ہیں۔

معمولاتِ سفر تبلیغی دورے اور تحریکی سرگرمیاں

اُٹھ کے اب بزمِ جہاں کا اور ہی انداز ہے
مشرق و مغرب میں تیرے دور کا آغاز ہے

سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کا فرمان مبارک ہے:

❁ سروری قادری فقیر کے لیے یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ ایک جگہ بیٹھ جائے بلکہ سروری قادری فقیر کے لیے لازم ہے کہ چل پھر کر روئے زمین پر لوگوں کو اسمِ اَللّٰہُ ذات سکھائے اور لوگوں کو معرفتِ الٰہیہ کی دعوت دے۔ (سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علیؒ۔حیات وتعلیمات)

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ بھی ہمیشہ سفر میں رہتے اور دور دراز علاقوں میں جا کر اسمِ اَللّٰہُ ذات کا فیض عام فرماتے۔سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ بھی اسی مقصد کی خاطر سال بھر سفر میں رہتے تھے اور انہی کی سنت وحکم کے مطابق

Marfat.com

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس بھی فقر کو عوام الناس میں پھیلانے کے لیے ملک بھر کے تبلیغی دورے کرتے ہیں اور لوگوں میں اسمِ اَللّٰہُ ذات کا فیض عام فرماتے ہیں۔ ان تبلیغی دوروں میں مرد و خواتین کی کثیر تعداد آپ مدظلہ الاقدس سے بیعت اور بغیر بیعت کے ذکر و تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات حاصل کرتی ہیں، مریدین اور دیگر لوگ آپ کی صحبت و دیدار سے مستفید ہوتے ہیں۔

آپ مدظلہ الاقدس نے ان تبلیغی دوروں کا آغاز مسندِ تلقین و ارشاد سنبھالنے کے بعد 2005ء میں کر دیا تھا۔ پہلے تبلیغی دورے کا دورانیہ 23 دسمبر 2005ء تا مارچ 2006ء تھا۔ اس دورے میں آپ مدظلہ الاقدس نے جن علاقوں کا دورہ کیا اور اسم اَللّٰہُ ذات کا فیض جاری فرمایا ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

☆ فیصل آباد۔ 23 دسمبر 2005 بروز جمعۃ المبارک

☆ اسلام آباد۔ 24 دسمبر 2005 بروز ہفتہ

☆ ملتان۔ 20-19 جنوری 2006 بروز جمعرات، جمعہ

☆ بہاولپور۔ 21 جنوری 2006 بروز ہفتہ

☆ خانپور۔ 22 جنوری 2006 بروز اتوار

☆ رحیم یار خان۔ 23 جنوری 2006 بروز سوموار

☆ شیخوپورہ۔ 5 فروری 2006 بروز اتوار

☆ گوجرانوالہ۔ 12 فروری 2006 بروز اتوار

☆ کھاریاں۔ 19 فروری 2006 بروز اتوار

☆ منڈی بہاؤالدین۔ 26 فروری 2006 بروز اتوار

☆ سرگودھا۔ 5 مارچ 2006 بروز اتوار

ان دوروں میں روحِ اسلام فقر کی دعوت و تبلیغ کی گئی اور بہت سے طالبوں کو بیعت اور بغیر بیعت

Marfat.com

کے ذکر وتصور اسم اَللّٰہُ ذات عطا کیا گیا۔

2006ء میں سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے تبلیغی دوروں کا سلسلہ محدود کر دیا اور تصنیف وتالیف کی سرگرمیوں میں مصروف ہو گئے جو انتہائی تحقیق وتوجہ طلب تھیں ۔ آپ مدظلہ الاقدس نے لاہور کو تبلیغی سرگرمیوں کا مرکز بنایا اور اس کے ساتھ ساتھ سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ اور شہبازِ عارفاں حضرت سخی سلطان پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ کاظمی المشہدی رحمۃ اللہ علیہ کے محل پاک پر بھی مریدین کے ہمراہ باقاعدگی سے حاضری دیتے رہے اور ان علاقوں کے قرب وجوار میں موجود مریدین کو شرفِ میزبانی بخشتے رہے۔

جہاں تک آپ مدظلہ الاقدس کے مرشد سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کے دربار پر حاضری کا تعلق ہے تو آپ مدظلہ الاقدس آخری بار 26 اگست 2007ء کو اپنے ساتھیوں محمد اسد خان، ناصر حمید، محمود احمد، محمد ندیم، محمد عمران اور ولید خان کے ہمراہ حاضری کے لیے تشریف لے گئے ۔ آپ مدظلہ الاقدس جب اپنے مرشد کی تربت مبارک کے قدموں کی جانب سر رکھ ان کے ہجر وفراق کے غم میں تڑپ رہے تھے تو دربار کے محافظین نے آپ مدظلہ الاقدس کو زبردستی بازوؤں سے پکڑ کر دربار سے باہر نکال دیا اور سختی سے کہا کہ اوپر سے حکم ہے کہ آئندہ اس طرف کا رخ نہ کریں ورنہ اچھا نہ ہوگا۔ آپ مدظلہ الاقدس کے ساتھیوں نے دخل دینا چاہا تو آپ نے فرمایا کہ یہ احترام کا مقام ہے یہاں جھگڑا مناسب نہیں ہے۔ اِس لیے فتنہ سے بچنے کے لیے آج تک آپ نے اپنے مرشد کے دربار پر حاضری نہ دی اور ہمیشہ ہجر وفراق میں تڑپتے رہے۔

مساجد کے بارے میں تو سنا تھا کہ ایک فرقہ کے لوگ دوسرے فرقہ کے لوگوں کو اپنی مسجد میں داخل نہیں ہونے دیتے مگر ایک ولی اللہ کا دربار ہر خاص وعام کے لیے فیض کا مرکز ہوتا ہے، ہر ایک کو اجازت ہوتی ہے کہ ولی اللہ کے دربار پر حاضری دے کر ان سے فیض حاصل کرے۔ خانقاہی نظام کی تاریخ میں یہ کبھی نہیں ہوا کہ کسی سے دربار یا خانقاہ پر حاضری کے وقت یہ پوچھا گیا ہو کہ اس کا فرقہ یا مذہب کیا ہے، کجا دربار شریف سے دھکے دے کر نکال دیا جائے۔ اُس وقت سے آپ

Marfat.com

مدظلہ الاقدس کی حاضری اپنے مرشد سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کے دربار پر بند ہے۔

انتہائے ظلم یہ ہے کہ آپ مدظلہ الاقدس کے مخالفین نے خود آپ مدظلہ الاقدس کو سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری سے منع کر کے اپنی جماعت اور تنظیم میں الٹا یہ بات مشہور کر دی کہ آپ مدظلہ الاقدس اپنے مرشد کے مزار پر نہیں آتے۔ (اُن کے اس ظلم کی روداد ماہنامہ سلطان الفقر لاہور اگست 2008ء کے شمارہ میں بھی شائع ہو چکی ہے)

❁ 21 مارچ 2010ء کو آپ مدظلہ الاقدس نے سلطان الصابرین حضرت سخی سلطان پیر عبد الغفور شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے محل پاک پر بھی حاضری دی۔ اس روحانی سفر کی تفصیل ماہنامہ سلطان الفقر کے اپریل 2010ء کے شمارہ میں شائع ہوئی تھی۔ اس سفر کا بنیادی مقصد ان مشائخ کے دربار پاک پر حاضری کے ساتھ ساتھ اپنی کتاب مجتبیٰ آخر زمانی کے لیے تحقیق کرنا بھی تھا۔

❁ 14 نومبر 2010ء کو آپ مدظلہ الاقدس نے بھروٹ تحصیل سرائے عالمگیر ضلع گجرات کا تبلیغی دورہ کیا اور طالبانِ مولیٰ کو بیعت فرما کر اور بغیر بیعت کے بھی ذکر و تصور اسم اَللّٰہُ ذات عطا فرمایا۔ بھروٹ میں آپ مدظلہ الاقدس نے طالبانِ مولیٰ کی رہنمائی کے لیے تحریک دعوتِ فقر کا علاقائی دفتر قائم کیا۔

❁ 12 جون 2011 کو سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی زیرِ سرپرستی ایک قافلہ نے شہبازِ عارفاں حضرت سخی سلطان پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ کاظمی المشہدی رحمتہ اللہ علیہ کے دربار پاک پر حاضری دی۔

❁ 11 ستمبر 2011 بروز اتوار آپ مدظلہ الاقدس نے سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے محل پاک (احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور) پر پہلی بار حاضری دی۔ حاضری سے قبل آپ مدظلہ الاقدس نے مزار مبارک کے اندرونی حصہ کی مرمت، رنگ و روغن اور تزئین و آرائش کروائی اور حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ

Marfat.com

علیہ کے شجرہ نسب پدرانہ و مادرانہ، شجرہ فقر اور سوانح حیات کی خوبصورت فلیکس آویزاں کروائیں۔ اوچ شریف میں مقیم آپ مدظلہ الاقدس کے مریدین اور محبین نے آپ مدظلہ الاقدس کا گلاب کی پتیاں نچھاور کر کے پرتپاک استقبال کیا۔ آپ مدظلہ الاقدس کے چہرہ مبارک پر نور ہی نور تھا اور آپ جس ساتھی سے گلے ملتے اُس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے۔ آپ مدظلہ الاقدس کافی دیر تک سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی تربت مبارک کے قدموں کی طرف خاموشی سے دوزانو بیٹھے رہے اور پھر مزار مبارک کو غسل دینے کا حکم فرمایا۔ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے اپنے دستِ مبارک سے آبِ زم زم قبر مبارک پر ڈال کر غسل کا آغاز فرمایا تو ساتھ ہی مریدین نے قصیدہ بردہ شریف مسحور کن آواز میں پڑھنا شروع کر دیا۔ مزار مبارک میں موجود ساتھیوں کے فرطِ محبت سے آنسو جاری ہو گئے۔ پھر حضرت سخی سلطان پیر محمد عبدالغفور شاہ رحمتہ اللہ علیہ کا کلام جو آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے مرشد کی شان میں لکھا پہلی بار آپ رحمتہ اللہ علیہ کی بارگاہ میں پڑھا گیا تھا جس کے الفاظ یہ ہیں:

چشمہ کھلیا نور حقانی
شاہ عبداللہؒ فیض رسانی
احمد پور وچ نور برسدا
جتھے شاہ عبداللہؒ وسدا
واقف لوح قلم تے مسدا
ہے وچ ملک بہاول خانی
شاہ عبداللہؒ فیض رسانی

اس کے بعد سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے مریدین اور محبین کو سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے مزار

Marfat.com

پاک کی خصوصیت اور فیض و برکت سے آگاہ کرنے کے لیے شہبازِ عارفاں حضرت سخی سلطان پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ کاظمی المشہدی رحمتہ اللہ علیہ کے کلام پاک کا ایک مصرعہ دو مرتبہ پڑھا:

تریاق مزار حضور انور دا زہر ونجے نفسانی

قبر مبارک کو غسل دینے کے بعد کستوری اور عطر لگایا گیا۔ پھر چادر پوشی کا عمل شروع ہوا اور دو خوبصورت چادریں مزار مبارک پر ڈالی گئیں، اس کے بعد انتہائی قیمتی اور خوبصورت چادر جس پر اسمِ اَللّٰہُ ذات' اسمِ محمدؐ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اور کلمہ طیب کندہ تھا مزار مبارک پر ڈالی گئی۔ پھر انتہائی خوبصورت سروری قادری تاج جو اسمِ اَللّٰہُ ذات سے مزین تھا سر مبارک کی جگہ پر رکھا گیا اور ایک بڑے سائز کا اسمِ اَللّٰہُ ذات جو خوبصورت شیشے کے فریم میں تھا شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے محل پاک کی دیوار پر آویزاں کیا گیا۔ اس کے بعد طالبان مولیٰ کی ایک بڑی تعداد نے سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے محل پاک کے اندر سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دستِ مبارک پر بیعت کر کے اسمِ اَللّٰہُ ذات کا ذکر و تصور حاصل کیا۔

بیعت کے بعد کچھ افراد نے بغیر بیعت کے آپ مدظلہ الاقدس سے ذکر و تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات حاصل کیا۔ پھر شرکاء میں لنگر پاک تقسیم کیا گیا۔

اس کے بعد آپ مدظلہ الاقدس قافلے کے ہمراہ اُوچ شریف نعیم حسین سروری قادری کے گھر تشریف لے گئے جہاں آپ مدظلہ الاقدس کے مریدین و محبین نے آپ مدظلہ الاقدس کا والہانہ استقبال کیا۔

اوچ شریف میں بھی بہت سے افراد نے بیعت کی سعادت حاصل کی اور کئی افراد نے بغیر بیعت کے ذکر و تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات حاصل کیا۔ آخر میں نعیم حسین سروری قادری کے اہلِ خانہ کی درخواست پر آپ مدظلہ الاقدس نے مہربانی فرماتے ہوئے گھر کے تمام افراد جن میں ان کے والد محترم چوہدری عبدالرزاق سروری قادری بھی شامل تھے' کو بیعت فرمایا اور خصوصی طور پر تیار شدہ

Marfat.com

سونے کے اسمِ اَللّٰہُ ذات تمام اہلِ خانہ کو اپنے دستِ مبارک سے عنایت فرمائے اور دعائے خیر فرمائی۔

❁ 26 مارچ 2012ء کو آپ مدظلہ الاقدس میاں چنوں تشریف لے گئے جہاں کثیر تعداد میں مریدین ومحبین نے بیعت اور بغیر بیعت کے ذکر وتصور اسم اَللّٰہُ ذات حاصل کیا۔

❁ 2 ستمبر 2012 کو سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے پہلی بار بڑے پیمانے پر سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کا عرس پاک منعقد فرمایا۔ 11 ستمبر 2011 کو جب آپ مدظلہ الاقدس نے سیّد محمد عبداللہ شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر حاضری دی تھی تو مزار مبارک کے اندرونی وبیرونی حصوں کا تفصیلی جائزہ لیا تھا۔ مزار مبارک پر صرف ایک مینار تھا وہ بھی شکستہ حالت میں۔ تربت مبارک کا تعویذ سیمنٹ سے بنا ہوا تھا۔ صحن کی اینٹیں ناہموار اور محل مبارک کی بیرونی دیواروں پر لگی ہوئی ماربل کی ٹائلیں جگہ جگہ سے گری ہوئی تھیں۔ زائرین کے لیے وضو اور پانی کا کوئی مناسب انتظام نہ تھا۔ لنگر خانہ بھی شکستہ حالت میں تھا۔ آپ مدظلہ الاقدس نے واپس آ کر محل مبارک کی تعمیر کا حکم فرمایا۔ اس تعمیر کے سلسلہ میں اپریل 2012ء میں سجادہ نشین دربار سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانیؒ پیر شمس الحق اور سجادہ نشین دربار پیر عبدالغفور شاہؒ پیر محمد ایوب قریشی سے رابطہ وملاقات کی گئی اور تعمیراتی کام کی اجازت حاصل کی جو انہوں نے بخوشی دے دی۔

مئی 2012ء میں سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے حکم پر تعمیراتی کام کا باقاعدہ آغاز ہوا اور آپ مدظلہ الاقدس تمام تعمیراتی مراحل میں ذاتی طور پر دلچسپی لیتے ہوئے اس اہم کام سے منسلک تمام افراد کی ظاہری وباطنی راہنمائی فرماتے رہے۔ آپ مدظلہ الاقدس نے سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کے محل مبارک کی طرز پر سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانیؒ کے محل مبارک پر چار مینار تعمیر کروائے۔ تربت مبارک پر سنگِ مرمر لگوایا۔ اندرونی تزئین وآرائش کے ساتھ پختہ صحن تعمیر کروایا، محل مبارک کی بیرونی دیواروں پر

Marfat.com

سے گری ہوئی ماربل کی اینٹیں نئی لگوائیں، محل پاک کو پالش کروایا، لنگر خانہ کو صاف کروا کر پختہ اینٹیں صحن اور کمروں میں لگوائیں۔ دربار پاک کی تعمیر کے کام کی احمد پور شرقیہ میں ہمہ وقت نگرانی کے لیے اوچ شریف سے نعیم حسین سروری قادری کو مقرر فرمایا اور ہفتہ وار نگرانی اور معاونت کے لیے محمد اسد خان سروری قادری لاہور سے تشریف لے جاتے رہے۔ میناروں پر رنگ اور مینا کاری کا کام ذاکر حسین سروری قادری (لاہور) نے کیا اور ان کی معاونت حاجی محمد قیوم سروری قادری (اوچ شریف) نے کی۔

محفل میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور عرس پاک کا اعلان اور تیاریاں

اگست 2012ء کے آغاز میں جب دربار پاک کا تعمیراتی کام اپنے آخری مرحلہ میں داخل ہوا تو سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے 2 ستمبر 2012ء بروز اتوار کو عظیم الشان محفلِ میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و عرس پاک سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانیؒ کے انعقاد کا اعلان فرمایا۔

اس عرس کی تیاریاں ایک ماہ قبل ہی شروع کر دی گئیں تھیں۔ ملک بھر سے معتقدین و مریدین کو اس عرس میں شرکت کی خاص تاکید کی گئی کیونکہ اسی عرس پاک پر حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی درخواست پر پیر سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے محل پاک سے روحانی فیض کے چشمے دوبارہ جاری ہونا تھے جو لوگوں کی مادہ پرستی اور حبِ دنیا کی وجہ سے کافی عرصہ سے بند کئے جا چکے تھے۔ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی طرف سے اس فیض کو عام کرنے کے لیے عملی اقدام کے طور پر مندرجہ ذیل نئی کتب شائع کی گئیں۔

☆ رسالہ روحی شریف مع ترجمہ و حواشی۔ مصنف سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس

☆ سوانح حیات سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ

Marfat.com

علیہ۔مصنف سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس

☆ مرآۃ العافین تصنیف لطیف حضرت امام حسینؓ۔ترجمہ وشرح مسز عنبرین مغیث سروری قادری

☆ سلطان الوھم تصنیف لطیف حضرت سخی سلطان باھوؒ۔ترجمہ حماد الرحمٰن سروری قادری

ان چار کتب کے علاوہ پوسٹرز اور سلطان الفقر ڈیجیٹل پروڈکشنز کی جانب سے سلسلہ سروری قادری مشائخ کے عارفانہ کلام اور کلامِ اقبال کی آڈیو سی ڈیز بھی تیار کی گئیں۔

عرس کی تقریبات 31 اگست تا 2 ستمبر 2012ء جاری رہیں۔سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس 31 اگست کو قبل از نمازِ مغرب دربار پاک سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ پر ساتھیوں کے ہمراہ پہنچے۔ آپ مدظلہ الاقدس نے دربار پاک کے تعمیراتی کاموں کا بغور جائزہ لیا اور پھر محل پاک کے اندر کچھ وقت تنہا حاضری دی۔پھر آپ مدظلہ الاقدس ساتھیوں سمیت نعیم حسین سروری قادری کے گھر اوچ شریف تشریف لے گئے۔یکم ستمبر کو سیّد عبداللہ شاہؒ کے مزار پاک پر نمازِ مغرب کے بعد حاضری دی گئی اور محل پاک کو آبِ زم زم اور عرقِ گلاب سے غسل دے کر چادر پوشی اور تاج پوشی کی رسم ادا کی گئی۔2 ستمبر کو پیر عبداللہ شاہؒ کا عرس شاندار طریقہ سے منایا گیا جس میں پاکستان بھر سے آپ مدظلہ الاقدس کے تمام مریدین و معتقدین نے شرکت کی۔عرس کے اختتام سے پہلے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے چار خاص مریدین چوہدری عبدالرزاق سروری قادری، نعیم حسین سروری قادری، حاجی محمد قیوم سروری قادری (اوچ شریف) اور آرٹسٹ و نقاش ذاکر حسین سروری قادری (لاہور) کو اسٹیج پر بلا کر اہلِ محفل کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

”سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے دربار پاک کی تعمیر جو آپ کو نظر آ رہی ہے یہ مئی 2012ء سے شروع ہو کر چند روز قبل مکمل ہوئی ہے۔اس تعمیر

Marfat.com

میں جن ساتھیوں نے خلوصِ دل سے دن رات ایک کر کے اسے مقررہ مدت میں مکمل کیا اور پھر اس تقریب کا انتظام کیا وہ سب ساتھی مبارک باد کے مستحق ہیں۔ ہمارے لیے سب محبت کے لائق ہیں اور ہم ایک ایک کو دیکھ رہے ہیں۔ ہمارے لیے سب پیارے ہیں لیکن چار شخص ایسے چنے گئے ہیں جنہوں نے چار مہینے لگا تار اپنا کاروبار نہیں دیکھا، اپنا گھر بار نہیں دیکھا، مزدوری نہیں دیکھی، انہوں نے دن رات، گرمی و دھوپ میں ٹھہر کر دربار پاک کو مکمل کیا۔ اس خدمت کے صلے میں سیّد محمد عبداللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے ان کے سر پر دستارِ فضیلت رکھی جا رہی ہے۔'' اس کے بعد آپ مدظلہ الاقدس نے باری باری اپنے سرِ اقدس پر دستار باندھ کر چاروں ساتھیوں کے سر پر رکھی اور انہیں مبارک باد دی۔ پھر آپ مدظلہ الاقدس نے پاکستان کے مختلف علاقوں سے آئے ہوئے قافلوں سے فرداً فرداً ملاقات کی اور آخر میں دربار پاک کے اندر تشریف لے گئے اور سلام عرض کیا۔ پھر رخصت کے لیے اہلِ محفل سے اجازت لی۔

اس عرس کے بعد تحریک دعوتِ فقر کے کام میں تیزی آ گئی، ملک اور بیرون ملک سے طالبانِ مولیٰ کی کثیر تعداد آپ مدظلہ الاقدس سے بیعت کے لیے رجوع کرنے لگی۔ میگزین، کتب، ویب سائٹس وغیرہ کے ذریعے فقر کی دعوت و تبلیغ کا کام تیز تر ہو گیا۔

❁ 21 مارچ 2013ء کو آپ مدظلہ الاقدس نے پھر احمد پور شرقیہ اور اوچ شریف کا دورہ کیا اور محل پاک سیّد عبداللہ شاہؒ پر حاضری دی۔ اس کے بعد آپ مدظلہ الاقدس جولائی 2013 تک لگا تار ہر ماہ سیّد عبداللہ شاہ مدنی جیلانیؒ کے محل پاک پر حاضری دیتے رہے۔ اس کے بعد سے تا حال آپ مدظلہ الاقدس ہر ماہ اپنا ایک خصوصی طور پر مقرر کردہ نمائندہ دربار پاک پر سلام پیش کرنے بھیجتے ہیں جو آپ کی جماعت کے لیے خصوصی پیغامات لاتا ہے۔ ان نمائندوں میں محمد اسد خان سروری قادری اور آمنہ کاشان سروری قادری کے نام قابلِ ذکر ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس کے حکم پر ہر ماہ دربار پاک پر گیارھویں شریف کی محفل تحریک دعوتِ فقر اوچ شریف اور احمد پور شرقیہ کی طرف سے منعقد کی جاتی ہے۔

Marfat.com

❁ 2013 میں سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانیؒ کا سالانہ عرس پاک 7-6 ستمبر کو منعقد کیا گیا۔ گزشتہ سال کے عرس کی کامیابی حاسدین اور مخالفین کو بہت ناگوار گزری چنانچہ انہوں نے اوچھے ہتھکنڈے استعمال کرتے ہوئے دربار پاک کے سجادہ نشین کو مجبور کر کے آپ مدظلہ الاقدس کی طرف سے سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے پدرانہ و مادرانہ شجروں، شجرۂ فقر اور سوانحِ حیات کی فلیکسوں کو اتروا کر دربار پاک پر تالا لگوا دیا۔ اس گھناؤنی حرکت کی وجہ سے اس سال محل پاک کے غسل، چادر پوشی اور تاج پوشی کی رسم ادا نہ کی جا سکی۔ آپ مدظلہ الاقدس نے 6 ستمبر بروز ہفتہ دربار پاک پر حاضری دی اور تالا بند دروازے کو بوسہ دیا اور مزار کے سامنے جائے نماز پر تشریف فرما ہوئے، تمام مریدین اور زائرین بھی آپ مدظلہ الاقدس کے گرد بیٹھ گئے اور دربار پاک کا صحن زائرین سے بھر گیا۔ یہیں تلاوتِ قرآنِ پاک اور نعت خوانی ہوئی اور سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانیؒ کی شان میں منقبتیں پڑھی گئیں۔ اس کے بعد تاج مبارک اور چادر کو کھول کر زائرین کو ان کی زیارت کروائی گئی۔ اگلے دن 7 ستمبر کو عرس پاک دربار سے کچھ فاصلے پر مکہ سٹی میں منعقد کیا گیا جس میں ملک بھر سے مریدین اور محبین نے شرکت کی۔ حاسدین کی مخالفت کے باوجود عرس بھرپور طریقے سے منایا گیا۔ عرس کے اختتام سے قبل سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے مفتی محمد فاروق ضیاء سروری قادری کو تحریک دعوتِ فقر کے شعبہ دعوت و تبلیغ کا مرکزی انچارج اور پاکستان بھر میں تحریک دعوتِ فقر کے قیام کے لیے اپنا نمائندہ مقرر کیا۔ اس موقع پر طالبانِ مولیٰ کی کثیر تعداد نے بیعت اور بغیر بیعت کے ذکر و تصور اسم اَللّٰہُ ذات حاصل کیا۔ دربار سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ پر حاضری اور عرس پاک کی محفل کے دوران شرکا کو بہت سے روحانی مشاہدات بھی ہوئے۔ اکثر ساتھیوں کو سیّد محمد عبداللہ شاہؒ کی زیارت بھی نصیب ہوئی اور انہوں نے خوشخبری دی کہ محفل میں شریک ہونے والا کوئی بھی ساتھی فیض سے محروم نہیں رہا۔

Marfat.com

تحریک دعوتِ فقر کے علاقائی دفاتر کا قیام

پاکستان بھر میں سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے مریدین کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر یہ بہت ضروری ہوگیا تھا کہ جن علاقوں میں زیادہ مریدین ہیں وہاں انہیں منظّم کرنے کے لیے علاقائی دفاتر قائم کئے جائیں لہٰذا 15 نومبر 2013 بمطابق 10 محرم الحرام 1435ھ کو سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے پاکستان کے مختلف شہروں اور علاقوں میں تحریک دعوتِ فقر کے دفاتر قائم کئے اور تحریکی عہدیداران کا تقرر کیا۔ان شہروں میں اوکاڑہ ، جڑانوالہ، اوچ شریف، خان پور، سرائے عالمگیر، چونیاں، جہلم، شورکوٹ، پنڈی گھیب (ضلع اٹک) میاں چنوں اور پتوکی قابلِ ذکر ہیں۔

آپ مدظلہ الاقدس نے تحریکی عہدیداران کو ذمہ داریاں سونپتے ہوئے تحریک دعوتِ فقر کے دستور کے مطابق اسم اَللّٰہُ ذات کے فیض کو عام کرنے کے لیے خصوصی ہدایات جاری فرمائیں۔

ان دفاتر کی ذمہ داریوں میں دعوت وتبلیغ، علاقہ میں موجود مریدین کو منظّم رکھنا اور ان سے رابطے میں رہنا، مرکزی دفتر سے خصوصی معاملات کے متعلق ہدایات وصول کر کے انہیں علاقائی مریدین ومحبین تک پہنچانا، روحانی محافل منعقد کرنا اور نئے بیعت ہونے والے طالبانِ مولیٰ کی رہنمائی کرنا شامل ہے۔اس کے ساتھ ساتھ ان علاقوں میں سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے تبلیغی دوروں کا تمام انتظام واہتمام کرنا، ان کی آمد سے قبل ان علاقوں میں موجود طالبانِ مولیٰ کو اسم اَللّٰہُ ذات کے حصول کی دعوت دینا اور آپ مدظلہ الاقدس کے وہاں قیام وطعام کے تمام انتظامات کرنا بھی علاقائی دفتر کے عہدیداران کی ذمہ داری ہے۔عرس سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانیؒ کے موقع پر اپنے علاقہ کے تمام طالبانِ مولیٰ، مریدین اور محبین کا قافلہ لے کر احمد پور شرقیہ پہنچنا اور عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محفل میلاد اور دیگر عرس کے پروگراموں پر لاہور مرکز لانا بھی علاقائی تحریک کی ذمہ داری ہے۔

Marfat.com

❁ سال 2014 میں سیّد محمد عبداللہ شاہؒ کا عرس مبارک 11-12 اکتوبر بروز ہفتہ اتوار منعقد ہوا جس کے لیے آپ مدظلہ الاقدس نے ایک بار پھر مریدین کے ہمراہ احمد پور شرقیہ اور اوچ شریف کی طرف سفر فرمایا۔ گزشتہ ترتیب کو برقرار رکھتے ہوئے 11 اکتوبر بروز ہفتہ بعد نمازِ مغرب محل پاک کے غسل، چادر پوشی اور تاج پوشی کی تقریب منعقد ہوئی۔ نیا تاج اور نئی چادر جس پر اسم اَللّٰہُ ذات، اسم مُحَمَّد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور کلمہ طیبہ کی خوبصورت کڑھائی کی گئی تھی اور موتیوں سے مزیّن کیا گیا تھا، مزار مبارک پر چڑھائے گئے۔ تاج اور چادریں بنوانے کی سعادت لاہور سے محمد اسد خان سروری قادری کو حاصل ہوتی ہے۔ جو تاج مبارک اتارا گیا وہ آپ مدظلہ الاقدس نے حاجی محمد طارق سروری قادری (اوچ شریف) کو عطا فرمایا اور اسم اَللّٰہُ ذات کی کڑھائی شدہ دو چادروں میں سے ایک مدثر حسین سروری قادری (احمد پور شرقیہ) اور دوسری جام محمد امین سروری قادری (احمد پور شرقیہ) کو عطا فرمائی۔ 12 اکتوبر بروز اتوار عرس پاک کی تقریب انتہائی جوش و خروش اور عقیدت و احترام سے منعقد ہوئی جس میں تمام ملک سے مریدین و معتقدین نے شرکت کی۔ 13 اکتوبر 2014 بروز سوموار سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس اوچ شریف اور احمد پور شرقیہ میں مقیم مریدین کی دعوت پر ان کے گھر تشریف لے گئے۔ لاہور روانگی سے قبل آپ مدظلہ الاقدس نے دربار سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ پر الوداعی حاضری دی۔

❁ دسمبر 2014ء میں سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے چالیس ممبران پر مشتمل تحریک دعوتِ فقر کی جنرل کونسل تشکیل دی جس میں مختلف شہروں کے علاقائی دفاتر کے نمائندے بھی شامل ہیں۔

تبلیغی دورے 2014-2015

سال 2014ء کے آخر تک تصنیف و تالیف، ویب سائٹس اور تنظیمی کام کافی حد تک پایہ تکمیل کو پہنچ چکا

Marfat.com

تھا اس لیے دسمبر 2014ء سے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے باقاعدہ تبلیغی دوروں کا سلسلہ ایک بار پھر سے شروع فرمایا اور اس سال عید میلاد النبی کی محفل کے موقع پر شرکا محفل سے فرمایا انشاءاللہ 2015ء سے زیادہ تر کام تبلیغ کا ہوگا۔

آپ مدظلہ الاقدس کے کسی بھی علاقہ میں دورہ سے قبل مفتی محمد فاروق ضیاء صاحب علاقائی ساتھیوں کے تعاون سے اس علاقہ میں تبلیغی فرائض سرانجام دیتے ہیں اور طالبانِ مولیٰ کو بیعت اور بغیر بیعت کے ذکر و تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات حاصل کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔ دوروں کے اس سلسلہ میں سب سے پہلے 28 دسمبر 2014 بروز اتوار آپ مدظلہ الاقدس نے تحریک دعوتِ فقر کے ممبران اور قریبی ساتھیوں کے ہمراہ میپالکے اور گبہ فاضل ضلع اوکاڑہ کا تبلیغی دورہ فرمایا۔ میپالکے میں محمد طارق سروری قادری اور عالم دین سروری قادری کو آپ مدظلہ الاقدس نے شرف میزبانی بخشا اور گبہ فاضل میں محمد خالد سروری قادری اور محمد ادریس سروری قادری کے گھر تشریف لے گئے اور بیعت کے خواہش مند افراد کو بیعت فرما کر ذکر و تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات عطا فرمایا۔

- 20 جنوری 2015 بروز اتوار ناصر مجید سروری قادری کی دعوت پر ڈسکہ اور محمد عامر سروری قادری کی دعوت پر گاؤں جنڈ وساہی کا دورہ فرمایا۔ دونوں علاقوں میں بہت سے ساتھیوں نے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس سے ملاقات کا شرف حاصل کیا اور بیعت اور بغیر بیعت کے ذکر و تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات حاصل کیا۔
- 7 فروری 2015 بروز اتوار جڑانوالہ اور اس کے گرد و نواح میں مقیم بہت سے مریدین کے پُرزور اصرار پر سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے بچیانہ اور جڑانوالہ کا تبلیغی دورہ کیا۔ ساتھیوں کے ہمراہ آپ سب سے پہلے محمد قدیر اقبال سروری قادری کے گھر تشریف لے گئے۔ منڈی بچیانہ میں آپ مدظلہ الاقدس نے تحریک دعوتِ فقر کے ذیلی دفتر کی بنیاد رکھی۔ پھر آپ بچیانہ میں محمد آصف حمید سروری قادری کے گھر تشریف لے گئے جہاں رات قیام فرمایا اور اگلی صبح ناشتے کے بعد آپ مدظلہ الاقدس مختلف ساتھیوں کے گھر دعائے خیر کے لیے

Marfat.com

تشریف لے گئے۔شام کے وقت (چک 657/8 گ پ) میں محمد رمضان سروری قادری کے گھر تشریف لے گئے جہاں تقریباً تمام گاؤں والے آپ مدظلہ الاقدس کے پُر جوش استقبال کے لیے موجود تھے۔ یہاں بہت سے طالبانِ مولیٰ نے آپ مدظلہ الاقدس کے دستِ مبارک پر بیعت کر کے ذکر وتصور اسمِ اَللّٰہُ ذات کی نعمت حاصل کی۔آپ مدظلہ الاقدس نے ساتھیوں کے ہمراہ رات کا کھانا کھایا اور اس کے بعد آپ مدظلہ الاقدس چک انوردے محل میں محمد فیاض اور محمد طارق سروری قادری کے گھر تشریف لے گئے۔وہاں لوگوں کو بیعت فرمایا اور پھر جڑانوالہ شہر میں رانا محمد جاوید اور ڈاکٹر محمد اشفاق کے گھر تشریف لائے اور دعائے خیر کے بعد رات 12 بجے واپس لاہور کے لیے روانہ ہوئے۔

- 22 فروری 2015ء بروز اتوار سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے محمد ظفر اقبال سروری قادری کی دعوت پر جہلم کا تبلیغی دورہ فرمایا جہاں آپ مدظلہ الاقدس کا پُر جوش استقبال کیا گیا اور بڑی تعداد میں مرد وخواتین طالبانِ مولیٰ نے بیعت کی سعادت حاصل کی۔
- پنڈی گھیب ضلع اٹک اور راولپنڈی کے دوروزہ تبلیغی دورہ کا آغاز 6 مارچ 2015 بروز ہفتہ ہوا۔پنڈی گھیب میں آپ مدظلہ الاقدس نے فیصل شراف سروری قادری کے گھر کو میزبانی کی سعادت بخشی۔اطراف کے گاؤں اور علاقوں سے بھی سارا دن ساتھیوں کی آمد کا سلسلہ جاری رہا۔ نمازِ مغرب کی ادائیگی کے بعد آپ مدظلہ الاقدس نے پنڈی گھیب میں تحریک دعوتِ فقر کے علاقائی دفتر کا افتتاح فرمایا۔دعا کے بعد سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس محمد ابوبکر سروری قادری، محمد مبشر سروری قادری اور کامران مقصود سروری قادری کے گھر دعائے خیر کے لیے تشریف لے گئے جہاں بیعت کے خواہش مند لوگوں کو بیعت فرمایا۔
- 7 مارچ 2015ء بروز اتوار یہ تبلیغی قافلہ محمد عظیم سروری قادری کی رہائش گاہ راولپنڈی پہنچا۔جڑانوالہ اور جہلم سے بھی مریدین سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی زیارت کے لیے تشریف لائے ہوئے تھے۔آپ مدظلہ الاقدس نے راولپنڈی میں بھی

Marfat.com

تحریک دعوتِ فقر کے علاقائی دفتر کا افتتاح فرمایا۔

❁ 14 مارچ 2015ء بروز ہفتہ بعد نمازِ فجر سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی سربراہی میں سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ اور شہبازِ عارفاں حضرت سخی سلطان پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ کاظمی المشہدی رحمتہ اللہ علیہ کے دربار پاک پر حاضری کے لیے قافلہ لاہور سے روانہ ہوا۔ طویل سفر کے بعد نمازِ ظہر کے وقت یہ قافلہ دربار سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ پر حاضر ہوا جہاں اوچ شریف، احمد پور شرقیہ، بہاولپور، جہلم، راولپنڈی، پنڈی گھیب، جڑانوالہ، بچیانہ، فیصل آباد اور دیگر شہروں سے کثیر تعداد میں مریدین سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے استقبال کے لیے تشریف لا چکے تھے۔

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس جب دربار پاک پر تشریف لائے تو عوام الناس کے ہجوم نے انہیں چاروں طرف سے گھیر لیا۔ ہر کسی کی یہی کوشش تھی کہ وہ آپ مدظلہ الاقدس سے ملاقات کر لے۔ اتنے ہجوم میں بمشکل سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس مزار پاک تک پہنچے۔ مزار مبارک کا بوسہ لیا اور کچھ دیر وہاں تشریف فرما رہے۔ کچھ دیر قیام کے بعد سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے دعا فرمائی اور مزار مبارک سے باہر تشریف لائے۔ کثیر تعداد میں لوگ آپ مدظلہ الاقدس سے ملنے کے لیے بے چین تھے۔ بے شمار مرد و خواتین نے دعا کے لیے عرض کی تو سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے سب کے لیے خصوصی دعا فرمائی۔

وہاں سے یہ قافلہ سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کے مزار مبارک سے کچھ فاصلے پر رُکا اور دور ہی سے فاتحہ خوانی کے بعد یہ قافلہ پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے مزار مبارک کی طرف روانہ ہوا۔ راستہ میں یہ قافلہ مڈرجبانہ میں سلطان الصابرین حضرت سخی سلطان پیر محمد عبدالغفور شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے محل پاک کے قریب رکا اور فاتحہ خوانی کے بعد دوبارہ سفر جاری ہوا۔ عصر اور مغرب کے درمیان یہ قافلہ شہبازِ عارفاں حضرت سخی سلطان پیر سیّد محمد بہادر

Marfat.com

علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر پہنچا۔ مزار مبارک پر حاضری کے دوران محمد ساجد سروری قادری نے شہبازِ عارفاں پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ کی شان میں سلطان الاولیا حضرت سخی سلطان محمد عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ کا لکھا ہوا کلام ''اُٹھیا شعلہ نوری حسّو والیو وچ نہنگ دے آیا'' پیش کیا۔ دعا کے بعد سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس ساتھیوں کے ہمراہ قریبی گاؤں نہنگ محمد صادق میں نور تبسم سروری قادری کے گھر پہنچے جہاں قیام وطعام کا اہتمام تھا۔ نمازِ عشا اور لنگر کے بعد آپ مدظلہ الاقدس اور ساتھیوں نے رات وہیں قیام کیا۔

اگلی صبح یہ قافلہ تیار ہو کر ایک مرتبہ پھر شہبازِ عارفاں پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے مزار مبارک کی طرف روانہ ہوا جہاں الوداعی حاضری کے بعد یہ قافلہ گوجرہ شہر کے نواح میں محمد ندیم سروری قادری کے گھر کی جانب روانہ ہوا جہاں تبلیغ کے سلسلے میں کی گئی کاوشوں کے نتیجے میں بہت سے افراد بیعت ہونے کے لیے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کا بہت بیتابی سے انتظار کر رہے تھے۔ بعد از نمازِ ظہر آپ مدظلہ الاقدس نے انہیں بیعت فرمایا اور ذکر و تصور اسم اَللّٰہُ ذات عطا فرمایا۔

❁ سال 2015ء میں سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کا عرس مبارک 4-3 اکتوبر کو روایتی جوش وخروش سے منعقد کیا گیا۔ اس سال احمد پور شرقیہ اور اس کے نواح میں آپ مدظلہ الاقدس کے مریدین کی تعداد بہت زیادہ بڑھ چکی تھی اور سب ہی کی خواہش تھی کہ آپ مدظلہ الاقدس ان کے گھر کو رونق بخشیں۔ آپ مدظلہ الاقدس لاہور سے خاص مریدین کے ہمراہ 2 اکتوبر بروز جمعتہ المبارک بوقت فجر احمد پور شرقیہ کے لیے روانہ ہوئے۔ بوقتِ مغرب احمد پور شرقیہ پہنچ کر دربار پاک سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ پر حاضری دی اور پھر احمد پور شرقیہ میں ہی مدثر حسین سروری قادری کے گھر کو رونق بخشی، پھر اوچ شریف تشریف لے گئے جہاں نعیم حسین سروری قادری کے گھر قیام فرمایا۔ 3 اکتوبر کو محل پاک سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانیؒ کے غسل، چادر پوشی اور تاج پوشی

Marfat.com

کی رسم ادا کی گئی۔ دربار پاک سے اتاری جانے والی گزشتہ سال کی خوبصورت چادروں میں سے ایک چادر تحریک دعوتِ فقر منڈی بچیانہ کے ارکان کو عنایت کی گئی، ایک چادر تحریک دعوتِ فقر میاں لکے (ضلع اوکاڑہ) کے ارکان اور ایک چادر تحریک دعوتِ فقر گبہ فاضل (ضلع اوکاڑہ) کے ساتھیوں کو عنایت فرمائی۔ دربار پاک سے اتارا جانے والا تاج مبارک تحریک دعوتِ فقر پنڈی گھیب کے ارکان کو عنایت کیا گیا۔ 14 اکتوبر کو عظیم الشان عرس پاک منعقد کیا گیا جس میں پاکستان بھر سے مریدین شامل ہوئے اور پیر عبداللہ شاہؒ کے روحانی فیض سے مستفید ہوئے۔

تبلیغی دورے سال 2016ء

سال 2016ء میں شبیہ غوث الاعظم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے ملک بھر کے تبلیغی دوروں کا سلسلہ 7 جنوری بروز جمعرات سے شروع فرمایا اور اس سلسلے میں پہلا سفر جنوبی پنجاب کی طرف فرمایا۔ قافلے کا پہلا قیام جہانیاں شہر میں پروفیسر محمد عرفان بھٹی سروری قادری کی رہائش گاہ پر ہوا پھر یہ قافلہ احمد پور شرقیہ روانہ ہوا۔ دربار سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ پر حاضری کے بعد احمد پور شرقیہ میں مدثر حسین سروری قادری، ضیاء الغنی سروری قادری اور نعیم حسین سروری قادری کو آپ مدظلہ الاقدس کی میزبانی کا شرف حاصل ہوا۔

8 جنوری بروز جمعتہ المبارک شبیہِ غوث الاعظم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس تبلیغی سلسلہ میں خانپور میں ڈاکٹر محمد اسلم سروری قادری صاحب کے گھر تشریف لے گئے۔

9 جنوری بروز ہفتہ آپ مدظلہ الاقدس اوچشریف کے نواحی گاؤں میں الٰہی بخش سروری قادری کے گھر تشریف لے گئے جہاں بہت سے افراد نے آپ مدظلہ الاقدس سے بیعت ہو کر اسمِ اَللّٰہُ ذات حاصل کیا۔ 9-10 جنوری کو آپ مدظلہ الاقدس نے ہمسفر ساتھیوں کے ہمراہ محمد راشد

Marfat.com

سروری قادری اور محمد عتیق الرحمٰن سروری قادری کی شادی کی تقریبات میں بھرپور شرکت فرمائی۔

❁ 16 جنوری 2016 بروز ہفتہ آپ مدظلہ الاقدس نے گبہ فاضل اور میالکے (ضلع اوکاڑہ) کا تبلیغی دورہ فرمایا۔ گبہ فاضل میں خالد محمود سروری قادری اور میالکے میں محمد طارق سروری قادری، محمد کاشف سروری قادری اور محمد جعفر سروری قادری کے گھر طالبانِ مولیٰ کی کثیر تعداد نے آپ مدظلہ الاقدس کے دستِ مبارک پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔

❁ 31 جنوری 2016ء بروز اتوار اوکاڑہ شہر کا تبلیغی دورہ فرمایا اور محمد فیضان سروری قادری، محمد بابر سروری قادری اور محمد عثمان سروری قادری کے گھر میں بہت سے طالبانِ مولیٰ کو بیعت فرمایا۔

❁ 21 فروری 2016ء بروز اتوار شبیہِ غوث الاعظم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس اپنے قریبی ساتھیوں اور مریدین کے ہمراہ ذکر و تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات کی دعوت و تبلیغ کے لیے ڈاکٹر محمد اصغر سروری قادری کی دعوت پر ان کی رہائش گاہ فیصل آباد تشریف لے گئے اور وہاں موجود طالبانِ مولیٰ کو دستِ بیعت فرما کر اسمِ اَللّٰہُ ذات کی نعمت عطا فرمائی۔

❁ 12 مارچ بروز اتوار احمد ال پنڈی گھیب کا تبلیغی دورہ فرمایا اور فیصل شراف سروری قادری، مبشر الحسن سروری قادری، محمد ابوبکر سروری قادری اور کامران مقصود کے گھر مختصر قیام کے دوران طالبانِ مولیٰ کی کثیر تعداد کو بیعت فرمایا۔

❁ 13 مارچ کو محمد سفیر سروری قادری کے ہاں ناشتہ کی دعوت کے بعد شہر کھوڑ میں محمد سعید سروری قادری کی درخواست پر ان کی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ لاہور واپسی سے قبل گاؤں سہوال میں محمد قمر سروری قادری کے گھر تشریف لے گئے اور بیعت کے خواہش مند افراد کو بیعت فرمایا۔

❁ 23 مارچ کو آپ مدظلہ الاقدس نے مریدین کے قافلہ کے ہمراہ میاں چنوں کا تبلیغی دورہ کیا جہاں چوہدری بابر نذیر سروری قادری کے ہاں قیام فرمایا اور طالبانِ مولیٰ کو بیعت فرمایا۔ بعد

Marfat.com

ازاں میاں چنوں جی ٹی روڈ پر بلال ٹاؤن میں تحریک دعوتِ فقر کے علاقائی دفتر کا افتتاح فرمایا۔

❁ 26 مارچ بروز ہفتہ شبیہِ غوث الاعظم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس دوروزہ تبلیغی دورہ کے لیے بچیانہ منڈی جڑانوالہ تشریف لے گئے جہاں لوگوں کے جمِ غفیر نے آپ مدظلہ الاقدس کا والہانہ استقبال کیا اور بیعت کے خواہش مند حضرات نے بیعت کی سعادت حاصل کی۔

❁ 9 اپریل بروز ہفتہ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے تحصیل شاہ پور صدر ضلع سرگودھا کا تبلیغی دورہ فرمایا اور منصور قیصر سروری قادری، تیمور قیصر سروری قادری ولد راجہ قیصر سلطان سروری قادری کے گھر قیام فرمایا۔ شاہ پور کے اس تبلیغی دورہ میں طالبانِ مولیٰ کی کثیر تعداد نے آپ مدظلہ الاقدس کے دستِ مبارک پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔

❁ 17 اپریل بروز اتوار سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس اپنے مریدین کے ہمراہ جہلم شہر میں محمد ظفر اقبال سروری قادری کے گھر تبلیغی دورہ پر تشریف لے گئے۔ آپ مدظلہ الاقدس نے یہاں موجود خواتین و مرد حضرات کو بیعت فرمایا اور پھر واپسی پر گاؤں بھروٹ سرائے عالمگیر محمد یاسر سروری قادری کے گھر تشریف لے گئے اور محمد یاسر کو علاقائی تحریک دعوتِ فقر سرائے عالمگیر اور بھروٹ کا سرپرست مقرر فرمایا۔

❁ 24 اپریل 2016ء بروز اتوار آپ مدظلہ الاقدس ڈاکٹر حسیب سرفراز سروری قادری کی دعوت پر ان کے گھر ساہیوال تشریف لے گئے۔ یہاں بھی طالبانِ مولیٰ کی کثیر تعداد نے آپ مدظلہ الاقدس کے دستِ مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔

❁ 14 مئی بروز ہفتہ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس مریدین کے ہمراہ 2 روزہ تبلیغی دورہ کی غرض سے اسلام آباد روانہ ہوئے جہاں ناصر مجید سروری قادری اور ساتھیوں نے ان کا شاندار استقبال کیا۔ لوگوں کی کثیر تعداد نے بیعت اور بغیر بیعت

Marfat.com

کے ذکر وتصور اسم اَللّٰہُ ذات حاصل کیا۔

❁ 15 مئی بروز اتوار آپ مدظلہ الاقدس نے راولپنڈی میں دو ساتھیوں محمد عظیم سروری قادری اور پھر محمد عدنان سروری قادری کی رہائش گاہ پر محفل حمد ونعت میں شرکت فرمائی اور بہت سے مرد وخواتین کو بیعت فرمایا۔

❁ چوہدری محمد عامر ساہی کی دعوت پر سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس 21 مئی 2016 بروز ہفتہ جنڈ وساہی کے تبلیغی دورہ پر تشریف لے گئے۔ رات وہیں قیام فرمایا اور 22 مئی کو گاؤں مگوکمر اور شہر ڈسکہ کا دورہ فرمایا۔

❁ 29 مئی 2016 کو سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ اور شہبازِ عارفاں حضرت سخی سلطان پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ کاظمی المشہدی رحمتہ اللہ علیہ کے مزار پاک پر حاضری دینے کے لیے مریدین کی کثیر تعداد کے ہمراہ جھنگ روانہ ہوئے۔ دربار سلطان باھُوؒ پر پہلے سے ہی ملک بھر سے آئے ہوئے آپ مدظلہ الاقدس کے سینکڑوں مریدین ومحبین آپ مدظلہ الاقدس کے ساتھ دربار پر حاضری دینے کے لیے جمع تھے۔ محل پاک پر حاضری اور دعا کے بعد تمام قافلے پیر سیّد محمد بہادر علی شاہؒ کے مزار مبارک پر حاضری کے لیے شورکوٹ روانہ ہوئے جہاں کچھ وقت نور تبسم سروری قادری کے گھر گزارنے کے بعد تمام مریدین نے آپ مدظلہ الاقدس کی ہمراہی میں دربار پاک پر حاضری دی اور واپس لاہور تشریف لائے۔

❁ 13 اگست 2016 کو سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس احمد پور شرقیہ اور اوچ شریف کے تبلیغی دورہ پر روانہ ہوئے۔ دربار سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ پر حاضری کے بعد احمد پور شرقیہ میں ضیاء الغنی سروری قادری اور اوچ شریف میں نعیم حسین سروری قادری کے گھر قیام فرمایا۔

❁ 22-23 اکتوبر 2016ء کو عرس سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ احمد پور شرقیہ

Marfat.com

میں انتہائی جوش وخروش سے منایا گیا جس میں آپ مدظلہ الاقدس نے صاحبزاہ محمد مرتضٰی نجیب کو بیعت بھی فرمایا اور سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانیؒ کے باطنی حکم پر اپنی دستار مبارک اتار کر ان کے سر پر رکھی۔ (تفصیل باب ''سیّد عبداللہ شاہؒ اور سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کا روحانی تعلق'' میں درج ہے)

❁ سال 2017 کے تبلیغی دورے 15 جنوری سے شروع کئے جا چکے ہیں جن کا سلسلہ تاحال جاری ہے۔ اس سلسلے میں آپ مدظلہ الاقدس نے عید میلاد النبی 12 دسمبر 2016ء کی محفل میں اعلان فرمایا کہ ہر کام کی بنیاد رکھی جا چکی ہے اب آئندہ صرف دعوت وتبلیغ کا کام ہوگا۔ تبلیغی دوروں کے دوران آپ مدظلہ الاقدس جن خوش نصیب ساتھیوں کی رہائش گاہ کو رونق بخشتے ہیں انہوں نے اپنے حیران کن مشاہدات کا تذکرہ کیا ہے۔ ان سب کا مشاہدہ ہے کہ سلطان العاشقین کی آمد کی برکت سے ان کے گھر کے تمام مسائل رفع ہو جاتے ہیں۔ گھر سے بیماری، پریشانی، جھگڑے اور مالی مسائل ختم ہو جاتے ہیں اور رزق میں ناقابلِ یقین حد تک برکت پڑ جاتی ہے، جیسا کہ سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُوؒ فرماتے ہیں ''سروری قادری فقیر جس گھر میں جاتا ہے وہاں سے کچھ لیتا نہیں بلکہ عطا فرماتا ہے۔'' آپ مدظلہ الاقدس جس خوش نصیب کے گھر میں قدم رنجہ فرماتے ہیں اس گھر کے تمام افراد کے دل میں عشقِ حقیقی اور عشقِ مصطفیٰ ﷺ موجزن ہو جاتا ہے اور راہِ فقر پر چلنے کی قوت وتوفیق میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس کے بابرکت قدم پڑنے کے بعد ان مریدین کے گھر بھی بابرکت ہو جاتے ہیں اور مکینوں کو کئی دن تک اپنے گھر میں نور کی برسات ہوتی محسوس ہوتی ہے۔ گھر کے جس کمرے میں آپ مدظلہ الاقدس تشریف رکھتے ہیں اس سے آپ مدظلہ الاقدس کے جانے کے بعد کئی دن تک خوشبو آتی رہتی ہے۔ گھر میں ایسا سکون اتر آتا ہے جیسے تمام مصائب وبلا سے چھٹکارا حاصل ہو گیا۔ آپ مدظلہ الاقدس کے ساتھ آنے والے ساتھیوں اور بیعت وملاقات کے لیے حاضر ہونے والوں کے لیے تیار کیے جانے والے لنگر میں بھی برکت ہو جاتی ہے۔ یہ مشاہدہ کسی ایک میزبان کا نہیں بلکہ سب میزبانوں کے ہیں۔

Marfat.com

قلمی و تخلیقی کاوشیں

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کو اللہ تعالیٰ نے ایک انتہائی باکمال اور بے مثال شخصیت کے ساتھ ساتھ تخلیقی قوتوں سے مالا مال ذہن بھی عطا فرمایا ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس نے اپنی تخلیقی قوتوں کا اظہار کم عمری میں ہی بچوں کے اخبارات میں اخلاقی و معاشرتی موضوعات پر مضامین لکھ کر شروع کر دیا تھا۔ میٹرک میں آپ کو اپنے ایک مضمون ''سگریٹ نوشی اور اس کے نقصانات'' پر اوّل انعام حاصل ہوا۔ یوں ''قلم'' اور ''کتاب'' سے آپ کا تعلق دائمی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی اپنی ذات کا اظہار ''قلم'' اور ''کتاب'' کے ذریعے کیا اور انسان کے لیے بھی اپنے احساسات و تجربات کے اظہار کا بہترین ذریعہ قلم اور کتاب ہی ہے۔

اللہ اپنے برگزیدہ بندوں کے باصفا قلب پر جو علمِ لدّنی اتارتا ہے اسے عوام الناس تک پہنچانا ان اولیا اللہ کی ذمہ داری بن جاتی ہے۔ چنانچہ تقریباً تمام اولیا اللہ نے یا تو مواعظ کے ذریعے یا کتب کے ذریعے اس علم کو عوام الناس تک پہنچایا۔ آپ مدظلہ الاقدس کو اللہ تعالیٰ نے تخلیقی قوتیں عطا کرنے کے ساتھ ساتھ بچپن سے ہی اس طور پر تیار فرمایا کہ آپ علمِ الٰہی کو عوام میں عام کرنے کا فریضہ سرانجام دے سکیں۔ آپ مدظلہ الاقدس کے مرشد پاک نے اپنا تمام تر علم آپ مدظلہ الاقدس کے قلبِ مبارک پر منتقل کر دیا جسے آپ نے مضامین و کتب کے ذریعے عوام تک پہنچانے کی ذمہ داری اٹھائی۔ یہ ذمہ داری آپ مدظلہ الاقدس پچھلے اٹھارہ سال سے اب تک نبھا رہے ہیں۔ فقر کا علم جو اب تک صرف خواص تک محدود تھا آپ مدظلہ الاقدس کی تصانیف اور مضامین کے ذریعے عوام تک پہنچ رہا ہے۔ ''فقر'' جس کے نام پر مادیت پرستی، ہوس، لالچ و خود غرضی

Marfat.com

کے سیاہ بادل چھا چکے تھے آپ کی کاوشوں کی بدولت پھر سے جگمگا رہا ہے۔

ذیل میں ہم آپ مدظلہ الاقدس کی علمِ الٰہی کی ترویج کے لیے کی گئی قلمی کاوشوں کی تفصیل درج کر رہے ہیں' اس امید اور دعا کے ساتھ کہ آپ اپنی مزید تصانیف سے زمانے کو مستفید فرماتے رہیں گے۔ (آمین)

کالم نگاری

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے ہفت روزہ فیملی میگزین میں ''اسمِ اعظم کی برکات'' کے عنوان سے 3 مئی 1998ء تا 12 اکتوبر 2002ء کالم لکھا۔ اس کالم میں ہر ہفتہ ایک اسمِ صفت کی شرح اور ذکر کے فضائل بیان کیے جاتے تھے اور مشکلات کے حل کے لیے نام کے اعداد کے مطابق اسمِ اعظم بتایا جاتا تھا۔ یہ علم آپ مدظلہ الاقدس کو ظاہری دستِ بیعت سے قبل باطنی طور پر بارگاہ غوث الاعظمؓ سے عطا ہوا تھا۔ چونکہ آپ مدظلہ الاقدس طلبِ مولیٰ اور راہِ فقر کے راہی تھے اس لیے جب اس کالم کی وجہ سے رجوعاتِ خلق ہونے لگی تو آپ نے اسے راہِ فقر کی ایک رکاوٹ سمجھتے ہوئے ترک فرما دیا۔

مضامین نویسی

یوں تو سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے قومی اخبارات میں مختلف موضوعات پر بہت سے مضامین تحریر فرمائے لیکن یہاں ہم مختصراً صرف اُن مضامین کی تفصیل بیان کریں گے جو آپ نے ماہنامہ مرآۃ العارفین لاہور اور ماہنامہ سلطان الفقر لاہور میں طالبانِ مولیٰ کی رہنمائی کے لیے تحریر فرمائے ہیں۔

Marfat.com

ماہنامہ مرآۃ العارفین

4/A۔ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن لاہور

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کو آپ کے مرشد پاک سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ نے طالبانِ مولیٰ کی راہنمائی کے لیے ایک ماہنامہ ''مرآۃ العارفین'' جاری کرنے کا حکم فرمایا اور آپ مدظلہ الاقدس کو ابوالمرتضیٰ کی کنیت سے اس ماہنامہ کا چیف ایڈیٹر مقرر فرمایا۔آپ مدظلہ الاقدس کے جو مضامین ماہنامہ مرآۃ العارفین لاہور میں شائع ہوئے اُن کی تفصیل اس طرح سے ہے:

❖ اپریل۔مئی 2000 ❖

یہ ماہنامہ مرآۃ العارفین لاہور کا پہلا اور دو ماہ کا مشترکہ شمارہ تھا۔اس شمارہ کی خاصیت یہ تھی کہ نہ صرف پہلی بار سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کی تصویر سرورق پر شائع ہوئی بلکہ پہلی بار تحریری طور پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ''سلطان الفقر'' لکھا گیا۔اس شمارہ میں سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے تین مضامین شائع ہوئے:

(ا) ''قرآن ایک نظر میں۔'' اس مضمون میں قرآنِ پاک پر جامع انداز میں روشنی ڈالی گئی۔ ترتیبِ نزول، مکی مدنی سورتوں کی تفصیل اور مضامین' آیات' پارے' رکوع اور منازل کے بارے میں تفصیل سے بیان کیا گیا۔

(ب) ''سوانحِ عمری حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ۔'' یہ ایک قسط وار مضمون تھا جس میں سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح حیات' تعلیمات اور کتب پر تبصرہ شامل تھا۔یہ سلسلہ اپریل 2000 سے شروع ہو کر نومبر 2002ء تک جاری رہا۔

(ج) ''شرح اسمِ اَللّٰہُ ذات۔'' اسمِ اَللّٰہُ ذات کے بارے میں ایک جامع مضمون ہے جس میں اسمِ اَللّٰہُ ذات کی حقیقت بیان کی گئی ہے۔

Marfat.com

جون 2000ء میں ''اسمِ اَللّٰہُ ذات'' مضمون کی دوسری قسط شامل ہے۔

جولائی 2000ء میں ''بشارتِ آمدِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' ابوالمرتضیٰ کی کنیت سے تحریر کیا۔

اکتوبر 2000ء میں ''یورپ کی ترقی میں مسلمانوں کا کردار'' ابوالمرتضیٰ کی کنیت سے تحریر کیا۔

اپریل 2001ء، ''ظالمانہ نظام اور اصول شکنی کے خلاف حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا جہاد'' کے عنوان سے مضمون شاملِ اشاعت ہے۔

اکتوبر 2001 میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی سیرت پاک پر مضمون شاملِ اشاعت ہے۔

دسمبر 2001ء میں ''خلافتِ الٰہیہ کے داعی'' کے عنوان سے مضمون شاملِ اشاعت ہے۔

مارچ 2002ء میں ''حدیثِ دل'' کے عنوان سے سفرنامہ حج کا قسط وار آغاز کیا جو نومبر 2002 میں اختتام پذیر ہوا۔

مئی 2002ء میں ''صلوٰۃ وسلام'' کے عنوان سے درود شریف پر جامع مضمون تحریر فرمایا۔

اگست 2002ء میں دو قسط وار مضامین ''سوانحِ عمری سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ'' اور ''حدیثِ دل'' کے علاوہ پہلی بار ''سلطان الفقر'' کے عنوان سے سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کی بابرکت ذات پر مضمون تحریر فرمایا۔

نومبر 2002ء میں ''انفاق فی سبیل اللہ'' پر آپ کا مضمون شائع ہوا۔ ''سفرنامہ حج'' اور ''حدیث دل'' کی آخری قسط شائع ہوئی۔ یہ سفرنامہ حج مارچ 2002 سے نومبر 2002 تک مسلسل ہر شمارہ میں شائع ہوتا رہا۔ سوانحِ عمری حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کی آخری قسط شائع ہوئی۔ یہ قسط وار سلسلہ اپریل 2000 سے شروع ہو کر مسلسل دو سال چھ ماہ تک ہر ماہ شائع ہوتا رہا۔

دسمبر 2002ء میں ''انقلاب اور اس کے مراحل'' کے عنوان سے مضمون شائع ہوا۔

مارچ 2003ء میں ''حُبِّ اہلِ بیتؓ'' کے موضوع پر مضمون شائع ہوا۔

اپریل 2003ء میں دو مضامین ''شان سلطان الفقر اور سلطان الفقر محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ''، ''اصلاحی جماعت اور سلطان الفقر محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ'' کے عنوان سے شائع ہوئے۔

Marfat.com

مئی 2003ء میں ''نبی اکرم ﷺ بحیثیت داعیِ انقلاب'' کے عنوان سے مضمون شائع ہوا۔

جولائی 2003ء میں ''حقیقت ترکِ دنیا'' کے عنوان سے مضمون شاملِ اشاعت ہے۔

اگست 2003ء میں اپنے مرشد ''سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ'' کی حیاتِ طیبہ پر دو مضامین تحریر فرمائے۔

اکتوبر 2003ء میں ''فقر'' کے موضوع پر جامع مضمون شامل اشاعت ہے۔

اپریل 2004ء میں مضمون ''انسانِ کامل اور سلطان الفقر'' ابو المرتضیٰ کی کنیت سے تحریر کیا۔ اس کے علاوہ ''رازِ حقیقت'' اور ''اصلاحی جماعت اور سلطان الفقر'' کے عنوان سے مضامین بھی اس شمارہ میں شائع ہوئے۔

مئی 2004ء میں ''توحید و رسالت'' کے موضوع پر مضمون تحریر فرمایا۔

اگست 2004ء کا مرآۃ العارفین آپ کی زیرادارت شائع ہونے والا آخری شمارہ ہے۔ اس میں آپ کا مضمون ''رازِ حقیقتِ سلطان الفقر'' شائع ہوا۔

ماہنامہ سلطان الفقر (لاہور)

A/5-4۔ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن لاہور

اگست 2004ء میں ماہنامہ مرآۃ العارفین لاہور سے علیحدگی کے بعد اپنے مرشد پاک کی وصیت اور ہدایت کے مطابق فقر کی تعلیمات کو عام کرنے اور طالبانِ مولیٰ کی رہنمائی کے لیے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے سلسلہ اسباق شروع کیا جن میں عرفانِ نفس، فقر، طالبِ مولیٰ، انسانِ کامل، دیدارِ الٰہی، مرشد کامل اکمل، وحدت فقر فنا فی اللہ بقا باللہ، حضورِ قلب، سلاسلِ طریقت، شان سلطان الفقر، منتقلی امانتِ الٰہیہ، سلطان الاذکار ھُو کے موضوعات پر طالبانِ مولیٰ کو ابتدائی رہنمائی حاصل ہوئی۔ پھر اس سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے اگست 2006ء میں آپ مدظلہ الاقدس نے ''ماہنامہ سلطان الفقر لاہور'' کا باقاعدہ اجرا فرمایا جو اس وقت سے مسلسل شائع ہو رہا ہے۔ ''ماہنامہ سلطان الفقر لاہور'' میں آپ مدظلہ الاقدس کے

Marfat.com

شائع ہونے والے بیشتر مضامین کو کتابی صورت میں شائع کیا جا چکا ہے جن کی تفصیل آگے بیان کی جائے گی۔ جن مضامین کو کتابی صورت میں شائع نہیں کیا گیا وہ مندرجہ ذیل ہیں:

1) یوم الفرقان یومِ بدر
2) رمضان المبارک برکتوں اور رحمتوں کا مہینہ
3) شبِ قدر
4) عید الفطر۔ یومِ تشکر
5) خاتونِ کربلا سیّدہ زینب بنتِ علی رضی اللہ عنہٗ
6) پیکرِ وفا حضرت عباس علمدار رضی اللہ عنہٗ
7) مردِ مومن قائدِ اعظم محمد علی جناح رحمتہ اللہ علیہ
8) علامہ اقبالؒ۔ ایک عارف باللہ
9) کتابِ زندگی
10) تصور اسمِ محمدؐ سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُوؒ کی نظر میں
11) ادراکِ قلبی سے سلطان الفقر کی پہچان اور معرفت
12) عظمتِ سلطان الفقر سلطان باھُوؒ کی نظر میں
13) شانِ باھُوؒ بزبانِ باھُوؒ
14) سلطان الاذکار اسمِ ذاتِ ھُو
15) نگاہِ عشق و مستی میں وہی اوّل وہی آخر

تصانیف بحیثیتِ طالبِ مولیٰ

19 نومبر 2000 کو سلطان الفقر (ششم) حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ نے فقر کی تعلیمات

Marfat.com

کو عام کرنے کے لیے مکتبہ العارفین کی بنیاد رکھی اور اپنے خادمِ خاص، محرمِ راز سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کو اس کا سربراہ مقرر فرما کر 4/A۔ ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ لاہور میں اس کا دفتر قائم فرمایا جہاں سے پہلے ہی ماہنامہ مرآۃ العارفین لاہور شائع ہو رہا تھا۔ مکتبہ العارفین کے قیام کے بعد آپ مدظلہ الاقدس کی بہت سی تصانیف اس کے زیرِ اہتمام شائع ہوئیں، جن کی تفصیل درج ذیل ہیں:

1۔ حقیقتِ اسم اَللّٰہُ ذات:

یہ ایک رسالہ ہے جس میں اسمِ اَللّٰہُ ذات کی حقیقت کو واضح، آسان اور عام فہم انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ انداز اتنا شاندار اور سادہ ہے کہ قاری کو اس مختصر رسالہ کے مطالعہ ہی سے اسمِ اَللّٰہُ ذات کی حقیقت اور کنہہ سے آگاہی ہو جاتی ہے۔ بارِ اوّل فروری 2002، بارِ دوم اپریل 2003، بارِ سوم اگست 2003 اور بارِ چہارم اگست 2004 میں مکتبہ العارفین 4/A۔ ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن لاہور کے زیرِ اہتمام شائع ہوا۔

2۔ گلدستہ ابیات و تعلیمات حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ پر 352 صفحات پر مشتمل اپنی نوعیت کی ایک منفرد کتاب ہے جو بہت مقبول ہوئی۔ بارِ اوّل اپریل 2002 میں اور بارِ دوم اپریل 2004 میں شائع ہوا۔ یہ کتاب بعد میں شمس الفقرا کی بنیاد بنی۔

3۔ شان سلطان الفقر مع رسالہ روحی شریف

یہ سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کی فارسی تصنیفِ مبارکہ رسالہ روحی شریف اور اس کا اُردو ترجمہ ہے اور اس میں سلطان الفقر کی شان بھی تفصیل سے بیان کی گئی ہے۔ اگست 2002 میں اسے مکتبہ العارفین 4/A۔ ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن لاہور سے شائع کیا گیا۔

Marfat.com

سلطان الفقر لائبریری میں موجود ہے۔

4۔ گلدستہ ابیات ومناجات شہبازِ عارفاں سلطان الاولیا حضرت سخی سلطان سیّد محمد بہادر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

شہباز عارفاں حضرت سخی سلطان پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ کاظمی رحمۃ اللہ علیہ کا عارفانہ کلام قلمی نسخوں کی صورت میں موجود تھا۔ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کے حکم پر اسے جمع کیا اور اصلاح کی۔ آپ مدظلہ الاقدس نے سلطان الاولیا حضرت سخی سلطان محمد عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ اور سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کا کلام بھی جمع فرمایا۔ اپریل 2004ء میں سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے اس تمام کلام کو مکتبہ العارفین 4/A۔ ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن لاہور کے زیرِ اہتمام شائع کرایا۔ اگست 2004ء میں سلطان العاشقین کے مکتبہ العارفین سے علیحدہ کئے جانے کے بعد سے ایک سرقہ نویس ایم اے شاکر اسے مسلسل ''عارفانہ کلیات کلام شہباز عارفاں حضرت سخی سلطان سیّد بہادر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ' حضرت سخی سلطان محمد عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ' اور سلطان الفقر (ششم) حضرت سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ'' کے نام سے شائع کروا رہا ہے۔ حتیٰ کہ اپریل 2004ء میں شائع شدہ پیش لفظ بھی ایک لفظ کی تبدیلی کے بغیر اسی طرح شائع کر رہا ہے۔ تحقیق کے دوران پیر محمد عبدالغفور شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا عارفانہ کلام اور حضرت سخی سلطان پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا مزید کلام قلمی نسخوں کی صورت میں دستیاب ہوا۔ یہ تمام کلام ''کلام مشائخ سروری قادری'' کے نام سے سلطان الفقر پبلیکیشنز نے شائع کیا ہے۔

5۔ سوئے حجاز

2001 میں سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے اپنے مرشد پاک سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ فریضۂ حج ادا فرمایا۔ یہ کتاب

Marfat.com

اسی سفرِ حج کی روداد ہے۔اپریل 2003 میں اسے مکتبہ العارفین 14/A ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن لاہور نے شائع کیا۔

تصانیف

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے مسندِ تلقین وارشاد سنبھالتے ہی اپنے مرشد کے مشن کو جاری رکھنے کے لیے سلطان الفقر پبلیکیشنز (رجسٹرڈ) کی بنیاد رکھی۔اس ادارہ کے تحت آپ مدظلہ الاقدس کی بہت سی کتب شائع ہوئیں۔ذیل میں آپ کی شائع شدہ کتب، آپ کی کتب کے شائع شدہ انگریزی تراجم اور آپ کی زیرِ نگرانی شائع ہونے والی دیگر کتب کی فہرست اور مختصر سا تعارف دیا جارہا ہے۔

1۔ شمس الفقرا

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات پر مشتمل یہ ایک ضخیم کتاب ہے۔اس کتاب میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تمام تعلیمات کو موضوعات کے لحاظ سے راہِ سلوک کے مطابق جمع کر دیا گیا ہے اور قرآن وحدیث اور عارفین کی تعلیمات سے موازنہ کر کے ثابت کیا گیا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات قرآن وحدیث کے عین مطابق ہیں اور یہ کہ مشاہدۂ حق تعالیٰ کے لیے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے راہِ سلوک کا اس زمانہ میں کوئی ثانی نہیں۔یہ کتاب طالبِ مولیٰ کو فقر اور تصوف کی ہزاروں کتابوں سے بے نیاز کرتی ہے اور سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کو سمجھانے میں معاون اور مددگار ہے۔کتاب کا بارِ اوّل دسمبر 2012ء میں اور بارِ دوم جون 2016ء میں شائع ہوا۔اس کتاب کے منتخب حصوں کا انگریزی ترجمہ "Sultan Bahoo- The life and Teachings" کے نام سے مارچ 2014ء میں شائع ہوا۔مکمل کتاب کا ترجمہ تکمیل کے مراحل میں ہے۔

Marfat.com

2۔ مجتبیٰ آخر زمانی

یہ کتاب نہ صرف سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کی کامل سوانحِ حیات اور تعلیمات و فرمودات پر مشتمل ہے بلکہ مشائخ سلسلہ سروری قادری کی بھی کامل سوانح حیات ہے۔ یہ کتاب چھ ابواب پر مشتمل ہے۔ باب اوّل سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کی کامل سوانحِ حیات ہے، اس باب میں سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ کی حیاتِ طیبہ کے اُن گوشوں اور پہلوؤں سے بھی پردہ اٹھایا گیا ہے جو ابھی تک پردۂ اخفا میں تھے۔ باب دوم سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، باب سوم سلطان الصابرین حضرت سخی سلطان پیر محمد عبدالغفور شاہ رحمۃ اللہ علیہ' باب چہارم شہبازِ عارفاں حضرت سخی سلطان پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ کاظمی المشہدی رحمۃ اللہ علیہ اور باب پنجم سلطان الاولیا حضرت سخی سلطان محمد عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی کامل سوانحِ حیات پر مشتمل ہیں۔ پہلی باران مشائخ کرام کی سوانحِ حیات اور شجرہ ہائے نسب اس کتاب میں پیش کیے گئے ہیں۔ باب ششم میں سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کی کامل سوانحِ حیات اور تعلیمات پیش کی گئی ہیں۔ اس باب میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کے ہر پہلو پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس کتاب کے لیے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے سات سال تحقیق فرمائی۔ یہ مشائخ سلسلہ سروری قادری پر ایک ایسی کامل مکمل کتاب ہے جس کے پائے کی کوئی اور کتاب فی زمانہ موجود نہیں۔ بارِ اوّل جنوری 2013ء میں شائع ہوا۔ بارِ دوم تیاری کے مراحل میں ہے۔ کتاب کا مکمل انگلش ترجمہ "The Spiritual Guides of Sarwari Qadri Order" کے نام سے دسمبر 2015 میں شائع ہوا جس میں ایک اضافی باب سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے متعلق شامل کیا گیا۔

Marfat.com

تیرے در پر پہنچ کر کیوں کوئی عارف نہ بن جائے
کہ اسمِ ذات میں عکسِ رخِ کامل نظر آئے

Marfat.com

میراںؒ دا اؤلاد سلطان باہوؒ دے فقر دی نشانی سلطان اصغر علیؒ دا جانی
سلسلہ سروری قادری دی شان اے سلطان نجیب دلبر جانی

Marfat.com

3۔ حقیقتِ محمدیہ

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے اس شاہکار تصنیف میں محبوبِ خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی باطنی حیات اور حقیقت کے ان پہلوؤں سے نقاب کشائی کی ہے جن پر اب تک کوئی اتنی جامع تحریر موجود نہیں ہے۔ اگرچہ صوفیا کرام نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی باطنی حقیقت کے متعلق اپنی تصانیف میں اشارۃً ذکر کیا ہے لیکن اسے وضاحت کے ساتھ اور آسان زبان میں پہلی بار سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے اپنی اس کتاب میں بیان فرمایا ہے۔ جب تک آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی باطنی حقیقت یعنی حقیقتِ محمدیہ سے آگاہی حاصل نہ ہو، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان اور اللہ کے ہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مقام سے صحیح طور پر آشنا نہیں ہوا جا سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ اس باکمال تصنیف میں حقیقتِ محمدیہ کے بیان کے بعد جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات مبارکہ کے دیگر پہلوؤں کو بیان کیا گیا ہے تو بہت اعلیٰ طریقہ سے حقیقتِ محمدیہ واضح ہو جاتی ہے۔ بارِ اوّل جنوری 2013ء میں اور بارِ دوم نومبر 2016ء میں شائع ہوا۔

"The Mohammadan Reality" کے نام سے اس تصنیف کا انگریزی ترجمہ بھی نومبر 2016ء میں شائع کیا گیا۔

4۔ حقیقتِ عید میلاد النبی

اس کتاب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت کی خوشی منانے کی عظمت اور حقیقت کو بیان کیا گیا ہے اور ثابت کیا گیا ہے کہ عید میلاد النبی کوئی نئی روایت نہیں ہے بلکہ قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کا شعار ہے۔ اس کتاب کا بارِ اوّل جنوری 2013ء میں شائع ہوا۔

5۔ خلفائے راشدین

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے پانچوں خلفائے

Marfat.com

راشدین کی حیاتِ مبارکہ، اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہاں ان کے مقام اور شان، اسلام کے لیے ان کی جدوجہد اور کاوش پر ایک مفصل اور جامع کتاب تصنیف فرمائی ہے جو ان تمام پہلوؤں کا مکمل جائزہ انتہائی خوبصورتی سے پیش کرتی ہے۔ خصوصاً خلیفہ پنجم حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہٗ کے متعلق ایسی جامع تحریر اب سے پہلے نہیں لکھی گئی۔ طالبانِ حق کے لیے ایک نایاب کتاب ہے تاکہ وہ اس سے رہنمائی حاصل کر کے ان کے راستہ پر چل سکیں۔ اس کتاب کا بارِ اوّل جنوری 2013ء میں شائع ہوا۔

6۔ فضائل اہلِ بیت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے اپنی اس تصنیفِ لطیف میں طالبانِ حق اور متلاشیانِ صراط مستقیم کے لیے فضائل اہلِ بیت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو قرآن و حدیث کی روشنی میں بڑی صراحت کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ اس کتاب سے ہر مسلک اور شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے اہلِ شعور حضرات کے دل ہر قسم کے بغض وعناد اور فتنہ وفساد سے پاک وصاف ہو کر عشق ومحبت اہلِ بیت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے گداز ہو جاتے ہیں اور مومن کا راہِ معرفت اور وصالِ حق تعالیٰ کا سفر آسان اور ممکن ہو جاتا ہے۔ کتاب کا بارِ اوّل جنوری 2013ء میں شائع ہوا۔

7۔ حیات وتعلیمات سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ

یوں تو سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ کی حیات وتعلیمات پر لاکھوں کتب شائع ہو چکی ہیں لیکن ''حیات وتعلیمات سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ'' ایک منفرد کتاب ہے جس میں آپ رضی اللہ عنہٗ کی کامل مکمل سوانحِ حیات کے ساتھ ساتھ آپ کی تصانیف مبارکہ میں موجود فقر کی تعلیمات کو فقر کی منازل اور مقامات کے مطابق ترتیب دیا گیا ہے اور یوں آپؓ کی

Marfat.com

تعلیماتِ فقر کو سمجھنا آسان ہو گیا ہے۔ راہِ فقر کے راہی کے لیے ایک انمول تحفہ ہے۔ بارِ اوّل جنوری 2013ء میں شائع ہوا۔

8۔ سلطان باھُوؒ

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی مکمل سوانحِ حیات اور تعلیمات پر مبنی منفرد اُردو کتاب ہے۔ بارِ اوّل مارچ 2016ء میں شائع ہوا جس کے ساتھ ہی اس کتاب کا انگریزی ترجمہ "Sultan Bahoo" کے نام سے بھی شائع کیا گیا۔

9۔ سوانحِ حیات سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانیؒ

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کے وارثِ فقر اور آپ رحمتہ اللہ علیہ کے بعد سلسلہ سروری قادری کے شیخ سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی حیاتِ مبارکہ پر اوّلین تصنیف ہے۔ بارِ اوّل اگست 2012ء میں شائع ہوا۔ اس کا انگریزی ترجمہ زیرِ تکمیل ہے۔

10۔ سلطان الفقر (ششم) حضرت سخی سلطان محمد اصغر علیؒ حیات و تعلیمات

کتابِ ہذا آپ رحمتہ اللہ علیہ کی حیات و تعلیمات، کرامات، مقام و مرتبہ، سلسلہ فقر، عادات و اطوار، نشست و برخاست، محافل، نعمت فقر کی تعلیم و ترویج کے لیے آپ رحمتہ اللہ علیہ کی تبلیغی و اشاعتی کاوشوں، معمولات و مشاغل، ازواج و اولاد، خلفائے اکبر و اصغر اور آپ رحمتہ اللہ علیہ کی طرف سے کیے گئے فیصلوں و اقدامات کی حکمتوں جیسے موضوعات کا مکمل اور جامع احاطہ کرتی ہے۔

بارِ اوّل ستمبر 2016 میں شائع ہوا جس کے ساتھ ہی کتاب کا انگریزی ترجمہ "Sultan-ul-Faqr VI Sultan Mohammad Asghar Ali-Life

Marfat.com

"and Teachings کے نام سے شائع کیا گیا۔

11۔ کلام مشائخ سروری قادری

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ سے لے کر سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کے عارفانہ کلام پر مشتمل اس کتاب میں ابیاتِ باھُوؒ، کلام پیر محمد عبدالغفور شاہ رحمۃ اللہ علیہ کلام حضرت سخی سلطان سیّد محمد بہادر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ ' کلام سلطان الاولیا حضرت سخی سلطان محمد عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ اور کلام سلطان الفقر (ششم) حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ شامل ہے۔ یہ کتاب سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی مکتبہ العارفین 4/A۔ ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن لاہور کے زیراہتمام اپریل 2004 میں شائع شدہ کتاب ''گلدستہ ابیات ومناجات شہباز عارفاں سلطان الاولیا حضرت سخی سلطان سیّد محمد بہادر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ ' کی جدید شکل ہے۔ بارِاوّل دسمبر 2014ء میں شائع ہوا۔

12۔ ابیاتِ باھُوؒ کامل

ابیاتِ باھُوؒ کامل سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کے تمام تر پنجابی ابیات کا آسان ترجمہ وشرح ہے۔ اس کتاب میں نہ صرف تحقیق سے ابیاتِ باھُو رحمۃ اللہ علیہ کو درست کیا گیا ہے بلکہ مشکل الفاظ کے معانی بھی دیئے گئے ہیں۔ بارِاوّل دسمبر 2015ء میں شائع ہوا۔

13۔ فقرِ اقبال

اقبالیات کی تاریخ میں پہلی مرتبہ مرشد کامل اکمل جامع نور الہدیٰ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے کلامِ اقبالؒ کے اصل معنوی وروحانی پہلو کو اجاگر کیا ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس نے نہایت عرق ریزی سے اقبالؒ کے اردو اور فارسی کلام کو مختلف موضوعات کے تحت اکٹھا کیا اور اس کے معنی وشرح کے ذریعے اقبالؒ کے کلام کی اصل روح کو

Marfat.com

قارئین تک پہنچانے کا اہتمام کیا۔ زیرِ نظر کتاب نہ صرف اقبالؒ کے شائقین کے لیے ایک نادر و نایاب تحفہ ہے جو انہیں کلامِ اقبالؒ کی حقیقت کو سمجھنے میں مدد دے گی بلکہ طالبانِ مولیٰ اور راہِ فقر کے سالکین کے لیے بھی ہر مقام و منزل پر رہنما ثابت ہوگی۔ بارِ اوّل مارچ 2014ء میں اور بارِ دوم نومبر 2016ء میں شائع ہوا۔

14۔ رسالہ روحی شریف

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور زمانہ فارسی تصنیف ہے۔ اس کتاب کا اُردو ترجمہ اور شرح طلب اصطلاحات کی وضاحت کی گئی ہے۔ کتاب کا بارِ اوّل اگست 2012ء میں شائع ہوا۔

15۔ مرشد کامل اکمل

یہ کتاب ابتدائی طور پر ایک رسالہ کی صورت میں ان طالبانِ حق کے لیے ترتیب دی گئی جو مرشد کامل اکمل کی تلاش میں ہیں۔ بارِ اوّل ستمبر 2005 میں، بارِ دوم اپریل 2006 میں ترمیم اور اضافہ کے ساتھ اور بارِ سوم دسمبر 2007 میں سلسلہ سروری قادری 20 ہدایت اللہ بلاک مصطفیٰ ٹاؤن لاہور کے زیرِ اہتمام شائع کیا گیا۔ بار چہارم ستمبر 2008 میں اور بارِ پنجم ستمبر 2009 میں سلطان الفقر پبلیکیشنز لاہور کے زیرِ اہتمام شائع ہوا۔ جون 2016ء میں یہ رسالہ اضافہ اور ترمیم کے ساتھ پہلی بار مجلد کتاب کی صورت میں آئی ایس بی این (ISBN) کے ساتھ بارِ اوّل کے طور پر شائع ہوا۔ "The Perfect Spiritual Guide" کے نام سے اس کتاب کا انگریزی ترجمہ اکتوبر 2016ء میں شائع کیا گیا۔

16۔ حقیقت اسمِ اَللّٰہُ ذات

یہ کتاب بھی ابتدائی طور پر ایک رسالہ کی صورت میں شائع ہوئی جس میں اسمِ اَللّٰہُ ذات

Marfat.com

کی حقیقت کو واضح، آسان اور عام فہم انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ بار اوّل فروری 2002، بار دوم اپریل 2003، بار سوم اگست 2003 اور بار چہارم اگست 2004 میں مکتبہ العارفین 4/A۔ ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن لاہور کے زیر اہتمام شائع ہوا۔ جب سلطان العاشقین خادم سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے مسندِ تلقین وارشاد سنبھال کر دعوتِ فقر کا آغاز فرمایا تو ''حقیقت اسم اَللّٰہُ ذات'' کا بارِ پنجم جولائی 2005 میں سلسلہ سروری قادری 20۔ ہدایت اللہ بلاک مصطفیٰ ٹاؤن لاہور سے شائع کیا گیا۔ مئی 2006 میں بارِ ششم اسی ادارہ کے زیر اہتمام ترمیم اور اضافہ کے ساتھ شائع ہوا۔ اس کے بعد سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے سلطان الفقر پبلیکیشنز (رجسٹرڈ) کی بنیاد رکھی تو بارِ ہفتم ستمبر 2008 اور بارِ ہشتم ستمبر 2009 میں سلطان الفقر پبلیکیشنز (رجسٹرڈ) 4/A۔ ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن لاہور کے زیر اہتمام شائع ہوا۔ جون 2016ء میں یہ رسالہ اضافہ اور ترمیم کے ساتھ پہلی بار مجلد کتاب کی صورت میں آئی ایس بی این (ISBN) کے ساتھ بارِ اوّل کے طور پر شائع ہوا۔ نومبر 2016ء میں اس کتاب کا انگریزی ترجمہ "The Divine Reality of Ism-e-Allah Zaat" کے نام سے شائع کیا جا چکا ہے۔

17۔ حقیقتِ نماز

نماز کی فرضیت کا مقصد اور اسکی حقیقت پر مختصر مگر جامع کتاب ہے۔ کتاب کا بارِ اوّل نومبر 2014 میں اور بارِ دوم جولائی 2016 میں شائع ہوا۔ اس کتاب کا انگریزی ترجمہ "The Spiritual Reality of Prayer (Salat)" کے نام سے اگست 2016ء میں شائع کیا جا چکا ہے۔

18۔ حقیقتِ روزہ

اس کتاب میں روزہ کی فرضیت کے مقصد اور حقیقت کو بیان کیا گیا ہے۔ اس کتاب کا

Marfat.com

بارِاوّل مئی 2015 میں شائع ہوا۔ کتاب کا انگریزی ترجمہ "The Spiritual Reality of Saum (Fast)" کے نام سے نومبر 2016ء میں شائع ہوا۔

19۔ حقیقتِ حج

حج کی فرضیت کو شریعت اور طریقت کے مطابق بیان کیا گیا ہے۔ اس کتاب کا بارِاوّل مئی 2015 میں شائع ہوا۔ نومبر 2016 میں اس کتاب کا انگریزی ترجمہ "The Spiritual Reality of Hajj" کے نام سے شائع کیا گیا۔

20۔ حقیقتِ زکوٰۃ

اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے کے فضائل اور صدقہ وزکوٰۃ کی حقیقت اور مصارف اس جامع کتاب میں بیان کیے گئے ہیں۔ کتاب کا بارِاوّل دسمبر 2015 میں شائع ہوا۔ اس کتاب کا انگلش ترجمہ "The Spiritual Reality of Zakat" کے نام سے جنوری 2016ء میں شائع کیا گیا۔

21۔ سیّدالشہد احضرت امام حسینؓ اور یزیدیت

حضرت امام حسینؓ اور آپ کے اہلِ بیتؓ پر ہونے والے مظالم اور یزید کے سیاہ کارنامے اور موجودہ دور کے یزیدی نظریات پر بحث کو اس کتاب میں شامل کیا گیا ہے۔ بارِاوّل نومبر 2013 میں اور بارِ دوم اگست 2016ء میں شائع ہوا۔ "Imam Hussain and Yazid" کے نام سے کتاب کا انگریزی ترجمہ جنوری 2016ء میں شائع کیا گیا۔

22۔ نفس کے ناسور

نفس کی بیماریوں اور ان کے علاج کو اس کتاب میں بیان کیا گیا ہے۔ مئی 2015 میں بارِاوّل شائع ہوا اور "Purification of Innerself in Sufism" کے نام سے

Marfat.com

انگریزی ترجمہ نومبر 2016ء میں شائع کیا گیا۔

23۔ تزکیۂ نفس کا نبویؐ طریق

طالبِ مولیٰ کے تزکیۂ نفس اور باطنی تربیت کے لیے فقرا کا اختیار کردہ نبویؐ طریق اس کتاب میں بیان کیا گیا ہے۔ مئی 2015 میں اس کا بارِ اوّل شائع کیا گیا اور کتاب کا انگریزی ترجمہ "The Prophetic Way of Purgation of InnerSelf" کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔

زیرِ نگرانی شائع ہونے والی کتب

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی زیرِ نگرانی مندرجہ ذیل کتب کے اُردو تراجم شائع کیے گئے:

1) مرآۃ العارفین۔ تصنیف مبارکہ سیّد الشہدا حضرت امام حسینؓ۔ ترجمہ و شرح محترمہ عنبرین مغیث سروری قادری صاحبہ
2) سرّ الاسرار۔ تصنیف مبارکہ سیّدنا غوث الاعظمؓ۔ ترجمہ احسن علی سروری قادری
3) سلطان الوھم۔ تصنیف مبارکہ حضرت سلطان باھُوؒ، ترجمہ حافظ حماد الرحمٰن سروری قادری
4) کشف الاسرار۔ ایضاً
5) گنج الاسرار۔ ایضاً
6) شمس العارفین۔ ایضاً
7) عین الفقر۔ ایضاً
8) محکم الفقرا۔ تصنیف مبارکہ حضرت سلطان باھُوؒ۔ ترجمہ احسن علی سروری قادری

Marfat.com

سلطان العاشقین

حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن

مدظلہ الاقدس

Marfat.com

عرش والوں کے گھر چراغاں ہے سارے عالم پہ نور چھایا ہے
بن کے آفتابِ فقر دنیا میں میرا سلطان نجیب آیا ہے

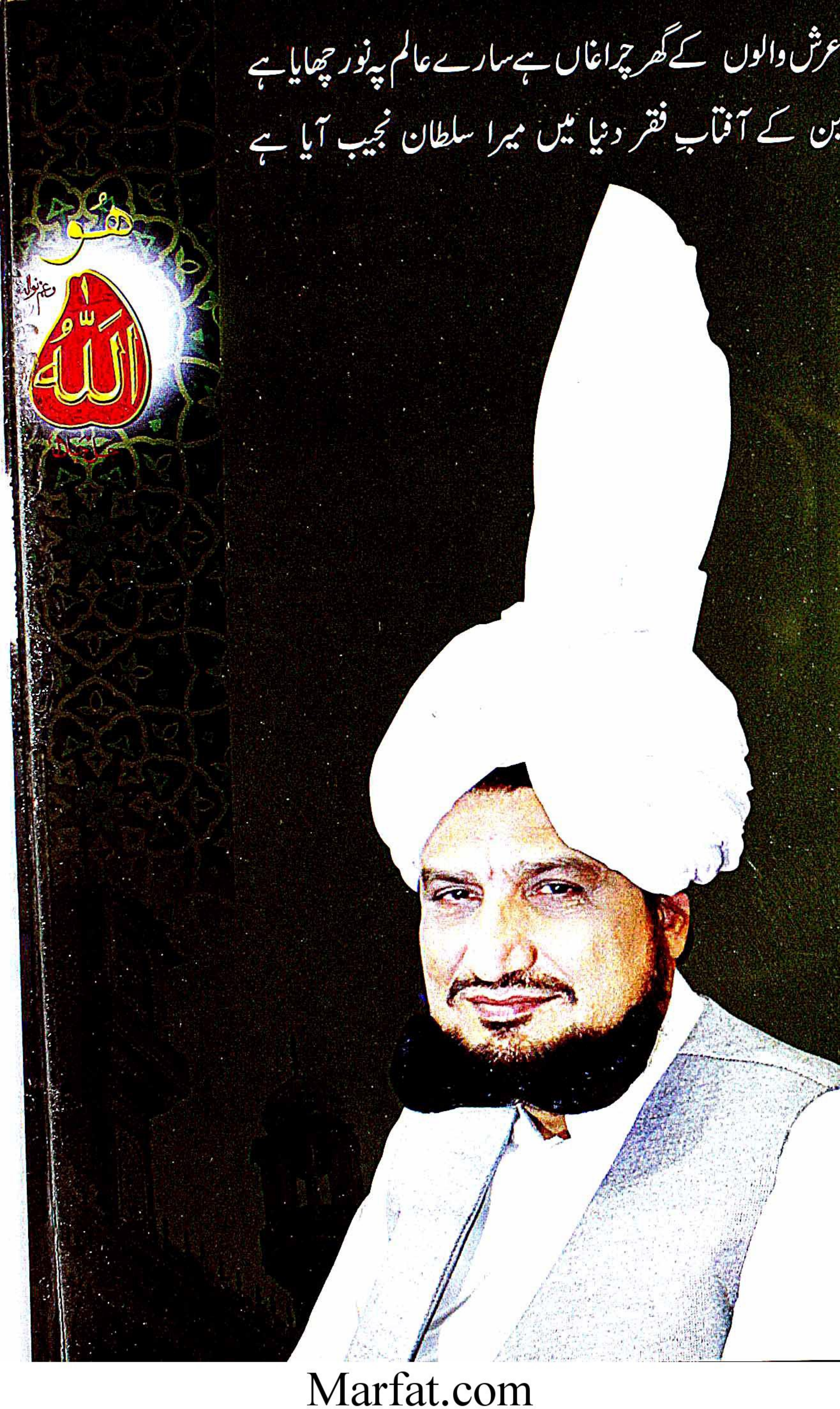

Marfat.com

9) امیر الکونین۔ایضاً

10) قربِ دیدار۔تصنیف مبارکہ حضرت سلطان باھُوؒ۔ترجمہ محترمہ فاطمہ عرفان سروری قادری صاحبہ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی زیرِ نگرانی حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی مندرجہ ذیل کتب کے انگریزی تراجم شائع کیے گئے:

1) **Risala Roohi Sharif,** English Translation and Exegesis by Mrs. Ambreen Moghees Sarwari Qadri

2) **Ganj-ul-Asrar** // //

3) **Kashf-ul-Asrar** // //

4) **Shams-ul-Arifeen** // //

5) **Sultan-ul-Waham** // //

6) **Ain-ul-Faqr** // //

7) **Ameer-ul-Kaunain** // //

Marfat.com

باب 10

سلطان التارکین

حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

اور

شبیہِ غوث الاعظم سلطان العاشقین

حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس

کا روحانی تعلق

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس تمام روحانی سلاسل کے سردار سلسلہ سروری قادری کے موجودہ شیخِ کامل ہیں۔

سلسلہ سروری قادری وہ روحانی سلسلہ ہے جس کی ابتدا سرورِ کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ہوئی اور جس میں انہوں نے اپنا فخر اور ورثہ فقر منتقل فرمایا جس کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان مبارک ہے:

- اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ۔

ترجمہ: فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے۔

- اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ فَافْتَخِرُّ بِہٖ عَلٰی سَائِرِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ ○

ترجمہ: فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے اور فقر ہی کی بدولت مجھے تمام انبیاء و مرسلین پر فضیلت حاصل ہے۔

- اَلْفَقْرُ کَنْزٌ مِنْ کُنُوْزِ اللّٰہِ تَعَالٰی۔

Marfat.com

ترجمہ: فقر اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔

سلسلہ سروری قادری کو فقر کی بدولت ہی دیگر تمام سلاسل پر برتری حاصل ہے اور تا قیامت فقر کا یہ خزانہ اسی سلسلہ میں رہے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فقر کی یہ امانت اور ورثہ بابِ فقر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو منتقل فرمایا جن سے یہ سلسلہ سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ تک اس ترتیب سے پہنچا:

1۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
2۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ
3۔ حضرت امام خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ
4۔ حضرت شیخ حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ
5۔ حضرت شیخ داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ
6۔ حضرت شیخ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ
7۔ حضرت شیخ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ
8۔ حضرت شیخ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ
9۔ حضرت شیخ جعفر ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ
10۔ حضرت شیخ عبدالعزیز بن حرث بن اسد تمیمی رحمۃ اللہ علیہ
11۔ حضرت شیخ ابوالفضل عبدالواحد تمیمی رحمۃ اللہ علیہ
12۔ حضرت شیخ محمد یوسف ابوالفرح طرطوسی رحمۃ اللہ علیہ
13۔ حضرت شیخ ابوالحسن علی بن محمد قرشی ہنکاری رحمۃ اللہ علیہ
14۔ حضرت شیخ ابوسعید مبارک مخزومی رحمۃ اللہ علیہ
15۔ غوث الاعظم سیّدنا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ
16۔ حضرت شیخ تاج الدین ابوبکر سیّد عبدالرزاق جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

17۔ حضرت شیخ سیّد عبدالجبار جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

18۔ حضرت شیخ سیّد محمد صادق یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ

19۔ حضرت شیخ سیّد نجم الدین برہان پوری رحمۃ اللہ علیہ

20۔ حضرت شیخ سیّد عبدالفتاح رحمۃ اللہ علیہ

21۔ حضرت شیخ سیّد عبدالستار رحمۃ اللہ علیہ

22۔ حضرت شیخ سیّد عبدالبقاء رحمۃ اللہ علیہ

23۔ حضرت شیخ سیّد عبدالجلیل رحمۃ اللہ علیہ

24۔ حضرت شیخ سیّد عبدالرحمٰن جیلانی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

25۔ سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ تک تو سلسلہ سروری قادری مصدقہ اور غیر متنازعہ ہے، ہر سلسلہ میں اس کو درست و صحیح مانا جاتا ہے۔ لیکن حضرت سلطان باھُوؒ کے بعد اس سلسلہ کی بہت سی متنازعہ شاخیں بن گئیں۔ حضرت سلطان باھُوؒ کی اولاد کے علاوہ دیگر دعویداروں نے بھی اس سلسلے کو خود سے منسوب کر کے اسے نئے نئے رخ دے دیئے اور خود کو حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کی امانتِ فقر کا وارث قرار دے دیا حالانکہ حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ خود اپنی کتب میں واضح طور پر فرماتے ہیں کہ انہیں حیاتِ ظاہر میں ایک بھی ایسا لائق طالب نہ ملا جسے وہ امانتِ فقر منتقل کر سکتے۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

❁ سالہا سال سے میں طالبانِ مولیٰ کی تلاش میں ہوں لیکن ابھی تک مجھے وسیع حوصلے اور ہمت والا لائقِ تلقین طالبِ صادق نہیں ملا جسے معرفت و توحیدِ الٰہی کے ظاہری و باطنی خزانوں کی نعمت اور دولت (ورثہ فقر، امانتِ الٰہیہ) کا نصاب بے حساب عطا کر کے تبرکاتِ الٰہی کی زکوٰۃ کے فرض سے سبکدوش ہو کر اللہ تعالیٰ کے حق سے اپنی گردن چھڑا لوں۔ (نور الہدیٰ کلاں)

Marfat.com

در طلب طالب بہ طلبم سالہا
کس نہ یابم طالبے لائق لقا

ترجمہ: میں سالہا سال سے ایسے طالب کو تلاش کر رہا ہوں جو لقائے الٰہی کے لائق ہو لیکن افسوس مجھے ایسا طالب نہیں ملا۔ (نور الہدیٰ کلاں)

دِل دا محرم کوئی نہ ملیا، جو ملیا سو غرضی ھُو

اسی طرز کے بہت سے اقوال حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کی تمام کتب میں ملتے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ امانتِ فقر منتقل کیے بغیر ہی اس دنیا سے تشریف لے گئے۔ لہٰذا وہ تمام لوگ جو حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کے بعد سلسلہ سروری قادری کو خود سے منسوب کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں، جھوٹے اور کذاب ہیں کیونکہ سلسلہ قادری کا طالب و مرشد کبھی دعویٰ نہیں کرتے نہ ہی خود نمائی کرتے ہوئے دنیا کو اپنے مقام و مرتبہ کے بارے میں بتاتے ہیں۔ اسی بات کا فائدہ اٹھاتے ہوئے جھوٹے دعویداروں نے میدان کو خالی سمجھا اور خود کو سلسلہ سروری قادری کا وارث قرار دینے لگے۔ ظاہر پرست دنیا کے سامنے ظاہری جعلی سلسلہ سروری قادری رہا لیکن حقیقی سلسلہ سروری قادری پس پردہ اپنی پوری آن بان سے جاری و ساری رہا البتہ اس تک رسائی صرف سچے اور چنے ہوئے طالبانِ مولیٰ کی رہی۔ انہی محدود طالبانِ مولیٰ کے علم میں یہ حقیقت بھی رہی کہ حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ نے امانتِ فقر اپنے وصال کے تقریباً 139 سال بعد سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے سپرد فرمائی جیسا کہ سلسلہ سروری قادری کے ستائیسویں شیخِ کامل اور حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے محرم راز اور روحانی وارث سلطان الصابرین حضرت سخی سلطان پیر محمد عبدالغفور شاہ رحمۃ اللہ علیہ پیر عبداللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں لکھی گئی منقبت میں فرماتے ہیں:

اللہ محمدؐ پیر نوازیا، یا غوثِ اعظم جیلانیؓ
واہ حضرت سلطان باھُوؒ، تینوں کیتی مہربانی

Marfat.com

پیر عبد اللہ شاہ معظم آل رسولؐ نشانی

ایک اور منقبت میں آپ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

نور اللہ کر آیا تجلّی جوڑ شکل شاھانی

پیر عبد اللہ شاہؒ گل کھڑیا، باغوں شاہِ جیلانیؒ

اس طویل منقبت کے علاوہ بھی سلطان الصابرین حضرت سخی سلطان پیر محمد عبد الغفور شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے جتنی بھی منقبتیں پیر عبداللہ شاہؒ کی شان میں لکھیں ان سب سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ ہی سلسلہ سروری قادری کے حقیقی شیخ اور سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کے روحانی ورثہ اور امانتِ الٰہیہ کے وارث ہیں۔ سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی اولاد پاک ہیں اور سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کے مرشد حضرت شیخ سیّد عبد الرحمٰن جیلانی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے پڑپوتے بھی ہیں۔ حقیقی سلسلہ سروری قادری کے خاص طالبانِ مولیٰ سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ سے سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو امانتِ فقر منتقل ہونے کے روحانی واقعہ سے بھی بخوبی واقف ہیں جس کا ذکر آئندہ صفحات میں آئے گا۔ یہ واقعہ نسل در نسل طالبانِ مولیٰ میں منتقل ہوتا آیا ہے اور اسی طرح وہ تمام منقبتیں بھی سلسلہ سروری قادری کے حلقہ میں پڑھی جاتی رہی ہیں جن سے حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبد اللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کے وارث ہونے کے واضح ثبوت ملتے ہیں البتہ انہیں ایک جگہ جمع کر کے شائع کروانے کا سہرا سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے مقدس سر پر ہے۔

سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبد اللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے وراثتِ فقر سلطان الصابرین حضرت سخی سلطان پیر محمد عبد الغفور شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو منتقل ہوئی اور انہوں نے اس امانت کو اپنے طالبِ کامل اور محبوبِ خاص شہبازِ عارفاں حضرت سخی سلطان پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے حوالہ

Marfat.com

کیا۔ حضرت سخی سلطان پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ سے امانتِ فقر ملنے کا تذکرہ ایک طویل منقبت میں ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں:

حمد الٰہی ہر دم ہووے شامل جاودانی
لا محدود درود نبیؐ نوں ہر ویلے ورد زبانی
آلؑ اصحابؓ رسولؐ اللہ تے ہے رحمت رحمانی
حضرت پیر پیارا رب دا مظہر فیض ربانی
منور سارا عالم نوروں شمس صحیح فیضانی
سلطان الفقر فیاض دو عالم ہو محبوب سبحانیؒ
علمِ جمال اعلیٰ فرمایوس فیض باھُو سلطانیؒ
تریاق مزار حضور انور دا زہر ونجے نفسانی
حمد الٰہی ہووے ہر دم شامل جاودانی
سلطان سخی عبداللہ شاہؒ دی واہ واہ فیض رسانی[1]

اس منقبت کا یہ مصرعہ:

تریاق مزار حضور انور دا زہر ونجے نفسانی

یعنی ''سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار انور سے حاصل ہونے والا فیض تریاق بن کر نفس کے زہر کو ختم کر دیتا ہے'' اس حقیقت کا غماز ہے کہ شہبازِ عارفاں حضرت سخی سلطان پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ بھی سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ انور پر حاضری دیتے اور ان سے فیض حاصل کرتے

---

[1] یہ تمام منقبتیں شبیہ غوث الاعظم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی تحقیقی کتاب ''کلام مشائخ سروری قادری'' میں شائع ہو چکی ہیں۔

Marfat.com

رہے۔ حضرت سخی سلطان پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے امانتِ فقر سلطان الاولیا حضرت سخی سلطان محمد عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کو منتقل ہوئی جن کا سلسلہ نسب سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ سے آٹھویں پشت پر جاملتا ہے۔ سلطان الاولیا حضرت سخی سلطان محمد عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ ہی وہ مبارک ہستی ہیں جن کی صورت میں امانتِ فقر ایک بار پھر سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان میں لوٹ آئی تا کہ وہ سلطان الفقر پنجم سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کا خزانۂ فقر سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کے سپرد کریں جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند بھی ہیں اور روحانی وارث بھی۔ چنانچہ سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ سے سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ تک امانتِ فقر سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، سلطان الصابرین حضرت سخی سلطان پیر محمد عبدالغفور شاہ رحمۃ اللہ علیہ، شہبازِ عارفاں حضرت سخی سلطان پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ کاظمی المشہدی رحمۃ اللہ علیہ اور سلطان الاولیا حضرت سخی سلطان محمد عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے ہوتی ہوئی پہنچی۔ یہ تمام سروری قادری مشائخ طالبانِ مولیٰ کو بیعت کرتے وقت جو سلسلہ عالیہ پڑھتے رہے ہیں اس میں سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کے بعد سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا نام مبارک آتا ہے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ہی سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کے حقیقی وارثِ فقر ہیں۔ سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ سروری قادری کی صحیح ترتیب کے متعلق فرمان مبارکہ ہے:

❁ سلسلہ سروری قادری ہی حقیقی قادری سلسلہ ہے جس میں اب تک پیر دستگیر سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہٗ کا فیض جاری ہے اور چونکہ سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہٗ قدمِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ہیں اس لیے سلسلہ سروری قادری بھی قدمِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر اور اسی طریق پر ہے۔ اسی لیے جب سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ کو امانتِ فقر کے لیے کوئی

Marfat.com

محرمِ راز نہ ملا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو منتخب کر کے بھجوایا۔ جب سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو کوئی محرمِ راز نہ ملا تو پیر عبدالغفور شاہ رحمتہ اللہ علیہ کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے منتخب کر کے ان کے پاس بھیجا۔ پیر عبدالغفور شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے محرمِ راز پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام، پیرانِ پیر سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہٗ اور خصوصاً سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کے منتخب شدہ تھے۔ اسی طرح میرے حضور (سلطان عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ) کی ولایت ازلی انتخاب تھا اور آپ رحمتہ اللہ علیہ کو سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ نے خود مزار مبارک سے نکل کر پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے دستِ مبارک پر بیعت کروایا۔ اس لیے جوان حقیقی سروری قادری مشائخ اور سلسلہ سروری قادری کا منکر ہے وہ مردار دنیا کا طالب ہے اور مردار دنیا ہی اس کی پناہ گاہ ہے اللہ تعالیٰ نہیں۔ (مجتبیٰ آخر زمانی' سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علیؒ حیات وتعلیمات)

سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے جب مسندِ تلقین وارشاد سنبھالی تو طالبانِ مولیٰ کی اللہ تک رہنمائی کے ساتھ ساتھ انہیں مجلسِ محمدی سے یہ ذمہ داری بھی سونپی گئی کہ سلسلہ سروری قادری کی صحیح ترتیب سے دنیا بھر کو آگاہ کیا جائے تا کہ جھوٹے مدعیان کا قلع قمع ہو سکے اور سچے طالبانِ مولیٰ اپنے حقیقی بزرگان اور امانتِ الٰہیہ وفقر کے ورثا کو جان سکیں جو ان کے لیے فیض کا منبع اور سرچشمہ ہیں۔ اس سلسلے میں سب سے پہلے یہ ضروری تھا کہ دنیا کو سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کے حقیقی وارث یعنی سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں آگاہ کیا جائے کیونکہ سلسلہ سروری قادری کی ترتیب سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کے بعد سے ہی مسخ کی گئی ہے۔ اس ذمہ داری کو احسن ترین طریقے سے نبھاتے ہوئے آپ مدظلہ الاقدس نے سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے بعد آنے والے تمام سروری قادری مشائخ کی سوانحِ حیات، تعلیمات، کرامات، کلام، القاب وغیرہ

Marfat.com

پر خوب تحقیق فرمائی اور سات سال کی عرق ریزی اور شدید محنت کے بعد اس تحقیق کو اپنی مبارک تصنیف ''مجتبیٰ آخر زمانی'' کی صورت میں جنوری 2013ء میں شائع کروایا۔ سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے بعد آنے والے تمام مشائخ کے متعلق جو تحقیقی معلومات مجتبیٰ آخر زمانی میں موجود ہیں وہ کسی اور کتاب میں موجود نہیں اور نہ ہی ان کی صداقت کو کسی طرح بھی چیلنج کیا جا سکتا ہے کیونکہ تمام حقائق کے ساتھ ساتھ ان ذرائع کے حوالہ جات بھی موجود ہیں جہاں سے انہیں حاصل کیا گیا۔ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے صرف مجتبیٰ آخر زمانی کے اُردو ایڈیشن پر ہی اکتفا نہ کیا بلکہ دنیا بھر کو سلسلہ سروری قادری کی صحیح ترتیب اور مشائخ سروری قادری کی روشن حیات سے روشناس کروانے کے لیے اس اہم تاریخی و روحانی کتاب کا انگریزی میں بھی ترجمہ کروایا۔ چنانچہ دسمبر 2015ء میں مجتبیٰ آخر زمانی کا انگریزی ترجمہ The Spiritual Guides of Sarwari Qadri Order کے نام سے شائع ہوا۔ مزید برآں دنیا بھر کو سلسلہ سروری قادری کی حقیقت، شان، اہمیت اور صحیح ترتیب سے آگاہ کرنے کے لیے آپ مدظلہ الاقدس نے سوشل میڈیا (Social Media) اور ملٹی میڈیا (Multimedia) کے ذرائع سے بھی بھرپور استفادہ کیا اور ویب سائٹس، تقاریر و بیانات اور منقبتوں کی آڈیو اور ویڈیو کے ذریعے اسے عام کیا۔

روحانی سلاسل کی تاریخ میں آپ مدظلہ الاقدس کی یہ ایک انتہائی قابلِ قدر خدمت ہے کیونکہ ایک سلسلہ کا مسخ ہو جانا اس سلسلے کے پیروکاروں کے لیے بہت نقصان دہ ہوتا ہے، وہ اس سلسلے کے حقیقی اور کامل مشائخ کو نہ پہچاننے کے باعث ان سے دور ہو جاتے ہیں۔ نہ صرف یہ کہ وہ ان کے فیض سے محروم رہتے ہیں بلکہ جعلی پیروں کے ہتھے چڑھ کر گمراہ ہو جاتے ہیں۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

- جن لوگوں کا واسطہ تصوف کے بُرے لوگوں سے پڑتا ہے وہ تصوف کے اچھے لوگوں سے بھی دور ہو جاتے ہیں۔

Marfat.com

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے جس وقت تلقین و ارشاد کی مسند سنبھالی تو جعلی پیروں کے کردار کی وجہ سے امتِ مسلمہ اور خاص طور پر نوجوان اور تعلیم یافتہ طبقہ تصوف کی اچھی اور حقیقی شخصیات سے دور ہو کر خارجی و رافضی عقائد اختیار کر چکا تھا۔ آپ مدظلہ الاقدس نے نوجوان اور تعلیم یافتہ طبقہ کی اصلاح کے لیے فقر کے حقیقی مشائخ کو دنیا بھر میں ظاہر کرنے کا بیڑا اٹھایا۔ اس سلسلہ میں آپ مدظلہ الاقدس نے مجتبیٰ آخر زمانی کے علاوہ خصوصاً سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی حیات مبارکہ پر ایک علیحدہ کتاب[1] بھی شائع فرمائی تا کہ ان کے معتقدین ان کے متعلق ہر پہلو تفصیل سے جان سکیں۔ یہ اس لیے بھی ضروری تھا کہ سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ تمام عمر دنیا اور دنیا والوں سے دور رہے۔ ان کے مقام و مرتبہ سے نہ ان کی حیات میں ان کے مریدین کے علاوہ زیادہ لوگ واقف تھے نہ ہی ان کے بعد آنے والے لوگ ان کے بارے میں آگاہ ہو سکے کیونکہ ان کا مزار پاک بھی دنیا کی نظر سے اوجھل ہی رہا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کا لقب سلطان التارکین اسی لیے ہے کیونکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی حیات مبارکہ میں بھی دنیا کو ترک کیے رکھا اور وصال کے بعد بھی دنیا کی نگاہ سے اوجھل رہے۔ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی مبارک تصنیف ''مجتبیٰ آخر زمانی'' سے سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی سوانحِ حیات کے متعلق چند اقتباسات پیش کیے جا رہے ہیں تا کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے بارے میں اہم معلومات حاصل کی جا سکیں۔

ولادت و حسب نسب

سُلطان التَارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ 29 رمضان المبارک 1186ھ (24 دسمبر 1772ء) جمعۃ المبارک کی شب مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے اور نواب بہاول

---

[1] اس کا انگلش ترجمہ تکمیل کے مراحل میں ہے

Marfat.com

خان سوئم کے دور میں 29 رمضان المبارک 1241ھ (6 مئی 1826ء) بروز ہفتہ احمد پور شرقیہ بہاولپور تشریف لائے۔ آپ سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کے مرشد سیّد عبدالرحمٰن جیلانی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے پڑپوتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا شجرہ نسب غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے اس طرح ملتا ہے:

سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانیؒ بن سیّد عبدالرحیمؒ بن سیّد عبدالعزیزؒ بن سیّد عبدالرحمٰن جیلانی دہلویؒ بن سیّد عبدالقادر بن سیّد شرف الدین بن سیّد احمد بن سیّد علاؤ الدین ثانی بن سیّد شہاب الدین ثانی بن سیّد شرف الدین قاسم بن سیّد محی الدین یحییٰ بن سیّد بدرالدین حسین بن علاؤ الدین بن شمس الدین بن سیف الدین یحییٰ بن ظہیر الدین مسعود بن ابی نصر محمد بن ابو صالح نصر بن سیّدنا عبدالرزاق جیلانی رحمۃ اللہ علیہ بن غوث الاعظم سیّدنا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ سیّدہ مومنہ امام سیّد محمد تقی رضی اللہ عنہ کی اولاد پاک میں سے تھیں اس لیے آپ رحمۃ اللہ علیہ والدہ محترمہ کی طرف سے حسینی سیّد ہیں۔

نانا سیّد زکی الدین نے آپ رحمتہ اللہ علیہ کا نام اپنے والد کے نام پر عبداللہ رکھا۔ بچپن سے ہی نورِ حق پیشانی میں درخشاں تھا۔ جو بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھتا دیوانہ ہو جاتا۔

☆ عالمِ شباب تک پہنچتے پہنچتے آپ کے دل کی بے چینی اور بے سکونی اس حد تک بڑھ چکی تھی کہ دل زندگی سے مکمل اچاٹ ہو چکا تھا۔ جیسے ہی بے چینی اور بے سکونی بڑھتی فوراً عبادت اور تلاوتِ قرآن شروع کر دیتے تھے لیکن جیسے ہی فارغ ہوتے وہی حالت پھر طاری ہو جاتی۔ آہستہ آہستہ یہ دیوانگی بڑھتی جا رہی تھی، ایسا لگتا تھا کہ سکون دینے والی چیز کوئی اور ہی ہے جس کی تلاش میں آپ رحمۃ اللہ علیہ آگ برساتے سورج میں دیوانوں کی طرح دوڑتے پھرتے۔ پیدل مدینہ سے مکہ پہنچ جاتے' خانہ کعبہ میں معتکف ہو جاتے' دن رات دیوانہ وار طواف کرتے' خانہ کعبہ کی دیواروں کے ساتھ گریہ وزاری کرتے اور اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرتے۔ کبھی ہفتوں غارِ حرا اور کبھی غارِ ثور میں بھوکے پیاسے معتکف رہتے، گزارہ گھاس پھونس پر ہوتا۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی حالت زیادہ

Marfat.com

خراب ہوجاتی تو اللہ تعالیٰ مدد کے لیے کسی نہ کسی کو بھیج دیتا وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو کھانا کھلاتا اور پانی پلاتا۔ اسی حالت میں 9 سال گزر گئے۔ شعبان کے مہینہ میں ایک دن آپ رحمۃ اللہ علیہ جنت البقیع کے پاس کھڑے روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عالمِ عشق و دیوانگی میں دیکھ رہے تھے کہ پیچھے سے ایک شخص نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دائیں کندھے پر ہاتھ رکھا اور کہا ''کیسے ہو عبداللہ؟''

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حیرانی سے اس کی طرف دیکھا اور پوچھا ''تم کون ہو؟''

اس نے جواب دیا ''میں خضرؑ ہوں! راہ دکھاتا ہوں۔''

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''مجھے کیا راہ دکھاؤ گے؟''

حضرت خضر علیہ السلام نے جواب دیا ''اپنے نانا سے وراثت طلب کرو۔''

سیّد محمد عبداللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے حیرانی سے جواب دیا ''میرے نانا کا وصال ہو چکا ہے۔ میرے نانا اور والد کی وراثت میرے ماموں کے پاس ہے اور مجھے اس سے کوئی غرض نہیں ہے۔''

حضرت خضر علیہ السلام نے روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ''میں آپ کے نانا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن کی وراثتِ فقر کی بات کر رہا ہوں۔''

حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا ''جا کر نانا کے قدموں میں بیٹھ جاؤ اور جب تک وراثتِ فقر عطا نہ کریں مسجد نبوی سے باہر نہ نکلنا خواہ موت آ جائے۔'' یہ کہہ کر خضر علیہ السلام غائب ہو گئے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ چالیس سال کی عمر میں 27 شعبان 1226ھ (15 ستمبر 1811ء) اتوار کے دِن مسجد نبوی میں وراثتِ فقر کا سوال لے کر بیٹھ گئے اور مسجد نبوی کی خدمت شروع فرما دی۔ نہ تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کسی سے کوئی غرض رکھتے اور نہ سوال کرتے' چپ چاپ اپنے کام میں مگن وراثتِ فقر کی التجا کرتے رہتے۔ یہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بے قراری کو قرار بھی آ گیا اور دل کو سکون بھی مل گیا تھا۔ عرصہ چھ سال کی خدمت اور غلامی کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خواب میں دیدار کی نعمت عطا کی اور پوچھا! تو اس خدمت کے بدلے میں کیا چاہتا ہے؟ سیّد محمد عبداللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کی ''حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانتے ہیں کہ یہ غلام فقر چاہتا ہے۔'' اس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا

Marfat.com

''فقر کے لیے تجھے ہند سلطان العارفین سخی سلطان باھُو (رحمۃ اللہ علیہ) کے پاس جانا ہوگا۔''

جب سیّد محمد عبداللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ خواب سے بیدار ہوئے تو بہت حیران اور پریشان ہوئے کہ رشد و ہدایت کا منبع تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود ہیں پھر مجھے سخی سلطان باھُو (رحمۃ اللہ علیہ) کے پاس کیوں بھیجا جا رہا ہے؟ لہٰذا دوبارہ خدمت اور غلامی کا سلسلہ شروع فرما دیا۔ مزید چھ سال کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیدار سے مستفید فرمایا اور پھر پوچھا کہ اس خدمت کے بدلہ میں کیا چاہتے ہو؟ تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پھر عرض کیا'' حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جانتے ہیں کہ یہ غلام فقر چاہتا ہے۔'' حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ تجھے فقر سخی سلطان باھُو (رحمۃ اللہ علیہ) سے ہی ملے گا۔ اس مرتبہ سیّد محمد عبداللہ شاہؒ نے عرض کی'' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تو اُس علاقے کی زبان، رسم و رواج، رہن سہن اور کھانے پینے تک سے ناواقف ہوں۔'' حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ہم تجھے اپنے محبوب شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے سپرد کرتے ہیں، تمہاری تربیت کرنا اور وہاں تک پہنچانا اب اُن کی ذمہ داری ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ خواب سے بیدار ہوئے اور اپنے بارہ سالہ قیام کے بعد 23 رمضان المبارک 1238ھ (2 جون 1823ء) سوموار کے دِن مسجد نبوی سے باہر تشریف لائے۔

سفرِ حق

مسجد نبوی سے باہر آ کر 29 رمضان المبارک تک محنت مزدوری کر کے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کچھ رقم جمع کی اور ایک گھوڑا خریدا۔ 29 رمضان المبارک 1238ھ (8 جون 1823ء) بروز اتوار جب لوگ مدینہ شریف میں عید کی تیاریوں میں مصروف تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ گھوڑے پر سوار ہو کر بغداد شریف روانہ ہو گئے۔

28 شوال 1238ھ (7 جولائی 1823ء) بروز سوموار آپ رحمۃ اللہ علیہ غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھتے ہی غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے

Marfat.com

فرمایا کہ تو نہ صرف ہمارا حسبی نسبی بلکہ نوری حضوری فرزند بھی ہے اور پھر تقریباً دو سال تک پیرانِ پیر حضرت غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی ؓ نے سیّد محمد عبداللہ شاہ ؒ کی باطنی تربیت فرمائی اور پھر باطنی طور پر انہیں اپنے فرزند حضرت شیخ سیّد عبدالرزاق جیلانی ؒ کے سپرد کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ آپ کا فرزند ہے اور آگے پہنچانا اب آپ (ؒ) کی ذمہ داری ہے اور سیّد محمد عبداللہ شاہ ؒ سے فرمایا کہ سروری قادری سلسلہ کے ہر شیخ سے ترتیب سے ملتے ہوئے ہمارے محبوب حضرت سخی سلطان باھُو (ؒ) کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤ وہی تمہاری منزل ہے اور وہیں سے تمہیں فقر ملے گا اور امانتِ الٰہیہ منتقل ہوگی۔ چنانچہ سیّد محمد عبداللہ شاہ ؒ نے سیّد عبدالرزاق جیلانی ؒ سے باطنی فیض کے حصول کے بعد 11 جمادی الثانی 1240ھ (30 جنوری 1825ء) بروز اتوار کو اسی ترتیب سے سفر کا آغاز کیا۔

حضرت سیّد عبدالجبار ؒ، حضرت سیّد محمد صادق یحییٰ ؒ، حضرت سیّد نجم الدین برہان پوری ؒ، حضرت شیخ سیّد عبد الفتاح ؒ، حضرت شیخ سیّد عبدالستار ؒ، حضرت شیخ سیّد عبدالبقاء ؒ، حضرت شیخ سیّد عبدالجلیل ؒ اور اپنے جد حضرت شیخ سیّد عبدالرحمٰن دہلوی ؒ سے باطنی ملاقات اور فیض کے حصول کے بعد 12 ربیع الاول 1241ھ (24 اکتوبر 1825ء) سوموار کے دِن سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو ؒ کے مزارِ اقدس پر حاضر ہوئے اور دیکھا کہ آپ ؒ مزار سے باہر تشریف فرما ہیں اور انتظار میں ہیں۔ دیکھتے ہی فرمایا ''آیئے عبداللہ شاہ ہم تو آپ ہی کا انتظار کر رہے ہیں۔'' سلسلہ کے ہر شیخ سے ملاقات کے بعد سیّد محمد عبداللہ شاہ ؒ پر رازِ پنہاں ظاہر ہو چکا تھا۔ جب سیّد محمد عبداللہ شاہ ؒ نے سلطان العارفین ؒ کی صورت مبارک کا دیدار کیا اور جلوۂ حق دیکھا تو دیوانہ وار مجذوبیت میں سلطان العارفین ؒ کے گرد چکر لگانا شروع کر دیئے۔ اس پر سلطان العارفین ؒ نے آپ کو بیٹھنے کو کہا لیکن آپ بے خودی اور مستی میں چکر لگاتے رہے۔ آخر حضرت سخی سلطان باھُو ؒ نے ان کے دونوں گھٹنوں پر اپنے دستِ مبارک زور سے مارے جس سے سیّد محمد عبداللہ شاہ ؒ بیٹھ گئے۔ سلطان العارفین

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ کے ان دستِ مبارک کے نشانات ساری عمر نہ صرف ان کے گھٹنوں پر موجود رہے بلکہ ان کی اولاد کے گھٹنوں پر بھی۔ ان کی اولاد ہونے کا دعویٰ کرنے والوں کا دعویٰ پرکھنے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ اُن کے دونوں گھٹنوں پر سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ مبارک کے نشانات دیکھ لیے جائیں، گھٹنوں کے علاوہ کسی اور جگہ پر نہیں۔

منتقلی امانتِ الٰہیہ۔ امانتِ فقر

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ نے امانتِ فقر' امانتِ الٰہیہ سیّد محمد عبداللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو منتقل فرمائی اور امانتِ الٰہیہ کا سلسلہ جہاں پر رکا ہوا تھا وہیں سے تقریباً 139 سال بعد دوبارہ شروع ہوگیا۔ سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ نے چھ ماہ تک سیّد محمد عبداللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی باطنی تربیت فرمائی اور پھر شورکوٹ میں نکاح کا حکم فرمایا اور حکم دیا کہ نکاح کے بعد اپنی زوجہ کے ساتھ ریاست بہاولپور کے شہر احمد پور شرقیہ چلے جائیں اور اپنے آپ کو مخفی و پوشیدہ رکھیں، طالبانِ مولیٰ خود بخود آپ کے پاس پہنچ جائیں گے۔ آپ طالبانِ مولیٰ کو اسمِ اَللّٰہُ ذات کا فیض عطا فرمائیں۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ دربار سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ سے روانہ ہوکر شورکوٹ پہنچے اور وہاں حسبِ حکم نکاح فرمایا اور ریاست بہاولپور تشریف لے گئے۔

احمد پور شرقیہ (ریاست بہاول پور) آمد

سیّد محمد عبداللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ نواب بہاول خان سوئم مرحوم و مغفور کے عہد میں 29 رمضان المبارک 1241ھ (6 مئی 1826ء) بروز ہفتہ ریاست بہاول پور کے شہر احمد پور شرقیہ تشریف لائے اور جہاں آج آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک کے ساتھ مسجد ہے، وہاں ٹیلہ پر قیام فرمایا۔ نواب صاحب کو معلوم ہوا تو شرفِ زیارت کے لیے حاضر ہوئے اور آپ کی مجلس اور صحبت سے فیض یاب ہوکر

Marfat.com

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی رہائش کے لیے مکان اور درویشوں کی رہائش کے لیے حجرے تعمیر کرائے اور خانقاہ، درویشوں اور زائرین کے لنگر، خوراک اور دیگر تمام اخراجات اپنے ذمہ لے لیے۔ جب بھی نواب صاحب کو کوئی مشکل پیش آتی بصد ادب و نیاز اور دست بستہ طالبِ دعا ہوتے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دعا سے اُن کی پریشانی اور مشکلات کا خاتمہ ہو جاتا۔ (مجتبیٰ آخر زمانی۔ باب دوم)

حلیہ اور لباس مبارک

ملفوظات پیر محمد عبدالغفور شاہ رحمۃ اللہ علیہ میں ان کے بیٹے پیر عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے حلیہ مبارک کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں ''آپ رحمۃ اللہ علیہ بالکل سادہ مزاج تھے اور سادہ لباس زیبِ تن فرمایا کرتے تھے۔ پیراہن وکلاہ پاجامہ شرعی اکثر آپ رحمۃ اللہ علیہ کا لباس ہوتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سبز، نیلی اور سفید دستار استعمال فرمائی ہے۔ سفید دستار کا دو تین ہاتھ شملہ اوپر نکلا ہوتا تھا۔''

خوشی یا عید وغیرہ کے موقع پر تہمد اور کرتہ زیبِ تن فرمایا کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نہایت ہی حسین اور حسن و جمال میں بے نظیر تھے بلکہ احسن الصورت، چہرہ فراخ، نورانی اور درخشاں معلوم ہوتا تھا اور کشادہ پیشانی تھے، چشمان مبارک بہت موٹی تھیں۔ اکثر مراقبہ میں مشغول رہتے تھے اور کمالِ استغراق کی وجہ سے آنکھوں میں سرخی معلوم ہوتی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا بینی (ناک) مبارک بلند تھا۔ سر کے بال کانوں تک رکھتے تھے۔ ریش مبارک بالکل سفید، منور، گھنی، طول و عرض میں نہایت خوشنما تھی، قد درمیانہ تھا۔ جو لوگ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی خدمتِ عالیہ میں خواہ کسی غرض سے حاضر ہوتے تھے وہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے دیدار مبارک میں ایسے بے خود ہو جاتے تھے کہ اُن کو گھر بار اور سب کام بھول جاتا تھا۔ حتیٰ کہ جو لڑکے آپ رحمتہ اللہ علیہ کی خدمتِ عالیہ میں اگر کسی وقت حاضر ہو جاتے تھے تو آپ رحمتہ اللہ علیہ کے دیدار میں محو ہو جاتے تھے اور اُن کو کھیلنا کودنا بھول جاتا تھا۔'' پیر عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد پیر محمد عبدالغفور شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں ''ظاہری صورت میں حسین اور حسن و جمال میں بے مثال اپنے پیر صاحب حضرت پیر سیّد عبداللہ شاہ

Marfat.com

صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے برابر ہم نے اپنی تمام عمر میں کوئی آدمی نہیں دیکھا اور ان کی خوش اخلاقی کمال درجہ کی تھی۔'' (مجتبیٰ آخر زمانی۔ باب دوم)

☆ سلطان التارکین حضرت سخی سلطان پیر سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی ؒ کے ایک طالبِ خاص حاجی محمد بخش ؒ نے آپ کی خدمت میں عرض کی کہ بعدِ وصال حضور شاہ صاحب ؒ اپنا مزار مبارک تعمیر کرانے کی اُسے اجازت عنایت فرمائیں۔ آپ ؒ نے ارشاد فرمایا کہ انہیں مزار کی کوئی حاجت نہیں ہے۔ حاجی محمد بخش ؒ طالبِ صادق اور اہلِ محبت وارادت تھے اس لیے اس انکار سے زار وقطار رو کر کہنے لگے کہ ظاہر (زندگی) میں بھی آپ ؒ نے اپنے آپ کو شہرۂ عالم سے پوشیدہ رکھا ہوا ہے اور بعد وصال بھی چاہتے ہیں کہ جہان میں نام ونشان تک چُھپا رہے۔ میرا تو یہ شوق ہے کہ حضور کا شاندار مزار مبارک بنوا کر نقش ونگار سے مزین کروں تا کہ زیارت گاہِ ہر خاص وعام ہو جیسا کہ دوسرے بزرگوں کے مزارات ہیں۔ آپ ؒ نے فرمایا ''ابھی تعمیر کا حکم نہیں ہے' یہ شہر ہمارے وصال کے بعد ویران ہو جائے گا اور عرصہ کثیر کے بعد آباد ہوگا اور ہمارا مزار وہی بنوائے گا جو ہماری مانند ہوگا۔'' (مجتبیٰ آخر زمانی۔ باب دوم)

وصال اور مزار مبارک

چھ ماہ علیل رہنے کے بعد سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی ؒ نے 29 رمضان المبارک 1276ھ (20 اپریل 1860ء) بروز جمعتہ المبارک بعد نمازِ عصر وصال فرمایا۔ اس وقت آپ ؒ کے محرمِ راز اور خلیفہ اکبر حضرت پیر محمد عبدالغفور شاہ ؒ سلطان العارفین ؒ کے مزار مبارک پر آپ ؒ کی صحت یابی کی دعا کے لیے تشریف لے گئے تھے۔ 29 رمضان المبارک کے دن کو آپ ؒ کی زندگی میں بڑی اہمیت حاصل ہے۔ اسی دن ولادت اور اسی دِن وصال ہوا' اسی دِن مدینہ سے بغداد شریف روانہ ہوئے اور اِسی دن احمد پور شرقیہ بہاولپور تشریف لائے۔

آپ ؒ کو آپ کی حویلی میں ہی دفن کیا گیا۔ پہلے آپ ؒ کی تربت مبارک کچی تھی اور اس پر آپؒ کے خلیفہ حاجی محمد بخش ؒ نے ایک مٹی اور گارے کا کمرہ تعمیر کرایا۔ پھر پیر محمد

Marfat.com

عبدالغفور شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے وصال سے ایک سال قبل 1327ھ (1909ء) میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار مبارک اور ساتھ ایک مسجد کی تعمیر سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کے مزار اور مسجد کی طرز پر شروع کرائی اور جب صفر 1328ھ (فروری 1910ء) میں مسجد اور مزار مبارک مکمل ہوا تو بالکل سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کا عکس معلوم ہوتا تھا۔ مزار میں قدیم طرز پر کاشی کاری اور ٹائل پر سونے کے پانی کا کام ہوا تھا جبکہ سنگِ مرمر کا ایک بہت بڑا' خوبصورت اور نایاب دروازہ اس وقت ریاست بہاولپور کے نواب صادق محمد خان پنجم کی بیگم نے ہدیہ کیا تھا۔ 1999ء میں دربار اور مسجد کو سیم کی وجہ سے خراب ہونے پر شہید کر دیا گیا اور 2000ء سے 2002ء کے عرصہ کے دوران مزار کے اوپر ایک سادہ کمرہ تعمیر کیا گیا جس کا صرف ایک مینار تھا اور ساتھ چھوٹی سی مسجد تعمیر کی گئی۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کا دربار پاک فتانی چوک تحصیل احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور میں ہے۔ (مجتبیٰ آخر زمانی۔ باب دوم)

(سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی تفصیلی سوانحِ حیات کے لیے ''مجتبیٰ آخر زمانی'' باب دوم کا مطالعہ فرمائیں)

ان اقتباسات سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے ان معلومات کے حصول کے لیے کس قدر تحقیق فرمائی ہے۔

سلسلہ سروری قادری میں تمام مشائخ کی یہ ترتیب رہی ہے کہ ان کے لیے مجلسِ محمدی سے فقر کا ایک مرکز مقرر کر دیا جاتا ہے جہاں سے انہیں اور ان کی جماعت کو فیضِ فقر جاری کیا جاتا ہے۔ وہ مرکز سروری قادری سلسلہ کے ہی شیخ کا مزار مبارک ہوتا ہے۔ فیضِ فقر کا اصل منبع تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی ہیں لیکن وہ ہر زمانے کے سروری قادری شیخ کے لیے اس کے وطن میں ہی فیض کا ایک مرکز مقرر کرتے ہیں تاکہ وہ اپنی جماعت کے ظاہری باطنی مسائل کے حل اور فیضِ فقر کے حصول کے لیے جب چاہے اس مرکز کا رخ کر سکے۔ جہاں فقر کا مرکز ہوتا ہے وہیں صاحبِ فقر جاتا ہے بلکہ یوں کہنا زیادہ مناسب ہوگا کہ جہاں صاحبِ فقر جاتا ہے وہی فقر کا مرکز بن جاتا

Marfat.com

ہے۔ بقول اقبالؒ

قوموں کے لیے موت ہے مرکز سے جدائی
ہو صاحبِ مرکز تو خودی کیا ہے، خدائی!

اسی مرکز سے دنیا بھر کے طالبانِ مولیٰ کے متعلق فیصلے صادر ہوتے ہیں، سروری قادری مرشد کامل اوران کی جماعت کی راہ میں آنے والے ظاہری باطنی مسائل کو حل کیا جاتا ہے، اللہ کی اس جماعت کے فروغ کے لیے مختلف نوعیت کی احکامات نافذ کیے جاتے ہیں اور اسی نوع کے دیگر فیصلے کیے جاتے ہیں۔ نظامِ تکوین کا مرکز بھی یہی ہوتا ہے۔ یہ مرکز مجلسِ محمدی کے فیصلے کے مطابق تبدیل بھی ہوتا رہتا ہے۔ سلطان الاولیا حضرت سخی سلطان محمد عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ اور سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کے لیے فقر کا مرکز شہبازِ عارفاں حضرت سخی سلطان پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار مبارک رہا۔ سلطان الاولیا حضرت سخی سلطان محمد عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ اور سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ اکثر شہبازِ عارفاں حضرت سخی سلطان پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے محل پاک پر حاضری دیا کرتے تھے بلکہ راتوں کو قیام بھی فرماتے تھے۔ سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ جب بھی پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے محل پاک پر تشریف لے جاتے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اردگرد سائلین کے جمگھٹے لگ جاتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ سب کے لیے دعا فرماتے اور تمام سائلین اپنے من کی مرادیں پاتے۔ سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد جب سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس مسندِ تلقین وارشاد پر فائز ہوئے تو آپ مدظلہ الاقدس کے لیے عارضی طور پر فقر کا مرکز حضرت سخی سلطان پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا محل پاک ہی قرار دیا گیا۔ آپ مدظلہ الاقدس 2011ء تک اپنے مریدین کے ہمراہ حضرت سخی سلطان سیّد پیر محمد بہادر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے محل پاک پر ہی حاضری دیتے رہے۔

2011ء میں سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے آپ مدظلہ الاقدس کو سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے محل پاک سے روحانی

Marfat.com

فیض کے سلسلہ کو دوبارہ جاری کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی کیونکہ سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے لوگوں کی طلبِ دنیا اور حبِ دنیا کی وجہ سے اپنے مزار سے فیض کا سلسلہ 1942ء سے بند کر رکھا تھا۔ جب لوگ مادہ پرست ہو جاتے ہیں اور روحانی فیض کی کسی کو طلب ہی نہیں رہتی تو اولیا کاملین بھی اپنا روحانی فیض روک لیتے ہیں۔

اپنی اس ذمہ داری کو نبھانے کے لیے ستمبر 2011ء میں شبیہِ غوث الاعظم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے پہلی بار حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے محل پاک کا دورہ فرمایا اور اس کی خستہ حالی دیکھ کر آپ مدظلہ الاقدس کو بہت دکھ ہوا۔ مئی 2012ء میں آپ مدظلہ الاقدس نے سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبد اللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے محل پاک کی تعمیر دوبارہ شروع کروائی۔ سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک کی طرح چاروں طرف مینار تعمیر کیے گئے اور ان پر رنگ وروغن کا کام کیا گیا اور کاشی کاری والی ٹائلیں لگائی گئیں۔ میناروں کے درمیان میں چاروں طرف گمٹیاں تعمیر کی گئیں اور اُن پر بھی کاشی کاری اور رنگ وروغن کا کام کیا گیا۔ صحن میں بھی ٹائلیں لگائی گئیں۔ تربت مبارک پر سنگِ مرمر لگایا گیا۔ اس طرح مزار مبارک کی تعمیر دوبارہ سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کی طرز پر 30۔ اگست 2012ء کو مکمل ہوئی۔ لاہور سے تعمیر کے کام کی نگرانی محمد اسد خان سروری قادری نے اور مقامی طور پر تعمیراتی کام کی مکمل نگرانی عبدالرزاق سروری قادری اور نعیم حسین سروری قادری (اوچ شریف) نے کی۔ رنگ وروغن اور کاشی کاری کا کام محمد ذاکر سروری قادری (پاک پتن) نے اور اُن کی معاونت عبدالقیوم سروری قادری (اوچ شریف) نے کی۔

فقر کے مرکز کی دربار سیّد محمد بہادر علی شاہؒ سے دربار سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانیؒ پر منتقلی

مزار پاک کی تعمیر مکمل ہو جانے کے بعد سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ

Marfat.com

الاقدس نے 2۔ستمبر 2012ء کو احمد پور شرقیہ میں مزار مبارک سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کا شاندار عرس منعقد فرمایا۔اس عرس پاک میں حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں منقبتیں پڑھی گئیں اور ان کی حیات و تعلیمات اور اعلیٰ ترین روحانی مقام پر روشنی ڈالی گئی۔حاضرین کو آگاہ کیا گیا کہ سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کے روحانی وارث اور ان کے بعد سلسلہ سروری قادری کے مرشد کامل ہیں۔عرس پاک کے اختتام پر سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں ان کے روحانی فیض کو دوبارہ جاری کرنے کی عرض پیش کی۔حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے، جو سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی تمام تر کاوشوں سے بہت راضی تھے، باطنی طور پر نہ صرف اپنے روحانی فیض کو دوبارہ جاری کرنے کی حامی بھر لی بلکہ یہ بھی فرمایا کہ چونکہ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے ہی ان کے روحانی فیض کے احیا کے لیے تمام تر کوششیں فرمائی ہیں اس لیے ان کا خاص فیض صرف آپ مدظلہ الاقدس کی ہی جماعت کے لیے مخصوص ہے۔اسی عرس کے دوران فقر کا مرکز شہبازِ عارفاں حضرت سخی سلطان پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے دربار پاک سے بدل کر سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے دربار کی طرف منتقل کر دیا گیا۔

اس دور میں فقر کے مرکز کا تبدیل ہونا اس لیے بہت ضروری تھا کیونکہ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دور میں نظام کو یکسر بدل دیا جانا تھا۔گزشتہ ادوار میں فقر کی تبلیغ کا طریقہ بھی مختلف تھا اور مرشد کامل کا اپنے مریدوں کی تربیت کا طریقہ بھی مختلف تھا۔اس دور میں فقر کو بڑے پیمانے پر پھیلانے کا فیصلہ ہو چکا تھا اور اسی کے لیے نیا نظام وضع کرنے کی ضرورت تھی۔چونکہ نظام کی تبدیلی ہمیشہ مدینہ سے ہوتی ہے اور حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ

Marfat.com

مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ مدینہ سے ہی بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مکمل باطنی تربیت لے کر پاکستان (اس وقت ہندوستان) تشریف لائے تھے اس لیے نظام میں تبدیلی کی یہ خصوصیت صرف آپ رحمتہ اللہ علیہ ہی کے پاس تھی۔ وہ وقت بھی آچکا تھا جس میں سلسلہ سروری قادری سے جعلی اور جھوٹے مشائخ کا خاتمہ ہونا تھا اس لیے مرکز کا مشائخ سروری قادری میں سے اُس شخصیت کے پاس منتقل ہونا ضروری تھا جن سے سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی امانتِ فقر کا دوبارہ اجرا ہوا تھا۔ لہٰذا بحکم آقائے فقر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اب فقر کا مرکز سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا مزار پاک بنا دیا گیا۔

اس کے ساتھ ہی آپ مدظلہ الاقدس کی روحانی قوتوں میں بے پناہ اضافہ کر دیا گیا جو روز بروز عروج کی جانب گامزن ہیں۔ دنیا بھر سے طالبانِ مولیٰ آپ کی طرف کھنچے چلے آنے لگے، آپ کو اس قدر قوت عطا کر دی گئی کہ آپ طالبانِ دنیا کو بھی اپنی نگاہِ کامل سے عشقِ حقیقی عطا کر کے ان کے دِل کی حالت بدل دیں اور انہیں طالبِ مولیٰ بنا دیں، مجلسِ محمدی کے دروازے آپ کے خاص چنے ہوئے طالبوں کے لیے کھول دیئے گئے، آپ مدظلہ الاقدس کو اجازت دے دی گئی کہ آپ جس طالب کو چاہیں قوتِ وھم اور علمِ دعوت عطا کر دیں۔ آپ مدظلہ الاقدس نے ان قوتوں کو اللہ کے دین کی تبلیغ و اشاعت کے لیے انتہائی بصیرت سے استعمال کرتے ہوئے دنیا بھر سے طالبانِ مولیٰ خصوصاً نوجوان نسل کو منتخب کیا اور انہیں عشقِ حقیقی کی قوت اور اپنی نگاہِ کرم سے روحانی بلندی عطا کر کے اس لائق بنایا کہ وہ فقر کی اشاعت کے لیے ڈیوٹیاں کر سکیں۔ آج آپ مدظلہ الاقدس کی جماعت زیادہ تر نوجوان نسل پر مشتمل ہے کیونکہ وہی ہمارا مستقبل ہیں۔ یہی نوجوان جو آج سے پہلے دنیاوی مشاغل میں مصروف تھے اور دین سے یکسر غافل تھے آج دینِ حق کے کاموں میں مصروف ہیں۔

2012ء کے بعد سے آپ مدظلہ الاقدس ہر سال حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا عرس شاندار طریقے سے مناتے ہیں۔ ہر سال جیسے جیسے عرس کی شان میں اضافہ ہوتا چلا جا

Marfat.com

رہا ہے اسی طرح ہر سال آپ مدظلہ الاقدس کی قوتوں میں بھی مزید اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے جو ہر سال آپ کو اپنے گذشتہ اہداف کامیابی سے مکمل کرنے پر مجلس محمدی اور حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے بطور انعام اور تحفہ عطا کیے جاتے ہیں۔

2012ء کے بعد آپ مدظلہ الاقدس نے فقر کی تعلیمات کو عام کرنے کے لیے اپنی جدوجہد کو بھی تیز تر کر دیا۔ اس مقصد کے لیے آپ نے جو لاتعداد اقدامات کیے ان میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں:

- تحریک دعوتِ فقر جو اکتوبر 2009ء میں قائم ہو چکی تھی، کو مزید منظّم کیا اور رجسٹر کروایا۔
- 2011ء سے قبل صرف ماہنامہ سلطان الفقر لاہور کے ذریعے فقر کی تبلیغ کی جا رہی تھی۔ 2011ء کے بعد آپ مدظلہ الاقدس کی اپنی تصانیف بھی منظرِ عام پر آنے لگیں اور آپ نے اپنے مریدین پر بھی باطنی مہربانی کر کے ان سے کتابیں لکھوائیں۔
- سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی تمام کتب کا انگریزی اور اردو میں ترجمہ شروع کروایا۔
- انٹرنیٹ کے ذریعہ دنیا بھر میں فقر کی ترویج کے لیے ویب سائٹس بنوائیں۔
- ملک بھر میں تبلیغی دوروں کو دوبارہ شروع فرمایا۔
- آپ مدظلہ الاقدس نے اپنی روحانی قوت کی بنا پر دنیا بھر میں طالبانِ مولیٰ کو گھر بیٹھے علمِ دعوت عطا فرمایا جو اس دور سے پہلے صرف مرد طالبوں کو عطا کیا جاتا تھا اور لازمی تھا کہ کسی ولی کے مزار پر ہی جا کر پڑھا جائے۔
- سوشل میڈیا پر آفیشل پیجز اور بلاگز (Official pages and blogs) کے ذریعے فقر کی تبلیغ کی جانے لگی۔
- نعتوں اور منقبتوں کی آڈیوز، ویڈیوز اور محفلِ میلاد اور عرس پاک کی تقریبات کی

Marfat.com

ویڈیوز بنا کر انٹرنیٹ پر اپ لوڈ (Upload) کی جانے لگیں۔

❁ وکی پیڈیا (Wikipedia) اور سوشل میڈیا پر مضامین (Articles) کے ذریعے فقر کی تعلیمات عام کی گئیں۔

لہٰذا 2012ء کے بعد سے سیّد محمد عبداللہ شاہ صاحب ؒ کا مزار پاک فقر کا مرکز قرار دے دیا گیا اور اسی مقام سے صاحبِ فقر سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی جماعت کے لیے باطنی حکم اور فیصلے جاری ہونے لگے۔ ستمبر 2012ء کے عرس پاک پر ہی آپ مدظلہ الاقدس کو مجلسِ محمدی سے ''سلطان العاشقین'' کے لقب سے بھی نوازا گیا، جسے اس وقت تو مخفی رکھا گیا لیکن مجتبیٰ آخر زمانی کے انگریزی ترجمہ ''The Spiritual Guides of Sarwari Qadri Order'' کی اشاعت سے قبل مترجم (Translator) مسز عنبرین مغیث سروری قادری صاحبہ کو اس لقب سے باطنی طور پر آگاہ کر دیا گیا۔

ستمبر 2012ء سے تا حال ہر سال سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس احمد پور شرقیہ میں سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی ؒ کا شاندار عرس پاک منعقد کرواتے ہیں جس کی شان میں ہر سال اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ عرس پاک کی تیاریاں کئی ماہ پہلے شروع کر دی جاتی ہیں۔ حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی ؒ کی تربت مبارک کے لیے خصوصی چادر اور تاج بنوایا جاتا ہے جن پر اسمِ اَللّٰہُ ذات سنہری تاروں اور موتیوں سے مزین کر کے کندہ کروایا جاتا ہے۔ عرس مبارک میں شرکت کے لیے پاکستان بھر میں طالبانِ مولیٰ کو دعوت نامے بھیجے جاتے ہیں۔ عرس مبارک کی تقریبات دو دن تک جاری رہتی ہیں۔ عرس پاک سے ایک دِن قبل شبیہِ غوث الاعظم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی سربراہی میں لاہور سے مریدین و معتقدین کے قافلے احمد پور شرقیہ کے لیے روانہ ہو جاتے ہیں۔ اوچ شریف میں موجود تحریک دعوتِ فقر کی جماعت کے علاقائی صدر نعیم حسین احمد پور شرقیہ کی جماعت اور دیگر اراکین کے ہمراہ آپ مدظلہ الاقدس اور

Marfat.com

ساتھیوں کا شاندار استقبال کرتے ہیں۔آپ مدظلہ الاقدس کی زیرِ سرپرستی عرس سے ایک دِن قبل بوقتِ مغرب محل پاک حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو عرقِ گلاب اور آبِ زم زم سے غسل دیا جاتا ہے، خوشبو لگائی جاتی ہے اور پھر چادر پوشی اور تاج پوشی کی رسم ادا کی جاتی ہے۔اس کے بعد گلاب کی پتیاں تربت مبارک پر نچھاور کی جاتی ہیں، اس دوران مسلسل درود و سلام اور نعت و منقبت کی خوبصورت آوازیں فضا میں گونجتی رہتی ہیں۔اس موقع پر لاہور، اوچ شریف اور احمد پور شرقیہ کے علاوہ پاکستان بھر سے آئے ہوئے زائرین بھی بڑی تعداد میں موجود ہوتے ہیں۔اوچ شریف اور احمد پور شرقیہ میں موجود تحریک دعوتِ فقر کی جماعت نے دربار پاک اور اس سے متصل علاقے کو دلہن کی طرح برقی قمقموں، جھنڈیوں اور خوبصورت بینروں اور فلیکسوں سے آراستہ کیا ہوتا ہے اور ایک جشن کا سماں ہوتا ہے۔لاہور اور پاکستان بھر سے جانے والے قافلوں اور سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی میزبانی کا شرف اوچ شریف میں مقیم نعیم حسین سروری قادری، ان کے والد محترم عبدالرزاق سروری قادری، بھائی محمد راشد سروری قادری اور محمد امین سروری قادری مرحوم کے بیٹوں تصور حسین سروری قادری، تنزیل الرحمٰن سروری قادری اور عتیق الرحمٰن سروری قادری کو حاصل ہوتا ہے جو تمام ساتھیوں کی رہائش اور خورد و نوش کے انتظامات انتہائی احسن طریقے سے کرتے ہیں۔دوسرے دِن علی الصبح پاکستان بھر سے مزید مریدین و معتقدین کی کثیر تعداد قافلوں کی صورت میں دربار پاک پر پہنچنا شروع ہو جاتی ہے۔سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی آمد پر درود و سلام پڑھا جاتا ہے۔آپ مدظلہ الاقدس کے محل پاک پر حاضری دینے کے بعد سٹیج پر تشریف فرما ہوتے ہی عرس پاک کا باقاعدہ آغاز تلاوتِ کلام پاک سے کیا جاتا ہے۔تقاریر و بیانات اور منقبتوں کے ذریعے سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی شان سے حاضرینِ محفل کو آگاہ کیا جاتا ہے اور ساتھ ہی راہِ فقرِ محمدی کی حقیقت بیان کر کے لوگوں کو اس راہ پر چلنے کی دعوت دی جاتی ہے۔اس موقع پر شاندار اور وسیع لنگر کا اہتمام کیا جاتا ہے جو ہر خاص و عام کے لیے ہوتا ہے۔اس

Marfat.com

عظیم الشان لنگر کا اہتمام ابتدائی سالوں میں تحریک دعوتِ فقر کے مرکزی اور علاقائی ساتھی مل کر کرتے رہے لیکن سال 2016ء میں اس لنگر پاک کی تمام ذمہ داری اوچ شریف سے تحریک دعوتِ فقر کے علاقائی منتظمِ اعلیٰ حاجی محمد طارق سروری قادری نے مرشد پاک سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے عرض کر کے اپنے ذمہ لی۔ ہر سال عرس کے بعد طالبانِ مولیٰ کی ایک بڑی تعداد سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت کی سعادت حاصل کرتی ہے۔ مریدین وزائرین اپنی مشکلات کے حل کے لیے آپ مدظلہ الاقدس سے دعا بھی کرواتے ہیں۔ سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے عرس پاک کی برکت سے تمام زائرین کی دعائیں قبول اور مشکلات حل ہوتی ہیں۔ عرس پاک کے اگلے دِن سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس اوچ شریف اور احمد پور شرقیہ میں مقیم خاص ساتھیوں کی دعوت پر ان کے گھر تشریف لے جاتے ہیں اور ان کے لیے خیر و برکت کی دعا فرماتے ہیں۔

آپ مدظلہ الاقدس کی مرید خواتین بھی لاہور میں آپ مدظلہ الاقدس کی رہائش گاہ پر باجی صاحبہ کی زیرِ صدارت سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا عرس اسی دِن نہایت جوش و خروش اور عقیدت و احترام سے مناتی ہیں۔ یوں روحانی طور پر ان کی حاضری بھی محفل عرس پاک میں ہو جاتی ہے۔

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے دربار پاک پر لنگر شریف جاری و ساری رکھنے کی تاکید فرمائی ہے اور اس سلسلہ میں تحریک دعوتِ فقر احمد پور شرقیہ اور اوچ شریف کے ممبران کو ہر ماہ گیارہویں شریف کی محفل پاک کے انعقاد کا حکم فرمایا جو یہ ممبران انتہائی جوش و جذبہ سے اکتوبر 2013ء سے تاحال باقاعدگی سے محل پاک کے صحن میں منعقد کر رہے ہیں۔ اس مبارک محفل میں سیّدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانیؒ، سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُوؒ اور

Marfat.com

سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانیؒ کی حیات وتعلیمات اور شان سے عوام الناس کو آگاہی دی جاتی ہے۔اس محفل میں لوگوں کی ایک بڑی تعداد شامل ہوتی ہے اور لنگر پاک کا بھی خصوصی انتظام کیا جاتا ہے۔

آپ مدظلہ الاقدس عرس کے علاوہ بھی محل پاک پر حاضری دیتے رہتے ہیں اور مزار کے انتظامات میں خصوصی دلچسپی لیتے ہیں۔اس کے علاوہ ہر ماہ مرکز کی طرف سے مقرر کردہ نمائندہ بھی محل پاک پر حاضری دیتا ہے اور جماعت کے لیے احکام و پیغامات لاتا ہے۔اس ڈیوٹی کی سعادت اب تک دو خاص الخاص مریدین محمد اسد خان سروری قادری اور آمنہ کاشان سروری قادری صاحبہ کو حاصل ہو چکی ہے۔2012ء کے عرس پاک کے کچھ عرصہ بعد ہی حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے محمد اسد خان سروری قادری کو یہ حکم دیا گیا کہ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کو منتقلی امانتِ الٰہیہ کے بابرکت دِن یعنی 21 مارچ (جس کا تذکرہ منتقلی امانتِ الٰہیہ کے باب میں کر دیا گیا ہے) کو شاندار طریقے سے منایا جایا کرے۔لہٰذا اس حکم کے مطابق ہر سال 21 مارچ کا دِن سروری قادری حلقے میں نہایت دھوم دھام سے منایا جاتا ہے اور آپ مدظلہ الاقدس کی شان بیان کی جاتی ہے۔

آمنہ کاشان صاحبہ 2015ء میں سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دستِ بیعت ہوئیں اور بچپن سے ہی ایک روحانی شخصیت کی حامل ہیں۔آمنہ کاشان سروری قادری کو حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے محل پاک پر جو مشاہدات ہوئے اور پیغامات ملے وہ انہی کی زبانی پیشِ خدمت ہیں:

- 24 ستمبر 2016ء کو حضور سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے باطنی حکم کے مطابق مجھے ان کے محل پاک پر حاضر ہونے کا شرف حاصل ہوا۔وہاں حاضر ہو کر میں نے دعوت پڑھی اور مجلسِ محمدی میں حاضری نصیب ہوئی۔اس عظیم مجلس میں میں نے حضور سیّد محمد عبداللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ حضور غوث الاعظمؓ اور آپ مدظلہ الاقدس کے مرشد سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد

Marfat.com

اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے سامنے پایا۔ آپ مدظلہ الاقدس کے مرشد کا چہرہ خوشی سے جگمگا رہا تھا۔ انہوں نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ اللہ کو تمہارے مرشد سلطان محمد نجیب الرحمٰن کا عشق اور ایمانداری سے اپنی ڈیوٹی نبھانے کی ادا اس قدر پسند آئی ہے کہ اب وہ آپ مدظلہ الاقدس کی شان کو پوری دنیا پر واضح کر دینا چاہتا ہے اور ساتھ ہی مجھے بتایا کہ آپ مدظلہ الاقدس کو فقر کو پوری دنیا میں پھیلانے کی وہی ذمہ داری دی جا رہی ہے جو اللہ نے حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہٗ کو دی تھی۔ آپ مدظلہ الاقدس کے لیے فقر کی مختار حضرت فاطمہ الزہرہ رضی اللہ عنہا نے لازوال ہمت و حوصلہ اور صحت و سلامتی کے ساتھ درازی عمر تحفہ میں دی ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ایک تلوار بھیجی ہے جس سے آپ مدظلہ الاقدس شیرِ خدا کی طرح اپنی طرف آنے والی ہر ظاہری و باطنی آفت، پریشانی اور بیماری کا مقابلہ کریں گے۔ حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہٗ نے آپ کی فقر کے لیے محنت اور خدمات کو سراہتے ہوئے ''شبیہ غوث الاعظم'' کا لقب عطا کیا اور فرمایا کہ آپ مدظلہ الاقدس کی زندگی اور دین کے لیے آپ کی جدوجہد لوگوں کو غوث الاعظم رضی اللہ عنہٗ کی یاد دلائے گی۔ آپ مدظلہ الاقدس کے مرشد سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ نے مزید آپ کے بارے میں فرمایا کہ آپ فقر کا وہ آفتاب ہیں جس کی روشنی کبھی کم نہ ہوگی اور فقر کو آپ کی ذات سے سربلندی ملے گی۔'' اس حاضری کے بعد میری باطنی کیفیت بہت عجیب ہوگئی۔ مجھے ایسا لگا نہ جانے کتنا وزن میرے کندھوں پر رکھ دیا گیا ہو۔ میں اپنی اس حالت سے ناواقف تھی، نہ ٹھیک سے سو پاتی نہ ہی کسی کام میں دِل لگتا تھا۔ میں نے اپنی اس کیفیت کا ذکر محترمہ عنبرین سروری قادری سے کیا اور ساتھ ہی حضور سیّد محمد عبداللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری کے متعلق بتایا تو انہوں نے میری رہنمائی کی اور بتایا کہ یہ بوجھ شاید ان امانتوں کا ہے جو مجھے ہمارے مرشد کے لیے سونپی گئی ہیں۔ میں سمجھ گئی کہ یہ بوجھ واقعی ان امانتوں کا ہی ہے، اللہ والوں کا یہ پیغام لوگوں تک پہنچانا بہت ضروری ہے کیونکہ اللہ اب اپنے محبوب کی شان کو دنیا پر واضح کرنا چاہتا ہے۔ لہٰذا میں نے وہ تمام امانتیں محترمہ عنبرین کو سونپیں تا کہ وہ باقی مریدین و محبین تک پہنچائیں۔ اس کے بعد فوراً ہی میری

Marfat.com

باطنی حالت ٹھیک ہوگئی اور میں جو بوجھ محسوس کر رہی تھی وہ بالکل ختم ہو چکا تھا۔ اس بابرکت حاضری کے بعد مجھے ہر ماہ حضور سیّد محمد عبداللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضر ہونے کا حکم ملا کیونکہ بارگاہِ الٰہی سے آپ مدظلہ الاقدس کے لیے پیغامات کا سلسلہ جاری تھا اور مجھے پیغام رسانی کی ڈیوٹی دی گئی تھی۔ میرے لیے یہ ایک سعادت کے ساتھ ساتھ بہت بڑی ذمہ داری بھی تھی لیکن شاید میرے روحانی پیشوا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اسی کام کے لیے میری باطنی تربیت فرمائی تھی کہ اس ذمہ داری کی اہمیت کو سمجھ سکوں۔ حضور عبداللہ شاہؒ کی آپ مدظلہ الاقدس کے لیے محبت بیان سے باہر ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس نے 23-22 اکتوبر 2016ء کو احمد پور شرقیہ سیّد محمد عبداللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے عرس پاک کی تقریبات کے لیے آنا تھا۔ اس سے دو روز قبل اپنی باطنی حاضری میں میں نے حضور عبداللہ شاہ رحمتہ اللہ علیہ کو بہت خوش دیکھا، میں نے ان سے ان کی خوشی کی وجہ پوچھی تو فرمانے لگے:

''فرزندِ فاطمہؓ سلطان محمد نجیب الرحمٰن کامیابی کا ایک اور دور مکمل کر کے آ رہا ہے اور اس حاضری کے بعد اُس کے ایک نئے دور کا آغاز ہونے والا ہے۔ اسے مبارکباد دینے تمام اولیا اکرام میرے پاس آئیں گے یہی میری خوشی کی وجہ ہے اور عرش والوں کی یہ خوشی فرش پر بھی محسوس کی جائے گی۔''

اور ایسا ہی ہوا 22۔ اکتوبر 2016ء کے عرس پاک پر آپ مدظلہ الاقدس کی حاضری بہت خاص تھی اور اس کی برکات کو طالبانِ مولیٰ نے واضح طور پر محسوس کیا۔ آپ مدظلہ الاقدس نے اس حاضری پر اپنے صاحبزادہ محمد مرتضیٰ نجیب کو بیعت کیا اور حضور عبداللہ شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے سپرد کیا جنہوں نے صاحبزادہ کو باطنی طور پر بیعت کیا۔ اس دوران مجھے بھی باطنی حاضری نصیب ہوئی اور میں نے دیکھا کہ حضور عبداللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے صاحبزادہ محمد مرتضیٰ نجیب کو انتہائی شفقت سے اپنے پاس بٹھایا ہوا تھا اور تمام اولیا اکرام نے بہت پیار سے مجلسِ محمدی میں ان کی آمد کو خوش آمدید کہا۔ اس موقع پر حضور عبداللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی انتھک محنتوں اور فقر کے لیے کاوشوں کی وجہ سے آپ کی پوری نسل (فرزند و دختران) کو فقر کا

Marfat.com

تحفہ عطا کیا جاتا ہے۔آپ مدظلہ الاقدس کی نسل سے قیامت تک فقر کی خوشبو نہیں جائے گی اور اللہ کے فضل سے تا قیامت فقر ہی آپ کی نسل کی پہلی ترجیح ہوگی۔ پھر آپ مدظلہ الاقدس کی جماعت کی فقر کے لیے خدمات کو قبول کیا گیا اور اسے ''صالحین'' کی جماعت قرار دیا گیا۔حضور عبداللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بھی فرمایا ''ہم اپنے اسی جانشین کے انتظار میں تھے اور ہمارا یہ کہنا'' کوئی ہم جیسا ہی ہمارے مزار کی تعمیر کروائے گا'' بلاشبہ سلطان محمد نجیب الرحمٰن کے لیے ہی تھا اور اس کا ظاہری ثبوت آپ کا نہایت عقیدت وخلوص سے محل پاک کی تعمیر کروانا اور ہم سے فقر کا فیض جاری کروانا ہے۔''

میری 18 دسمبر 2016ء کی حاضری میں حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے ہمارے مرشد کے لیے یہ الفاظ فرمائے ''اللہ نے سلطان محمد نجیب کو ہر قدرت پر قادر کیا ہے، آپ اللہ کی راہ میں آنے والی مشکلات کے بڑے سے بڑے سمندر کو عبور کرنے کی طاقت رکھتے ہیں۔آپ مدظلہ الاقدس جس سے راضی اللہ اور اللہ کا ہر ولی اس سے راضی ہے۔ جو دعا یا التجا آپ مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں قبول نہیں وہ اللہ کے کسی ولی کی بارگاہ میں قبول نہیں۔'' (آمنہ کاشان سروری قادری)

23۔اکتوبر 2016ء کو منعقد کیا جانے والا سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا عرس پاک سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس اور ان کی جماعت کے لیے سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے اور شاندار تاریخی اہمیت کا حامل ہے۔ اس دِن نہ صرف حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے فیض کو جاری کروائے اور عرس پاک کو کامیابی سے مناتے ہوئے پانچ سال مکمل ہوئے تھے بلکہ اس عرصہ کے دوران سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ اور سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے اب تک تفویض کردہ تمام ذمہ داریوں کو سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نہایت احسن طریقے سے مکمل فرما چکے تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ مدظلہ الاقدس کے مسند تلقین وارشاد پر فائز ہونے کے ابتدائی تیرہ سال بھی مکمل ہونے والے تھے۔یہی خاص دِن ازل سے مقرر تھا صاحبزادہ محمد مرتضٰی نجیب کو بیعت کرنے کے لیے۔

Marfat.com

اس عرس پاک میں شرکت کے لیے تمام طالبانِ مولیٰ کو خاص الخاص تاکید کی گئی۔ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے عرس سے قبل ہی اس عرس میں شامل ہونے والوں کو باطنی و روحانی فیض سے مالا مال ہو جانے کی خوشخبری سنائی اور نہ جانے والوں کو اس سے محروم رہ جانے کی تنبیہ فرما دی تھی۔

عرس پاک سے دو روز قبل جب آمنہ کاشان سروری قادری نے سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے محل پاک پر حاضری دی تو انہوں نے سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو انتہائی خوش پایا اور انہوں نے اس راز کا بھی انکشاف فرمایا کہ انہوں نے اپنی زندگی میں جو الفاظ فرمائے ''ہمارا مزار وہی تعمیر کروائے گا جو ہماری مانند ہوگا'' وہ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن کے لیے ہی تھے۔

22۔اکتوبر 2016ء کی شام جب سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس صاحبزادہ محمد مرتضیٰ نجیب اور دیگر مریدین کے ہمراہ سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے محل پاک پر تشریف لے گئے تو ہر طرف جشن کا سماں تھا۔ یوں لگ رہا تھا کہ آسمان و زمین بھی اس جشن میں شریک ہیں، ہر مرید کا دِل عجیب سی خوشی سے معمور تھا حتیٰ کہ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی مرید خواتین جو ظاہری طور پر احمد پور شرقیہ میں موجود نہ تھیں، نے بھی اپنے اپنے گھروں میں بیٹھے اس روحانی خوشی کو محسوس کیا۔

آپ مدظلہ الاقدس کی مرید ڈاکٹر سحر سروری قادری نے چاند میں ہونے والی تبدیلی کا مشاہدہ کیا کہ ان دنوں چاند کی روشنی ایسی پُرکشش تھی جس کو الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا اور زمین و آسمان، چرند پرند سب میں گویا اس بابرکت محفل کی دھوم مچی تھی۔

مسز عنبرین مغیث سروری قادری کا بھی مشاہدہ ہے کہ اس رات چاند معمول سے زیادہ چمک رہا تھا اور اس کی روشنی سنہرے رنگ کی تھی۔ وہ رات عید کی رات محسوس ہوتی تھی۔

تربت مبارک کے غسل، چادر پوشی اور تاج پوشی کے بعد سلطان العاشقین حضرت سخی

Marfat.com

سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے صاحبزادہ محمد مرتضٰی نجیب کو حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی تربت مبارک پر ہاتھ رکھ کر بیعت فرمایا، فضا تکبیر و رسالت کے نعروں سے گونج اٹھی، بیعت کے بعد آپ مدظلہ الاقدس نے فرمایا ''ظاہری طور پر صاحبزادہ مرتضٰی کو ہم نے بیعت کیا ہے لیکن باطنی طور پر پیر عبداللہ شاہ صاحب نے خود اِن کو بیعت فرمایا ہے اور انہیں اپنا نوری حضوری فرزند قرار دیا ہے اور ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم اپنی وہ دستار جو پیر عبداللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے ہمیں عطا کی تھی صاحبزادہ محمد مرتضٰی کے سر پر رکھیں۔ پیر عبداللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے لیے تو ہماری جان بھی حاضر ہے۔'' اس کے بعد آپ مدظلہ الاقدس نے اپنے سر مبارک سے دستار شریف اتار کر صاحبزادہ محمد مرتضٰی کے سر پر رکھی اور انہیں مبارک باد دی۔ صاحبزادہ محمد مرتضٰی نجیب نے نہایت عاجزی و ادب کے ساتھ فوراً اپنے والد مرشد کے دست مبارک چومے۔ اس بابرکت موقع پر تمام حاضرین و مریدین پر خصوصی باطنی مہربانی فرمائی گئی۔ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی پوری نسل کو تمام اولیا کرام کی طرف سے فقر کا تحفہ عطا کیا گیا اور آپ کی جماعت کو ''صالحین'' کی جماعت قرار دیا گیا۔ ساتھ ہی یہ بھی واضح کر دیا گیا کہ یہ سب عنایتیں آپ مدظلہ الاقدس کی فقر کے لیے خدمات کو سراہنے کے لیے کی گئی ہیں۔ موقع پر موجود طالبانِ مولیٰ نے اپنے اندر باطنی تبدیلی کو واضح طور پر محسوس کیا اور اپنے احساسات کو ان الفاظ میں بیان کیا:

☆ ''ہمیں یوں محسوس ہوتا تھا جیسے صاحبزادہ محمد مرتضٰی نجیب صاحب کے ساتھ ساتھ ہم بھی دوبارہ بیعت ہو رہے ہیں، ہماری روح نے ایک عجیب سی لذت محسوس کی جسے الفاظ کا جامہ نہیں پہنایا جا سکتا۔''

اس دوران بعض طالبانِ مولیٰ نے خود کو مجلسِ محمدی میں پایا اور بعض کے قلوب میں ذکرِ ھُو جاری ہو گیا۔

23۔ اکتوبر 2016ء کا سورج پوری آب و تاب سے طلوع ہوا لیکن حیرت کی بات یہ تھی کہ سورج

Marfat.com

کی روشنی میں تپش نہ تھی۔ پورے پاکستان سے مریدین ومعتقدین کے قافلے عرس میں شرکت کے لیے پہنچ رہے تھے۔ تھوڑی ہی دیر میں پنڈال کھچا کھچ بھر گیا۔ دس بجے آفتابِ فقر شبیہِ غوث الاعظم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی آمد پر ان پر گلاب کی پتیاں نچھاور کر کے شاندار استقبال کیا گیا۔ عرس کے دوران حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی شان اور تعلیمات بیان کرنے کے ساتھ ساتھ شبیہِ غوث الاعظم اور سلطان العاشقین کے نعرے بھی لگتے رہے اور آپ مدظلہ الاقدس اور پیر عبداللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے مضبوط روحانی تعلق کو بھی بیان کیا گیا۔

اس عرس پاک کے دوران اور بعد میں مریدین ومعتقدین کو حیرت انگیز مشاہدات بھی ہوئے۔ عرس کے بعد لنگر کا وسیع انتظام کیا گیا تھا لیکن شرکاء کی تعداد متوقع تعداد سے اس قدر بڑھ گئی کہ انتظامیہ کو لنگر کم پڑ جانے کا خدشہ ہوا۔ لیکن چونکہ بارگاہِ ایزدی سے شبیہِ غوث الاعظم حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے اعلیٰ روحانی مرتبہ وکمال کی ہلکی سی عکاسی مقصود تھی لہٰذا آپ مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے بظاہر کم نظر آنے والا لنگر شریف نہ صرف تمام شرکائے محفل کو کافی ہوا بلکہ اضافی رہا جو بعد میں غربا میں تقسیم کر دیا گیا اور دور دراز سے سفر کر کے آنے والے زائرین کو ساتھ پیک کر کے دے دیا گیا۔

اس عرس پاک میں شرکت کے بعد جب زائرین اپنے گھروں کو لوٹے تو ان کے اہلِ خانہ نے مشاہدہ کیا کہ انکے چہرے اس طرح روشن ہیں گویا نور کی برسات ہوئی ہو۔ دور دراز کا سفر طے کر کے گھر جانے والوں کو سفر کی ہرگز تھکاوٹ نہ ہوئی بلکہ ظاہری و باطنی طور پر راحت وسکون کا احساس ہوا۔ جب عرس میں شریک مریدین اور معتقدین سے لوگوں نے پوچھا کہ تم اس عرس سے کیا لائے ہو تو انہوں نے مسرور ہو کر جواب دیا کہ جو فیض اور نور ہم اس عرس سے لائے ہیں انکا بیان الفاظ میں ممکن نہیں، وہ احساسات وجذبات وہاں موجود لوگوں کے علاوہ کسی کی فہم میں نہیں سما سکتے۔ بہت سے طالبانِ مولیٰ نے عرس کی تقریبات اور اس کے بعد ہونے والے مشاہدات بیان

Marfat.com

کیے ہیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

کیپٹن محمد عبداللہ اقبال سروری قادری بیان کرتے ہیں:

❁ ایک بار میں حضور مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی اجازت اور توفیق سے دعوت پڑھ کر حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ رحمتہ اللہ علیہ کی بارگاہ حاضر ہوا۔ میں نے دیکھا کہ میں حضور مرشد پاک کے ساتھ سیّد محمد عبداللہ شاہؒ کے محل پاک میں داخل ہو رہا ہوں، وہاں محل پاک کے دروازے کے پاس ایک عورت گود میں بچہ لیے بیٹھی ہے۔ میں ابھی سوچ ہی رہا تھا کہ یہ عورت اور بچہ مجھے کیوں دکھایا گیا ہے کہ اسی وقت حضور سیّد محمد عبداللہ شاہؒ صاحب نے فرمایا ''اب جس کو بھی اولاد چاہیے اس بارگاہ سے طلب کرے، اللہ کے فضل سے ضرور ملے گی۔''

بہت سے بے اولاد مریدوں کو عرس کے بعد اللہ نے اولاد کی نعمت کی خوشخبری دی اور اولادِ نرینہ سے محروم مریدین کو اولادِ نرینہ عطا کی گئی۔

❁ محمد یٰسین سروری قادری لاہور سے عرس سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ میں شامل ہوئے۔ روایت کرتے ہیں کہ 22۔ اکتوبر کی رات غسلِ مزار، چادر اور تاج پوشی کی تقریب کے بعد وہ اپنے دل میں اسمِ اَللّٰہُ ذات کا تصور کر کے سو گئے اور خواب میں دیکھتے ہیں کہ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس تشریف فرما ہیں، ان کے چہرہ مبارک پر اسمِ اَللّٰہُ ذات بہت واضح طور پر تحریر ہے، جس میں سے طلوعِ آفتاب کے وقت کی مانند خوشگوار سی ٹھنڈی روشنی نکل رہی ہے۔ اسی اثنا میں ان کی آنکھ کھل جاتی ہے۔

❁ محمد عمر عباس سروری قادری گکھڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ جب عرس سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا علم ہوا تو میں بھی اس میں شریک ہوا۔ میری موٹر بائیک پر ایک شخص نے قبضہ کیا ہوا تھا اور کسی صورت واپس نہ کر رہا تھا۔ جس دن میں عرس مبارک سے

Marfat.com

روحانی برکات سمیٹتا ہوا واپس آیا تو خواب میں دیکھا کہ میری موٹر بائیک واپس مل گئی ہے۔ اور ایک ہفتہ کے بعد اس شخص نے خود میری بائیک مجھے واپس کر دی۔ میرے دل کو یقین ہے کہ یہ ثمرات اسی بابرکت محفلِ عرس کے ہیں۔

❁ صوبہ پنجاب میں ملتان اور ضلع بہاولپور گرمی کی شدت کے لیے مشہور ہیں۔ حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا دربار پاک فتانی چوک تحصیل احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور میں واقع ہے جہاں باقی علاقوں کی نسبت گرمی کی شدت دیر تک رہتی ہے۔ عرس پاک کی محفل کی انتظامیہ نے گرمی کی اس شدت کے پیشِ نظر جو پچھلے کئی دن سے برقرار تھی محفل پاک میں پنکھوں کا خصوصی انتظام کیا مگر حیران کن طور پر 22۔ اکتوبر کی شام جب غسلِ مزار سے عرس کی دو روزہ تقریبات کا آغاز ہوا تو موسم تبدیل ہو گیا اور ہلکی ہلکی ٹھنڈی ہوا چلنا شروع ہو گئی اور اگلے روز اختتامِ عرس تک چلتی رہی۔ زائرین اور شرکاء نے اس خوش گوار تبدیلی کو خوب محسوس کیا۔

❁ محمد احمد سروری قادری (لاہور) بیان کرتے ہیں:

''میری خواہش تھی کہ مجھے مجلسِ محمدی کی حاضری نصیب ہو، اللہ پاک نے مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی بدولت عرس سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے موقع پر میری یہ دلی خواہش پوری کر دی۔ میں جب عرس پاک سے واپس گھر پہنچا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک نورانی چہرے والے بزرگ ایک خوبصورت تخت پر جلوہ افروز ہیں۔ میں نے وہاں موجود لوگوں سے پوچھا یہ بزرگ کون ہیں تو انہوں نے کہا ''یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں، جاؤ اور ان سے ملاقات کر لو۔'' میں نے فوراً ملاقات کی اور ان کی بارگاہ میں بیٹھ گیا۔ ابھی یہ سلسلہ جاری تھا کہ میری آنکھ کھل گئی۔

❁ محمد قدیر اقبال سروری قادری چک نمبر 8 منڈی بچیانہ فیصل آباد سے ایک قافلہ لے کر بس میں عرس سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ میں شرکت کے لیے روانہ ہوئے تو بس کے پریشر سسٹم میں خرابی پیدا ہو گئی اور قافلہ رک گیا۔ جب کافی دیر تک بس ٹھیک نہ ہوئی تو انہیں اندیشہ لاحق

Marfat.com

ہوا کہ قافلہ غسلِ مزار، چادر پوشی اور تاج پوشی کی تقریب میں شامل نہ ہو سکے گا۔ اسی پریشانی میں محمد قدیر اقبال سروری قادری نے حضور مرشد کریم حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کو فون کیا اور تمام احوال سنا کر مہربانی کی درخواست کی تو آپ مدظلہ الاقدس نے فرمایا ''اللہ پاک مہربانی فرمائے گا۔'' محمد قدیر اقبال سروری قادری نے ڈرائیور سے کہا کہ آپ گاڑی کو آہستہ آہستہ جڑانوالہ شہر تک لے جائیں اور کمپنی سے کہیں کہ وہ فیصل آباد سے مکینک جڑانوالہ بھیج دے، ہم غسلِ مزار پاک کی تقریب میں نہ سہی عرس کی محفل میں تو پہنچ جائیں۔ ڈرائیور نے جیسے ہی گاڑی کو ایک یا دو کلومیٹر تک آہستہ رفتار سے چلایا تو اچانک گاڑی کا پریشر ورکنگ کنڈیشن میں آ گیا اور گاڑی تیز رفتار سے چل پڑی اور قافلہ عین اسی وقت دربار پاک پر پہنچ گیا جب حضور مرشد کریم مزار پاک میں غسل اور چادر پوشی کے لیے داخل ہوئے۔ گاڑی کا عملہ حیران تھا کہ گاڑی میں یقینی طور پر فالٹ موجود تھا اور انہوں نے اس بات کی تسلی کر کے ہی مکینک کو بلوایا تھا۔ یقیناً یہ مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی دعا کی برکت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی غیبی مدد تھی جو قافلہ کے شاملِ حال رہی۔

❁ عرس سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے اگلے روز 24۔ اکتوبر 2016ء کو سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس اوچ شریف اور احمد پور شرقیہ میں ان ساتھیوں کے گھر ملاقات کے لیے تشریف لے گئے جنہوں نے خلوص اور محبت سے عرس سیّد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے انتظامات میں حصہ لیا اور محنت سے جانی و مالی ڈیوٹیاں ادا کیں۔ احمد پور شرقیہ میں جب آپ مدظلہ الاقدس ضیاء الغنی سروری قادری کے گھر تشریف فرما تھے تو ان کی بھتیجی اریبہ دختر فقیر اللہ کھیلتے ہوئے اچانک گھر کی دوسری منزل سے اٹھارہ فٹ کی بلندی سے پختہ فرش پر گر گئی۔ جب بچی کو اٹھایا گیا تو سب یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ بچی کو کسی قسم کی ظاہری یا اندرونی چھوٹ نہیں آئی۔ یہ یقیناً ان فقرا کاملین کی نظرِ رحمت اور تصرف کی بدولت ہے۔

❁ سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اور شبیہِ غوث الاعظم سلطان العاشقین حضرت سخی

Marfat.com

سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس سے عقیدت ومحبت رکھنے والے ''محمد سہیل لکی'' جن کا تعلق سرگودھا سے ہے' عرس پاک میں شامل ہوئے۔محمد سہیل کے پاؤں پر تین ماہ سے زخم تھا جو بہت علاج کے باوجود ٹھیک نہیں ہوا۔سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر اطہر کو جب آبِ زم زم اورعرقِ گلاب سے غسل دیا گیا تو حاضرینِ محفل نے اس پانی کو جو سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دستِ مبارک اور حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی تربت مبارک کو چھو کر گرا تھا، تبرک کے طور پر اپنے چہروں اور قلب پر لگایا۔ محمد سہیل نے بھی اس متبرک پانی کے چند قطرے اپنے زخم پر لگائے۔جب وہ عرس مبارک سے واپس گھر پہنچا تو اس نے دیکھا کہ معجزانہ طور پر نہ صرف اس کا زخم ٹھیک ہو چکا تھا بلکہ اس کا نشان تک باقی نہ رہا جو علمِ طب کے مطابق اتنی جلدی ممکن نہ تھا۔

❁ اس عرس پاک کی برکت سے آپ مدظلہ الاقدس کی جماعت پر جو مہربانیاں کی گئیں ان کے اثرات بہت جلد ظاہر ہونا شروع ہو گئے۔خالص مریدین کو عشقِ مرشد کی نعمت سے اس قدر مالا مال کیا گیا کہ بیشتر طالبوں، جن میں مرد اور خواتین دونوں شامل ہیں کو مرشد کی شان میں شاعری کی توفیق حاصل ہوئی۔یہ مریدین خود بھی اس صلاحیت کے ملنے پر خوشگوار حیرت میں مبتلا ہیں۔اور سب سے اہم بات یہ ظاہر ہوئی کہ عرصہ دراز سے جماعت میں پوشیدہ منافقین ظاہر ہونا اور بھاگنا شروع ہو گئے۔

❁ محمد یٰسین سروری قادری اپنا مشاہدہ بیان کرتے ہیں کہ عرس کے اگلے دن لاہور واپسی سے قبل جب سیّد محمد عبداللہ شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے محل پاک پر الوداعی حاضری کے لیے سب مریدین سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے ساتھ گئے تو میں مزار کے ایک کونے میں بیٹھا اپنے مرشد پاک کے نورانی چہرے کو محویت کے عالم میں دیکھ رہا تھا۔اچانک میرے کندھے کے قریب سے ایک ہاتھ بلند ہوا اور مرشد پاک کی طرف اشارہ کیا اور ساتھ ہی میں نے ایک غیبی آواز سنی ''ایسے ہوتے ہیں شبیہِ غوث الاعظم''۔

Marfat.com

باب 11

شرح القابات

اللہ پاک کا اپنے محبوبین کے لیے ہمیشہ سے طریقہ رہا ہے کہ وہ انہیں ان کی خاص صفات اور مقام کے مطابق القابات عطا کرتا ہے تا کہ دنیا ان کی شانِ محبوبیت سے آگاہ ہو جائے۔ اللہ نے قرآن میں اپنے محبوب نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو انتہائی محبت بھرے اسماء والقابات سے پکارا ہے۔ کہیں یٰسین وطٰہٰ تو کہیں مزمل و مدثر۔ شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو بھی ایسے القابات عطا کیے گئے جن سے ان کا مقام و مرتبہ اور دین کے لیے ان کی خدمات کا اظہار ہوتا ہے جیسا کہ غوث الاعظم، محی الدین، پیر دستگیر اور بازِ اشہب۔ سلسلہ سروری قادری میں بھی یہ طریقہ ہے کہ اس سلسلے کے تمام مشائخ کو مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان کی اس خاص صفت کی بنا پر القابات سے نوازا جاتا ہے جو ان کا کمال ہوتی ہے، انہیں دیگر اولیا سے ممتاز کرتی ہے، جس کے تحت ان کی زندگی بسر ہوتی ہے اور جو ان کی دیگر صفات پر حاوی ہوتی ہے۔ جیسا کہ عارفوں کے بادشاہ اور سلطان حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کا لقب سلطان العارفین ہے۔ پیر سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ نے ترکِ دنیا میں کمال حاصل کیا لہٰذا ان کا لقب سلطان التارکین ہے۔ پیر محمد عبدالغفور شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے کامل صبر کی بنا پر ان کا لقب سلطان الصابرین ہے۔ پیر بہادر علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ کی روحانی بلند پروازی کی بنا پر انہیں شہبازِ عارفاں کا لقب عطا کیا گیا۔ سلطان محمد عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ کے کمالِ ولایت کی بنا پر انہیں سلطان الاولیا کا لقب ملا اور سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کے سلطان الفقر ششم کے مرتبے کی بنا پر ان کا لقب سلطان الفقر ہے۔ حضرت سخی

Marfat.com

سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کو بھی ان کے مقام و مرتبے کے اظہار اور ان کی فقر کے لیے خدمات کو سراہنے کے لیے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے القابات عطا کیے گئے ہیں۔ ذیل میں ان تمام القابات کی تفصیل درج ہے جو آپ مدظلہ الاقدس کے نام کا حصہ ہیں یا رہے ہیں۔

سلطان محمد

حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ نے سلسلہ سروری قادری اور فقر کو جو عروج عطا فرمایا اس کی بنا پر ان کے بعد آنے والے تمام مشائخ سروری قادری کو ان کے سلسلہ سے نسبت کے اظہار کے لیے ''سلطان محمد'' کا لقب عطا کیا جاتا ہے جو ان کے نام کا مستقل حصہ بن جاتا ہے۔ ''سلطان'' کا لقب ان کے اپنے زمانے میں فقر کا بادشاہ ہونے کی علامت بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الرحمٰن میں انسانِ کامل کی شان کے اظہار کے لیے بھی ''سلطان'' کا لقب استعمال فرمایا ہے:

☆ یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ط لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطَانٍ (الرحمن۔33)

ترجمہ: اے گروہِ جن وانس! اگر تم میں ہمت ہے تو آسمانوں اور زمین کے کناروں سے باہر نکل کر دکھاؤ، ہرگز نہ نکل سکو گے بغیر سلطان کے۔

مسندِ تلقین وارشاد سنبھالتے ہی یہ لقب ان کے نام کا حصہ بن جاتا ہے۔ حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے جب اپنے مرشد حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کے دسمبر 2003ء میں وصال کے فوراً بعد مسندِ تلقین وارشاد سنبھالی تو غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ، حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ اور پیر بہادر علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے حکم پر ''سلطان محمد'' کا لقب باقاعدہ طور پر ان کے نام کا حصہ بنا دیا گیا۔ آپ مدظلہ الاقدس کی شان یہ ہے کہ باطنی دنیا میں تمام اولیا اللہ آپ کو محبت سے ''سلطان محمد'' کے لقب سے ہی پکارتے ہیں جیسا

Marfat.com

کہ سیّد محمد عبداللہ شاہ رحمتہ اللہ علیہ کو ''شاہ صاحب''، پیر محمد عبدالغفور شاہ رحمتہ اللہ علیہ کو ''پیر محمد'' اور پیر بہادر علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ کو ''پیر صاحب'' کہہ کر پکارا جاتا ہے۔

سلطان العاشقین

سلطان العاشقین کا لقب آپ مدظلہ الاقدس کو آپ کے عشقِ حقیقی کی باکمال صفت کی بنا پر مجلسِ محمدی سے ستمبر 2012ء میں عطا ہوا جب آپ نے سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے محل پاک کی نئے سرے سے تعمیر ہر مخالفت اور رکاوٹ کے باوجود مکمل کروائی اور ان کا عرس شاندار طریقے سے منعقد کروانے کے ساتھ ساتھ ان کا کئی سال سے بند فیض بھی جاری کروایا۔ البتہ اس وقت یہ لقب مخفی رکھا گیا، حالانکہ آپ مدظلہ الاقدس اپنے اس لقب سے بخوبی واقف تھے، کیونکہ سروری قادری مشائخ اپنے نام و مرتبہ کی شہرت کبھی نہیں چاہتے بلکہ وہ تو خود کو دنیا سے مخفی رکھ کر صرف اللہ، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور اولیا کرام کی طرف سے لگائی گئی ذمہ داریوں کو تندہی سے ادا کرنے میں مصروفِ عمل رہتے ہیں۔ لیکن اللہ جس کو چن لیتا ہے اور جس کی شان دنیا کو بتانا چاہتا ہے اس کو لاکھ چاہنے پر بھی چھپایا نہیں جا سکتا جیسا کہ حضرت سخی سلطان باھُوؒ فرماتے ہیں:

بو کستوری دی چھپدی ناہیں، بھانویں دے رکھیے سَے پلّے ھُو
انگلیں پچھے دینہہ ناہیں چھپدا، دریا نہ رہندے ٹھلّے ھُو

جب محترمہ عنبرین مغیث سروری قادری صاحبہ آپ مدظلہ الاقدس کی تصنیفِ مبارکہ ''مجتبیٰ آخر زمانی''[1] کا انگریزی ترجمہ The Spiritual Guides of Sarwari Qadri Order

---

[1] حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی تصنیفِ مبارکہ جس میں حضرت سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ سے لے کر سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علیؒ تک تمام سروری قادری مشائخ کی حیات و تعلیمات کا احاطہ کیا گیا ہے۔

Marfat.com

کرنے میں اپنی ساتھی مریدین محترمہ یاسمین خورشید ملک سروری قادری صاحبہ اور محترمہ نین تارا سروری قادری صاحبہ کے ساتھ مصروف تھیں تو ان کے ذہن میں یہ خیال آیا کہ کتاب کے شروع میں تمام مشائخ کے القابات کا ذکر تفصیل سے دیا جائے۔ ان القابات کو لکھتے ہوئے جب وہ اپنے مرشد سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے اسمِ گرامی پر پہنچیں تو ان کے دل میں یہ سوال اٹھا کہ جس طرح گزشتہ مشائخ کے القابات سلطان العارفین، سلطان التارکین، سلطان الصابرین ہیں اس طرح ہمارے مرشد پاک کا لقب کیا ہے؟ انہوں نے وضو کر کے ذکر و تصورِ اسمِ اَللّٰہُ ذات کیا اور دعوت پڑھی اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں حاضری دے کر اپنی یہ عرض پیش کی تو انہیں سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُوؒ اور سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہؒ نے آگاہ فرمایا کہ آپ کے مرشد پاک کا لقب ''سلطان العاشقین'' ہے جو انہیں ان کے عشقِ حقیقی اور عشقِ مرشد کی بنا پر عطا کیا گیا ہے۔

واقعی آپ مدظلہ الاقدس سلطان العاشقین ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس نے نہ صرف خود اپنی تمام عمر اللہ، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور اللہ کے محبوب اولیا کے عشق میں گزاری بلکہ اپنے مریدین کو بھی عشقِ حقیقی کی یہ نعمت عطا فرما رہے ہیں۔ عشق کے بغیر دیدارِ الٰہی اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری جیسے ماورائے عقل اعلیٰ ترین روحانی مراتب تک پہنچنا ناممکن ہے۔ عشق کی قوت ہی ایک مسلمان کو تصدیق بالقلب کے مرتبے تک پہنچا کر مومن بناتی ہے۔ عشق ہی مردار دنیا کے طالب کو طالبِ مولیٰ بناتا ہے، عشق کے بغیر حق کی پہچان ناممکن ہے۔ حضرت میاں محمد بخشؒ فرماتے ہیں:

جنہاں عشق خرید نہ کیتا عیویں آ بھگتے
عشق باہجھ محمد بخشا کیا آدم کیا کتے

عشقِ حقیقی کی یہ نعمت جو پہلے صرف خاص الخاص اولیا تک محدود تھی اب سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے عام کی جا چکی ہے۔ جو آنا چاہے در کھلا ہے

Marfat.com

ورنہ اللہ بے نیاز ہے۔

شبیہِ غوث الاعظم

حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کو ان کی دینِ محمدی کو حیاتِ نو عطا کرنے اور فقرِ حقیقی کو دنیا بھر میں عام کرنے کی کاوشوں کے اعتراف کے طور پر شبیہِ غوث الاعظم کا لقب مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عطا کیا گیا۔ امتِ مسلمہ کی ہدایت اور احیائے دین کے لیے یہ لقب آپ مدظلہ الاقدس کی جدوجہد اور کاوشوں کا اجمالی تعارف پیش کرتا ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس کی مریدِ خاص آمنہ کاشان کو پیر سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے محل پاک پر حاضری کے دوران باطنی طور پر مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری حاصل ہوئی جس میں انہیں آگاہ کیا گیا کہ ان کے مرشد کی دین کے لیے خدمات کو سراہتے ہوئے بارگاہِ غوث الاعظم رضی اللہ عنہٗ سے شبیہِ غوث الاعظم کا لقب عطا فرمایا گیا ہے۔

آپ مدظلہ الاقدس کی یہ دلیل رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ دینِ حق کی تجدید کے لیے آپ سے ویسا ہی کام لے لے جیسا حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہٗ سے لیا تھا۔ اس دلیل کو پورا کرنے کے لیے آپ مدظلہ الاقدس نے دن رات جدوجہد کی اور حقیقی اسلام یعنی فقر کو دنیا بھر میں عام کرنے کے لیے انقلابی اقدامات کیے۔ بقول اقبالؒ

لفظ 'اسلام' سے اگر یورپ کو کد ہے تو خیر
دوسرا نام اسی دین کا ہے فقرِ غیور

اسلام کے اسی حقیقی روپ یعنی فقر کے احیا و تجدید کے لیے آپ مدظلہ الاقدس نے دعوت و تبلیغ کا ہر ذریعہ استعمال کیا۔ محافل، تقاریر و بیانات، سوشل میڈیا، کتب، ویب سائٹس، اولیا کی کتب کے تراجم و تفاسیر، ملک بھر کے تبلیغی دورے، آڈیو ویڈیوز وغیرہ' اور ان تمام شعبہ جات کو چلانے کے

Marfat.com

لیے پیشہ ورانہ ماہرین کی خدمات لینے کی بجائے اپنے ہی مریدین کو اپنی باطنی توجہ سے بے حد محنت کے بعد تیار کیا۔ ان کا تزکیہ نفس و تجلیہ روح فرما کر انہیں وہ باطنی بصیرت عطا کی جس کی بدولت وہ اپنے اپنے شعبہ سے منسلک ذمہ داریاں احسن طریقے سے اللہ کی رضا کے مطابق نبھا سکیں۔ آج کے مادہ پرست اور فرقہ پرست دور میں حقیقی دین کو عام کرنا آسان کام نہیں اور آپ مدظلہ الاقدس نے اس مقصد کی تکمیل کے لیے بے حد مخالفت کے باوجود کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا۔ آپ مدظلہ الاقدس کی محنت کی بدولت آج فقر دنیا بھر میں عام ہو رہا ہے۔ دنیا بھر سے لوگ سلطان الفقر پبلیکیشنز (رجسٹرڈ) اور ڈیجیٹل پروڈکشنز کی آن لائن کتب اور میگزین پڑھ کر اور ویب سائٹس دیکھ کر بیعت ہو رہے ہیں۔ دینِ حقیقی کی تلاش میں اِدھر اُدھر بھٹکنے والوں کو راہ مل گئی ہے اور اقبال کی یہ امید پوری ہونے کو ہے:

اب تیرا دور بھی آنے کو ہے اے فقرِ غیور
کھا گئی روحِ فرنگی کو ہوائے زر و سیم

پس جس طرح غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے دینِ حنیف کو زندہ کیا اسی طرح آپ مدظلہ الاقدس بھی دن رات اسی جدوجہد میں مصروف ہیں۔ اور یہ کہنا ہرگز بے جا نہ ہوگا کہ آپ مدظلہ الاقدس نے مسندِ تلقین و ارشاد سنبھالنے کے بعد کے تیرہ سالوں میں تین صدیوں کا کام کر دیا جو فقر و تصوف کی دنیا میں اگلی تین صدیوں تک کے لیے کافی رہے گا اور رہنمائی کرتا رہے گا۔

حدیثِ مبارکہ ہے:

☆ عن ابو ھریرہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ عَلٰی رَأسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَنْ یُجَدِّدُ لَھَا دِیْنَھَا (سنن ابی داؤد۔ 4291)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''اللہ اس امت کے لیے ہر صدی کی ابتدا میں ایک ایسے شخص کو مبعوث فرمائے گا جو اس کے لیے اس کے دین کی تجدید کرے گا۔''

Marfat.com

سیّدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اپنے دور کے مجدد تھے۔ آپؒ 470 ہجری بمطابق 1078 عیسوی اسی دنیا میں تشریف لائے۔ طویل ریاضت ومجاہدے کے بعد آپؒ 521 ہجری بمطابق 1128 عیسوی میں مسندِ تلقین پر فائز ہوئے اور مجدد بن کر دنیا میں ظاہر ہوئے یعنی ہجری صدی کا بھی آغاز تھا اور عیسوی صدی کا بھی۔ اسی طرح شبیہ غوث الاعظم حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے بھی مسندِ تلقین وارشاد اپنے مرشد حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کے دسمبر 2003ء میں وصال کے بعد جنوری 2004ء بمطابق 1424 ہجری میں سنبھال لی یعنی ہجری صدی کا بھی آغاز اور عیسوی صدی کا بھی آغاز۔

حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہٗ دوسری ہزارویں صدی عیسوی کے آغاز میں بطور مجدد ظاہر ہوئے اور شبیہِ غوث الاعظم تیسری ہزارویں صدی عیسوی کے آغاز میں بطور مجدد ظاہر ہوئے۔

حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہٗ کی شان بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

☆ عارف باللہ محبوبِ ربانی، قدرتِ سبحانی پیر دستگیر شاہ عبدالقادر جیلانیؒ کا زندگی بھر یہ معمول رہا کہ آپؒ ہر روز پانچ ہزار طالب مریدوں کو شرک وکفر سے پاک کرتے رہے، تین ہزار کو وحدانیتِ اَلّا اللہ میں غرق کر کے فقر میں اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللہ (ترجمہ: فقر جب کامل ہوتا ہے تو وہی اللہ ہے) کے مرتبہ پر پہنچاتے رہے اور دو ہزار کو مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری میں پہنچاتے رہے۔ آفتاب کی طرح روشن حضوری کا یہ فیض بخش سلک سلوک قادری طریقہ میں باطنی توجہ، حاضراتِ اسم اَللّٰہُ ذات، ذکر وکلمہ طیبہ اور ذوق وسخاوت وتصور وتصرف کے ذریعے ایک دوسرے تک منتقل ہوتا چلا آ رہا ہے اور منتقل ہوتا رہے گا اور قیامت تک دونوں جہانوں کو روشن و فیض یاب کرتا چلا جائے گا۔ (کلید التوحید کلاں)

حضوری کا یہ فیض بخش سروری قادری طریقہ جب منتقل ہوتے ہوتے حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس تک پہنچا تو آپ مدظلہ الاقدس نے بھی غوث الاعظم رضی اللہ عنہٗ کے نقشِ قدم

Marfat.com

پر چلتے ہوئے اس مادہ پرستی کے دور میں جہاں طالبانِ مولیٰ ہی خال خال ملتے ہیں، محض اپنی نگاہِ کامل کے فیض اور ذکر اسمِ اَللّٰہُ ذات کی برکت سے ہزاروں مریدوں کے دل سے حبِ دنیا نکال کر اسے عشقِ حقیقی کی نعمت سے مالا مال کیا اور تزکیہ نفس کے بعد انہیں مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری اور دیدارِ الٰہی کے اعلیٰ ترین روحانی مراتب تک پہنچایا اور پہنچا رہے ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس پیر محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ کی طرح روحوں کو حیاتِ نو عطا فرماتے ہیں، انہیں اللہ سے ہم کلام ہونے کی قوت عطا کرتے ہیں، بس شرط یہ ہے کہ طالب صادق ہو منافق اور ریا کار نہیں۔ اس دور میں یہ کرامت ایک معجزہ ہی ہے اور اس بنا پر بھی آپ مدظلہ الاقدس کو شبیہِ غوث الاعظم کا لقب عطا کیا گیا ہے۔

اگر حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی پوری زندگی پر نگاہ ڈالی جائے تو حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہٗ کی حیاتِ طیبہ کی طرح ان کی حیات بھی جدوجہد اور مجاہدے سے بھرپور ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس کی زندگی کا pattern (نمونہ) ہو بہو حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہٗ کی زندگی سے ملتا ہے۔ دورانِ حمل آپ مدظلہ الاقدس کی والدہ کے تجربات، بچپن میں آپ کے چہرے کی نورانی کشش اور فقرا کا آپ کے بارے میں پیشن گوئیاں کرنا، لڑکپن سے ہی مالی مشکلات کی وجہ سے تنگی وعسرت میں گزر بسر کرنے کے لیے محنت مشقت کا آغاز کر دینا، زمانہ طالب علمی بھی اسی مشقت وتکلیف میں گزارنا، ذہانت کے باعث اساتذہ کا منظورِ نظر ہونا، جوانی میں ہی اللہ کی تلاش کے لیے مجاہدے وریاضت کا آغاز کر دینا، اس ریاضت کے دوران سب سے پہلے باطن میں سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہٗ سے روحانی تعلق استوار ہونا، ان سے اسمائے حسنہ کا ذکر اور علم لدّنی حاصل کرنا، انہی کے حکم پر مرشد کی تلاش کا آغاز کرنا، مرشد کی صحبت میں بہت کم وقت گزارنا (صرف پانچ سال)، مسندِ تلقین وارشاد سنبھالنے کے بعد کی جدوجہد، حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہٗ کے زمانہ میں اسلام کی زبوں حالی اور فرقہ واریت کی انتہا اور آپ مدظلہ الاقدس کے زمانے میں اسلام کی حالت اور فرقہ پرستی کی بھرمار، اس فرقہ پرستی کے خاتمے کے لیے آپ مدظلہ الاقدس

Marfat.com

کی کوششیں، غرض پوری حیات حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہٗ کی حیات کے نمونہ پر ہے، حتیٰ کہ آپ کا باطنی مجاہدہ بھی اسی قدر شدید ہے جس قدر حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہٗ کا تھا۔ آپ مدظلہ الاقدس خود فرماتے ہیں ''جس قدر ظاہری باطنی آزمائشوں سے ہم گزرے ہیں اگر وہ کسی پہاڑ پر گزرتیں تو وہ بھی ریزہ ریزہ ہو جاتا۔''

اس ضمن میں آپ مدظلہ الاقدس کی مریدِ خاص انیلا راجپوت کا روحانی مشاہدہ بھی قابلِ ذکر ہے۔ وہ بتاتی ہیں:

☆ ایک روز میں دعوت پڑھ کر مجلسِ محمدی میں حاضر ہوئی تو کھلی آنکھوں سے مشاہدہ کیا کہ حضور غوث الاعظمؓ تشریف لائے ہیں اور ہمارے مرشد حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے متعلق فرمایا ''یہ بہت انمول ہیں۔ دنیا کو ان کے مقام و مرتبہ کی خبر نہیں''۔ پھر فرمایا ''یہ میں ہیں اور میں یہ ہوں۔ ان کے پیچھے پیچھے چلنے والا فلاح پائے گا۔''

آنے والا وقت انشاء اللہ ایسی بہت سی مزید نشانیاں ظاہر کرے گا جن سے آپ مدظلہ الاقدس کے شبیہِ غوث الاعظم ہونے کی تصدیق ہو جائے گی۔

آفتابِ فقر

شبیہِ غوث الاعظم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے فقر کو جو عروج عطا فرمایا ہے اس بنا پر آپ کے مرشد سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کی جانب سے آپ کو آفتابِ فقر کا لقب عطا فرمایا گیا ہے۔ بلاشبہ آپ فقر کے آفتاب ہیں جو تمام عالم میں فقر کی روشنی پھیلا رہے ہیں اور یہی لقب آپ مدظلہ الاقدس کی والدہ محترمہ کے اس خواب کی تعبیر ہے جو انہوں نے آپ مدظلہ الاقدس کے حمل کے دوران دیکھا تھا۔ آپ ہی کی مبارک ہستی وہ ذات ہے جس کی وجہ سے فقر اب دنیا کے اندھیروں میں چھپا نہیں رہا بلکہ آفتاب

Marfat.com

بن کر طلوع ہو رہا ہے اور دونوں جہان کو روشن کر رہا ہے۔ جس طرح آفتاب بلا امتیاز ہر نوع کو توانائی اور روشنی دیتا ہے آپ مدظلہ الاقدس بھی بلا امتیاز ہر قوم و مذہب، رنگ و نسل اور ہر فرقہ کے افراد کو جو ہدایت کی طلب لے کر حاضر ہوتا ہے اپنے فیضِ فقر سے نواز دیتے ہیں۔ سبحان اللہ آفتابِ فقر کے اس لقب کے متعلق بھی آپ مدظلہ الاقدس کی مریدِ خاص آمنہ کاشان کو دورانِ حضوریٔ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آگاہ کیا گیا تھا اور سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ نے انہیں بتایا کہ جس طرح رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اسم پاک زمین پر تو محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) ہے لیکن آسمانوں پر احمد ہے اور شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا زمین پر لقب غوث الاعظم ہے لیکن آسمانوں پر بازِ اشہب ہے اسی طرح آپ کے مرشد سلطان محمد نجیب الرحمٰن کا لقب زمین پر تو سلطان العاشقین اور شبیہِ غوث الاعظم ہے لیکن آسمانوں پر آفتابِ فقر ہے۔

سلطان العاشقین آپ مدظلہ الاقدس کا باطنی حقیقی وصف ہے جبکہ شبیہِ غوث الاعظم آپ کا ظاہری اور علمی وصف ہے جس طرح حضرت امام حسینؓ کا باطنی لقب امامِ عاشقاں ہے جبکہ ظاہری لقب سیّد الشہدا ہے۔

حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ اپنی شہرہ آفاق تصنیف رسالہ روحی شریف میں فرماتے ہیں ''آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے زبانِ گوہر فشاں سے مجھے مصطفیٰ ثانی اور مجتبیٰ آخر زمانی فرمایا ہے''۔ 'مصطفیٰ' اور 'مجتبیٰ' دونوں القاب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے خاص ہیں۔ دونوں کے لغوی معنی چنا ہوا، انتخاب کیا ہوا، پسندیدہ اور برگزیدہ کے ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت سلطان باھُوؒ کو خود ''مصطفیٰ ثانی'' اور ''مجتبیٰ آخر زمانی'' کا لقب عطا فرمایا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ آخری زمانہ میں جب گمراہی عام ہوگی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات روشنی کا مینار ہوں گی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کو لے کر کھڑا ہونے والا کوئی فرد لوگوں کی ہدایت کا موجب بنے گا اور اس کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی روحانی راہنمائی حاصل ہوگی کیونکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا تو وصال ہوئے تین سو بتیس سال سے زائد عرصہ گزر چکا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ اِرشاد بھی سینہ بہ سینہ منتقل ہوتا آیا ہے ''جب گمراہی عام

Marfat.com

ہوجائے گی، باطل حق کو ڈھانپ لے گا، فرقوں اور گروہوں کی بھرمار ہوگی' ہر فرقہ خود کو حق پر اور دوسروں کو گمراہ سمجھے گا' گمراہ فرقوں اور گروہوں کے خلاف بات کرتے ہوئے لوگ گھبرائیں گے اور علمِ باطن کا دعویٰ کرنے والے اپنے چہروں پر ولایت کا نقاب چڑھا کر درباروں اور گدیوں پر بیٹھ کر لوگوں کو لوٹ کر اپنے خزانے اور جیبیں بھر رہے ہوں گے تو اس وقت میرے مزار سے نور کے فوارے پھوٹ پڑیں گے۔''

اس قول سے مراد بھی یہی ہے کہ گمراہی کے دور میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا کوئی غلام آپ کی روحانی راہنمائی میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی روحانی تعلیماتِ حق کو لے کر کھڑا ہوگا، گمراہی کو ختم کرے گا، دینِ حق کا بول بالا کرے گا اور دینِ حنیف پھر سے زندہ ہوجائے گا۔

سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ نے پنجابی ابیات کے ذیل کے مصرعوں میں اسی طرف اشارہ فرمایا ہے:

چڑھ چناں تے کر رُشنائی، ذکر کریندے تارے ھُو
گلیاں دے وِچ پھرن نمانے، لعلاندے ونجارے ھُو

مفہوم: اے میرے فقر کے چاند! تو جلد طلوع ہو اور اپنی نگاہِ کامل سے اس دنیا کو جو ظلمت و تاریکی میں ڈوب چکی ہے' نورِ الٰہی سے منوّر کردے۔ طالبانِ مولیٰ حق تعالیٰ کی طلب میں اِس گمراہ دور میں بھٹک رہے ہیں اور تیرے جیسے ہادی کا انتظار کر رہے ہیں۔ تیرے منتظر یہ طالبانِ مولیٰ جو معرفتِ الٰہی کے غواص اور جوہر شناس ہیں' دربدر تیری تلاش اور جستجو میں پھر رہے ہیں (یعنی حق کی تلاش میں کسی راہنما کی پیروی کرتے ہیں تو کچھ عرصہ بعد ہی وہ دھوکہ باز اور جعل ساز نکل آتا ہے یعنی ہے تو لومڑی لیکن شیر کی کھال پہن کر نقلی شیر بنا ہوا ہے اس لیے ہر شخص تیرے جیسے ہادی اور راہنما کا انتظار کر رہا ہے جو اُمت کی کشتی کو پار لگا دے)۔

چڑھ چناں تے کر رُشنائی، تارے ذِکر کریندے تیرا ھُو
تیرے جیہے چن کئی سَے چڑھدے، سانوں سجناں باجھ ہنیرا ھُو
جتھے چَن اساڈا چڑھدا، اُوتھے قدر نہیں کُجھ تیرا ھُو

Marfat.com

مفہوم: اے فقر کے چاند (انسانِ کامل، فقیرِ کامل)! تو جلد طلوع (ظاہر) ہو کر اس ظلمت کدہ کو اللہ کے نور سے منوّر کر دے۔ طالبانِ مولیٰ اور مومنین تیرا ہی انتظار کر رہے ہیں۔ سینکڑوں مصنوعی چاند تیرا روپ دھار کر طلوع ہو چکے ہیں اور اُمت کو دھوکہ دے چکے ہیں لیکن تیرے بغیر اے محبوب! دنیا ظلمت کدہ ہے۔ جہاں ہمارا چاند (محبوب) طلوع ہوگا وہاں دوسرے (مصنوعی) چاند کی روشنی جو اصل میں ظلمت ہے، ختم ہو جائے گی اور یہ جو دھوکہ باز راہنما بن کر اُمت کو دھوکہ دے رہے ہیں، بھاگ جائیں گے۔

بے شک آپ مدظلہ الاقدس کی مبارک ہستی ہی فقر کا آفتاب بھی ہے اور چاند بھی جو اندھیروں کی روشنی ہے کیونکہ آپ ہی وہ ہستی ہیں جو گمراہی کے اس دور میں حضرت سلطان باھُوؒ کی تعلیمات کو لے کر کھڑے ہیں، ان کی کتب کا اردو کے ساتھ ساتھ تاریخ میں پہلی بار انگریزی میں بھی ترجمہ کروا رہے ہیں اور اسے انٹرنیٹ اور ویب سائٹس کے ذریعے دنیا بھر میں عام کر رہے ہیں۔ لہٰذا مصطفیٰ ثانی اور مجتبیٰ آخر زمانی کے القاب بھی آپ مدظلہ الاقدس پر ہی صادق آتے ہیں۔

خاتون طالبِ مولیٰ شازیہ تبسم سروری قادری آپ کے القابات شاعری میں بہت خوبصورتی سے یوں بیان کرتی ہیں:

عاشقاں دا او سلطان سدیوے
فقر دا او آفتاب دسیوے
شبیہ او غوث الاعظم وکھیوے
سچا راہ سلطان محمد والا، جس وچ ربّ لبھیوے

خادم سلطان الفقر

یہ لقب آپ مدظلہ الاقدس نے اپنے مرشد سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ

Marfat.com

سے عشق اور ان کی بارگاہ میں عاجزی کے اظہار کے لیے خود اپنے نام کا حصہ بنایا تھا جیسا کہ حضرت احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت فضیل بن عیاضؒ سے درخواست کی کہ مجھے کچھ نصیحت فرمائیں تو انہوں نے فرمایا ''خادم بنو مخدوم نہ بنو کیونکہ خادم بننے میں ہی فضیلت ہے''۔ یہ لقب آپ مدظلہ الاقدس کے مرشد حضرت سخی سلطان محمد اصغر علیؒ کے وصال کے بعد تقریباً تیرہ سال تک آپ کے نام کا حصہ رہا۔

شانِ فقر

سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے محل پاک پر 21 جنوری 2017ء کی حاضری کے دوران آمنہ کا شان جو سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے حکم سے ہر ماہ سیّد محمد عبداللہ شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے دربار پر حاضری دیتی ہیں، کو مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ مدظلہ الاقدس کے لیے ایک اور شاندار لقب سے نوازا گیا اور بتایا گیا کہ جس طرح آسمانوں اور عرش پر آپ مدظلہ الاقدس کا لقب ''آفتابِ فقر'' ہے اسی طرح تحت الثریٰ میں آپ کا لقب ''شانِ فقر'' ہے۔ اس لقب کی تفصیل سے آگاہ کرتے ہوئے انہیں بتایا گیا کہ آپ مدظلہ الاقدس کو شانِ فقر کا لقب اس لیے عطا کیا گیا کیونکہ حضرت سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کے بعد آنے والے کسی سروری قادری مرشد کامل اکمل کی شان اور ان کی پہچان لوگوں پر واضح نہ تھی۔ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے نہ صرف اس سلسلے کو اس کی صحیح پہچان بخشی بلکہ ہر سروری قادری مرشد کے ذکر کو لوگوں میں عام کیا۔ اسی لیے تمام اولیا نے فیصلہ کیا کہ آپ کو شانِ فقر کا لقب عطا کیا جائے۔ آپ مدظلہ الاقدس نے جس وقت فقر کو پھیلانے کی ذمہ داری اٹھائی اس وقت فقر کی ظاہری عمارت بہت خستہ حال تھی۔ لوگ اس کی حقیقت سے بالکل ناواقف تھے۔ اس زمانے میں دینِ حنیف کی وہی حالت تھی جو حضور غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ کے زمانے میں تھی۔ جس طرح سیّدنا غوث

Marfat.com

الاعظمؒ نے اپنے زمانے میں فقر کی عمارت خوبصورتی سے تعمیر کی جس کی مثال آج بھی لوگ دیتے ہیں' آپ مدظلہ الاقدس نے بھی فقر کا اسی طرح نہایت مضبوط اور خوبصورت محل تعمیر کر دیا ہے۔ فقر کو اس کا وہ عروج عطا کرنے پر جس کا وہ حقدار ہے، آپ مدظلہ الاقدس کو ''شانِ فقر'' کا لقب عطا کیا گیا۔

سلطان الذاکرین

'سلطان الذاکرین' حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کا صفاتی لقب ہے جو آپ مدظلہ الاقدس کے اس کمال سے منسوب ہے کہ آپ اپنے تمام تر طالبوں کو بیعت کے فوراً بعد ذکر اسم اَللّٰہُ ذات کا آخری اور اعلیٰ ترین ذکر سلطان الاذکار ''ھُـــــو'' عطا فرماتے ہیں۔ سلطان الذاکرین کا مطلب ہے ''سلطان الاذکار ھُو کا ذکر کرنے والوں کا سلطان''۔

ایک عام انسان جب اللہ تعالیٰ سے قرب و تعلق کا سوچتا ہے تو اسے عملی طور پر حاصل کرنے کے لیے ذکرِ اللہ اختیار کرتا ہے اور ذکرِ اَللّٰہُ ہی سے اس کا قلب سکون پاتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

☆ اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (الرعد۔28)

ترجمہ: خبردار ذکر اللہ (اسم اَللّٰہُ ذات) سے ہی دلوں کو اطمینان اور سکون حاصل ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے اذکار میں سب سے بلند اور بہترین ذکر اسم اَللّٰہُ ذات کا ذکر ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشادِ مبارک ہے:

☆ طَلْبُ الْخَیْرَ طَلْبُ اللّٰہِ وَ ذِکْرُ الْخَیْرِ ذِکْرُ اللّٰہِ

ترجمہ: بہترین طلب اللہ کی طلب ہے اور بہترین ذکر اَللّٰہُ کا ذکر ہے۔

اسم اَللّٰہُ ذات کے ذکر کی چار منازل ہیں اَللّٰہُ، لِلّٰہ، لَہٗ اور ھُو۔ آخری اور انتہائی ذکر ھُو کا ذکر ہے جسے سلطان الاذکار کہتے ہیں یعنی تمام ذکروں کا سلطان۔

Marfat.com

علامہ ابنِ عربی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

❁ ھُو عارفین کا آخری اور اعلیٰ ترین ذکر ہے۔ (فتوحاتِ مکیہ جلد دوم، باب پنجم)

حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

❁ از قبرِ باھُوؒ ''ھُو'' برآید حق بنام
ذاکراں را انتہا ''ھُو'' شد تمام

ترجمہ: باھُوؒ کی قبر سے ہر وقت ''ھُو'' کی صدا بلند ہوتی رہتی ہے کیونکہ ذکرِ'' ھُو'' ذاکرین کا انتہائی ذکر ہے۔

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس ذکرِ ھُو کے متعلق فرماتے ہیں:

❁ لاھوت وہ جہان ہے جس کی حد پر معراج کی رات جبرائیل علیہ السلام نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہا تھا کہ اگر میں جبروت سے نکل کر لاھوت کی حد میں داخل ہونے کی کوشش کروں گا تو جل جاؤں گا یہاں سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تنہا سفر فرمائیں۔ لاھوت لامکان میں دیدارِ الٰہی ہے اور یہاں داخلہ ذکرِ ھُو سے ہی ممکن ہے اور یہ انسان کا شرف ہے۔ (شمس الفقرا)

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس اس روئے زمین پر وہ واحد ہستی ہیں جو اپنے ہر طالب مرید کو سلطان الاذکار ھُو کا ذکر پاس انفاس عطا فرماتے ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس نے ہی پہلی مرتبہ سلطان الاذکار ھُو کا ذکر عام کیا۔ اس سے قبل مشائخ سروری قادری یہ آخری اور انتہائی ذکر چنیدہ چنیدہ طالبانِ مولیٰ کو ہی عطا فرماتے تھے۔ آپ مدظلہ الاقدس کو لقب ''سلطان الذاکرین'' آپ کے حلقۂ مریدین نے دیا جنہوں نے آپ مدظلہ الاقدس سے یہ نعمت حاصل کی اور ہر لمحہ اس کو اپنی سانسوں میں محسوس کرتے ہیں۔

کسے بس ذکر گوید ھُو ہویدا
وجودش می شود زاں نور پیدا

ترجمہ: جس شخص کے وجود میں ذکرِ ھُو جاری ہو جاتا ہے اُس کا وجود نورِ ذات میں ڈھل جاتا ہے۔

Marfat.com

(عین الفقر)

آپ مدظلہ الاقدس کے شبیہِ غوث الاعظم ہونے کی ایک دلیل آپ مدظلہ الاقدس کو ملنے والے القابات بھی ہیں۔ حضور غوث الاعظم کے بھی کثیر القابات ہیں جیسا کہ محی الدین، پیر دستگیر، بازِ اشہب، سلطان الاولیا، غوث الاعظم اسی طرح آپ مدظلہ الاقدس کے بھی ماشاءاللہ کثیر القابات ہیں۔ بلاشبہ یہ کسی بڑے روحانی انقلاب کی آمد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بڑی شانوں کو آپ مدظلہ الاقدس کی ذات میں جمع فرما دیا ہے۔

Marfat.com

باب 12

سلطان العاشقین کی شخصیت

آپ مدظلہ لاقدس کی شان قرآن وحدیث کی روشنی میں

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی باکمال و بے مثال شخصیت کو الفاظ کے محدود دائرہ میں قید کر کے بیان کرنا ناممکن ہے۔ وہ صرف اللہ ہی ہے جو اپنے محبوبوں کی شان کو بہترین الفاظ میں بیان کرتا ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس کی شخصیت ان آیاتِ قرآنی اور احادیث کی عین عکاس ہے۔

- آپ کا وصف۔ تقویٰ

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ (الحجرات۔13)

ترجمہ: بیشک اللہ کے نزدیک تم میں سے عزت والا وہ ہے جو تقویٰ رکھتا ہے۔

- آپ کا باطن۔ آئینہ حق

اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰۃُ الرَّحْمٰنِ ترجمہ: مومن رحمٰن کا آئینہ ہے۔

- آپ کا ظاہر۔ نور

نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ ط یَھْدِی اللّٰہُ لِنُوْرِہٖ مَنْ یَّشَآءُ (النور۔35)

ترجمہ: نور پر نور ہے۔ اللہ اپنے نور کی طرف ہدایت دیتا ہے جسے چاہتا ہے۔

- آپ کا قلب مبارک۔ عرش اللہ

قَلْبُ الْمُؤْمِنِ عَرْشَ اللّٰہِ تَعَالٰی ترجمہ: مومن کا قلب اللہ کا عرش ہے۔

Marfat.com

- آپ کا مبارک وجود۔ حدیثِ قدسی کے مصداق:

☆ میرا بندہ جب زائد نوافل کے ذریعے میرے قریب ہو جاتا ہے تو میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔ پس میں اس کے کان بن جاتا ہوں وہ ان سے سنتا ہے، میں اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے، اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے۔ (بخاری شریف۔963)

- آپ کا عمل۔ صرف اللہ کے لیے

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (الانعام۔162)

ترجمہ: تم فرماؤ بیشک میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لیے ہے جو تمام عالموں کا ربّ ہے۔

- آپ کا مقام۔ لِیْ مَعَ اللّٰہ
- آپ کی شان۔ کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِیْ شَاْنٍ
- آپ کا شعار۔ محبت فاتح عالم
- آپ کا اصول۔ عمل پیہم یقینِ کامل۔
- آپ کی تعلیم۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس
- آپ کا ذکر۔ سلطان الاذکار ھُو

وَاذْکُرْ رَّبَّکَ فِیْ نَفْسِکَ تَضَرُّعًا وَّ خِیْفَۃً وَّ دُوْنَ الْجَھْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَکُنْ مِّنَ الْغٰفِلِیْنَ ○ (اعراف۔205)

ترجمہ: اور صبح وشام ذکر کرو اپنے ربّ کا، دِل میں، سانسوں کے ذریعہ، بغیر آواز نکالے خُفیہ طریقے سے، عاجزی کے ساتھ اور غافلین میں سے مت بنو۔

آپ کا اخلاق۔ تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہ ترجمہ: اللہ کے اخلاق سے متخلق ہو جاؤ۔

آپ کی تلقین۔ فَفِرُّوْٓا اِلَی اللّٰہ (الذٰریٰت۔50) ترجمہ: پس دوڑو اللہ کی طرف۔

Marfat.com

سلطان العاشقین

حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن

مدظلہ الاقدس

Marfat.com

چہرہ نورانی، للہ دی نشانی، سلطان الفقر اصغر علیؒ ثانی، عاشقاں نوں نظر آیا۔

طالب بن کے جووی تیرے در تے آیا اے ذکرِ ھُو اوہدی جھولی وچ توں پایا۔

Marfat.com

محاسن واخلاق

نگہ بلند، سخن دلنواز، جاں پر سوز
یہی ہے رختِ سفر میرِ کارواں کے لیے

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس اخلاقِ حسنہ کے اعلیٰ ترین مرتبہ پر فائز ہیں۔آپ کے اوصاف اخلاقِ نبوی کا عین نمونہ وعکس ہیں اوراس حقیقت کے غماز ہیں کہ آپ مدظلہ الاقدس مکمل طور پر قدمِ محمد ﷺ پر ہیں۔ راست بازی، تحمل و بردباری، عاجزی و انکساری، صبر واستقامت، ایفائے عہد، ادب وحیا، فہم وفراست، اعلیٰ ظرفی، بلند حوصلگی اور قوتِ برداشت آپ مدظلہ الاقدس کے نمایاں اوصاف ہیں۔ 'کرم' آپ مدظلہ الاقدس کی نگاہ کا دوسرا نام ہے، 'شفقت' کا لفظ آپ کے حسنِ عمل کو بیان کرنے کے لیے ناکافی ہے اور 'احسان' آپ کے حسنِ اخلاق کی حقیقت ہے۔ سرتاپا حسن وخوبی اور سراپا لطف وکرم آپ مدظلہ الاقدس ہی کی بابرکت ذات ہے۔

آپ مدظلہ الاقدس ایک کرشماتی اور سحر انگیز شخصیت کے مالک ہیں جو ہر خالص وجود کو اس قدر پُرکشش محسوس ہوتی ہے کہ وہ لامحالہ آپ کی طرف کھنچا چلا آتا ہے۔قریب ہونے پر آپ کے اخلاق واطوار اُسے آپ کی حسین ذات کے حصار میں یوں قید کر لیتے ہیں کہ وہ کبھی آپ سے دور نہیں ہونا چاہتا۔آپ مدظلہ الاقدس ہمیشہ سب سے مسکرا کر ملتے ہیں اور سلام کرنے میں پہل فرماتے ہیں۔آپ کا اندازِ تخاطب عزت واحترام سے بھرپور ہوتا ہے خواہ ملنے والا امیر ہو یا غریب، بڑا ہو یا بچہ۔آواز مبارک ہمیشہ دھیمی رکھتے ہیں۔ کسی نے آج تک آپ مدظلہ الاقدس کو اونچی آواز میں یا چِلا کر بات کرتے نہیں سنا۔ جب آپ سے کوئی شخص گفتگو کرتا ہے تو آپ ہمہ تن گوش ہو

Marfat.com

جاتے ہیں اور مکمل بات سن کر ہی جواب دیتے ہیں، کبھی بھی درمیان میں بات نہیں کاٹتے۔ اگر بات نامناسب یا ناگوار لگے تو مکمل خاموشی اختیار فرماتے ہیں اور اگر کوئی آپ کی تعریف کرے تو بھی خاموش ہو جاتے ہیں اور عاجزی سے صرف اتنا فرماتے ہیں کہ سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے۔

آپ مدظلہ الاقدس انتہائی دردمند دِل رکھنے والے انسان ہیں۔ کسی کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتے اور اپنے ہر مرید کے دکھ درد کو بانٹتے ہیں۔ البتہ اپنی پریشانیوں اور دکھ کا اظہار کبھی کسی سے نہیں فرماتے۔ آپ مدظلہ الاقدس نے انتہائی عظیم الشان مراتب پر فائز ہونے کے باوجود اپنے تمام مریدین کو اپنی محبت وشفقت سے اس قدر نوازا ہے کہ ہر مرید اپنا دکھ سکھ آپ کے ساتھ بانٹنا چاہتا ہے اور ہر قسم کے مسائل میں آپ سے ہی مشورہ کرنا چاہتا ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس اپنی تصنیف و تالیف اور تحریک دعوتِ فقر کی سرگرمیوں میں بے حد مصروف رہتے ہیں لیکن اس کے باوجود آپ اپنے مریدین کو پورا وقت دیتے ہیں، اپنی ذاتی ضروریات اور ذاتی معاملات کو پسِ پشت ڈال کر مرید کی بات سنتے ہیں خواہ دِن ہو یا رات کا کوئی وقت ہو۔ مریدین کو وقت دینے کی خاطر اکثر اپنے آرام اور بھوک کی بھی پروا نہیں کرتے۔ مریدوں کے مسائل سنتے، ان کے دکھ درد میں شریک ہوتے اور مسائل کے حل میں ان کی ہر ممکن ظاہری باطنی مدد فرماتے ہیں۔ آپ کی مہربانیاں صادق مریدوں کو اس بات کا یقین عطا کر دیتی ہیں کہ آپ سے زیادہ مخلص اور مہربان ان پر اس دنیا میں اور کوئی نہیں۔ یہ بات بھی حقیقت ہے کہ ہر مرید کا باطن صادق و خالص نہیں ہوتا اور آپ یہ بات جانتے بھی ہیں کیونکہ سروری قادری مرشد اپنے ہر مرید کی ہر ظاہری باطنی حالت سے بخوبی واقف ہوتا ہے، پھر بھی اگر ایسا مرید آپ کی طرف مدد کے لیے رجوع کرتا ہے تو آپ کبھی اسے خالی ہاتھ نہیں لوٹاتے حالانکہ جانتے ہیں کہ وہ مخلص نہیں اور جب تک وہ خود ناقص و ناخالص باطن کی وجہ سے آپ سے دور نہیں ہو جاتا، آپ اسے کبھی خود سے دور نہیں فرماتے اور اس پر ظاہری باطنی توجہ دیتے رہتے ہیں کہ شاید کسی دِن سدھر جائے۔ مریدوں کی بڑی بڑی غلطیاں معاف فرما دیتے

Marfat.com

ہیں، انکی پردہ پوشی فرماتے ہیں اوران کی ہر غلطی ان کے لیے کچھ سیکھنے کا ایک سبب بنا دیتے ہیں۔ بڑی حکمت سے طالب مرید کواس کی کمی اور خامی کا احساس دلا کر اسے دور کرنے اوراس کی شخصیت کو بہتر بنانے کا طریقہ سمجھاتے ہیں۔

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نہ صرف خود مریدوں کو بہت محبت وشفقت سے نوازتے ہیں بلکہ انہیں آپس میں بھی محبت واتفاق رکھنے اور ایک دوسرے کے لیے تحمل و درگزر کی روش اپنانے کی تلقین کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ مدظلہ الاقدس کے مریدین ایک محبت بھرے خاندان کی طرح رہتے اور ہر معاملہ میں ایک دوسرے سے تعاون کرتے ہیں۔

ذہانت وفراست میں آپ مدظلہ الاقدس کا کوئی ثانی نہیں ماشاءاللہ۔ نہ صرف دینی وعلمی معاملات بلکہ دنیاوی معالات میں بھی آپ مدظلہ الاقدس کے علم کی کوئی حد نہیں۔ تاریخِ اسلام، تاریخِ دنیا، جغرافیہ، سائنس، طب، تصوف، روحانیت، فقر، قانون وسیاست غرض یہ کہ ایسا کوئی علم نہیں جس پر آپ کو عبور حاصل نہ ہو۔ یوں تو اولیا اللہ علمِ لدّنی کی بدولت بھی کائنات کے تمام تر علم سے آگاہ ہوتے ہیں لیکن آپ مدظلہ الاقدس کے پاس علم لدّنی اور علمِ حضوری[1] کے ساتھ ساتھ علم حصولی[2] کا بھی خزانہ ہے جس کا ثبوت آپ کی تصانیف وتعلیمات ہیں۔ جب آپ مدظلہ الاقدس کسی بھی موضوع پر گفتگو فرماتے ہیں تو یوں لگتا ہے علم کے موتی بکھیر رہے ہیں، جس کی جتنی استطاعت ہے سمیٹ لے۔ سننے والا آپ مدظلہ الاقدس کے علم کی گہرائی اور وسعت دیکھ کر حیران ہی رہ جاتا ہے حالانکہ ابھی آپ اپنے مکمل علم کو ظاہر بھی نہیں فرماتے۔ نہ صرف یہ کہ آپ کو تمام علوم پر عبور ہے بلکہ ہر ٹیکنالوجی اوراس کے استعمال سے بھی بخوبی واقف ہیں۔ فقر کو پھیلانے کے لیے آپ مدظلہ الاقدس نے سلطان الفقر ڈیجیٹل پروڈکشنز، ملٹی میڈیا ڈیزائن اینڈ ڈویلپمنٹ اور سوشل میڈیا کے شعبے قائم کیے اوران کے لیے منتخب مریدین کو خود تربیت دی، حالانکہ وہ تمام مریدین نوجوان نسل

---

[1] وہ علم جو قلب پر بلاواسطہ وارد ہوتا ہے۔ [2] جو علم کتابوں یا دوسرے ذرائع سے حاصل کیا جائے۔

Marfat.com

سے تعلق رکھتے ہیں جنہیں اس ٹیکنالوجی کا استعمال اچھی طرح آتا ہے لیکن پھر بھی انہیں آپ مدظلہ الاقدس کی رہنمائی کی ضرورت رہتی ہے کیونکہ جو کمال آپ کو ہر شعبے میں حاصل ہے وہ کسی اور کو حاصل نہیں۔ طالب مرید حیران رہ جاتے ہیں کہ آپ مدظلہ الاقدس نے ظاہری طور پر اس ٹیکنالوجی کے استعمال کے لیے کہیں سے ظاہری طور پر تربیت بھی نہیں لی پھر بھی آپ کس طرح اتنی مہارت سے اس کا استعمال جانتے ہیں۔

ذہانت کے ساتھ ساتھ محنت آپ کا خاص شعار ہے۔ آپ کی تمام زندگی محنت و جدو جہد سے عبارت ہے۔ دنیا ہو یا دین آپ نے ہر جگہ اپنی محنت کے بل بوتے پر ترقی حاصل کی۔ اللہ کی عطائیں تو ہمیشہ آپ کے ساتھ تھیں لیکن آپ مدظلہ الاقدس نے ظاہری باطنی مجاہدے میں بھی کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔ زندگی کے ہر مقصد میں خاطر خواہ کامیابی حاصل کر لینے کے باوجود آج بھی آپ محنت کے وصف پر قائم ہیں البتہ آج آپ کی تمام تر محنت خصوصاً اپنے مریدین کی ظاہری باطنی ترقی اور عموماً تمام امت مسلمہ کی فلاح کے لیے ہے۔ دیپالپور کی عسرت بھری زندگی سے لے کر لاہور کے ثروت مند حالات تک، تلاشِ حق سے لے کر عشقِ مرشد تک، طالبِ مولیٰ سے لے کر مسندِ تلقین و ارشاد سنبھالنے تک، فقر کو پھیلانے کی جدو جہد میں ماہنامہ سلطان الفقر لاہور اور تحریک دعوتِ فقر کے قیام سے آج تک آپ مدظلہ الاقدس کی زندگی کا ہر لمحہ محنت و جدو جہد میں گزرا۔ اللہ تعالیٰ آپ مدظلہ الاقدس کو مزید ہمت، قوت و صحت عطا فرمائے (آمین) کہ آپ مدظلہ الاقدس مستقبل میں بھی اس روش پر چل کر فقر کو ساری دنیا میں پھیلانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس کا اصول ہے کہ ''انسان کے ذمہ کوشش ہے'' اور آپ اس کوشش میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں رکھتے اسی لیے اللہ بھی آپ کو نوازنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتا۔ محنت کی یہ صفت آپ مدظلہ الاقدس اپنے مریدین میں بھی منتقل فرماتے ہیں اور انہیں ہمیشہ محنت و استقامت سے کام کرنے کی تلقین فرماتے ہیں۔ آپ کی محنت مریدین کے لیے محرک (inspiration) بن کر انہیں بھی ہمت عطا کرتی ہے۔

Marfat.com

محنت کے ساتھ ساتھ استقامت بھی آپ کا نمایاں وصف ہے۔ زندگی کی کوئی مشکل یا مصیبت اور مخالفین کی شدید مخالفت و مکاریاں بھی آپ مدظلہ الاقدس کو اپنی منزل تک پہنچنے سے نہ روک سکیں۔ آپ کی نگاہ اور توکل ہمیشہ اللہ کی ذات پر رہا اور ذہن و جسم عمل پیہم میں مصروف رہا۔ توکل کی انتہا اور اپنے عمل پر یقین کی بدولت ہی آپ کبھی کسی رکاوٹ یا مخالفت کو خاطر میں نہ لائے اور مسلسل منزل کی طرف بڑھتے رہے۔

یقینِ محکم، عملِ پیہم، محبت فاتح عالم
جہادِ زندگانی میں ہیں یہ مردوں کی شمشیریں

اللہ نے آپ مدظلہ الاقدس کو چٹانوں جیسا حوصلہ اور ہمت عطا فرمائی ہے جس کی بدولت آپ بڑے سے بڑے طوفان سے بھی ٹکرا جاتے ہیں اور پہاڑ جیسی آفتوں کو بھی زیر کر لیتے ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس اقبال کی اس نظم کی مکمل تفسیر ہیں:

ہر لحظہ ہے مومن کی نئی شان نئی آن
گفتار میں کردار میں اللہ کی برہان
یہ راز کسی کو نہیں معلوم کہ مومن
قاری نظر آتا ہے حقیقت میں ہے قرآن
جس سے جگر لالہ میں ٹھنڈک ہو وہ شبنم
دریاؤں کے دِل جس سے دہل جائیں وہ طوفان

غنا و سخاوت آپ مدظلہ الاقدس کا طرۂ امتیاز ہے۔ غنا[1] کا یہ عالم ہے کہ آپ کی اپنی ذات کے لیے کوئی بھی خواہش نہیں، اللہ جس حال میں رکھے آپ راضی ہیں اور سخاوت کا یہ عالم ہے کہ اپنا سب کچھ اللہ کی راہ میں دے چکے ہیں۔ ظاہری دولت اللہ کی راہ میں لٹانے کے بعد اب آپ اپنے باطنی خزانے یعنی خزانۂ فقر کو طالبانِ مولیٰ میں بانٹ رہے ہیں۔ اگر کوئی اس خزانہ کا سچے دِل سے

---

[1] بے نیازی۔ طمانیت

Marfat.com

طالب ہو اور اس کے لیے تھوڑی سی بھی خواہش و کوشش کا اظہار کرے تو آپ مدظلہ الاقدس اسے بے حد و بے انتہا نوازتے ہیں۔ البتہ ناقدروں کے لیے یہ خزانہ نہیں ہے۔

خاکی و نوری نہاد ، بندۂ مولا صفات
ہر دو جہاں سے غنی ، اس کا دِل بے نیاز

عاجزی وانکساری آپ کا کمال ہے۔ اس قدر اعلیٰ مراتب پر فائز ہونے کے باوجود خود کو ایک عام انسان ظاہر کرتے ہیں، مریدوں میں گھل مل کر رہتے ہیں، غریبوں پر زیادہ شفقت فرماتے ہیں اور انہیں قریب بٹھاتے ہیں۔ آپ کے لیے فضیلت کا معیار صرف تقویٰ ہے مال و دولت یا رتبہ نہیں۔ انتہائی سادہ اور نفیس طبیعت کے مالک ہیں، کھانے میں زیادہ تکلف پسند نہیں فرماتے۔ جو سامنے رکھ دیا جائے کھا لیتے ہیں۔ کھانے میں نقص نکالنے کو اچھا نہیں سمجھتے۔ سادہ غذا زیادہ رغبت سے کھاتے ہیں البتہ دعوت وغیرہ پر پُرتکلف کھانا بھی خوشی سے تناول فرما لیتے ہیں۔ لباس اور ذاتی اشیاء میں سادگی کے ساتھ ساتھ نفاست کو مدنظر رکھتے ہیں۔ سادگی کے باوجود ہر ادا اتنی دلکش ہے کہ مریدین ان کی ہر سنت پر عمل کرنا باعثِ فخر سمجھتے ہیں اور ان کی ہر ادا پر فدا ہیں۔ لباس میں شلوار قمیض کے ساتھ واسکٹ پہننا پسند فرماتے ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس نے کچھ عرصہ سنتِ مرشد پر عمل کرتے ہوئے تہبند بھی پہنا ہے۔ سر پر عموماً سندھی ٹوپی رکھتے ہیں لیکن محافل میں جاتے ہوئے دستار شریف پہنتے ہیں جو عموماً سفید رنگ کی ہوتی ہے اور اس کا ایک ہاتھ کا شملہ نکلا ہوتا ہے۔ سردیوں میں جرسی اور گرم ٹوپی استعمال فرماتے ہیں۔ مقدس پاؤں میں کھسہ پہننا پسند ہے۔ خوشبویات کا استعمال بھی شوق سے فرماتے ہیں۔ خاص موقعوں پر انگشت مبارک میں اسمِ اَللّٰہُ اور اسم مُحَمَّدٌ کندہ کی گئی انگشتری پہنتے ہیں۔ گھڑی دائیں ہاتھ میں استعمال فرماتے ہیں۔

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کا ہر عمل شریعت و سنت کے عین مطابق ہوتا ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس شریعت کی از حد پاسداری فرماتے ہیں۔ آپ کو مردوں اور عورتوں کا آزادانہ میل جول بالکل پسند نہیں ہے۔ اسی لیے آپ کی خانقاہ میں خواتین کا اور گھر کے

Marfat.com

اندر مردوں کا داخلہ ممنوع ہے۔آپ خواتین کا بے حد احترام فرماتے ہیں اور ہمیشہ ان سے نیچی نگاہ رکھ کر بات کرتے ہیں۔بچوں سے آپ مدظلہ الاقدس بہت محبت فرماتے ہیں۔اتوار کو ملاقات کے لیے آنے والی خواتین کے ساتھ آنے والے بچے بھی آپ کے دیدار کے مشتاق ہوتے ہیں اور آپ کے تشریف لانے پر آپ کی طرف لپکتے ہیں۔آپ بھی بچوں کو پیار دیتے ہیں۔آپ کی موجودگی میں بچے انہماک سے آپ کے دیدار میں محو رہتے ہیں۔

آپ مدظلہ الاقدس کی مجالس میں بے حد نظم وضبط ہوتا ہے۔بدنظمی اور بدانتظامی آپ کو بہت ناگوار گزرتی ہے۔آپ مدظلہ الاقدس نورِ الٰہی کے مظہر ہیں جو جمال وجلال دونوں میں کامل ہے۔آپ کی ذات سے ظاہر جلال کا یہ عالم ہے کہ آپ کی مجالس میں سکوت وسکون اور نظم وضبط ہوتا ہے، کوئی اونچی آواز میں بات نہیں کرتا نہ ہی اٹھ کر اِدھر اُدھر جاتا ہے۔سب آپ مدظلہ الاقدس کی بات ہمہ تن گوش ہو کر سنتے ہیں اور آپس میں بات چیت ہرگز نہیں کرتے۔ہم نے آپ مدظلہ الاقدس کے سامنے بڑے بڑے علما وامرا کو باادب بیٹھے دیکھا ہے۔پابندیٔ وقت کا خود بھی بہت خیال رکھتے ہیں اور دوسرے کو بھی تلقین فرماتے ہیں۔یوں تو آپ مدظلہ الاقدس بہت سنجیدہ طبیعت کے مالک ہیں لیکن کبھی کبھی موقع کی مناسبت سے بہت خوبصورت مزاح بھی فرماتے ہیں جس سے عشقِ حقیقی میں تڑپتے طالبانِ مولیٰ کے قلوب کو بہت فرحت حاصل ہوتی ہے۔آپ مدظلہ الاقدس کو بیہودہ گوئی اور بدبوسخت ناپسند ہے۔

آپ مدظلہ الاقدس رشتوں کا بے حد پاس فرماتے ہیں اور اپنی گھریلو زندگی میں بھی بہترین و بے نظیر ہیں۔آپ مدظلہ الاقدس حفظِ مراتب کا بھی بہت خیال رکھتے ہیں اور ہر ایک سے اس کے مقام ومرتبے کے مطابق گفتگو فرماتے ہیں۔آپ کبھی بھی کسی کی دِل آزاری نہیں فرماتے۔اگر کسی کو اس کی غلطی کا احساس دلا کر اس کی اصلاح مقصود ہو تو انتہائی نرم لیکن مؤثر الفاظ ورویہ کا استعمال فرماتے ہیں، یوں کہ بندہ شرمندہ بھی نہ ہو اور غلطی مان کر اسے درست بھی کر لے۔

آپ مدظلہ الاقدس بہترین و بے مثال منتظم اور سرپرست ہیں۔جس طرح آپ مدظلہ الاقدس

Marfat.com

تحریک دعوتِ فقر کے ہر شعبے کے تمام امور کی نگرانی فرما رہے ہیں اور دنیا بھر کے تمام طالبانِ مولیٰ کو منظّم فرما رہے ہیں اس کی مثال ملنا ناممکن ہے۔ قدمِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ہونے کی بنا پر سنتِ مصطفیٰ کے عین مطابق آپ مدظلہ الاقدس کو زندگی کے جس بھی شعبہ اور معاملہ میں دیکھا جائے آپ بے مثل و بے مثال نظر آتے ہیں۔

ان کی ہر ہر ادا سنتِ مصطفیٰ
ایسے پیرِ طریقت پہ لاکھوں سلام

حسن و جمال

آفتابِ فقر شبیہِ غوث الاعظم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے حسن و جمال کو قلم کی قید میں بند کرنا کسی ذی روح کے بس کی بات نہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس کے حقیقی حسن و جمال کو صرف عاشق، مریدِ صادق، نورِ بصیرت رکھنے والا یا خود عشق ہی دیکھ سکتا ہے۔ اس جوہرِ اعظم کے اظہار کی خاطر نہ تو لغتِ عصر میں وہ حسین الفاظ ہیں جو آپ مدظلہ الاقدس کے شایانِ شان ہوں اور نہ ہی قلم کی سیاہی میں وہ طاقت ہے جو آپ کے انمول حسن کو حروف کی شکل دے سکے۔ الغرض آپ کے حسنِ ازل سے ہی کارخانہ قدرت میں موجودات کو حسن کی خیرات نصیب ہوئی ہے۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

ساقی خدا کا شکر مجھے عشق کے لیے
بندہ بھی وہ ملا ہے جو مولا دکھائی دے

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کو شبیہ غوث الاعظم،

Marfat.com

Marfat.com

عاشقین کے سلطان، اے سلطان العاشقین
خُلقِ محمدی تیرے اوصاف، اے رحمتہ العارفین
گفتگو تیری سے عیاں ہیں شانِ حضور
چال تیری سے عیاں ہیں شانِ حضور
سلطان نجیب مرشد کامل ہیں سلطان العاشقین مشہور
آپ ہیں اللہ کا مظہر اور حضور پاک کا نور

Marfat.com

سلطان العاشقین، آفتابِ فقر، شانِ فقر، سلطان الذاکرین اور سلطان محمد کے مبارک القاب سے ملقب کیا گیا ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس اپنے مبارک القاب کی طرح بہت ہی حسین وجمیل ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس کو اللہ تعالیٰ نے ظاہری و باطنی کامل حسن وجمال سے نواز رکھا ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس کا ایک ایک نقش دلکش اور آپ کا ہر سخن دلفریب اور دِل کو موہ لینے والا ہے۔ جو آپ مدظلہ الاقدس کو ایک بار نورِ بصیرت سے دیکھ لیتا ہے بس پروانہ وار آپ مدظلہ الاقدس کے حسین جلوے کے سحر میں گم ہو جاتا ہے۔ اسے ہر چہرہ میں آپ مدظلہ الاقدس ہی کا چہرہ نظر آتا ہے گویا کائنات کے ہر ذرّے کا حسن صرف اِسی حسن کا عکاس ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس کے جسمِ اقدس کا ہر ایک عضو متوازن ومکمل ہونے کے ساتھ ساتھ حسنِ ازلی کا مظہر ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس کا مبارک جسمِ اطہر ہر قسم کے عیب سے پاک اور ناقابلِ بیان نورانیت کا حامل ہے۔ گویا ایک پارس کی مثل کہ جو اس سے چھو جائے سونا ہو جائے۔

آپ مدظلہ الاقدس نہ تو بہت ہی طویل قامت اور نہ ہی پست قد ہیں بلکہ آپ مدظلہ الاقدس میانہ قد کے مالک ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس قد اور رعنائی میں حسنِ مجسم ہیں۔ محفل یا لوگوں کے ہجوم میں سب سے بارعب، دراز قد اور ممتاز نظر آتے ہیں مگر تنہائی میں آپ مدظلہ الاقدس کا قد مبارک متناسب معلوم ہوتا ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس کے جسمِ اطہر کے تمام اعضا مضبوط، متناسب اور کِھلے ہوئے محسوس ہوتے ہیں۔ جو آپ مدظلہ الاقدس کے ہاتھ اور پاؤں کو دیکھتا ہے اس کی طبیعت میں فرحت وتازگی کی لہر دوڑنے لگتی ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس کا رنگ مبارک گندم گوں اور سونے کی طرح چمکدار ہے۔ کبھی اس حیرت انگیز نورانیت میں شدتِ عشقِ الٰہی کی سرخی شامل ہو جائے تو دیکھنے والوں کو تابِ نظارہ نہیں رہتی لیکن جب مائل بہ کرم ہو کر اپنے جمال کو جلالیت پر حاوی کر لیتے ہیں تو آپ کے دیدار سے زیادہ فرحت انگیز نظارہ روئے کائنات پر اور کوئی نہیں ہوتا۔ ایسے وقت میں آپ مدظلہ الاقدس کے دیدارِ اقدس سے روح میں نور کی کرنیں اترتی ہیں اور دیکھنے والا انگشتِ بدندان رہ جاتا ہے۔ مجمع ومحفل میں آپ مدظلہ الاقدس کی سحر انگیز شخصیت کے

Marfat.com

سامنے بڑی بڑی حسین وجمیل شخصیات کا حسن ماند پڑ جاتا ہے اور تمام مجمع کی نظر صرف وصرف آپ مدظلہ الاقدس کی ذاتِ اقدس پر ہوتی ہے۔

آپ مدظلہ الاقدس کا سر مبارک بہت ہی متوازن اور خوبصورت ہے۔ عام لوگوں کی نسبت آپ مدظلہ الاقدس کا سر مبارک بڑا لیکن جسمِ اطہر کے ساتھ متوازن ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس سر مبارک پر اکثر سندھی ٹوپی رکھتے ہیں جس کا سائز سب سے بڑا ہوتا ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس کے سر مبارک پر ہر قسم کے رنگ کی دستار اور مشدّی[1] بھی نہایت خوبصورت لگتی ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس سفید دستار شملہ کے ساتھ استعمال فرماتے ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس کے سر مبارک کے بال سیدھے، گھنے اور مضبوط ہیں اور کانوں تک ہیں۔ کانوں کے اوپر والے بال سر کے بالوں کی نسبت چھوٹے ہیں جس کی بدولت کان مبارک واضح نظر آتے ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس سر کے بالوں میں مانگ نہیں نکالتے بلکہ بالوں کو پیچھے کی طرف سنوارتے یا کنگھی فرماتے ہیں۔

آپ مدظلہ الاقدس کی مبارک پیشانی کشادہ ہے جو بلند اقبالی کی غماز ہے۔ طالبانِ مولیٰ اس مبارک پیشانی کی کشادگی میں غوطہ زن ہو کر نورِ اسمِ ذات کی تجلیات سمیٹتے ہیں اور ھل من مزید کی ندا دیتے ہیں۔

آپ مدظلہ الاقدس کی ابرو مبارک ہلکی سیاہ اور گہری ہیں۔ قوسِ قزح کی مثل خمیدہ ہیں اور جبین مبارک کے پاس سے خمیدہ ہوتے ہوئے گنجان ہیں اور آنکھ مبارک کے دوسرے سرے تک خمیدہ ہوتی چلی جاتی ہیں۔ بائیں ابرو کے اختتام پر بھورے رنگ کا قدرے بڑا سا تل ہے جو ابرو مبارک کو مزید دِل آویز بناتا ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس کی دونوں ابرو کے درمیان خالی جگہ ہے جس میں بہت ہی غور سے دیکھنے سے ہلکے ہلکے روئیں مبارک نظر آتے ہیں۔ جب آپ مدظلہ الاقدس مراقبہ کی کیفیت میں ہوتے ہیں تو آپ مدظلہ الاقدس کا حسن و جمال مزید بڑھ جاتا ہے اور آپ کی

[1] ایک طرح کی دستار کو ہی کہتے ہیں

Marfat.com

دونوں ابرو کے درمیان بہت ہی خوبصورت خم پڑ جاتا ہے جو طالبانِ مولیٰ کا دِل موہ لیتا ہے۔

آپ مدظلہ الاقدس کے مدھ بھرے دونین کا حسن بیان نہیں کیا جا سکتا کہ اسی نظر سے لاکھوں دِلوں کو بدلا گیا ہے اور عشقِ حقیقی میں تڑپتی روحوں کو لقائے الٰہی کا جام پلایا گیا ہے۔ اسی نگاہِ کرم سے دِلوں کے فیصلے ہوتے ہیں اور دِلوں میں لقائے الٰہی و مجلسِ محمدی کے حصول کی طلب پیدا ہوتی ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس کی مبارک آنکھیں سرگیں، نورِ معرفت سے لبریز، کشادہ اور پُرکشش ہیں۔ دونوں آنکھوں میں سرخ رنگ کے ہلکے ہلکے ڈورے نظر آتے ہیں جو کہ مراقبہ کے وقت تو بہت ہی گہرے محسوس ہوتے ہیں۔ جب آپ مدظلہ الاقدس کسی زنگ آلود قلب کا تزکیہ اپنی چشمِ رحمت سے فرما رہے ہوتے ہیں تو بہت ہی مخصوص انداز سے اپنی نظرِ کرم اس سائل پر فرماتے ہیں جس کے دوران آپ مدظلہ الاقدس کی چشم مبارکہ سے نورِ معرفت کی تجلیات نکلتی ہوئی اہلِ بصیرت خوب دیکھتے ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس کی آنکھیں اتنی پُرکشش اور گہری ہیں کہ اِن آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھنا تقریباً ناممکن ہوتا ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس اس قدر شرم وحیا کے پیکر ہیں کہ کبھی کسی کی طرف آنکھ بھر کر نہیں دیکھتے۔

جلوہ بقدرِ ظرفِ نظر دیکھتے رہے
کیا دیکھتے ہم اُن کو مگر دیکھتے رہے

آپ مدظلہ الاقدس کی آنکھیں ہر وقت شرم وحیا کی وجہ سے جھکی رہتی ہیں لیکن جب کسی طالب پر یہ نظرِ کرم پڑ جاتی ہے تو وہ نورِ معرفت سے سیر ہو جاتا ہے اور اس کے قلب کی حالت بدل جاتی ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس کی آنکھوں کی مبارک پلکیں دراز اور خوبصورت ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس کی دور کی نظر بالکل درست ہے مگر نزدیک کی نظر کے لیے عینک استعمال فرماتے ہیں۔

آپ مدظلہ الاقدس کے رخسار مبارک بھرے بھرے، گداز اور متوازن و ہموار ہیں۔ جب آپ مدظلہ الاقدس مسکراتے ہیں تو آپ کے رخسار مبارک چڑھتے ہوئے چاند کی مثل بہت ہی خوبصورت لگتے ہیں اور دیکھنے والوں کے دِلوں پر سرور و خمار کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ آپ

Marfat.com

مدظلہ الاقدس کے دائیں رخسار پر ریش مبارک کے قریب دو چھوٹے چھوٹے تِل ہیں جو آپ مدظلہ الاقدس کے چہرہ مبارک کی دلکشی کو اسی طرح مزید دلفریب بناتے ہیں جس طرح سرِ شام چاند کے قریب موجود زہرہ ستارہ اس کے حسن کو دوبالا کر دیتا ہے۔

چہرہ نورانی چمکے پیشانی
جیویں چودھویں دا چن آسمانی
نین تیرے دی دنیا دیوانی
حسن تیرا یوسفؑ دی مثال
سلطان العاشقین مرشد لجپال

آپ مدظلہ الاقدس کے ہونٹ مبارک پتلے، دل آویز اور گلاب کی پنکھڑیوں سے بھی زیادہ خوبصورت ہیں۔

وہ تیرے حسن کی قیمت سے نہیں واقف
جو تیرے لب کو پنکھڑی کا بدل کہتے ہیں

آپ مدظلہ الاقدس عموماً سنجیدگی میں بھی مسکراتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں جو قلبی سکون کی نشانی اور دلیل ہے۔ جب آپ مدظلہ الاقدس تبسم فرماتے ہیں تو آپ مدظلہ الاقدس کے ہونٹ مبارک سے موتیوں کی طرح دندان مبارک نظر آتے ہیں۔ تمام دندان مبارک ایک نہایت خوبصورت لڑی میں پروے ہوئے یکساں چمک دار ہیں۔ اوپر والے دو دندان مبارک کے درمیان میں ایک خلا ہے جو بہت بھلا اور خوبصورت معلوم ہوتا ہے۔

مکھ چن بدر شاہ شانی اے
متھے چمکدی لاٹ نورانی اے
چٹے دند موتی دیاں ہن لڑیاں

Marfat.com

خوبصورت گلاب کی پنکھڑیوں جیسے لبوں اور موتیوں جیسے دندان مبارک سے نکلنے والی آواز کا کیا ہی کہنا کہ جو ایک بار سن لے وہ بس اس داؤدی لحن میں ہی کھو جائے۔

گفتار تیری تو جھڑدے گلاب
خلقِ محمدیؐ تیرے اوصاف
رخسار تیرے تے نور بے حساب
دنداں چمکن موتی وال
سلطان العاشقین مرشد لجپال

آپ مدظلہ الاقدس کی آواز مبارک میٹھی، محبت بھری، کانوں میں شرینی گھولتی ہوئی اور اتنی شائستہ ہے کہ سننے والوں کو ہر ہر لفظ الگ الگ سمجھ آتا ہے اور دور و نزدیک بیٹھنے والے حضرات کو یکساں سنائی دیتی ہے۔ زبانِ حق ترجمان کی ہر بات دِلوں میں یوں اترتی چلی جاتی ہے کہ جیسے موتی ساگر میں اترتے چلے جاتے ہوں۔ آپ مدظلہ الاقدس کی آواز مبارک میں سحر ہے۔ جو آپ کے کلام کو سنتا ہے حق کی گواہی دیتا ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس کی زبانِ اقدس سے نکلنے والا ہر ہر لفظ دِلوں میں گھر کر جاتا ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس کبھی چیخ کر یا کبھی بلند آواز سے گفتگو نہیں فرماتے بلکہ ہمیشہ نرم لہجے میں اور شائستگی سے گفتگو فرماتے ہیں اور اپنی بارگاہِ اقدس میں آکر بیٹھنے والے ہر فردِ خاص و عام سے اس کا اور اس کے اہلِ خانہ کا حال نہایت محبت و شفقت بھرے لہجہ مبارک میں تین بار وقفہ وقفہ سے پوچھتے ہیں۔

آپ مدظلہ الاقدس کی بنی مبارک (ناک) آپ کے چہرہ مبارک پر نہایت ہی موزوں اور خوبصورت لگتی ہے۔ بنی مبارک درمیان سے ذرا بلند ہے اور اس سے آپ مدظلہ الاقدس کا حسن مبارک اور بھی پُرکشش ہو جاتا ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس کی بنی مبارک کے اوپر کے حصہ پر ذرا سا خم نہایت ہی خوبصورت محسوس ہوتا ہے اور اس پر نور کی تجلیات دیکھنے والوں (نورِ بصیرت رکھنے والوں) کو چکا چوند کر دیتی ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس کی بنی مبارک کے دائیں جانب درمیان میں

Marfat.com

ایک تِل ہے جو بینی مبارک کے حسن کو اور بھی دوبالا کرتا ہے۔

آپ مدظلہ الاقدس کے کان مبارک بھی خوبصورتی میں یکتا و بے مثل اور نہایت متناسب و دِل آفرین ہیں۔ حیاتیات (بیالوجی) کے وراثتی قوانین (Laws of Inheritence) کی رو سے غالب (Dominant) ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس کے کانوں کی لو مبارک ہلکی سی اندر کی طرف مڑی ہوئی اور آزاد ہیں جو کہ ایک غالب جین (Dominant Gene) کی نشانی ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس کے دائیں کان کے پاس کان کی نرم ہڈی اور ریش مبارک کے درمیان ایک تِل ہے جس سے ہر وقت تجلیات وارد ہوتی رہتی ہیں۔

آپ مدظلہ الاقدس کا چہرہ مبارک ''کتب الکتاب'' ہے، جس کو پڑھنے سے طالب روشن ضمیر ہوتے ہیں۔ اس کے حسن و جمال کو اگر چاند سے مشابہت دی جائے تو اِس چہرۂ اقدس کے شایانِ شان نہ ہوگا۔ بلکہ چاند اس چہرہ اقدس کی دید کو ترستا ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس کا چہرہ مبارک کتابی ہے اور اتنا حسین ہے کہ اس کا حسن بیان کرنا کسی کے بس میں نہیں۔ بس یہی کہا جا سکتا ہے کہ کائنات اس چہرۂ اقدس کی مشتاق ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس کے چہرہ اقدس کی زیارت سے دِل کو یہ کامل یقین ہو جاتا ہے کہ آپ مدظلہ الاقدس ہی صاحبِ مسمّٰی عارفِ کامل، انسانِ کامل، مظہر ذاتِ الٰہی اور سلطان العاشقین کے لقب پاک کے صحیح حق دار ہیں۔

آپ مدظلہ الاقدس کے چہرہ مبارک سے اسمِ اَللّٰہُ ذات کے جلوے رونما ہوتے ہیں اور عشاق ہر لمحہ آپ مدظلہ الاقدس کے چہرہ مبارک پر نظریں جمائے دیدار میں محو رہتے ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس کے چہرہ مبارک سے انوار و تجلیات کا اتنا نزول ہوتا ہے کہ طالبِ مولیٰ زیادہ دیر تک آپ مدظلہ الاقدس کے چہرۂ انور پر نظر نہیں جما سکتے۔ بقول شاعر:

وقتِ دیدار کیا حسرتِ دید کو پورا کرتے
رعبِ حسن نے چھین لی تابِ نظارہ ہم سے

آپ مدظلہ الاقدس سروری قادری مرشد مجمل و جامع ہیں جس کے بارے میں سلطان العارفین

Marfat.com

حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کلید التوحید کلاں میں فرماتے ہیں ''سروری قادری مرشد مجمل و جامع ہوتا ہے۔ وہ ظاہر و باطن میں ایسی کتاب ہوتا ہے جو طالبِ مولیٰ کے لیے کُتب الکتاب کا درجہ رکھتی ہے جس کے مطالعہ سے طالب اس شان سے فنا فی اللہ ہوتا ہے کہ اس کے سامنے کوئی حجاب باقی نہیں رہتا۔ اس کتاب (سروری قادری مرشد) کو جو طالب صِدق، اخلاص، اعتقاد اور پاکیزگی کے ساتھ پڑھتا ہے وہ جلد ہی اپنی مراد کو پہنچتا ہے۔''

سروری قادری مرشد کے چہرہ یعنی کتب الکتاب کی سطور کا ہر ایک حرف محرمِ دُرونِ مے خانہ بناتا ہے اور راہِ فقر کے ہر مقام سے طالبِ حق کو روشناس کرواتے ہوئے صراطِ مستقیم پر گامزن رکھتا ہے۔ طالبِ مولیٰ جب مرشدِ کامل کے چہرۂ انور کو پڑھتا ہے تو اس کو زبان سے کوئی سوال و جواب کرنے کی حاجت نہیں رہتی کہ طالبِ مولیٰ ہر سوال کا جواب کتب الکتاب سروری قادری صاحبِ مسمّٰی مرشدِ کامل اکمل جامع نور الہدیٰ کے مبارک چہرہ سے حاصل کرتا ہے۔ نہ مرشد اور نہ طالب زبانِ ظاہر سے کچھ گفتگو فرماتے ہیں بلکہ طالبِ مولیٰ اپنے ہر سوال کا جواب مرشد کریم کے چہرہ اقدس سے بغیر زبان ہلائے حاصل کرتا ہے۔

اس بے مثال اور حسن کو حسن عطا کرنے والے چہرہ مبارک پر ریش مبارک بہت جچتی ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس کی ریش مبارک گھنی اور تقریباً طول و عرض میں برابر ہے۔ ریش مبارک کے بال نہ زیادہ سخت ہیں اور نہ نرم، مگر سر مبارک کے بالوں کی نسبت ذرا سخت ہیں۔ سروری قادری مشائخ کی سنت کے مطابق آپ مدظلہ الاقدس کی ریش مبارک کے بالوں کے درمیان سیون نکالی جاتی ہے اور ان کو نہایت خوبصورتی سے گولائی دے کر سنوارا جاتا ہے۔ مونچھیں مبارک باریک اور ہونٹوں کے برابر رہتی ہیں اور یہ آپ مدظلہ الاقدس کے حسین ہونٹوں کی شان اور بڑھا دیتی ہیں۔ مبارک ہونٹوں کے نیچے بائیں جانب ایک چھوٹا سا زخم کا نشان ہے جو لڑکپن میں ہاکی کھیلتے ہوئے ہاکی سٹک لگنے سے آیا۔ آپ مدظلہ الاقدس کے مرشد سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کے مبارک ہونٹوں کے نیچے بھی عین اسی جگہ زخم کا ہلکا سا نشان موجود تھا۔

Marfat.com

آپ مدظلہ الاقدس کی گردن مبارک نہ زیادہ طویل، نہ ہی زیادہ پست اور نہ ہی فربہی مائل ہے۔ موزونیت کے لحاظ سے نہایت خوبصورت ہے۔ گردن کی رنگت سونے کی طرح چمکدار ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس کی گردن پہ پیچھے سر کے بالوں کے اختتام پر بائیں جانب تِل ہے جو گردن کے بالوں میں چھپا رہتا ہے مگر سر ہلانے پر یوں ظاہر ہوتا ہے جیسے کہ چودھویں کا چاند بادلوں کی اوٹ سے نور کی کرنیں برسا رہا ہو۔

آپ مدظلہ الاقدس کے دستِ شفقت کی تعریف کیا کی جائے۔ دونوں ہاتھ کہ جیسے میخانے کے کھلے دو باب ہوں۔ دونوں مبارک ہاتھ اسمِ اَللّٰہُ ذات کی تاثیر سے ناظر کو ورطہ حیرت میں یوں مبتلا کر دیتے ہیں کہ جیسے ابھی ان میں سے اسم اَللّٰہُ ذات کا ظہور تمام کائنات کے رگ و پے کو سیراب کر دے گا۔ آپ مدظلہ الاقدس کی ہتھیلیاں کشادہ، نرم و ملائم اور خوبصورتی میں اپنی مثال آپ ہیں۔ انگلیاں گوشت سے پُر اور مخروطی شکل کی ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس کے دونوں ہاتھوں کے انگوٹھوں کے ناخن مبارک کی بناوٹ بھی بہت ہی دِل آویز ہے۔ ہتھیلیوں کی پچھلی جانب کہیں کہیں ہلکے بھورے رنگ کے بال ہیں۔ دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی پر کثرت سے تسبیحات کرنے کی وجہ سے ایک گٹھے کا نشان ہے جو کہ آپ مدظلہ الاقدس کے ہاتھ مبارک کی خوبصورت بناوٹ کو چار چاند لگا دیتا ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس کے ہاتھوں کی انگلیاں مبارک مخروطی اور اتنی خوبصورت ہیں کہ ان کا بوسہ لیتے وقت مرید کو یوں محسوس ہوتا ہے کہ آپ مدظلہ الاقدس ہر اس پتھر کو پارس کر دیتے ہیں جو اس مبارک ہاتھ کو خلوصِ نیت سے بوسہ دے۔ نرم گداز ہتھیلیوں میں سے دائیں ہتھیلی کی پشت پر دو تِل موجود ہیں جن میں سے ایک انگوٹھے اور شہادت کی انگلی کے درمیان اوپر کر کے ذرا بڑا بھورا تِل ہے اور دوسرا تِل ہتھیلی کی پشت پر اوّل الذکر سے چھوٹا ہے۔

آپ مدظلہ الاقدس کے پاؤں مبارک پُر گوشت، لمبے اور پتلے ہیں۔ پاؤں مبارک کی انگلیاں بھی لمبی، مضبوط اور متوازی ہیں۔ انگوٹھا مبارک کچھ بڑا، اس کے ساتھ دوسری انگلی انگوٹھے سے تھوڑی

Marfat.com

التجا دربارِ مرشد

میرے بھاگ جاگن جے میرے گھر آویں
میرے ویہڑے پیر توں پا جاویں
تیرے ادب دے وِچ مینوں ربّ ملیا
رحمت اپنی دا پیر اَج لا جاویں
ہر ویلے سڑدی سِکدی جندڑی نوں
روحِ کائنات نال ملا جاویں
سلطان محمد میرے وچ بس توُں ہویں
میری اپنی ہستی نُوں مٹا جاویں
تے اَج بہہ کے سوہنا دلبر کول میرے
میری دید آلی سِک مکا جاویں
تیرے مُکھ مہتاب نوں ویکھدا رہاں
میری عبادت نُوں چمکا جانویں
میرے اندروں بیٹھے ہوئے چور دی اج
کُچی مروڑ کے ہتھ پھڑا جانویں
میرے ساہ تے زندگی دا توں مالک ایں
لجپال میری یاری خُوب نبھا جانویں
وقت آخیر میرے سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن
آویں ضرور تے دکھ احمد دے مٹا جانویں

Marfat.com

Marfat.com

سی چھوٹی اور اسی طرح پورے پاؤں کی انگلیاں یکساں متوازن اور ترتیب میں بڑے سے چھوٹے کی طرف ہیں اور تمام کے درمیان یکساں فاصلہ ہے جس سے آپ مدظلہ الاقدس کے پاؤں مبارک کی خوبصورتی نہایت بڑھ جاتی ہے۔ بائیں پاؤں کے انگوٹھے کے آغاز میں بڑا تِل ہے جو اس عظیم پاؤں پر بہت ہی حسین لگتا ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس کے پاؤں مبارک خوبصورتی کا نمونہ ہیں اور طالبِ مولیٰ کے لیے راحت ہی راحت۔ طالبانِ مولیٰ کا مشاہدہ ہے کہ جب بھی آپ مدظلہ الاقدس کی قدم بوسی کے بعد کوئی کام شروع کیا تو اس میں کامیابی و کامرانی نے قدم چومے۔ اِن قدموں کی خاک بننے میں ایسا سکون ہے گویا کُل کائنات کی سلطانی عطا ہوگئی ہو۔ ان مبارک قدموں کا حسن طالب کو بے اختیار ان قدموں میں اپنا سب کچھ لٹا دینے پر مائل کر دیتا ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس کے پاؤں مبارک میں ہر طرح کی نعلین خصوصاً کھسہ بہت ہی اچھا لگتا ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس کی چال بادِ صبا کی مانند اس قدر نرم ولطیف ہے کہ چلتے ہوئے قدموں کی چاپ بھی سنائی نہیں دیتی۔ اللہ کے حضور بے پایاں عاجزی کے باعث قدرے جھک کر چلتے ہیں۔ اگر کبھی اپنی رو میں سر اٹھا کر چلیں تو یوں محسوس ہوتا ہے جیسے دیومالائی کہانیوں کا عظیم شہزادہ چلا آرہا ہے۔

سنبھال اے قوتِ عشق مجھے یہ حسن بہا نہ لے جائے
یہ ابرو کمان، یہ چشم ہیں تیر، یہ چال قیامت دِل پر ڈھائے

اندھیرے میں آپ مدظلہ الاقدس کے مبارک وجود سے نور کی لپٹیں اٹھتی ہیں اور جسم مبارک یوں چمکتا ہے جیسے اندھیرے میں سبز تسبیح کے موتی چمکتے ہیں۔ بلاشبہ آپ مدظلہ الاقدس اس قول کی شرح ہیں کہ ''اللہ نے فقرا کے جسم کو جنت کی مٹی سے بنایا ہے۔'' آپ مدظلہ الاقدس کا مبارک جسم آئینہ کی طرح صاف شفاف اور بے داغ ہے البتہ جگہ جگہ سرخ اور بھورے تِل ہیں جیسے نگینے جڑے ہوں۔ پشت مبارک پر ایک ہلکا سا گول گہرے بھورے رنگ کا نشان بنا ہوا ہے۔

آپ مدظلہ الاقدس کے حسن و جمال کا احاطہ نہیں کیا جا سکتا۔ آپ مدظلہ الاقدس کے حُسن کی تعریف

Marfat.com

کرتے ہوئے آپ کے ایک محبّ نے کیا خوب کہا ہے:

اے حاملِ حسنِ جہاں
تجھ سا نہیں کوئی اور یہاں
کر سکے جو تیری تعریف بیاں
میرے قلم کی اتنی مجال کہاں
ملے گا خدا تو پوچھوں گا ضرور
بنایا ہے تجھ کو بیٹھ کر کہاں؟
اے شہسوارِ میدانِ عشق و ایماں
تیرے قدموں پہ نچھاور زمین و آسماں
مل جائے احساس کو گر زباں
باندھ دے قیامت کا اِک سماں
اے میری حشر سامانیوں کے ساماں
جتنے چاہے تو لے لے امتحاں
ختم ہو چکا اب تو احساسِ سود و زیاں
حکم دے تو حاضر کر دوں یہ جاں
عشق میں رہا نہیں اب کچھ بھی گراں
تو انمول، باقی سب ارزاں

اسی محبّ نے آپ مدظلہ الاقدس کے حُسن و جمال کی شان کو پنجابی میں کیا خوبصورت بیان کیا ہے:

واہ ربّا! کی کمال دکھایا اے
لگدا اے واوا ویلیاں بہہ کے بنایا اے
مٹی نال گھول کے سونا چاندی

Marfat.com

وچ اپنا نور بسایا اے
ساڈے ہوش تے مت بُھلان لئی
کِتھوں ایڈا جمال لے آیا اے
کجھ خیال تے عاشقاں دا ہونا چاہی دا سی
کیوں حسن دا بازار ایڈا تپایا اے

یہ عاجزانہ تحریر آپ مدظلہ الاقدس کے حسن و جمال کو مقید نہیں کر سکتی اور پورے وثوق سے کہا جا سکتا ہے کہ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے حسن و جمال کو تحریر کے کوزہ میں بند نہیں کیا جا سکتا۔ جس نے ذکر و تصورِ اسمِ اَللّٰہُ ذات سے حقیقتِ حق پانے کے بعد نورِ بصیرت سے آپ کا دیدار کیا صرف اس نے ہی آپ مدظلہ الاقدس کے حُسنِ حقیقی کو دیکھا۔ سچ تو یہ ہے کہ ھُو کی حقیقت ھُو کے سوا کوئی نہیں جان سکتا اور ھُو ہی ھُو کی تعریف کا سہرا باندھ سکتا ہے۔

آنکھ والا تیری قدرت کا تماشا دیکھے
دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

Marfat.com

باب 13

خاندان

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کا مبارک نکاح 13 مارچ 1987ء (13 رجب 1407ھ) قبل نماز جمعۃ المبارک اقبال ٹاؤن لاہور میں محترمہ طاہرہ پروین بنت محمد سلیم سے ہوا۔ رخصتی 18 نومبر 1987ء (28 ربیع الاول 1408ھ) بروز جمعرات پانچ بجے شام ہوئی۔ آپ مدظلہ الاقدس کا نکاح اور رخصتی نہایت سادگی سے ہوئی۔ نکاح کے وقت دونوں خاندانوں کے 15 افراد اور بوقت رخصتی صرف چھ افراد نے شرکت کی۔ آپ مدظلہ الاقدس کے نکاح اور رخصتی کے وقت غیر شرعی رسومات اور اسراف سے مکمل اجتناب کیا گیا۔ حالانکہ آپ نے ابھی راہِ فقر پر ظاہری طور پر قدم بھی نہ رکھا تھا لیکن طبیعت میں سادگی اور غیر شرعی رسومات کی ناپسندیدگی کی وجہ سے نکاح انتہائی سادگی سے فرمایا۔

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی زوجہ محترمہ طاہرہ پروین بنتِ چوہدری محمد سلیم ولد چوہدری نور دین 18 نومبر 1969ء (8 رمضان المبارک 1389ھ) بروز منگل بوقتِ افطار اور نمازِ مغرب اوکاڑہ میں پیدا ہوئیں۔ ان کے والد چوہدری محمد سلیم لاہور میں سٹیٹ لائف میں ملازمت کرتے تھے۔ اس لیے ولادت کے فوراً بعد والدین لاہور لے آئے۔ لاہور ہی سے انہوں نے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ محترمہ طاہرہ پروین نے زندگی کے ہر موڑ پر خصوصاً راہِ فقر میں سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کا نہایت صدق اور خلوص سے ساتھ دیا۔ جب بہت سے قریبی رشتہ دار اس راہ پر چلنے کی وجہ سے آپ مدظلہ الاقدس کا ساتھ چھوڑ گئے تو آپ ہمیشہ ان کے لیے تقویت کا باعث بن کر ساتھ کھڑی رہیں۔ خود بھی سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کے دست مبارک

Marfat.com

پر دسمبر 1998ء میں بیعت ہوئیں۔ جب بھی سلطان الفقر ششم رحمۃ اللہ علیہ لاہور میں آپ کے گھر میں قیام پذیر ہوتے تو ان کی خدمت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھتیں۔ باوضو ہو کر صدق اور خلوص سے اُن کا طعام تیار فرماتیں۔ سلطان الفقر ششم رحمۃ اللہ علیہ بھی اُن سے بہت شفقت اور محبت فرماتے تھے اور ان کے ہاتھ کے بنے ہوئے کھانوں کی بہت تعریف فرمایا کرتے تھے۔ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے اپنا جو مال اللہ کی راہ میں قربان کیا اس میں آپ کا مال بھی شامل ہے۔ حتیٰ کہ آپ نے اپنا ایجوکیشن ٹاؤن والا گھر بھی راہِ فقر کے نام کر دیا جس میں اب سلسلہ سروری قادری کی خانقاہ اور سلطان الفقر پبلیکیشنز (رجسٹرڈ) کے دفاتر قائم ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے محترمہ طاہرہ پروین صاحبہ کو بھی ان کے عشقِ حقیقی اور فقر کے لیے خدمات اور جدوجہد کی بنا پر اعلیٰ ترین روحانی درجات سے نوازا ہے۔ آپ بھی فقر کی نعمت کو خواتین میں عام کرنے کے لیے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے شانہ بشانہ مصروف ہیں۔ آپ ہر اتوار خواتین طالبانِ مولیٰ سے اپنی رہائش گاہ پر ملاقات فرماتی ہیں، ان کے ظاہری، باطنی اور روحانی مسائل کے حل کے لیے اُن کی راہنمائی اور دعا فرماتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ان کے بطن سے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کو چار صاحبزادیاں اور ایک صاحبزادہ عطا کیا۔ ایک صاحبزادی تابینہ نجیب کا سات سال کی عمر میں انتقال ہو گیا۔

اولاد مبارک کی تفصیل اس طرح ہے۔

1. **صاحبزادی منیزہ نجیب** 7 اگست 1988 (23 ذوالحجہ 1408ھ) بروز اتوار بوقت مغرب تقریباً سات بج کر پانچ منٹ پر لاہور میں پیدا ہوئیں۔ دس سال کی عمر میں سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کے دست مبارک پر بیعت ہوئیں۔ کم عمری میں کی گئی اس بیعت کی تجدید کے لیے 2012ء میں اپنے والد مرشد سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دستِ مبارک پر بیعت ہوئیں۔ آپ مدظلہ الاقدس نے 23 اگست

Marfat.com

2015ء بروز اتوار عرس سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ بمطابق 7 ذیقعد 1436ھ صاحبزادی منیزہ نجیب کو صاحبِ مجاز فرمایا۔ فقر کی رو سے خاتون طالبِ مولیٰ کو صاحبِ مجاز بنانے کا مطلب یہ ہے کہ اب وہ خواتین اور بچیوں کو اسمِ اَللّٰہُ ذات کی پہلی منزل کا ذکر بغیر بیعت کے عطا کر سکتی ہیں، انہیں دم کر سکتی ہیں۔ روحانی مسائل اور مشکلات کے حل کے لیے وظائف بھی دے سکتی ہیں۔ مورخہ 14 نومبر 2015ء بروز ہفتہ صاحبزادی منیزہ نجیب کی کیپٹن محمد عبداللہ اقبال سروری قادری سے شادی ہوئی۔

2. صاحبزادی تابینہ نجیب 27 ستمبر 1989 (25 صفر 1410ھ) بروز بدھ شام چھ بج کر پندرہ منٹ پر لاہور میں پیدا ہوئیں اور سات سال کی عمر میں 2۔ اکتوبر 1996ء (18 جمادی الاول 1417ھ) بروز بدھ صبح آٹھ بج کر پانچ منٹ پر جنرل ہسپتال لاہور کے انتہائی نگہداشت کے (ICU) وارڈ میں انتقال فرما گئیں۔ اپنی دادی کے پہلو میں کریم بلاک اقبال ٹاؤن لاہور کے قبرستان میں مدفون ہیں۔

3. صاحبزادی مشعل نجیب 6 ستمبر 1994ء (28 ربیع الاول 1415ھ) بروز منگل صبح 2 بج کر بیس منٹ پر لاہور میں پیدا ہوئیں۔ اپنے والد محترم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دستِ مبارک پر بیعت ہیں۔ 12 دسمبر 2016 بمطابق 12 ربیع الاوّل 1437 ہجری عید میلاد النبی کے بابرکت موقع پر آپ مدظلہ الاقدس نے صاحبزادی مشعل نجیب کو صاحبِ مجاز فرمایا۔ مورخہ 17 دسمبر 2016 بروز ہفتہ ڈاکٹر حسنین محبوب سروری قادری سے نکاح ہوا اور 12 فروری 2017ء کو رخصتی ہوئی۔

4. صاحبزادہ محمد مرتضیٰ نجیب 5 اگست 1997ء (30 ربیع الاول 1418ھ) بروز منگل شام 5 بج کر بیس منٹ پر لاہور میں پیدا ہوئے۔ سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کو ان سے خاص محبت تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جب بھی انہیں دیکھتے تو فرماتے انشاء اللہ اسم با مسمّٰی

Marfat.com

ہوگا۔ابھی زیرِ تعلیم ہیں۔سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے عرس سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے مبارک موقع پر 22۔اکتوبر 2016ء کو دربار پاک پر دستِ بیعت فرمایا اور اپنی دستار مبارک عطا کی۔

5. صاحبزادی فاطمہ نجیب 4 جنوری 2003ء (30 شوال 1423ھ) بروز ہفتہ شام چار بج کر تیس منٹ پر لاہور میں پیدا ہوئیں۔آپ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی وہ صاحبزادی ہیں جو آپ مدظلہ الاقدس کی راہِ فقر کی تکمیل اور امانتِ الٰہیہ کی منتقلی کے بعد آپ کے مرشد کے سالِ وصال پیدا ہوئیں۔سلطان الفقر ششم رحمۃ اللہ علیہ نے خود ان کا نام فاطمہ رکھا اور ولادت کی خبر سنتے ہی اپنی دوسری زوجہ محترمہ کے ہمراہ لاہور تشریف لا کر پیار سے گود میں لیا اور اپنے دہن مبارک میں شہد ڈال کر اس نومولود بچی کے منہ میں ڈالا اور فرمایا کہ ہم تو لاہور صرف عالمِ لاھُوت سے آنے والی اس نئی روح سے ملاقات کے لیے آئے ہیں اور جلد سے جلد عقیقہ کرنے کا حکم فرمایا۔زیرِ تعلیم ہیں۔اپنے والدِ محترم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دستِ مبارک پر بیعت ہیں۔

Marfat.com

باب 14

فرمودات اور تعلیمات

صحبتِ مرشد ایک ایسی نعمت ہے جو خوش نصیب طالبانِ مولیٰ کو حاصل ہوتی ہے۔ صحبتِ مرشد میں ہی طالب مرشد سے اخذِ فیضان کرتا ہے اور مرشد کامل اکمل تعلیم و تلقین اور نگاہِ کامل سے اس کا تزکیۂ نفس، تصفیۂ قلب اور تجلّیۂ روح فرماتا ہے۔

آفتابِ فقر شبیہِ غوث الاعظم سلطان العاشقین سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس خلقِ خدا کی ذاتِ حق تعالیٰ تک رہنمائی کے لیے مضامین اور تصانیف لکھنے کے ساتھ ساتھ اپنے مریدین کی ظاہری و باطنی تعلیم و تلقین اپنے مواعظ کے ذریعے بھی کرتے ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس منگل اور جمعہ بعد از نمازِ مغرب تا عشاء اور بروز اتوار بعد از نمازِ ظہر تا عصر خانقاہ شریف سلسلہ سروری قادری (A/5-4۔ ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن) میں روحانی محافل میں رونق افروز ہو کر طالبانِ حق کو اپنی صحبت کی نعمتِ عظیم سے نوازتے اور ان کی تشنگی علمِ الٰہی کو اپنے علمِ لدنی سے سیراب کرتے ہیں۔ مریدین آپ کی صحبت میں علم کے موتیوں کو اپنے قلب میں سمیٹتے اور ان سے خوب فیض یاب ہوتے ہیں۔ کچھ مریدین آپ مدظلہ الاقدس کے ارشادات و فرمودات کو قلمبند کرتے ہیں تا کہ مستقبل میں ان سے استفادہ کیا جا سکے۔ آپ کی تصانیف سے اخذ شدہ آپ کی تعلیمات اور آپ کے ارشادات و فرمودات کو مختلف موضوعات کی شکل میں ترتیب دے کر پیش کیا جا رہا ہے تا کہ قارئین بھی ان سے فیض یاب ہو سکیں۔

Marfat.com

Marfat.com

رہا دنیا سے پرے فقر کے افکار کا موسم
ہواءِ عشق لائی ہے وہی اسرار کا موسم
میرا نجیب ابھرا آفتابِ فقر کی مانند
نویدِ صبح آئی آ گیا دیدار کا موسم

Marfat.com

اسمِ اَللّٰہُ ذات

❁ "اَللّٰہُ" اسمِ ذات ہے اور ذاتِ سبحانی کے لیے خاص الخاص ہے۔

❁ اسمِ اَللّٰہُ ذات اپنے مسمّٰی ہی کی طرح یکتا' بے مثل اور اپنی حیرت انگیز معنویت و کمال کی وجہ سے ایک منفرد اسم ہے۔

❁ ہر چیز کا اِسم الگ ہے اور ذات الگ ہے مگر اللہ تعالیٰ چونکہ وحدہٗ لاشریک ہے اس لیے وہ اسم میں بھی اور ذات میں بھی واحد اور احد ہے۔

❁ انسان کے اندر اسمِ اَللّٰہُ ذات اور اسماء صفات کی استعداد روزِ ازل سے فطرتی طور پر موجود ہے۔ انسان جس اسم اور جس صفت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے وہ اپنے اندر اسی اسم اور اسی صفت کی استعداد کو بالفعل جاری کرتا ہے، اسی کو اپنے اندر نمودار کرتا ہے اور اسی کا نور اس کے دل میں چمکتا ہے۔

❁ انسانی ارواح کا رزق اسمِ اَللّٰہُ ذات کا نور ہے جب ارواح کو ان کا رزق مل جاتا ہے تو ان کو وہ بصیرت حاصل ہو جاتی ہے جس سے وہ اللہ تعالیٰ کی رویت کی نعمت حاصل کرتی ہیں۔

❁ ذکر اور تصورِ اسمِ اَللّٰہُ ذات سے باطن میں دو انتہائی مقامات لقائے حق تعالیٰ' اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری' حاصل ہوتے ہیں جو کسی دوسرے ذکر سے حاصل نہیں ہوتے۔ باطن میں اِن دو مقامات سے اعلیٰ کوئی مقام نہیں یعنی تصورِ اسمِ اَللّٰہُ ذات تمام باطنی علوم کا معدن[1] اور مخزن[2] ہے۔

❁ اسمِ اَللّٰہُ ذات کے ذکر کے حصول کے لیے کسی مرشدِ کامل کی راہبری اور راہنمائی ضروری ہے اور مرشد بھی وہ جو نہ صرف اسمِ اَللّٰہُ ذات کے راز اور کنہہ سے واقف ہو بلکہ صاحبِ تصورِ اسمِ

---

[1] جہاں سے تمام علوم نکلتے ہیں۔ [2] خزانہ کی جگہ جہاں تمام خزانہ جمع ہو۔

Marfat.com

اَللّٰہُ ذات ہو اور صاحبِ مسمّٰی ہو۔

❁ صرف قیل وقال یا ظاہری تقلید اور ظاہری اشغال سے نہ اللہ تعالیٰ کی پہچان ہو سکتی ہے اور نہ ہی ظاہری کتابی علم سے نبی ﷺ کی نبوت اور رسالت اور اسکی مخصوص روحانی قوت یا معجزات کا پتہ لگ سکتا ہے اور نہ ہی ''وحی'' کی حقیقت اور ''معراج'' کی کنہہ اور حقیقت معلوم ہو سکتی ہے۔ اسی لیے تو ظاہری علماء نبی کے علمِ غیب، دنیا میں دیدارِ الٰہی، معراج کی حقیقت اور معجزات وغیرہ اور دیگر مسائل کے بارے میں تمام عمر جھگڑتے رہتے ہیں۔ ان تمام حقائق اور باطنی رموز سے پردہ اُٹھانے کے لیے سب سے بہترین اور آسان راستہ ذکر و تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات ہے۔

❁ اللہ تعالیٰ کے قرب' مشاہدہ' وصال اور لقا کا راستہ بغیر ذکر و تصورِ اسمِ اَللّٰہُ ذات ہرگز نہیں کھلتا۔ اللہ تک پہنچنے کا اس کے سوا کوئی راستہ نہیں۔

❁ اسمِ ''اَللّٰہُ'' کا ذکر ایسا عمل ہے جو انسان کے دل میں نورِ ایمان پیدا کرتا ہے۔

❁ معرفتِ حق تعالیٰ کے لیے، روح کی ترقی و بالیدگی کے لیے، قلبِ سلیم، اطمینانِ قلب کے لیے، اپنے اندر نورِ بصیرت کی تکمیل کے لیے، رضائے الٰہی اور معراج کے لیے اسمِ اَللّٰہُ ذات کی طلب کرنا اور پھر اس کا ذکر اور تصور کرنا ہر مومن اور مسلمان کے لیے لازم ہے۔ اس کے بغیر باطن میں کسی بھی منزل تک پہنچنا ممکن نہیں۔

❁ اسمِ اَللّٰہُ ذات ہی اسمِ اعظم ہے لیکن یہ اس وقت قرار پکڑتا ہے جب مرشد کامل اکمل تلقین فرماتا ہے۔

❁ تصورِ اسمِ اَللّٰہُ ذات سے نفسِ امّارہ قتل ہو جاتا ہے اور دل زندہ ہو جاتا ہے جس سے حضوریٔ قلب حاصل ہوتی ہے۔ جسے حضوریٔ قلب حاصل ہو اس کی ہر عبادت مقبول ہوتی ہے اور جسے حضوریٔ قلب حاصل نہ ہو اس کی ہر عبادت ریا کا درجہ رکھتی ہے۔

❁ ''تصورِ اسمِ اَللّٰہُ ذات'' ہی وہ صراطِ مستقیم ہے جس پر چل کر پاکیزہ لوگ انعام یافتہ کہلائے کیونکہ تصورِ اسمِ اَللّٰہُ ذات ہی سے انسان کا سینہ اسلام کی روشنی سے صحیح طور پر منور ہوتا ہے۔ اس

Marfat.com

کے برعکس جس نے ذکر اور تصورِ اسمِ اَللّٰہُ ذات سے روگردانی کی وہ نفسِ امّارہ اور شیطان کے پھندوں میں پھنس گیا اور آخر کار گمراہ ہوا۔ دراصل نفس کا مرنا ہی دل کی حیات ہے۔

- ذکرِ اسمِ اَللّٰہُ ذات سے دنیا دل سے نکل جاتی ہے۔
- اسمِ اَللّٰہُ ذات کا ذکر ہی بتائے گا کہ اللہ کی ذات کہاں جلوہ گر ہے۔
- اسمِ اَللّٰہُ ذات کے ذکر و تصور میں شیطانی استدراج کا گزر نہیں۔
- جو طالب ہر وقت ذکر و تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات کرتا رہے گا اس کے ذہن میں ہر وقت اسمِ اَللّٰہُ ذات ہی رہے گا' وہی اس کی دلیل بنے گا۔
- تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات کے بغیر بندہ گفتار کا غازی بنتا ہے لیکن جب وہ ذکر و تصورِ اسمِ اَللّٰہُ ذات کرتا ہے تو ہی وہ کردار کا غازی بنتا ہے۔
- ابتدا میں اسمِ اَللّٰہُ ذات طالب کو توحیدِ تشبیہہ کی طرف لاتا ہے اور پھر توحیدِ تنزیہہ کی طرف لے جاتا ہے اور آخر میں دونوں یکجا ہو جاتے ہیں۔ یہی کامل توحید ہے یہاں پہنچ کر طالب خود توحید ہو جاتا ہے۔
- اللہ کی ذات انسان میں بیج کی مانند ہے۔ یہ بیج اسمِ اَللّٰہُ ذات کے پانی سے پھلتا پھولتا ہے۔
- تصور اس وقت تک کامل نہیں ہوتا جب تک ذکر کامل نہ ہو۔
- ذکر و تصور اسم اَللّٰہُ ذات کے بغیر فکر یا تفکر محض گمراہی ہے۔
- ذکر اور تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات کے بغیر تصدیق بالقلب سے کلمہ توحید پڑھنا ممکن نہیں۔
- روح اور باطن کی بیداری کے بغیر انسان نہ ہی اپنی اور نہ ہی خدا کی پہچان کر سکتا ہے۔ باطن کے اس بند قفل کو کھولنے کے لیے کلید (چابی) ذکر اور تصورِ اسمِ اَللّٰہُ ذات کی ضرورت ہے۔
- اگر ذکرِ اَللّٰہُ سے روح کو بیدار کر لیا جائے تو امانتِ الٰہیہ جو ہمارے سینوں میں موجود ہے، کو صحیح معنوں میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کر سکتے ہیں۔

Marfat.com

❁ روح کی غذا ذکرِ اَللّٰہُ ہے اور نماز بھی ذکرِ اَللّٰہُ ہی ہے۔

❁ جسے اسم اَللّٰہُ ذات مل جاتا ہے اسے دو جہان کی روشن ضمیری حاصل ہو جاتی ہے۔ اس کا دل باصفا اور روشن آئینہ بن جاتا ہے اور وہ دل میں اللہ تعالیٰ کے ذاتی انوار و تجلیات کے مشاہدہ سے معرفتِ حقیقی پالیتا ہے۔

❁ جب تک انسان ذکر اور تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات میں کامل نہ ہو جائے تب تک خواہشاتِ نفسانی اور ہوا و ہوس سے خلاصی نہیں پا سکتا۔

❁ جب انسان ذکر و تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات سے اعراض کرتا ہے تو اس کے وجود پر نفس اور شیطان قبضہ جما لیتے ہیں اور دل و دماغ کو اپنے قبضے اور تصرف میں لے لیتے ہیں اور سارے وجود پر اس طرح چھا جاتے ہیں جس طرح آکاس بیل پورے درخت کو گھیر لیتی ہے۔ انسان کے رگ و ریشے اور نس نس میں شیطان دھنس جاتا ہے اور اسے حق نظر نہیں آتا۔ کیونکہ اس کی باطنی روزی (روح کی غذا) تنگ ہو جاتی ہے۔

❁ جیسے جیسے طالب ذکر و تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات میں ترقی کرتا چلا جاتا ہے، نفس کی اصلاح اور ترقی ہوتی چلی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ عروج حاصل کر کے نفسِ مطمئنہ ہو جاتا ہے، گویا نفس اس ازلی راہزن شیطان سے نجات پا کر اپنی منزل دارالامان اور منزلِ حیات تک پہنچ کر اپنے مقصد کو پا لیتا ہے۔ ایسے نفس والا سالک اللہ تعالیٰ کا دوست اور مقرب بن جاتا ہے۔ اللہ اس سے راضی اور وہ اللہ سے راضی ہو جاتا ہے۔

اسمِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

❁ اسم اَللّٰہُ اور اسمِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف اسم نہیں بلکہ ذات ہیں۔ اسمِ اَللّٰہُ اور اسمِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تب کھلتے ہیں جب تصور کرتے ہوئے یہ نیت کی جائے کہ میں اسم کو نہیں بلکہ ذات کو دیکھ رہا ہوں۔

❁ اسمِ اَللّٰہُ میں اسمِ اعظم ہے اور اسمِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں صراطِ مستقیم ہے۔

Marfat.com

- راہِ فقر میں جو اسم محمدؐ کا تصور کرے گا وہ درحقیقت آپ ﷺ کو دیکھے گا۔
- شیطان اسم اعظم اور اسمِ محمدؐ ﷺ سے اس طرح ڈرتا ہے جس طرح کافر کلمہ سے۔
- اسمِ محمدؐ ﷺ جمال ہی جمال ہے۔
- اسمِ محمدؐ ﷺ یا اسمِ ذات کا تصور کرتے ہوئے اللہ پاک دل میں دلیل ڈال دیتا ہے۔

سلطان الاذکار ھُو

- ذکرِ یاھُو کے بغیر ھُو کا راز نہیں ملتا۔
- جب تک بندہ ''ھُو'' کے مقام پر نہیں پہنچتا تب تک نہ اللہ کو پہچان سکتا ہے نہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو۔
- اسمِ اَللّٰہُ ذات وہ آئینہ ہے جس سے حق تعالیٰ خود اپنے آپ کو دیکھتا ہے۔ جو اسمِ اَللّٰہُ ذات کا لباس پہن لیتا ہے وہ ''ھُو'' کا نشان ہو جاتا ہے اور وہ ذات وصفات میں ھُو کی نمائندگی کرتا ہے۔
- ذکر کرنے سے ذکر کی منازل طے ہوتی ہیں لیکن ھُو ابتدا سے انتہا تک ھُو ہی رہتا ہے۔
- سب سے بہتر ذکر، ذکرِ خفّی ہے۔ ذکرِ خفّی ایسا ذکر ہے جس سے دِل مطمئن ہو جاتا ہے۔

فقر

- فقر کے لغوی معنی تو تنگدستی اور احتیاج کے ہیں، لیکن عارفین کے نزدیک یہ وہ منزلِ حیات ہے جس کے متعلق سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا ''فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے۔''
- فقر ایک خاص باطنی مرتبہ اور کمال ہے۔ اس کے مقابلہ میں باطن میں نہ کوئی مرتبہ ہے نہ کمال۔

Marfat.com

❁ فقر دراصل ان لوگوں کا ازلی نصیب ہے جو روزِ الست دنیا اور عقبیٰ کی تمام نعمتوں کو ٹھکرا کر اپنے مولیٰ کی طرف متوجہ رہے اور کائنات کی تمام لذتیں ان کے پائے استقامت میں لغزش پیدا نہ کر سکیں۔

❁ فقر عشق ہے۔

❁ فقر وہ راہ ہے جو بندے کو اللہ سے ملا دیتی ہے۔

❁ فقر کا ظاہر خلقِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور فقر کا باطن لقا و وصالِ الٰہی ہے۔

❁ فقر کی خوشبو کستوری کی طرح چھپ نہیں سکتی اور فقیر کے رگ و پے سے ظاہر ہوتی ہے جس کی وجہ سے مخلوق اس کی طرف دوڑی آتی ہے۔

❁ راہِ فقر میں مشاہدہ کے بغیر صرف ظاہری علم کی بنا پر حقیقت کو مان لینا کفر ہے اور مشاہدہ ہو جانے کے بعد حقیقت تسلیم نہ کرنا بھی کفر ہے۔

❁ فقر میں نسب کا کوئی کام نہیں۔

❁ فقر کوئی پیچیدہ مسئلہ نہیں۔ فقر کو سمجھنا ہے تو خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کو سمجھ لو، فقر کوئی مسئلہ نہ رہ جائے گا۔

❁ فقر وہ مرتبہ ہے جہاں پر انسان ہر قسم کی حاجات سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اس کے مدِ نظر رہتی ہے۔ اس لیے ہر حال میں تقدیرِ الٰہی سے موافقت اختیار کیے رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے قرب کے سوا نہ وہ اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگتا ہے اور نہ اللہ کے غیر سے کچھ مطلب رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی منشا و رضا میں مداخلت کو گناہ سمجھتا ہے۔ اس لیے قرب و حضور کے سوا کچھ نہیں مانگتا۔

❁ فقرِ اختیاری کے لیے دِل کو دنیا، خواہشاتِ دنیا سے بے رغبت کرنا ضروری ہے۔ فقرِ اختیاری اور فقرِ اضطراری میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ فقرِ اضطراری یہ ہے کہ آدمی کسی خاص ذاتی مقصد کے لیے راہِ فقر اختیار کرے اور جب آزمائشوں کا بوجھ پڑے تو پیٹھ پھیر کر بھاگ جائے۔

Marfat.com

فقرِ اضطراری روح کی موت کا باعث بنتا ہے جبکہ فقرِ اختیاری سے روح کو زندگی حاصل ہوتی ہے۔ فقر اضطراری والا انسان ذلیل وخوار ہوتا ہے مگر فقرِ اختیاری انسان کو وہ شوکت وقوت عطا کرتا ہے کہ پوری کائنات اس کے تصرف میں دے دی جاتی ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی فقر کو اپنا فخر قرار دیا ہے۔

❁ جب تک مومن فقر کے مقام تک نہ پہنچے وہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی صفات کا حامل نہیں ہوسکتا۔

❁ اگر جہانبانی حاصل کرنی ہے تو پہلے فقر کی دولت حاصل کرنا پڑے گی۔

❁ فقر کی انتہا پر مومن اس وقت پہنچتا ہے، جب وہ ''خودی کا محرم'' ہو جاتا ہے اور خودی کیا ہے؟ خدائی!

❁ فقر میں ہمت سے مراد یہ ہے کہ طالبِ مولیٰ تمام رکاوٹوں (ظاہری و باطنی) کو توڑتا ہوا اللہ تک پہنچ جائے۔ مرد (طالبِ مولیٰ) کی ہمت پہاڑوں کو ریزہ ریزہ کر دیتی ہے۔

❁ فقر میں اللہ کا علم اور مشاہدہ اکٹھے حاصل ہوتے ہیں۔

❁ فقر کے تین مراتب ہیں۔ ''لَا اِلٰہَ''، ''اِلَّا اللّٰہُ''، ''مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ''

❁ فقر کی راہ میں ''بڑا اجر'' سے مراد اللہ کی ذات ہے۔

❁ فقر کا راستہ مشاہدے کا راستہ ہے اور حق الیقین تک صرف مشاہدے کے ذریعے ہی پہنچا جاسکتا ہے۔

❁ اللہ پاک فقر جمال میں نہیں جلال میں عطا فرماتا ہے۔ یعنی رزق میں تنگی، بیماری یا ایسی ہی دوسری آزمائشوں کے ذریعے۔

❁ اللہ پاک اگر بے حجاب ہے تو صرف فقر میں ہے۔

❁ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پاک اور ان کا چہرہ ہی فقر ہے۔

❁ فقر کی راہ میں اگر کامیاب ہونا ہے تو اس کے نقشِ قدم پر چلنا چاہیے جو اس راہ میں کامیاب

Marfat.com

ہو چکا ہے۔

- فقر ایک نکتہ ہے اور وہ نکتہ مرشد کامل ہے۔ جس کی نگاہ اس نکتہ پر مرکوز ہوگئی اس نے فقر پالیا۔
- فقر رازوں کا سفر ہے۔ اس کا سالک انتہا پر خود صاحبِ فقر ہو جاتا ہے۔
- فقر میں ہر طالب کے ساتھ الگ معاملہ ہوتا ہے جس کی بنیاد اس کی اپنی طلب اور یقین پر ہے۔
- جو فقر کو ظاہری طور پر سمجھ جاتا ہے وہ باطنی طور پر فقر کو جلدی پالیتا ہے۔ اس لیے فقر کا ظاہری اور باطنی دونوں علم ضروری ہیں۔ علم کے بغیر فقر گمراہی ہے۔
- فقر میں فنا فی الشیخ، فنا فی الرسول، فنا فی اللہ ہی وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ (اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو) ہے۔ یہی وہ رسی ہے جسے مضبوطی سے پکڑ لینا چاہیے۔
- راہِ فقر میں مومن کی نیت اعلیٰ سے اعلیٰ تر ہوتی جاتی ہے۔

انسانِ کامل

- دنیا میں ایک وقت میں بہت سے ولی ہوتے ہیں اور سب کے مختلف مراتب ہوتے ہیں۔ ہر ولی کسی نہ کسی نبی کے قدم پر ہوتا ہے۔ صرف ایک ان میں سے قدمِ محمد ﷺ پر ہوتا ہے، وہی ولی انسانِ کامل، امام الوقت اور اپنے زمانے کا عبداللہ ہوتا ہے۔ اس کا مرتبہ تمام ولیوں سے بلند ہوتا ہے اور وہ اپنے زمانے کا غوث ہوتا ہے۔
- تمام اسماء وصفات کا ربّ اور ربّ الارباب اسمِ اَللّٰہُ ذات ہے اور اس کا مظہر انسانِ کامل ہے۔
- راہِ فقر میں اپنی ہستی اور خودی کو ختم کر کے اللہ پاک کی ذات میں فنا ہو جانا عارفین کا سب سے اعلیٰ اور آخری مقام ہے جہاں پر وہ دوئی کی منزل سے بھی گزر جاتے ہیں۔ حدیثِ نبوی ﷺ

Marfat.com

''مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوتُوْا'' (مرنے سے پہلے مرجاؤ) میں اسی مقام کی طرف اشارہ ہے، اس مقام پر فقر مکمل ہوجاتا ہے۔ فقر کے اس انتہائی مرتبہ کو مقامِ فنافی ھُو، وحدت، فقر فنافی اللہ بقاباللہ یا وصالِ الٰہی کہتے ہیں اور یہ مقامِ توحید بھی ہے۔ یہاں پہنچ کر انسان ''سراپا توحید'' ہوجاتا ہے۔ انسانی عروج کا یہ سب سے اعلیٰ مقام ہے۔ عام اصطلاح میں اس مقام تک پہنچنے والے انسان کو ''انسانِ کامل'' یا ''فقیرِ کامل'' کہا جاتا ہے۔

- انسانِ کامل اسمِ اَللّٰہُ اور ''مسمّٰی'' (ذاتِ الٰہی) کو پالینے کا راز جانتا ہے۔
- انسانِ کامل کا دل وہ جگہ ہے جہاں انوارِ ذات نازل ہوتے ہیں اور اس کی وسعت کا بیان و اندازہ نہیں کیا جاسکتا۔
- انسانِ کامل اللہ تعالیٰ کا مظہر اور مکمل آئینہ بن جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے انوارِ ذات وصفات واسماء وافعال کا اپنے اندر انعکاس کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی جمیع صفات سے متصف اور اس کے جملہ اخلاق سے متخلق ہوجاتا ہے۔
- انسان اللہ کی ذات میں فنا ہوکر بشریت سے فارغ ہوجاتا ہے۔ جب وہ حالتِ فنا سے واپس بقا کی حالت میں آتا ہے تو انسانِ کامل ہوتا ہے اور اس کی بشریت بھی کامل ہوتی ہے اس لیے اس کا ہر کام عبادت بن جاتا ہے۔
- انسانِ کامل فنافی ھُو، فنافی اللہ بقاباللہ ہوتا ہے۔ اللہ اس کی نشانیاں لوگوں پر ہر زمانے میں ظاہر کردیتا ہے۔
- انسانِ کامل اپنے زمانہ کا امام ہوتا ہے اور وہ ہمیشہ زمانہ کے ساتھ چلتا ہے۔
- انسانِ کامل فنا میں جاتا ہے تو اس میں جمال وجلال دونوں جمع ہوتے ہیں لیکن جب بقا پہ آتا ہے تو صرف جمال ہوتا ہے۔ وہ تمام عالموں کے لیے رحمت ہوتا ہے۔

Marfat.com

فقیرِ کامل

- صاحبِ فقر کو اصطلاحِ فقر میں فقیر کہتے ہیں۔
- فقرا میں ''فقیر مالک الملکی'' سب سے اعلیٰ مرتبہ ہے اور صاحبانِ تلقین وارشاد میں مرشد کامل اکمل جامع نورالہدیٰ سب سے آخری مرتبہ ہے اور انسانِ کامل کا یہ اعلیٰ ترین مرتبہ ہے اور یہ مرتبہ سب مراتب کا جامع ہے اس کے بعد کوئی مرتبہ نہیں ہے۔
- فقیرِ کامل کی زندگی اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر حجت ہوتی ہے۔ فقیر جہاں بھی زندگی گزارتا ہے جامع صفاتِ الٰہی ہونے کی وجہ سے نورِ حق سے معاشرے کو منور کرتا ہے۔ اسی طرح فقیرِ کامل کی خانقاہ حیات بخش مرکز ہوتی ہے جہاں لوگوں کا تزکیۂ نفس اور تصفیۂ قلب ہوتا ہے۔
- فقیرِ کامل اپنی نگاہ سے زنگ آلودہ قلوب کو نورِ حق سے منور کرتا ہے اور تزکیۂ نفس کر کے قربِ الٰہی کی منزل تک لے جاتا ہے۔ طالب اور سالک کی روح کی غذا فقیرِ کامل کی صحبت اور قرب ہے۔
- فقیر کو نہ عزت سے غرض ہے نہ ذلت سے۔ کوئی اسے مانے یا نہ مانے اسے کوئی پروا نہیں۔
- فقیر کی نظر میں اللہ کے سوا کسی کا کوئی مقام و مرتبہ نہیں ہوتا۔
- فقیر وہ ہے جس میں قرآن کی روح بے پردہ نظر آئے۔
- فقرا کاملین اور عارفین بے خوف وخطر دنیا کے علوم کی اصلیت کو ظاہر کرتے ہیں۔ وہ انسان کے دل اور نگاہ کا رخ علمِ حقیقت کی طرف موڑتے ہیں جس سے وہ حق سے آگاہ ہو کر اور اس میں فنا ہو کر عرفانِ حق کا مستحق بن جاتا ہے۔
- فقیر رزق کو نہیں رازق کو دیکھتا ہے۔
- فقیر وہ ہے جو آنکھیں بند کر لے تو اٹھارہ ہزار عالم کا مشاہدہ کرے۔

Marfat.com

- فقیر جو کچھ بھی پاتا اور سمجھتا ہے منجانب اللہ پاتا اور سمجھتا ہے۔
- فقیر کا زمانہ ہر زمانہ میں الگ ہوتا ہے۔ خدا کی شان ہے کہ وہ ایک سا جلوہ دوبار نہیں کرتا۔
- فقیر اپنا جہان خود پیدا کرتا ہے۔

مرشدِ کامل

- سلسلہ سروری قادری میں جب طالب ھُو میں فنا ہو کر فنافی ھُو ہو جاتا ہے اور اس کے ظاہر و باطن میں ھُو کے سوا کچھ نہیں رہتا تو یہ ہے مرتبہ ''ہمہ اوست در مغز و پوست'' اور یہی ہے فقیر مالک الملکی (انسانِ کامل) اور یہی ہے مرشد کامل اکمل نور الہدیٰ۔
- کتاب و حکمت کی تعلیم مرشدِ کامل اکمل کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ مرشد ہی طالب کو اس کی استطاعت کے مطابق شیطان اور نفس کی چالبازیوں سے بچاتا ہوا دارالامن (قربِ الٰہی) میں لے جاتا ہے۔ عام لوگوں کو تو اس علم کے نام سے بھی واقفیت نہیں چہ جائیکہ اِن کو اس پر دسترس حاصل ہو۔
- فقیر فنافی اللہ بقاباللہ مرشدِ کامل اکمل نور الہدیٰ کی پہچان ہر انسان طالب یا مرید کے بس کی بات نہیں کیونکہ ہر مرید یا طالب کی طلب، طلبِ مولیٰ نہیں ہوتی بلکہ اکثر طالب یا مرید طلبِ دنیا و طلبِ عقبیٰ کے متمنّی ہوتے ہیں اور مرشد کا کام تو صرف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قُرب تک جانے والے راستہ کو مرید پر نہ صرف کھول دے بلکہ آسان کر دے کیونکہ وہ اس راستہ کا ہادی، راہبر اور راہنما ہے اور اس کو وہی پہچانتا ہے جو ''طلبِ مولیٰ'' لے کر نکلا ہو۔ تمام انسان ایک تو اپنی ناقص طلب کی وجہ سے اُسے نہیں پہچان پاتے دوسرے وہ انہی کی طرح ایک انسان ہوتا ہے۔ اس کا چلنا پھرنا، اٹھنا بیٹھنا بھی عام انسانوں کی طرح ہوتا ہے، کھاتا پیتا بھی وہ عام انسانوں کی طرح ہی ہے اس لیے اس کی معرفت جو طالبِ دنیا عقل سے کرتے ہیں، ناممکن ہے۔ عقل اس کی حقیقت تک

Marfat.com

نہیں پہنچ سکتی کیونکہ عقل ہمیشہ تلاشِ نقص واعتراض میں رہتی ہے۔اگر عقل سے ان کو پہچاننے کی کوشش کی جائے تو محض اعتراضات ہی ہاتھ آتے ہیں (جیسا کہ سورہ کہف میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور خضر علیہ السلام کا واقعہ بیان ہوا ہے اس واقعہ میں طالبِ مولیٰ کے لیے روشنی ہے کہ اعتراضات راستہ جدا کر دیتے ہیں)۔

❁ راہِ فقر میں مرشدِ کامل اکمل کی راہبری لازمی ہے' لیکن راہزن مرشد سے بچنا چاہیے۔جو لوگ قلب میں اللہ تعالیٰ کی طلب خلوص کے ساتھ لے کر نکلتے ہیں وہ ان راہزنوں سے محفوظ رہتے ہیں کیونکہ جس کی طلب میں وہ نکلے ہیں وہی اُن کا حافظ وناصر ہوتا ہے۔اور جس کا حافظ اللہ تعالیٰ خود ہو اس کو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا۔

❁ مرشد وہ چراغ ہے جس کی روشنی میں طالبِ مولیٰ دنیا وعقبیٰ کے ظلمات میں ہچکولے کھاتی اور ڈگمگاتی ہوئی اپنی کشتیٔ حیات کو بحفاظت منزلِ مقصود تک لے جانے کے قابل ہو جاتا ہے۔ مرشد کامل اکمل صاحبِ مسمّٰی کی راہنمائی نہ ملنے کی صورت میں ''فنا فی اللہ بقا باللہ'' کی منزل تک رسائی فقط خیال آرائی اور تصور بن کے رہ جاتی ہے۔

❁ امانتِ الٰہیہ کا حامل، جسے صاحبِ مسمّٰی مرشد کہا جاتا ہے' ہی مرشدِ کامل اکمل نور الہدیٰ ہوتا ہے۔اگر طالب کو ایسا مرشد مل جائے تو فقر کی انتہا پر پہنچنا کوئی مشکل مرحلہ نہیں ہے۔اس کی شان یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ پہلے دِن ہی طالب کو سلطان الاذکار اسمِ اعظم ''ھُو'' عطا کر دیتا ہے اور اسمِ اَللّٰہُ ذات تصور کے لیے عطا فرماتا ہے۔اگر ایسا مرشد مل جائے تو فوراً دامن پکڑ لے لیکن اس کو تلاش کرنا مشکل ہے کیونکہ یہ غیر معروف ہوتا ہے۔سینہ بہ سینہ یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا لیکن اس مرشد تک صرف وہی طالب پہنچتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی پہچان، لقائے حق تعالیٰ اور مجلسِ محمدی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی حضوری کی طلب لے کر گھر سے نکلتے ہیں۔

❁ انسانِ کامل صاحبِ مسمّٰی مرشد کامل اکمل نور الہدیٰ' حاملِ امانتِ الٰہیہ اور خزانہ فقر کا مالک اور نائبِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہوتا ہے۔اس کی تلاش اور غلامی فقرا نے فرض قرار دی ہے اس لیے طالبِ

Marfat.com

مولیٰ پر اس کو تلاش کر کے اس سے معرفتِ الٰہی حاصل کرنا فرض ہے۔

❁ وہ پاکیزہ اور کامل اکمل لوگ جو سلسلہ در سلسلہ بیعت ہوتے آئے ہیں ان کا شجرۂ طریقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تک پہنچ جاتا ہے۔ ایسے برگزیدہ صفات لوگوں کو ''شیخِ اتصال'' کہتے ہیں اور اُن کے درمیان کسی جگہ انقطاع نہیں ہوتا۔ ایسے کامل حضرات جب کسی خوش بخت آدمی کو بیعت کرلیں تو اس کی روحانی نسبت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ قائم ہوجاتی ہے اور طریقت (فقر) کی رو سے یہی سمجھا جاتا ہے گویا اس نے خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیعت کی ہے اور آپ ﷺ کے وسیلہ سے اللہ تک پہنچ گیا ہے۔

❁ آج تک کسی ولی کامل کو ولایت، معرفتِ الٰہی اور مشاہدۂ حق تعالیٰ بغیر مرشد کامل اکمل کی بیعت اور تربیت کے حاصل نہیں ہوا۔ امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ درس وتدریس کا سلسلہ چھوڑ کر حضرت یوسف نساج رحمتہ اللہ علیہ کی بیعت نہ کرتے تو آج اُن کا شہرہ نہ ہوتا۔ مولانا روم رحمتہ اللہ علیہ اگر شاہ شمس تبریز رحمتہ اللہ علیہ کی غلامی اختیار نہ کرتے تو انہیں ہرگز یہ مقام نہ ملتا۔ قصہ مختصر کہ فقر وطریقت کی تاریخ میں آج تک کوئی بھی مرشد کی راہنمائی اور بیعت کے بغیر اللہ تعالیٰ تک نہیں پہنچ سکا۔

❁ مرشدِ کامل کی راہبری میں اسمِ اَللّٰہُ ذات کے ذکر وتصور سے عشقِ حقیقی کی تپش حاصل ہوتی ہے اور یہی عشق لقائے الٰہی کی نعمت عطا کرتا ہے۔

❁ مرشدِ کامل ایک آئینہ ہے۔ طالب کو اس میں اپنی حقیقت اور اصل صورت دکھائی دیتی ہے۔

❁ اسمِ اَللّٰہُ ذات قلب میں بے قراری اور قربِ الٰہی کی تڑپ پیدا کرتا ہے۔ اگر یہ تڑپ مرشد کی بارگاہ میں جا کر سکون میں تبدیل ہوجائے تو مرشد کامل ہے ورنہ ناقص۔

❁ زندہ مرشدِ کامل سے فیض حاصل کرنا اس لیے ضروری ہے کہ اس میں نفس ہوتا ہے اور وہ اپنے نفس سے طالب کے نفس کی تربیت کرتا ہے۔

❁ جب تک طالب صحبتِ مرشد سے فیض یاب نہ ہو اسمِ اَللّٰہُ ذات کا اثر شروع نہیں ہوتا۔

Marfat.com

- مرشد اگر کامل ہو تو طالب کو مجذوب نہیں ہونے دیتا یعنی فنا فی اللہ کے مقام پر کبھی ٹھہرنے نہیں دیتا بلکہ بقا باللہ کے مقام تک پہنچا کر چھوڑتا ہے۔
- مرشد کامل اکمل اسمِ اَللّٰہُ ذات کی صورت ہوتا ہے۔
- مرشدِ کامل اللہ اور بندے کے درمیان وسیلہ ہے۔ مرشدِ کامل کا یہ فرض ہے کہ طالب یا سالک کو اللہ تعالیٰ کے قرب میں لے جائے۔ ایسا مرشدِ کامل تلاش کرنا پھر اس سے زندگی کی حقیقت حاصل کرنا فرضِ عین ہے تا کہ انسان اس دنیا میں ہی اس بات سے آگاہ ہو جائے کہ آخرت میں اس کا کیا مقام ہے۔
- مرشدِ کامل کے بغیر اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کی کوشش کرنا بے کار و بے سود ہے۔
- مادیت کے اس دور میں اللہ کا قرب پانے کے لیے مختلف ریاضات اور مجاہدات کی بجائے مرشد کامل اکمل، صاحبِ باطن کی تلاش از حد ضروری ہے جو اپنی نگاہِ کاملہ اور باطنی تصرف سے قلب کی حالت کو ظلمت سے نور میں بدل دے کیونکہ یہی اصلاح کا طریقہ ہے۔
- اللہ کی معرفت و وصال کے سچے طالبوں کے لیے ضروری ہے کہ شیخ پکڑتے وقت تحقیق کر لیں کہ ایک تو سروری قادری صاحبِ مسمّٰی ہو اور ذکر و تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات اور مشقِ مرقومِ وجودیہ عطا فرمائے۔ ''اسم اَللّٰہُ ذات'' سنہری حروف یا سونے سے لکھا ہوا ہو۔ کچھ عرصہ تک اسم اَللّٰہُ ذات کے تصور سے تصورِ شیخ حاصل نہ ہو تو اسے شیخِ کامل نہ سمجھیں۔

عشقِ الٰہی

- انسان کو بہت سے رشتوں اور اشیا سے محبت ہوتی ہے مثلاً اللہ تعالیٰ سے محبت، حضور اکرم ﷺ سے محبت، ماں، باپ، بیوی، بچے، بہن، بھائی، رشتہ دار، دوست، گھر، زمین، جائیداد، شہر، قبیلہ، برادری، خاندان، ملک اور کاروبار وغیرہ سے محبت۔ جس محبت میں شدت اور جنون پیدا ہو

Marfat.com

جائے اور وہ باقی تمام محبتوں پر غالب آجائے اسے عشق کہتے ہیں۔ عشق باقی تمام محبتوں کو جلا کر راکھ کر دیتا ہے اور تمام محبتوں پر حاوی ہو جاتا ہے۔ جیسے حضور اکرم ﷺ کا اِرشادِ مبارک ہے ''اِس وقت تک تمہارا ایمان کامل نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں تم کو تمہاری جانوں، بیوی، بچوں، گھر بار اور ہر چیز میں سب سے زیادہ عزیز نہیں ہو جاتا۔'' (بخاری و مسلم) اللہ نے اللہ پاک سے شدید محبت کو مومنین کی صفت قرار دیا ہے اور عشق کا خمیر انسان کی روح میں شامل ہے۔

❁ کائنات کی ابتدا عشق ہے اور انسان کی تخلیق عشق کے لیے ہے۔ حضورِ اکرم ﷺ کے نورِ مبارک سے جب ارواح کو پیدا کیا گیا تو عشقِ الٰہی کا جوہرِ خاص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت سے ارواحِ انسانی کے حصہ میں آیا۔ لقائے حق کے لیے طالب کے دل میں جذبۂ عشق کا پیدا ہونا لازم ہے۔ دراصل روح اور اللہ کا رشتہ ہی عشق کا ہے۔ بغیر عشق نہ تو روح بیدار ہوتی ہے اور نہ ہی لقائے الٰہی پا سکتی ہے۔ عشق ایک بیج کی صورت میں انسان کے اندر موجود ہے مگر سویا ہوا ہے۔ جیسے جیسے ذکر و تصور اسم اَللّٰہُ ذات مشقِ مرقومِ وجودیہ اور مرشد کی توجّہ سے یہ روح کے اندر بیدار ہونا شروع ہوتا ہے ویسے ویسے روح کی اللہ کے لیے تڑپ اور کشش میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔

❁ عشق والوں سے معاملہ بھی جدا ہوتا ہے۔ علمائے محض سے اور طرح بات ہوتی ہے اور عشاق سے دوسرے انداز سے بات ہوتی ہے۔

❁ اللہ کا سب سے بڑا عاشق وہ ہے جسے دنیا میں (اس کی حیات کے دوران) کوئی بطور عاشقِ الٰہی نہ پہچانے۔ جیسا کہ اللہ نے فرمایا ''میرے بعض ولی ایسے ہیں جنہیں میرے سوا کوئی نہیں پہچانتا۔'' البتہ اللہ جسے چاہتا ہے خود ظاہر کر دیتا ہے لوگوں کی بھلائی کے ارادہ سے۔

❁ اللہ کا عاشق جتنی بھی تکلیف میں ہو لوگوں پر ظاہر نہیں کرتا بلکہ اس کا چہرہ ہمیشہ ہشاش بشاش رہتا ہے خواہ وہ باطنی یا جسمانی طور پر کتنی ہی اذیت سے کیوں نہ گزر رہا ہو۔ وہ اپنی تکلیف اللہ سے بھی نہیں کہتا بلکہ اس کی رضا کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دیتا ہے۔

❁ جب عشقِ الٰہی کی تڑپ اپنی انتہا پر پہنچ جاتی ہے تو اس کا زوال شروع ہو جاتا ہے اور وہ

Marfat.com

زوال سکون کی صورت میں حاصل ہوتا ہے۔ یعنی جب عشق اپنی انتہا کو پہنچتا ہے تو لقا و وصالِ الٰہی حاصل ہو جاتا ہے اور لقا و وصالِ الٰہی میں ہی عاشق کا سکون ہے۔ لیکن کچھ عاشق ایسے بھی ہوتے ہیں جنہیں کسی منزل پر سکون نہیں آتا وہ ھَلْ مِنْ مَّزِیْد "کیا مزید کچھ ہے" کی طلب میں سکون سے پھر تڑپ کی طرف سفر کرتے ہیں' پھر وصال کا ایک اور درجہ طے کر کے سکون حاصل کرتے ہیں۔ پھر تڑپتے ہیں' پھر وصال اور سکون حاصل کرتے ہیں اور یہ سلسلہ یوں ہی چلتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ عاشق سے معشوق بن جاتے ہیں۔

❁ عاشقِ الٰہی کو جہنم کی آگ کا کوئی خوف نہیں ہوتا کیونکہ اس نے تمام عمر عشق کی آگ میں جلتے ہوئے گزاری ہوتی ہے جو جہنم کے آگ سے تیز تر ہے۔ عاشق عشق کی آگ میں جلتے جلتے خود آگ بن چکا ہوتا ہے۔ اس کی ایک آہ جہنم کی آگ کو بجھا سکتی ہے۔

❁ عشق کے میدان میں کھرے اور کھوٹے کی پہچان ہوتی ہے۔

❁ عشق محض زبانی دعویٰ کا نام نہیں ہے بلکہ عشق اس ذہنی کیفیت کا نام ہے جس میں مبتلا ہو کر انسان اپنے محبوب کے لیے تن من دھن کی بازی لگانے پر آمادہ ہو جائے۔

❁ عشق کے بغیر ایمان کی تکمیل نہیں ہو سکتی۔

❁ عشق کا اصل امتحان جلال سے لیا جاتا ہے۔ جمال کو تو سب محبوب رکھتے ہیں۔ نفس پرست طالب محبوب کے جلال میں آنے پر اس سے دور ہو جاتے ہیں جبکہ صادق عاشقوں میں جلال مزید تڑپ پیدا کرتا ہے اور وہ محبوب کی طرف زیادہ شدت سے بڑھتے ہیں۔

❁ عشق کا پہلا اصول ادب ہے۔

❁ عشق درد ہے، اسی لیے عاشق کو دردمند کہا جاتا ہے۔

❁ عشق کسی انسان سے نہیں ہوتا، جو یہ دعویٰ کرتا ہے وہ جھوٹا ہے کیونکہ اللہ خود عشق ہے اور عشق سے ہی عشق ہوتا ہے۔

❁ عشقِ حقیقی ہی بارگاہِ ربّ العالمین میں کامیابی کی ضمانت ہے۔

Marfat.com

❁ عشق ہی انسان کو شہ رگ کے روحانی سفر پر گامزن کر کے آگے لے جاتا ہے۔

❁ عشق مشاہدہ کا وارث ہے اور حقیقت کی تہہ یا اس کی کنہہ تک کی خبر رکھتا ہے مگر علم (ظاہر) کی نظر سطح تک رہتی ہے۔

❁ جب طالبِ مولیٰ علم اور عقل کی حد پار کر کے عشق کی حدود میں داخل ہوتا ہے تو عشق اسے تمام حدود پار کر کے لامکاں تک پہنچا دیتا ہے۔

❁ عشق کی بدولت دل سے اعتراضات دور ہوتے ہیں اور عشق سے دل کے گوشے میں جو نور پیدا ہوتا ہے' اسی سے ''فقیر فنا فی اللہ'' (انسانِ کامل) کی پہچان ہوتی ہے۔

❁ بہتر ہے کہ دل میں عشقِ حقیقی کی آگ روشن کی جائے۔ یہ آگ ہر قسم کے شکوک وشبہات کے خس وخاشاک کو جلا کر یقین حاصل کرنے میں مدد دیتی ہے۔

❁ عاشق محبوب کے نقشِ پا کو دیکھ کر چلتا ہے اور ان کا سرمو انحراف نہیں کرتا۔ اس کا قلب محبوب کی خیر خواہی سے معمور ہوتا ہے۔

❁ لوگ تو ایک مصیبت سے گھبراتے ہیں جبکہ عاشقِ حق تعالیٰ بصد خوشی بے شمار مصائب مول لے لیتے ہیں۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ اس راہ میں بے شمار خطرات ہیں' اپنی کشتی عشق کی طوفانی لہروں کے حوالے کر دیتے ہیں اور بڑے سے بڑے طوفان میں بھی ثابت قدم رہتے ہیں۔

لقائے الٰہی

❁ لقا سے مراد دیدار یا چہرہ ہے۔ قرآن کی جن آیات میں بھی 'لقا' کا لفظ استعمال ہوا اس سے مراد دیدار ہی ہے۔

❁ اللہ پاک کو اسم ذات سے دیکھا جا سکتا ہے۔

❁ لقائے الٰہی میں جو چیز حائل ہے وہ نفس ہے۔

❁ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دیدار کی خواہش پر کہا کہ لَنْ تَرَانِیْ (تو نہیں

Marfat.com

دیکھ سکتا) تو اس کا یہ مطلب نہیں تھا کہ اللہ کو کوئی بھی نہیں دیکھ سکتا بلکہ صرف حضرت موسیٰ علیہ السلام ہی مخاطب تھے ''تو مجھے دیکھنے کی تاب نہیں رکھتا۔'' جب اللہ نے تجلی کی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہوگئے۔ آپؑ کا بے ہوش ہونا ہی اس بات کی گواہی ہے کہ آپ علیہ السلام نے کچھ دیکھا تبھی تو بے ہوش ہوگئے۔ یعنی دیدارِ الٰہی کی تاب نہ لا سکے۔ ہوش میں آتے ہی آپ علیہ السلام نے فرمایا ''میں پہلا مومن ہوں'' مومن وہ ہے جو اللہ کو دیکھ کر اس پر ایمان لائے۔ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ کا دیدار کیا البتہ وہ اس کی تاب نہ لا سکے اور بے ہوش ہوگئے۔

❁ انسان کی پیدائش کا مقصد اللہ تعالیٰ کی پہچان اور معرفت ہے' پہچان ہی دراصل لقائے الٰہی ہے۔ یہ وہ نعمت ہے جو عارفین یعنی فقرا کو عطا کی جاتی ہے۔

❁ لذّتِ دیدار سے بہتر کوئی لذّت نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ کا دیدار نورِ بصارت سے نہیں نورِ بصیرت سے حاصل ہوتا ہے۔

❁ باطن میں لقائے حق تعالیٰ (دیدارِ الٰہی) سب سے اعلیٰ مقام ہے۔ یہ تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات اور مرشدِ کامل اکمل کی راہبری سے حاصل ہوتا ہے۔ لیکن فقر میں یہ بھی کامل مرتبہ نہیں ہے اس میں بھی دوئی پائی جاتی ہے۔ فقر کی انتہا تو یہ ہے کہ انسان ذاتِ حق میں فنا ہو کر بقا حاصل کر لے تب ہی انسان' انسانِ کامل یا مردِ مومن بنتا ہے۔

❁ اگر کوئی یہ گمان کرے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف قدموں سے چل کر پہنچا جا سکتا ہے تو وہ گمراہی پر ہے۔ اللہ تعالیٰ جہات[1]، زمان[2]، مکان، الوان[3]، دِن رات، حدودِ اقطار[4] اور حدودِ مقدار[5] سے منزّہ اور مبرّہ[6] ہے۔ لقائے الٰہی کا سفر انسان کی اپنی حقیقت کی پہچان یا ''نفس کے عرفان'' یا خود اس کے باطن کا سفر ہے۔ راہِ قلب (نورِ بصیرت) ہی سے اللہ تعالیٰ کا دیدار ممکن ہے۔

❁ مدرسہ میں علم کے ذریعے اللہ کو جانا جاتا ہے اور خانقاہ میں عشق کے ذریعے اللہ کو پہچانا جاتا۔

---

[1] اطراف [2] وقت [3] رنگ [4] قطر کی جمع۔ دائرے کو دو حصوں میں تقسیم کرنے والا خط Diameter
[5] Quantity [6] بَری، پاک

Marfat.com

ہے۔

- ''امانت'' سے مراد ذاتِ حق تعالیٰ ہے۔
- جو اللہ سے مل گیا وہ کامیاب ہو گیا۔ سکون صرف لقائے الٰہی میں ہے۔
- صراطِ مستقیم مانگنے کا مطلب ہے اللہ پاک کو مانگنا۔
- عبادت وہی کامل ہے جو اللہ کو دیکھ کر کی جائے خواہ کسی بھی انداز اور طریقے سے کی جائے۔ حضور ﷺ اور صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم کی عبادت کا اصل طریقہ ''معراج'' تھا۔ یعنی اللہ کو دیکھ کر عبادت کرنا۔
- اللہ کی پہچان اور لقا روحِ قدسی کو حاصل ہوتا ہے۔ روحِ قدسی فطرتِ سلیمہ ہے جس پر ہر انسان پیدا ہوتا ہے۔
- کسی فقیر نے لقائے الٰہی کی نعمت چھوڑ کر بادشاہی قبول نہیں کی لیکن بادشاہوں نے لقائے الٰہی کی خاطر بادشاہی چھوڑ دی۔
- ''ھُــو'' احدیت میں کیسا ہے کوئی نہیں جانتا لیکن جب وہ وحدت میں نزول کرتا ہے تو جو صورت ظاہر ہوتی ہے وہ احدیت والی ہی ہوتی ہے۔
- اللہ پاک کے انوار و تجلیات اور چیز ہیں اور ذات اور چیز ہے۔ عام انسانوں اور اللہ پاک کے انوار و تجلیات کے درمیان جو پردہ ہے وہ ظلمات کا پردہ ہے اور طالبِ مولیٰ اور اللہ پاک کی ذات کے درمیان جو پردہ ہے وہ انوار و تجلیات کا پردہ ہے۔

توحید

- توحید تک پہنچنے کے لیے دل سے غیر اللہ کی محبت' طلب اور خوف کے بتوں کو توڑنا ہوگا۔ اللہ کے سوا ہر شے سے بے نیاز ہو جانا توحید ہے۔
- حقیقی توحید یہ ہے کہ ظاہر و باطن میں صرف اللہ ہے۔

Marfat.com

- مومن کی توحید یہ ہے کہ اللہ کی ذات میں فنا ہو کر بقا پالے اور اس کے ساتھ واحد ہو جائے۔
- جب تک محرمِ راز توحید پر نہیں پہنچ جاتا اسے آزمایا جاتا رہتا ہے۔
- اصل توحید ہمہ تن توحید ہو جانا ہے۔
- کلمۂ توحید کی تصدیق بالقلب کے لیے ضروری ہے کہ تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب ہو۔

رسالت

- حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حقیقت نور ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظاہر میں ''انسانِ کامل'' کا لباس پہن کر تشریف لائے ہیں۔ آپ ﷺ صورت میں بشر ہیں اور حقیقت میں نور۔ بے عیب و پاک صاف شفاف بشریت آپ ﷺ کا اعلیٰ وصف ہے۔ آپ ﷺ کی بشریت بھی بے مثل ہے اور اتنی لطیف ہے کہ آپ ﷺ کا سایہ تک نہیں۔
- آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر اور تعریف عبادت ہے اور درود شریف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف کا دوسرا نام ہے۔
- قُل سے مراد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بشریت ہے اور 'ھُو' حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی احدیت ہے۔
- صراطِ مستقیم آپ ﷺ کی ذات پاک ہے۔
- جاہل وہ ہے جو آپ ﷺ کو نہیں پہچانتا۔
- زمانہ جتنی ترقی کرے گا آپ ﷺ کی ذات پاک اتنی بلند تر ہوتی چلی جائے گی۔
- آیت مبارکہ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَ الظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ میں ''اوّل'' سے مراد آپ ﷺ کی حقیقت ہے اور ''آخر'' آپ ﷺ کی نبوت ہے۔ آپ کا ''باطن'' حقیقت ہے اور ''ظاہر'' معرفت ہے۔
- جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تک پہنچ گیا وہ اللہ تک پہنچ گیا۔

Marfat.com

- حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر زمانے میں اپنی شان کے مطابق ظاہر ہوتے ہیں۔ کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِیْ شَاْنٍ۔ (الرحمٰن۔29)
- حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بشریت عربی ہے لیکن نور نہ عربی ہے نہ عجمی، نہ شرقی ہے نہ غربی۔
- جس انسان میں سے نورِ محمدی ﷺ ختم ہو جائے وہ خشک ہو جاتا ہے۔
- حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رسالت تمام عالموں پر محیط ہے۔ جو عالم جس شکل وصورت میں ہوگا آپ ﷺ اس عالم میں اسی شکل وصورت میں موجود ہوں گے۔
- قرآن سے حقیقتاً مراد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبارک ذات ہے۔ ان کا قرب حاصل کیے بغیر قرآن کی سمجھ نہیں آ سکتی۔
- چاروں خلفائے راشدین کی ذات وصفات (حضرت ابوبکر صدیقؓ کا ''صدق'' حضرت عمر فاروقؓ کا ''عدل اور محاسبہ نفس'' حضرت عثمان غنیؓ کی ''سخاوت اور شرم وحیا'' اور حضرت علیؓ کا ''علم، فقر اور شجاعت'') کو جمع کیا جائے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات بن جاتی ہے۔ اگر چاروں یاروں میں سے ایک کا بھی انکار کیا جائے تو وہ حضور ﷺ کا انکار ہوگا۔
- ھُو آپ ﷺ کا باطن ہے اور محمد آپ ﷺ کا ظاہر۔ جس نے ھُو کو پہچان لیا عاشق بن گیا۔

عارف

- عارف اس شخص کو کہتے ہیں جو اسم سے مسمّٰی کو پا تا ہے۔
- عارف اللہ تعالیٰ کو دیکھ کر عبادت کرتا ہے۔
- عارف کی شان یہ ہے کہ وہ ہر لمحہ، ہر آن محبوب کے دیدار میں منہمک رہتا ہے۔
- عارف ہر عالَم کا علم رکھتا ہے۔
- عارف وہ ہے جو انوارِ الٰہی میں غرق ہو کر اسرارِ الٰہی کے موتی نکال لائے اور پھر اُن کو اللہ کی

Marfat.com

مخلوق میں تقسیم کرے۔

- عارف عاشق ہے اور عاشق عارف ہے۔
- عارف کی بات سمجھنے کے لیے خود عارف ہونا ضروری ہے۔
- عارف کی کتاب (یا کتب) کو اگر عشق و ادب سے پڑھا جائے تو حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق عارف اُسے فیض سے نواز دیتا ہے یا اس کی رہنمائی مرشد کامل کی طرف کر دی جاتی ہے۔
- عارف کی تعلیمات درحقیقت قرآن و حدیث کی تعلیمات ہی ہوتی ہیں جو لکیر کے فقیر علمائے سُوء کو سمجھ نہیں آتیں۔
- عارف کی تعلیمات ہمہ جہت ہوتی ہیں اور نہ صرف زندگی کے انفرادی اور اجتماعی پہلوؤں کا احاطہ کرتی ہیں بلکہ دین کے ہر پہلو کو عوام کے سامنے اُن کی اپنی زبان میں کھول کر رکھ دیتی ہیں۔ عارف کی تعلیمات کو ہر کوئی اپنے اندازِ فکر کے مطابق گمان کرتا اور سمجھتا ہے اور اسی گمان، علم اور عقل کے مطابق اس کی شرح کرتا اور بیان کرتا ہے۔
- عارف جس (باطنی) مقام سے گزرتا ہے اسی مقام کی عکاسی اس کا کلام کرتا ہے۔

معرفتِ حق تعالیٰ

- معرفتِ حق تعالیٰ دو طرح کی ہے، ایک معرفت صفاتِ حق تعالیٰ اور دوسری معرفتِ ذاتِ حق تعالیٰ:

☆ معرفتِ صفات کا تعلق عالمِ خلق سے اور عبودیت سے ہے۔ اس میں تسخیرِ خلق اور رجوعاتِ خلق ہے۔ اس کا ذریعہ وردو وظائف، چلے، مراقبے، بدنی و جسمانی ریاضت و مشقت ہے۔ معرفتِ صفات کی انتہائی منزل سدرۃ المنتہیٰ پر اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی اور لوحِ محفوظ کا مطالعہ

Marfat.com

ہے۔معرفتِ صفات کا عارف صاحبِ ریاضت اورصاحبِ درجات ہے۔صاحبِ درجات لقائے الٰہی (دیدارووصالِ الٰہی) سے محروم ہے۔

☆ معرفتِ ذات کاتعلق عالمِ اَمر اورربوبیت سے ہے۔معرفتِ ذات میں استغراقِ حق اور لقائے الٰہی ہے۔معرفتِ ذات کا ذریعہ فقط تصورِ اسم اَللّٰہُ ذات ہے اوراس کی ابتدائی منزل ہی لقائے الٰہی اورمجلسِ محمدی کی دائمی حضوری ہے۔

طالبِ مولیٰ

❁ دِل میں کسی خاص چیز کے حصول کی خواہش اورارادہ کا نام طلب ہے اور حصولِ طلب کا جذبہ دِل میں ہی پیدا ہوتا ہے۔جوانسان اپنے دِل میں اللہ تعالیٰ کی پہچان، دیدار اور معرفت کا ارادہ کرلیتا ہے تواس کی خواہش کو''طلبِ مولیٰ'' اوراسے طالبِ مولیٰ' ارادت منداورطالبِ حق کہتے ہیں، جسے عام طور پرسالک، طالب یامرید کے نام سے بھی موسوم کیا جاتا ہے۔

❁ حدیثِ قدسی ہے لولاك لما خلقت افلاك (محبوب اگرآپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نہ ہوتے تو میں مخلوق کو پیدانہ کرتا)۔ہرطالبِ مولیٰ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور پوشیدہ ہے اس لیے طالبِ مولیٰ کی منزل حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات ہے۔

❁ طالب میں طلب ہواورمرشدعطانہ کرے یہ نہیں ہوسکتا۔ہرطالب کوجوبھی ملتا ہے وہ اس کی طلب کا عین ہوتا ہے۔

❁ طالب پر ہرروزنئی تجلی پڑتی ہے۔کبھی وہ ایک حالت میں ہوتا ہے کبھی دوسری۔

❁ اللہ کے طالب پرآنے والی مصیبتیں اور بلائیں بھی رحمتوں میں تبدیل ہوجاتی ہیں کیونکہ وہ اللہ کی محبت میں ان پرصبرکرتا ہے۔

❁ اللہ کا طالب چکنے گھڑے کی طرح ہوتا ہے۔اس پرجتنی بھی مصیبتیں یابلائیں آئیں وہ اس

Marfat.com

راہ سے پیچھے نہیں ہٹتا۔

- طالبِ مولیٰ کو دنیا میں سکون نہیں ملتا۔ دنیا میں سکون صرف طالبِ دنیا کو ملتا ہے۔
- جب بندہ اللہ سے محبت کرتا ہے تو اللہ کی ساری مخلوق اس بندے سے محبت کرتی ہے اور اگر بندہ اللہ کو چھوڑ کر مخلوق سے محبت کرے تو مخلوق اس سے دھوکہ کرتی ہے، پھر مخلوق سے گلہ کیسا۔
- طالبِ مولیٰ کسی غلط جگہ پر نہیں ٹھہر سکتا۔
- طالبِ مولیٰ کو سورج مکھی کی طرح ہونا چاہیے۔ جس طرح سورج مکھی کا رخ ہمیشہ سورج کی طرف ہوتا ہے اسی طرح طالب کا رخ ہمیشہ اپنے مرشد کی طرف ہونا چاہیے۔
- وہی طالب فقر میں کامیاب ہو سکتا ہے جو مرشد کے کسی بھی عمل پر کبھی اعتراض نہ کرے اور ہمیشہ اس کی رضا کو سمجھنے کی کوشش کرے۔
- طالبِ مولیٰ کی حالت ہر دم تغیر پذیر رہتی ہے کیونکہ وہ ہر آن اللہ کی تجلیات میں گھرا رہتا ہے اور اللہ کی جو تجلی ایک بار ہوتی ہے وہ کبھی دوبارہ نہیں ہوتی اس لیے طالبِ مولیٰ کبھی ایک حال میں نہیں رہتا۔
- طالبِ مولیٰ جب اللہ کی رضا میں فنا ہوتے ہوتے مکمل فنا ہو جاتا ہے تو اللہ اسے وہی عطا کر دیتا ہے جو ابتدا میں اس کی طلب ہوتی ہے۔
- طالبِ مولیٰ کبھی مرشد سے خلافت کا طالب نہیں ہوتا۔ اللہ مل جائے تو ساری خلافتیں انسان کی مٹھی میں آ جاتی ہیں۔
- طالب مرشد سے کچھ نہیں مانگتا بلکہ وہ تو اپنا بھی سب کچھ مرشد کی رضا کے لیے مرشد کے قدموں میں رکھ دیتا ہے اور اللہ کو اس کی یہی ادا پسند آ جاتی ہے۔ صحابہ کرامؓ کا بھی یہی طریق تھا۔ ایسے ہی طالب کو لا یرید کہتے ہیں۔ جب مرشد کو ایسے طالب مل جائیں تو پھر فقر کا کام عروج پر پہنچ جاتا ہے۔

Marfat.com

مرتبہ فنافی شیخ، فنافی اسمِ محمدؐ، فنافی اللہ

طالبوں کے تین مراتب ہوتے ہیں:

(1) مرتبہ فنافی الشیخ۔ جب طالب (مرید) شیخ (مرشد) کی صورت کا تصور کرتا ہے تو جس طرف نظر کرتا ہے اُسے شیخ (مرشد) نظر آتا ہے۔

(2) دوسرا مرتبہ فنافی اسمِ محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے۔ جب طالب صورتِ اسمِ محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا تصور کرتا ہے تو جس طرف بھی نگاہ کرتا ہے اُسے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نظر آتی ہے۔

(3) تیسرا مرتبہ فنافی اللہ کا مرتبہ ہے۔ جب طالب ''اسمِ اَللّٰہُ ذات'' کا تصور کرتا ہے تو نفس مرجاتا ہے اور جس طرف بھی دیکھتا ہے اُسے انوارِ اسمِ اَللّٰہُ ذات کی تجلّیات نظر آتی ہیں۔ اسے مرتبہ لامکاں کہا جاتا ہے اور طالب اپنی خودی ختم کر کے اِن تجلیات میں فنا ہو کر فنافی اللہ ہو جاتا ہے۔

❁ یاد رکھیں راہِ فقر میں مشکل ترین مرحلہ فنافی الشیخ ہی ہے۔ اگر شیخ کامل ہے تو وہ پہلے ہی فنافی الرسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور فنافی اللہ ہوگا۔ اگر طالب فنافی الشیخ ہو جائے تو اُسے دوسرے مراتب طے کرتے ہوئے دیر نہیں لگتی۔ اگر مرشد سروری قادری صاحبِ مسمّٰی نہ ہو تو اِن تین مراتب کو طے کرتے کرتے سالہا سال لگ جاتے ہیں پھر بھی طالب ان مراتب کی حقیقت تک نہیں پہنچ پاتا۔

❁ فنافی شیخ سب سے اعلیٰ اور مشکل مرتبہ ہے فقر میں۔ اس میں ظاہری نزدیکی یا ظاہری دوری معنی نہیں رکھتی۔

Marfat.com

شریعت

❁ شریعت مطہرہ کی مکمل پیروی اور اتباع کے بغیر سلوک و معرفت کا کوئی مقام اور منزل حاصل نہیں ہو سکتی اور فقر کے تمام مدارج بھی شریعت کی برکت سے ہی حاصل ہوتے ہیں۔

❁ فقر کی ابتدا بھی شریعت ہے اور انتہا بھی شریعت ہے اور تارکِ شریعت فقر کی خوشبو تک بھی نہیں پہنچ سکتا۔

❁ جتنے بھی فقرا کاملین گزرے ہیں وہ سب شریعت مطہرہ پر سختی سے کاربند رہے۔

❁ شریعت کی اصل حقیقت بھی راہِ فقر پر چل کر ہی حاصل ہوتی ہے۔

❁ شریعت کا تعلق عالمِ ناسوت اور اس مادی جسم سے ہے۔ جب تک یہ جسم ہے شریعت کی پابندی اس پر لازم ہے اور اس سے روگردانی پر سزا ہے۔

علم

❁ علمِ ظاہر اور علمِ باطن کو اکٹھا کرنے کا نام علمِ حقیقی، دین و ایمان ہے۔ اگر صرف علمِ ظاہر پر توجہ دی جائے تو جھگڑے پیدا ہوتے ہیں اور صرف علمِ باطن میں بھی کامل دین نہیں۔ دونوں کا اکٹھا ہونا ایمان کی تکمیل کے لیے ضروری ہے۔

❁ موجودہ دور میں مشکل یہ آن پڑی ہے کہ جب علمِ باطن کا کوئی مسئلہ سامنے آتا ہے تو ان قرآنی آیات کو، جن میں علمِ باطن کے متعلق واضح اور روشن ہدایات موجود ہیں، کچھ لوگ متشابہات کہہ کر آگے گزر جاتے ہیں۔ آج کل کے دور میں یہی ہماری گمراہی کی بڑی وجہ ہے کہ ہم نے اپنے ''باطن'' کو فراموش کر دیا ہے اور صرف ظاہر کی طرف متوجہ ہو گئے ہیں۔

❁ علم اگر مشاہدے کے ساتھ نہ ملے تو بے کار ہے۔

Marfat.com

❁ اللہ پاک نے کل اسماء کا علم آدم علیہ السلام اور اولادِ آدم کو روزِ ازل ہی عطا کر دیا اور یہ علم ان لوگوں پر منکشف فرماتا ہے جو غور و تفکر کرتے ہیں۔

❁ علم کی بے شمار اور لاتعداد اقسام ہیں لیکن بہترین علم وہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی پہچان اور معرفت حاصل ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا ہر شے فانی ہے اور فانی کا علم فانی ہے اور 'باقی' کا علم حیاتِ جاودانی ہے۔ اس لیے جو علم 'باقی' کی پہچان اور معرفت نہ کرائے وہ جہالت ہے اور جو علم 'باقی' تک لے جائے وہی علمِ حقیقی ہے۔

❁ علم کی دو بنیادی اقسام ہیں: علمِ حصولی اور علمِ حضوری۔ علم حصولی سے مراد وہ علم ہے جو عقل کے دائرہ کار میں رہ کر حاصل کیا جاتا ہے یعنی وہ تمام علوم جو ہم دیکھنے، سننے، سمجھنے اور سونگھنے کے حواس یعنی حواسِ خمسہ سے حاصل کرتے ہیں یا وہ علم جو کسی مدرسہ، کالج، یونیورسٹی سے یا کتب پڑھ کر یا تحقیق کر کے حاصل کرتے ہیں۔

علمِ حضوری یا علمِ لدنی سے مراد وہ علم ہے جو عشق سے حاصل ہوتا ہے۔ یہ نگاہ کا علم ہے جو مرشد توجہ سے طالب کے قلب پر وارد کرتا ہے۔ علمِ حضوری یا علمِ لدنی ذکر، فکر، تفکر، تدبر، مراقبہ، الہام، کشف اور وَہم کسی بھی ذریعے سے عطا کیا جا سکتا ہے۔ اس علم میں کتب اور پڑھنے پڑھانے کا دخل نہیں ہے۔ بس قلب میں اللہ تعالیٰ کا نور چمکتا ہے اور وہ جو چاہتا ہے اسرار کھول دیتا ہے۔ اس علم کے حصول کا سب سے بڑا وسیلہ اور ذریعہ مرشد کامل سروری قادری اور ذکر و تصورِ اسمِ اَللّٰہُ ذات ہے۔

❁ جو بابِ علم سے گزر کر علم کے شہر میں داخل ہو گیا وہ کامل علم والا ہو گیا۔

❁ عارفین نے اپنی کتب میں ہمیشہ علم کی اہمیت کو بیان کیا ہے اور علم حاصل کرنے پر زور دیا ہے۔ ان کی کتب میں جہاں کہیں بھی علم کی مذمت نظر آتی ہے وہاں علمِ بے مغز مراد ہے۔ علم ایک نور ہے اور علم عقل کے اوپر پڑا ہوا ایک پردہ بھی ہے۔ وہ علم جو حقیقت تک پہنچا دے وہ نور ہے اور جو حقیقت سے دور کر دے وہ علم عقل پر ایک پردہ بن جاتا ہے۔

Marfat.com

❁ ابتدائے فقر میں لازم ہے کہ طالب اپنے علم کو چھوڑ دے کیونکہ علم سے نکلو گے تو علیم کو پاؤ گے۔ علیم ملے گا تو علم خود بخود مل جائے گا۔

❁ ہر زمانہ میں علم ایک خاص سمت میں ترقی کرتا ہے۔ علم کو غور و تفکر سے دریافت کیا جاتا ہے۔

❁ علمِ فقر وہ ترازو اور کسوٹی ہے جو کھرے کو کھرا اور کھوٹے کو کھوٹا ثابت کر دیتی ہے۔

❁ علم پر فضلِ الٰہی کو ترجیح دینا چاہیے کہ جو کچھ حاصل ہوا علم سے نہیں بلکہ فضلِ الٰہی سے حاصل ہوا۔ اللہ کا فضل شاملِ حال نہ ہو تو علم بندے کو گمراہ کر دیتا ہے۔

❁ علمِ ظاہر عارضی بارش کی طرح ہے اور علمِ باطن اصلی چشمہ کی مثل ہے کیونکہ یہ علومِ ظاہر کی نسبت زیادہ نفع رساں ہے۔

❁ علمِ باطن کے بغیر علمِ ظاہر فرقہ پرستی، مسلک پرستی اور جھگڑے پیدا کرتا ہے۔

❁ ظاہری علم پر زور کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ انسان آفاق میں گم ہے۔ اگر وہ علمِ باطن کے ذریعے اپنی ہستی کو پہچان لے تو آفاق اس کو اپنے اندر دکھائی دے۔

❁ علم کے بغیر اگر مشاہدہ کھل جائے تو انسان پاگل ہو جائے۔

خودشناسی

❁ خودشناسی یہ ہے کہ انسان کی تخلیق دو چیزوں سے عمل میں لائی گئی ہے ایک چیز تو ظاہری وجود ہے جسے جسم یا تن بھی کہتے ہیں اور جسے آنکھ سے دیکھا اور ہاتھوں سے چھوا جا سکتا ہے۔ اور دوسری چیز باطن ہے جسے روح، باطن یا دل کہتے ہیں۔ اسے نہ تو ظاہری آنکھوں سے دیکھا جا سکتا ہے اور نہ ہی ظاہری ہاتھوں سے چھوا جا سکتا ہے۔ اسے صرف باطن ہی کی آنکھ سے دیکھا بھالا جا سکتا ہے۔ اس کا تعلق اس ظاہری جہان سے ہرگز نہیں بلکہ اس کا تعلق عالمِ غیب سے ہے۔ اس سے یہ ظاہری جسم چھن بھی جائے تو اس کو قائم رہنا ہے کہ اسے فنا نہیں ہے۔ معرفتِ الٰہی اور جمالِ خداوندی کا مشاہدہ اس کی خاص صفت ہے۔ عبادت کا حکم اسی کو ہے، ثواب و عذاب اسی کے لئے ہے، سعادت

Marfat.com

وشقاوت اسی کا مقدر ہے اور اس کی حقیقت سے آگاہ ہونا ہی معرفتِ الٰہی کی چابی ہے۔

❁ دنیا میں جہاں کہیں بھی کوئی شناسائے حقیقت' راز پنہاں سے واقف ہستی یا کوئی مفکر پیدا ہوا ہے، اس نے اس حقیقت کا پردہ ضرور فاش کیا ہے کہ ''عرفانِ نفس'' یا ''خودی کی پہچان'' سے ہی اصل آگہی حاصل ہوتی ہے۔ اور نہ صرف اللہ اور اس کا تخلیق کردہ یہ عالم ہی بلکہ پوری کائنات (یعنی تمام عالمین) انسانی قلب میں لطیف صورت میں موجود ہے۔ یہ کوئی محض فلسفیانہ اصول نہیں جو ذہنی لطف یا دماغی کسرت کی تشفی کے لیے گھڑا گیا ہو، یہ زندگی کی وہ حقیقت ہے جو قرآن و حدیث' انبیاء کرام اور فقرائے کاملین کی تعلیمات اور تجربے کی مضبوط بنیاد پر کھڑی ہے۔

❁ پہلے خود کو جاننا اور پہچاننا ضروری ہے۔ دنیا میں کیا ہو رہا ہے' اسے دیکھنا بعد کی بات ہے' یعنی پہلے اپنی خودی کو پہچان اور پھر دنیا کے لیے کام کر۔ تب تیرا کام اللہ کی رضا کے مطابق ہوگا۔

❁ خودی کی پہچان کی منزل تک بتدریج کسی مرشدِ کامل کی زیرِ نگرانی پہنچا جا سکتا ہے۔

❁ جب انسان اپنے آپ کو پہچان لیتا ہے تو ہی اسے اللہ تعالیٰ کی پہچان نصیب ہوتی ہے۔ انسان کی روح، قلب، من، باطن، خودی اور ضمیر کا قفل کھولنے والی اور نورِ بصیرت پیدا کرنے والی کلید ذکر و تصور ''اسمِ اَللّٰہُ ذات'' ہے۔

❁ جسے اِس دنیا میں اللہ تعالیٰ کی پہچان حاصل نہیں ہوتی وہ روحانی طور پر اندھا رہتا ہے اِسی لیے قیامت کے دن بھی اسے اللہ تعالیٰ کی پہچان حاصل نہیں ہوگی اور اسے اندھا کر کے اُٹھایا جائے گا۔

دنیا

❁ واضح ہو کہ عام طور پر مال و دولت کی فراوانی کو دنیا سمجھا جاتا ہے مگر دنیا کی تعریف یوں کی گئی ہے ''ہر وہ چیز دنیا ہے جو اللہ کی یاد سے ہٹا کر اپنی طرف مشغول یا متوجہ کر لے۔'' جیسا کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ مبارک ہے: مَا شَغَلَكَ عَنِ اللّٰهِ فَهُوَ صَنَمُكَ۔ ترجمہ: جو چیز

Marfat.com

تجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہٹا کر اپنے ساتھ مشغول کر لے تیرا بت ہے۔

- ترک دنیا سے مراد ترکِ ہوسِ دنیا ہے یعنی دنیا سے باطنی لاتعلقی کا نام ترکِ دنیا ہے
- دنیا جب آتی ہے تب بھی فساد برپا کرتی ہے، جب جاتی ہے تب بھی جھگڑا پیدا کرتی ہے۔ زیادہ ہو تو مصیبت کم ہو تو مسئلہ۔
- دنیا اللہ نے بندے کی آزمائش کے لیے بنائی۔ اس لیے آزمائش میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے دنیا میں رہنا ضروری ہے لیکن بندہ دنیا میں یوں رہے کہ دنیا اس میں نہ رہے تو ہی وہ کامیاب ہوگا۔
- جو دنیا دین میں مدد کرتی ہے وہ دنیا نہیں جیسا کہ وہ پیسہ جو اللہ کی راہ میں خرچ کیا جائے۔
- دنیا کی ابتدا بھی خاک ہے اور انجام بھی خاک ہے۔ جب انسان رازِ حقیقت پا لیتا ہے تو اسے پتہ چلتا ہے کہ ہر چیز خاک ہے اس لیے وہ کسی چیز کے پیچھے نہیں بھاگتا۔
- دنیا میں رہ کر دل سے دنیا نکالنا سب سے بڑی آزمائش ہے۔
- طالبِ دنیا سبب کو پکڑ لیتا ہے اور مسبب کو چھوڑ دیتا ہے اور طالبِ مولیٰ مسبب کو پکڑ لیتا ہے سبب کو چھوڑ دیتا ہے۔
- ترکِ دنیا سے مراد دنیا کو چھوڑنا نہیں بلکہ اپنے باطن میں دنیا اور اس کی خواہشوں کو شکست دینا ہے یعنی دل سے دنیا کی محبت نکال دی جائے کیونکہ جب تک دل سے دنیا کی ہوس اور محبت نہیں نکلے گی اللہ کی محبت نہیں آئے گی۔
- وہ لوگ جن کے قلوب اللہ کی محبت اور اس کے ذکر سے معمور ہیں دنیا کی محبت ان کے دل میں نہیں سما سکتی۔
- اللہ کے ہاں وہی قلب پسندیدہ اور کامیاب ہے جس میں سے دنیا کی محبت نکل کر اللہ کی محبت بس گئی ہو۔
- جب تک دل کے اندر دنیا' لذّاتِ دنیا' خواہشاتِ دنیا اور شہواتِ دنیا موجود رہتی ہیں اس

Marfat.com

وقت تک دل کے اندر اللہ پاک کی محبت نہیں آ سکتی۔ جو دنیا اور اللہ پاک کی محبت کو دل کے اندر اکٹھا جمع کرنے کا دعویٰ کرتا ہے وہ کاذب ہے۔ اللہ تعالیٰ کے محبّ اور عاشق دنیا کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے خواہ پوری کائنات کی دولت ان کے سامنے ڈھیر کر دی جائے۔ دنیا اور غیر اللہ کی محبت کو دِل سے نکال کر دِل میں اللہ تعالیٰ کی محبت اور عشق کو بسا لینا ہی کامیابی ہے اور یہ ذکر اور تصورِ اسم اَللّٰہُ ذات کے بغیر ناممکن ہے۔ اور وہ بھی اگر کسی مرشدِ کامل اکمل سروری قادری صاحبِ مسمّٰی سے حاصل ہوا ہو تو ہی اثر کرتا ہے۔

نفس

❁ نفس اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان حجاب ہے اگر یہ حجاب درمیان سے ہٹ جائے تو اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان کوئی پردہ نہیں رہتا۔

❁ انسانی نفس خواہشات کی آماجگاہ ہے۔ ہر طرح کی بُری خواہشات اور باغیانہ خیالات اسی میں پیدا ہوتے ہیں۔ یہی انسان کو اللہ تعالیٰ کے احکامات کی نافرمانی کے متعلق ابھارتا ہے اور یہی شہوت کے وقت حیوانوں جیسی حرکتیں کرتا ہے۔ غصہ میں درندوں کی طرح اظہارِ وحشت کرتا ہے۔ جب بھوکا ہوتا ہے تو حلال وحرام کی تمیز کھو بیٹھتا ہے اور جب سیر ہوتا ہے تو باغی، سرکش اور متکبر ہو جاتا ہے۔ غرض یہ کہ انسان کا نفس کسی حال میں بھی خوش نہیں رہتا۔ انسان کو ہر وقت نت نئے فتنوں میں مبتلا کرنے کے درپے رہتا ہے۔ جو اس کو قابو میں لاتا ہے وہی وصالِ الٰہی کی منزل تک پہنچتا ہے لیکن اس کو مارنا مرشد کامل کی مدد کے بغیر ممکن نہیں۔ نفس کی موت میں ہی قلب کی حیات ہے۔

❁ شیطان بھی نفس ہی کو استعمال کر کے برائیوں کی طرف راغب کرتا ہے۔ نفس کا تزکیہ ہو سکتا ہے لیکن شیطان کا تزکیہ ممکن نہیں ہے۔

Marfat.com

- نفسانی خواہشات کے پیچھے بھاگنا نفس پرستی ہے اور یہ بھی بت پرستی کی ہی قسم ہے۔
- جو انسان نفس کے نت نئے فتنوں کو قابو میں لاتا ہے وہی ''وصالِ الٰہی'' کی منزل تک پہنچتا ہے۔
- ظاہری عبادات کی کثرت سے نفس سرکشی اختیار کر کے تکبر و انّا نیت کی گرفت میں آجاتا ہے۔ مرشد کامل اکمل کی صحبت میں ذکر اور تصورِ اسمِ اللّٰہُ ذات میں ترقی پانے سے نفس کا تزکیہ ہوتا چلا جاتا ہے۔
- نفس نورِ الٰہی میں غرق ہوتا ہے تو مغفور ہو کر نفسِ مطمئنہ بن جاتا ہے۔
- نفس منفی بھی ہوتا ہے اور مثبت بھی۔ جب مکمل طور پر مثبت ہو جاتا ہے تو اللہ کی ذات کا قرب پالیتا ہے۔
- جب انسان اپنے نفس سے زیادہ قوی ہو جاتا ہے تبھی اسے قابو میں لاسکتا ہے اور نفس سے قوی تب ہوگا جب اس کی بات ماننے سے انکار کرنے کی ہمت کر پائے گا۔ جب تک اس کی خواہشات مانتا رہے گا اس کے تابع اور زیرِ فرمان رہے گا' پس اپنے نفس سے کمزور رہے گا۔
- حقیقت تک پہنچنے کے لیے اپنی ذات کی نفی ضروری ہے۔ جب انسان خود سے باہر نکلے گا تو ہی اللہ تک پہنچ پائے گا۔
- اگر انسان زندہ نفس کو ساتھ لے کر چلے گا تو کبھی بھی اللہ پاک کی رضا کو نہ پاسکے گا۔
- انسان بلند ہوتا ہے جب وہ اپنے نفس کو ذلیل کرے۔
- نفس کو آسان ترین الفاظ میں سمجھنا ہو تو اس کو انسان کی ذات کہیں گے۔ اگر ایک طرف اللہ پاک انسان کے اندر ہے تو دوسری طرف انسان کی اپنی ذات بھی موجود ہے۔ جب اپنی ذات ختم ہو جائے گی تو اللہ کی ذات ظاہر ہو جائے گی اور نفس مطمئنہ ہو جائے گا۔
- جو طالب نفسِ مطمئنہ کے مقام پر پہنچ جائے اسے قلبِ سلیم حاصل ہو جاتا ہے۔
- جب طالب محاسبہ نفس میں ماہر ہو جائے گا تو پھر اللہ کی رضا جان لیتا ہے۔

Marfat.com

❁ نفس شیطان سے زیادہ طاقتور ہے لیکن نفس کا تزکیہ ہو جائے تو وہ خیر بن جاتا ہے جبکہ شیطان کا تزکیہ نہیں ہوسکتا اس لیے وہ صرف شر ہے۔

فقہ اور فرقہ

❁ چاروں امامین (حضرت امام ابو حنیفہؒ، حضرت امام احمد بن حنبلؒ، حضرت امام مالکؒ اور حضرت امام شافعیؒ) اجتہاد کے جس مقام تک پہنچے کوئی اور نہیں پہنچ سکتا۔ امت کا اجماع ہے کہ چاروں امامین برحق ہیں۔ فرقہ تب بنتا ہے جب کوئی ایک گروہ کسی ایک امام کے طریق یا فقہ میں اپنے نظریات کی آمیزش کرتا ہے۔

❁ جب ظاہر پر توجہ بڑھ جاتی ہے تو فرقہ پرستی جنم لیتی ہے۔

خیر و شر

❁ تخلیقِ خیر و شر کا نظریہ ہمیشہ اہلِ علم کے درمیان زیرِ بحث رہا ہے۔ خیر کی اپنی حقیقت ہے اور شر کی اپنی حقیقت۔ اللہ تعالیٰ نے کچھ بھی بے مقصد پیدا نہیں فرمایا، اگر شر نہ ہوتا تو خیر کی حقیقت یا حقانیت واضح نہ ہوتی۔ اس دنیا میں انسان کے وجود کے اندر خیر اور شر کی جنگ ہی جاری ہے جس میں کامیاب ہو کر ایک انسان، ''انسانِ کامل'' بنتا ہے۔ اگر وجود کے اندر جاری اس جنگ میں شر اُس پر غالب آجائے تو وہ سراپا شیطان، کافر، مشرک، منافق، نافرمان، متکبر، اپنی عبادت پر نازاں، اپنے علم پر مغرور، بدکار اور نافرمان ہے۔ اور اگر اس جنگ میں خیر غالب آجائے تو وہ سراپا رحمٰن ہے، اللہ تعالیٰ کی صفات سے متصف اور اللہ تعالیٰ کے رنگ میں رنگا ہوا خیر کا نمائندہ۔ آپ اسے انسانِ کامل بھی کہہ سکتے ہیں فقیرِ کامل بھی، مومن بھی، مردِ کامل بھی، امامِ وقت بھی اور خیر کا علمبردار بھی۔

❁ ظاہر کے بھی دو پہلو ہیں اور باطن کے بھی۔ خیر و شر۔ جتنا نیت میں صدق اور خلوص ہوگا اتنی

Marfat.com

ہی خیر کی جانب ترقی ہوگی اور جتنا نیت میں نفاق ہوگا اتنا ہی بندہ شر کی جانب بڑھے گا۔ بالآخر دونوں اپنی اپنی انتہاؤں کو پہنچ جائیں گا۔

- جتنا خیر کی طرف بڑھو، شر کے رشتے ٹوٹتے جاتے ہیں۔
- جس طرح انسان کے اندر خیر و شر موجود ہے اسی طرح اس کی ہر ایجاد میں بھی خیر اور شر موجود ہے۔ اس ایجاد کے شر کو چھوڑ دینا چاہیے اور خیر کو اپنا لینا چاہیے۔

یقین

- جب اسم اَللّٰہُ ذات سے مرشد پر یقین کامل ہو جائے تو پھر راہِ فقر سے پیچھے نہیں ہٹنا چاہیے۔
- راہِ فقر میں کامیابی کی کلید مرشد پر یقین ہے۔
- جو طالب مشاہدہ کے بعد بھی مرشد پر یقین نہیں کرتا وہ منافق ہے۔

ہمت و توفیق

- طالبِ مولیٰ کی ہمت پہاڑوں کو بھی ریزہ ریزہ کر دیتی ہے۔
- ہمت کے بغیر راہِ فقر پر چلنا بہت دشوار ہو جاتا ہے، فقر کی تمام منازل توفیقِ الٰہی کے ساتھ ساتھ ہمت سے طے ہوتی ہیں۔
- راہِ فقر میں توفیق سے مراد مرشد کامل کی نگاہ اور مہربانی ہے۔ مرشد کا ساتھ ہی طالب کے لیے 'توفیق' ہے۔
- توفیق طالبِ مولیٰ کے لیے اکسیر ہے۔ اگر وہ اپنی نگاہ 'توفیق' پر رکھے گا اور 'ہمت' بروئے کار لائے گا تو اس کا ہر کام آسان ہو جائے گا۔

Marfat.com

- توفیق اور ہمت لازم وملزوم ہیں جس قدر طالب ہمت کرے گا اتنی ہی اس کو توفیق ملے گی۔
- توفیقِ الٰہی (مرشد کامل)، اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم اور اس کی مدد شاملِ حال نہ ہو تو راہِ فقر میں کامیابی ناممکن ہے۔

استقامت

- اللہ کی راہ پر چلتے ہوئے اپنے مقصد سے کبھی پیچھے نہیں ہٹنا چاہیے خواہ بظاہر ناکامی ہی کیوں نہ ملے۔ اگر استقامت اور خلوص ہوگا تو اللہ پاک طالب کو کبھی ناکام نہ ہونے دے گا۔
- راہِ فقر میں استقامت سے مراد یہ ہے کہ طالبِ اللہ مرتے دم تک اللہ پاک کی ذات کو پانے کی خواہش میں رہے۔
- ثابت قدمی یا استقامت' راہِ حق کی مشکلات اور آزمائشوں کو صبر وحوصلہ سے پار کرنے کی طاقت عطا کرتی ہے۔ یہ دین ودنیا دونوں میں کامیابی کی بنیاد ہے۔
- راہِ فقر میں استقامت سے اپنے سفر کو جاری رکھنا ہی بہت بڑی بات ہے۔
- اللہ تعالیٰ کے عشق میں جواں مرد بن کر منزل کی جانب بڑھتے رہنا چاہیے اور مشکلاتِ راہ سے ڈرنا یا گھبرانا نہیں چاہیے۔

صدق، عاجزی اور اخلاصِ نیت

- عاجزی اور نیت کا اخلاص جتنا زیادہ ہوتا ہے بندہ اتنی جلدی اللہ کے قریب ہو جاتا ہے اور جتنا قریب ہوگا اتنا ہی عاجزی میں اضافہ ہوگا۔ بشرطیکہ نیت میں اخلاص بھی ہو۔
- خلوص اور محنت سے اللہ کا کام کرنے والے کا کام اللہ بھی بہترین طریقے سے کرتا ہے۔
- عاجزی کرنے والا کبھی گمراہ نہیں ہوتا اور تکبر کرنے والا سب سے پہلے گمراہ ہوتا ہے۔

Marfat.com

شیطان عاجزی والے کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔

❁ انسان کا اصل ہتھیار عاجزی' اخلاصِ نیت اور صدق ہے۔

❁ طاقت کو اخلاص و عاجزی کے بغیر سنبھالا نہیں جا سکتا۔ اگر طاقت کے ساتھ تکبر بھی آ جائے تو جلد یا بدیر طاقت چلی جاتی ہے۔

❁ صدق مبالغہ کا صیغہ ہے یعنی حقیقت کو انتہا تک پہچان لینا۔ انسان کے دل میں اللہ کی طرف سے بھی الہام ہوتا ہے اور شیطان بھی خیال ڈالتا ہے۔ صدق یہ ہے کہ بندہ پہچان لے کہ یہ خیال شیطانی ہے یا رحمانی۔ صدق اور اخلاصِ نیت لازم و ملزوم ہیں۔ صدق اخلاصِ نیت ہی کی اعلیٰ تر صورت ہے۔

❁ راہِ فقر میں کامیابی کیلئے اخلاصِ نیت بہت ضروری ہے۔ جتنا نیت میں صدق اور اخلاص ہوگا منزل اتنی ہی جلد حاصل ہوگی۔ جہاں طالب کی نیت میں فتور آتا ہے یا یقین کی منزل سے گر جاتا ہے وہیں پر اس کا سفر رک جاتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ تو دل اور نیت پر ہوتی ہے اس کی زبان اور عمل پر نہیں۔

❁ صدق ہی عشق میں تڑپ پیدا کرتا ہے۔ صدق نہ ہو تو انسان اور جانور میں کوئی فرق نہیں۔

❁ عبادت اسی طرح سے قبول ہوتی ہے جس طرح کی نیت ہوتی ہے۔

❁ عاجزی و انکساری سے باطن میں انوارِ الٰہی داخل ہوتے ہیں۔

❁ اللہ پاک کامیابوں اور ناکامیوں سے اپنے بندوں کو آزماتا ہے حتیٰ کہ اس نے نبیوں کو بھی اسی طرح آزمایا۔ اللہ کے ہاں وہی سرخرو ہے جس کا باطن ہر حالت میں یکساں رہے۔

❁ مرشد کی تلاش کے دوران جب کسی مرشد کے پاس جاؤ' عاجزی و انکساری سے جاؤ۔ اگر وہ ناقص ہوگا تو اللہ تمہیں کسی کامل کے پاس پہنچا دے گا اور اگر تکبر سے جاؤ گے تو کامل کے پاس بھی نہ ٹھہر سکو گے۔

Marfat.com

ترک وتوکل

❁ جب اللہ کے سوا ہر شے کو ترک کر دیا جائے تب ہی توکل حاصل ہوتا ہے۔

❁ اللہ پر بھروسہ ''توکّل'' کہلاتا ہے۔ اللہ پاک سے عشق کا تقاضا ہے کہ اپنا ہر کام بلکہ اپنا آپ بھی اللہ پاک کے سپرد کر دیا جائے۔ توکّل کو ''فقر'' کی بنیاد سمجھا جاتا ہے۔ مرشد کا پہلا سبق بھی یہی ہوتا ہے اور ایک طالبِ مولیٰ کی نشانی بھی یہی ہے کہ وہ متوکّل ہوتا ہے۔

❁ رزق کسی جگہ کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ رزق ہر جگہ عام ہے، جو جہاں ہو اُسے وہیں پہنچ جاتا ہے۔ جو لوگ ایک مقام سے ہجرت کر کے دوسری جگہ چلے جاتے ہیں اور صبر کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے توکّل کے باعث انہیں وہیں روزی پہنچانے کے اسباب پیدا فرما دیتا ہے جس طرح پرندوں اور جانوروں کو اللہ تعالیٰ ہر جگہ روزی مہیا کر دیتا ہے۔ رزق حاصل کرنے کے لئے انسان کو اللہ پر توکّل کرنا چاہیے۔

❁ جب بندے کی نظر میں سونا چاندی مٹی سب برابر ہو جائے تو وہ کامیاب ہو جاتا ہے۔

❁ رزق مقرر کیا جا چکا ہے لیکن انسان کو اس بات کا یقین ہی نہیں۔

❁ جو پیسہ قسمت میں نہیں اسے جانا ہی ہے۔ بہتر ہے کہ اللہ کی راہ میں لگا دیا جائے۔

❁ عزت اور ذلت دونوں اللہ کی طرف سے ہیں تو اللہ کے بندے کے لیے دونوں ہی انعام ہوئے۔ ہو سکتا ہے دنیا کی عزت میں آخرت کی ذلت ہو اور دنیا کی ذلت میں آخرت کی عزت ہو۔ اس لیے عزت اور ذلت کے معاملے کو مکمل طور پر اللہ کے حوالے کر دینا چاہیے۔

❁ حیوانی جسم کا رزق اللہ تعالیٰ نے ازل سے ہی مقرر فرما دیا ہے اور عام حالات میں اس میں کمی یا بیشی نہیں ہوتی، چاہے اس کے لیے جتنی بھی کوشش اور جتن کر لیے جائیں۔ جتنے بھی مکر وفریب اور حیلے کر لیے جائیں یہ رزق نہیں بڑھتا۔ البتہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں بے ریا خرچ کرنے سے یہ روزی دس گنا سے ستر گنا تک بڑھا دی جاتی ہے۔

Marfat.com

❁ جو شخص روزی کے بکھیڑوں اور تفکرات سے منہ موڑ کر اللہ تعالیٰ کی طلب اور جستجو میں یہ سوچ کر لگ جاتا ہے کہ روزی تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے وہ جیسے اور جس طرح چاہے گا پہنچاتا رہے گا مجھے اس کے لیے سرگردانی کی ضرورت نہیں ہے تو وہ شخص متوکل ہے۔

❁ جس شخص کا ایمان کمزور ہوتا ہے اور اللہ پر بھروسہ اور توکل نہیں کرتا اس کی نظر اللہ کی بجائے رزق کے اچھے بُرے اسباب پر لگی رہتی ہے۔

❁ توکل کرنے سے رزق میں اضافہ نہیں ہوتا بلکہ برکت پیدا ہوتی ہے اور برکت اضافے سے بہتر ہے۔

❁ انسان جب ہر سہارے سے ٹوٹ کر اپنا آپ اللہ کے حوالے کر دیتا ہے تو اللہ اسے کچھ عرصہ آزماتا ہے کہ واقعی اس نے اللہ کے سوا ہر سہارے اور سبب سے لاتعلقی اختیار کر لی ہے یا ابھی ان سے وابستگی کی رمق باقی ہے اور اگر بندے کی استقامت ثابت ہو جائے تو پھر اللہ اس کا ہر معاملہ اپنے ذمہ لے لیتا ہے اور اسے نہ کبھی نا اُمید کرتا ہے نہ رسوا۔

❁ اللہ پاک کا طریقہ یہی ہے کہ وہ اپنی جماعت کو کم وسائل اور اس کے لوگوں کو کم تعداد میں رکھتا ہے اور زیادہ اثر و رسوخ اور طاقت بھی نہیں دیتا کیونکہ یہ سب شیطان کے ہتھیار ہیں۔ اللہ پاک کسی چیز کا محتاج نہیں، وہ چاہتا ہے کہ بس اسی کی ذات پر توکل کیا جائے۔ پھر وہ بغیر اثر و رسوخ، مال و دولت اور کم وسائل و تعداد کے باوجود اپنی جماعت کو کامیابی عطا کر کے ثابت کرتا ہے کہ اس پر توکل سب سے بڑی دولت ہے۔

❁ جو دونوں جہانوں کو چھوڑ کر اللہ کی طرف آتا ہے اللہ اسی کو دونوں جہان عطا کر دیتا ہے۔ فقر میں طالب جب تک لا یرید (دنیا و عقبیٰ کی ہر طلب سے آزاد) نہ ہو اس وقت تک اسے کچھ نہیں ملتا۔

❁ طالبِ مولیٰ کا ہر لمحہ، ہر کام اور ہر منزل پر اللہ تعالیٰ پر ہی توکّل ہونا چاہیے پس بہتر ہے کہ طالبِ مولیٰ اپنا ہر معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دے اور خود کو درمیان سے ہٹا دے جیسا کہ قرآن

Marfat.com

میں ارشاد ہوا: ''میں اپنا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں، بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی خبر گیری کرتا ہے۔'' (المومن 44)

وفا و قربانی

- راہِ فقر دراصل راہِ عشق ہے اور اس میں کامیابی اس وقت تک حاصل نہیں ہوتی جب تک طالب اپنی ہر شے کو راہِ حق میں قربان نہیں کر دیتا۔
- سب سے بڑی سنت راہِ حق میں گھر بار لٹا دینا ہے۔
- حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تربیت اس انداز میں فرمائی کہ ان کے دِلوں سے محبتِ الٰہی اور عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سوا ہر محبت کو ختم کر ڈالا۔ اللہ تعالیٰ کی محبت کی راہ میں جو بھی چیز حائل ہوئی صحابہ کرامؓ نے کمالِ بے نیازی سے اُسے اللہ کی راہ میں قربان کر ڈالا۔
- قربِ الٰہی اس وقت تک حاصل نہیں ہوتا جب تک انسان اپنا گھر بار راہِ خدا میں قربان نہیں کر دیتا اور تکالیف و مصائب میں مرشد کے ساتھ وفا میں ذرا سی بھی کمی نہیں آتی۔
- راہِ عشق میں وفا اور قربانی کا تقاضا یہ ہے کہ نہ تو وفا میں لغزش آئے اور جب قربانی کا وقت آئے تو منہ نہ موڑا جائے اور نہ ہی قربانیوں کا عوض طلب کیا جائے۔
- عشق کی فتح وفا اور قربانی کی ہی بدولت ہے۔
- وفا اور قربانی کے بغیر عشق کا دعویٰ جھوٹ ہے۔
- طالب کی وفا اور قربانی کی پرکھ ہی درحقیقت اس کے خلوص اور عشق کی پرکھ ہے۔

تقویٰ

- تقویٰ اصل میں قلب (باطن) کے اللہ تعالیٰ کے قریب ہونے کا نام ہے۔

Marfat.com

❁ جس نے رمضان میں اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرلیا گویا اُس نے اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی اتباع کرلی کہ روزے تو فرض ہی تمہیں متقی بنانے کے لیے کیے گئے ہیں۔

❁ تقویٰ قربِ الٰہی کا نام ہے۔

❁ تقویٰ دین کی اصل روح ہے۔

تسلیم ورضا

❁ فقر کا مرکز ومحور تسلیم ورضائے الٰہی ہے۔

❁ ہیبت وپریشانی، دکھ اور سکھ، سکون اور اضطراب، آسانی اور تنگی، بیماری اور صحت، بھوک اور سیری الغرض ہر حالت میں اللہ پاک کی رضا پر راضی رہنا اور سرِ تسلیم خم کردینا ہی اللہ پاک کی بارگاہ میں مقبول ومنظور ہے۔

❁ تسلیم ورضا فقر کا آخری مقام ہے اور یہی نفسِ مطمئنہ کا مقام ہے۔

❁ رضا وہاں ہوتی ہے جہاں سوال نہ ہو۔

❁ لقائے الٰہی صرف انہیں حاصل ہوتا ہے جو رضا کی راہ پر چلنے والے ہوں۔ اعتراض کرنے والے کو لقائے الٰہی کبھی نصیب نہیں ہوتا۔

❁ آزمائش اور بلا پر جتنا اعتراض کیا جائے گا وہ اتنا ہی پہاڑ بنتی جائے گی۔

❁ رضا جب قضا پر غالب آجاتی ہے تو تقدیرِ الٰہی کا خوف بندے کے دل سے اتر جاتا ہے۔ تسلیم ورضا فقر کی انتہا ہے۔

❁ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پسندیدہ اور مقبول طرزِ عمل یہ ہے کہ ہر لحظہ اللہ تعالیٰ کی رضا پر سرِ تسلیم خم رکھا جائے۔ نعمت پر شکر اور مصیبت میں صبر کیا جائے۔

❁ رضا کی اصل حقیقت یہ ہے کہ سالک اس امر پر پورا یقین رکھے کہ ہر چیز کی عطا یا منا ہی اللہ کی مشیت اور ارادہ ہے۔ دنیا اور راہِ سلوک میں اس کی بہتری اسی بات میں ہے کہ ہر بات میں

Marfat.com

خوف اور امید میں رہے۔ اطاعت کے وقت اس پر فخر نہ کرے اور مصیبت کے وقت اس کے در سے مایوس نہ ہو۔

❁ مقامِ رضا پر پہنچ کر اللہ مومن کو اپنے خاص نور یعنی لقائے الٰہی سے سرفراز کرتا ہے اور ان کو ایک نئی زندگی ہر لمحہ غیب سے عطا ہوتی ہے۔

❁ مقامِ رضا فقر کی منازل میں سے بہت بڑی منزل ہے۔ اس مقام پر پہنچ کر عارفینِ حق پر رضائے الٰہی کا اس قدر غلبہ ہوتا ہے کہ انہیں شدید تر حالات میں بھی کوئی غم، دکھ اور تکلیف نہیں ہوتی یعنی سرِ تسلیم خم ہے جو مزاجِ یار میں آئے۔

❁ مرشد کامل کی اسم اَللّٰہُ ذات کے تصور کے ذریعہ تربیت طالبِ مولیٰ میں تسلیم و رضا کی عادت کو اتنا پختہ کر دیتی ہے کہ اُسے اللہ تعالیٰ کے ہر حکم اور فعل پر پیار آتا ہے۔

حقیقتِ دین

❁ دین اسلام کی اصل بنیاد اللہ تعالیٰ اور آقا پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سچا عشق، اخلاص، وفاداری اور آپ ﷺ کی کامل ظاہری و باطنی اتباع ہے۔ جبکہ آج کل تمام تر توجہ صرف ظاہری اتباع پر دی جاتی ہے۔ اگر اصل دین صرف ظاہری اعمال پر مبنی ہوتا تو اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم کے اسلام قبول کرتے ہی نماز، روزہ، زکوٰۃ وغیرہ فرض کر دیئے جاتے لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ تمام عملی ارکانِ دین کی فرضیت ہجرت کے بعد ہوئی۔ اس سے پہلے تمام صحابہ کے لیے دین صرف حضور پاک ﷺ سے وفا اور عشق ہی تھا۔ اُن کی نماز اور درود حضور ﷺ کا دیدار تھا، اُن کا روزہ مشرکینِ مکہ کی طرف سے دی گئی تکالیف پر صبر تھا۔

❁ روح کے جسم پر حاوی آنے کا نام دین ہے۔ جب بندے کی ہر سوچ اور ہر عمل اللہ سے جڑ جائے تو یہ روح کے جسم پر حاوی آنے کی علامت ہے۔

❁ ہر گروہ نے اپنے اپنے مسلک کو دین بنالیا ہے۔ اللہ نے مسلک کو نہیں دین کو غلبہ عطا کرنے

Marfat.com

کا وعدہ فرمایا ہے۔

- تبلیغ' دین کی ایک شاخ (شعبہ) ہے۔
- اسلام کی بنیاد فقر اور معرفتِ الٰہی ہے۔ کفر کی بنیاد درہم دنیا ہے، بدعت کی بنیاد حُبِ دنیا اور ہدایت کی بنیاد حُبِ الٰہی ہے۔
- دین کے معنی ہیں'' جوہرِ انسان (روح) کی شناخت اور اس کی تکمیل''، یعنی مرتبہ انسان کی پہچان اور اس کے حصول کا نام دین ہے۔ دوسرے الفاظ میں خودشناسی وخودبینی وخودبانی کا نام دین ہے۔
- دین تب تک سمجھ نہیں آتا جب تک وہ خود نہ سمجھائے جس کا دین ہے۔ دین دلوں پر نافذ ہوتا ہے۔
- دین وہ ہے جو زندگی کے انفرادی' اجتماعی' ریاستی یا معاشرتی ہر طرح کے تعلقات اور معاملات کا احاطہ کرے۔
- دین کبھی سختی سے نہیں پھیلتا۔ سختی سے جسم تو فتح ہو جاتے ہیں مگر دل فتح کرنے کے لیے محبت شرط ہے۔
- دینِ حق کی دعوت دینا بہت ضروری ہے' ہدایت دینا اللہ پاک کا کام ہے۔ جسے ہدایت نہیں ملتی اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہدایت لینا ہی نہیں چاہتا۔
- جب تک باطن کی سمجھ نہیں آتی دین کی سمجھ نہیں آتی۔
- جس نے حالتِ ایمان میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا وہ صحابی ہے اور جس نے کسی صحابی سے تعلیم وتلقین حاصل کی وہ تابعی ہے اور جس نے کسی تابعی سے تعلیم وتلقین حاصل کی وہ تبع تابعی ہے۔ یہ تینوں گروہ نجات یافتہ ہیں اس لیے کہ صورت (لقائے الٰہی) کا دین تبع تابعین تک عام رہا۔ پھر صورت کا دین سلاسلِ طریقت کی صورت میں علیحدہ ہو گیا اور سیرت (ظاہری اعمال) کا دین علیحدہ ہو گیا۔ فقر والے صورت کے دین پر چلتے ہیں اور علمائے ظاہر سیرت

Marfat.com

کے دین پر۔ فقر ہی اصل دین ہے۔ سیرت کا دین کتابوں میں ہے اور صورت کا دین فقرا کاملین کے پاس ہے جن کے وسیلے سے طالبانِ مولیٰ مجلسِ محمدی میں حاضر ہو کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رُخ مبارک کا دیدار کرتے ہیں اور فنا فی اللہ کے مقام تک پہنچتے ہیں۔

❁ تاریخِ اسلام میں تمام اسلامی تحریکوں میں سے ''سلاسلِ طریقت'' کی تحریک سب سے زیادہ مضبوط' معتبر' دیرپا اور کامیاب رہی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کا تعلق باطن سے یعنی ذاتِ حق کے قرب و معرفت سے ہے جو سیدھا دل کی گہرائیوں میں اتر جاتا ہے۔ اسلام کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن۔ اسلام کا ظاہری حصہ شریعت ہے اور باطنی حصہ طریقت ہے جو حقیقت اور معرفت تک رسائی کا راستہ ہے۔

سلسلہ سروری قادری

❁ سلسلہ سروری قادری کو سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ نے برصغیر میں عروج عطا فرمایا اور آپؒ سروری قادری کو ہی اصل اور کامل قادری سلسلہ تسلیم کرتے ہیں۔

❁ سرور سے مراد سرورِ کائنات ﷺ اور قادری سے مراد حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ ہیں۔ سروری سے مراد بادشاہت اور قادری سے مراد قدرت۔

❁ سروری قادری کی شان یہ ہے کہ وہ ازل سے منتخب شدہ ہوتا ہے۔ اس کو پہلے آپ ﷺ باطن میں بیعت فرماتے ہیں پھر حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے حوالے فرماتے ہیں۔ پھر باطنی تربیت کے بعد ظاہری مرشد کے حوالے کیا جاتا ہے طالب کو خواہ پتہ ہو یا نہ ہو۔

❁ سروری قادری سلسلہ معرفت کا سمندر ہے۔ جو اس سلسلہ میں داخل ہوتا ہے اور اسمِ اَللّٰہُ ذات میں غوطہ لگاتا ہے وہ عارف ہو جاتا ہے۔ اگر قادری، خاص طور پر سروری قادری طریقہ کا مرید کسی دوسرے طریقہ میں چلا جائے تو وہ خواہ بانصیب ہی ہو بے نصیب اور مردود ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

❁ سروری قادری کے لیے دوسرے طریقہ کی طرف رجوع کرنا گمراہی ہے۔ ہاں دوسرے سلاسل کے لوگ سلسلہ سروری قادری میں بیعت ہو سکتے اور رجوع کر سکتے ہیں۔ یا سروری قادری صاحبِ اسم مرشد کے مرید صاحبِ مسمّٰی سروری قادری مرشد کے بیعت ہو سکتے ہیں۔

❁ سلسلہ سروری قادری باطن میں فنا اور پھر فنا سے بقا کی طرف لے جاتا ہے۔

❁ سروری قادری مرشد کبھی شہرت کا خواہاں نہیں ہوتا۔

❁ سلسلہ سروری قادری کا اعلیٰ سے اعلیٰ مراتب کا حامل فقیر بھی عام انسانوں میں انہی کی طرح رہتا ہے اور اپنے مراتب مخلوق پر کبھی ظاہر نہیں کرتا۔

❁ سروری قادری مرشد طالب کی تربیت باطن میں اپنی نگاہِ کامل سے کرتا ہے بغیر زبان سے کچھ کہے۔ زبان سے عالم تربیت کرتا ہے۔

انسان

❁ اس دنیا میں انسان دو جسموں کا مجموعہ ہے ایک مادی عنصری جسم ہے جس کی پیدائش انسانی نطفے سے ہے اور یہ عالمِ خلق کی چیز ہے۔ دوسرا علوی لطیف رُوحانی جسم ہے جسے روح کہا گیا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے عالمِ امر کی چیز ہے۔ ہر دو جسموں کا میلان اور رجحان اپنی اصل کی طرف رہتا ہے۔

❁ انسان اللہ کی سب سے پیچیدہ مخلوق ہے جس کے ظاہر و باطن دونوں کو سمجھنا ناممکن ہے البتہ انسانِ کامل یعنی مرشد کامل انسان کی حقیقت کو سمجھتا ہے۔

❁ انسان بہت بڑی کائنات ہے۔ انسان میں اللہ کی تمام مخلوقات کی صفات جمع کر دی گئی ہیں۔ انسان ہی طوطے کی طرح طوطا چشم' لومڑی کی طرح عیار' شیر کی طرح بہادر' گرگٹ کی طرح رنگ بدلنے والا' پاکیزہ ہو تو فرشتوں سے بڑھ کر' شیطانیت پر اترے تو شیطان سے بڑھ کر۔ غرض ہر مخلوقِ الٰہی کی ہر صفت انسان میں موجود ہے۔ اب یہ انسان پر ہے کہ وہ ان صفات میں سے کن کو

Marfat.com

اپناتا ہے اور کن سے چھٹکارا حاصل کر لیتا ہے۔ اشرف مخلوق وہ تب کہلاتا ہے جب خیر کی صفات اس کی شر کی صفات پر غالب آ جاتی ہیں۔

- دنیا کا سب سے مشکل کام انسان کو انسان بنانا ہے۔
- اللہ تعالیٰ نے تمام ارواح کو عالمِ لاھوت میں روحِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پیدا فرمایا۔ اس مقام پر روح کو ''روحِ قدسی'' کا نام دیا جاتا ہے' اور یہی روح کی وہ حالت ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ''انسان میرا راز ہے اور میں انسان کا راز ہوں۔'' اس مقام پر ارواح اللہ تعالیٰ کے دیدار میں محو ہیں۔
- انسان کی ابتدا روحِ قدسی یعنی صاحبِ لولاک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات ہے۔ روحِ قدسی کا وطن عالمِ لاھُوت ہے اسے حقیقتِ انسانیہ بھی کہا جاتا ہے۔ عالمِ لاھُوت وہ عالم ہے جہاں پر انسان (انسانی روح) کے سوا تمام مخلوق کا داخلہ ممنوع ہے۔ جب اس روحِ قدسی نے دنیا کی طرف نزول کیا تو ہر عالم کے مطابق اسے لباس عطا کیا گیا، چنانچہ عالمِ جبروت میں اسے روحِ سلطانی کا لباس پہنایا گیا، عالمِ ملکوت میں اسے روحِ نورانی کا لباس پہنایا گیا اور عالمِ ناسوت میں اسے روحِ حیوانی یا جسمانی کا لباس پہنایا گیا اور پھر ان پرت در پرت ارواح کو جسم کے ظاہری مادی لباس میں اس دنیا میں اتار دیا گیا۔ جب انسان باطنی و روحانی ترقی کر کے اپنی روحِ قدسی تک پہنچتا ہے تو اصل میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچتا ہے۔ وہاں پہنچنے کے لیے اپنی ذات کے اندر سفر کرنا پڑتا ہے۔ جیسے جیسے انسان اسمِ اَللّٰہُ ذات کا ذکر و تصور کرتا ہے اور مرشد کی نگاہ سے تصفیۂ قلب اور تزکیۂ نفس ہوتا ہے تو نفس، روحِ حیوانی، روحِ نورانی اور روحِ سلطانی کے پرت اترنا شروع ہو جاتے ہیں۔ جب انسان عالمِ لاھُوت تک پہنچتا ہے تو روحِ قدسی کا پرت ظاہر ہوتا ہے اور اسے اللہ کی پہچان نصیب ہو جاتی ہے۔
- اللہ نے انسان کو اشرف مخلوق بنایا لیکن وہ اپنے سے کمتر مخلوق جنوں اور چڑیلوں سے ڈرتا ہے اور وہ اس پر بآسانی قابو پا لیتے ہیں۔ اگر انسان کامل ہو جائے تو کوئی مخلوق جن، چڑیل،

Marfat.com

شیطان اس پر قابو نہیں پا سکتے۔

❁ آدمی سب ہیں مگر انسان خاص ہے۔انسان وہ ہے جس کے اندر اللہ پاک کی ذات ظاہر ہو جائے۔

❁ انسان کا جسم اس کی روح کی امتحان گاہ ہے۔روح کے بغیر جسم بے کار ہے اور جسم کے بغیر روح۔انسان کو جو عمل کرنا ہے جسم و روح دونوں میں رہ کر ہی کرنا ہے۔

❁ اللہ پاک کی ذات کائنات کی ہر چیز میں موجود ہے اور کائنات سے بالاتر بھی ہے۔لیکن انسان کا دل ایک ایسی جگہ ہے جو چودہ طبقات سے وسیع تر مقام ہے۔اس لیے اللہ پاک کی ذات مومن کے دل میں سما جاتی ہے۔

❁ بشر ظاہر ہے اور نور باطن ہے۔

❁ انسان کا اصل مقام یہ ہے کہ اللہ اس کا طالب ہے جیسا کہ رسالہ غوثیہ میں اللہ نے حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ سے فرمایا ''انسان میرا راز ہے۔''

تقدیر

❁ تقدیر میں سے انسان کے ہاتھ میں سوائے اس کے کچھ نہیں کہ وہ اللہ تک پہنچنے کی تگ و دو کرے اور اس کو پالے۔رزق' اولاد' صحت' عمر سب لکھے جا چکے ان میں تبدیلی ممکن نہیں۔نہ ہی کوشش اور جدوجہد سے ان کو بڑھایا جا سکتا ہے۔صرف اللہ کا قرب ایسی نعمت ہے جس کے لیے جتنی کوشش کی جائے اتنا بڑھتا ہے۔اسی کے متعلق فرمایا گیا ہے ''انسان کے لیے وہی کچھ ہے جس کی وہ کوشش کرے۔''

❁ اولاد کی تربیت بھی انسان کے نہیں اللہ کے ہاتھ میں ہے۔انسان بہترین تربیت کرے پھر بھی شیطان اولاد کو بھٹکا سکتا ہے۔ہاں اگر انسان اپنا ہر کام اللہ کے حوالے کر کے اللہ کی طرف متوجہ ہو جائے تو اللہ اس کی تمام ذمہ داریوں کو اپنے ذمہ لے لیتا ہے اور انسان سے بہتر طور پر

Marfat.com

انہیں سنبھالتا ہے۔ لہٰذا رزق' محبت' اولاد کے مسئلوں کو اللہ کے سپرد کر کے خود مکمل طور پر اللہ کی طرف متوجہ ہو جانا ہی تقدیر کو سنوار لینا ہے۔

❁ شیطان کو نہ رزق بڑھانے کی قوت حاصل ہے نہ کم کرنے کی۔ صرف اس کی فکر میں الجھا کر اللہ سے دور کر دینے کی قوت حاصل ہے۔ جو اس کے دام میں الجھ کر رزق کی فکر میں اللہ کو بھلا دے گا' اس کا رزق نہ کم ہو گا نہ زیادہ البتہ وہ اللہ سے دور ہو جائے گا۔

❁ تقدیر پر اعتراض شیطان کا کام ہے۔

❁ تقدیر بدل دینے سے مراد بد بخت آدمی کو نیک بخت اور طالبِ دنیا کو طالبِ مولیٰ بنا دینا ہے جو صرف نگاہِ مرشد سے ممکن ہے۔

❁ جب والدین اپنی امیدیں اللہ کی بجائے اپنی اولاد سے باندھ لیتے ہیں تو شرک کرتے ہیں۔ اللہ وحدہٗ لاشریک ہے۔ شراکت کسی صورت برداشت نہیں کرتا۔

حضورِ قلب

❁ حضورِ قلب یا حضوری کے معنی قلب کا خلق سے ہٹ کر حق تعالیٰ کے ساتھ حاضر ہونا ہے۔ اسے مقامِ وحدت بھی کہتے ہیں۔

❁ حضورِ قلب کے بغیر کوئی عبادت قبول نہیں ہوتی بلکہ ریا کا درجہ رکھتی ہے۔

❁ حضورِ قلب اسمِ اَللّٰہُ ذات کے دائمی ذکر اور تصور سے حاصل ہوتا ہے کیونکہ جب تک نفس نہیں مرتا' دل زندہ نہیں ہوتا اور جب تک دل زندہ نہ ہو حضورِ قلب ممکن نہیں۔ ذکر و تصور اسم اَللّٰہُ ذات سے ایک ایسا وقت بھی آتا ہے کہ طالب کو دائمی حضورِ قلب حاصل ہو جاتا ہے اور پھر یہ حالت ہو جاتی ہے کہ ''ترجمہ: جس طرف چہرہ پھیرو گے تم اللہ کو ہی پاؤ گے۔'' (البقرہ۔115)

❁ حضورِ قلب سے مراد باطنی آنکھ سے متوجہ ہونا ہے۔

Marfat.com

مومن

- مومن وہ ہے جو فنا فی الرسول ہو۔ یعنی صاحبِ لولاک ہو۔
- مسلمان کو ہر کوئی پہچانتا ہے اور مومن کو صرف اللہ اور اس کا رسول ﷺ۔
- مومن صرف اللہ کی رضا پر چلتا ہے۔ وہ اپنے اور اپنے اہلِ خانہ کے لیے کچھ نہیں مانگتا بلکہ ہمیشہ رضائے الٰہی کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دیتا ہے۔
- مصیبت و بلا کے وقت صرف مومن ہی ثابت قدم رہ سکتا ہے۔
- مسلمان اللہ کا منتظر رہتا ہے اور مومن کا اللہ منتظر رہتا ہے۔
- مسلمان صرف زبان سے کلمہ پڑھتا ہے اور مومن قلب اور زبان دونوں سے۔
- مقام و مرتبے کی خواہش کرنا مومن کے لیے جائز نہیں۔ جو مقام اللہ بغیر مانگے خود عطا کرے اس میں عزت ہوتی ہے اور جو بندہ خود مانگے اس میں ذلت ہوتی ہے۔
- اللہ تعالیٰ مومن کو کوئی تکلیف دیتا ہے تو اسے پاکیزہ بنانے کے لیے دیتا ہے۔
- مومن کے خواب عالمِ لاھُوت سے ہوتے ہیں۔
- کلمہ طیب سے کلمہ شہادت تک مسلمان سے مومن تک کا سفر ہے۔
- مومن ظاہر و باطن دونوں میں کامل ہوتا ہے۔ ظاہر میں دنیا کے ساتھ چلتا ہے باطن میں اللہ پاک کو پالیتا ہے۔
- مومن کا ہر عمل، سونا جاگنا، کھانا پینا، اٹھنا بیٹھنا صرف اللہ کے لیے ہوتا ہے۔
- جو تکلیف مومن کو آتی ہے وہ آزمائش ہوتی ہے اور جو دنیادار کو آتی ہے وہ مصیبت اور عذاب ہوتا ہے۔
- مومن ہر حالت میں عاجزی میں رہتا ہے۔ خواہ کسی بھی مقام پر پہنچ جائے یہی سمجھتا ہے کہ میں کچھ نہیں۔

Marfat.com

❁ مومن جتنا اللہ کے قریب ہوتا ہے اتنا ہی بڑا صاحبِ شریعت ہوتا ہے۔

❁ بندۂ مومن اللہ کی ذات میں اتنا گم ہوتا ہے کہ اسے ایمان کی راہ میں آنے والی تکلیفوں کا احساس بھی نہیں ہوتا۔

منافق

❁ موجودہ دور منافقت کا دور ہے۔ جو جتنا بڑا منافق ہے اتنا ہی بڑا نیکوکار نظر آتا ہے۔

❁ منافق ظاہر میں بڑا متقی ہوتا ہے اور اندر سے کافر۔

❁ فاسق وہ ہے جس کے دل میں مرض ہے اور قرآن میں گمراہی صرف فاسق کے لیے ہے کیونکہ اس کے قلبی مرض کی وجہ سے قرآن کے صحیح معنی کبھی اس پر نہ کھلیں گے۔

❁ سب سے بڑا بدکردار وہ ہے جو اللہ کے دین کو اپنے ذاتی مفاد کے لیے استعمال کرے۔

❁ شیطان علم اور عبادت کی صفت میں ماہر تھا اور یہی منافقوں کی بھی صفت ہوتی ہے۔ شیطان نے اپنی عبادت کو ہی اپنا معبود بنالیا تھا۔ منافق بھی اپنے علم، عبادت یا اپنی ہی ذات کو اپنا معبود بنائے رکھتا ہے۔

❁ جس طرح مومن فنافی الرسول ہوتا ہے اسی طرح منافق فنافی الشیطان ہوتا ہے۔ یہ وہ انسانی شیطان ہے جس کا ذکر سورۃ الناس میں ہے ''من الجنة و الناس'' ترجمہ: ''وہ جنوں میں سے ہو یا انسانوں میں سے۔'' یہ انسانی شیطان جن شیطان سے زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔ انسانی شیطان ظاہراً حملہ کر کے گمراہ کرنے کی کوشش کرتا ہے اور جن شیطان دل میں وسوسہ ڈالتا ہے۔

❁ جہاں نفاق آجائے وہاں ترقی ہونا ممکن نہیں رہتا خواہ دنیا ہو یا دین۔

❁ اللہ کی ناراضگی کی سب سے بڑی نشانی یہ ہے کہ بندے کے دل میں اللہ کی محبت ختم ہو جائے۔ اللہ جب ناراض ہوتا ہے تو دل سے ایمان اٹھالیتا ہے۔

❁ منافق کا چہرہ بے نور ہوتا ہے خواہ کتنی ہی آرائش کیوں نہ کی ہو۔

Marfat.com

❁ دنیادار منافقوں کو نہیں پہچان سکتے۔ منافق کو وہی پہچان سکتا ہے جس کے اندر نورِ اسمِ اَللّٰہُ ذات ہو۔

تجدیدِ اسلام

❁ اسلام حکمرانوں سے نافذ نہیں ہوسکتا۔ اسلام تب تک نافذ نہیں ہوتا جب تک قوم اس کے لیے تیار نہ ہو۔ پہلے ہمیشہ تہہ اور بنیاد سے درستگی اور تعمیر کا کام شروع ہوتا ہے پھر اوپر کا حصہ ٹھیک کیا جاتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا طریقہ بھی یہی تھا۔

❁ اسلام ایک قوت بن کر تب ہی اُبھرے گا جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طریقہ کے مطابق قوم ٹھیک ہوگی۔ جب قوم ٹھیک ہو کر قوت بن جائے گی تو غلط حکمرانوں کو خود ہی نکال باہر کرے گی۔

❁ کوئی ایسا مجدد جو دین کی روح کو جدیدیت کے اندر داخل کر سکے، ہی اس نظام کو دوبارہ کھڑا کر سکتا ہے۔ مجدد وہ ہوتا ہے جسے اللہ علمِ لدنی عطا کرے اور وہ اسی علم کے مطابق دین کی تجدید کرتا ہے۔ اللہ اس کی بات خود لوگوں سے منوا لیتا ہے۔ وہ جدید دور کے مطابق اسلام کو زندہ کرے اور ایسا نظام لائے جو تمام دنیا کے انسانوں کے لیے کشش رکھتا ہو تب ہی اسلام کو ساری دنیا میں عروج حاصل ہوسکتا ہے۔

❁ اُمت مسلمہ کی بھلائی کے متعلق غور و تفکر اور عمل کرنا سب سے بڑی سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے لیکن اس سنت کو ادا کرنے کے لیے پہلے خود کو سنوارنا اور اپنا تزکیہ نفس و تصفیہ قلب کرانا ضروری ہے۔ اس کے بغیر یہ سنت صحیح طور پر ادا نہیں ہوسکتی۔

❁ جب اللہ نظام بدلنے لگتا ہے تو جو خباثتیں خفی ہوتی ہیں وہ بھی ظاہر ہو جاتی ہیں۔

❁ اگر مسلمان توحید یعنی ایمان بالقلب پر پہنچ جائیں تو اللہ انہیں بڑی بڑی دشمن قوتوں کو تباہ

Marfat.com

کر دینے کی قوت عطا کر دیتا ہے۔

- جب بڑی طاقت سے بڑی طاقت ٹکراتی ہے تو ہی چھوٹی طاقت ظاہر ہوتی ہے۔
- جو قوم بے حس ہو جائے وہ عذابِ الٰہی کو بھی عذاب نہیں سمجھتی۔ خواہ زبان سے کہتی رہے لیکن دل سے نہیں مانتی۔ اگر مانتی تو ضرور خود کو سدھار لیتی۔
- شخصیت پرستی بت پرستی سے زیادہ خطرناک ہوتی ہے اور قوم کے زوال کا سب سے بڑا سبب بنتی ہے۔ بت کچھ نہیں مانگتا لیکن شخصیت سب کچھ لے لیتی ہے۔
- حکمران عوام کا آئینہ ہوتے ہیں۔
- اُمت کا المیہ یہ ہے کہ دین فرقہ پرست مُلّاؤں کے حوالے کر دیا اور دنیا ملحد حکمرانوں کے۔

باطنی بیماریاں

1۔ مال کی محبت

- مال اپنے ساتھ بیماری مصیبت اور پریشانی بھی لاتا ہے۔
- اگر مال میں کچھ بھی بھلائی ہوتی تو اللہ اپنے نبیوں کو ضرور عطا کرتا۔
- مال کی محبت دل میں جاگزیں ہو کر اللہ کی محبت کو نکالنے کا سبب بنتی ہے۔
- مال کی کثرت انسان میں ننگ و ناموس، عزّ و جاہ یا جاہ و حشمت اور شہرت کی شہوت یا خواہش پیدا کرتی ہے۔
- طلبِ مال اور عزّ و جاہ ہی تمام برائیوں کی جڑ ہے۔

2۔ تکبر

- انسان کی ہر صلاحیت اور اچھائی اللہ کی عطا کردہ ہے، اس کا اپنا کوئی کمال نہیں جس پر وہ مغرور ہو۔

Marfat.com

- شہوت سے کیے گئے گناہ کی معافی مل سکتی ہے، تکبر سے کیے گئے گناہ کی نہیں۔
- تکبر اور اپنے آپ کو بڑا جاننا ایک نہایت ہی مذموم خصلت ہے اور درحقیقت اللہ تعالیٰ کے ساتھ دشمنی کرنا ہے۔
- اطاعت پر غرور اللہ سے دور کر دیتا ہے۔
- تکبر ایسی روحانی بیماری ہے کہ اگر یہ رائی کے دانے کے برابر بھی قلب میں جاگزیں ہو جائے تو کوئی بھی عبادت بھی قبول نہیں ہوتی۔
- نفس کے اندر نسب کا تکبر ایک ایسی چھپی ہوئی رگ (بیماری) ہے کہ اس سے اعلیٰ نسب والے خالی نہیں ہوتے خواہ وہ نیک بخت اور عقلمند ہی کیوں نہ ہوں۔

3۔ حسد

- حسد رضائے الٰہی کے خلاف ہے۔
- حسد راہِ فقر کے سفر کو بعض اوقات بالکل ختم کر دیتا ہے۔
- حسد ایسا غم ہے کہ اس سے بڑھ کر کوئی غم نہیں ہو سکتا۔

4۔ عُجب (خود پسندی)

- عُجب (خود پسندی) صفت ذمیمہ میں سے ہے۔ اس کا جنم انسانی دل میں ہوتا ہے اور شیطان اسے پیدا کرنے میں پیش پیش ہوتا ہے۔
- عُجب (خود پسندی) میں غرور شامل ہوتا ہے، اس سے راہِ فقر میں توفیقِ الٰہی ختم ہو جاتی ہے۔
- عُجب (خود پسندی) انسان کے ذلیل و خوار انجام کا پیش خیمہ بن جاتا ہے۔
- عُجب (خود پسندی۔ خود نمائی) ایک فریب ہے جس میں انسان خود ہی اپنے آپ کو مبتلا کر لیتا ہے اور دنیا اور آخرت میں نقصان اٹھاتا ہے۔

Marfat.com

5۔ ریاکاری

- عارفین کے نزدیک ریاکاری بہت بڑا گناہ اور حجاب ہے اور یہ شرک کے قریب ہے۔
- اخلاصِ نیت سے صرف اللہ تعالیٰ کے لیے کیا گیا عمل بارگاہِ الٰہی میں قبول ہے۔
- ریاکار کا کوئی عمل یا عبادت قبول نہیں ہوتی بلکہ یہی عمل اور عبادت اس کے لیے وبالِ جان بن جاتی ہے۔
- ریاکار منافق ہوتا ہے۔
- راہِ فقر میں جو طالب ریاکاری میں مبتلا ہو جاتا ہے، یہ اُسے دین و دنیا دونوں جہانوں میں روسیاہ کر دیتی ہے۔

6۔ غصّہ، بغض اور کینہ

- راہِ فقر کے مسافروں کا ایک وصف یہ ہے کہ وہ غصّے سے بچتے ہیں۔
- بغض اور کینہ شفقت، محبت، رحم اور عفو کی ضد ہے۔ اگر دل سے بغض اور کینہ ختم ہو جائے تو دل میں شفقت، محبت، رحم اور عفو کا جذبہ پیدا ہو گا۔ یہ حالت مرشد کامل اکمل کی صحبت اور اسمِ اَللّٰہُ ذات کے ذکر و تصور سے حاصل ہوتی ہے۔

7۔ بخل

- راہِ فقر بخل کی نہیں، سخاوت کی راہ ہے۔
- جس دل میں اللہ کی محبت آ جاتی ہے وہ دل سخاوت کا گھر بن جاتا ہے۔
- بخل کوئی اچھی چیز نہیں ہے بلکہ شر ہے۔
- بخل ایسی باطنی بیماری ہے جو انسان کو اس کی انسانیت سے دور کر دیتی ہے۔
- غنی وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے رزق پر قناعت کرتا ہے۔

8۔ جھوٹ

- راہِ فقر پر گامزن طالبِ مولیٰ کا اللہ تعالیٰ سے پہلا وعدہ یہ ہوتا ہے کہ وہ جھوٹ کبھی نہیں

Marfat.com

بولے گا خواہ اس کے لیے کتنا ہی نقصان اور تکالیف کیوں نہ برداشت کرنی پڑے۔ کیونکہ سچائی (حق) کے راستہ پر چلنا مشکل ہے لیکن کامیابی صرف سچائی کو ہی حاصل ہوتی ہے۔ جھوٹ کو دنیا میں کبھی بھی عروج اور کامیابی نہیں ملی۔ آخر کار کامیابی سچائی کے ہی حصہ میں آتی ہے۔

- جھوٹ بولنے سے اللہ کی رحمت سے دوری ہوتی ہے اور جھوٹا اللہ تعالیٰ کی لعنت کا شکار ہوتا ہے۔
- جھوٹ بولنے والے کی روزی کی برکت ختم ہو جاتی ہے۔
- حق کو چھپانا بھی جھوٹ کے زمرے میں آتا ہے۔
- جھوٹ غم و فکر پیدا کرتا ہے۔
- جھوٹ دل کو سیاہ کرتا ہے۔
- جھوٹ سے غفلت پیدا ہوتی ہے اور یہ اُم الخبائث ہے۔
- راہِ فقر پر صرف صدیق اور سچے طالب کو کامیابی حاصل ہوتی ہے۔
- اللہ تعالیٰ حق ہے اور حق ہی کو پسند کرتا ہے اور سچے لوگوں کا تعلق حق سے ہوتا ہے۔

9۔ غیبت اور چغل خوری

- غیبت بہت مہلک باطنی بیماری ہے، اس سے دلوں میں بدگمانی پیدا ہوتی ہے۔
- چغل خوری، بدزبانی، متکبرانہ ہٹ دھرمی اور ناجائز طرف داری دوزخ میں لے جانے والے کام ہیں۔
- سب سے زیادہ خطرناک سچ وہ ہوتا ہے جس میں جھوٹ شامل کر دیا جائے یا واقعہ اور بات کا رخ بدل دیا جائے۔ چغل خور کا یہ بھی طریقۂ واردات ہے۔
- چغل خور قسمیں کھا کر یقین دلاتا ہے۔

Marfat.com

10۔ غفلت

❁ راہِ فقر میں غفلت بہت بڑی کوتاہی ہے جس کی وجہ سے طالبِ مولیٰ حق تعالیٰ کی پہچان سے محروم رہتا ہے۔

❁ غفلت مقصدِ حیات کی دشمن ہے۔

❁ غفلت لذتِ آشنائی کا حجاب ہے۔

❁ غفلت عشق کی تڑپ پیدا ہونے نہیں دیتی۔

❁ غفلت چشمِ دل روشن ہونے نہیں دیتی۔

❁ غفلت شیطان کا اہم ہتھیار ہے۔

❁ بندے کی زندگی کا مقصد اللہ تعالیٰ کو پانا ہے اس لیے جو اس مقصد سے غافل رہے گا وہ ناکام ونامراد ہو جائے گا۔

❁ جلد بازی شیطان کا ہتھیار ہے مومن کا نہیں۔

❁ جو دنیا میں مگن اور مقصدِ حیات سے غافل رہے وہ زندگی بھر جانور رہے اور جانور ہی کی حالت میں اس دنیا سے رخصت ہوئے۔

11۔ طمع وحرص

❁ فقیر کے لیے لازم ہے کہ وہ ایک دن یا ایک ماہ سے زائد کا اہتمام نہ کرے۔اس سے زائد سے طویل امیدوں کی طرف راغب ہوگا تو قناعت ختم ہو جائے گی اور وہ حرص وطمع ہوگی۔

❁ طمع وحرص (لالچ) شیطان کا بہت بڑا آلہ ہے جس کے ذریعے وہ لوگوں کو راہِ فقر سے گمراہ کرتا ہے۔

Marfat.com

متفرق

- ھُو کُل ہے اور طالب جز ہے۔ جز کُل کی طرف دوڑتا ہے۔
- جو اللہ کا ہو گیا اللہ اس کا ہو گیا۔
- سکون کا نام جنت ہے اور بے سکونی کا نام دوزخ ہے۔
- موت تو آنی ہی ہے بہتر ہے کہ اللہ کی بارگاہ میں سرخرو ہو کر مرا جائے۔
- عقلمند وہ ہے جو اللہ کے حضور اپنا خوف ختم نہیں ہونے دیتا۔
- جتنا اللہ کا راز رکھو گے اتنا ہی اللہ اپنے راز تمہیں عطا کرے گا۔
- اللہ بندے کی تربیت بندے کی فطرت کے مطابق کرتا ہے۔
- جو حق کی تلاش میں ہوتا ہے وہ ضرور حق تک پہنچتا ہے۔
- نبی کی زندگی کا اوّل حصہ خواص کی تربیت کے لیے اور آخری حصہ عوام کے لیے ہوتا ہے۔
- نگاہ سے مراد صفت منتقل کرنا ہے جیسا کہ مجلسِ محمدی میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نگاہ سے طالب میں صدق کی صفت منتقل ہوتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نگاہ سے عدل اور محاسبہ نفس، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی نگاہ سے غنا اور ادب وحیا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی نگاہ سے علم وشجاعت کی صفت طالب میں منتقل ہوتی ہے۔
- اگر عالمِ ارواح میں اللہ سے روگردانی کرنے کی لغزش ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے عالمِ ارواح میں اپنے عہد کو توڑنے کی خطا کو معاف کروانے کا ایک موقع اس عالمِ خَلق کو تخلیق کر کے دیا ہے۔ اس موقع سے فائدہ اٹھائیں اور دنیا و عقبیٰ کو فراموش کر کے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جائیں کیونکہ اس کا وعدہ ہے۔ ''جو مجھے طلب کرتا ہے وہ مجھے پالیتا ہے۔''
- بندہ اللہ کے کام سے جتنی توجہ ہٹاتا ہے دنیا اس پر اتنی ہی تنگ ہو جاتی ہے اور جتنا اللہ کا کام کرتا ہے اللہ اس کے لیے اتنی ہی آسانیاں کرتا ہے۔

Marfat.com

سلطان العاشقین

حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن

مدظلہ الاقدس

Marfat.com

درِ نجیب پہ آ کر خودی کا رازداں ہو جا
سلیمِ قلب حاصل کر حیاتِ جاوداں ہو جا

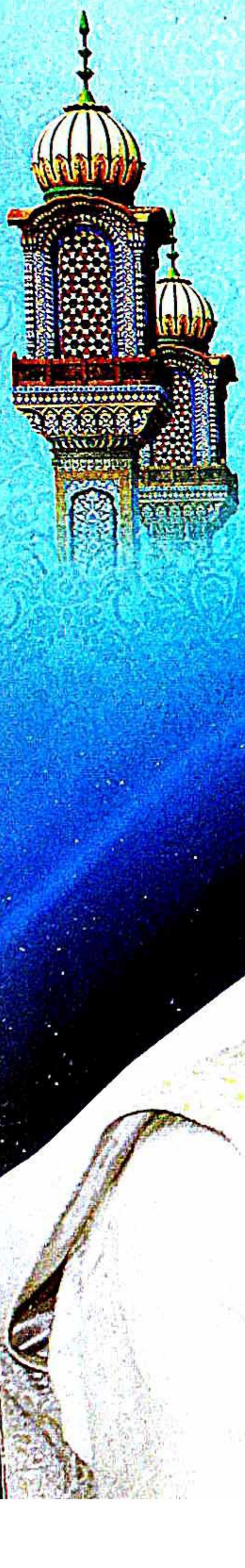

Marfat.com

- جب بندہ اپنا مفاد سامنے رکھ کر فیصلہ کرتا ہے وہ فیصلہ ہمیشہ غلط ہوتا ہے۔
- خانقاہ میں صحبتِ مرشد سے تزکیۂ نفس کیا جاتا ہے۔ یہاں شیطان داخل نہیں ہوسکتا۔
- اختلاف رحمت ہے اگر اس میں تعصب نہ ہو۔ اگر اس میں تعصب داخل ہو جائے تو یہ انتشار اور فساد بن جاتا ہے۔
- حقیقت تک پہنچنے کے لیے اپنی ذات کی نفی ضروری ہے۔
- اتباع سے مراد ظاہری و باطنی کامل اتباع ہے صرف ظاہر کی اتباع نامکمل ہے۔ باطن میں فنا فی اللہ بقا باللہ تک پہنچنا کامل اتباع ہے۔
- قرآن کے معنی ولی کے قلب پر اترتے ہیں جبکہ عالم کے دماغ پر۔ دماغ کے بہت سے زاویے ہیں جبکہ قلب (روح) ایک ہی ہے جو اللہ سے ہے۔ اسی لیے اولیا قرآن کے ایک ہی معنی اخذ کرتے ہیں اور علما اپنے اپنے دماغ کے مطابق مختلف معنی اخذ کرتے ہیں۔
- انسان اللہ کے ساتھ جیسا رویہ رکھتا ہے اللہ بھی اس کے ساتھ ویسا ہی ہو جاتا ہے۔
- بندے کو اللہ سے ہمیشہ اچھا گمان رکھنا ہے۔
- ''سوچ'' ہی انسان کی اصل ہے۔ سوچ کو مثبت بنالینا ہی فقر میں کمال ہے۔
- علم کے مطابق جو حال میں سے گزرتا ہے وہی فقر کو سمجھنا چاہیے۔
- اللہ بے حساب دینے والا ہے، پھر اس سے کیا حساب رکھنا۔ جو اللہ سے حساب نہیں رکھتا، اللہ اسے بے حساب دیتا ہے۔ جو اللہ سے حساب رکھنا شروع کر دے پھر اللہ بھی اسے حساب کر کے دیتا ہے۔
- اللہ پاک جب کسی کو اپنا بناتا ہے تو اسے تین نعمتوں سے نوازتا ہے: عشقِ حقیقی، سخاوت اور زمین جیسی عاجزی۔
- جب انسان خود کو بدلنا چاہے گا تب ہی اللہ اسے ہدایت دے گا۔ جو خود کو صحیح سمجھتا رہے اللہ اسے اس کے حال پر چھوڑے رکھتا ہے۔ حتیٰ کہ موت کے بعد اس کی حقیقت ظاہری دنیا سے بھی گئی

Marfat.com

گناز یادہ بُری حالت میں ظاہر ہو جاتی ہے۔

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی تمام تر تعلیمات جاننے کے لیے ان کی تصانیف کا مطالعہ کریں اور ان کی صحبت سے فیض یاب ہوں۔

Marfat.com

عارفانہ کلام

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے عشقِ حقیقی، عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور دیگر موضوعات پر اپنے خیالات کے اظہار کے لیے شاعری کو بھی ذریعہ بنایا۔ آپ مدظلہ الاقدس کی رباعیات اور دیگر نظمیں قارئین کے لیے پیش کی جارہی ہیں:

جنت سے اعلیٰ اور ہر لمحہ انوار کی برسات ہے حضورؐ کی قبرِ انور پر
رحمت کا نزول اور ملائکہ کا درود و سلام ہے حضورؐ کی قبرِ انور پر
نجیبؔ جیسا عاصی و خطا کار نہیں ہے حضورؐ اس زمانے میں
بس ہے یہ التجا کہ سر رکھوں قدموں میں اور جاں نکلے حضورؐ کی قبرِ انور پر

☆☆☆☆☆

اسمِ اَللّٰہُ ذات

اسمِ اَللّٰہُ ذات ہی دیتا ہے انسان کو اصل حیات
اسی سے سینہ ہستی سے خواہشاتِ غیر اللہ کی ممات
اپنے رُخ سے اٹھاتا ہے یہ حجاب اس وقت
عطا کرے جب اِسے صاحبِ مسمّٰی اسمِ ذات

Marfat.com

عرفانِ نفس

انسان کو اپنی پہچان سے ملتی ہے خدا کی پہچان
اسمِ اَللّٰہُ دیتا ہے انسان کو اپنی پہچان
جس نے نہ پہچانا اپنی ذات کو اسمِ اَللّٰہُ ذات سے
ناکامی و نامرادی اور سیاہ بختی ہے اس کی پہچان

تلاشِ مرشد

بستی بستی ڈھونڈا، نگر نگر تلاش کیا
دلبر نہ ملا کہیں، سفر دور دراز کیا
جب کریم نے کیا فیصلہ محرمِ دِل بنانے کا
تو صاحب نے خود اپنے دیوانے کو تلاش کیا

عشق

عشق کی ابتدا ہے دیدار و صحبت یار کی
عشق کا حاصل ہے محبت یار کی
عشق کی حقیقت، عشق ہے بس عشق
عشق کی انتہا ہے ذات یار کی

فنافی اللہ بقاباللہ

میرے جسم کے لُوں لُوں میں سما گیا یار میرا
میں کھو گیا اور آگیا یار میرا
میں ظاہر میں تلاش کرتا رہا جسے
میرا قالب ہی بن گیا یار میرا

☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

نجیبؔ نہ رہا باقی، یار کی ذات میں فنا ہو گیا
اپنے غیر سمجھ نہ سکے، کہتے ہیں کہ کیا سے کیا ہو گیا
سنو! نجیب تو کب کا مر چکا اے دوستو
یار سے جب یار مِلا، میں میں نہ رہا وہ ہو گیا

جب آپ مدظلہ الاقدس اپنے مرشد کے وصال کے بعد پہلی بار اپنے مرشد کے مزار پر حاضر ہوئے تو ان کیفیات کو یوں بیان فرماتے ہیں:-

جھکا جب مزارِ یار پر، اَنْتَ اَنَا[1] وَاَنَا اَنْتَ کی آئی صدا
کی عرض کہ اس قابل نہیں ہوں، فرمایا یہی تو ہے ہماری عطا
دیکھ ذرا قلب کے اندر کہ یہ تو ہے کہ میں
دنیا اور وجود اپنا چھوڑ کر میں قالب تیرے میں آبسا

اپنے مرشد سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں ایک خوبصورت منقبت لکھی:

سلطان محمد اصغر علیؒ مظہرِ ذاتِ رَبّانی
روحِ باھُوؒ، محبوبِ شاہِ جیلانیؒ
سلطان الفقر، منبع فیضِ سلطانی
صاحبِ فقر، مقام لامکانی
مرادِ سلطان عزیزؒ، حیاتِ جاودانی
سلطان محمد اصغر علیؒ مظہر ذاتِ رَبّانی
ازل سے حاصل مرتبہ حق الیقین
ہر لمحہ دیدارِ ذات میں محو امامِ مبیں

---

[1] تو میں ہے، میں تو ہوں

Marfat.com

فقیر باصفا فنا فی اللہ بقا باللہ بالیقین
نگاہ نہ ہٹی حق سے کبھی تیری سلطانِ مبیں

بحرِ حقیقت، وجودِ بشر، روحِ رحمانی
سلطان محمد اصغر علیؒ مظہر ذاتِ رَبّانی

چہرے پہ ''للہ'' خاص نشانی
لا یحتاج مرتبہ، سر پہ تاجِ سلطانی
مقام ''حریم ذاتِ کبریا'' خاص فضلِ ربّانی
اذاتم الفقر فھو اللّٰہ، لازوال زندگانی

محسنِ زمانہ مصطفیٰ ثانی مجتبیٰ آخر زمانی
سلطان محمد اصغر علیؒ مظہر ذاتِ رَبّانی

آپؒ کی نگاہِ کامل سے ناقصوں کو کمال ملا
ملا سب کو عشق مگر خواص کو مانندِ بلالؓ ملا
صاحبِ قرآن محبوب خدا سے نورِ جمال ملا
جسے زوال نہیں کبھی ایسا آپؒ کو وصال ملا

جان سلطان بہادر شاہؒ، محبوبِ یزدانی
سلطان محمد اصغر علیؒ مظہر ذاتِ رَبّانی

سلطان باھُوؒ نے کیا یہ راز فاش سلطان الفقر
غوث وقطب کے سر پہ ہے آپؒ کا قدم سلطان الفقر
ماہ وخورشید ماند آپؒ کے حُسن کے سامنے سلطان الفقر
منور ہوئے آپؒ کی نگاہِ کامل سے سیاہ قلوب سلطان الفقر

یار یگانہ، سرِّ ھُو، ولادتِ رمضانی

Marfat.com

سلطان محمد اصغر علیؒ مظہر ذاتِ رَبّانی

وہ محفلِ عشاق میں آپؒ کا دبے پاؤں آنا
عاشقوں سے نگاہیں ملا کے وہ نگاہوں کا جھکانا
ہلکے سے تبسم سے وہ دِلوں کا گرمانا
دید میں تڑپتی روحوں کو اک نظر سے دیوانہ بنانا
نجیبؔ ہوا انہی اداؤں سے گھائل، دلبرجانی
سلطان محمد اصغر علیؒ مظہر ذاتِ رَبّانی

اسمِ اَللّٰہُ ذات ہے پیغام سلطان الفقر کا
بھول نہ جانا یہ کام سلطان الفقر کا
زمانے کو بتلانا ہے ابھی مقام سلطان الفقر کا
دنیا میں پھیلانا ہے ابھی نام سلطان الفقر کا
نجیبؔ کو ہے یہ خاص وصیت اے نوعِ انسانی
سلطان محمد اصغر علیؒ مظہر ذاتِ رَبّانی

☆☆☆☆☆☆☆

سلام بحضور سلطان الفقر ششم رحمۃ اللہ علیہ

صاحبِ مسمّٰی اسمِ ذات، سیّدالکونین، ششم سلطان الفقر کو سلام
جس کی نگاہ سے ہوئے منور قلوب، اس سلطان الفقر کو سلام
جس کے نور سے ناقصوں کو کمال ملا، اس انسانِ کامل کو سلام
جس نے عشق کی مے کو عام کر دیا، اس ساقیٔ زمانہ کو سلام
جسم میں روح جس سے زندہ ہوئی اس طبیبِ باکمال کو سلام
رازِ حقیقت سے آگاہ جس نے کیا، اس بحرِ حقیقت کو سلام

Marfat.com

جس نے اس خادم کو محرم راز بنایا اُس صاحبِ مسمّٰی اسمِ ذات کی عنایت کو سلام
نور کی حقیقت جہاں سے ملی للہ کی نشانی والے اس ہادی اکمل کو سلام
سلطان عزیزؒ کے محبوب، روحِ باھُو اور شاہِ جیلانیؒ کے مطلوب کو سلام
عطا کیا سرِّ ھُو جس نے نجیبؔ جیسے بے مایہ و بے نشاں کو اُس امامِ سخاوت کو سلام

Marfat.com

Marfat.com

چہرے تے اللہ دی نشانی مکھڑا تیرا ہے نورانی

مصطفیٰ ٹاؤن وچ تخت تیرا سلطان نجیب جانی

اللہ نبی منظور کیتا ذات تیری ربانی

بیعت تینوں حضورؐ کیتا پہنایا تاج سلطانی

بشریت تیری وچ ظہور کیتا شاہِ محبوبِ جیلانیؓ

باب 15

تبرکات سلطان الفقر ششمؒ اور مشائخ سروری قادری

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس سلسلہ سروری قادری کی حقیقی روایات کے امین ومحافظ ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس نے اس سلسلہ کے باطنی خزانہ فقر اور روحانی ورثہ کے ساتھ ساتھ مشائخ سروری قادری سے منسوب تبرکات کو بھی محفوظ رکھا ہے۔ سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت کے دوران مختلف اوقات میں ان کے عطا کیے جانے والے مشائخ سروری قادری کے تبرکات اور خود سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کے بے شمار ذاتی تبرکات اب تک آپ مدظلہ الاقدس کے پاس محفوظ ہیں۔ ان تبرکات کی تفصیل درج ذیل ہے:

اسمِ اَللّٰہُ ذات اور اسمِ مُحَمَّدؐ

شہبازِ عارفاں حضرت سخی سلطان پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ کاظمی المشہدی رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ مبارک سے لکھے ہوئے سونے کے اسمِ اَللّٰہُ ذات کا عکس اور سونے سے بنا ہوا اصل اسمِ مُحَمَّدؐ جو آپ مدظلہ الاقدس کو سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ نے عطا فرمائے۔

دستار مبارک

ایک دستار مبارک جو سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے سر سے

Marfat.com

اتار کر سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے سر مبارک پر رکھی۔ یہ وہی دستار مبارک ہے جو مارچ 2001ء میں حج کے دوران سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ نے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کو روضۂ رسول سے مَس کرنے کے لیے دی تھی۔

اس کے علاوہ تین عدد دستاریں جو سلطان الفقر ششم رحمتہ اللہ علیہ کے زیر استعمال رہیں۔

گلاب کے پھول کی پتیاں

گلاب کے اس پھول کی پتیاں جو سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ 21 مارچ 2001 کو مسجدِ نبوی میں سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کو امانتِ الٰہیہ کی منتقلی کے بعد رات گئے تک سونگھتے رہے اور پھر آپ مدظلہ الاقدس کے حوالے کر دیا۔

آبِ زم زم

سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کے استعمال کے بعد بچ رہنے والا آبِ زم زم

مزار مبارک کا تاج

سلطان الاولیا حضرت سخی سلطان محمد عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ کے مزار مبارک کا اسم اَللّٰہُ ذات سے مزین خوبصورت تاج جو آپ مدظلہ الاقدس کو سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ نے عطا فرمایا۔

Marfat.com

قلمی نسخہ شمس العارفین (عکس)

شہبازِ عارفاں حضرت سخی سلطان پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ کاظمی المشہدی رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ مبارک سے لکھا ہوا سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیفِ مبارکہ شمس العارفین کا قلمی نسخہ جو آپ مدظلہ الاقدس کو سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ نے عطا فرمایا اور آپ مدظلہ الاقدس نے اس کا عکس محفوظ کر کے اصل نسخہ حضور سلطان الفقر ششم رحمۃ اللہ علیہ کو واپس کر دیا۔

ملفوظات پیر محمد عبدالغفور شاہؒ (غیر مطبوعہ)

سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ اور سلطان الصابرین حضرت سخی سلطان پیر محمد عبدالغفور شاہ ہاشمی قریشی رحمتہ اللہ علیہ کی حیات و تعلیمات پر لکھے جانے والے ملفوظات جو پیر محمد عبدالغفور شاہ ہاشمی قریشی رحمتہ اللہ علیہ کے صاحبزادے پیر عبدالحقؒ نے قلمبند کیے جن کے حوالہ جات کتاب ''مجتبیٰ آخر زمانی'' میں درج ہیں۔

کمرہ مبارک

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے اپنے مرشد پاک سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کے لیے اپنے گھر مصطفیٰ ٹاؤن میں ایک خصوصی کمرہ تیار کروایا جس میں سلطان الفقر ششمؒ کے آرام و استراحت اور ضروریات کا تمام سامان مہیا فرمایا۔ سلطان الفقر ششم رحمتہ اللہ علیہ جب بھی لاہور تشریف لاتے تو کئی کئی ہفتوں تک اسی کمرے میں قیام فرماتے اور لاہور اور گرد و نواح سے مریدین اور عقیدتمند آپ رحمتہ اللہ علیہ سے ملاقات کی غرض سے یہاں حاضر ہوتے۔ جب آپ رحمتہ اللہ علیہ لاہور میں قیام پذیر ہوتے تو دعوت و تبلیغ اور تمام تنظیمی امور کی نگرانی اسی کمرے سے فرماتے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اس کمرہ

Marfat.com

میں اپنے قیام کے دوران ایک مرتبہ فرمایا:

''ہمیں یا تو دربار پاک پرسکون ملتا ہے یا پھر بھائی نجیب الرحمٰن کے گھر میں اپنے اس کمرہ میں۔''

سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کے وصال کے بعد سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے اسی کمرہ سے مسندِ تلقین وارشاد کا آغاز فرمایا اور اسم اَللّٰہُ ذات کے فیض کو عام کرنا شروع کیا۔ آپ مدظلہ الاقدس دِن کا زیادہ وقت اسی کمرہ میں گزارتے ہیں اور اپنی کتب کی تصنیف وتالیف کے ساتھ تحریک دعوتِ فقر کے امور کی نگرانی بھی فرماتے ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس نے سلطان الفقر ششم رحمتہ اللہ علیہ کی یاد میں آج بھی اس کمرے کو اُسی نفاست سے سجا رکھا ہے جیسے آپ رحمتہ اللہ علیہ کی حیات مبارکہ میں تھا۔ اس کمرہ میں سلطان الفقر ششم رحمتہ اللہ علیہ کی بہت سی یادیں اور نشانیاں محفوظ ہیں۔

ویڈیو کیسٹ اور فوٹو البم

سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کی صدارت میں ہونے والے 1991ء تا 2003ء میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پروگراموں، تبلیغی دوروں، تقریبات اور تہواروں سے متعلق 101 ویڈیو کیسٹ اور اس تمام عرصہ کی اہم تصاویر پر مشتمل فوٹو البم جو سلطان الفقر رحمتہ اللہ علیہ نے بذاتِ خود آپ مدظلہ الاقدس کو عطا کیں۔ ان میں سے چند ویڈیوز اور تصاویر sultanulfaqr.tv پر عوام الناس کے لیے مہیا کی گئی ہیں۔

ملبوسات اور آرام واستراحت کا سامان

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس، سلطان الفقر ششم حضرت سخی

Marfat.com

سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کے لیے ہر موسم، تہوار اور تقریب کے لیے خصوصی طور پر نہایت محبت اور عشق سے ملبوسات تیار کرواتے۔ سلطان الفقر ششم رحمۃ اللہ علیہ کے زیرِ استعمال ملبوسات' آرام و استراحت کا سامان اور دیگر اشیا جو بطور تبرک آپ مدظلہ الاقدس کے پاس محفوظ ہیں' درج ذیل ہیں:

۱۔کرتہ بوسکی (ایک عدد) ۲۔تہبند کریم کلر ۳۔کھسہ مبارک (1 عدد) ۴۔بیڈ (سنگل) ۵۔میٹرس (گدا) (1 عدد) ۶۔بیڈ شیٹ (3 عدد) ۷۔لحاف (1 عدد) ۸۔کمبل (1 عدد) ۹۔کھیس (2 عدد) ۱۰۔تکیے (2 عدد) ۱۱۔گاؤ تکیے (4 عدد) ۱۲۔تولیے (2 عدد) ۱۳۔جائے نماز (2 عدد) ۱۴۔عقیق سے بنی ہوئی تسبیح مبارک (1 عدد) ۱۵۔دستی پنکھا (1 عدد) ۱۶۔برتن (کھانا کھانے، چائے اور پانی پینے والے) ۱۷۔مسواک (3 عدد) ۱۸۔بال مبارک ۱۹۔ناخن مبارک ۲۰۔استعمال شدہ پرفیوم Poison کی بوتل ۲۱۔نہانے کا ٹب (پلاسٹک) ۲۲۔نہانے والا مگ (پلاسٹک) ۔۲۳۔نہانے کے لیے استعمال ہونے والی بالٹی (پلاسٹک) ۲۴۔لکڑی کی چوکی جس پر بیٹھ کر آپؒ نہایا کرتے تھے۔ ۲۵۔آپ رحمتہ اللہ علیہ کے استعمال میں رہنے والا نیشنل کا سمال سائز کا فریج ۲۶۔ایر کنڈیشنر (ونڈو) ۲۷۔شوگر چیک کرنے کے بعد وہ ٹشو جن سے خون صاف کیا گیا (2 عدد) ۲۸۔ریت سمیت پلاسٹک کا چھوٹا سا ٹب جو بطور اگالدان آپؒ استعمال فرماتے تھے۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باھُوؒ کی تصانیف

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کے قلمی نسخہ جات کے عکس (کلر اور بلیک اینڈ وائٹ) جو سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کی حیات مبارکہ سے اب تک مختلف ذرائع سے آپ مدظلہ الاقدس تک پہنچے جن میں گیارہویں صدی ہجری سے تیرہویں صدی ہجری کے اہم قلمی نسخہ جات شامل ہیں۔ان قلمی نسخہ جات میں شہبازِ عارفاں حضرت سخی سلطان پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ مبارک سے لکھے گئے قلمی نسخہ جات کے عکس بھی شامل ہیں جن میں شمس العارفین، نور الہدیٰ کلاں، کلید التوحید کلاں اور عقلِ بیدار کے اہم اور نایاب نسخہ جات بھی شامل ہیں۔

Marfat.com

باب 16

مریدین کے مشاہدات اور تاثرات

ولایت نبوت کا سایہ ہے۔ جس طرح نبی اللہ سے معجزہ کا ظہور ہوتا ہے اسی طرح ولی اللہ سے کرامت کا ظہور ہوتا ہے۔ معجزہ نبوت کا اظہار ہے اور کرامت ولایت کا اظہار ہے۔ اصطلاحِ شریعت میں کرامت سے مراد وہ خلافِ عادت قوت ہے جس کا ظہور اولیا کرام سے ہوتا ہے۔ دراصل کرامت ایک روحانی قوت ہے جو عطائے الٰہی ہوتی ہے اور اللہ پاک صرف اپنے پاک اور خاص طور پر چنے ہوئے بندوں کو یہ قوت عطا فرماتا ہے۔ کرامت دو قسم کی ہوتی ہے:

1. مادی یا ظاہری کرامت
2. روحانی یا باطنی کرامت۔ اسے اصطلاحِ فقر میں روحانی مشاہدہ بھی کہتے ہیں۔

❁ مادی یا ظاہری کرامت عوام الناس کے لیے ہوتی ہے کیونکہ ظاہر بین ظاہری کرامت کو مانتے ہیں۔

❁ روحانی، باطنی کرامت یا باطنی مشاہدہ خواص کے لیے ہوتا ہے اور اس کرامت کو خواص ہی جانتے ہیں۔

مادی یا ظاہری کرامت میں شیطانی استدراج بھی ہوسکتا ہے اور یہ کافر جوگیوں اور مشرکوں سے بھی ظاہر ہوسکتی ہے۔ اس کے علاوہ وہ عامل جو کثرتِ وظائف اور چلّہ کشی سے مؤکلات یا جنات کو تابع کر لیتے ہیں اُن سے بھی ظاہر ہوسکتی ہے۔ مثلاً پانی پر چلنا، ہوا میں اڑنا، کسی بیمار کو اچھا

Marfat.com

کر دینا' کسی تندرست کو بیمار کر دینا' دیوانہ بنا دینا' غیب کی باتیں بتا دینا' دل کے حال معلوم کر لینا وغیرہ۔ عارف و کامل ولی اللہ ان کرامتوں کو تسلیم نہیں کرتے اور انہیں راہِ فقر میں حیض و نفاس کا درجہ دیتے ہیں۔

روحانی اور باطنی کرامت یہ ہے کہ کسی کے قلب کو بدل دینا' ذکرِ اَللّٰہُ سے قلب کو جاری کر دینا' ایک ہی نگاہ سے واصل باللہ کر دینا' کسی جاہل کو عالم بنا دینا' کسی شخص کو ایسا علم عطا کر دینا جو اسے پہلے حاصل نہ ہو' فنا فی الشیخ' فنا فی اللہ اور بقا باللہ کے مرتبہ پر پہنچا دینا' دنیادار کو ایک ہی نگاہ سے عارف بنا دینا' بے رنج و ریاضت اور چلّہ کشی مشاہدۂ حق تعالیٰ اور دیدارِ الٰہی میں غرق کر دینا، نگاہِ کامل سے کسی طالب میں موجود عادتِ بد کو ختم کر دینا یعنی نگاہِ کامل سے تزکیۂ نفس کر دینا، پرانی شخصیت کو تبدیل کر کے نئی بہتر شخصیت عطا کر دینا وغیرہ۔

باطنی مشاہدات میں کرامت کا اظہار اکثر خواب، مراقبے یا حالتِ کشف میں بھی ہوتا ہے۔ خواب ''باطن'' کا ایک حصہ ہیں۔ اللہ نے انبیا کرام خصوصاً حضرت یوسف علیہ السلام کو خوابوں کی تعبیر کا علم عطا کیا۔ ارشاداتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں:

- سچا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔ (بخاری و مسلم)
- ''بشارتوں کے سوا نبوت کی کوئی چیز باقی نہیں رہی'' صحابہ کرامؓ نے دریافت فرمایا کہ بشارتوں سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''سچے خواب۔'' (بخاری و مسلم)
- عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''مومن کا خواب حق ہے اور وہ نبوت کے چھیالیس اجزا میں سے ایک جز ہے۔''
- علامہ ابنِ سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ان احادیثِ مبارکہ سے ثابت ہوا کہ اب خواب کے سوا اہلِ ایمان کے پاس کوئی چیز باقی نہیں جس سے مستقبل کے حالات منکشف ہوں۔

اِن احادیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ سچے خواب علومِ نبوت کا ایک جزو ہیں اور علمِ نبوت

Marfat.com

جاری ہے گو نبوت جاری نہیں رہی۔ دوسرے لفظوں میں سچا خواب نبوت کا پرتو ہے گو خواب دیکھنے والا نبی نہ ہو، جیسے کہ بعض دوسری روایتوں میں آیا ہے ''نیک روش، حلم اور میانہ روی نبوت میں سے ہے۔'' (علامہ ابنِ سیرین رحمۃ اللہ علیہ)

سچے خواب کی اہمیت اس حقیقت سے بھی ظاہر ہے کہ وحیِ الٰہی میں سب سے پہلی چیز جو حضور سرورِ دو جہان علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا ہوئی وہ سچے خواب تھے۔ ان ایام میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جو خواب دیکھتے اس کی تعبیر صبح صادق کی مانند بالکل آشکار ہوتی۔ ان حالات کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا میلانِ طبع تبتّل والقطاع کی طرف ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غارِ حرا میں خلوت گزین ہوئے۔ (بخاری و مسلم)

مراقبے کے متعلق سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

- خواب اور مراقبہ کے احوال ایک جیسے ہوتے ہیں البتہ مراقبہ خواب سے زیادہ غالب ہوتا ہے۔ خواب دیکھنے والا شور وغل اور اونچی آواز سن کر نیند سے بیدار ہو جاتا ہے لیکن اگر کسی پر مراقبہ غالب آ جائے تو وہ نورِ واحدانیتِ ذات اور حضوری کے مقامات کے مشاہدہ میں اس قدر غرق ہو جاتا ہے کہ اگر اس حال میں صاحبِ مراقبہ کا سر اس کے تن سے جدا بھی کر دیا جائے تو اسے ہرگز خبر نہیں ہوتی۔ (شمس العارفین)

- مراقبہ اللہ تعالیٰ کی محبت کا نام ہے جو مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا کے لازوال مقامِ حیٌّ قیوم میں استغراق کا رہنما ہے اور حضوری کے حال احوال اور سرِّ اسرار کی سیر کرا کے صاحبِ مشاہدہ بناتا ہے اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف کراتا ہے (عین الفقر)

حالتِ کشف کے متعلق حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

- ''مومن جب اپنے سر کی آنکھوں کو بند کر لیتا ہے تو اس کے دِل کی آنکھیں کھل جاتی ہیں اور اس کو باطنی تجلیاں نظر آنے لگتی ہیں اور جب وہ اپنے دِل کی آنکھیں بند کر لیتا ہے تو اس کے باطن کی آنکھیں کھل جاتی ہیں پس وہ اس سے مقامِ خداوندی اور مخلوق میں اس کے تصرفات کا

Marfat.com

معائنہ کرنے لگتا ہے۔'' (ملفوظاتِ غوثیہ)

پس خواب، مراقبہ اور حالتِ کشف کے ذریعے طالبِ مولیٰ حق اور اس کے ان اسرار کا مشاہدہ کرتا ہے جو عام مخلوق سے پوشیدہ ہوتے ہیں۔ بہت سے طالبانِ حق کا ایک ہی جیسے خواب دیکھنا یا حالتِ کشف میں ایک جیسا مشاہدہ کرنا ان کے خوابوں اور مکاشفات کے حق اور سچ ہونے کی دلیل اور اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ جو کچھ دیکھ رہے ہیں اس میں نہ شیطانی استدراج ہے اور نہ ہی اس میں شک وشبہ کی گنجائش ہے۔ ذکر وتصورِ اسمِ اَللّٰہُ ذات کے بعد نظر آنے والے خواب، مراقبے یا مکاشفے میں تو شیطانی استدراج کا تصور تک نہیں کیا جا سکتا۔

❁ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس اگرچہ ظہورِ کرامت سے اجتناب کرتے ہیں مگر حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد

بو کستوری دی چھپدی ناہیں، بھانویں دے رکھیے سَے پلے ھُو

کے مصداق آپ مدظلہ الاقدس کی ذاتِ اقدس سے بے شمار کراماتِ ظاہری و باطنی کا اظہار ہوا۔ جب کوئی طالب مرشد کامل کے ہاتھ پر بیعت ہوتا ہے تو اُسے ابتدا میں ضرور مشاہدہ کرایا جاتا ہے تاکہ وہ یقینِ کامل کے ساتھ راہِ فقر پر گامزن ہو جائے اور اُسے یقین ہو جائے کہ جس ہستی کے ہاتھ میں اس نے ہاتھ دیا ہے وہ کامل ہے۔ مشاہدہ سے طالب گومگو کی کیفیت سے نکل کر یقین کی حالت میں داخل ہو جاتا ہے اور یقین ہی ایمان ہے۔

آپ مدظلہ الاقدس کی نظرِ کرم اور مہربانی کی بدولت کثیر تعداد میں طالبانِ مولیٰ کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت اور بہت سے طالبانِ مولیٰ کو مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری نصیب ہوئی۔ ہر طالبِ مولیٰ نے اس حاضری کے تاثرات کو اپنے الفاظ میں بیان کیا جسے ہم نے امانت سمجھتے ہوئے من وعن کتاب میں درج کر دیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کے متعلق چند احادیث پیش کی جا رہی ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

Marfat.com

❁ مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ حَقًّا فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ (صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ترمذی، سنن ابنِ ماجہ)

ترجمہ: جس نے مجھے خواب میں دیکھا تحقیق اس نے مجھے ہی دیکھا۔ بے شک شیطان میری مثل نہیں بن سکتا۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہٗ روایت کرتے ہیں کہ تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

❁ مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی حَقًّا فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَکَوَّنُنِیْ (صحیح بخاری، مسند احمد، صحیح ابنِ حبان، کنز العمال)

ترجمہ: جس نے مجھے دیکھا اس نے یقیناً حق دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کرسکتا۔

سیّدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ اپنی تصنیفِ مبارکہ ''سرّ الاسرار'' میں فرماتے ہیں:

❁ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مختلف صورتوں میں دیکھنا' دیکھنے والے کی قابلیت کی مناسبت سے جائز ہے اور کوئی بھی حقیقتِ محمدیہ کو نہیں دیکھ سکتا سوائے وہ جو علم، عمل، حال، بصیرت اور نماز کی ایک نہیں بلکہ ظاہری و باطنی دونوں حالتوں کا کامل وارث ہو۔ (سرّ الاسرار)

مندرجہ بالا احادیث اور سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہٗ کے فرمان کے مطابق جس نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھا تحقیق اس نے بالکل حق اور درست دیکھا۔

سیّد عبدالکریم بن ابراہیم الجیلی رحمتہ اللہ علیہ فقر و تصوف کی شاہکار تصنیف ''انسانِ کامل'' میں لکھتے ہیں:

❁ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ قدرت حاصل ہے کہ وہ ہر صورت میں متصور ہوں۔ حتیٰ کہ وہ ان صورتوں میں متجلی ہوتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ دستور جاری ہے کہ وہ ہمیشہ ہر زمانہ میں اس زمانہ کے اکمل کی صورت میں ظاہر ہوتے ہیں تاکہ ان کی شان بلند ہو اور زمانہ کا ان طرف میلان درست اور قائم ہو۔ وہ ظاہر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خلیفہ ہوتے

Marfat.com

ہیں اور باطن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی حقیقت ہیں۔ (انسانِ کامل۔ صفحہ 389)

''زمانہ کے اکمل'' سے مراد انسانِ کامل اکمل ہے جو مرشد کامل اکمل جامع نور الہدیٰ ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی اصل انسانِ کامل ہیں اس لیے ہر زمانہ کے انسانِ کامل (مرشد کامل اکمل) کی صورت میں ان کو خواب یا مراقبہ میں دیکھنا فقر و تصوف و طریقت کی رو سے بالکل برحق اور روا ہے بلکہ اگر مریدین اپنے مرشد میں حقیقتِ محمدیہ کو ظاہر نہ دیکھیں تو اس کا مطلب ہے کہ ان کا مرشد ناقص ہے۔ سیّد عبدالکریم بن ابراہیم الجیلی رحمتہ اللہ علیہ کے مندرجہ ذیل قول سے یہ ثابت ہے کہ انہوں نے اپنے مرشد میں حقیقتِ محمدیہ کا مشاہدہ کیا۔

❁ انسانِ کامل قطبِ عالم ہے جس پر اوّل سے آخر تک وجود کے فلک گردش کرتے ہیں اور وہ جب وجود کی ابتدا ہوئی اس وقت سے لے کر ابدالآباد تک ایک ہی شے ہے۔ پھر اس کے لیے رنگا رنگ لباس ہیں اور با اعتبار لباس کے اس کا ایک نام رکھا جاتا ہے، دوسرے لباس کے اعتبار سے اس کا وہ نام نہیں رکھا جاتا۔ اس کا اصلی نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اور اس کی کنیت ابوالقاسم اور اس کا وصف عبداللہ ہے اور اس کا لقب شمس الدین ہے پھر با اعتبار دوسرے لباسوں کے اس کے نام ہیں، پھر ہر زمانہ میں اس کا ایک نام ہے جو اس زمانہ کے لائق ہوتا ہے۔ پس میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اپنے شیخ شرف الدین اسماعیل الجبرتی کی صورت میں جمع ہوا اور میں نہیں جانتا تھا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ میں یہی جانتا تھا کہ وہ میرے شیخ ہیں۔ (انسانِ کامل صفحہ 388)[1]

فصوص الحکم والایقان میں علامہ ابنِ عربی رحمتہ اللہ علیہ حقیقتِ محمدیہ ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں:

❁ چونکہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں نہ رسول جو نئی شریعت لائے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ہر زمانہ میں ایک ایسا فردِ کامل ہوتا رہے گا جس میں حقیقتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظہور ہوگا اور وہ فنا فی الرسول کے مقام سے مشرف ہوگا وہ فردِ کامل قطبِ زمان

---

[1] ناشر نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی۔ مترجم فضل میراں (مولوی فاضل) طبع چہارم ستمبر 1980ء

Marfat.com

ہے اور ہر زمانہ میں ایک ولی اس منصب پر فائز کیا جاتا ہے۔

❁ ہر زمانہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ازل سے لے کر ابد تک اپنا لباس بدلتے رہتے ہیں اور اکمل افراد کی صورت پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی جلوہ نما ہوتے ہیں۔

مولانا روم رحمتہ اللہ علیہ بھی اپنے شیخ کی صورت میں دیدارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق فرماتے ہیں:

بشکلِ شیخ دیدم مصطفیٰ ام را

ندیدم مصطفیٰ ام را بل خدا را

ترجمہ: میں نے اپنے شیخ کی صورت میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دیدار کیا بلکہ خدا کا جلوہ بھی اسی صورت میں دیکھا۔

علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ بھی حقیقتِ محمدیہ کے متعلق فرماتے ہیں:

او کلیمؑ و او مسیحؑ و او خلیلؑ

او محمدؐ او کتاب او جبرئیلؑ

ترجمہ: وہ (انسانِ کامل) ہی کلیم اللہ (موسیٰؑ) ہے، مسیحؑ ہے اور خلیلؑ ہے۔ وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے، وہ کتاب ہے اور وہ جبرئیلؑ ہے۔

جب سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی ذاتِ اقدس پر ایک جامع کتاب شائع کرنے کا فیصلہ کیا گیا تو ایک تحقیقاتی کمیٹی تشکیل دی گئی تاکہ اس کتاب کی اشاعت کو ہر پہلو سے مکمل کیا جائے۔ اسی سلسلہ میں تمام مریدین اور عقیدت مندوں سے درخواست کی گئی کہ وہ راہِ فقر کے دوران پیش آنے والے باطنی مشاہدات اور حضور مرشد پاک کی جن کرامات کے وہ شاہد ہیں ان سے کمیٹی کو تحریراً مطلع کریں۔ اس درخواست کے ساتھ ہی مرشد پاک سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی ظاہری و باطنی کرامات کے متعلق مریدین کے مشاہدے کمیٹی کو موصول ہونا شروع ہو گئے۔

Marfat.com

باطنی مشاہدہ کا تعلق ہر سالک کے باطنی مقام سے ہوتا ہے اور اپنے باطنی مقام و مرتبہ سے سالک/ طالب خود آگاہ ہوتا ہے۔ کتاب کے لیے تحقیق کے دوران ہزاروں باطنی مشاہدات موصول ہوئے جن میں سے ان طالبوں کے مشاہدات کو شامل کیا گیا ہے جن کا عمل و کردار تقویٰ پر مبنی ہے اور مرشد سے محبت اور وفا واضح ہے۔ اس کے باوجود ان باطنی مشاہدات سے تحریک دعوتِ فقر اور کتاب پر تحقیق کرنے والی کمیٹی کا متفق ہونا ضروری نہیں ہے۔ ہر مشاہدہ کی ذمہ داری مشاہدہ کرنے والے سالک یا طالب پر ہے۔

●●● مشاہدات ●●●

محمد اسد خان سروری قادری (لاہور)

اپریل 1985ء سے حضور مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے ساتھ ہوں اور آپ مدظلہ الاقدس کو تب سے جانتا ہوں جب آپ مدظلہ الاقدس نے اور میں نے ابھی راہِ فقر میں قدم نہیں رکھا تھا۔ ہم نہ صرف ملازمت ایک ساتھ کرتے تھے بلکہ بہت اچھے دوست بھی تھے۔ اکثر سیر و سیاحت کے لیے شمالی علاقہ جات ایک ساتھ جاتے۔ یہ دنیاوی زندگی کے اچھے اور حسین دن تھے۔ میں 1994ء میں ایک دوست کے توسط سے سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کے دستِ مبارک پر بیعت ہوا۔ چونکہ راہِ فقر کے متعلق زیادہ علم نہیں تھا اس لیے کبھی کبھار ہی مرشد پاک سے ملنے کے لیے جانا ہوتا۔ سلطان الفقر ششم رحمتہ اللہ علیہ کی زیرِ نگرانی منعقد کردہ دو پروگراموں کی ویڈیو بنانے کا موقع بھی ملا۔ ایک مرتبہ سلطان الفقر ششمؒ لاہور تشریف لا رہے تھے تو ان کے ساتھ کار میں سفر کرنے کا شرف بھی حاصل ہوا۔ چونکہ راہِ فقر کی ترتیب و روایات سے نابلد تھا اس لیے روایتی مرید ہی ثابت ہوا۔ قربِ الٰہی کے متعلق نہیں جانتا تھا۔ اگر صحبتِ مرشد اختیار کرتا تو شاید جان پاتا۔ بہرحال وقت گزرتا گیا اور سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کب سے حق کی تلاش میں

Marfat.com

تھے معلوم نہ ہو سکا کیونکہ انہوں نے کبھی زبان مبارک سے اس کا اظہار نہ فرمایا تھا۔ لیکن جب صاحبزادی تابینہ نجیب کے علاج کا مسئلہ ہوا تو آپ کو اللہ پاک کی طرف بہت مائل پایا۔ جب صاحبزادی صاحبہ کی وفات ہوئی تو آپ یکسر بدل گئے۔ 1998ء میں جب آپ مدظلہ الاقدس نے سلطان الفقر ششمؒ کے دستِ مبارک پر بیعت کی تو گویا آپ کو دنیا کا خیال ہی نہ رہتا تھا۔ بعض اوقات آپ مدظلہ الاقدس سے ملاقات ہوتی تو پہلے سے بہت مختلف محسوس ہوتے۔ بسا اوقات آپ اس قدر مگن ہوتے کہ ہم پاس سے گزرتے اور آپ کو معلوم بھی نہ ہوتا۔ گویا مرشد کی تلاش مکمل ہوئی تو عاشق و معشوق کا کھیل شروع ہوا۔

آپ مدظلہ الاقدس نے اپنے مرشد پاک کے لیے مال، جان، اولاد، گھر بار سب کچھ وقف کر دیا۔ سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ جب بھی لاہور تشریف لاتے تو زیادہ تر آپ مدظلہ الاقدس کے گھر ہی قیام فرماتے۔

سلطان الفقر ششمؒ کے وصال کے بعد میں جب بھی آپ مدظلہ الاقدس کو دیکھتا تو یوں محسوس ہوتا کہ آپ ہی سلطان الفقر ششم رحمتہ اللہ علیہ کے حقیقی وارث اور سلسلہ سروری قادری کی مسندِ تلقین وارشاد کے حقدار ہیں کیونکہ آپ مدظلہ الاقدس اور سلطان الفقر ششم رحمتہ اللہ علیہ کے درمیان جس قلبی محبت کے تعلق کا مشاہدہ میں نے کیا وہ میں نے سلطان الفقر ششمؒ کے کسی بھی اور مرید یا عزیز کے درمیان نہ دیکھا تھا۔ آپ مدظلہ الاقدس نے دن رات مرشد کریم کی چاہت اور خدمت میں گزارے ہیں، ہر چیز کو ان پر قربان کیا ہے اور وہ بھی ہر معاملے میں صرف آپ مدظلہ الاقدس پر اعتماد کرتے تھے۔ ہر اہم ذمہ داری کی سعادت آپ کو ہی دیتے اور آپ کی دوری زیادہ دن گوارا نہ فرماتے۔ آپ دونوں کے درمیان جسم و جان جیسا مضبوط تعلق تھا۔

سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کے وصال کے چند دن بعد ہی دفتر میں کچھ ایسے مسائل پیدا ہوئے جن کی وجہ سے میں بہت پریشان تھا۔ ایک روز آپ مدظلہ الاقدس سے ملاقات ہوئی تو میں نے اپنی پریشانی کا تذکرہ کیا۔ آپ مدظلہ الاقدس نے گھر آنے کا

Marfat.com

فرمایا۔ اگلے ہی روز میں آپ کی رہائش گاہ پر پہنچ گیا۔ آپ مدظلہ الاقدس نے مجھے سونے سے بنا اسمِ اَللّٰہُ ذات عطا فرمایا اور ذکرِ ھُو سمجھایا۔ ذکر و تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات کی تلقین فرمائی جس کے بعد میں اپنے گھر لوٹ آیا۔ الحمد اللہ میں پہلا شخص ہوں جسے آپ مدظلہ الاقدس نے سلسلہ سروری قادری کی مسندِ تلقین وارشاد سنبھالنے کے بعد اسمِ اَللّٰہُ ذات عطا فرمایا۔ اسمِ اَللّٰہُ ذات کا ذکر و تصور کرتے دو دن ہی گزرے تھے کہ حالت ایسی ہوگئی کہ آپ کے بغیر سب کچھ ادھورا محسوس ہونے لگا۔ آپ مدظلہ الاقدس کو فون کیا اور ملاقات کی درخواست کی۔ آپ مدظلہ الاقدس نے مہربانی فرماتے ہوئے حوصلہ بڑھایا اور ملاقات کے لیے بلایا میں فوراً ملنے گیا۔ ملاقات ہونے پر قلبی سکون حاصل ہوا۔ بس اسی روز سے آپ مدظلہ الاقدس کی ذاتِ اقدس سے مستقل طور پر وابستہ ہوگیا اور جان گیا کہ آپ مدظلہ الاقدس ہی اپنے مرشد پاک سلطان الفقر ششمؒ کے محرمِ راز اور وارثِ امانتِ الٰہیہ ہیں۔

جس دن سے آپ مدظلہ الاقدس کے ساتھ راہِ فقر پر چلنا نصیب ہوا ہے کوئی نہ کوئی مشاہدہ ہوتا رہتا ہے اور یہ سب آپ کی مہربانی ہے۔ جس وقت آپ مدظلہ الاقدس نے گھر میں اپنے مرشد پاک سلطان الفقر ششمؒ کے کمرہ سے تلقین وارشاد کا آغاز فرمایا تب سے کئی ساتھیوں کے ساتھ پیش آنے والے واقعات کا شاہد ہوا۔

انسان اگر خود مرشد کو سمجھنا چاہے تو اس کے لیے ایک ہی مشاہدہ کافی ہوتا ہے۔ لیکن میں چونکہ آپ کے ساتھ ہوتا ہوں اس لیے دوسرے لوگوں کے حالات و واقعات دیکھنے کا موقع بھی ملا جو میرے لیے مشاہدے سے کم نہیں۔ 2005ء میں آپ مدظلہ الاقدس کی سربراہی میں مختلف علاقوں میں تبلیغی دورے کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ یہ ہمارا پاکستان کے مختلف علاقوں میں پہلا تبلیغی دورہ تھا جس میں اسلام آباد، کھاریاں، شیخوپورہ، فیصل آباد، سرگودھا، اوکاڑہ، ملتان، بہاولپور، رحیم یار خان شامل تھے۔ اس دوران تقریباً ہر علاقہ میں مشاہدات ہوئے۔

اسلام آباد کے سفر و قیام کا حال پیشِ خدمت ہے۔ صبح آپ مدظلہ الاقدس کے دولت خانہ

Marfat.com

سے سفر کا آغاز کیا۔اس وقت میرے پاس 1993 ماڈل نسان سنی (Nissan Sunny) کار تھی۔گاڑی کی ظاہری حالت تو بہتر تھی لیکن اندرونی طور پر خستہ حال تھی۔اس سفر میں حضور مرشد کریم کے ساتھ یہ بندہ ناچیز، محمود احمد، ناصر حمید اور اللہ دتہ شامل تھے، میں گاڑی چلا رہا تھا۔جس وقت کھاریاں پہنچے تو ایک ہوٹل میں چائے پینے کی غرض سے قیام کیا۔ہم ایک میز پر حضور مرشد کریم کے ساتھ بیٹھ گئے اور اللہ دتہ جو حضور مرشد کریم کی گاڑی کے ڈرائیور بھی ہیں، گاڑی کا تیل اور پانی چیک کرنے کی غرض سے واپس گاڑی کے پاس گئے۔چند لمحے بعد ہی وہ تیزی سے واپس آئے اور مجھے اشارے سے بلایا۔میں ان کے ساتھ گاڑی کے پاس پہنچا تو انہوں نے بتایا کہ گاڑی میں موبل آئل بالکل نہیں ہے۔میں نے آئل سٹک دیکھی جو واقعی بالکل خشک تھی، تیل کا نام ونشان تک نہ تھا اور ریڈی ایٹر میں پانی بھی کم تھا۔مگر آپ مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے مجھے کوئی پریشانی نہ ہوئی اور میں نے قدرے مسکرا کر اللہ دتہ سے کہا کہ پریشان نہ ہوں، ہم جس ہستی کے ساتھ ہیں یہ اُن کی مہربانی ہے کہ گاڑی راستہ میں کہیں نہ رکی۔پھر آئل سٹور سے خرید کر کار میں موبل آئل ڈالا گیا۔اتنے میں حضور مرشد کریم نے روانگی کا حکم فرمایا اور ہم اسلام آباد کے لیے روانہ ہو گئے۔وہاں جائے قیام پر پہنچے تو کچھ دیر بعد اہلِ خانہ نے جن لوگوں کو حضور مرشد کریم سے شرفِ ملاقات حاصل کرنے کی دعوت دی تھی، آنا شروع ہو گئے۔ان میں اعلیٰ تعلیم یافتہ اور مختلف مکاتبِ فکر کے لوگ شامل تھے۔میرے حضور سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی نگاہ کا فیض ہے کہ جب مختلف لوگوں نے سوال پوچھنے شروع کیے تو میں ہر ایک کے سوال کا جواب علم اور دلیل کے ساتھ دینے لگا۔مجھ میں یہ طاقت اور علم کہاں تھا۔ان کے سوالوں کے جواب آپ مدظلہ الاقدس ہی مجھ سے دلوا رہے تھے یا یوں کہیے کہ زبان اور آواز میری تھی لیکن علم اور تصرف حضور مرشد کریم کا تھا۔مجھ میں ان کے سوالوں کے جوابات دینے کی نہ سکت تھی اور نہ ہی اتنا علم تھا۔یہ صرف آپ مدظلہ الاقدس کی ہی مہربانی تھی کہ ہر شخص میرے جوابات اور دلائل سے مطمئن ہو گیا۔

Marfat.com

☆ 19 جنوری 2005ء کو سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی ہمراہی میں ملتان کے سفر پر روانہ ہوئے۔ میرے اور حضور مرشد کریم کے علاوہ محمود احمد اور ناصر حمید قافلہ میں شامل تھے۔ شام کو ملتان شہر میں حافظ محمد صدیق صاحب کے گھر پہنچ چکے تھے۔ شام سے رات تک چند لوگ ملاقات کے لئے آئے تو میں نے سوچا کہ اولیا اللہ کا شہر ہو، ولیِ کامل ان کے شہر میں ہو اور کسی کو خبر نہ ہو، یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ انتہا کی سردی کے دن تھے۔ اگلے دن صبح نہ جانے شہر والوں کو کس نے خبر دی کہ لوگ کاشانۂ مقصودیہ کی طرف لپک پڑے۔ اسی دوران شمس العارفین نامی ایک خوش لباس بچہ اپنے والد کے ہمراہ آیا اور ہم سے کہا کہ حضرت صاحب سے ملاقات کرنی ہے۔ ہم نے آنے کا مقصد پوچھا تو شمس العارفین کے والد نے کہا کہ میرے بیٹے نے رات کو ایک خواب دیکھا ہے۔ جب وہ خواب بتانے لگے تو میں نے کہا کہ حضرت صاحب کے سامنے بیان کیا جائے تو بہتر ہے۔ لہٰذا دونوں کو حضور مرشد کریم کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ میں نے خواب سنانے کو کہا جس پر شمس العارفین کے والد نے بتایا کہ بچے نے رات کو خواب دیکھا ہے کہ ایک خوبصورت خوش لباس بزرگ سے ملاقات ہوئی ہے اور وہ بلا رہے ہیں۔ صبح سویرے اٹھ کر کہنے لگا کہ ابو جلدی کریں حضرت صاحب سے ملنے جانا ہے۔ پھر شمس العارفین کے والد صاحب نے اپنے بیٹے سے پوچھا کہ کیا یہ وہی خواب والے بزرگ ہیں تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ جتنی دیر وہ بچہ آپ مدظلہ الاقدس کے سامنے بیٹھا رہا آنکھ تک نہ جھپکی اور آپ ہی کے دیدار میں محو رہا۔ اس پر اس کے والد صاحب زار و قطار رونے لگے اور مرشد کریم کے قدموں میں گر پڑے۔ آپ مدظلہ الاقدس نے انہیں دلاسا دیا اور بیعت فرما کر اسمِ اَللّٰہُ ذات عطا کیا۔ بعد میں اُن کا کوئی پتہ نہ چلا کہ وہ کون تھے۔

☆ ایک صاحب جو حضور مرشد کریم کے دستِ مبارک پر بیعت ہیں' ایک دِن اپنے ایک دوست کو پریشانی کی حالت میں آپ کے پاس لائے اور کہا کہ حضرت صاحب! اس کی بیوی پر آسیب یا جنات وغیرہ نے قبضہ کیا ہوا ہے اور اس کی بُری حالت ہے آپ مہربانی فرمائیں۔ آپ

Marfat.com

نے فرمایا ''ہمارا یہ کام تو نہیں ہے، ہم تو اللہ تعالیٰ کی پہچان اور معرفت کے لیے اسمِ اَللّٰہُ ذات عطا کرتے ہیں اور یہی ہماری ڈیوٹی ہے۔ لیکن اگر آپ آ گئے ہیں تو یہ تعویذ لے جائیں اور حسبِ ہدایت استعمال کریں۔ ہم خود تو جا نہیں سکتے اور نہ ہی خاتون کو ہمارے پاس لانے کی ضرورت ہے۔'' وہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ جیسے ہی تعویذ لے کر واپس گھر میں داخل ہوئے تو اُن کے دوست کی والدہ نے پوچھا کہ تم لوگ کہاں گئے تھے؟ انہوں نے پہلے تو چھپانے کی کوشش کی لیکن پھر بتا دیا کہ تعویذ لینے گئے ہوئے تھے۔ دوست کی والدہ نے بتایا کہ اُن کی بہو کے اندر سے مردانہ آواز میں یہ کہا جا رہا ہے کہ وہ دونوں مولوی ہمارے لیے تعویذ لینے گئے ہیں۔ وہ صاحب اپنے دوست کے ہمراہ جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئے تو خاتون مردانہ آواز میں بولی تعویذ لے آئے ہو۔ چلو پہلے تو ہمیں کلمہ پڑھاؤ تا کہ ہم مسلمان ہو جائیں پھر لڑکے کے والد کو اذان دینے کے لیے کہا۔ اس کے بعد جیسے ہی تعویذات استعمال کرائے گئے وہ جنات چلے گئے اور خاتون بالکل ٹھیک ہو گئی۔ اب ماشاءاللہ تندرست ہے۔

رحیم یار خان کے تبلیغی دورہ کے دران ایک عجیب و غریب واقعہ کا مشاہدہ ہوا۔ لوگ حضور مرشد کریم سے ملاقات کے لیے آ رہے تھے۔ ایک آدمی جو تقریباً پچاس پچپن سال کا ہو گا، آپ مدظلہ الاقدس سے بیعت ہونے کے بعد ذکر و تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات لے کر باہر نکلا۔ میں باہر دیوار کے ساتھ کھڑا مین روڈ کی طرف ہی دیکھ رہا تھا۔ وہ آدمی گھر سے نکل کر مین روڈ کی طرف جا رہا تھا اور گھر سے مین روڈ کا فاصلہ تقریباً 200-100 گز ہو گا۔ میں اس آدمی کو جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا، ابھی وہ آدمی آدھا راستہ ہی گیا ہو گا کہ میری توجہ صرف ایک لمحے کے لیے کسی پاس کھڑے آدمی کی طرف مبذول ہوئی۔ جیسے ہی میں نے دوبارہ اس شخص کی جانب دیکھا وہ آدمی وہاں سے غائب تھا۔ قریب نہ ہی کوئی سواری تھی اور نہ ہی وہ آدمی مجھے کبھی دوبارہ نظر آیا۔

جون 2008ء میں مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی سربراہی میں سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کے محل پاک پر

Marfat.com

حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ اس روز گرمی انتہا کی تھی۔ جب ہم محل پاک پر حاضری دے کر باہر نکلے تو فرش انتہائی گرم تھا۔ حضور مرشد کریم کا ایک ہاتھ میں نے تھاما ہوا تھا اور دوسرا بھائی ناصر حمید نے۔ آپ مدظلہ الاقدس کے لمس کی برکت سے ہمیں فرش کی گرمی بالکل محسوس نہ ہو رہی تھی۔ جب آپ مدظلہ الاقدس سیڑھیاں نیچے اترے اور آپ مدظلہ الاقدس کا جسم مبارک ہمارے جسموں سے الگ ہوا اس وقت ہمیں فرش کی تپش کا احساس ہوا۔

اسی روز شہبازِ عارفاں حضرت سخی سلطان پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ کاظمی المشہدی رحمتہ اللہ علیہ کے محل پاک پر حاضری دینے کے لیے پہنچے تو میں نے دیکھا کہ مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے وہاں وضو فرمایا۔ وضو کی وجہ سے داڑھی مبارک گیلی ہو کر نیچے کو سیدھی ہو گئی تھی لیکن جیسے ہی آپ مدظلہ الاقدس نے وضو مکمل فرمایا تو دیکھا کہ آپ مدظلہ الاقدس کی داڑھی مبارک خود بخود سیون کی شکل اختیار کر گئی۔

21 مارچ 2010ء کے دن سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُوؒ کے مزار مبارک پر حضور مرشد پاک مدظلہ الاقدس کی سربراہی میں حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ حاضری کے بعد دعوت پڑھی تو وھم کی باطنی قوت عطا ہوئی۔ حضرت سلطان باھُوؒ کی جانب سے حکم دیا گیا کہ ہمارے محبوب سلطان محمد نجیب الرحمٰن کے پاس جا کر بیٹھو۔ ایسا ہی معاملہ شہبازِ عارفاں پیر سیّد محمد بہادر علی شاہؒ کے محل پاک پر بھی پیش آیا۔

ایک مرتبہ میں نے حضور پیر سیّد محمد بہادر علی شاہؒ کے محل پاک پر حاضری دے کر دعوت پڑھی تو سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ سے باطنی ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ میں نے عرض کی حضور اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ کے محل پاک پر بھی حاضری دے دیا کروں تو سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا آپ کو وہاں جانے کی ضرورت نہیں ہے ہم یہیں (دربار پیر بہادر علی شاہؒ) پر موجود ہوتے ہیں۔

Marfat.com

ایک مرتبہ جب مخالفین ہماری جماعت کو نقصان پہنچانا چاہتے تھے ان دنوں ہم حضور مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی سربراہی میں حضور پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ کاظمی المشہدی رحمتہ اللہ علیہ کے محل پاک پر حاضری کے لیے پہنچے تو واپسی پر سیّد محمد بہادر علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ نے باطنی طور پر راستہ تبدیل کر کے جانے کا حکم فرمایا تا کہ ہم مخالفین کی ضرر رسانی سے محفوظ رہیں۔

میں جب بھی پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے محل پاک پر حاضری دیتا تو سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ اکثر ان کے محل پاک پر موجود ہوتے۔ 2011 میں سیّد محمد بہادر علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اب آپ کی جماعت کا معاملہ سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے محل پاک پر منتقل ہو گیا ہے اور اب انہی کا دربار فقر کا مرکز ہے۔ اب آپ ان کی بارگاہ میں جایا کریں، وہیں سے اب فقر کی روشنی پھیلے گی۔ میں نے حکم کے مطابق ایسا ہی کرنا شروع کر دیا۔ تحریک دعوتِ فقر کے تمام تر معاملات سیّد محمد عبداللہ شاہ رحمتہ اللہ علیہ کی بارگاہ سے طے ہونے لگے۔ کچھ عرصہ بعد پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ سے قلبی لگاؤ کی وجہ سے میرا دل آپ کی بارگاہ میں جانے کو بیتاب ہونے لگا۔ میں نے حضور مرشد کریم مدظلہ الاقدس سے ان کے دربار پاک پر جانے کی اجازت طلب کی تو آپ مدظلہ الاقدس نے خاموشی اختیار فرمائی۔ میں حاضری دینے کے لیے پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے دربارِ اقدس پر گیا تو آپ رحمتہ اللہ علیہ نے حاضری قبول کرتے ہوئے حکم فرمایا کہ آپ نے آج کے بعد ہماری اجازت کے بغیر یہاں نہیں آنا کیونکہ آپ کے تمام تر معاملات سیّد محمد عبداللہ شاہ رحمتہ اللہ علیہ کی بارگاہ میں منتقل ہو چکے ہیں۔ آپ وہیں جایا کریں۔

مندرجہ بالا باطنی حکم کے بعد ناصر حمید سروری قادری، محمد راشد سروری قادری اور محمد ندیم سروری قادری کے ہمراہ حضور سیّد محمد عبداللہ شاہؒ کے محل پاک پر حاضری کا قصد کیا، جانے سے پہلے

Marfat.com

حضور مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے نصیحت فرمائی کہ دلیل جتنی مضبوط ہوگی اللہ پاک اس میں اتنی ہی کامیابی و برکت عطا فرمائے گا۔ اسی نصیحت کے مطابق ہم نے سیّد محمد عبداللہ شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے محل پاک پر حاضری دی اور دعوت پڑھ کر عرض کی کہ حضور سلاسلِ طریقت پر جو گرد پڑ چکی ہے اس معاملہ میں مہربانی فرمائیں اور اس نظام کو از سرِ نو ترتیب دیں تا کہ مخلوقِ خدا کی حق کی طرف رہنمائی ہو سکے اور ہمارے مرشد کریم مدظلہ الاقدس کی شان کو بھی اب زمانے پر ظاہر فرما دیں۔ جس پر آپؒ نے جواب دیا کہ سلاسلِ طریقت کی درستگی کے لیے ضروری ہے کہ پہلے ہمارے بیٹے سلطان الصابرین حضرت سخی سلطان پیر محمد عبدالغفور شاہ ہاشمی قریشیؒ پر جو تہمت لگی ہے کہ وہ سلسلہ چشتیہ میں بیعت ہیں اس کی وضاحت کر کے زمانے کو حق بات سے آگاہ کیا جائے کہ ان کا تعلق صرف سلسلہ سروری قادری سے ہے۔ جس پر وہیں سے مجھے بذریعہ کشف حضور پیر محمد عبدالغفور شاہ ہاشمی قریشیؒ کے محل پاک پر حاضری نصیب ہوئی۔ میں نے ان سے التجا کی کہ حضور مہربانی فرمائیں اور ہماری اس دلیل میں ہماری مدد فرمائیں۔ آپؒ ہماری مدد کرنے کو آمادہ ہو گئے اور حضور سیّد محمد عبداللہ شاہؒ کے محل پاک پر حاضر ہوئے۔ دونوں مشائخ سروری قادری نے ہماری دلیل کو قبول فرماتے ہوئے فرمایا کہ اس کام کی ذمہ داری اب آپ کے مرشد کریم کو تفویض[1] کی جاتی ہے اور انہیں یہ ذمہ داری پوری کرنے کے لیے ہر طرح کے ظاہری و باطنی وسائل مہیا کیے جائیں گے۔

☆ 2011ء حضور مرشد کریم کی سربراہی میں سیّد محمد عبداللہ شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے محل پاک پر پہلی مرتبہ حاضری دی۔ تربت مبارک کو غسل دیا گیا اور تاج اور چادر پوشی کی رسم ادا کی گئی۔ یہ ایک

---

[1] سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے اپنی تصنیفِ مبارکہ ''مجتبیٰ آخر زمانی'' میں سلطان الصابرین حضرت سخی سلطان پیر محمد عبدالغفور شاہؒ سے منسوب اس غلط روایت کو کہ آپ سلسلہ چشتیہ میں بیعت ہوئے، تحقیقی حوالہ جات سے ردّ فرمایا ہے اور اس بات کے تاریخی شواہد دیئے ہیں کہ پیر محمد عبدالغفور شاہؒ کا تعلق صرف سلسلہ سروری قادری سے ہے۔

Marfat.com

مختصر محفل تھی اور وہیں پر یہ حکم ملا کہ اگلے سال باقاعدہ محفلِ عرس کا انعقاد کیا جائے۔

☆ 2011ء میں جب پہلی بار حضور مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے ہمراہ احمد پور شرقیہ میں سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے محل پاک پر حاضری دینے کا شرف حاصل ہوا تو مرشد کریم نے حکم فرمایا بھائی اسد آپ ہر ماہ یہاں آیا کریں۔ اس کے بعد میں نے بحکمِ مرشد وہاں جانا شروع کر دیا۔ ایک ماہ بعد مجھے پیر سیّد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ سے باطنی ملاقات کا شرف حاصل ہوا تو آپؒ نے ہر ماہ کی اکیس (21) تاریخ کو وہاں آنے کا حکم فرمایا جس کے بعد میں ہر ماہ کی اکیس تاریخ کو محل پاک پر حاضری دینے کے لیے باقاعدگی سے جاتا رہا۔ اس دوران باطنی طور پر سیّد محمد عبداللہ شاہ رحمتہ اللہ علیہ نے کئی احکامات صادر فرمائے جن میں سب سے پہلا حکم ان کے محل پاک کی تعمیر اور تزئین و آرائش کا تھا۔ اس میں محل پاک کے چاروں مینار، گمٹیاں، صحن کے فرش کی ٹائل، کمرہ کے اندرونی حصہ کی مرمت شامل تھی۔ باطنی طور پر یہ بھی بتا دیا گیا کہ میناروں کے لیے ٹائلز ملتان سے کس جگہ سے ملیں گی اور صحن کے فرش کی ٹائلز کس سائز اور رنگ میں بہاولپور سے ملیں گی۔ جو بعد میں انہی جگہوں سے خریدی گئیں اور آج بھی محل پاک کی زینت ہیں۔

☆ دورانِ مرمت جب محل پاک کے اوپر مینار اور گمٹیاں لگ چکیں اور رنگ و روغن کا کام شروع ہوا تو اس کے لیے محل پاک کی چھت پر جانا ضروری تھا۔ میں نے مرشد کریم سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کو فون کر کے اس معاملہ میں رہنمائی چاہی۔ آپ مدظلہ الاقدس نے فرمایا کہ حضور شاہ صاحبؒ سے عرض کی جائے اور ان سے اجازت و حکم لیا جائے جس پر میں نے دعوت پڑھ کر حضور شاہ صاحبؒ کی بارگاہ میں عرض پیش کی۔ آپؒ نے اجازت دی اور باطنی طور پر فرمایا کہ آپ لوگوں کو کوئی روک ٹوک نہیں۔ اس کے بعد میں نے باطنی طور پر دیکھا کہ محل پاک سے باہر مسند سجی ہے اور سیّد محمد عبداللہ شاہ رحمتہ اللہ علیہ اس پر جلوہ افروز ہوئے ہیں۔ اس کے بعد ہم نے محل پاک کی چھت پر رنگ و روغن کا کام شروع کر دیا اور یہ سلسلہ اس کام کے ختم ہونے تک ایسے ہی

Marfat.com

رہا۔

☆ 2012ء میں محل پاک کے صحن میں محفلِ میلاد اور عرس مبارک کا پروگرام منعقد کیا گیا۔ یہ پہلا باقاعدہ اور بڑا پروگرام تھا جس کی ہر ترتیب باطنی طور پر مجھے پہلے ہی بتا دی گئی کہ سٹیج کہاں پر ہو گا، ڈائس کہاں پر لگایا جائے گا اور سیکورٹی کے افراد کن کن جگہوں پر تعینات کیے جائیں گے۔ گزشتہ برس کی طرح اس محفل میں قبر مبارک کے لیے تاج اور چادر تیار کرنے کی ذمہ داری اس عاجز کو سونپی گئی جو کہ مرشد پاک کی مہربانی سے پوری کی گئی۔ گزشتہ برس تربت مبارک پر رکھا جانے والا تاج اور اسمِ اَللّٰہُ ذات اور اسمِ مُحَمَّدٌ والی چادر بھائی عبدالرزاق اور ان کے بیٹے نعیم حسین (اوچ شریف) کو عطا کی گئی۔

مارچ 2012ء کے پہلے ہفتہ میں ہمیں حضور سیّد محمد عبداللہ شاہ صاحبؒ کے محل پاک پر حاضری کا شرف نصیب ہوا۔ جب دعوت پڑھنے کے بعد آپؒ سے باطنی ملاقات ہوئی تو آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اکیس مارچ کو یومِ منتقلی امانتِ الٰہیہ کے طور پر منانے کا حکم دیا اور ایک خوبصورت شیروانی خرید کر حضور مرشد کریم مدظلہ الاقدس کو اس دن زیبِ تن کروانے کا حکم فرمایا اور ساتھ ہی فرمایا ''ان (مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس) کا پہننا اور کھانا ہمارا پہننا اور کھانا ہے۔''

واپسی پر 21 مارچ کا پروگرام ساتھیوں کی مشاورت سے طے کیا گیا اور اس پروگرام کے لیے حضور مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے زیبِ تن کرنے کے لیے خوبصورت شیروانی لانے کی ڈیوٹی مجھے سونپی گئی۔ دو تین دن کی مسلسل تگ و دو کے باوجود ویسی شیروانی نہ ڈھونڈ پایا جیسی حضور سیّد محمد عبداللہ شاہؒ چاہتے تھے۔ تیسرے روز میں اپنے بیٹے اور اہلیہ کے ہمراہ انارکلی بازار گیا۔ تقریباً تمام دکانوں پر تلاش کرنے سے بھی، جیسی آپؒ چاہتے تھے ویسی شیروانی نہیں مل پا رہی تھی۔ بازار کی آخری دکان سے بھی ہو کر واپس آنے لگے ایک دکان کو بغیر دیکھے گزر گئے کہ حضور سیّد محمد عبداللہ شاہؒ کی آواز مبارک سنائی دی کہ اس دکان میں

Marfat.com

بھی دیکھ لو۔ ہم اس دکان میں داخل ہوئے اور دکاندار سے خوبصورت شیروانی دکھانے کو کہا تو اس نے مختلف شیروانیاں دکھائیں۔ مگر کسی کی منظوری نہ ہو رہی تھی آخر ایک شیروانی دکاندار نے اندر سے منگوائی جو دیکھتے ہی دل کو بھا گئی اور آپ رحمتہ اللہ علیہ کی آواز مبارک سنائی دی ''یہ ٹھیک ہے''۔ اسے ہم نے منہ مانگے دام دے کر خوشی خوشی خرید لیا۔ وہی شیروانی 21 مارچ 2012 کو حضور مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے زیبِ تن فرمائی۔ اس کے بعد سے پیر سیّد محمد عبداللہ شاہؒ کے حکم کے مطابق 21 مارچ کا دن تحریک دعوتِ فقر ہر سال ''یومِ منتقلی امانتِ الٰہیہ''[1] کے نام سے شاندار طریقے سے مناتی ہے۔

☆ ایک مرتبہ حضور مرشد کریم کا فوٹوشوٹ (Photo Shoot) مرکزی خانقاہ میں ہو رہا تھا۔ اس موقع پر ناصر حمید اور دوسرے ساتھی بھی موجود تھے۔ دورانِ فوٹوشوٹ ناصر حمید نے کہا کہ حضور مرشد کریم مدظلہ الاقدس کی پیشانی مبارک پر اسمِ اَللّٰہُ ذات نظر آ رہا ہے جب کہ میں نے بے ساختہ کہا کہ ''ھـــو'' بھی تو نظر آ رہا ہے۔ اس کے بعد جیسے میری زبان کو روک دیا گیا ہو اور میں دوبارہ مرشد کریم کے مراتب کو بیان نہ کر پایا۔

☆ 2013ء کے عرس سیّد محمد عبداللہ شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے لیے جب جگہ کا تعین کرنے کے لیے احمد پور شرقیہ گیا تو اس وقت ایک جماعت نے ہمارے پہلے پروگراموں کی کامیابی سے خوفزدہ ہو کر احمد پور شرقیہ اور اُوچ شریف میں ہماری بھرپور مخالفت شروع کر دی۔ احمد پور شرقیہ اور اوچ شریف میں مقیم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے مریدین

---

[1] سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ بھی ہر سال 13-12 اپریل کو میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عظیم الشان محفل منعقد فرماتے تھے کیونکہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کو آپ کے مرشد سلطان محمد عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ نے اسی روز یعنی 12 اپریل 1979ء کو امانت منتقل فرمائی تھی۔ لہٰذا منتقلی امانتِ الٰہیہ کے دن کو منانا سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے مرشد کی سنتِ مبارکہ بھی ہے۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس بھی 12 اپریل کو ہی اپنے مرشد سلطان الفقر ششمؒ کی بارگاہ میں پہنچے تھے اس لیے یہ دن سلطان الفقر ششمؒ کے لیے بہت خاص اہمیت کا حامل تھا۔

Marfat.com

اور عقید تمندوں نے ان مخالفین سے نبٹنے کی اجازت طلب کی جو کہ سیّد محمد عبداللہ شاہ رحمتہ اللہ علیہ کی طرف سے منظور نہ ہوئی بلکہ انتظار کرنے کا حکم دیا اور فرمایا ''ان سے ہم خود ہی نبٹ لیں گے''۔

اسی دوران میں نے محل پاک پر حاضر ہو کر دعوت پڑھی تو مجھ پر کشفی حالت طاری ہوئی۔ میں نے دیکھا کہ سیّد محمد عبداللہ شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے ہمراہ تمام مشائخ سروری قادری موجود ہیں۔ ان سب سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ اس کے ساتھ ہی مجھے باطنی طور پر دکھایا گیا کہ سلطان الصابرین پیر محمد عبدالغفور شاہؒ گھوڑے پر سوار' ہاتھ میں تلوار سونتے ہوئے نمودار ہوئے اور محل پاک کے دروازے کے باہر گھوڑے کو چکر میں گھمایا جس پر سیّد محمد عبداللہ شاہؒ نے فرمایا ''یہ ذمہ داری اب ہمارے بیٹے پیر محمد عبدالغفور شاہؒ کی ٹھہری کہ وہ آپ (سلطان العاشقین) کی جماعت کی حفاظت کریں گے۔ اور فیض تو اب یہیں سے ملے گا۔''

☆ 2013ء میں جب تحریک دعوتِ فقر کے مخالفین کے دباؤ میں آ کر دربار پیر سیّد محمد عبداللہ شاہؒ کے گدی نشینوں نے محل پاک کو تالا لگا دیا اور دربار کو زائرین کے لیے بند کر دیا تو محفلِ میلاد محل پاک کے قریب مکہ سٹی میں منعقد کی گئی۔ اس سال تربت مبارک کو نہ تو غسل دیا جا سکا اور نہ ہی تاج و چادر پوشی ہو سکی۔ مگر اگلے ہی ماہ مرشد کریم نے مہربانی فرماتے ہوئے حکم دیا کہ بھائی اسد آپ محل پاک پر جائیں اور حاضری دے کر آئیں جبکہ اس وقت تک اس علاقے کے کسی بھی ساتھی نے اندر جا کر حاضری نہ دی تھی مگر مرشد کریم کی مہربانی سے جب میں وہاں پہنچا تو محل پاک کھولا جا چکا تھا اور ہم سب ساتھیوں نے مل کر محل پاک کے اندر جا کر حاضری دی۔ باطنی طور پر سیّد محمد عبداللہ شاہ رحمتہ اللہ علیہ نے اور سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علیؒ نے فرمایا ''بیٹا یہ آپ لوگوں کا چھوٹا سا امتحان تھا۔ ہماری اولاد صرف وہ ہے جو ہماری شان کو اور ہمارے سلسلہ کو اس کی اصل ترتیب کے مطابق دنیا پر ظاہر کرنا چاہتی ہے۔''

☆ 2013ء میں ہی جب محل پاک سیّد محمد عبداللہ شاہؒ پر حاضری کا شرف ملا تو سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ، شہبازِ عارفاں حضرت سخی

Marfat.com

سلطان پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ کاظمی المشہدی رحمتہ اللہ علیہ، سلطان الاولیا حضرت سخی سلطان محمد عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ، سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ اور مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس سے باطنی ملاقات کے دوران میں نے سوال کیا کہ حضور آپ سب اکٹھے تو ملتے ہیں لیکن میں سلطان العاشقین کا مرتبہ معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ جس پر حضور سیّد محمد عبداللہ شاہؒ کھڑے ہوئے اور ''الف'' کا روپ دھارا، شہبازِ عارفاں نے ''لام'' کا روپ اختیار کیا، سلطان الاولیا دوسرے ''لام'' کے روپ میں جلوہ گر ہوئے اور جب سلطان الفقر ششمؒ اور سلطان العاشقین مرشد کریم کی باری آئی تو لام کی آخری دیوار کے ساتھ ''ھُو''، مکمل ہوئی اس طرح مکمل اسمِ اَللّٰہُ ذات ظاہر ہوا اور میں مرشد کریم سلطان العاشقین کے مرتبہ کو پہچان پایا۔

☆ 19 مئی 2015ء کو محمد راشد سروری قادری کے ماموں محمد امین[1] سروری قادری اس دارِ

---

[1] محمد امین سروری قادری موضع مہار شریف تحصیل چشتیاں ضلع بہاولنگر کے رہائشی تھے۔ انتہائی خوش اخلاق، ملنسار اور صاحبِ شرع انسان تھے۔ حقیقت کی تلاش کی خاطر زندگی کے بہت سال سلسلہ چشتیہ میں بیعت رہے مگر تشنہ ہی رہے۔ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے جب 11 ستمبر 2011ء کو دربار سیّد محمد عبداللہ شاہ رحمتہ اللہ علیہ پر حاضری دی تو محمد امین صاحب بھی چشتیاں سے اوچ شریف تشریف لائے اور آپ مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت ہوئے۔ اور ذکر و تصور اسم اَللّٰہُ ذات عشق و محبت سے کرنے لگے۔ مرشد کریم جب بھی احمد پور شرقیہ میں دربار سیّد محمد عبداللہ شاہؒ پر حاضری کے لیے جاتے تو محمد امین صاحب بھی ملاقات کے لیے خصوصی طور پر چشتیاں سے تشریف لاتے۔ آخر آپ مدظلہ الاقدس سے اس قدر عشق کرنے لگے کہ چشتیاں چھوڑ کر اوچ شریف میں ہی رہائش پذیر ہو گئے۔ اکثر حضور مرشد کریم سے ملاقات کے لیے لاہور بھی تشریف لاتے اور روحانی محافل میں شرکت فرماتے۔ عرس سیّد محمد عبداللہ شاہؒ کے انتظامات میں انتہائی عشق و محبت سے حصہ لیتے۔ 19 مئی 2015ء کو اچانک دل کا دورہ پڑنے سے وصال فرما گئے۔ مرشد کریم نے لاہور سے محمد اسد خان سروری قادری اور مفتی محمد فاروق ضیاء سروری قادری کو اپنا نمائندہ مقرر فرما کر نمازِ جنازہ میں شرکت کا حکم دیا۔ کچھ عرصہ بعد جب آپ مدظلہ الاقدس اوچ شریف تشریف لے کر گئے تو مریدین کے ہمراہ ان کی قبر پر بھی ایصالِ ثواب کے لیے گئے اور اپنی طرف سے قبر کو پختہ تعمیر کروا کر سنگِ مرمر لگوایا۔ خانقاہ میں ان کا ختم شریف بھی دلوایا۔ حضور مرشد کریم اکثر ان کا ذکر ان الفاظ میں فرماتے ہیں ''محمد امین سروری قادری ہم سے بہت عشق و محبت رکھتے تھے۔''

Marfat.com

فانی سے رحلت فرما گئے۔ میں اوچ شریف میں ان کی نمازِ جنازہ میں شریک ہوا۔ قل شریف کے ختم کے بعد فاتحہ خوانی اور ایصالِ ثواب کے لیے جب محمد امین سروری قادری کی قبر پر گئے تو حالتِ کشف میں دیکھا کہ قبر کا اندرونی حصہ ایک خوشنما گہرے سبز رنگ کے میدان کی مانند ہے اور ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے۔ بھائی محمد امین سروری قادری کی روح سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے فرمایا ''بھائی اسد! یہ سب کچھ جو آپ دیکھ رہے ہیں سب مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی خاص مہربانی ہے۔'' عصر کی نماز کے وقت ہم سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانیؒ کے محل پاک احمد پور شرقیہ پہنچے۔ دعوت پڑھ کر بھائی محمد امین سروری قادری کے لیے بھی التجا کی۔ سیّد محمد عبداللہ شاہؒ نے فرمایا ''ان کی ڈیوٹی آپ کے مرشد نے اس روحانی دنیا میں ان لوگوں کی تربیت پر لگا دی ہے جو دنیا میں مرشد کو نہ پا سکے اور جن کا باطنی سفر ادھورا رہ گیا''۔ میں نے ملاقات کی عرض کی تو بھائی محمد امین سروری قادری کو بلوایا گیا جو انگوری رنگ کے لباس میں ملبوس تھے اور ہاتھ میں سیب لیے خوش و خرم اللہ پاک اور مرشد پاک کی مہربانی کا ذکر کر رہے تھے۔ پھر مختلف اوقات میں جب دربار پاک سیّد محمد عبداللہ شاہ رحمتہ اللہ علیہ پر حاضری ہوتی تو ان سے روحانی ملاقات ہو جاتی اور وہ بتاتے کہ حضور مرشد کریم مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے وہ سیّد محمد عبداللہ شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے حکم پر نظامِ تکوین میں مختلف ذمہ داریاں سرانجام دے رہے ہیں۔

☆ دسمبر 2016ء میں دربار سیّد محمد عبداللہ شاہؒ پر حاضری کے لیے روانہ ہوا۔ اس روز میں صبح چار بجے اوچ شریف پہنچا تھا تا کہ صبح نو بجے سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانیؒ کے محل پاک پر حاضری دی جا سکے۔ میری اہلیہ کے بھائی کافی بیمار تھے اور ہسپتال میں داخل تھے۔ اسی روز صبح سات بجے فون پر اطلاع ملی کہ ان کا انتقال ہو گیا ہے۔ میں نے دعوت پڑھ کر سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانیؒ کی بارگاہ میں حاضری دی اور التجا کی کہ مرحوم پر مہربانی فرمائیں اور آقا پاک سے ان کی شفاعت اور اللہ پاک سے ان کی مغفرت کے لیے عرض کی جائے۔ جس پر سیّد محمد عبداللہ شاہؒ نے فرمایا ''محمد امین سروری قادری کی ڈیوٹی ان کی روحانی تربیت و ترقی پر لگا دی گئی ہے''۔ یہ میرے مرشد کریم کی

Marfat.com

مہربانی ہے کہ وہ لوگوں کے انتقال کے بعد بھی ان کی روحانی تربیت کرواتے ہیں تا کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور اللہ پاک کے سامنے سرخرو ہو کر پیش ہوں اور روزِ قیامت فلاح یافتہ لوگوں میں شامل ہوں[1]۔ سبحان اللہ!

☆ مرشد کریم سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی مہربانی اور نظرِ عنایت و نگاہِ کرم سے جب بھی نماز ادا کرتا ہوں تو اپنے آپ کو کبھی خانہ کعبہ میں اور کبھی مسجدِ نبوی میں پاتا ہوں اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قدم مبارک میں جھکا ہوتا ہوں۔

ستمبر 2006ء میں حضور مرشد کریم مدظلہ الاقدس کے خاص مہربانی سے مجھ جیسے کم علم بندے کو صفتِ شاعری سے نوازا اور خاص نگاہِ کرم سے یہ مہربانی فرمائی کہ میں نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شانِ اقدس میں نعت مبارکہ لکھی اور حضور مرشد کریم مدظلہ الاقدس کی شان میں منقبت بھی لکھی۔ اس کے بعد یہ سلسلہ رواں دواں ہوا لیکن یہ اس وقت ہی ممکن ہوتا ہے جب میرے مرشد کریم مدظلہ الاقدس چاہتے ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس کے پاس آنے سے پہلے مجھ میں ایسی کوئی خصوصیت نہ تھی کہ میں شاعری کر سکوں۔ آپ مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے نقابت کی ذمہ داری بھی مجھے سونپی گئی جو آج تک برقرار ہے۔ اللہ پاک سے التجا کرتا ہوں کہ اپنی ذمہ داریاں وفا داری، صدق اور اخلاص سے ادا کرنے کی ہمت و توفیق عطا فرمائے اور انہیں اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ (آمین)

میں کمینہ کس جوگا تیرے در تے لکھ کروڑاں
اِکو جان ہے میرے اندر، لکھ ہووے تے روڑاں

☆☆☆☆☆

[1] سلسلہ سروری قادری کا مرشد کامل اکمل جامع نور الہدیٰ حضرت سخی سلطان باھُوؒ کے قول ''حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے تمام خلقت، کیا مسلم کیا کافر، کیا بانصیب کیا بے نصیب، کیا زندہ کیا مردہ، سب کو ہدایت کرنے کا حکم ملا ہے۔'' (رسالہ روحی شریف) کے مطابق ہر مسلم و کافر، بانصیب و بے نصیب، زندہ و مردہ سب کو تلقین کرنے پر قادر ہوتا ہے۔

Marfat.com

محمد مغیث افضل سروری قادری (لاہور)

❁ میرا نام محمد مغیث افضل سروری قادری ہے۔ پرائیویٹ جاب کرتا ہوں اور فنانس ڈیپارٹمنٹ سے تعلق ہے۔ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی بیعت سے پہلے میں ایک عام سا مسلمان تھا جسے نماز روزے سے زیادہ دینِ اسلام کا کوئی علم نہ تھا۔ زندگی کا مقصد صرف کمانا اور اہل وعیال کی پرورش کرنا تھا۔ آپ مدظلہ الاقدس سے بیعت کے بعد میری زندگی اور شخصیت یکسر بدل گئی۔ مجھے سمجھ آیا کہ ہمارا مقصدِ حیات اللہ کی معرفت اور پہچان ہے، اگر اس مقصد کو حاصل کیے بغیر اس دنیا سے گئے تو ناکام لوگوں میں شامل ہوں گے۔ آپ مدظلہ الاقدس نے بغیر کسی مشقت وریاضت میں ڈالے محض اپنی نگاہِ کامل سے میرے نفس کا تزکیہ کر کے مجھے اللہ کی پہچان عطا فرمائی اور مسلمان سے مومن تک کا سفر طے کروایا۔ آپ مدظلہ الاقدس نے محض اپنے کرم سے مجھے طالبِ دنیا سے طالبِ مولیٰ بنایا۔ آپ کی مہربانی سے بیعت کے فوراً بعد مجھے گناہ سے شدید نفرت ہوگئی۔ دل میں اگر کبھی گناہ کا خیال بھی آتا تو مجھے واضح طور پر محسوس ہوتا کہ آپ کی روحانی قوت مجھے گناہ سے روک رہی ہے۔

ایک دفعہ سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے محل پاک پر حضور مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے ساتھ جانا تھا اور تین دن وہیں قیام کرنا تھا۔ میرے سینئر افسر مجھے چھٹی نہیں دے رہے تھے کیونکہ ہمارا سالانہ آڈٹ (Annual Audit) ہو رہا تھا۔ مگر مجھے قرار نہ تھا اور میں بہت پریشان تھا کیوں کہ میں حضور مرشد کریم کے ساتھ جانا چاہتا تھا۔ جس دن روانگی تھی اس رات حضور مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس میرے خواب میں آئے اور میرے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا ''بھائی مغیث آپ پریشان نہ ہوں اللہ پاک بہتر کرے گا''۔ روانگی کے وقت سے صرف آدھا گھنٹہ پہلے میری آنکھ کھلی تو میں نے فیصلہ کیا کہ میں حضور مرشد کریم کے ساتھ ضرور جاؤں گا چاہے کچھ بھی ہو جائے۔ میں فوراً اُٹھا اور جلدی جلدی تیار ہو کر ساتھیوں کے ساتھ

Marfat.com

بس میں بیٹھ گیا اور اپنا موبائل فون بند کر لیا۔ حضور مرشد کریم مجھے دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ جب ہم محل پاک سے واپس آئے اور میں آفس گیا تو کسی سینئر افسر نے مجھ سے نہیں پوچھا کہ میں نے چھٹی کیوں کی اور میں کہاں تھا۔ حضور مرشد کریم کی مہربانی سے سب کے دل بدل چکے تھے اور میرے افسر مجھ سے پوچھ گچھ کرنے کی بجائے مجھ سے ہنس ہنس کر باتیں کر رہے تھے۔ جس سے مجھے یقین ہو گیا کہ میرا مرشد ہی انسانِ کامل ہے اور انہیں کی بدولت میرے افسروں کے ذہن سے میری چھٹی والی بات مٹا دی گئی ہے۔

میرے مرشد کریم نے مجھے علمِ دعوت عطا فرمایا۔ پہلے روز ہی دعوت پڑھنے پر مجھے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری حاصل ہو گئی۔ میں نے دیکھا کہ میرے مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اپنے ساتھ لے گئے۔ ایک دروازے کے سامنے پہنچ کر مجھ سے فرمایا کہ یہ دروازہ کھولیں۔ جب میں نے دروازہ کھولا تو آپ مدظلہ الاقدس نے فرمایا یہ مجلسِ محمدی ہے۔ میری آنکھوں سے آنسو رواں تھے کہ کہاں مجھ جیسا عاجز اور گنہگار انسان اور کہاں یہ مقام! بے شک یہ صرف اور صرف میرے مرشد کی عطا ہے۔ اس کے بعد ایک روز میں بہت انہماک سے نماز پڑھ رہا تھا کہ اچانک میرے مرشد کے وسیلے سے ان کے ساتھ بغیر دعوت پڑھے مجلسِ محمدی کی حاضری نصیب ہوئی۔ مرشد پاک نے مجلس میں بہت سے اولیا سے میری ملاقات کروائی۔ حیران کن طور پر ان سب کی صورت ایک جیسی تھی اور وہ صورت میرے مرشد کریم کی تھی۔ میری یہ والی رکعت ضرورت سے زیادہ لمبی ہو گئی اور مجھے ہوش تک نہ تھا۔ جب میں نے آنکھیں کھولیں اور سلام پھیرا تو مجھے انتہائی سکون محسوس ہوا۔ اس کے بعد سے اکثر دورانِ نماز مجھے مجلسِ محمدی کی حضوری حاصل ہو جاتی ہے۔

آپ مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے مجھے بارہا فنا فی الشیخ کا حال[1] نصیب ہوا۔ کبھی کھانا کھاتے یا کام

---

[1] حال اور مقام میں فرق یہ ہے کہ طالب کے قلب (باطن) پر مرشد کی توجہ و تلقین یا تصور اسمِ اللہ ذات سے جو کیفیت وارد ہوتی ہے اس کو حال کہتے ہیں اور یہ ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف بدلتی رہتی ہے۔ یعنی یہ کیفیت مستقل نہیں ہوتی اور جو کیفیت طالب کے قلب پر وارد ہو اور قائم رہ جائے تو وہ حال کی بجائے مقام کہلاتی ہے۔ مثلاً ابتدا میں کبھی کبھی طالب فنا کی حالت میں چلا جاتا ہے لیکن پھر دوبارہ فوراً اصلی حالت پر لوٹ آتا ہے یعنی حالتِ فنا ختم ہو جاتی ہے تو یہ حال ہے اور جب مستقل فنا کی حالت میں چلا جائے تو یہ مقام ہے۔

Marfat.com

کرتے اچانک میرا وجود غائب ہو جاتا ہے اور مجھ میں میرے مرشد کی ذات ظاہر ہو جاتی ہے۔ میری یہ حالت اور کیفیت اس قدر شدید اور واضح ہوتی ہے کہ میری اہلیہ جو خود بھی سلطان العاشقین سے بیعت ہیں، اس بات کو بہت واضح طور پر محسوس کرتی ہیں۔

☆☆☆☆☆

سعید جعفر سروری قادری (لاہور)

میرا نام سعید جعفر ہے اور میرا آبائی گاؤں ضلع ننکانہ میں ہے۔ بہت چھوٹی عمر میں ہی گھر سے دور پہلے ماموں کی طرف شرقپور شریف میں اور پھر پھوپھو کی طرف لاہور میں رہا۔ جس کی وجہ سے بہت تنہائی پسند ہو گیا۔ رشتہ داروں کے رویوں نے بہت دلبرداشتہ کر دیا تھا جس سے میں بہت شکستہ دل تھا۔ بچپن سے ہی اللہ کو پانے کی جستجو پیدا ہو گئی۔ رات بھر جاگ کر اللہ کے متعلق سوچتا، گریہ وزاری کرتا، تہجد کی نماز باقاعدگی سے ادا کرنے لگا۔ اس کے علاوہ کثرت سے دیگر ورد و وظائف اور عبادات کیں لیکن طبیعت اسی طرح رہی بلکہ پہلے سے زیادہ بے سکون ہو گئی تھی۔ کم عمری میں ہی دوستوں کے ہمراہ مزاروں پر جانے لگا لیکن وقتی سکون کے علاوہ بے چینی کا عالم اسی طرح برقرار تھا۔ بے شمار پیروں کے پاس خانقاہوں میں گیا لیکن وہ سکون میسر نہ تھا جس کی تلاش تھی۔ مرشد سے بیعت کے متعلق علم تو تھا لیکن مکمل آگاہی نہ تھی اور کامل مرشد بھی نہیں ملا۔ میرا سارا خاندان چشتی سلسلہ میں بیعت تھا اور ہر سال ذوق وشوق سے گھر میں محفل کا اہتمام کرتے تھے۔ والدین کی طرف سے بھرپور اصرار تھا کہ میں بھی جلد از جلد اس سلسلہ میں بیعت ہو جاؤں لیکن میرا دل مطمئن نہیں تھا۔ کئی سال بعد آخر گھر والوں کے اصرار پر گھر میں منعقد ہونے والی سالانہ محفل میں سلسلہ چشتیہ کے اس بزرگ کے ہاتھ پر بیعت ہو گیا جن سے سارا گھرانہ بیعت تھا۔ لیکن بیعت کے بعد چار سال تک میرا دل ایک مرتبہ بھی ان بزرگ کی طرف مائل نہ ہوا۔

میرے ذہن میں فقرا کے متعلق جو تصور قائم تھا ویسی ہستی کبھی نظر نہیں آئی تھی۔ آفس میں اکثر و بیشتر تصوف کے حوالے سے بحث و مباحثہ شروع ہو جاتا۔ ایک ساتھی نے مجھے سلطان العاشقین

Marfat.com

حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے متعلق بتایا اور ان کی تصنیفِ مبارکہ ''شمس الفقرا'' مطالعہ کے لیے دی جس کا نہایت ذوق وشوق سے مطالعہ شروع کیا۔ جیسے جیسے اس کتاب کا مطالعہ کرتا گیا مقصدِ حیات واضح ہوتا گیا۔ حق کو پانے کی تڑپ اور جنون میں اضافہ ہوتا گیا۔ منزل نظر آنے لگی اور کچھ ہفتوں بعد سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں آ کر دستِ بیعت ہوا۔ بیعت کے دوران ایک زوردار جھٹکا لگا اور ذہن میں موجود تمام وسوسے اور شکوک وشبہات دور ہو گئے جس کے بعد قلبی سکون حاصل ہوا۔

اس کے بعد باقاعدگی کے ساتھ ذکر وتصور اسمِ اَللّٰہُ ذات شروع کیا اور حضور مرشد کریم کی بارگاہ میں حاضر ہونے لگا۔ جس دن ملاقات نہ ہو پاتی میں بہت بے چینی محسوس کرتا۔ آہستہ آہستہ سب دنیاداروں سے دل اکتانے لگا اور جن مشاغل میں مصروف رہ کر اپنا وقت ضائع کیا کرتا تھا وہ سب ترک کر دیئے۔ میری زندگی کا کوئی مقصد ہی نہ تھا لیکن مرشد پاک کی مہربانی سے مقصدِ حیات سے آگاہی حاصل ہوئی اور معرفتِ حق تعالیٰ اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری پانے کی تڑپ بڑھتی گئی۔ حضور مرشد پاک کی نگاہِ کرم سے میری روحانی وقلبی تشنگی دور ہوئی اور آپ مدظلہ الاقدس کے وسیلے سے ہی مجھے میرا مقصود ملا۔

ایک مرتبہ میں نے حضور مرشد کریم کی خانقاہ کے لیے چاولوں کے دو تھیلے پیش کیے۔ کچھ دن بعد خواب دیکھا کہ حضور مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس موجود ہیں اور ان کے پاس چاولوں کا ایک تھیلا ہے جس میں سے آدھے نکال کر مجھے دے دیئے اور آدھے اپنے پاس رکھ لیے اور تشریف لے گئے۔ جس پر میں بہت پریشان ہوا کہ شاید حضور مرشد کریم مجھ سے ناراض ہیں جس کی وجہ سے مجھے چاول واپس کر دیئے ہیں۔ اسی وقت سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ تشریف لائے اور میرا بازو پکڑ کر حضور مرشد کریم کے پاس لے گئے اور میری طرف اشارہ کرتے ہوئے حضور مرشد کریم سے فرمایا بھائی نجیب! ہم آپ کے پاس اس عاجز کی سفارش لے کر آئے ہیں، اس پر مہربانی فرمائیں۔ آپ

Marfat.com

مدظلہ الاقدس نے مسکرا کر میری طرف دیکھا۔ اس خواب کے کچھ دن بعد ہی آپ کی مہربانی سے مجھے ایک اچھی ملازمت مل گئی۔ پھر مجھے سمجھ آئی کی خواب میں آپ مدظلہ الاقدس کا مجھے چاول عطا کرنا میرے رزق میں اضافے کا اشارہ تھا۔

آپ مدظلہ الاقدس نے مزید مہربانی فرمائی اور مجھے تحریک دعوتِ فقر کا نائب صدر منتخب فرمایا جس کا اشارہ مجھے بذریعہ خواب پہلے ہی دے دیا گیا تھا۔ یہ سب حضور مرشد کریم کی نگاہِ کرم کا کمال ہے جو مجھ جیسے عاجزوں اور گنہگاروں پر مہربانی فرماتے ہیں اور انہیں قربِ حق عطا فرماتے ہیں۔ دعا ہے کہ ہمیشہ حضور مرشد کریم نگاہِ کرم اور مہربانی فرماتے رہیں اور اپنے قربِ خاص میں جگہ عنایت فرمائیں۔

☆☆☆☆☆

محمد راشد سروری قادری (اوچ شریف۔ حال مقیم لاہور)

❁ میرا نام محمد راشد ہے اور میں اوچ شریف تحصیل احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور کا رہنے والا ہوں۔ میٹرک کی تعلیم کے دوران پہلی مرتبہ تصوف کی اصطلاح سے آگاہ ہوا تو میں نے اس موضوع پر کتب پڑھنا شروع کیں اور بہت سے اولیا کرام کی تصانیف اور ملفوظات پڑھے۔

اولیا کرام کے حالاتِ زندگی کے مطالعہ کے دوران معلوم ہوا کہ تاریخِ تصوف میں کوئی ایک بھی شخص/سالک مرشد کامل اکمل کے بغیر اللہ تعالیٰ تک نہیں پہنچا۔ جب یہ بات میرے علم میں آئی تو میرے دل میں بھی مرشد کامل اکمل کی تلاش کی تڑپ پیدا ہوئی۔ ایک مرتبہ کسی ولی اللہ کے ملفوظات کے مطالعہ کے دوران درود شریف کی کتاب ''دلائل الخیرات'' کے بارے میں پڑھا تو میں نے روزانہ اس کتاب کا ایک حزب (وظیفے یا درود کا حصہ) پڑھنا اپنا معمول بنالیا اور کئی مہینوں تک بلاناغہ پڑھتا رہا۔ اس دوران بہت سے مقدس خواب بھی نظر آتے رہے جن میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی میدانِ کربلا میں زیارت ہوئی۔ ان کے ہاتھ میں تلوار تھی اور انہوں نے بہادری اور دلیری کے متعلق چند جملے ارشاد فرمائے جو بیداری کے بعد یاد نہ رہے۔ اس کے کچھ

Marfat.com

عرصہ بعد حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی زیارت ہوئی۔ پھر تعلیمی مصروفیات کی بنا پر اس کتاب کو پڑھنا ترک کر دیا اور تمام تر توجہ ظاہری تعلیم پر مرکوز کر دی۔

گریجویشن تک تعلیم مکمل کر لی تو ایک مرتبہ پھر دل میں کتبِ تصوف پڑھنے کا شوق پیدا ہوا مگر اس مرتبہ اللہ تعالیٰ کے کرم سے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی تحریروں کے مطالعہ کا موقعہ ملا اور دل اس پر مطمئن ہو گیا اور میں نے بیعت کا ارادہ کر لیا۔

جنوری 2007 میں تعلیم کے سلسلہ میں لاہور داخلہ لیا اور 11 فروری 2007ء کو سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں حاضری نصیب ہوئی۔ آپ مدظلہ الاقدس نے میرے آنے کا مقصد دریافت فرمایا تو میں نے عرض کی حضور بیعت ہو کر آپ مدظلہ الاقدس کی غلامی میں آنا چاہتا ہوں۔ آپ مدظلہ الاقدس نے عرض قبول کی اور بیعت فرما کر سونے سے تیار کیا ہوا اسمِ اَللّٰہُ ذات کا نقش، ذکرِ پاس انفاس اور مشقِ مرقوم وجودیہ عطا کی اور دعائے خیر فرمائی۔

بیعت کے بعد اسمِ اَللّٰہُ ذات کا تصور شروع کیا اور ساتھ ہی آپ مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں حاضری دینا بھی شروع کر دی۔ کچھ عرصہ بعد ایک دن میں دوپہر کے وقت بستر پر لیٹا ہوا تھا کہ ہلکی سی غنودگی طاری ہوئی اور میں نے دیکھا کہ میں حضرت داتا گنج بخش علی بن عثمان ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ اقدس کے صحن میں موجود ہوں۔ مرشد پاک سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس تشریف لائے اور اپنا دستِ مبارک اُٹھا کر شہادت کی انگلی سے میرے دل پر اسمِ اَللّٰہُ ذات لکھا اور اس کی حرکت مجھے اپنے دل پر بہت واضح محسوس ہوئی۔ پھر آپ مدظلہ الاقدس نے ایک گلاب جامن اپنے دستِ مبارک سے میرے منہ میں ڈالا اور فرمایا:

''ہم سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جا رہے ہیں۔ آپ بھی وہیں آ جایئے گا۔''

جب میں بیدار ہوا تو جو گلاب جامن آپ مدظلہ الاقدس نے مجھے کھلایا تھا اُس کا ذائقہ

Marfat.com

میں نے بہت واضح طور پر اپنے منہ میں محسوس کیا۔

☆ مجھے آپ مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں آئے ہوئے تھوڑا ہی عرصہ ہوا تھا کہ ایک دن آپ مدظلہ الاقدس نے حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر فرمایا جو کہ سلسلہ سروری قادری کے مشائخ میں سے ہیں اور حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو امانتِ فقر منتقل فرمائی تھی۔ مرشد پاک مدظلہ الاقدس نے فرمایا "بیٹا حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا محل پاک احمد پور شرقیہ میں ہے۔ جب اپنے گھر جاؤ تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں معلومات حاصل کرنا۔" ان دنوں آپ مدظلہ الاقدس نے کتاب مجتبیٰ آخر زمانی لکھنا شروع کی تھی اور ابتدائی تحقیقی کام جاری تھا۔

کچھ عرصہ بعد جب میں اپنے گھر اوچ شریف گیا تو احمد پور شرقیہ جا کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے محل پاک پر حاضری دی اور وہاں بہت سکون ملا۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی اور ابتدائی طور پر کچھ معلوم نہ ہوا تو دل میں خیال پیدا ہوا کہ کہیں شجرۂ طریقت سلسلہ سروری قادری میں حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا نام افسانوی طور پر تو نہیں شامل ہو گیا۔

اُس رات جب میں اپنے گھر گیا تو خواب میں میرے دل میں یہی خیال دوبارہ آیا۔ اور میں نے دیکھا کہ زوردار اور شدید طوفان چل رہا ہے اور درخت جڑ سے اکھڑنے کو ہیں۔ ہوا اس قدر تیز ہے کہ میرے لیے اپنا وجود سنبھالنا مشکل ہو رہا ہے۔ اچانک آسمان سے بجلی کڑک دار آواز سے سامنے کی جانب سے میرے سینے پر دل کے مقام پر گری۔ میرے مرشد پاک حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے جو اسمِ اَللّٰہُ ذات مجھے عطا کیا ہے وہ میں نے دل کے مقام پر اپنے سینے سے لگایا ہوا ہے اور وہ بجلی اسمِ اَللّٰہُ ذات سے ٹکرا کر واپس لوٹ جاتی ہے۔ مگر اُس کی ہیبت اور کڑک کی وجہ سے میری آنکھ کھل گئی۔ میں پسینے سے شرابور اپنے بستر پر پڑا ہوا تھا اور دل اس قدر شدت سے دھڑک رہا تھا کہ میں حرکت بھی نہ کر سکا اور میری حالت درست ہونے

Marfat.com

میں پانچ سے دس منٹ لگے۔اس خواب کے ذریعے سیّد محمد عبداللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق میرے خیال کی اصلاح ہوگئی اور میں نے دوبارہ سیّد محمد عبداللہ شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں معلومات حاصل کرنا شروع کردیں۔

چند دن کے بعد میں نے دوبارہ خواب دیکھا کہ میں سیّد محمد عبداللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے محل پاک پر حاضری دینے جارہا ہوں اور جیسے ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں کی طرف موجود کھڑکی کے سامنے پہنچا تو دیکھا کہ اندر میرے مرشد پاک حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس موجود ہیں۔آپ مدظلہ الاقدس مجھے دیکھ کر ہلکا سا مسکرائے اور اپنا دستِ مبارک کھڑکی سے باہر لائے۔میں نے دست بوسی کے لیے جیسے ہی آپ مدظلہ الاقدس کا ہاتھ تھاما تو حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کی تربت مبارک نے شدت کے ساتھ جنبش فرمائی اور میری آنکھ کھل گئی۔اس خواب سے مجھے یہ سمجھ آیا کہ اگرچہ ظاہری صورت کے لحاظ سے سلسلہ سروری قادری کے مشائخ مختلف ہوتے ہیں لیکن باطن میں وہ ایک ہی ہوتے ہیں۔

اس طرح آپ مدظلہ الاقدس سے صحبت و ملاقات کا سلسلہ جاری رہا اور بہت سے مشاہدات ہوتے رہے۔جب بھی کبھی کوئی سوال دماغ میں بیٹھ جاتا تو کسی ظاہری کرامت یا باطنی مشاہدہ سے اس کا جواب مل جاتا۔

☆ حضور مرشد کریم مدظلہ الاقدس نے مجھے خانقاہ میں قیام کرنے کا حکم فرمایا۔خانقاہ میں قیام کے تقریباً پندرہ دن بعد رات کو خواب میں دیکھا کہ میرا دل سونے کا بنا ہوا ہے اور اس پر اسمِ اَللّٰہُ ذات نقش ہے اور انتہائی روشن ہے۔دل نے ذکرِ اَللّٰہُ ھُوْ میں دو مرتبہ شدید جنبش لی جس سے میری آنکھ کھل گئی۔جیسے ہی بیدار ہوا تو ذکرِ یاھُو سے قلب جاری تھا جو اس وقت سے اب تک جاری ہے۔

☆ ایک مرتبہ سلطان الاذکار ھُو کے بارے میں میرے دل میں سوال پیدا ہوئے اور میں ان کو حل کرنے کی کوشش میں غور و فکر کرتا رہا تو ایک رات میں نے خواب دیکھا کہ میں ایک بالائی

Marfat.com

منزل پر کسی کمرہ میں کام کر رہا ہوں، اچانک آواز آتی ہے کہ ''ھُو'' آ رہا ہے۔ میرے دل میں ھُو کو دیکھنے کی شدید خواہش پیدا ہوئی اور میں نے باہر کی طرف دوڑ لگائی کہ ھُو کو دیکھ لوں۔ جیسے ہی میں کمرے سے باہر نکلا تو دیکھا کہ مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس ایک انتہائی خوبصورت گاڑی میں میرے سامنے ہیں اور آپ مدظلہ الاقدس کے چہرے کے سامنے اسمِ اَللّٰہُ ذات ہوا میں معلق ہے اور اس سے مختلف رنگوں کا نور نکل کر آپ مدظلہ الاقدس کے چہرہ مبارک میں جذب ہو رہا ہے۔ اس مشاہدہ کے بعد حضور مرشد کریم کی شانِ ھاھویت کی پہچان نصیب ہوئی اور درج ذیل شعر الہامی طور پر میرے قلب پر وارد ہوا:

تُو گلِ فقر، تو حقیقتِ ذاتِ ھُو
تُو عالمِ رنگ و بو میں ظہورِ ذاتِ ھُو

☆ ایک مرتبہ چند ساتھیوں کے ہمراہ شہبازِ عارفاں حضرت سخی سلطان پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے دربار پر حاضری دی اور مرشد کریم کے عطا کردہ علمِ دعوت کی بدولت دعوت پڑھ کر حضور مرشد کریم کی صحت یابی کے لیے عرض پیش کی۔ میں نے بذریعہ کشف دیکھا کہ پیر سیّد محمد بہادر علی شاہؒ اٹھے اور ایک الماری سے فائل نکالی اور فرمایا ہم آپ کے مرشد کریم حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کو تین سو (300) مخلص ترین طالبانِ مولیٰ عطا کریں گے۔ میں نے تعداد میں اضافہ کے لیے عرض کی تو آپ رحمتہ اللہ علیہ نے قبول فرمائی۔ میں نے دوبارہ حضور مرشد کریم کی صحت یابی کے لیے عرض کی تو آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اثبات میں سر ہلایا اور عرض کو قبول کیا۔ اس کے بعد میری دلی کیفیت ہشاش بشاش ہو گئی اور ہم سب ساتھی خوشی خوشی لاہور واپس لوٹ آئے۔

☆ مئی 2012ء میں جب مرشد کریم سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے دربار پاک کی تعمیرِ نو کروا رہے تھے تو تعمیراتی کاموں کا جائزہ لینے کے لیے محمد اسد خان سروری قادری ہر مہینے لاہور سے احمد پور شرقیہ تشریف لے جاتے۔ ایک مرتبہ

Marfat.com

میں بھی ان کے ہمراہ تھا۔ اس وقت دربار پاک کے چاروں مینار تعمیر ہو چکے تھے جو انتہائی خوبصورت لگ رہے تھے۔ میں نے دربار پاک میں داخل ہوتے ہی سیّد عبداللہ شاہ رحمتہ اللہ علیہ کو ان الفاظ میں مبارک باد پیش کی ''حضور! آپ کو بہت مبارک ہو۔ آپ کے مزار مبارک کے مینار دستار کے شملہ کی مانند محسوس ہوتے ہیں''۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ''اس مبارکباد کے اصل حقدار آپ کے مرشد کریم سلطان محمد نجیب الرحمٰن ہیں۔ ان کو ہماری طرف سے مٹھائی اور پھولوں کے ساتھ مبارکباد پیش کرنا''۔

☆ سال 2014ء میں ایک خواب جو بہت واضح تھا' دیکھا اور اس کی تمام جزئیات ذہن میں محفوظ رہیں۔ خواب کچھ اس طرح سے تھا کہ میں سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کے مزارِ اقدس پر کھڑا ہوں اور ہر طرف یہ تیاری ہو رہی ہے کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کا مزارِ اقدس یہاں سے کسی اور جگہ منتقل ہو رہا ہے۔ قبر کشائی میں ابھی کچھ دیر باقی تھی کہ میں دربار پاک سے باہر نکلا کہ ابھی واپس آ جاتا ہوں۔ کچھ دیر بعد جب میں دوبارہ دربار میں داخل ہوا تو کسی نے بتایا کہ تابوت مبارک تو نکال لیا گیا ہے اور نئی جگہ روانہ کر دیا گیا ہے۔ پھر خواب میں منظر تبدیل ہوتا ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ لاہور شہر میں حضرت داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ کے دربار سے پہلے ملتان کی طرف کوئی وسیع و عریض جگہ ہے جس میں خوبصورت عمارت تعمیر ہے۔ وہاں میدان میں سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کا تابوت مبارک پڑا ہوا ہے اور اس کو دفنانے کی تیاری ہو رہی ہے۔ میں بھاگ کر تابوت کو بوسہ دیتا ہوں تو انتہائی خوشگوار خوشبو آتی ہے۔ اسی اثنا میں کچھ ساتھی کہتے ہیں کہ تابوت مبارک کو اب دفنا دینا چاہیے اور ایک شخص کہتا ہے کہ ہمیں ابھی انتظار کرنا چاہیے کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی اولاد سے جو سجادہ نشین ہے وہ آ جائے۔ ایک شخص کہتا ہے کہ وہ نجانے کب آئیں گے، دیر ہو جائے گی ہمیں تابوت مبارک کو دفنا دینا چاہیے۔ پھر سب دفنا دینے پر متفق ہوتے ہیں۔ تابوت دفنانے کے بعد دعا ہوتی ہے اور ہم سب واپس گھر کی طرف روانہ ہوتے ہیں۔ اتنے میں وہ سجادہ نشین آ کر شکوہ کرتے ہیں کہ آپ نے اس واقعہ کی ہمیں خبر ہی

Marfat.com

نہ ہونے دی۔ ابھی اسی میدان میں ہوں کہ مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس میرے آگے آگے چل رہے ہیں اور بہت خوش نظر آرہے ہیں۔ چند اور ساتھی بھی ہمراہ ہیں۔ میں آپ مدظلہ الاقدس سے عرض کرتا ہوں ''حضور! اب سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کا دربار پاک لاہور شہر میں آگیا ہے اور لاہور علم و ادب کا مرکز ہے یہاں آپ رحمتہ اللہ علیہ کی تعلیمات کو پھیلنے کا خوب موقع ملے گا''۔ آپ مدظلہ الاقدس میری یہ بات سن کر اثبات میں مسکراتے ہیں۔

اس خواب سے میں یہ سمجھا کہ سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کا اصل روحانی فیض اب لاہور شہر سے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی صورت میں ہمیشہ جاری و ساری رہے گا۔

☆☆☆☆☆

حماد الرحمٰن سروری قادری (لاہور)

میں دنیا کی محبت میں گرفتار تھا۔ پرائمری تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد قرآن پاک حفظ کیا۔ گورنمنٹ کالج لاہور سے ایم ایس سی باٹنی (MSc Botany) کا امتحان پاس کیا۔ قرآن کا حافظ تو تھا مگر قرآنِ کریم صرف دماغ تک ہی محدود تھا۔ قلب پر اس کا نزول نہ ہوا تھا۔ یونیورسٹی میں پڑھائی کے دوران حسن کی ہوس میں گرفتار تھا۔ بہت ہی غلط سوسائٹی میں اُٹھتا بیٹھتا تھا۔ جہاں عیب کو فخر سمجھا جاتا تھا اور گناہ یا غلطی پر کوئی ملال بھی محسوس نہ ہوتا تھا۔ والدین کو ہر لمحہ یہی خوف رہتا تھا کہ شاید زندہ واپس نہ آئے۔ میرے کئی دوست اسی ہوس پرستی کی وجہ سے قتل ہو چکے تھے اور میں بھی اس غلاظت کی دلدل میں پھنسا ہوا تھا بلکہ مزید دھنستا چلا جا رہا تھا۔ مجازی حسن کی ہوس میں اس قدر گرفتار تھا کہ ایم۔ ایس سی (MSc) کے بعد اپنی خواہشات کی تکمیل کی خاطر مختلف دنیاوی پیروں (عاملوں) کے پاس جانے لگا اور مختلف ورد وظائف کرنے لگا۔ اس مقصد کے لیے روپیہ پیسہ بھی بہت ضائع کیا۔

Marfat.com

میری والدہ میری اس کیفیت سے بہت پریشان تھیں۔ایک روز میری والدہ نے خواب میں دیکھا کہ وہ درود شریف کا ورد کر رہی ہیں اور میں کالے کپڑوں میں ملبوس سب کو چھوڑ کر اندھیری کھائی کی طرف بڑھ رہا ہوں۔ والدہ بہت روکنا چاہتی ہیں مگر مایوس ہو جاتی ہیں۔اسی وقت ایک پُرنور چہرے والے بزرگ آ کر مجھے اپنی بانہوں میں سمیٹ لیتے ہیں اور والدہ کو اشارہ کر کے فرماتے ہیں کہ تم بے فکر ہو جاؤ۔میری والدہ عالمِ بیداری میں واپس آ جاتی ہیں۔

اس باطنی اشارہ کے بعد 15 اکتوبر 2007ء کو میری زندگی نے عشقِ مجازی میں ناکامی کے بعد نئی کروٹ لی۔مجھ پر نیم بیہوشی اور پاگل پن کی سی کیفیت طاری تھی۔17 اکتوبر 2007ء کو میو ہسپتال کے فٹ پاتھ پر اچانک بے ہوش ہو کر گر پڑا۔آنکھ کھلی تو میو ہسپتال کے ایمرجنسی وارڈ میں تھا۔ ہسپتال سے فارغ ہو کر گھر جانے پر بھی سکون نصیب نہ ہوا۔

اللہ تعالیٰ نے ایک بساط بچھائی اور جہاں عشقِ مجازی تھا وہ لوگ میری زندگی کے درپے ہو گئے اور مجھے قتل کرنے کا ارادہ کر لیا۔اس صورتِ حال میں میرے والدین نے مجھے میرے خالو محمد اسد خان سروری قادری کے گھر بھیج دیا تا کہ میں اپنے علاقہ سے دور چلا جاؤں۔میری نیم بیہوشی اور پاگل پن کی کیفیت کو دیکھتے ہوئے میری خالہ نے مجھے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں بھیج دیا۔آپ سے تعارف ہوا اور آپ نے انتہائی محبت سے مقصدِ حیات بیان کیا اور مجھے دو کتابیں ''حقیقتِ اسمِ اَللّٰہُ ذات'' اور ''مرشد کامل اکمل'' عطا کیں۔ رات کو کتابوں کا مطالعہ شروع کیا اور ہر ہر حرف دل میں اُترتا گیا اور میری قلبی کیفیت بدلنے لگی۔ جب یہ پڑھا کہ مرشد کامل اکمل اپنے مرید کو دو چیزوں سے نوازتا ہے ایک لقائے الٰہی اور دوسری مجلسِ محمدی ﷺ کی حضوری، تو میری طلب اور بڑھ گئی۔صبح ہونے کو نہیں آ رہی تھی کہ کب آپ کے پاس پہنچوں۔

اگلے روز شام کو اپنے زنگ آلود دل کے ساتھ بارگاہِ اقدس میں حاضری نصیب ہوئی۔سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے اس پیکرِ گناہ کو اپنے پاکیزہ و مطہر

Marfat.com

دستِ مبارک پر بیعت فرمایا اور میں حافظ حماد الرحمٰن سے حماد الرحمٰن سروری قادری بن گیا۔ پھر جو قرآن صرف میرے دماغ میں تھا آپ مدظلہ الاقدس نے میرے قلب میں اتارنا شروع کیا۔ میری وہ نگاہ جس میں بے شرمی اور بے حیائی تھی، شرم وحیا کا پیکر بن گئی۔ وہ دل جس میں ہوس ہی ہوس تھی اس میں میرے مرشد کریم نے نورِ محمدی اجاگر کیا اور علمِ فقر عطا فرمایا۔ وہی لوگ جو مجھ سے نفرت کرتے تھے میرے قریب آنے لگے اور میرے مرشد کامل اکمل کی اس کرامتِ کبیر پر ان سے ملنے کے مشتاق ہو گئے۔

آپ مدظلہ الاقدس نے باطنی طور پر مکمل تبدیل کر کے باصفا قلب عطا کیا اور آپ کی نگاہِ کامل کی بدولت سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی فارسی کتب کا اردو ترجمہ کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اب تک سلطان الوھم، عین الفقر، شمس العارفین، گنج الاسرار اور کشف الاسرار کا ترجمہ کر چکا ہوں اور مزید کتب کے تراجم میں مصروف ہوں۔ اللہ پاک استقامت عطا فرمائے۔ آمین

جب میں پہلے روز اپنے مرشد کریم کی بارگاہِ اقدس میں پہنچا تو جو منظر میرے قلب نے دیکھا وہ کچھ یوں تھا کہ جیسے میں کسی بہت ہی اعظم چہرہ کو دیکھ رہا ہوں اور یہی وہ ہستی ہیں جو نظامِ قدرت چلا رہی ہیں۔ وہ چہرہ میرے رگ وپے میں یوں سرایت کر گیا گویا لَا موجود اِلَّا ھُو۔

بیعت کے کچھ ہی دن بعد جب میں بلا ناغہ اپنے مرشد کی صحبت میں جانے لگا تو مجھے اپنے دیگر پیر بھائیوں کے چہروں سے مرشد کا چہرہ مبارک جھلکتا دکھائی دینے لگا اور آہستہ آہستہ یہ کیفیت اس قدر غالب ہو گئی کہ مجھے ہر طرف اور خصوصاً اپنے اندر وہ ذات نظر آنے لگی۔ بعض اوقات تو یوں محسوس ہوتا کہ میں نہیں ہوں بلکہ میرے وجود میں میرے مرشد پاک ہیں۔ میرے مرشد کریم اپنے طالبوں کو فنا فی الشیخ کی حالت ضرور عطا کرتے ہیں۔ مجھ خوش نصیب پر بھی یہ عنایت ہوئی۔

جب حضور مرشد کریم نے مجھے علمِ دعوت عطا فرمایا اور سیّد عبدالجلیل رحمتہ اللہ علیہ اور دیگر آلِ غوث الاعظمؓ کا شجرہ ڈھونڈنے کی ڈیوٹی لگائی تو علمِ لدنیّ سے بھی مالا مال فرما دیا۔ یہاں تک کہ میں کئی

Marfat.com

مزارات پر جاتا تو علمِ دعوت اور علمِ لدنّی سے سچ اور جھوٹ کی تمیز ہو جاتی۔ اس دوران پاکستان کے طول و عرض میں کئی مزارات پر گیا اور علمِ دعوت سے استفادہ کیا۔ خصوصاً ایک دفعہ میں پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے روضۂ انور پر اپنے مرشد کریم کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا اور دل میں یہ دلیل تھی کہ حق پورے عالم میں ظاہر ہو جائے اور میرے مرشد کی شان پوری دنیا پر واضح ہو جائے۔ اسی اثنا میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مع مولا علی کرم اللہ وجہہ، حسنین کریمین رضی اللہ عنہم، سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہٗ، سلطان العارفین رحمتہ اللہ علیہ اور پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ جلوہ افروز ہوئے اور میرے مرشد کریم کو غوث الاعظم رضی اللہ عنہٗ اور مولا علی کرم اللہ وجہہ نے تاجِ فقر پہنایا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا دستِ اقدس میرے مرشد کریم کے کندھے پر رکھا اور ہر خاص و عام کو تلقین کرنے کا حکم فرمایا۔

23 اکتوبر 2016ء کے عرس سیّد محمد عبداللہ شاہ رحمتہ اللہ علیہ پر تقریر کے دوران جب میری نظر آپ رحمتہ اللہ علیہ کے مزارِ اقدس کی کھڑکی سے تربت مبارک پر پڑی تو مجھے سیّد محمد عبداللہ شاہ رحمتہ اللہ علیہ واضح طور پر نظر آئے اور انہوں نے فرمایا ''فقر کے وارث سلطان العاشقین سلطان محمد نجیب الرحمٰن ہیں۔ فقر ان کے سپرد کیا جاتا ہے اور یہی فقر کے سلطان ہیں۔ جسے بھی قیامت تک فقر عطا ہوگا ان کی منظوری سے اسے بارگاہِ غوث الاعظمؓ میں بھیجا جائے گا۔ میرے اس در کی طرح سلطان العاشقین کا در بھی ہر خاص و عام کے لیے کھلا رہے گا اور ہر ایک کے لیے پناہ گاہِ رحمت ہے۔ جو بھی ان کے پاس آئے گا کبھی خالی نہیں لوٹایا جائے گا۔''

میرے مرشد کریم نے بے انتہا مہربانی فرماتے ہوئے ازل سے پوشیدہ علمِ دعوت جو صرف خاص الخاص طالبانِ مولیٰ تک محدود تھا اپنے ہر خاص و عالم طالب پر کھول دیا ہے۔ جس سے میرے بہت سے پیر بھائی اور بہنیں استفادہ کر رہے ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس اپنی مہربانی سے بغیر چلہ و ریاضت فنافی الشیخ کے عظیم اور مشکل ترین مقام تک رسائی عطا فرما رہے ہیں۔ یہ میرے لجپال مرشد کا کمال ہے کہ فقر کو عام فرما رہے ہیں اور اپنی نگاہوں سے فقر کے جام بھر بھر کر تقسیم فرما رہے

Marfat.com

ہیں۔ ذکر بالا مشاہدات کے علاوہ میرے مرشد کریم نے مجھے لاتعداد مشاہدات کروائے ہیں جنہیں قلمبند کرنا عاجز کے بس کی بات نہیں۔ میں تو بس اتنا ہی کہوں گا ''جو سلطان العاشقین کے قدموں میں گر گیا زمانہ اس کے قدموں میں گر گیا۔''

☆☆☆☆☆

احسن علی سروری قادری (ضلع قصور۔حال مقیم لاہور)

میری رہائش ضلع قصور میں ہے۔ بچپن سے ہی اللہ تعالیٰ کے دیدار کی جستجو تھی۔ اکثر سوچا کرتا کہ اللہ تعالیٰ کا دیدار کیسے کیا جا سکتا ہے؟ یہ خیال بھی شدت سے ستاتا کہ کاش میں بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دور میں پیدا ہوا ہوتا اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی مانند آپ کی صحبت میں رہتا، دیدار سے مستفید ہوتا اور فلاح یافتہ گروہ میں شامل ہوتا۔ کثرت سے عبادات اور ورد وظائف کرنے سے بھی دل مطمئن نہیں ہو پا رہا تھا۔ ذکر اذکار کی محفلوں میں جانا معمول تھا۔ اسی سلسلے میں دو روحانی سلاسل کے ساتھ بھی وابستہ رہا۔ ایک سلسلۂ طریقت میں ظاہری رنگ ڈھنگ، ورد وظائف اور کثرتِ زہد و ریاضت پر زور تھا اور دوسرے سلسلۂ طریقت میں مراقبہ کے ذریعے لطائف روشن کرنے کی طرف توجہ مرکوز تھی لیکن اللہ سے تعلق جوڑنے پر کوئی توجہ نہ تھی۔

ایک مرتبہ ایک دوست کے گھر جانے کا اتفاق ہوا۔ دوست کے بھائی سے مطالعہ کی غرض سے اکثر اوقات کتب وغیرہ لے آتا تھا۔ اس مرتبہ اس نے مجھے ماہنامہ سلطان الفقر لاہور کے چند شمارے دیئے جن میں مجلسِ محمدی اور دیدارِ الٰہی کے متعلق بہت تفصیل سے لکھا تھا۔ انہیں پڑھ کر لگا کہ اب راستہ مل گیا ہے اور منزل نظر آ گئی ہے۔

میں ان دنوں لاہور میں ہی یونیورسٹی میں زیرِ تعلیم تھا اس لیے فوراً ہی حضور مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ آپ مدظلہ الاقدس نے مجھے دو کتب ''حقیقتِ اسمِ اَللّٰہُ ذات'' اور ''مرشد کامل اکمل'' عنایت فرمائیں۔ میں نے بیعت کی سعادت حاصل کی اور ذکر و تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات حاصل کیا۔ کچھ عرصہ

Marfat.com

اسمِ اَللّٰہُ ذات کا ذکر و تصور کرتا رہا لیکن دنیاوی جھمیلوں میں پھنسے ہونے کے باعث مرشد کریم کی صحبت میں کبھی کبھار ہی جانا نصیب ہوتا، جس کا مجھے شدت سے احساس تھا۔ دل میں شدت سے خواہش تھی کہ حضور مرشد کریم کے قریب رہنے کی کوئی صورت پیدا ہو تو کمال ہو جائے۔

خانقاہ سلسلہ سروری قادری کے قیام کے بعد چند ساتھیوں کے اصرار پر خانقاہ میں قیام پذیر ہوا۔ نہ صرف مرشد پاک کی صحبت نصیب ہوئی بلکہ خانقاہ میں قیام کے دوران مختلف فرائض کی انجام دہی سے قلبی کیفیت بدلنی شروع ہو گئی اور دل میں عشقِ الٰہی کا جذبہ شدت سے موجزن ہونے لگا۔ اس دوران روحانی خوابوں کا سلسلہ جاری تھا۔

ایک رات خواب میں دیکھا کہ ایک دروازہ ہے جس میں سے حضور مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس اندر داخل ہوتے ہیں اور جب دوسری طرف سے دروازہ کھلتا ہے تو وہاں سے حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ باہر نکلتے ہیں اور جب دوبارہ حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ دروازے سے اندر داخل ہوتے ہیں تو دوسری طرف سے حضور مرشد کریم حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس ظاہر ہوتے ہیں اور کبھی دونوں ہستیاں ایک دوسرے میں ضم ہو جاتی ہیں۔ اس خواب سے میں سمجھا کہ سروری قادری فقیرِ کامل ایک دوسرے کا آئینہ ہوتے ہیں اور انکی حقیقت ایک ہی ہوتی ہے۔

ذکر و تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات کرتے ہوئے سوچا کرتا کہ اسمِ اَللّٰہُ ذات دل پر نقش کیسے ہوگا۔ ایک دن حضور مرشد کریم کی صحبت میں بیٹھے آپ کی نگاہِ کامل پڑتے ہی ایسے لگا گویا دل پر اسمِ اَللّٰہُ ذات نقش ہو گیا ہو اور اسمِ اَللّٰہُ ذات کا نقش دل پر لکھا ہوا واضح نظر آنے لگا۔

آپ مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے سلطان الفقر پبلیکیشنز اور ماہنامہ سلطان الفقر لاہور کی ٹیم میں شامل ہو کر کام کرنے لگا۔ میگزین اور کتب کی تیاری کے دوران بھی بہت سے مشاہدات ہوئے اور الہامی طور پر مرشد کریم کی طرف سے کتاب اور رسالہ کی بہتری کے متعلق بہت سے اشارے دیئے جاتے۔ اگر ان اشاروں کو نہ سمجھتے ہوئے ویسا نہ کروں تو جب حضور مرشد کریم

Marfat.com

میگزین یا کتاب چیک کرتے ہیں تو وہی اصلاح فرما دیتے ہیں جو پہلے الہامی طور پر دل میں خیال پیدا کیا گیا تھا۔

مرشد کریم کے حکم اور مہربانی سے سیّدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ کی کتاب سرّ الاسرار کا عربی زبان سے اردو میں ترجمہ کیا اور سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی فارسی کتب کے اردو ترجمہ کا آغاز کیا جبکہ میں ان دونوں زبانوں سے ہی نابلد ہوں۔ آٹھویں کلاس میں عربی کے پیپر میں بمشکل ہی پاس ہو سکا جبکہ فارسی تو کبھی زندگی میں پڑھی ہی نہیں۔ لیکن جب مرشد پاک نے فارسی سیکھنے کی طرف توجہ دلائی تو اس دوران نیند میں بھی خواب میں یہی دیکھتا کہ مجھے فارسی زبان سمجھائی جا رہی ہے۔ یہ صرف حضور مرشد کریم کی مہربانی ہے کہ جب بھی ترجمہ کر رہا ہوتا ہوں یا مضمون لکھ رہا ہوتا ہوں تو حضور کی مہربانی سے ہی الفاظ تحریر ہوتے ہیں ورنہ میں اس قابل نہیں کہ سیّدنا غوث الاعظمؓ اور سلطان العارفینؒ جیسی عظیم ہستیوں کی الہامی کتب کا ترجمہ کر سکوں۔

میری بے مقصد زندگی شاید بے مقصد ہی رہتی اگر سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی غلامی نصیب نہ ہوتی۔ اب حضور مرشد کریم کی خدمت کرنا ہی مقصد ہے۔ دعا ہے کہ حضور کی صحبت سے کبھی دوری نہ ہو اور حضور مرشد کریم ہمیشہ اپنی نگاہ میں رکھیں۔ آمین

☆☆☆☆☆

کیپٹن محمد عبداللہ اقبال سروری قادری (سرگودھا۔ حال مقیم راولپنڈی)

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دستِ مبارکہ پر بیعت ہونے سے قبل میں دینِ حق اور معرفتِ الٰہی کی طلب میں کئی بزرگوں سے ملا اور ان کے دیئے ہوئے وظائف بھی پڑھے لیکن قربِ الٰہی کی جو پیاس میرے قلب میں تھی وہ نہ بجھی۔ کسی خیر خواہ کے دعوتِ فقر دینے پر جب پہلی مرتبہ سلطان العاشقین کی بارگاہ میں حاضری دی تو بیعت سے قبل ہی میرے دل نے گواہی دے دی کہ اگر اللہ کا قرب ملے گا تو انہی کے وسیلے سے ملے گا اور بے

Marfat.com

شک بیعت کے بعد یہ بات سچ ثابت ہوئی۔ جو روحانی سکون مجھے آپ مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں ملا کہیں اور نہ ملا۔

حضور مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دستِ مبارک پر بیعت ہونے کے بعد بہت سی نا قابلِ یقین مثبت اور خوشگوار تبدیلیاں میری زندگی میں آئیں۔ ان میں سے کچھ تبدیلیوں کا تعلق باطن سے ہے اور کچھ کا ظاہر سے۔ باطنی مہربانیاں تو بے شمار ہیں۔ آپ کی نگاہِ فیض کی بدولت مجھے ہر لمحے ہر پل اللہ پاک سے رابطے اور تعلق کی حالت نصیب رہتی ہے جو بیعت سے قبل ایک بار بھی نصیب نہ ہوئی تھی۔ میرے باطن کی تمام چھپی ہوئی بیماریاں اور خامیاں آپ مدظلہ الاقدس کے کرم و مہربانی سے دور ہو گئیں۔ آپ مدظلہ الاقدس نے نہ صرف مجھے علمِ دعوت عطا فرما کر میرا رابطہ تمام اولیا کرام سے جوڑ دیا بلکہ مجھے وھم کی قوت بھی عطا فرمائی جس سے میں ہر وقت اللہ سے رابطے میں رہتا ہوں۔ یقیناً یہ سب سعادتیں کسی بھی قسم کی ظاہری عبادت و ریاضت سے ممکن نہ ہو سکتیں تھیں اور صرف مرشد کی نگاہِ کامل کی بدولت عطا ہوئیں۔

حضور مرشد کریم کی چند مہربانیوں کا ذکر کروں گا جن سے واضح نظر آتا ہے کہ مرشد پاک اپنے مریدوں کی مشکل زندگیوں میں آسانیاں پیدا کرتے ہیں اور زندگی کی تیز دھوپ میں ٹھنڈی چھاؤں مہیا کرتے ہیں۔

☆ میری پوسٹنگ 2015ء میں سیاچن ہوئی۔ اگست 2015ء کے پہلے ہفتے کے اختتام پر سیاچن چلا گیا۔ وہاں زندگی انتہائی مشکل تھی۔ لیکن کوئی راستہ نظر نہیں آ رہا تھا کہ کس طرح سیاچن سے جان چھڑاؤں کیونکہ میری کوئی سفارش نہ تھی۔ جنہوں نے واپس بھجوانا تھا وہ بھی انکار کر چکے تھے۔ مجھے اچھی طرح سمجھ آ چکا تھا کہ ظاہری اسباب کے سب دروازے بند ہیں' اب صرف حضور مرشد پاک ہیں جو مہربانی کریں گے۔ اور پھر وہی ہوا کہ حضور مرشد پاک نے مہربانی فرمائی اور ایک دن اچانک رات کو میرے لیے آرڈر آیا کہ صبح صبح سیاچن سے واپس آ جائیں اور استور میں

Marfat.com

اپنی ڈیوٹی سرانجام دیں۔ حضور کی مہربانی سے میں صرف بیس دن سیاچن میں رہا اور پھر واپس آ گیا۔

استور میں ڈیوٹی دیتے ہوئے مجھے تقریباً سات سے آٹھ مہینے ہوئے تھے کہ مجھے آرڈر دیا گیا کہ چھٹی پر جا کر اپنی فیملی کو گھر چھوڑ آؤ اور سیاچن آ جاؤ۔ میرے اندر یہ بات چل رہی تھی کہ کسی طریقے سے گلگت چلا جاؤں وہ اچھی جگہ ہے لیکن اب تو پوسٹنگ آرڈر سیاچن کا تھا۔ میں فیملی کو چھوڑنے چھٹی پر لاہور آیا تو میری ہلکی سی طبیعت خراب ہوئی۔ حضور مرشد کریم سے ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ چھٹی سے واپس جا کر فوجی ڈاکٹر کو دکھانا کہ کیا مسئلہ ہے تاکہ وہ فیصلہ کر سکے کہ تم سیاچن جا سکتے ہو یا نہیں۔ مجھے اسی وقت حضور مرشد کریم کا اشارہ اور فیصلہ سمجھ میں آ گیا کہ حضور مرشد کریم مہربانی فرمانے والے ہیں۔ میں چھٹی سے واپس استور گیا۔ ڈاکٹر کو چیک کرایا۔ ڈاکٹر نے گلگت بھیج دیا کہ مزید چیک اپ کرایا جائے اور حضور مرشد کریم کی مہربانی سے ڈاکٹر نے لکھ دیا کہ اسکو 5000 فٹ سے آگے نہیں بھیجا جا سکتا یوں مجھے گلگت میں پوسٹ کر دیا گیا۔

کچھ عرصہ بعد علاج کے لیے راولپنڈی آیا ہوا تھا تو میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ کاش راولپنڈی پوسٹنگ ہو جائے لیکن پھر وہی بات کہ ظاہری طور پر کوئی راستہ نہ تھا۔ حضور مرشد پاک سے باطنی طور پر عرض کی اور آپ نے پھر مہربانی کی اور پانچ دن بعد مجھے آرڈر دیا گیا کہ آپ راولپنڈی چلے جائیں۔ میری خوشی کی انتہا نہ رہی۔ یوں میں راولپنڈی آ گیا۔ اس طرح میرے مرشد پاک نے مجھے کبھی اکیلا نہیں چھوڑا۔ ہر لمحہ میری مدد کی چاہے وہ ظاہر کا معاملہ ہو یا باطن کا۔ اب جب بھی کوئی ظاہری معاملہ ہو یا باطنی میں بے ساختہ پکار اٹھتا ہوں ''یا مرشد مدد'' تو حضور لازماً میری مدد کرتے ہیں۔

☆ ایک بار سویا ہوا تھا کہ خواب میں دیکھا کہ میں ایک مقام پر کھڑا ہوں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی وہاں کھڑے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نظروں سے اوجھل ہوئے تو میں نے دیکھا کہ میرے مرشد پاک اسی جگہ پر کھڑے تھے۔

Marfat.com

☆ جن دنوں میں نیا نیا حضور مرشد کریم کے دستِ مبارک پر بیعت ہوا تھا تب میں حضور سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کے بارے میں کچھ زیادہ نہیں جانتا تھا۔ کسی شخص نے مجھے گمراہ کرنے کی کوشش کی کہ سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کا روحانی وارث ان کا بڑا بیٹا ہے۔ اسی رات میں نے خواب دیکھا کہ سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ گاڑی چلا رہے ہیں اور میرے مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس ساتھ بیٹھے ہیں اور پیچھے میں بیٹھا ہوں۔ صبح اٹھا تو اللہ کا شکر ادا کیا کہ خواب کے ذریعہ اصل معاملہ مجھ پر واضح کیا اور انسانی شیطان کے گمراہ کرنے سے محفوظ رکھا۔

☆ ایک بار میں حضور مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک مجھے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہٗ کا واقعہ یاد آیا۔ ان سے کسی نے دریافت کیا کہ آپ نے اتنی جنگیں لڑی ہیں لیکن شہید نہیں ہوئے' کیا وجہ ہے؟ انہوں نے اپنی دستار مبارک اتاری اور اس میں سے ایک موئے مبارک نکالا اور فرمایا کہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا موئے مبارک ہے اور سارا کمال اسی موئے مبارک کا ہے۔ جیسے ہی مجھے یہ واقعہ یاد آیا تو میرے دل میں شدت سے خواہش جاگی کہ کاش میرے پاس بھی میرے مرشد کا موئے مبارک ہو لیکن اتنی ہمت نہیں تھی کہ کچھ کہہ سکوں۔ دس سے پندرہ منٹ کے بعد میں حضور مرشد کریم سے اجازت لے کر نکلا اور ابھی سیڑھیاں اترنے ہی لگا تھا کہ حضور مرشد کریم کا ایک خلیفہ میرے پاس آیا' اس کے ہاتھ میں حضور مرشد کریم کی داڑھی مبارک کا موئے مبارک تھا۔ اس نے مجھے کہا یہ موئے مبارک چاہیے تو رکھ لو۔ اتنے میں مجھے وھم کے ذریعے مرشد کریم کی آواز آئی کہ رکھ لو یہ ہم نے بھجوایا ہے۔ بے شک میرے مرشد پاک دلوں کے حال سے واقف ہیں۔

☆ جب مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دستِ مبارک پر بیعت ہوا تو ان دنوں میں رحیم یار خان میں تھا۔ حضور مرشد کریم سے رابطہ کرنے کا کوئی ذریعہ نہ تھا۔ اتنی جسارت نہ تھی کہ حضور سے فون کرنے کی اجازت لے سکوں۔ اسم اَللّٰہُ

Marfat.com

ذات پڑھنے کے ساتھ ساتھ یہ خواہش زور پکڑ گئی اور شدت اختیار کر گئی۔ پھر ایک دن میں نے اسمِ اَللّٰہُ ذات پڑھا اور حضور مرشد کریم سے باطن میں رو رو کر درخواست کی کہ آپ تو میرے حال سے واقف ہیں مجھ پر مہربانی فرمائیں اور مجھے بات کرنے کی اجازت دیں۔ حضور مرشد کریم کا اگلے روز پیغام ملا کہ عبداللہ کو ہمارا نمبر دے دو کہ جب بات کرنا چاہے بات کر لیا کرے۔ اس طرح مرشد کریم نے مہربانی فرما کر یہ شرف بخشا کہ ان سے بات کر سکوں۔

☆ میں اپنی شادی کی چھٹی پر آیا ہوا تھا۔ شادی کے بعد چھٹی ختم ہوئی تو جہاز کا ٹکٹ بک کروایا۔ یہ PIA کا چھوٹا سا جہاز تھا بالکل ویسا ہی جہاز سوات میں گر کر تباہ ہوا تھا۔ میں جہاز میں بیٹھ گیا۔ جہاز نے اڑان بھری تو تقریباً آدھے گھنٹے کے بعد جہاز نے ہچکولے کھانے شروع کر دیئے جو آہستہ آہستہ زیادہ ہونے لگے۔ پورے جہاز میں مسافروں کی یہ حالت تھی کہ اونچی آواز میں کلمہ شریف پڑھنے لگے اور توبہ توبہ کی صدائیں سنائی دینے لگیں۔ میں بھی کچھ پریشان ہوا، حضور مرشد کریم سے باطن میں مدد مانگی کہ اس پریشان حالی میں مدد فرمائیں۔ وہم کے ذریعے حضور مرشد کریم کی آواز سنائی دی کہ پریشان نہ ہو ہم اس جہاز کو منزلِ مقصود تک بخیریت پہنچائیں گے۔ دل کو آسرا ہوا اور حضور پاک کی مہربانی سے جہاز بخیر و عافیت لینڈ کر گیا۔

☆ کچھ عرصہ سے لگ رہا تھا کہ میں شدید ڈپریشن کا شکار ہوں۔ ہر وقت ذہن میں عجیب و غریب خیالات سوار رہتے تھے۔ میں نے دعوت پڑھ کر حضرت سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضری دی۔ حضرت سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم پر جادو ہوا ہے۔ انہوں نے حکم دیا کہ اپنے مرشد کو بتاؤ۔ میں نے آ کر حضور مرشد کریم سے سارا حال بیان کیا۔ انہوں نے ساری بات سنی اور فرمایا کہ حضور سلطان باھُوؒ سے ہی عرض کرتے ہیں کہ جادو اتار دیں۔ پھر مرشد کریم نے مجھے تعویذ دیا جو ان کے اپنے ہاتھ سے لکھا ہوا تھا۔ وہ تعویذ پہنتے ہی مرشد کریم کی مہربانی سے مجھے اس تکلیف دہ حالت سے نجات حاصل ہو گئی۔

☆ ایک مرتبہ میں حضور مرشد کریم کی بارگاہ میں حاضری کے لیے گیا۔ ایک جگہ کھڑا حضور

Marfat.com

مرشد کریم کے دیدار میں محو تھا کہ اچانک مجھے لگا کہ میری اپنی ہستی فنا ہو چکی ہے اور میری جگہ حضور مرشد کریم کھڑے ہیں۔ مجھے شدت کے ساتھ محسوس ہوا کہ میں ختم ہو گیا ہوں۔ فنافی الشیخ کا یہ حال کچھ دیر طاری رہا اور پھر میں دوبارہ اپنی حالت پر لوٹ آیا۔

☆ ایک مرتبہ تحریک دعوتِ فقر کے زیر اہتمام میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پروگرام کے انعقاد کی اجازت کے سلسلہ میں مجھے تین سرکاری دفاتر اور محفل کے لیے مقرر شدہ جگہ کے جائزہ کے لیے جانا پڑا۔ جب میں ڈی آئی جی آفس کے سامنے پہنچا تو تعارف کے لیے اپنا سروس کارڈ نکالنے لگا تو میرے اوسان خطا ہو گئے کہ میرا بٹوہ میری جیب میں نہیں تھا۔ گاڑی میں تلاش کیا کہ وہاں نہ گر گیا ہو لیکن وہاں بھی نہ ملا۔ بہت ذہن دوڑایا کہ کہاں گر سکتا ہے مگر کچھ سمجھ نہیں آیا۔ گاڑی میں بیٹھ گیا اور حضور مرشد کریم کی طرف متوجہ ہو کر عرض کی کہ مہربانی فرمائیں۔ آپ مدظلہ الاقدس نے باطنی طور پر محفل کے انعقاد کی جگہ جانے کا کہا۔ میں نے گاڑی اسی طرف دوڑائی۔ ذہن میں خیال تھا کہ وہاں تو صرف دو منٹ رکا تھا وہاں کیسے گر سکتا ہے؟ لیکن جیسے ہی وہاں پہنچا اور انتظامیہ سے پتا کیا تو انہوں نے بٹوہ میرے حوالے کر دیا۔

☆ کچھ عرصہ پہلے مجھے بلڈ پریشر کا عارضہ لاحق ہو گیا اور اس شدت سے ہوا کہ دوا سے بھی نیچے نہیں آتا تھا اور سارا دن اور ساری رات بلند (High) رہتا تھا۔ انہی دنوں حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ رحمتہ اللہ علیہ کا عرس مبارک قریب آ گیا۔ حضور مرشد کریم نے فرمایا کہ جو بھی اس عرس میں شریک ہو گا اس کی ظاہری اور باطنی مشکلات دور ہو جائیں گی۔ میں بھی مرشد کریم کے اس حکم کے مطابق اس عرس مبارک میں شریک ہو گیا۔ عرس کے پروگرام کے بعد میں راولپنڈی چلا گیا۔ گھر جا کر مجھے محسوس ہوا کہ بلڈ پریشر کا مرض بہت حد تک ٹھیک ہے۔ پہلے میں روزانہ دوائی لیتا تھا لیکن عرس میں شرکت کے بعد مجھے بلڈ پریشر کی دوائی تین سے چار دن بعد لینا پڑتی ہے۔ یہ تبدیلی میرے لیے حیران کن تھی۔ بلاشبہ میرے مرشد کریم نے عرس مبارک میں شرکت اور اس میں ملنے والے فیض کی وجہ سے مجھ پر یہ مہربانی فرمائی۔

Marfat.com

ایک دن اسمِ اَللّٰہُ ذات کا تصور کر کے سونے کے لیے لیٹ گیا لیکن نیند نہیں آ رہی تھی۔ اچانک مجھے باطن میں اسمِ اَللّٰہُ ذات نظر آیا اور اسمِ اَللّٰہُ ذات میں جہاں پر ھُو نقش ہے وہاں حضور مرشد کریم کی صورت مبارک نظر آئی۔ جیسے ہی صورت نظر آئی فوراً میرے دل میں الہاماً یہ خیال ڈالا گیا کہ بلڈ پریشر کا عارضہ مکمل طور پر ٹھیک ہو گیا ہے اور پھر اس واقعہ کے بعد میرا بلڈ پریشر کبھی نہیں بڑھا۔ کبھی دوا لینے کی ضرورت بھی پیش نہیں آئی۔

☆☆☆☆☆

ڈاکٹر حسنین محبوب سروری قادری (لاہور)

میں بچپن سے ہی اپنی والدہ کو پانچ وقت کی نماز اور تہجد پڑھتے ہوئے دیکھتا تھا۔ جیسے ہی میں نے جوانی کی دہلیز پر قدم رکھا میری والدہ نے مجھے جماعت کے ساتھ پانچ وقت کی نماز پڑھنے کی تلقین کی اور ساتھ ہی رات کو تہجد کے لیے مجھے اپنے ساتھ ہی اٹھا لیتیں۔ جب میں کھانے کی ٹیبل پر بیٹھتا تو وہ اللہ پاک کے متعلق گفتگو کرتیں۔ وہ اکثر مجھے کہتی تھیں کہ اللہ سے حقیقت کے علم کی دعا مانگا کرو۔ میری والدہ کو خواب میں بہت بار حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کی سعادت حاصل ہوئی۔ وہ ہمیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حلیہ مبارک کے متعلق بتایا کرتی تھیں۔

میں ایم بی بی ایس (MBBS) کے سیکنڈ ایر میں تھا کہ میری والدہ کو جس مرشد کی تلاش تھی وہ ان کو مل گیا۔ انہوں نے مجھے کہا کہ اب تم بھی بیعت ہو جاؤ۔ میں جب بیعت کے لیے گیا تو میں سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کو دیکھ کر حیران رہ گیا۔ کیونکہ ان کی صورت مبارک بالکل ویسی ہی تھی جیسے میری والدہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کے وقت دیکھی تھی اور بعد میں ہمیں بتایا تھا۔

بیعت کے بعد حضور مرشد کریم نے مجھے ارشاد فرمایا ''سیّد عبدالکریم بن ابراہیم الجیلی رحمتہ اللہ علیہ کی تصنیفِ مبارکہ ''انسانِ کامل'' کا مطالعہ کریں اور ساتھ اسمِ اَللّٰہُ ذات کا ذکر و تصور بھی جاری رکھیں''۔ ایک دن اس کتاب کے مطالعہ کے دوران اچانک یہ راز مجھ پر منکشف ہوا کہ

Marfat.com

میرے مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس موجودہ زمانے کے انسانِ کامل ہیں۔اس دن مجھ پر حقیقتِ محمدیہ واضح ہوگئی۔یہ ایک ایسا علم تھا جو مجھ سے پوشیدہ تھا۔جب حقیقت کا علم ہوا تو میری خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی۔مجھے مرشد کریم کے چہرہ مبارک پر نور ہی نور دکھائی دیتا ہے اور اس نور نے مجھے اپنا عاشق اور دیوانہ بنالیا ہے۔یہ دیوانگی دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔

☆☆☆☆☆

ناصر حمید سروری قادری (لاہور)

میرا نام ناصر حمید ولد عبدالحمید ہے اور پیشہ کے لحاظ سے کمپیوٹر گرافک ڈیزائننگ کا کام کرتا ہوں۔سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں حاضر ہونے سے پہلے ایک مذہبی جماعت سے وابستہ تھا اور طریقت کی راہ پر چلنے کا ارادہ رکھتا تھا۔اس مذہبی جماعت میں کافی عرصہ گزارنے اور کٹھن زہد و ریاضت' ورد و وظائف کروائے جانے کے باوجود قلبی سکون اور ادراکِ قلبی حاصل نہ کر پا رہا تھا۔ہاتھ اور آنکھیں اپنے پیشہ کے کام پر ہوتی تھیں لیکن ذہن اور دل میں ہر وقت یہی خیال رہتا کہ آخر قلبی سکون کیوں نہیں۔اصل ماجرہ کیا ہے، میں کیسے اس تشنگی کو دور کر سکتا ہوں۔انہی دنوں میرا بڑا بھائی امریکہ سے پاکستان آیا۔وہ ایک مذہبی جماعت سے تعلق رکھتا تھا۔میرے سب بھائی آہستہ آہستہ اُس جماعت میں شامل ہوگئے صرف میں اکیلا رہ گیا تھا جو اُس جماعت میں نہ گیا۔اُس نے مجھے بھی کہا کہ کل سے تم بھی اُس جماعت میں تین روز کے لیے جاؤ۔میں نے اُس رات نفل پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی ''یا اللہ پاک اپنا صراطِ مستقیم دکھا دے۔کون حق پر ہے مجھے نہیں پتہ، میرے بھائی یا کوئی اور۔تو مجھے خود صحیح راستہ دکھا دے ورنہ پھر میں کل اُسی جماعت میں چلا جاؤں گا۔اے میرے اللہ آج رات ہی میری رہنمائی فرما دے۔''

اس دعا کے اگلے ہی روز ایک صاحب میرے پاس کتاب ''حقیقتِ اسمِ اَللّٰہُ ذات'' کا ٹائٹل

Marfat.com

بنوانے کے لیے آئے۔اس ٹائٹل کے لیے جیسے جیسے میں کام کرتا جاتا، اسمِ اَللّٰہُ ذات قلب میں سرایت کرتا جاتا۔ٹائٹل مکمل ہونے تک میرے دل میں صاحبِ کتاب سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں حاضری کی خواہش جڑ پکڑ چکی تھی۔

مورخہ 28 اگست 2005ء بروز اتوار حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔آپ مدظلہ الاقدس سے ملتے ہی قلب وذہن نے جنبش لی اور جیسے ہلچل والی کیفیت کو قرار آ گیا۔آقا پاک ﷺ کی حدیث مبارکہ ہے ''اُن سے ملا کرو جن کے ملنے سے اللہ کی یاد آئے اور ذکرِ اللہ کی طرف دل مائل ہو۔''

تھوڑی دیر گفتگو کے بعد میں نے دستِ بیعت ہونے کی التجا کی جسے آپ مدظلہ الاقدس قبول فرمالیا۔

نمازِ مغرب کے بعد مجھے بیعت کیا گیا اور خزانۂ عالمین اسمِ اَللّٰہُ ذات عطا کیا گیا اور آخری ذکر یعنی سلطان الاذکار ''یاھُو'' عطا کیا گیا۔بیعت کے بعد اجازت لے کر گھر کی طرف چل پڑا۔ ابھی میں گھر بھی نہ پہنچا تھا کہ حضور مرشد کریم کی نگاہِ اکمل کی تاثیر اور مہربانی سے میرا قلب جاری ہوگیا۔یہ کیفیت اس قدر شدید تھی کہ ذکرِ ''یاھُو'' کی آواز ارد گرد کے لوگوں کو سنائی دے رہی تھی۔ جب میں گھر پہنچا تو میرے سب گھر والے پریشان ہوگئے کہ یہ آواز کیسی ہے۔میرے بھائی کہنے لگے کہ اس پر کسی نے جادو کر دیا ہے۔سچ ہی تو تھا کہ یہ میرے مرشد پاک کی عنایت تھی جو مجھ جیسے گنہگار پر ہوئی۔اس کیفیت کی وجہ سے میں نے حضور مرشد کریم کو فون کیا اور آپ مدظلہ الاقدس کو ظاہری طور پر اس کیفیت کے بارے میں بتایا۔آپ مدظلہ الاقدس نے فرمایا ''ناصر بیٹا کچھ نہیں ہوا یہ اللہ پاک کی مہربانی ہے''۔

ساری رات یہ معاملہ اسی طرح چلتا رہا۔کبھی ذکر خفی ہو جاتا کبھی اونچی آواز آنے لگتی۔اگلے روز معمول کے مطابق ڈیوٹی پر گیا۔دوپہر 12 بجے پھر قلب جاری ہوگیا۔کبھی با آوازِ بلند ذکر سنائی دیتا اور کبھی آہستہ۔شام کو حضور مرشد کریم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو انہوں نے اپنے سامنے بٹھایا۔

Marfat.com

تھوڑی دیر کے بعد مرشد پاک کی مہربانی سے میرا قلب قرار پا گیا اور الحمدللہ میرے مرشد پاک کی نگاہِ فیض سے آج تک خفی ذکر جاری ہے۔

☆ مجھ پر بچپن سے ہی آسیب کا سایہ تھا جو مختلف تعویذات اور وظائف سے بھی دور نہ ہوا۔ جوں جوں میں بڑا ہوتا گیا اس آسیب کا اثر بھی شدید ہوتا گیا۔ اکثر وہ آسیب میری پسلیوں کو اس قدر شدت سے دباتا کہ یوں محسوس ہوتا میری پسلیاں ٹوٹ رہی ہوں۔ جب میں حضور مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے پاس حاضر ہو کر بیعت ہوا اور ذکر و تصور اسم اَللّٰہُ ذات کرتا رہا تو حضور مرشد کریم کی مہربانی سے چند ہی دنوں میں اس آسیب سے جان چھوٹ گئی۔

☆ ایک خواب میں کثرت سے دیکھتا ہوں جس میں سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس اور سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ دونوں اکٹھے موجود ہوتے ہیں، پھر دونوں یک وجود ہو جاتے ہیں اور دونوں کے چہرے مبارک اور وجود کبھی سلطان الفقر ششمؒ کے چہرہ مبارک اور وجود کی طرح ہو جاتے اور کبھی حضور مرشد کریم سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی طرح ہو جاتے۔ دونوں مسکرا کر کہتے ہیں کہ ہم دونوں ایک ہی ہیں۔

میرے مرشد پاک اس مرتبہ کو ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

جھکا جب مزارِ یار پر، اَنْتَ اَنَا وَ اَنَا اَنْتَ کی آئی صدا
کی عرض کہ اس قابل نہیں ہوں، فرمایا یہی تو ہے ہماری عطا
دیکھ ذرا قلب کے اندر کہ یہ تو ہے کہ میں
دنیا اور وجود اپنا چھوڑ کر میں قالب تیرے میں آبسا

☆ ایک مرتبہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرا وجود حضور مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے وجود میں تبدیل ہو گیا ہے اور خواب میں فنا فی الشیخ کا یہ حال کافی دیر طاری رہا۔ اس خواب کے کچھ دن بعد میں حضور مرشد کریم سے ملاقات کے

Marfat.com

لیے آپ مدظلہ الاقدس کے گھر گیا۔ جب آپ مدظلہ الاقدس تشریف لائے اور میری طرف نگاہِ کرم فرمائی تو وہ خواب میں فنا فی الشیخ والی حالت ظاہری طور پر نصیب ہوئی۔اس کے بعد اکثر جب بھی میں اپنے اندر دیکھتا ہوں تو مجھے حضور مرشد کریم کا چہرہ مبارک ہی نظر آتا ہے۔

☆ حضور مرشد کریم نے مزید مہربانی فرمائی اور مجھے علمِ دعوت عطا فرمایا۔ جب بھی میں سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ، سیّد محمد عبداللہ شاہ رحمتہ اللہ علیہ یا پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے دربار پاک پر حاضر ہوتا ہوں تو وہ بذریعہ وھم مجھ سے گفتگو فرماتے ہیں اور ان کی گفتگو زیادہ تر میرے مرشد کی اعلیٰ شان کے متعلق ہوتی ہے۔

☆ اولیا کرام سے محبت وعقیدت اور ان سے اکتسابِ فیض کے متعلق میرے بھائیوں سے اکثر میری بحث ہوتی۔ وہ اولیا کرام سے محبت والفت کے قائل نہیں تھے اس لیے اکثر میرا مذاق اڑاتے اور میری والدہ بھی میرے بھائیوں کا ساتھ دیتیں تو میں اپنی والدہ سے کہا کرتا کہ جب آپ اس فانی دنیا سے حقیقی دنیا کی طرف رخصت ہو جائیں گی تب آپ کو پتا چلے گا کہ کون حق پر ہے اور کون نہیں۔ 26 دسمبر 2012ء کو میری والدہ وفات پا گئیں جس کے چند دن بعد میں نے اپنی والدہ کو خواب میں دیکھا اور انہوں نے مسکراتے ہوئے مجھے کہا ''تم ٹھیک کہا کرتے تھے تم ہی حق کے راستے پر ہو''۔

حضور مرشد کریم کی مہربانی سے مجھے شاعری کی صلاحیت عطا ہوئی۔ 3 جون 2016ء سے میں نے حضور مرشد کریم کی شان میں شاعری کا آغاز کیا اور بہت سی منقبتیں اور سی حرفی تحریر کی اور خوبصورت انداز میں کتابچہ کی صورت میں 4 کلر پرنٹنگ کروا کر حضور مرشد کریم کی بارگاہ میں پیش کی جبکہ مجھے شاعری کی ابجد کا بھی علم نہیں۔

وحدت وچوں نکل کے نورِ مجسم، مصطفیٰ ٹاؤن وچ آیا اے
کوہِ طور والی تجلی نے سلطان محمد نجیب وچ مکمل ظہور فرمایا اے
ہے کوئی موسیٰؑ وانگوں جو دیدارِ یار دا شوق رکھدا اے

Marfat.com

لن ترانی والا قصہ ہویا ختم' ہن ربّ نے اپنا جلوہ آپ وکھایا اے
چہرہ نورانی، لِلّٰہ دی نشانی، سلطان الفقر اصغر علیؒ ثانی، عاشقاں نوں نظر آیا اے
طالب بن کے جو وی تیرے در تے آیا اے' ذکرِ ھُو اوہدی جھولی وچ توں پایا اے
نال نگاہ دے پاک کر کے اونہادے دِلاں وچوں سب غیر اللہ دے نقشاں نوں مٹایا اے
سلطان محمد لکھاں کروڑاں شکر کراں تیرا' جیہڑا ناصرؔ دے گل وچ اپنی غلامی دا ہار پایا اے

☆☆☆☆☆

مفتی محمد فاروق ضیاء سروری قادری (میانوالی۔حال مقیم لاہور)

میرا نام مفتی محمد فاروق ضیاء سروری قادری ہے اور میں سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کے دستِ اقدس پر بیعت ہوں۔ سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کے وصال کے بعد اسی تجسس میں تھا کہ امانتِ الٰہیہ کس کو منتقل ہوئی ہے۔ جب میں سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کے ظاہری وارثوں کو دیکھتا تھا تو میرا دل نہیں مانتا تھا کہ امانتِ الٰہیہ ان کو منتقل ہوئی ہے کیونکہ ان کے چہروں پر ایسی کوئی نشانی نہ تھی۔ مجھے یقین تھا کہ یا تو سلطان الفقر ششمؒ حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی طرح امانتِ الٰہیہ اپنے ساتھ ہی لے گئے ہیں یا کسی خاص مرید کو منتقل فرما دی ہے۔
اس سلسلہ میں سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ اور شہبازِ عارفاں حضرت سخی سلطان پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے دربار مبارک پر جب بھی حاضری دیتا تو یہی التجا کرتا کہ حضور مہربانی فرمائیں اور اشارہ فرمائیں کہ امانتِ الٰہیہ کسے منتقل ہوئی ہے؟
ایک مرتبہ ماہنامہ سلطان الفقر لاہور نظر سے گزرا تو فوراً چونک گیا کہ اس رسالہ کے ٹائٹل پر حضور مرشد کریم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کی تصویر مبارک تھی۔ فوراً اس رسالہ کو خرید کر اس کا مطالعہ شروع کیا اور مسلسل تین ماہ باقاعدگی سے اس کا مطالعہ کرتا رہا۔ میں نے اس رسالہ سے فقر کی خوشبو کو محسوس کیا۔ اس رسالہ کے مطالعہ سے مجھے پتا چلا کہ امانتِ الٰہیہ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کو منتقل ہوئی ہے۔ میں نے تحریک دعوتِ فقر کے

Marfat.com

مرکزی دفتر وخانقاہ سلسلہ سروری قادری میں رابطہ کیا اور ملاقات کے لیے عرض کی۔

کچھ دن بعد مرکزی دفتر وخانقاہ سلسلہ سروری قادری لاہور میں پہنچ گیا۔ بعد از نمازِ مغرب سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس خانقاہ میں تشریف لائے اور جیسے ہی میری پہلی نظر آپ مدظلہ الاقدس کے چہرۂ اقدس پر پڑی تو بے ساختہ دل سے آواز آئی کہ حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کا وصال نہیں ہوا بلکہ وہ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے روپ میں جلوہ گر ہو گئے ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس کی دست بوسی کے بعد دل مطمئن ہو گیا اور میں نے خود کو آپ مدظلہ الاقدس کی ذاتِ اقدس سے منسلک کر لیا۔

☆ 2012ء میں عرس مبارک سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے موقع پر دربار پر حاضری دی۔ ابھی تربت مبارک پر ہاتھ رکھ کر بوسہ ہی دیا تھا کہ ایک دم میرا ظاہری وجود غائب ہو گیا اور سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی ذاتِ اقدس میرے وجود میں ظاہر ہو گئی جس سے میں نے بہت ہی سکون پایا۔ فنا فی الشیخ کا یہ حال تقریباً چار سے پانچ منٹ تک قائم رہا۔ جیسے ہی میں نے تربت مبارک سے ہاتھ اٹھایا تو میں اپنی پہلی حالت میں واپس آ گیا۔

☆☆☆☆☆

محمد رمضان سروری قادری (منڈی بچیانہ۔ حال مقیم لاہور)

میں نے 7 مارچ 2011ء کو سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دستِ مبارک پر بیعت کی اور آپ مدظلہ الاقدس کی طرف سے عطا کردہ اسمِ اَللّٰہُ ذات کا ذکر اور تصور ذوق وشوق سے کرنے لگا۔ ذکر وتصور اور صحبتِ مرشد میں بے شمار مشاہدات ہوئے جن میں سے چند کا ذکر کرتا ہوں۔

☆ میری بیعت کو ابھی چند ہی دن گزرے تھے کہ خواب میں دیکھا کہ میرے مرشد حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس مجھے بیت اللہ شریف کے اندر لے کر گئے ہیں جہاں آقا پاک

Marfat.com

علیہ الصلوٰۃ والسلام جلوہ افروز ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے چہرۂ اقدس پر اس قدر نور ہے کہ میں نور کے سوا کچھ نہیں دیکھ سکا۔ وہاں ایک اور بزرگ ہستی بھی موجود تھیں جنہیں میں پہچان نہیں سکا۔ میرے مرشد کریم مجھے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف متوجہ ہو کر بیعت ہونے کا حکم ارشاد فرماتے ہیں۔ میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدموں میں بیٹھ کر بیعت کے لیے ان کے دستِ مبارک پکڑ لیے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے بیعت فرمایا۔ بیعت کے بعد میں اجازت طلب کر کے جیسے ہی بیت اللہ شریف سے باہر نکلا مجھے ہر طرف نور ہی نور نظر آنے لگا اور سب اشیائے گردونواح غائب ہو گئیں۔ اسی حالت میں میری آنکھ کھل گئی۔

☆ کچھ عرصہ بعد میں نے ایک دوسرا خواب دیکھا کہ میں اپنے مرشد پاک سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے ہمراہ دربار حضرت سلطان باھُوؒ میں موجود ہوں۔ میرے مرشد پاک فرماتے ہیں ''رمضان کچھ دیر آرام ہی کر لیں''۔ یہ فرمان سن کر میں حضرت سخی سلطان باھُوؒ کی قبرِ اقدس پر سر مبارک کی طرف بیٹھ جاتا ہوں اور حضور مرشد کریم میری گود میں سر رکھ کر قبر مبارک کے ساتھ لیٹ جاتے ہیں۔ جیسے ہی آپ مدظلہ الاقدس لیٹتے ہیں ایک غیبی آواز آتی ہے ''آپ مدظلہ الاقدس ہی حضور سلطان العارفین سلطان باھُوؒ ہیں۔''

☆ ایک مرتبہ میں جڑانوالہ سے لاہور مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں حاضری دینے آیا اور رات خانقاہ میں قیام کے دوران میں نے خواب میں دیکھا کہ میرا وجود میرے مرشد کریم کے وجود میں تبدیل ہو گیا اور میری نظر آسمانوں کی طرف اُٹھ گئی۔ فنا فی الشیخ کی اس کیفیت میں مجھے آسمان پر بہت بڑا اور نور برساتا ہوا اسمِ اَللّٰہُ ذات دکھائی دیتا رہا۔

☆☆☆☆☆

نعیم حسین سروری قادری (اوچشریف)

12 ربیع الاوّل 1432ھ (15 فروری 2011ء) کو سلطان العاشقین حضرت سلطان محمد نجیب

Marfat.com

الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دستِ مبارک پر بیعت ہوا۔ اس دِن سے میں نے جب بھی دعا مانگی تو صرف لقائے الٰہی (دیدارِ الٰہی) اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طلب کی۔ 11 ستمبر 2011ء کو جب میرے مرشد کریم سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے محل پاک پر عرس کے انعقاد کے سلسلہ میں تشریف لائے تو میرے دِل میں سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی زیارت کی خواہش پیدا ہوئی۔ 23 ستمبر 2011 جمعۃ المبارک کی رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے جسد مبارک کو ایک مقام سے دوسرے مقام پر منتقل کیا جارہا ہے۔ میں اور میرا بھائی محمد راشد سروری قادری، چند پیر بھائی اور دوسرے لوگ بھی موجود ہیں۔ پرانی قبر مبارک کو کھود کر ''تابوت'' کو باہر نکالا گیا اور سر مبارک قبلہ کی طرف اور پاؤں مبارک مشرق کی طرف رکھے گئے۔ ایک آدمی نے تابوت کا تختہ اٹھایا تو نیچے کفن مبارک اسی طرح صاف تھا کہ محسوس ہورہا تھا کہ ابھی دفن کیا ہے۔ پھر ایک آدمی نے چہرہ مبارک سے کفن ہٹایا تو سب نے دیکھا کہ سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کا چہرہ مبارک انتہائی روشن اور پُرنور ہے۔ آپؒ سانسیں لے رہے ہیں اور آنکھیں بھی کھلی ہیں۔ سب نے جی بھر کر دیکھا۔ میں اور راشد بھائی چہرہ مبارک کے پاس کھڑے تھے اور جتنی جی بھر کر زیارت ہم نے کی شاید ہی کسی اور نے کی ہو۔ سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کا نورانی چہرہ اور چہرہ پر کالی ریش مبارک کو دیکھتے ہی میرے دِل کو اتنا سکون آیا کہ بیان نہیں کرسکتا۔ میں نے حضور سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے ماتھے کا بوسہ لیا۔ اسی وقت میرے دِل میں ایک خیال آیا کہ حضور شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے پوچھوں کہ اس وقت ''امانتِ فقر'' کس کے پاس موجود ہے تو میں نے یہ بات سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کو عرض کی۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا بیٹا اس وقت سلطان محمد اصغر علیؒ کے فرزند[1] سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے پاس ''فقر کی امانت'' موجود ہے۔ دوسری

---

[1] یہاں فرزند سے مراد روحانی وارث ہے جس کو مرشد اپنا روحانی اثاثہ اور امانتِ فقر منتقل کرتا ہے۔

Marfat.com

مرتبہ پھر سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا سلطان محمد اصغر علیؒ کے فرزند سلطان محمد نجیب الرحمٰن (مدظلہ الاقدس) کے پاس ''امانتِ فقر'' موجود ہے تو میں نے خوشی سے تین مرتبہ اونچی آواز میں ''سبحان اللہ'' پڑھا۔ یہ باتیں راشد بھائی نے بھی سنیں اور وہ خوشی سے مسکرانے لگے اس کے بعد سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کو دوسری قبر میں منتقل کیا گیا اور سب واپس چلے گئے۔ خواب ختم ہونے پر بیدار ہوا تو اس وقت صبح کے 4:50 ہوئے تھے۔ میں نے اٹھ کر نماز پڑھی۔ اس دِن میرا قلب بہت پُرسکون رہا اور حضور شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ میرے تصور میں سارا دِن رہے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے ماتھے پر بوسہ دینے کی سرسراہٹ سارا دِن میں اپنے ہونٹوں پر محسوس کرتا رہا۔

☆☆☆☆☆

ارشاد احمد سروری قادری (لاہور)

میرا نام ارشاد احمد سروری قادری ہے۔ معرفتِ حقیقی پانے کے لیے میں نے مختلف ورد و وظائف کیے اور زہد و ریاضت اختیار کی۔ ان ورد و وظائف اور زہد و ریاضت کی وجہ سے مجھے علمِ دعوت عطا ہوا اور مجھے مختلف اولیا کرام سے باطنی طور پر ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ جب میں کوئی دعا کرتا تو اکثر قبول ہو جاتی۔ اس معاملہ کو آگے بڑھاتے ہوئے لوگوں کو تعویذات دینا شروع کر دیئے۔ اس طرح میں رجوعاتِ خلق[1] کا شکار ہو گیا۔ اس عمل میں اللہ تعالیٰ کی دوسری مخلوقات مثلاً موَکلات اور جنوں سے کام لیا اور کبھی کبھار اس کام میں دوسرے عاملوں اور ان کے موَکلات سے مڈبھیڑ بھی ہو جاتی۔ ان تمام معاملات کے باوجود نہ تو مجھے آرام و سکونِ قلب حاصل تھا اور نہ ہی دل کی طلب پوری ہوئی۔ اُلٹا اس کی وجہ سے بہت سی جسمانی اور باطنی بیماریوں میں مبتلا ہو گیا کیونکہ میں کسی ولیِ کامل کا ظاہری طور پر دستِ بیعت نہ تھا۔ یہ تو اُن اولیا کرام کی مہربانی تھی کہ مجھ سے باطنی گفتگو فرماتے تھے۔ میں نے اسمِ اعظم کے لیے التجا کی لیکن ہر طرف خاموشی تھی۔ میں سمجھ گیا کہ ابھی

---

[1] لوگوں کا تعویذات اور دعاؤں کے لیے بڑی تعداد میں رجوع کرنا۔

Marfat.com

مناسب وقت نہیں آیا۔ اسی جستجو میں حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے دربار پر حاضری دی اور ساری رات وہاں مصروفِ عبادت رہا اور آپؒ سے فیض کی التجا کرتا رہا۔ آخر کار دعا قبول ہوئی اور حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ نے باطنی طور پر حکم دیا کہ کسی زندہ انسانِ کامل کی ظاہری بیعت کرو۔ لہٰذا میں نے مرشد کی تلاش شروع کر دی۔ اس سلسلہ میں مختلف علاقوں کا سفر کیا اور مرشد کامل کی تلاش میں سرگردان رہا۔ لاہور ہی میں ایک پیر صاحب کے پاس بیعت ہو گیا۔ تین سال کا عرصہ ان کے ساتھ گزارا مگر نہ دل کی تشنگی دور ہوئی اور نہ میری طلب پوری ہوئی۔ میں نے اللہ سے دعا کی اور خواہش ظاہر کی کہ یا اللہ! وہ انسانِ کامل شہر لاہور میں ہی مل جائے تو یہ بہت بڑا فضل و کرم ہوگا۔

ایک روز میں لاہور ایئرپورٹ پر ڈیوٹی دے رہا تھا۔ وہاں میری ملاقات ایک صاحب سے ہوئی۔ باتوں باتوں میں اسمِ اعظم (اسمِ اَللّٰہُ ذات) اور انسانِ کامل کا ذکر چل پڑا۔ میں حیران تھا کہ وہ جو کچھ کہہ رہے تھے میرے دل میں اُتر رہا تھا اور اس سے پہلے اسمِ اعظم کی یہ تعریف میں نے نہ سنی تھی۔ لہٰذا میرا اشتیاق بڑھتا گیا اور ان سے دو روز ملاقات کے بعد اسمِ اعظم عطا کرنے والی ہستی سے ملاقات کی خواہش ظاہر کی۔ میں نے حضرت داتا گنج بخشؒ سے دعوت پڑھ کر باطنی طور پر اجازت طلب کی تو انہوں نے مسکرا کر خوشی سے اجازت دے دی۔ یکم اپریل 2007ء کا دن میری زندگی کا سب سے اہم دن ہے۔ میں سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور بیعت ہونے کی درخواست کی جو قبول ہوئی۔ اس طرح سلسلہ سروری قادری میں بیعت ہو گیا اور اللہ تعالیٰ کے فضلِ خاص سے میرے مرشد نے مجھے سونے سے لکھا اسمِ اَللّٰہُ ذات (اسمِ اعظم) عطا فرمایا۔ اس بیعت کے بعد اُن تمام اولیا نے، جن سے میرا باطنی رابطہ رہتا تھا، مجھے ہار پہنائے اور خوشی کا اظہار کیا۔ حضور مرشد کریم کی تلقین کے مطابق ذکر و تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات باقاعدگی سے کرتا رہا۔ ایک روز میں نے باطنی طور پر دیکھا کہ ایک سرسبز کھیت ہے اور میرے مرشد سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس وہاں موجود ہیں، میں بھی اُن کے ہمراہ ہوں۔ آپ مدظلہ الاقدس نے مجھے ایک عدد

Marfat.com

کشکول' ایک عصا اور ایک تسبیح عطا فرمائی۔ اس خواب کی تعبیر یہ تھی کہ کشکول اشارہ ہے کہ اللہ اور حضور ﷺ سے مانگو اور اپنی انانیت ختم کرو۔ عصا سے مراد مضبوطی اور استقامت کے ساتھ راہِ فقر پر چلتے رہو اور تسبیح سے مراد ذکر و تصورِ اسمِ اَللّٰہُ ذات ذوق شوق سے کرتے رہو۔

☆ تقریباً ایک سال گزرنے کے بعد ایک روز میں ذکر و تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات کر رہا تھا کہ دل میں خیال آیا کہ اسمِ اَللّٰہُ ذات حاصل کرنے سے پہلے کبھی کبھار روضۂ رسول ﷺ کی زیارت ہو جاتی تھی اب کیوں نہیں ہوتی۔ ابھی یہ خیال ختم نہ ہوا تھا کہ باطنی طور پر آواز آئی کہ غور کر روضۂ رسول ﷺ کے اندر بیٹھ کر ذکر و تصور کر رہے ہو باہر سے کیسے نظر آئے۔ میں اس نعمت پر اللہ تعالیٰ اور حضور آقا پاک ﷺ کا شکر بجالایا۔

☆ ایک مرتبہ ذکر و تصور میں مصروف تھا کہ مراقبہ میں روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سامنے آ گیا۔ میں بغیر کسی روک ٹوک کے اندر داخل ہو گیا۔ دیکھا کہ میرے مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس بھی پہلے سے اندر موجود ہیں۔ میں نے حضور اقدس ﷺ کی قدم بوسی کی تو آپ ﷺ نے فرمایا ''اپنے مرشد کی طرف رجوع کرو۔''

☆ ایک مرتبہ اسمِ اَللّٰہُ ذات کے ذکر و تصور میں محو تھا کہ اچانک میرے سامنے سے ساری دیواریں ختم ہو گئیں اور میں نے دیکھا کہ ایک کالے رنگ کی بڑی سی گاڑی آ کر رکی ہے۔ اس میں سے ایک نورانی شخصیت باہر تشریف لائی۔ جیسے ہی مجھے پتا چلا کہ وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ میں بھاگ کر ان کی زیارت کے لیے گیا۔ یہ دیکھ کر میرا دل خوشی سے اچھل پڑا کہ وہ نورانی صورت میرے مرشد پاک کی ہی ہے۔ میں نے حقیقتِ محمدیہ کھل جانے پر اللہ کا شکر ادا کیا کہ اللہ پاک نے مجھے اپنے محبوب کی پہچان نصیب فرمائی۔ پھر میں اپنے مرشد پاک کے پاس مٹھائی لے کر گیا جہاں زبان سے کچھ کہنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔

یہ میرے مرشد پاک کی سخاوت اور نظرِ عطا ہے کہ مجھ جیسے گناہگار بندے کو اللہ کی پہچان اور حقیقتِ محمدیہ کا راز عطا کیا اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچایا۔ سلطان العارفین حضرت سخی

Marfat.com

سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ رسالہ روحی شریف میں کامل فقرا کے متعلق فرماتے ہیں ''انہیں خدا کہا جائے تو بجا ہے اور اگر بندۂ خدا سمجھا جائے تو بھی روا ہے۔ اس راز کو جس نے جانا اس نے (انہیں پہچانا)''۔ میرے مرشد پاک کی نظرِ عطا (تلقین وسخاوت) نے مجھے ''روا'' سے ''بجا'' کے مقام تک پہنچا دیا۔ اللہ پاک کا بے حساب شکرِ عظیم ہے۔

☆☆☆☆☆

ڈاکٹر حامد جمیل سروری قادری (گوجرانوالہ۔ حال مقیم لاہور)

میری زندگی تاریکیوں کا شکار تھی۔ میں زندگی سے مایوس تھا اور طبیعت میں عجیب سی بے چینی اور بے سکونی تھی۔ تب ایک بھائی نے مجھے معرفتِ الٰہی اور راہِ حق کی طلب سے آگاہ کیا اور بتایا کہ اس میں ہی سکون ہے اور یہی مقصدِ حیات ہے۔ اسی سلسلہ میں سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی بارگاہِ اطہر میں آ کر بیعت ہوا اور آپ کے عطا کردہ اسمِ اَللّٰہُ ذات کا ذکر و تصور کیا۔ آپ مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے دل کو سکون اور راحت مل گئی۔ جو قلبی و روحانی سکون میں نے آپ کی بارگاہ سے حاصل کیا وہ دنیا میں کہیں سے حاصل نہ ہوا۔ ایک دن میں اپنے گھر میں بیٹھا بے چینی محسوس کر رہا تھا اور طبیعت ایسے کھنچی جا رہی تھی جیسے کوئی ذات اپنی طرف بلا رہی ہو۔ تعلیم کے سلسلے میں ان دنوں رحیم یار خان مقیم تھا اور دور ہونے کی وجہ سے صحبتِ مرشد بھی حاصل نہ تھی تو دل کی کیفیت بوجھل سی محسوس ہو رہی تھی۔ باوضو ہو کر اسمِ اَللّٰہُ ذات کا ذکر و تصور شروع کیا اور پھر ذکر کے دوران مرشد کریم کی توجہ کی بدولت مراقبہ کی کیفیت طاری ہو گئی اور میں نے خود کو سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے سامنے پایا۔ آپ ایک خوبصورت تخت پر جلوہ افروز تھے۔ میں باادب ہو کر آپ کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔ آپ مدظلہ الاقدس اتنے خوبصورت اور نورانی محسوس ہو رہے تھے گویا نور کی کرنیں آپ کے وجودِ مسعود سے پھوٹ رہی ہوں۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ چاند اور سورج کی روشنی بھی آپ مدظلہ الاقدس کے سامنے ماند پڑ گئی ہو۔ بے شک آپ دنیا کی حسین ترین ہستی ہیں۔ میں اپنی کھلی آنکھوں سے آپ کو ٹکٹکی

Marfat.com

باندھے دیکھ رہا تھا کہ اچانک آپ مدظلہ الاقدس کا وجود اسمِ اَللّٰہُ ذات میں تبدیل ہو گیا اور وہاں اسمِ اَللّٰہُ ذات ہی رہ گیا۔ ابھی میں دیکھ ہی رہا تھا کہ آپ واپس اسمِ اَللّٰہُ ذات سے نمودار ہو گئے۔ جب میں ہوش میں آیا تو رازِ حقیقت مجھ پر عیاں ہو چکا تھا۔ پھر جب میں نے اسمِ اَللّٰہُ ذات کے فریم کو دیکھا تو بخدا مجھے اسمِ اَللّٰہُ ذات کی جگہ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کا چہرہ مبارک نظر آیا اور میں کافی دنوں تک اس راحت، سکون اور اطمینان کی کیفیت کو اپنے اندر محسوس کرتا رہا۔

☆ ایک دن میں نے خواب میں سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کو ایک عالیشان دربار میں دیکھا۔ وہاں پر گویا تمام اولیا کرام موجود ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس نے سرخ رنگ کا جُبہ پہنا ہوا ہے اور سر پر سنہری رنگ کا تاج ہے۔ آپ شان و شوکت کے ساتھ ایک بڑے سے تخت پر جو سنہری جواہرات سے نہایت ہی خوبصورت بنا ہوا ہے' جلوہ افروز ہیں اور سب موجود مخلوقات اور اولیا کرام عاجزی کی حالت میں جھک جاتے ہیں۔ مجھے آنکھ کھلنے پر یوں محسوس ہوا جیسے یہ سب حقیقت میں وقوع پذیر ہوا ہے۔ پھر کچھ دن بعد جب میں سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں بیٹھا آپ مدظلہ الاقدس کے دیدار میں محو تھا تو اچانک میں اپنی کھلی آنکھ سے یہ دیکھتا ہوں کہ آپ مدظلہ الاقدس اسی طرح ایک بادشاہ کی مانند سرخ رنگ کا جُبہ اور سنہری تاج پہنے تخت پر جلوہ افروز ہیں اور میں آپ کے سامنے موجود ہوں اور آپ مدظلہ الاقدس مجھے دیکھ کر خوش ہو رہے ہیں۔

☆☆☆☆☆

علی رضا سروری قادری (لاہور)

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دستِ مبارک پر بیعت سے قبل میں تعلیم کے سلسلے میں انگلینڈ مقیم تھا۔ ایک مرتبہ چھٹیوں پر آیا تو ایک دوست کے توسط سے حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں پہنچ کر بیعت کی سعادت حاصل کی

Marfat.com

اور واپس انگلینڈ چلا گیا۔ کچھ عرصہ بعد مختلف بیماریوں نے گھیر لیا جس کے باعث واپس آنا ناگزیر ہوگیا۔ ملک واپس آنے پر ذکر و تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات بھی باقاعدگی سے کرنے لگا اور حضور مرشد کریم کی صحبت بھی باقاعدگی سے میسر آئی جس سے نہ صرف قلبی کیفیت میں تبدیلی آئی بلکہ ظاہری بیماریوں سے بھی نجات حاصل ہوگئی۔

ایک مرتبہ کسی وجہ سے پریشان تھا۔ ایک رات جم (gym) میں ورزش کے دوران میں حیران رہ گیا جب میں نے اچانک حضور مرشد کریم کو اپنے سامنے پایا۔ آپ مدظلہ الاقدس نے فرمایا ''علی بیٹا خوش رہا کرو''۔ اتنا کہہ کر آپ نگاہوں سے اوجھل ہوگئے۔ اس واقعہ سے میں فقیرِ کامل کے اس مقام اور تصرف سے آشنا ہوا جس کے متعلق سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ رسالہ روحی شریف میں فرماتے ہیں ''عارف کامل قادری بہر قدرتے قادر و بہر مقام حاضر'' ترجمہ: عارف کامل قادری ہر قدرت پر قادر اور ہر مقام پر حاضر ہوتا ہے۔

آپ مدظلہ الاقدس کے ہمراہ عرس سیّد محمد عبداللہ شاہ رحمتہ اللہ علیہ میں شرکت کے لیے گیا۔ دورانِ حاضری سیّد محمد عبداللہ شاہ رحمتہ اللہ علیہ نے بذریعہ وھم میرا حال احوال دریافت فرمایا۔ یہ سب مرشد کریم کی مہربانی ہے ورنہ یہ عاجز اس قابل کہاں۔

ایک مرتبہ خانقاہ میں منعقد کردہ محفل میں شریک تھا اور حضور مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دیدار میں محو تھا کہ اچانک حضور مرشد کریم کی صورت مبارک میں تمام مشائخ سروری قادری کا دیدار نصیب ہوا۔ جس پر یہ حقیقت مجھ پر روزِ روشن کی طرح عیاں ہوگئی کہ تمام مشائخ سروری قادری کی حقیقت ایک ہی ہے یعنی حقیقتِ محمدیہ۔

ایک دن خواب میں دیکھا کہ ایک دوست کے ساتھ مسجدِ نبوی میں موجود ہوں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی مسجدِ نبوی کے صحن میں آرام فرما رہے ہیں۔ ہمیں دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے تو میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا چہرہ مبارک دیکھ کر حیران رہ گیا وہ چہرہ بالکل میرے مرشد کریم حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کا چہرہ مبارک تھا۔

Marfat.com

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے گبہ فاضل، میپالکے اور میگھا کے تبلیغی دورہ کے دوران فوٹوگرافی کر رہا تھا اور تقریباً 250 تصاویر بنا چکا تھا۔ کیمرہ بالکل نیا تھا اور مکمل طور پر کام کر رہا تھا۔

میپالکے (تحصیل رینالہ خورد ضلع اوکاڑا) میں محمد اصغر علی سروری قادری کے گھر میں محفل کے دوران کافی رش ہو گیا اور بہت سے لوگ کمرہ میں داخل ہو رہے تھے۔ اس دوران ایک ضعیف شخص جس کی ہلکی سفید داڑھی تھی، کمرہ میں داخل ہوا اور حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس سے ملنے کی غرض سے آگے بڑھ کر دست بوسی کرنے لگا۔ میں نے یہ منظر اپنے کیمرہ میں محفوظ کرنا چاہا تو حیرت زدہ رہ گیا کہ کیمرہ میں وہ شخص نظر نہیں آ رہا تھا۔ میں نے بہت کوشش کی مگر نہ تو آپ مدظلہ الاقدس اور نہ ہی وہ بزرگ کیمرہ میں نظر آ رہے تھے بلکہ اچانک ہی کیمرہ کے آگے سفید جالی نما کپڑا آ گیا اور کیمرہ نے کام کرنا چھوڑ دیا۔ پھر جیسے ہی اس بزرگ نے دست بوسی کی اور آپ مدظلہ الاقدس کو سلام کر کے پیچھے ہٹا تو اس کے ساتھ ہی کیمرہ بالکل ٹھیک ہو گیا۔ میں نے دوبارہ اس بزرگ کو دیکھنا چاہا تو وہ بزرگ کہیں نظر نہ آئے۔ میں نے یہ بات اپنے ساتھیوں کو بتائی۔ ہم سب نے ان بزرگ کو تلاش کیا لیکن وہ کہیں نہ ملے۔

☆☆☆☆☆

اللہ دتہ سروری قادری (تحصیل چونیاں۔ حال مقیم لاہور)

میرا نام اللہ دتہ ولد نور محمد ہے۔ پیشے کے اعتبار سے ڈرائیور ہوں۔ حضرت سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ سے محبت اور عقیدت تھی اور مرشد کی تلاش میں تھا۔ حضور مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے بارے میں علم ہوا تو حاضرِ خدمت ہوا۔

آپ مدظلہ الاقدس نے دریافت فرمایا ''کس مقصد کے لیے تشریف لائے ہیں''۔ میں نے عرض کی کہ سرکار میں اپنے آپ کو بدلنا چاہتا ہوں۔ میری اس عرض کے بعد آپ مدظلہ الاقدس نے مجھے اسمِ اَللّٰہُ ذات کے بارے میں سمجھانا شروع کر دیا۔ آخر میں آپ مدظلہ الاقدس نے مجھے اسمِ اَللّٰہُ

Marfat.com

ذات کا تصور اور ''یاھُو'' کا ذکر عطا کیا۔

آپ مدظلہ الاقدس سے چند لمحوں کی ملاقات نے مجھے اندرونی طور پر بدل دیا۔ تمام برائیاں جو مجھ میں موجود تھیں ختم ہو گئیں۔ سگریٹ نوشی جو میں بچپن سے کرتا آ رہا تھا اچانک ترک کر دی اور دل میں شدید خواہش پیدا ہوئی کہ میں فوراً آپ مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں جاؤں۔

پھر میں آپ مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں اکثر آنے لگا۔ اسم اَللّٰہُ ذات میں پڑھتا تھا مگر کبھی کبھار، مستقل یا روزانہ پڑھنا معمول نہ تھا۔

جولائی 2005ء میں آپ مدظلہ الاقدس نے طالبانِ مولیٰ کی راہنمائی کے لیے کتاب ''حقیقتِ اسمِ اَللّٰہُ ذات'' چھپوائی اور مجھے عطا فرمائی اور اس کتاب کے شروع میں اپنے دست مبارک سے یہ تحریر لکھ کر دی ''بھائی اللہ دتہ کے لیے محبت کے ساتھ جس کو میرے حضور سلطان الفقر سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ نے میرے پاس بھیجا اور اسمِ اَللّٰہُ ذات کی حقیقت سے آگاہی فرمائی۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی ڈیوٹی میں استقامت بخشے اور ہمیشہ اپنے نیک ارادوں میں کامیاب رہے۔''

پھر جب اگست 2005ء کو آپ مدظلہ الاقدس نے مریدین کو بیعت کرنے کا سلسلہ شروع فرمایا تو میں نے آپ مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت کر لی۔

ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ سلطان الفقر (ششم) حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے اور فرمایا ''بھائی اللہ دتہ گاڑی چلائیں۔''

صبح بیدار ہوا تو مجھے اس حکم کی کوئی سمجھ نہ آئی۔

وحدت روڈ پر ملازمت کے دوران ایک رات میں گیراج میں سویا ہوا تھا کہ مجھے کوٹھی کے عقب سے توڑ پھوڑ کی آواز آئی۔ میں اُٹھ کر عقبی طرف گیا تو کچھ افراد اسلحہ لیے ڈکیتی کی نیت سے موجود تھے۔ میں نے تفتیشی انداز میں اُن سے پوچھا کہ یہاں کیا کر رہے ہو تو انہوں نے مجھے گن پوائنٹ پر اُسی جگہ بٹھا لیا۔ میں گھبرا گیا اور کانپنے لگا اور آپ مدظلہ الاقدس کو یاد کیا تو میرے قلب میں ذکرِ اَللّٰہُ جاری ہو گیا۔ اچانک تمام ڈاکو فرار ہو گئے۔ میں کانپتا ہوا اُٹھا اور گیراج میں آ کر اسم

Marfat.com

اَللہُ ذات کا تصور شروع کر دیا۔

اس واقعہ کے دو یا تین دن بعد خواب میں سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ دوبارہ تشریف لائے اور پھر فرمایا ''بھائی اللہ دتہ آپ گاڑی چلائیں۔''

جب دوسری دفعہ یہ خواب آیا تو میں نے مرشد پاک مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں عرض کی کہ حضور میں آپ کی ڈیوٹی کرنا چاہتا ہوں۔ مہربانی فرمائیں میں آپ کی گاڑی چلانا چاہتا ہوں۔ آپ مدظلہ الاقدس نے اجازت عطا فرما دی اور اب میں کئی سال سے یہ ڈیوٹی سرانجام دے رہا ہوں۔

☆ 2008ء کی بات ہے ایک دن مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس سے اجازت لے کر گاؤں اپنے گھر گیا۔ اُن دنوں گاؤں کے حالات بہت خراب تھے اور اکثر گھروں میں ڈاکہ پڑ چکا تھا۔ جس دن میں گھر گیا اُسی رات ڈاکوؤں نے میرے گھر پر دھاوا بول دیا اور بیرونی گیٹ توڑنا شروع کر دیا۔ میری والدہ بہت گھبرا گئیں میں نے اُن کو تسلی دی اور کہا کہ آپ کمرے میں جائیں اور دروازہ بند کر لیں۔ وہ کمرے میں چلی گئیں اور دروازہ بند کر لیا۔ اچانک مجھ پر حالتِ کشف طاری ہوئی اور مرشد کریم حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس اور حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے۔ مرشد پاک مدظلہ الاقدس نے ارشاد فرمایا ''اللہ دتہ آپ آرام سے سو جائیں اللہ پاک خیر فرمائے گا۔''

کچھ ہی دیر بعد ڈاکو دروازہ توڑنے کی کوشش میں ناکام ہو کر واپس چلے گئے۔ صبح بیدار ہوا تو لوگ میرے پاس آ کر دریافت کرنے لگے ''تم نے رات کیا کیا ہے کہ محفوظ رہے ہو'' تو میں سب سے یہی کہتا کہ میرے مرشد پاک کامل اکمل ہیں۔ اُن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے محفوظ رکھا۔

☆ جب میں آپ مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں آیا تو قلبی ذکر کثرت سے کرنے لگا۔ ایک دن میں مارکیٹ سے واپس گھر کی طرف آ رہا تھا کہ فنا فی الشیخ کا حال مجھ پر وارد ہوا اور ہر طرف مجھے اپنے مرشد پاک مدظلہ الاقدس کا چہرہ نظر آنا شروع ہو گیا۔ اپنے اندر نظر کرتا تو آپ نظر آتے، باہر

Marfat.com

ہر طرف آسمان، زمین حتیٰ کہ درختوں کے پتوں پر بھی آپ نظر آنے لگے۔ میں گھبرا کر بیٹھ گیا۔ یوں محسوس ہوتا تھا کہ میری ہستی غائب ہوگئی اور مرشد کی ذات نہ صرف میرے اندر بلکہ اردگرد ہر طرف ظاہر ہوگئی ہے۔ یہ حالت کئی گھنٹوں تک طاری رہی جب حالت درست ہوئی تو واپس گھر آیا۔

☆ ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مکہ معظّمہ میں ہوں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تلاش کر رہا ہوں۔ ایک نورانی بزرگ نے، جو شاید حضرت بلال رضی اللہ عنہٗ یا حضرت عمر رضی اللہ عنہٗ ہیں، مجھے بتایا کہ وہ غارِ حرا میں ہیں۔ میں جب غارِ حرا تک پہنچا تو دیکھا کہ اس میں داخلے کی جگہ بہت تنگ ہے اور اندر داخل ہونا بہت مشکل ہے۔ غار میں سے بہت نور نکل رہا ہے۔ اندر سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز آئی ''آپ اسی جگہ سے اندر آجائیں، ہم بھی اسی راستہ سے اندر آئے ہیں''۔ جب میں اس راستہ سے گزر کر اندر گیا تو دیکھا کہ غار میں میرے مرشد کریم تشریف فرما ہیں۔ میں فوراً ان کے قدموں میں جھک گیا۔

☆ ایک دن غنودگی کی کیفیت میں مراقبہ میں سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ اور سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کو ساتھ ساتھ دیکھا۔ پھر کیا دیکھتا ہوں کہ سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کا مبارک چہرہ حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کا بن گیا ہے اور سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کا چہرہ مبارک سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کا بن گیا ہے۔ پھر دونوں کے وجود ایک ہی بن گئے اور چہرہ میرے مرشد پاک سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کا ہے۔ پھر مجھے سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کی غیبی آواز سنائی دی ''یہ میں اور میں یہ ہوں۔ ہم ایک ہیں۔ اس زمانے میں یہ فقر کے سلطان ہیں بلکہ سلطانوں کے سلطان ہیں''۔

☆☆☆☆☆

محمد ندیم سروری قادری (گوجرہ۔ حال مقیم لاہور)

میرا نام محمد ندیم ولد عبدالغنی ہے سال 1996ء میں گوجرہ سے لاہور آیا اور الیکٹریشن کا کام سیکھنے

Marfat.com

لگا۔ گھریلو الیکٹرک اشیا کی مرمت کے سلسلے میں اکثر سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے گھر، مصطفیٰ ٹاؤن وحدت روڈ لاہور جانے کا موقع ملتا۔ حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ اکثر آپ مدظلہ الاقدس کے گھر تشریف لاتے اور کئی دن تک قیام فرماتے۔ میں نے بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کی سعادت حاصل کی۔ عقیدہ کے لحاظ سے میں اولیا کرام کا قائل نہ تھا مگر اللہ تعالیٰ کی رضا اور قرب کا متلاشی تھا اور باقاعدگی سے نماز ادا کرتا اور کثرت سے نوافل اور وظائف پڑھتا مگر دلی سکون میسر نہ تھا۔ میری تمام تر عبادت اور ذکر و اذکار کے باوجود میں برائی سے محفوظ نہ رہ پاتا اور حضورِ قلب سے محروم تھا۔ لاکھ کوشش کی مگر باطنی حالت نہ بدلی اور دل میں بے یقینی، بے سکونی اور اضطراب کی کیفیت قائم رہی۔ 20 مارچ 2004ء بروز ہفتہ کو کام کے سلسلہ میں آپ مدظلہ الاقدس کے گھر جانے کا موقع ملا۔ آپ سے ملاقات ہوئی تو میں نے عرض کی کہ مجھے کوئی وظیفہ عطا فرمائیں۔ آپ مدظلہ الاقدس نے پوچھا: ''کس مقصد کے لیے چاہیے؟'' تو میں نے تمام حالات آپ کو بتا دیئے اور عرض کی کہ برائے مہربانی کوئی ایسا وظیفہ عطا فرمائیں کہ میرا مقصد پورا ہو جائے۔ آپ مدظلہ اقدس نے فرمایا ''اسمِ اَللّٰہُ ذات کا وظیفہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی پہچان اور اللہ کا قرب و وصال حاصل ہوتا ہے۔ اگر اسمِ اَللّٰہُ ذات چاہیے تو کل بروز اتوار بعد از نمازِ ظہر آ جانا۔''

میں واپس چلا گیا اور تمام رات اضطراب کی حالت میں یہ سوچتے ہوئے گزار دی کہ اگر آج ہی مجھے اسمِ اَللّٰہُ ذات مل جاتا تو میں آج ہی اللہ تعالیٰ کی پہچان حاصل کر لیتا۔ 21 مارچ 2004ء بعد نمازِ ظہر میں آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ مدظلہ الاقدس نے مجھے سونے سے بنا ہوا اسمِ اَللّٰہُ ذات تصور کے لیے عطا کیا اور ساتھ ہی اسمِ اعظم کا ذکر اور مشقِ مرقومِ وجودیہ عطا کی۔ جب میں نے ذکر و تصور شروع کیا تو میرے اندر پائی جانے والی بے سکونی اور اضطرابی کیفیت یکدم ختم ہو گئی۔ اگست 2005ء میں جب آپ مدظلہ الاقدس نے مسندِ تلقین و ارشاد کا آغاز فرمایا تو میں ان خوش نصیبوں میں شامل تھا جنہیں اوّلین بیعت کی سعادت حاصل ہوئی۔

Marfat.com

ایک رات عالمِ خواب میں دیکھا کہ میں ایک ویرانے میں موجود ہوں اور قدرے اندھیرا ہے۔ میرے قریب سے دو اشخاص گزرے اور مجھے کہنے لگے ''اللہ تعالیٰ کی ذات یہاں موجود ہے''۔ اُن کے اِن الفاظ سے میرے اندر دیدارِ الٰہی کی خواہش نے شدت اختیار کر لی۔ میں بے چینی میں ہر طرف بھاگتا ہوں کہ کسی طرح اللہ تعالیٰ کو دیکھ لوں مگر اسی حالت میں بیدار ہو جاتا ہوں۔ خواب سے بیدار ہو کر میں سوچنے لگا کہ شاید اللہ تعالیٰ مجھ سے ناراض ہے اس لیے مجھے نظر نہیں آتا۔ میں نے آپ مدظلہ الاقدس کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی ''حضور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے ناراض ہے اس لیے مجھے نظر نہیں آتا۔'' آپ مدظلہ الاقدس نے ارشاد فرمایا ''اللہ تعالیٰ کے بارے میں ہمیشہ حسنِ ظن رکھو۔ تم جیسا اُس ذاتِ اقدس کے بارے میں گمان رکھو گے، اللہ تعالیٰ ویسے ہی معاملہ فرمائے گا۔''

آپ مدظلہ الاقدس نے مجھے توحیدِ الٰہی اور راہِ فقر کے بارے میں بہت سی باتیں بتائیں اور اعتدال کے ساتھ چلنے کی نصیحت کی۔ جب میں کثرت سے آپ مدظلہ الاقدس کی صحبت میں جانے لگا تو سمجھ میں آیا کہ دیدارِ الٰہی سے قبل تزکیۂ نفس، تصفیہ قلب کی منازل سے گزرنا پڑتا ہے تب جا کر دیدارِ الٰہی کی منزل پار ہوتی ہے۔

مسلسل ذکر و تصور اور مرشد پاک کی صحبت سے میرا ظاہر و باطن تبدیل ہونے لگا۔

ایک مرتبہ عالمِ بیداری میں مجھ پر فنا فی الشیخ کا حال طاری ہوا۔ میں جدھر بھی منہ کرتا مجھے میرے حضور حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کا چہرہ ہی نظر آتا اور ساتھ ہی ذکرِ اسمِ ھُو جاری ہو گیا۔ یہ کیفیت مجھ پر پانچ منٹ تک طاری رہی اور پھر مجھے اپنا جسم فنا ہوتا ہوا محسوس ہوا اور میرے جسم کی جگہ میرے مرشد حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کا جسم مبارک ظاہر ہو گیا۔ یہ کیفیت بھی تقریباً دس منٹ تک جاری رہی۔ کچھ وقت بعد یہ کیفیت تو گزر گئی لیکن میرے قلب میں کئی سال گزر جانے کے باوجود آج تک ذکرِ یاھُو مسلسل جاری ہے۔

آپ مدظلہ الاقدس نے خاص مہربانی اور نظرِ کرم فرمائی اور علمِ دعوت مجھ گنہگار پر کھول دیا۔

Marfat.com

آپ مدظلہ الاقدس کی اجازت سے میں حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ، حضرت سخی سلطان پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ کاظمی المشہدی رحمۃ اللہ علیہ اور سلطان الصابرین حضرت سخی سلطان پیر محمد عبدالغفور شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزارات پر حاضری دیتا اور جو معاملہ بھی درپیش ہوتا عرض کر دیتا تو صاحبِ مزار بذریعہ وھم مجھ سے گفتگو فرماتے۔ مگر یہ سب حضور مرشد پاک مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے ہوتا اور مجھے کچھ پڑھنے کی ضرورت بھی پیش نہ آتی۔

ایک مرتبہ میں عید کے موقع پر اپنے آبائی شہر گوجرہ میں تھا کہ دل میں خیال آیا کہ یہاں سے حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کا محل پاک قریب ہے حاضری دے آؤں۔ اپنے مرشد کریم حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی اجازت کے بغیر ہی سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کے محل پاک پر چلا گیا اور دعوت پڑھی اور ایک گھنٹہ تک میں محل پاک میں موجود رہا مگر سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ نے اس مرتبہ دعوت پڑھنے کے باوجود مجھ سے کوئی گفتگو نہیں فرمائی۔ میں مایوس ہو کر محل پاک سے باہر نکل آیا اور اپنے مرشد پاک حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس سے موبائل پر لاہور رابطہ کیا اور تمام صورتِ حال بیان کر دی۔ آپ مدظلہ الاقدس نے ارشاد فرمایا ''تم دوبارہ محل پاک کے اندر چلے جاؤ ہم حضور سلطان صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کرتے ہیں کہ مہربانی فرمائیں۔'' میں دوبارہ اندر چلا گیا۔ اس مرتبہ دعوت پڑھے بغیر حضرت سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے بذریعہ وھم گفتگو فرمائی۔ اس واقعہ کے بعد مجھے سمجھ آیا کہ راہِ فقر میں تمام ذکر و اذکار کی اہمیت اپنی جگہ مسلّم ہے مگر مرشدِ کامل اکمل کے بغیر ہر عمل خام ہے۔

ایہہ نکتہ جداں کیتا پختہ، تاں ظاہر آکھ سنایا ھُو
میں تاں بُھلی ویندی ساں باھوؒ مینوں مرشد راہ وکھایا ھُو

☆☆☆☆☆

ذوالفقار علی راجہ سروری قادری (لاہور)

میں پیشہ کے اعتبار سے ہیئر ڈریسر ہوں۔ کچھ عرصہ سے میرے مالی حالات بہت خراب تھے۔

Marfat.com

ایک دن میں نے اپنے ایک جاننے والے کو تمام صورتِ حال سے آگاہ کیا تو اس نے مجھے اسمِ اَللّٰہُ ذات کی دعوت دی اور سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کا ذکر کیا۔ میں نے اُسے کہا کہ مجھے حضرت صاحب مدظلہ الاقدس کے پاس لے چلو۔

آپ مدظلہ الاقدس کے پاس آیا تو آپ نے خاص مہربانی فرمائی۔ اسمِ اَللّٰہُ ذات عطا کیا اور ساتھ نصیحت فرمائی کہ اسمِ اَللّٰہُ ذات کو صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور وصال کی نیت سے پڑھنا۔ کسی دنیاوی مقصد کے لیے مت پڑھنا۔ جب تم اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دو گے تو تمہارے تمام حالات خود ہی بہتر ہو جائیں گے اور ساتھ ہی میرے حق میں دعا فرمائی۔

میں نے آپ مدظلہ الاقدس سے عرض کی کہ سرکار میں آپ کا خط مبارک بنانا چاہتا ہوں یہ ڈیوٹی مجھے عطا کر دیں۔ آپ مدظلہ الاقدس نے اپنے دامنِ عافیت میں جگہ دی اور میری عرض قبول فرمائی۔ سال 2004ء سے تا حال مجھ گنہگار کو آپ مدظلہ الاقدس کا خط مبارک بنانے کی سعادت حاصل ہے۔ جیسے ہی آپ مدظلہ الاقدس کی ڈیوٹی شروع کی اللہ تعالیٰ کی مہربانیاں اور عنایت شروع ہوگئی اور تمام حالات سنور گئے۔ آپ مدظلہ الاقدس کی ڈیوٹی کے دوران بہت سی کرامات کا مشاہدہ کیا۔ ان تمام مشاہدات میں سے خاص طور پر 22 نومبر 2008 کے واقعہ نے مجھے حیران کر دیا۔

ہفتے کا دن تھا اور 10 بجے صبح میں آپ مدظلہ الاقدس کا خط مبارک بنانے آپ مدظلہ الاقدس کی رہائش گاہ مصطفیٰ ٹاؤن آیا۔ موسم سرما کا آغاز تھا۔ بھائی محمود اور اللہ دتہ بھی موجود تھے۔ مرشد پاک مدظلہ الاقدس نے ارشاد فرمایا کہ آج ہم لان میں بیٹھ کر خط بنوائیں گے۔ دھوپ میں نشست لگائی گئی اور میں نے خط بنانا شروع کر دیا۔

آپ مدظلہ الاقدس کا چہرہ مبارک مشرق کی جانب تھا اور آپ مدظلہ الاقدس کے دائیں طرف سے دھوپ آپ کے چہرہ مبارک پر پڑ رہی تھی۔ تھوڑی دیر میں سورج کی تپش زیادہ ہوگئی اور دائیں طرف سے آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا۔ میں نے بھی محسوس کر لیا کہ دھوپ کی تپش

Marfat.com

آپ مدظلہ الاقدس کو نا گوار گزر رہی ہے اور میں نے خط بناتے ہوئے ہاتھ کو قدرے تیز کر دیا تا کہ کام جلدی ختم کر لوں۔ اسی اثنا میں آپ مدظلہ الاقدس نے اپنا دستِ مبارک اُٹھا کر چہرے کے برابر کیا اور ترچھی نظر سے سورج کی طرف دیکھا۔ آپ مدظلہ الاقدس نے جیسے ہی سورج سے نظر ہٹائی اور ہاتھ کو نیچے کیا تو اچانک سایہ ہو گیا۔ میں نے آسمان کی طرف نظر اُٹھائی تو دیکھا کہ تمام آسمان صاف ہے اور ایک بادل کا ٹکڑا آپ مدظلہ الاقدس کے چہرہ مبارک اور سورج کے درمیان حائل ہو گیا اور سورج کی تپش فوراً کم ہو گئی۔

میں اور دیگر ساتھی حیرت سے ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے۔ میں نے اپنا کام تسلی سے ختم کیا۔ خط کے مکمل ہوتے ہی آپ مدظلہ الاقدس اُٹھے اور اندر جانے لگے۔ جیسے ہی آپ مدظلہ الاقدس کا قدم مبارک گھر میں داخل ہونے والے زینے پر پڑا تو اچانک دھوپ پھر سے پھیل گئی۔ ہم نے دوبارہ آسمان کی طرف دیکھا تو آسمان صاف تھا اور کہیں کوئی بادل موجود نہیں تھا۔

☆ ایک مرتبہ میں نے آپ مدظلہ الاقدس سے التجا کی کہ میرا ایک جاننے والا ایک پریشانی میں مبتلا ہے مہربانی فرمائیں۔ آپ مدظلہ الاقدس نے دریافت کیا تو میں نے بتایا کہ حضور اس شخص کی بیٹی پر ہوائی چیزوں کا بسیرا ہے۔ کئی کئی روز بلکہ مہینہ بھر نہاتی نہیں اور اس کے جسم سے بہت زیادہ بدبو آتی ہے اور یہ کیفیت پچھلے گیارہ سال سے اسی طرح ہے۔ انہوں نے اپنی بیٹی کو بہت سے عاملوں سے دم اور تعویذ وغیرہ کروائے مگر کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ بلکہ حالت مزید خراب ہوتی جا رہی ہے۔ جو کوئی بھی اُس کے کمرے میں جاتا ہے وہ اس کو مارتی ہے اور بُرا بھلا کہتی ہے۔ حتیٰ کہ خاوند کو بھی کمرے میں نہیں آنے دیتی۔ آپ مدظلہ الاقدس مہربانی فرمائیں۔

آپ مدظلہ الاقدس نے فرمایا بلا لو اللہ پاک خیر کرے گا۔ جب اُس بچی کے باپ کو آپکی بارگاہ میں لایا گیا تو آپ مدظلہ الاقدس نے فرمایا کہ بچی پر گندی مخلوق کا سایہ ہے۔ پھر آپ مدظلہ الاقدس نے تعویذ عطا فرمائے اور کہا کہ اللہ پاک خیر کرے گا۔ میں نے تقریباً ایک ہفتہ بعد اُس شخص سے پوچھا تو وہ بہت خوش تھا کہ اُس کی بیٹی اب بالکل ٹھیک ہے اور گیارہ سال سے جو اُس کی

Marfat.com

حالت تھی اب وہ بالکل بدل چکی ہے، گندی مخلوق بھی چلی گئی ہے اور وہ اب پاک صاف رہتی ہے۔

☆☆☆☆☆

محمد ساجد سروی قادری (لاہور)

مجھے بچپن سے ہی ثناء خوانی کا بے حد شوق تھا اور ہر وقت کوئی نہ کوئی نعت لبوں پر جاری رہتی۔ مسلسل نعت پڑھنے کی مشق سے اللہ تعالیٰ نے مہربانی کی اور ثناء خوانی کا فن عطا کر دیا۔

ایک دن سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی کتاب ''حقیقت اسمِ اَللّٰہُ ذات'' پڑھ کر دل میں اسمِ اَللّٰہُ ذات حاصل کرنے کی خواہش پیدا ہوئی اور پھر آپ مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں حاضر ہو کر بغیر بیعت کے ذکر و تصورِ اسمِ اَللّٰہُ ذات حاصل کیا جس کی مشق سے میرے اندر تیزی سے تبدیلی پیدا ہونے لگی۔ آپ مدظلہ الاقدس کی بارگاہ سے عشقِ مصطفیٰ ﷺ کی نعمت ملی۔ میرے تمام تر غلط نظریات کی اصلاح آپ مدظلہ الاقدس کی نگاہِ کامل اور تلقین سے ہوئی۔ میں آپ کی بارگاہ میں کافی عرصہ رہا مگر بیعت نہ کی۔ بیعت سے قبل ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ میں ایک ویرانے میں موجود ہوں اور اس ویرانے سے سیڑھیاں حدِ نظر فضا میں بلند ہیں اور آخری سرے پر دو روشنیاں سفید اور سبز جگمگا رہی ہیں۔ سیڑھیاں مکمل خالی ہیں اور اُن پر کوئی موجود نہیں ہے۔ میرے دل میں ان روشنیوں تک جانے کی خواہش پیدا ہوئی۔ جیسے ہی میں نے پہلے زینے پر قدم رکھا تو نہ جانے کہاں سے ہزاروں کی تعداد میں انسان ان زینوں پر نمودار ہو گئے اور مجھے اوپر جانے سے روک دیا۔ میں اُن سے بحث کرنے لگا کہ مجھے اوپر جانے دو مگر وہ بضد رہے اور اسی حالت میں میری آنکھ کُھل گئی۔

اس خواب کے بعد میں نے آپ مدظلہ الاقدس سے بیعت ہونے کا ارادہ کر لیا۔ آپ مدظلہ الاقدس نے مجھے بیعت فرما کر مستقل طور پر اپنی غلامی کا شرف بخشا۔ اس طرح میں ''محمد ساجد سہروردی'' سے ''محمد ساجد سروری قادری'' ہو گیا۔

Marfat.com

بیعت کے بعد اُسی رات میں نے پھر خواب دیکھا کہ میں ایک وسیع وعریض جگہ پر موجود ہوں جہاں نہ تو کوئی انسان ہے اور نہ ہی کوئی دوسری مخلوق۔ سیڑھیاں فضا میں بلند ہیں اور جس حد تک نظر جاتی ہے وہاں آخری زینے پر مرشد پاک حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس موجود ہیں۔ میں سیڑھیاں چڑھ کر آپ مدظلہ الاقدس کے قدموں تک پہنچ جاتا ہوں۔ آپ مدظلہ الاقدس مجھ سے پوچھتے ہیں ''یہاں کیوں آئے ہو۔'' میں زاروقطار رونے لگا اور عرض کی ''حضور میں آپ کو راضی کرنا چاہتا ہوں۔'' آپ مسکرا دیئے اور فرمایا ''اچھا جی'' اور میرے سر پر پیار دیا اور شانوں پر ہاتھ پھیرا۔

ایک رات خواب میں دیکھا کہ آسمان پر بہت سے ستارے روشن ہیں اور پھر وہ ستارے نیچے کی طرف آتے ہیں۔ ایک چوکور مزار ہے اور اُس کے وسط میں ایک خوبصورت سبز گنبد ہے۔ ستارے اس مزار کے گرد چکر لگاتے ہیں اور پھر اکٹھے ہو کر مزار کے اوپر اسمِ اَللّٰہُ ذات کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ اس اسمِ اَللّٰہُ ذات کی چمک بہت زیادہ ہے۔ یہ دیکھ کر میرے قلب میں ذکرِ اَللّٰہُ جاری ہو جاتا ہے۔ میں اسمِ اَللّٰہُ ذات کو غور سے دیکھتا ہوں اور آنکھیں جھپکتا ہوں۔ جب دوبارہ آنکھیں کھولتا ہوں تو دیکھتا ہوں کہ اسمِ اَللّٰہُ ذات کی جگہ میرے مرشد پاک مدظلہ الاقدس کا چہرہ موجود ہے۔ پھر آنکھیں بند کر کے کھولتا ہوں تو دوبارہ اسمِ اَللّٰہُ ذات وہاں موجود ہوتا ہے۔ پھر اُس اسمِ اَللّٰہُ ذات سے روشنی نکلنا شروع ہو جاتی ہے اور وہ اسمِ اَللّٰہُ ذات میری طرف بڑھنے لگتا ہے۔ میں گھبرا کر پیچھے کی طرف قدم اٹھاتا ہوں۔ میرے پیچھے مرشد پاک حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس موجود ہوتے ہیں اور فرماتے ہیں ''ساجد بیٹا ڈرتے کیوں ہو'' اور مجھے پکڑ کر آگے کرتے ہیں اور وہ اسمِ اَللّٰہُ ذات میرے وجود میں آ کر جذب ہو جاتا ہے۔

ایک مرتبہ میں حضور مرشد پاک مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں موجود تھا۔ آپ نے خاص مہربانی فرمائی اور حکم دیا ''ساجد بیٹا آپ اشعار لکھنا شروع کریں۔'' میں نے کہا ''انشاء اللہ حضور آپ مہربانی فرمائیں۔'' حضور مرشد پاک کے اس حکم پر سوچ میں پڑ گیا کہ میرا تعلق تو صرف اشعار پڑھنے تک

Marfat.com

ہے، لکھوں گا کیسے۔ مگر پھر یہ سوچ کر مطمئن ہو گیا کہ حضور مرشد پاک مدظلہ الاقدس نے حکم دیا ہے تو خود ہی مہربانی فرمائیں گے۔ میں نے تھوڑی سی ظاہری کوشش کی اور قلم اور کاغذ لے کر بیٹھ گیا اور باطنی طور پر آپ مدظلہ الاقدس سے عرض کی کہ مہربانی فرمائیں۔ حضور مرشد کریم کی نظرِ فیض شاملِ حال رہی اور ایک حمد باری تعالیٰ اور ایک نعت لکھ کر آپ کی بارگاہ میں پیش کر دی۔ آپ مدظلہ الاقدس نے اس کی اصلاح فرما دی اور چند ضروری باتیں اس علم کے حوالے سے بتائیں اور پھر آہستہ آہستہ اپنی نظرِ کامل سے اس علم کو مجھ عاجز پر کھول دیا۔

اب میں لکھنے بیٹھتا ہوں تو اشعار کی اس قدر آمد ہوتی ہے کہ بعض دفعہ سمجھ میں نہیں آتا کہ کون سے اشعار پہلے لکھوں اور کون سے بعد میں اور اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ میں کوئی حمد، نعت یا بیت لکھ رہا ہوتا ہوں کہ اچانک کسی دوسری حمد، نعت یا بیت کا نزول ہونا شروع ہو جاتا ہے اور پہلی تحریر درمیان میں رہ جاتی ہے اور ایک نئی حمد، نعت یا بیت قلم سے کاغذ پر بکھر جاتا ہے۔

قبلہ کعبہ مرشد سوہنا مرشد سوہنا
وحدت دا دریا اے سوہنا مرشد سوہنا

ھُو دا جامہ پا کے آیا
کفر و شرک نوں آ کے مٹایا
نال نگاہ دے پاک بناوے مرشد سوہنا
عاشقاں نوں دیدار کراوے مرشد سوہنا

ھُو نوں سانواں وچ چلاوے
تصور اسمِ ذات خوب جماوے
الف تے میم نوں کھول وکھاوے مرشد سوہنا

Marfat.com

اکسیر نظر جد جس تے پاوے
پَل وچ وصل وصال کراوے
یگانہ کامل مرد بناوے مرشد سوہنا

کامل اکمل مکمل عالم ہادی
ہر اِک صفت ہے خدا دی
راز حقانی کھول وکھاوے مرشد سوہنا

رب دا مظہر مرشد جانی
اے چہرہ للّٰہ خاص نشانی
مجرم نوں محرم یار بناوے مرشد سوہنا

رکھ لے یقین ایمان کامل ساجد
مرشد نور اللہ دا ساجد
شک تے دوئی دور ہٹاوے مرشد سوہنا

☆☆☆☆☆

محمود احمد سروری قادری (لاہور)

میرا نام محمود احمد ہے اور میں لاہور کا رہائشی ہوں۔ میرا تعلق قادیانی گھرانے سے تھا۔ اللہ پاک نے لڑکپن سے ہی میرے دل و دماغ میں یہ بات بٹھا دی تھی کہ کچھ تو غلط ہے جو ہمارے عقیدہ کو ہمیشہ برا کہا جاتا ہے اور قرآن کے مطابق نبی آخر زمان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ہیں۔ اپنے عقائد کی درستگی کی نیت سے کسی کامل شیخ کی تلاش میں مصروف رہا۔ اولیا کرام سے محبت وانس تھا۔

Marfat.com

حضرت سلطان باھُوؒ کا مندرجہ ذیل پنجابی بیت کسی دوست سے سنا تو گمان پختہ ہو گیا کہ مرشد کامل تو واقعی ہی ایسا ہونا چاہیے جو مرید کو نگاہِ کامل سے درست کر دے۔

کامل مرشد ایسا ہووے، جیہڑا دھوبی وانگوں چھٹے ھُو
نال نگاہ دے پاک کریندا، وچ بجی صبون نہ گھتے ھُو
میلیاں نوں کر دیندا چٹا، وچ ذرا میل نہ رکھے ھُو
ایسا مرشد ہووے باھُوؒ، جیہڑا لوں لوں دے وچ وسے ھُو

حق کی تلاش کا یہ سفر کافی لمبا تھا۔ اس دوران بُری صحبت کا شکار ہو گیا اور نشہ و سگریٹ کی لت پڑ گئی اور چین سموکر (Chain Smoker) بن گیا۔ ایک مرتبہ کسی محسن کے حوالہ سے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی کتاب ''حقیقتِ اسمِ اَللّٰہُ ذات'' پڑھنے کے لیے ملی۔ پڑھتے ہی منزل نظر آتی ہوئی محسوس ہوئی اور میں نے آپ مدظلہ الاقدس سے رابطہ کیا۔ پہلی ملاقات طویل ہوئی۔ میں نے دل کی تسلی کی خاطر بہت سے سوال کیے۔ آپ مدظلہ الاقدس نے تسلی بخش جواب دیئے۔ میں نے بیعت کے لیے عرض کی تو آپ مدظلہ الاقدس نے کچھ دن بعد بیعت کرنے کا فرمایا اور حضرت سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کے ابیات کی کتاب عطا فرمائی جو آپ مدظلہ الاقدس کی ہی ترتیب و تحقیق تھی۔ میں نے کتاب پڑھنی شروع کی تو نشہ و سگریٹ اور بری صحبت سے صرف سات دن میں دلی نفرت پیدا ہو گئی اور جب میں دوبارہ آپ مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں بیعت کے لیے حاضر ہوا تو ان بری عادات سے نجات پا چکا تھا۔ آپ مدظلہ الاقدس نے صرف ایک ہی ملاقات میں اپنی نگاہِ کرم سے بری عادات سے نجات عطا فرما دی اور بیعت سے قبل ہی میرے گمان کو درست کر دکھایا۔

اللہ کی مہربانی سے مجھے آپ مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت کرنے والے اوّلین مریدین میں شامل ہونے کی سعادت حاصل ہے۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

محمد راشد گلزار سروری قادری (لاہور)

میرا نام محمد راشد گلزار ہے۔ ہمارے گھر میں ماحول کافی مذہبی ہے۔ میرے والدین ہم سب بھائی بہنوں کو سختی کے ساتھ دین پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کرتے جس کی وجہ سے سکول لائف سے ہی اکثر بیعت ہونے کے متعلق سوچتا تھا لیکن ساتھ ہی دل میں یہ خواہش بھی تھی کہ بیعت وہاں ہونا چاہے جہاں مرید کو مرشد کی صحبت بھی حاصل ہو۔ مَیں درباروں اور ذکر و میلاد کی محفلوں میں باقاعدگی سے جانے لگا۔ باقاعدگی سے نمازیں، روزے ادا کرتا جن سے وقتی طور پر تو دلی سکون میسر آ جاتا مگر بعد میں پھر وہی بے چینی واپس لوٹ آتی۔ مجھے جب بھی سکول سے چھٹی ہوتی یا کوئی دوست یا جاننے والا کسی دربار یا محفل پر جانے کے لیے کہتا میں اسی وقت اس کے ساتھ وہاں جانے کی ہامی بھر لیتا۔ اس دوران میں نے کئی بار بیعت ہونے کی کوشش کی لیکن کہیں بیعت نہ ہو سکا۔

میرے بہنوئی محمد یٰسین سروری قادری شبیہِ غوث الاعظم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے بیعت ہیں۔ انہوں نے اسمِ اَللّٰہُ ذات اور اس کے ذکر و تصور کے متعلق تفصیل سے بتایا اور ساتھ ہی ماہنامہ سلطان الفقر کے چند شمارے بھی مطالعہ کے لیے دیئے۔

حضور مرشد کریم سلطان العاشقین شبیہ غوث الاعظم حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے مغرب کی نماز کے بعد خانقاہ تشریف لانا تھا۔ میں مغرب کی نماز سے تقریباً کچھ دیر پہلے ہی خانقاہ پہنچ گیا۔ جب آپ مدظلہ الاقدس چلتے ہوئے آ رہے تھے میں نے آپ مدظلہ الاقدس کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھا تو وہ نور کی طرح چمک رہا تھا۔ ریش مبارک آپ کے چہرہ مبارک پر اس قدر چمک رہی تھی کہ ایسا منظر میں نے آج سے پہلے کہیں نہیں دیکھا تھا۔

آپ مدظلہ الاقدس سے بیعت کے بعد میں نے باقاعدگی سے دن میں دو بار ذکر و تصور شروع کر دیا اور چلتے پھرتے بھی ذکر و تصور کرتا رہتا اور مرشد پاک کی بارگاہ میں باقاعدگی سے حاضر بھی ہونے لگا۔ ایک دن نمازِ عشاء کے بعد اسمِ اَللّٰہُ ذات کا تصور کر کے سویا ہی تھا کہ خواب میں دیکھا

Marfat.com

کہ آسمان پر اسمِ اَللّٰہُ ذات آفتاب کی طرح روشن ہے۔ اسمِ اَللّٰہُ ذات کی روشنی سے آسمان نور کی طرح چمک رہا ہے۔ جس کے بعد مجھے اس بات کا یقین ہوگیا کہ میرا مرشد ہی کامل ہے۔

مطمئن ہونے کے بعد میں خانقاہ نشینوں میں شامل ہوگیا۔ آپ مدظلہ الاقدس نے مہربانی فرمائی اور ماہنامہ سلطان الفقر لاہور کے مضامین ٹائپ کرنے کی ذمہ داری دی جو میرے لیے باعثِ سعادت رہی۔ میرے گھر کے تمام افراد بھی بیعت ہوگئے۔ تعلیم مکمل ہوچکی تھی اور ملازمت نہیں تھی اس وجہ سے گھر کے افراد بھی کافی فکرمند تھے اور میں بھی کافی پریشان تھا۔ آپ مدظلہ الاقدس نے میری یہ باطنی کیفیت جان لی اور نظرِ کرم فرمائی۔ اچھی ملازمت بھی مل گئی جو صرف آپ مدظلہ الاقدس ہی کی مہربانی ہے۔

☆☆☆☆☆

محمد اکرم عزیز سروری قادری (لاہور)

کافی عرصہ سے تلاشِ حق میں تھا اور مرشد کامل اکمل کا متلاشی تھا۔ کسی جاننے والے کے ذریعے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں پہنچا۔ آپ مدظلہ الاقدس کو دیکھ کر ایسا لگا کہ میری تلاش ختم ہوگئی ہے۔

بیعت کے بعد اسمِ اَللّٰہُ ذات کا ذکر و تصور کیا اور سو گیا۔ آدھی رات کو میری آنکھ کھلی اور میں نے حالتِ کشف میں باطنی طور پر دیکھا کہ آقا پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے ہیں اور ساتھ مرشد کریم سلطان العاشقین سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس ہیں اور اُن کے ساتھ سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں۔ میرا گھر خوشبوؤں سے معطر تھا۔ ایسی دلفریب خوشبو میں نے پہلے کبھی نہیں محسوس کی تھی۔ یہ تینوں ہستیاں ایک تخت پر تشریف لائیں تھیں اور اپنی زیارت کروائی۔

☆ ایک مرتبہ میں ایک مشہور سیاسی شخصیت کے اہلِ خانہ کی سیکورٹی پر مامور تھا۔ اس دِن مجھے حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کے عرس پاک کے سلسلے میں اپنے مرشد پاک حضرت سخی سلطان محمد

Marfat.com

نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی منعقد کردہ تقریب میں جانا تھا۔ میں ایک پولیس والا ہوں اور میرے ساتھی اہلکار اولیا کرام کے خلاف تھے۔ انہوں نے میرا مذاق اڑایا اور کہا کہ تم ڈیوٹی چھوڑ کر تو اب نہیں جا سکتے اگر تمہارا مرشد کامل ہے تو وہ تمہیں خود بلائے گا۔ میں نے باطنی طور پر اپنے مرشد پاک سے عرض کی کہ حضور عزت آپ کے ہاتھ میں ہے مجھے بلا لیں۔ پندرہ منٹ بعد ہی اندر سے آرڈر آ گئے کہ چھٹی کرو۔ میرے ساتھی اہلکار حیران رہ گئے اور اقرار کیا کہ واقعی تمہارا مرشد کامل اکمل ہے۔

☆☆☆☆☆

محمد مقبول سروری قادری (لاہور)

میں سرکاری ملازم ہوں۔ میری ڈیوٹی روزانہ میرے افسر کے بچوں کو گھڑ سواری کی مشق کرانے کی تھی اور اتوار کے روز میری چھٹی ہوتی تھی۔ ایک مرتبہ میرے افسر نے مجھے اتوار کو ڈیوٹی کے لیے بلایا تو میں سوچ میں پڑ گیا کہ اتوار کے روز تو مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس سے ملاقات کے لیے جانا ہوتا ہے۔ میں نے دل میں عرض کی کہ حضور مہربانی فرمائیں۔ کچھ دیر بعد سینئر انچارج کا فون آیا کہ بچے کہہ رہے ہیں کہ وہ اتوار کے روز مصروف ہیں اس لیے آج ہفتہ کے روز ہی گھڑ سواری کی مشق کریں گے۔ میں نے باطنی طور پر حضور مرشد کریم کا شکریہ ادا کیا۔ میرے سینئر کی زبان سے بھی بے ساختہ یہ الفاظ نکلے کہ بھائی مقبول آپ کے مرشد کامل اکمل ہیں۔

☆ ایک مرتبہ پھر ایسا ہوا کہ اتوار کے روز مجھے ڈیوٹی کے لیے کہا گیا اور اس بات پر انچارج سے میری تکرار ہو گئی کہ اتوار کے روز میں دستیاب نہیں ہوں۔ اس دوران سینئر آفیسر کا فون آیا کہ مقبول کو میرے پاس بھیجو۔ میں جب سینئر آفیسر کے دفتر پہنچا تو اس نے مجھے ایک کام کے سلسلے میں فیصل آباد روانہ کر دیا۔ میں ایک ہی رات وہ کام مکمل کر کے لاہور واپس پہنچ گیا اور اتوار کے روز حضور مرشد کریم کی بارگاہ میں حاضری دی۔ یہ سب میرے مرشد پاک کی مہربانی اور نظرِ کرم ہے۔

Marfat.com

محمد ضیاء الحق بھٹی سروری قادری (پتوکی)

میں جس علاقہ میں رہتا ہوں یہاں ہر انسان نے اپنی زندگی کے دو اہم مقصد بنائے ہوئے ہیں، ایک روزی روٹی کمانا اور دوسرا علاقائی سیاست میں بڑھ چڑھ کا حصہ لینا۔ میں نے بھی زندگی کے 40 سال اسی مقصد میں صرف کر دیئے۔ ایک دن نماز پڑھنے کے لیے مسجد میں گیا تو سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے مریدین کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے قرب و وصال اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری کی دعوت ملی جس نے میرے دل کو اپنی طرف مائل کر لیا۔ میں لاہور آ کر آپ مدظلہ الاقدس کے دست بیعت ہو گیا۔ آپ مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے زندگی کا مقصد ہی بدل گیا۔ عشق و محبت سے آپ مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں حاضری دینے لگا۔ آپ مدظلہ الاقدس کی گفتگو اور محبت سے قلب و ذہن کی اصلاح ہوئی۔ ایک مرتبہ میری زوجہ نے خواب میں دیکھا کہ ایک محفل لگی ہوئی ہے اور آپ مدظلہ الاقدس تشریف فرما ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس مجھے بلاتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ آپ کی ہمارے دل میں بڑی قدر ہے اور کوئی ذمہ داری دیتے ہیں جو میری زوجہ نہ سمجھ سکیں اور ان کی آنکھ کھل گئی۔ انہوں نے مجھے خواب سنایا مگر مجھے سمجھ نہ آئی۔ پانچ دن بعد آپ مدظلہ الاقدس سے ملاقات کے لیے لاہور آیا۔ جب آپ مدظلہ الاقدس سے ملاقات ہوئی تو آپ نے مجھے موضع میالکے اور گبہ فاضل میں علاقائی تحریک دعوتِ فقر کا سرپرست مقرر فرما دیا اور مجھے اپنی زوجہ کا خواب یاد آ گیا۔ آپ مدظلہ الاقدس کی غلامی میری زندگی کا اہم سرمایہ ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس نے میری بے معنی مقاصد پر مبنی زندگی کو قربِ الٰہی جیسا عظیم مقصد عطا فرمایا۔ اللہ پاک سے میری دعا ہے کہ ہمیشہ مرشد کریم کے ساتھ جوڑے رکھے اور ان کو شاد و آباد رکھے۔ (آمین)۔ ذکر و تصور اسم اَللّٰہُ ذات سے سب حجابات دور ہو گئے۔ آج میں اپنے علاقے کے لوگوں کو سیاست، کھیل کود، فضول قصے کہانیوں میں الجھا ہوا دیکھتا ہوں تو دل چاہتا ہے کہ ان کو بھی زندگی کا اصل مقصد سمجھاؤں جو کہ آپ مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں آنے کے بعد ہی مجھے سمجھ آیا۔

Marfat.com

ناصر مجید سروری قادری (ڈسکہ۔حال مقیم اسلام آباد)

میں اپنے مرشد کریم شبیہ غوث الاعظم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن سروری قادری مدظلہ الاقدس سے بیعت کرنے سے پہلے ایک جعلی و ناقص پیر کے چنگل میں پھنسا ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے میں اس کے چنگل سے نکل کر آپ مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں پہنچا اور بغیر بیعت کے اسمِ اَللّٰہُ ذات حاصل کیا۔ میرے تین لاکھ پچیس ہزار روپے اس ناقص پیر کے پاس تھے جو اس نے شراکتی کاروبار اور بیرون ملک لے جانے کا جھانسا دے کر مجھ سے اینٹھ رکھے تھے اور میرے مانگنے پر بھی واپس نہ دے رہا تھا۔ آخر میں نے تقاضا کرنا چھوڑ دیا اور معاملہ اللہ کے سپرد کر دیا۔ جب میں نے باقاعدہ آپ مدظلہ الاقدس کی بیعت کرنے کی نیت کی تو اس جعلی پیر نے میرے تقاضے کے بغیر مجھے دو لاکھ پچیس ہزار نقد کسی کے ہاتھ بھیجے اور ایک لاکھ کا چیک مجھے خود دیا۔ مجھے یقین ہو گیا آپ مرشد کامل اکمل ہیں جو ہمارے ہر حال سے نہ صرف واقف ہیں بلکہ ہر مشکل میں ہماری مدد فرمانے والے بھی ہیں۔

☆☆☆☆☆

محمد شعیب ارشاد سروری قادری (خانپور۔حال مقیم لاہور)

ایک دفعہ میں پیر سیّد محمد عبداللہ شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے محل پاک سے اپنے مرشد کریم حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے ساتھ واپس آ رہا تھا اور آپ مدظلہ الاقدس کی گاڑی میں ہی سفر کر رہا تھا کہ اچانک میری طبیعت خراب ہو گئی اور میں نے دوسرے ساتھیوں سے سرگوشی میں کہا کہ گاڑی رکواؤ میری طبیعت خراب ہو گئی ہے۔ لیکن ان ساتھیوں نے کہا کہ ہم ساہیوال جا کر رکیں گے تم حوصلہ رکھو۔ میری حالت برداشت سے باہر ہو گئی تو میں نے دل میں ہی حضور مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس سے اپنی طبیعت کے بارے میں دعا کی تو مرشد پاک نے چند لمحوں بعد ہی ساتھیوں سے فرمایا کہ فوراً گاڑی رکواؤ ہم نے فریش ہونا ہے اور ہمارے بیٹے کی طبیعت خراب ہو رہی ہے اس کی طبیعت بھی بہتر ہو جائے گی۔

Marfat.com

ایک دن میری طبیعت بڑی بے چین تھی۔ میری چھٹی حس مجھے کہہ رہی تھی کہ کوئی بڑی مصیبت یا آفت آنے والی ہے۔ تین چار دن اسی کشمکش میں رہا اور پھر میں نے اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کر دیا۔ رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے پاؤں میں لوہے کی سلاخ لگی ہے اور میرا پاؤں بُری طرح زخمی ہو گیا ہے۔ میں نیند میں بھی اپنا پاؤں ہلا نہیں پا رہا تھا اور ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ سارا بستر خون سے بھر گیا ہے۔ جب صبح بیدار ہوا تو بڑی احتیاط سے پاؤں ہلایا کیونکہ میرے ذہن میں یہی تھا کہ میرا پاؤں حقیقتاً زخمی ہو گیا ہے لیکن میرا پاؤں بالکل صحیح تھا البتہ کچھ دیر اس کا اثر ضرور محسوس ہوتا رہا۔ جب مرشد کریم سے اس خواب کا ذکر کیا تو آپ مدظلہ الاقدس نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے خواب کے ذریعے کسی بڑی مصیبت کو گزار دیا ہے۔

میں نے یہ بات سن رکھی تھی کہ غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ اپنے طالب مرید کی تقدیر میں لکھی کسی بڑی آفت یا مصیبت سے اسے خواب میں ہی گزار دیتے تھے اور ظاہری زندگی میں اسے اس مصیبت سے بچا لیتے تھے۔ میرے مرشد کامل جو شبیہِ غوث الاعظم ہیں، نے بھی مجھ پر اسی طرح مہربانی فرمائی اور ظاہری زندگی میں آنے والی کسی بڑی مصیبت کو خواب میں ہی گزار کر مجھے بچا لیا۔

☆☆☆☆☆

منصور قیصر سروری قادری (شاہ پور صدر ضلع سرگودھا)

اگست 2015ء میں شبیہِ غوث الاعظم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے ہاتھ پر بیعت ہوا۔ بیعت سے قبل میں بہت گمراہ کن زندگی گزار رہا تھا اور بُری صحبت میں پھنس چکا تھا۔ صاحبِ جائیداد ہونے کے باوجود مالی حالات بہت خراب تھے۔ کوئی ذریعہ معاش نہ تھا۔ نہ ہی ذاتی چھت تھی، میرے رویہ سے میرے والدین بھی خوش نہ تھے۔ میں دنیا کے اندھیروں میں بھٹک رہا تھا لیکن آپ مدظلہ الاقدس سے بیعت کے بعد میری زندگی بدل گئی۔ تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات کی تجلیات نے نہ صرف میری بلکہ میرے پورے گھرانے کی مشکلات کو دور کیا۔

Marfat.com

آہستہ آہستہ میں مرشد پاک شبیہ غوث الاعظم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی مہربانی اور تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات کی مشق سے بُری صحبت سے دور ہوتا گیا اور اللہ سے لگاؤ ہونے لگا۔ آپ مدظلہ الاقدس نہایت مہربان، رحیم اور شفیق ہیں۔

مجھ عاجز کی دعوت پر آپ مدظلہ الاقدس 19 اپریل 2016ء کو شاہ پور صدر تبلیغی دورے پر تشریف لائے۔ آپ مدظلہ الاقدس کے اس شہر میں پہلے دورے پر ہی طالبانِ مولیٰ کی کثیر تعداد آپ کے دستِ اقدس پر بیعت ہوئی۔ جیسے ہی آپ مدظلہ الاقدس کے قدم مبارک ہمارے گھر پر پڑے ہمارے گھر میں خیر و برکت کی بارش شروع ہوگئی۔ چند دنوں بعد ہی ہم اس قابل ہو گئے کہ اپنا گھر تعمیر کروا سکیں۔ یہ گھر تعمیر کرواتے ہوئے ہماری نیت یہی تھی کہ ہمارے مرشد پاک جب بھی تبلیغی دورے پر شاہ پور صدر تشریف لائیں تو ہم ان کی اور ان کے ہمراہ آنے والے ساتھیوں کی مہمانداری اچھے طریقے سے کر سکیں اور انہیں یہاں کچھ دن ٹھہرا بھی سکیں۔ یہ گھر جو خالصتاً سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی مہمانداری کی نیت سے بن رہا ہے اس قدر بابرکت ثابت ہوا کہ جس جس نے اس کی تعمیر میں حصہ لیا اس کی دلی مرادیں پوری ہو گئیں۔ گھر کا آرکیٹیکٹ عمر فاروق اولادِ نرینہ سے محرم تھا اسے اللہ نے بیٹے سے نوازا، ایک اور کاریگر جس کے مالی حالات بہت خراب تھے' اس کے حالات سنور گئے۔ میری دعا ہے کہ اللہ پاک آخری دم تک مجھے میرے مرشد پاک کی غلامی نصیب فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆☆

تیمور قیصر سروری قادری (شاہ پور صدر ضلع سرگودھا)

میں دنیا کے لوگوں کی طرح پریشانیوں اور مشکلات کا شکار تھا۔ صاحبِ جائیداد ہونے کے باوجود نہ اپنا گھر تھا نہ کوئی ذریعہ معاش، ہر وقت مستقبل کی فکر میں پریشان رہتا۔ نماز روزہ سب ادا کرتا لیکن سکون نہ ملتا تھا۔ اولیا اللہ سے مجھے پہلے ہی بہت عقیدت تھی اور مجھے یقین تھا کہ ان کی بارگاہ میں سکون ملتا ہے۔ بیعت سے ایک روز قبل 9 رجب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی ولادت والی رات

Marfat.com

مجھے فقر کے بادشاہ حضرت سخی سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ کے روضے کی خواب میں زیارت ہوئی جس کے اندر سے 'ھُوْ' کی آواز سنائی دی اور بغداد شریف کی طرف اپنے مرشد کریم آفتابِ فقر شبیہِ غوث الاعظم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کا چہرہ مبارک دستار مبارک پہنے ہوئے نظر آیا۔ پہلے مجھے سمجھ نہ آئی کہ یہ نورانی چہرہ کس کا ہے' میں کشمکش میں تھا۔ میں نے یہ سب اپنی ہمشیرہ آمنہ کاشان جو پہلے ہی فقر کے راستہ پر ہیں، کو بتایا تو انہوں نے مجھے بیعت کا مشورہ دیا۔ میں یکم مارچ 2015ء اپنی ہمشیرہ کے ہمراہ لاہور آیا اور جب میری نظر آفتابِ فقر شبیہِ غوث الاعظم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے چہرہ مبارک پر پڑی تو دیکھتے ہی مجھے یقین ہو گیا کہ یہ تو وہی چہرہ مبارک ہے جو 9 رجب کی رات بغداد شریف کی جانب مجھے دکھائی دیا۔ پھر میں بیعت ہوا اور مجھے یقین ہو گیا کہ یہی مرشد کامل اکمل ہیں جن کی روح کو تلاش تھی۔ بیعت کے بعد مجھے ایک عجیب سا روحانی سکون ملا جو پہلے میں نے اپنی ساری زندگی میں کبھی محسوس نہ کیا تھا۔ مجھے مرشد پاک شبیہِ غوث الاعظم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس سے ذکر و تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات ملا جس کی برکت سے میرے گھر میں رحمتیں برسنے لگیں۔ پھر کثرتِ ذکر یاھو سے میرے دائیں ہاتھ پر اللہ لکھا ہوا نمودار ہوا اور آہستہ آہستہ میری زندگی خوشیوں سے بھر گئی۔ جن چیزوں کے پیچھے میں بھاگتا تھا وہ خود بخود مرشد پاک کی مہربانی سے ملتی گئیں۔ مرشد پاک کے بغیر زندگی ادھوری ہے اور اگر سب دنیاوی نعمتیں مل بھی جائیں تو مرشد کے بغیر روح پیاسی ہے۔ روح کی پیاس صرف مرشد کے ملنے سے پوری ہوئی۔ مرشد پاک نے اپنی نگاہِ کرم سے میری فطرت کو بھی بدل ڈالا۔ میرا غصہ، پریشانی اور بہت سی بُری عادات ذکر و تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات سے جاتی رہیں۔ میری فطرت میں یہ تبدیلی میرے والدین نے بھی محسوس کی۔ میرا یہ ماننا ہے کہ بنا مرشد کامل اکمل ہم اپنی بُری عادات پر کبھی قابو نہیں کر سکتے، نہ شیطان سے پیچھا چھڑا سکتے ہیں اور نہ ہی اللہ کا قرب حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ سب صرف مرشد کامل اکمل کی بدولت ہی ممکن ہے۔

Marfat.com

محمد ظفر اقبال سروری قادری (جہلم)

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی طرف سے 10 مارچ 2009ء (12 ربیع الاول) میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پروگرام میں شرکت کی دعوت ملی تو میں فوراً جہلم سے لاہور کے لیے روانہ ہوا اور میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محفل پاک میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی۔ پروگرام کے اختتام پر جناب حضور مرشد پاک مدظلہ الاقدس سے ملاقات کی سعادت نصیب ہوئی تو بیعت کی درخواست کی۔ جناب قبلہ حضور مرشد پاک مدظلہ الاقدس نے میری درخواست قبول فرمائی اور بیعت کے بعد سلطان الاذکار ھُو وتصورِ اسمِ اَللّٰہُ ذات عطا فرمایا۔

ایک رات ذکر وتصور کرنے کے بعد سو گیا تو خواب میں دیکھتا ہوں کہ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس تشریف لائے ہیں۔ وہ میرا ہاتھ پکڑ کر کہتے ہیں ''آؤ تمہیں اسمِ اَللّٰہُ ذات دکھائیں''۔ وہ مجھے بلندی کی طرف لے کر جا رہے ہیں۔ ایک مقام پر پہنچ کر وہ مجھے کہتے ہیں کہ اوپر دیکھو۔ جب میں اپنی نگاہ اوپر اٹھاتا ہوں تو اسمِ مُحَمَّدٌ چمکتا ہوا نظر آتا ہے۔ اسمِ مُحَمَّدٌ دیکھ کر میں اپنے انگوٹھے چومتا ہوں۔ پھر وہ مجھے مزید بلندی کی طرف لے جاتے ہیں۔ آگے دیکھتا ہوں کہ ہر طرف اسمِ اَللّٰہُ ذات روشن ہے۔ ان میں سے ایک اسمِ اَللّٰہُ ذات بہت زیادہ بڑا اور روشن ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس مجھے کہتے ہیں کہ اب تم اسمِ اَللّٰہُ ذات کا دیدار کرو۔ اس کے بعد ہم آگے کی طرف بڑھتے ہیں۔ ہم فضا میں محوِ سفر ہیں۔ نیچے کی جانب نظر جاتی ہے تو دیکھتا ہوں کہ سرسبز و شاداب اونچے اونچے درخت ہیں۔ جب ہم نیچے اترتے ہیں تو وہ باغات تھے جہاں بہت سے مرد اور عورتیں جمع تھیں۔ جب لوگوں نے میرے ساتھ آپ مدظلہ الاقدس کو دیکھا تو آپ کی طرف یہ کہتے ہوئے دوڑ پڑے ''سلطان باھو آ گئے۔''

آنکھ کھلنے پر میری عجیب حالت تھی۔ میرے جسم پر کپکپی طاری تھی۔ جب طبیعت سنبھلی تو وقت دیکھا۔ یہ وقت فجر کی اذان سے پہلے کا تھا۔ اسی کیفیت کو لیے میں مسجد کی طرف چل پڑا۔ آج اتنا عرصہ گزر جانے کے باوجود میں اس خواب اور اس کی کیفیت کو بالکل نہیں بھولا۔ کچھ عرصہ

Marfat.com

بعد حضور مرشد پاک مدظلہ الاقدس سے ملاقات ہوئی تو میں نے اپنا خواب سنایا۔ آپ مدظلہ الاقدس نے خواب کے متعلق فرمایا ''اس خواب کی حقیقت آپ کو کچھ عرصہ بعد معلوم ہو جائے گی۔''

مجھ عاصی پر قبلہ حضور مرشد پاک مدظلہ الاقدس نے مزید مہربانی فرمائی اور مجھے اسم محمدؐ عطا فرمایا۔ حضور مرشد پاک مدظلہ الاقدس کی اس مہربانی پر خوشی کی انتہا نہ رہی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اُن کی تعلیمات اور نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ (آمین)

☆☆☆☆☆

مرزا سلیمان سروری قادری (گجرات۔ حال مقیم لاہور)

ایک مرتبہ میں نے اپنے نانا جی سے پوچھا کہ صراطِ مستقیم کیسے حاصل کیا جائے تو انہوں نے کہا کہ اللہ پاک سے سوال کرو وہ ضرور صراطِ مستقیم کی طرف تمہاری رہنمائی فرما دے گا۔ میں کافی عرصہ اھدنا صراط المستقیم کا ورد کرتا رہا اور اللہ پاک سے رہنمائی کی التجا کرتا رہا۔ ایک دن خواب میں دیکھا کہ میں صحرا میں ہوں اور میرا اپنا وجود میرے سامنے مٹی میں لوٹ پوٹ ہو رہا ہے۔ اس کی تعبیر نانا جی نے بتائی کہ وہ تمہارا نفس تھا جو مٹی میں دیکھا۔ اللہ پاک نے تمہاری دعا سن لی ہے اب اللہ پاک کے اشارے کا انتظار کرو۔

پھر کچھ دن بعد اتفاق سے ایک مہربان دوست کے ساتھ دربار حضرت سلطان باھُوؒ پر حاضری کا موقع ملا۔ وہاں میرے دل پر رقت طاری ہوگئی، میں نے رو رو کر اپنے دل کی کیفیت حضرت سلطان باھُوؒ سے بیان کی اور رہنمائی کی التجا کی۔ گھر واپس آ کر نانا جی کو سارا واقعہ بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ اگر تمہاری طلب سچی ہے تو حضرت سلطان باھُوؒ اپنے روحانی وارث کی طرف ضرور تمہاری رہنمائی کریں گے۔ پھر ان کا دامن تھام لینا اور خود کو ان کے حوالے کر دینا۔

کچھ دن بعد انٹرنیٹ پر حضرت سلطان باھُوؒ کی ویب سائٹ ''سلطان الفقر'' نظر سے گزری، میں نے رابطہ کیا اور دیئے گئے پتے پر پہنچ گیا۔ دل بہت خوش تھا۔ جب میری پہلی نظر

Marfat.com

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے چہرہ اقدس پر پڑی تو میرے دل نے مجھ سے کہا کہ ان کو زندگی میں پہلی دفعہ دیکھا ہے لیکن پتا نہیں کیوں یہ چہرہ کچھ جانا پہچانا سا لگتا ہے۔ وضو کر کے بارگاہِ اقدس میں پہنچا اور بیعتِ توبہ وتقویٰ کی سعادت حاصل کی۔ بیعت کے بعد مجھے اپنا آپ بہت ہلکا سا محسوس ہونے لگا۔ گھر واپس آ کر حضور مرشد پاک کے بتائے ہوئے طریقے سے اسمِ اَللّٰہُ ذات کا تصور کیا اور سو گیا۔

رات کو خواب میں دیکھا کہ میں آسمانوں کی بلندیوں سے بھی اوپر پرواز کر رہا ہوں اور مٹی کے بنے مشکلات کے کچھ محل میرے سامنے ہیں۔ میں ہاتھ سے مشکلات کے محل گراتا جاتا ہوں، بالآخر تمام محل گرا دیئے تو میں نیند سے جاگا اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس نے میری مرشد کامل اکمل کی طرف رہنمائی فرما دی جنہوں نے اپنے باطنی تصرف سے میری ان مشکلات سے مجھے نجات عطا کر دی جو مستقبل میں میری روحانی ترقی کی راہ میں رکاوٹ بننے والی تھیں۔

میں نے روزانہ باقاعدگی سے اسمِ اَللّٰہُ ذات پڑھنا شروع کر دیا۔ اسمِ اَللّٰہُ ذات میں مجھے حضور سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کا چہرہ نظر آیا جس سے مجھے عین الیقین ہو گیا کہ میرا مرشد کامل اکمل صاحب مسمّٰی جامع نور الہدیٰ ہے۔ میں نے یہ مشاہدہ ہونے پر اللہ پاک کا لاکھ لاکھ شکر ادا کیا جس نے میری صراطِ مستقیم کی طرف رہنمائی فرمائی۔

بیعت ہونے کے بعد مرشد پاک نے مجھے کبھی تنہا نہیں چھوڑا، مجھے ہر وقت اپنے دل میں ان کی موجودگی کا احساس ہوتا ہے۔ کچھ عرصہ پہلے میری والدہ کو اچانک برین ہیمبرج ہو گیا، ڈاکٹر نے کہا کہ زندہ بچنے کے بہت کم امکانات ہیں میں بہت پریشان ہوا، ایک تو والدہ کی اچانک طبیعت خراب اور میرے پاس اتنی رقم بھی نہیں تھی کہ ان کا علاج کروا سکوں۔ میں ہسپتال میں بہت رویا اور باطن میں مرشد پاک سے التجا کی کہ میری مشکل آسان ہو جائے۔ روتے روتے آنکھیں بند کیں تو مرشد پاک کا مسکراتا ہوا چہرہ میری آنکھوں کے سامنے آیا اور دل کو جیسے قرار آ گیا۔ اسی دن میرا ایک دوست مجھے ملنے آیا جس نے کچھ عرصہ پہلے کچھ رقم مجھ سے بطور قرض لی تھی اور بار بار

Marfat.com

اصرار کے باوجود واپس نہیں کر رہا تھا۔ اس نے وہ رقم مجھے واپس دے دی جس سے میری والدہ کے علاج پر آنے والے اخراجات کی مشکل حل ہوگئی ۔ رات کو خواب میں دیکھا کہ میری والدہ بالکل صحت یاب ہوگئی ہیں۔ اگلے ہی دن سے ان کی طبیعت میں بہتری آنے لگی حتیٰ کہ تین دن کے اندر اندر وہ بالکل صحت یاب ہوگئیں۔ ڈاکٹر بھی حیران رہ گیا کہ اس کی دوائیں اتنی جلدی کیسے اثر کر گئیں۔ لیکن میں جانتا تھا کہ یہ سب میرے مرشد پاک کے باطنی تصرف کی بدولت ہوا تھا جو کبھی کسی حال میں اپنے مرید کو تنہا نہیں چھوڑتے۔ مجھے حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کا فرمان یاد آ گیا ''مرشد کامل اپنے مرید کی ہر ظاہری باطنی حالت سے باخبر ہوتا ہے۔''

میرے کامل مرشد نے مجھے حقیقی شاعری کی صلاحیت بھی عطا فرمائی جو انتہائی حیران کن ہے کیونکہ اس سے پہلے میں نے زندگی میں کبھی شاعری نہ کی تھی۔

حاضری جب ہو تیری محفل کی مظہرِ کبریا دکھائی دے
ذکرِ یاھو ہے عطائے مرشد مجھ کو ہر سانس میں سنائی دے
چہرہ لِلّٰہ کی نشانی ٹھہرا زباں گفتارِ مصطفائیؐ دے
اپنی ہستی سے روشناس کرے اسم اَللّٰہُ میں رونمائی دے
تزکیہ نفس نگاہوں سے کرے سب کو تو درس پارسائی دے
اپنے طالب کو روز اول ہی ذاتِ مسجود تک رسائی دے
ذاتِ حق گم ہے اسم اَللّٰہُ میں دیکھ لو گر تمہیں دکھائی دے

☆☆☆☆☆

محمد ارشاد سروری قادری (خانپور)

ایک مرتبہ حضور مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی منعقد کردہ محفل میں شرکت کے لیے لاہور آنا تھا۔ میرے سب گھر والوں نے مخالفت کی کہ مت جاؤ لیکن میں نے کسی کی بات نہ سنی اور لاہور چلا گیا۔ مجھے گھر سے فون آیا کہ آپ کا بیٹا کٹر مشین

Marfat.com

کے نیچے آ گیا ہے۔ ایسا ہی ایک واقعہ پہلے بھی ہمارے گاؤں میں رونما ہو چکا تھا اور وہ لڑکا چھ مہینے کومے میں رہ کر فوت ہو گیا تھا لیکن حضور مرشد کریم کی مہربانی سے میرے بیٹے کو خراش تک نہیں آئی اور وہ بالکل صحیح سلامت رہا۔ وہی رشتے دار جو میری محفل پاک میں شرکت کی مخالفت کر رہے تھے انہوں نے ہی مجھے مبارکباد دی اور کہا کہ آپ کا مرشد کامل ہے جنہوں نے مہربانی فرمائی اور آپ کا بچہ صحیح سلامت رہا۔

ایک مرتبہ لاہور میں مرشد پاک کی محفل میں شرکت کے لیے آنا تھا لیکن مالی حالات اتنے خراب تھے کہ میرے پاس زادِ راہ نہ تھا کہ لاہور آسکوں۔ میں نے باطنی طور پر حضور مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس سے عرض کی کہ حضور مہربانی فرمائیں۔ مجھے یہ بھی یاد نہ تھا کہ بینک اکاؤنٹ میں پیسے ہیں یا نہیں۔ اس دن ہفتہ تھا اور بینک میں کسٹمر سروس بند تھی اور اس روز کسی کا چیک کیش نہیں ہو سکتا تھا۔ حضور مرشد کریم کی مہربانی سے جب میں بینک گیا تو انہوں نے نہ صرف بیلنس بتا دیا بلکہ میرا چیک بھی کیش ہو گیا۔ یہ سب حضور مرشد کریم کے تصرف کا کمال ہے کیونکہ انسانِ کامل ہی ناممکن کام کو ممکن بنا دیتا ہے۔

☆☆☆☆☆

شیر علی سروری قادری (پشاور۔ حال مقیم لاہور)

میں ملازمت کے سلسلہ میں لاہور میں مقیم تھا۔ دل میں حق تعالیٰ کو پانے کی تڑپ تھی اور ایسے مرشد پاک کی بیعت کا خواہاں تھا جن کی صحبت آسانی سے میسر ہو لیکن کوئی ایسا کامل مرشد نہیں مل رہا تھا۔ ساری فیملی واپس پشاور منتقل ہو گئی تو میں نے بھی ارادہ کیا کہ دس دن بعد واپس پشاور چلا جاؤں گا۔ لیکن چھ دن بعد ہی انٹرنیٹ پر سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کے ابیات تلاش کر رہا تھا کہ ایک ویب سائٹ سے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے متعلق پتا چلا تو کچھ دن بعد حاضرِ خدمت ہو کر بیعت کی سعادت حاصل کی۔

جیسا کہ دلیل تھی کہ مرشد کامل اکمل کی صحبت میں رہوں تو ایک دن خواب میں دیکھا کہ حضور مرشد

Marfat.com

کریم حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس تشریف فرما ہیں اور پھر سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ تشریف لائے تو حضور مرشد کریم نے فرمایا کہ بیٹا شیر علی ہمارے حضور کو چائے پلائیں تو میں نے فوراً چائے بنا کر خدمت میں پیش کی۔

اس خواب کے چند دن بعد مجھے خانقاہ سلسلہ سروری قادری سے ایک ساتھی نے فون کیا اور حضور مرشد کریم کا پیغام دیا کہ میں خانقاہ میں قیام پذیر ہو جاؤں۔ جس کے بعد میں خانقاہ میں قیام پذیر ہوا اور حضور مرشد کریم کی صحبت اور ڈیوٹی میں خود کو وقف کر دیا۔

☆☆☆☆☆

محمد عارف سروری قادری (اوچشریف)

2011ء میں جب پہلی مرتبہ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس احمد پور شرقیہ اور اوچشریف تشریف لائے تو میں آپ مدظلہ الاقدس کے دستِ بیعت ہوا۔ بیعت کے بعد زندگی کا زاویہ ہی بدل گیا۔ گویا زندگی کو ایک مقصد مل گیا ہو۔ ذکر و تصور اسم اَللّٰہُ ذات سے نہ صرف اللہ کی پہچان عطا ہوئی بلکہ مجلسِ محمدی کی حضوری بھی عطا ہوئی۔ آپ مدظلہ الاقدس سے محبت میں بے پناہ اضافہ ہوا۔

ایک مرتبہ اوچ شریف سے فیصل آباد کے لیے براستہ جھنگ روانہ ہوا۔ جھنگ کے قریب آنکھوں کو بند کر کے اپنے مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی طرف متوجہ ہو کر عرض کی کہ حضور ہم گناہگاروں کو بھی یاد رکھتے ہیں!! ابھی سوچ ہی رہا تھا کہ آپ مدظلہ الاقدس کا میرے موبائل پر میسج آیا۔ فرماتے ہیں ''عارف بیٹا آپ ہر وقت ہمارے دل میں ہو۔ بھلا ہم آپ کو کیسے بھول سکتے ہیں''۔

☆☆☆☆☆

احمد علی سروری قادری (اوچشریف)

میں اپنے ہادی، اپنے رہبر اور مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ

Marfat.com

الاقدس کا بے حد مشکور اور احسان مند ہوں کہ مجھ جیسے گناہگار کو اپنے در پر جگہ دے رکھی ہے بلکہ ہم جیسوں پر بہت مہربانی فرماتے ہیں۔

حضور مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی بارگاہِ اقدس میں آنے سے پہلے مجھے جس ہستی سے بہت محبت اور عقیدت رہی وہ سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُوؒ کی ذاتِ مبارکہ ہے۔ 1996ء سے لے کر 2011ء تک کا عرصہ میں نے اس مبارک ہستی سے دلی محبت میں گزارا اور دربار سلطان العارفین سلطان باھُوؒ پر آتا جاتا رہا۔ لیکن جو آگ میرے دل میں لگی تھی وہ کم نہ ہوتی تھی۔ میرا دل آپؒ کے لیے بہت اداس رہتا تھا۔ اسی کشمکش میں خانوادہ سلطان باھُوؒ میں ان کی اولاد میں سے ایک صاحبزادے کے ہاتھ پر بیعت ہو گیا لیکن میری کیفیت میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ 2011ء سے لے کر اکتوبر 2013ء تک میں ان کے ہاتھ پر بیعت رہا لیکن مجھے کچھ بھی فیض حاصل نہ ہوا۔ مجھے محسوس ہوتا تھا کہ مجھے کہیں اور جانا پڑے گا، جن کے ہاتھ میں مَیں نے ہاتھ دیا ہے یہ میری منزل نہیں ہے۔ حضور سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کے لیے میری محبت میں دن بدن اضافہ ہو رہا تھا اور مجھے عارضی سکون صرف آپؒ کے ابیات سننے سے حاصل ہوتا تھا۔

سترہ سال اس محبت کی آگ میں جلتا رہا۔ میری یہ کیفیت اور تڑپ سترہ سال بعد 11 اکتوبر 2013ء کو سکون میں بدل گئی جب میری ملاقات میرے مرشد میرے ہادی و رہنما سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس سے ہوئی۔ آپ مدظلہ الاقدس کی ایک نگاہ نے مجھے وہ سکون عطا فرما دیا جس سے میں کئی سالوں سے نا آشنا تھا۔ میں نے آپ مدظلہ الاقدس سے ملتے ہی بیعت کی التجا کی تو آپ نے فرمایا کل عرس پاک کی محفل کے بعد آپ کو بیعت کریں گے۔ کل دربار حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ رحمتہ اللہ علیہ پر آجانا' وہاں پر آپ کو بیعت کریں گے۔ 12 اکتوبر 2013ء کو عرس سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے مبارک موقع پر میں آپ مدظلہ الاقدس کے دستِ مبارک پر

Marfat.com

بیعت ہوا اور مجھے روحانی سکون حاصل ہوا۔ آپ مدظلہ الاقدس نے مجھے تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات اور ذکر یاھو عطا فرمایا۔ کچھ عرصہ بعد ہی مجھے خواب میں میرے مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نظر آئے۔ میں جلدی سے ان کے پیچھے چل پڑا۔ آپ مدظلہ الاقدس دو قدم چلنے کے بعد دوبارہ میری طرف مڑے تو میں نے دیکھا کہ آپ کے چہرہ مبارک کی بجائے کوئی اور چہرہ مبارک تھا۔ لوگوں کا ایک بہت بڑا ہجوم ان کے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔ مجھے لوگوں سے پتا چلا کہ یہ حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔ میں دوڑ کر ان سے ملا اور مہربانی کی درخواست کی۔ آپؒ نے مجھ سے بات بھی فرمائی۔ لوگوں کا ایک سمندر آپ کے ساتھ ساتھ تھا اور آپؒ کہیں جا رہے تھے۔ پھر میری آنکھ کھل گئی۔ میرے مرشد کریم نے مجھ پر کرم فرمایا اور حضرت سخی سلطان باھُوؒ سے سترہ سال پرانی محبت کو ملاقات میں بدل کر میری روح کو تسکین پہنچائی۔

میرے سسرال والوں کے خاندان میں کوئی جھگڑا چل رہا تھا اور میری بیوی بھی وہاں گئی ہوئی تھی۔ میں نے خواب دیکھا کہ میرے مرشد کریم مجھے ساتھ لے کر اس گاؤں گئے ہیں اور ہماری صلح صفائی کروائی ہے۔ صبح اٹھ کر میں نے اپنی بیوی کو فون کیا اور پوچھا کہ آپ کے میکے والوں کی صلح ہوگئی ہے؟ اس نے کہا کہ نہیں ایسا تو کچھ بھی نہیں ہوا تمہیں کیا خبر ملی ہے؟ میں نے اسے رات والا سارا خواب سنایا اور اسے کہا کہ اگر صلح نہیں بھی ہوئی تو اب ہو جائے گی۔ اور ایسا ہی ہوا میرے حضور مرشد کریم کی مہربانی سے کچھ ہی دنوں بعد یہ صلح بڑے احسن طریقے سے ہوگئی۔

میرے مرشد کریم نے مجھ پر بے انتہا مہربانی فرماتے ہوئے مجھے شاعری کی صلاحیت عطا فرمائی۔ آپ مدظلہ الاقدس کی شان میں میرے ابیات پر ایک کتابچہ بھی شائع ہو چکا ہے۔

سخیاں وچوں وڈا نام اے تیرا' سخی سلطان نجیب الرحمٰن اے
خزانہ خاصاں دا کر عام دِتا ای' ونڈیں اسم اَللّٰہُ ہر انسان اے
ذکر یاھُو تصور اسم اَللّٰہُ' احمدؐ ملائے ہر نوں ربّ الرحمٰن اے
جیہڑے طلب تیری وِچ نہ صادق ہوئے' رہے فقر کولوں انجان اے

Marfat.com

ضرورت تیری دا سامان بندیا' ربّ کیتا اے پورا اس جہاں اے
ہر نعمت کھا کے توں بُھل جانویں' بنیں اللہ کولوں انجان اے
ایہہ نفس تیرے دی پلیتی اے' ورنہ توں ہویں لاھوتی انسان اے
جے نفس دا تزکیہ چاویں تُوں' بن جا سلطان نجیب دا دربان اے

طاقت نہیں کوئی ہور دوجی' جیہڑی رکھے ساڈا دیہان اے
نال نگاہ دے صاف بنائے' چھڑوائے نفس کولوں ساڈی جان اے
تیرا عشق ساڈا سرمایہ اے' اِس دنیا تے اَگلے جہان اے
نجیب الرحمٰن حقیقت وِچ' کملے احمدؔ علی دی توں جان اے

☆☆☆☆☆

سیّد شعیب الرحمٰن سروری قادری (ایبٹ آباد)

میرا نام سیّد شعیب الرحمٰن شاہ ہے۔ میرے دادا جان اور والد محترم علمِ نجوم، علمِ اعداد اور خاص طور پر علمِ جعفر کے ماہر تھے۔ میں نے یہ تمام علوم ان سے ہی سیکھے۔ ان علوم پر ملکی اور غیر ملکی رسائل میں کالم نگاری بھی کرتا رہا۔ ان علوم کے علاوہ عملیات اور تعویذات کے علوم بھی حاصل کیے۔ اس سلسلہ میں بعض دفعہ جب عمل صحیح نہ پڑھ سکا تو رجعت کا شکار ہوا اور اثر الٹا شروع ہو گیا۔ جب میں کسی آسیب زدہ مریض کو تعویذات دیتا تو رات کو خواب میں جنات مجھے تنگ کرتے۔ میری ظاہری و باطنی حالت بہت تنگ ہو گئی اور ہر وقت کوئی نہ کوئی پریشانی دامن گیر رہنے لگی۔

تنگ آ کر میں نے کراچی اور ملتان کے ماہرینِ نجوم سے اپنا زائچہ پیدائش تیار کروایا تو انہوں نے پیش گوئی کی کہ آنے والے چند سالوں میں تمہاری زندگی ختم ہو جانے کا خدشہ ہے۔ ان پیش گوئیوں نے مجھے ذہنی مریض بنا دیا۔ میں نے مزید تسلی کے لیے انڈیا رابطہ کیا اور ایک مشہور ماہرِ نجوم سے اپنا زائچہ بنوایا تو اُس نے پیش گوئی کی کہ سال 2008ء میں تم زمین کے نیچے ہو گے۔

Marfat.com

پھر میں نے ایران رابطہ کیا تو وہاں کے ماہرین کی بھی ایسی ہی رائے تھی۔ ان تمام زاویوں میں ایک اور بات بھی مشترک تھی کہ میری شادی نہ ہو سکے گی۔ مگر میری زندگی نے پلٹا کھایا اور اللہ تعالیٰ نے مجھ ناچیز پر مہربانی کی انتہا کر دی۔

جنوری 2007ء میں مجھے ایبٹ آباد سے ماہنامہ سلطان الفقر ملا۔ رسالہ کیا تھا کتابِ زندگی تھا۔ میں نے بہت ہی توجہ سے اس کا مطالعہ شروع کر دیا۔ علم کے نئے باب میرے سامنے کھلنے لگے۔ میں رسالے کو خریدنے کے لیے ہر ماہ راولپنڈی جاتا اور آخر کار جولائی 2007ء کو میں سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی بارگاہ تک پہنچ گیا۔ میں نے زبان سے کچھ نہ کہا مگر باطنی طور پر سب معاملہ آپ مدظلہ الاقدس سے عرض کر دیا اور بیعت کی درخواست کی۔ آپ مدظلہ الاقدس نے مہربانی فرمائی اور مجھے اپنی غلامی کا شرف بخشا اور یکم جولائی 2007ء کو بیعت فرما لیا۔

آپ مدظلہ الاقدس کا دامن کیا تھاما تمام حالات بہتر ہونا شروع ہو گئے۔ جیسے جیسے میں اسم اَللّٰہُ ذات پڑھتا گیا اللہ تعالیٰ کی مہربانیاں میرے شامل حال ہوتی گئیں۔

سال 2008ء بھی گزر گیا۔ شادی بھی ہو گئی اور اللہ تعالیٰ نے اولاد سے بھی نواز دیا اور میری موت کی سب پیش گوئیاں آپ مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے غلط ثابت ہوئیں۔

☆☆☆☆☆

قمر عباس سروری قادری (پنڈی گھیب ضلع اٹک)

میرا نام قمر عباس ہے۔ کسی دور میں مَیں نشہ آور اشیا استعمال کرتا تھا۔ اس وقت میں حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کا دستِ بیعت نہ تھا۔ کچھ عرصہ قبل مجھے مصیبتوں نے آ گھیرا۔ اس بری طرح پھنسا کہ کچھ سمجھ نہ آ رہی تھی۔ مَیں اپنی زندگی سے تنگ آ گیا اور سوچ لیا کہ میں خود کو ختم کر لوں گا یا گھر چھوڑ کر کہیں دور چلا جاؤں۔ انہی دنوں میری ملاقات میرے دوست کامران مقصود سے ہوئی، میں نے اسے اپنی تمام داستان سنائی۔ اس نے مجھے مرشد پاک سے ملاقات کی

Marfat.com

دعوت دی میں تیار ہو گیا دوسرے دن ہم لاہور روانہ ہوئے۔ کامران نے مجھے سمجھایا کہ مرشد پاک کو کچھ بتانے کی ضرورت نہیں آپ مدظلہ الاقدس جب گفتگو فرمائیں گے تمہیں جواب مل جائے گا اور ایسا ہی ہوا۔ میں آپ مدظلہ الاقدس کے دستِ مبارک پر بیعت ہوا اور میری نشہ کی عادت ایسے چھوٹی کہ پتا ہی نہ چلا۔ مختصر یہ کہ پندرہ دنوں میں میری زندگی بدل گئی اور سب مصیبتوں سے چھٹکارا مل گیا۔

ایک دفعہ آپ مدظلہ الاقدس کے حکم کے مطابق سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانیؒ کے عرس پاک میں شرکت کی سعادت حاصل ہوئی۔ اس وقت کامران سخت بیمار تھا۔ میں نے سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر حاضر ہو کر دعا مانگی کہ حضور کامران بھائی بہت مخلص ساتھی ہیں اللہ پاک کی ڈیوٹی کرتے ہیں مگر بیماری کی وجہ سے وہ بستر پر پڑے ہیں مہربانی فرمائیں۔ ادھر میں نے دعا مانگی ادھر کامران بھائی کو خواب میں حضور مرشد پاک کی زیارت ہوئی۔ حضور مرشد پاک نے اسے دلاسا دیا۔ جب وہ نیند سے بیدار ہوا تو اس کی طبیعت بہت بہتر ہو چکی تھی۔

احمد علی سروری قادری (جڑانوالہ۔ حال مقیم لاہور)

میرا نام احمد علی ہے۔ فروٹ کے کاروبار سے منسلک ہوں۔ شادی شدہ اور صاحبِ اولاد بھی ہوں۔ اللہ کی خاص مہربانی اور عنایت ہے کہ مالی حالات بھی بہتر ہیں۔ اولیا اللہ سے بھی محبت و انس ہے اور دلی خواہش تھی کہ کسی مرشد کامل سے وابستہ ہو جاؤں تا کہ دنیا و آخرت میں کامیابی سے ہمکنار ہو جاؤں۔ مختلف لوگوں سے اس موضوع پر بات بھی ہوتی رہی اور بہت سے حضرات کی بارگاہ میں بھی گیا مگر کوئی بھی مرشدِ کامل نہ ملا بلکہ اکثر کی نظر میری جیب پر ہی لگی رہی۔ بیزار ہو کر میں نے اپنا معاملہ اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دیا۔

ایک رات خواب میں مجھے ایک روشن چہرہ دکھایا گیا اور حکم ہوا کہ ان کی طرف رجوع کروں۔ صبح جب بیدار ہوا تو پھر سے مرشدِ کامل اکمل کی تلاش کی خواہش پیدا ہوئی، میں نے

Marfat.com

دوبارہ کمر کس لی اور وقت نکال کر پاکستان کے مختلف شہروں میں گیا اور بہت سے مشائخ کرام کی بارگاہ میں حاضری دی مگر خواب والی صورت نظر نہ آئی اور تلاش ختم نہ ہوئی۔

ایک دن میری ملاقات کام کے سلسلہ میں ذوالفقار علی سے ہوئی اور میں نے باتوں باتوں میں مرشد کامل کی تلاش کی بات کی تو انہوں نے مجھے اسمِ اعظم کی طرف دعوت دی اور اپنے مرشد کریم سے ملنے کا مشورہ دیا۔

جب میں آپ مدظلہ الاقدس سے ملنے آیا تو خواب والی صورت سامنے تھی۔ قلب پر یقین کی حالت طاری ہوگئی کہ اللہ تعالیٰ نے تلاش میں نہ صرف مدد کی بلکہ منزل تک رسائی بھی عطا کی ہے۔ میں نے آپ مدظلہ الاقدس کے دست مبارک پر بیعت کی اور حیثیت کے مطابق آپ مدظلہ الاقدس کی خدمت میں مصروف ہوگیا۔

اولادِ نرینہ نہ ہونے کی وجہ سے میں نے دوسری شادی کا ارادہ کیا تو خاندان میں ایک طوفان اُٹھ کھڑا ہوا اور تمام افراد مخالفت پر اُتر آئے۔ اہلِ خانہ سے بھی معاملہ بگڑ گیا اور بچے بھی پریشان رہنے لگے۔ میری ایک بچی اس سارے معاملہ کی وجہ سے اکثر روتی رہتی تھی۔ لیکن ایک روز صبح بیدار ہوئی تو بہت خوش تھی میں نے وجہ پوچھی تو بتانے لگی کہ رات خواب میں حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس آئے اور میرے سر پر دست مبارک رکھا اور فرمایا ''بیٹی رویا مت کرو اللہ پاک مہربانی والا معاملہ فرمائے گا۔'' اس لیے میں خوش ہوں۔

پھر اچانک آپ مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے تمام مخالفتیں ختم ہوگئیں اور میرے اہلِ خانہ نے خود ہی دوسری شادی کی اجازت دے دی۔

میں نے دوسری شادی کر لی اور دوسری بیوی کو لے کر آپ مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں آیا۔ بیوی کو آپ مدظلہ الاقدس کی زوجہ محترمہ سے ملنے بھیج کر خود آپ مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں جا کر بیٹھ گیا۔ دل میں خیال کیا کہ دیکھیں مرشد پاک مدظلہ الاقدس کو خبر ہوتی ہے یا نہیں کہ اہل خانہ ساتھ آئے ہیں۔ میں کچھ دیر بیٹھا رہا۔ اچانک آپ مدظلہ الاقدس نے بھائی محمود کو حکم دیا کہ

Marfat.com

آپ سب ساتھی ایک طرف ہو جائیں بھائی احمد علی کے گھر والے آئے ہیں وہ ملاقات کرلیں۔ میں یہ سن کر خوش بھی ہوا اور دل میں ملال بھی پیدا ہوا کہ میں نے آپ مدظلہ الاقدس کے بارے میں ایسا گمان کیا۔

میں نے دوسری شادی کرلی مگر دوسری شادی سے کوئی اولاد نہ ہوئی۔ کئی بڑے ڈاکٹروں کے پاس گئے مگر مایوسی ہوئی۔ آخر کار میں اپنی بیوی کو لے کر آپ مدظلہ الاقدس کی خدمت میں آیا اور درخواست کی کہ حضور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مہربانی فرمائے۔ آپ مدظلہ الاقدس نے میرے اہل خانہ کے حق میں دعا فرمائی۔ کچھ ہی عرصہ بعد اللہ تعالیٰ نے مہربانی فرمائی اور اولادِ نرینہ سے نواز دیا۔

میرا بھائی محمد اسلم جو کہ آپ مدظلہ الاقدس کا بیعت ہے اور گاؤں گنج ملوٹ ضلع بہاولنگر کا رہائشی ہے، اس کے ہاں بھی اولاد کا مسئلہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اُسے ایک بیٹی سے نوازا لیکن کچھ عرصہ بعد اُس کی وفات ہوگئی اور پھر پانچ سال تک کوئی اولاد نہ ہوئی۔ بہت علاج کروایا مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔ آخر کار میں نے اُسے مشورہ دیا کہ تم مرشد پاک کی بارگاہ میں معاملہ عرض کرو۔ اگر آپ مہربانی فرمادیں گے تو مسئلہ حل ہو جائے گا۔

بھائی اسلم نے آپ مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں حاضری دی اور معاملہ پیش کیا۔ حضور مدظلہ الاقدس نے اس بار پھر مہربانی فرمائی اور کافی دیر تک دعا فرماتے رہے۔ آپ مدظلہ الاقدس کی دعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے بھائی محمد اسلم کو بھی اولاد سے نواز دیا۔ آپ مدظلہ الاقدس کی بے انتہا مہربانیاں ہمارے تمام گھرانے پر ہیں۔ کوئی بھی مصیبت اور مشکل آتی ہے تو آپ مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے ٹل جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ مدظلہ الاقدس کو رحمت و برکت عطا فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆☆

محمد عامر سروری قادری (ڈسکہ)

میرا نام محمد عامر عرف شانی ہے۔ میرے گھر کئی سالوں سے اولاد نہ تھی۔ در بدر کی بہت ٹھوکریں

Marfat.com

کھائیں۔اچھے سے اچھے ڈاکٹر سے بھی مشورہ کیا مگر کوئی امید بر نہیں آتی تھی۔میری زوجہ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس سے بیعت ہوگئیں اور ذکر وتصورِ اسمِ اَللّٰہُ ذات بلاناغہ کرتی رہیں۔اسی اثنا میں میری والدہ محترمہ بھی بیعت ہوگئیں اور اولاد نہ ہونے کا ذکر حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی زوجہ محترمہ سے کیا۔انہوں نے میری بیوی کے حق میں دعا کی اور تعویذات،جن کی اجازت خود سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے دی تھی،ان کو دے دیئے۔اللہ تعالیٰ نے میری بیوی پر مہربانی فرمائی۔اس دوران میری والدہ نے ایک خواب دیکھا جو انہی کے الفاظ میں بیان کررہا ہوں:

''ایک رات میں ذکر وتصورِ اسمِ اَللّٰہُ ذات کر کے سوگئی۔خواب میں یہ دیکھتی ہوں کہ میں نے اپنی بہو سے پوچھا کہ بیٹی کوئی خوشخبری ہے تو بہو نے جواب دیا 'جی ماں جی۔امید سے ہوں'۔اسی دوران خواب میں محمد عامر کی چچی ہمارے گھر آئیں اور بہو کے ہاں اولاد کے متعلق پوچھنے لگیں تو میں نے وہی الفاظ دہرائے کہ ہاں میری بہو امید سے ہے۔مگر دل میں خوف آ گیا کہ یہ میں کیا کہنے لگی ہوں۔پتہ نہیں سچ ہو کہ جھوٹ۔ابھی میں اسی کشمکش میں تھی کہ میرے مرشد کریم حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس خواب میں تشریف لے آئے اور میرے سر پر اپنا دستِ شفقت رکھا اور فرمانے لگے ''بیٹی غم نہ کر اور اعلان کر دے،اللہ تعالیٰ تیرے بیٹے کو اولادِ حسنہ سے نوازے گا۔''اس کے بعد میری والدہ کی آنکھ کھل گئی۔

اگلے دن وہی ہوا اور میری بیوی نے والدہ محترمہ کو خواب والے الفاظ کے ساتھ خوشخبری دی اور کچھ ہی دیر بعد میری چچی نے اُسی طرح آ کر خواب والا سوال کیا تو میری والدہ نے اُن کو خوشخبری سنا دی۔یہ خبر پورے گاؤں میں پھیل گئی اور گاؤں سے سب جاننے والی خواتین آ کر مبارک باد دینے لگیں۔اللہ تعالیٰ نے ہمیں بیٹا عطا فرمایا اور میں مٹھائی لے کر آپ مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

محمد وارث سروری قادری (حافظ آباد)

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت کے کچھ عرصہ بعد خواب میں دیکھا کہ میں ایک وسیع اور خوبصورت مسجد میں موجود ہوں اور میرے مرشد پاک مدظلہ الاقدس وعظ و تلقین فرما رہے ہیں اور ہزاروں لوگ وہاں موجود ہیں۔

ایک رات خواب میں دیکھا کہ ایک وسیع و عریض جگہ ہے۔ جہاں لاکھوں انسان قطار در قطار کھڑے ہیں اور میرے مرشد حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی دست بوسی کا شرف حاصل کر رہے ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس دورانِ دست بوسی لوگوں سے گفتگو فرماتے ہیں اور کسی سے کچھ فرماتے ہوئے مسکرا دیتے ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس کو اپنی گاڑی تک پہنچنے میں بہت وقت لگا۔ جب میں بیدار ہوا تو مجھے پختہ یقین ہو گیا کہ جلد آپ مدظلہ الاقدس کے ذریعے اللہ تعالیٰ حق کو زمانے میں ظاہر فرما دے گا۔ (انشاءاللہ)

☆ ایک رات خواب میں دیکھا کہ میں کسی اور جہان میں موجود ہوں۔ مرشد پاک مدظلہ الاقدس بھی وہاں موجود ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس جس جگہ بھی قدم مبارک رکھتے ہیں نور کی کرنیں ہر طرف پھیل جاتیں ہیں اور آپ مدظلہ الاقدس کی وجہ سے ہر چیز خوبصورت روشنی میں نہا گئی ہے۔ میرے دل میں شدید خواہش پیدا ہوئی کہ کاش آپ مدظلہ الاقدس کی نظرِ رحمت مجھ ناچیز پر پڑ جائے۔ میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ جیسے ہی میرے دل میں یہ طلب پیدا ہوئی آپ مدظلہ الاقدس نے مڑ کر مجھے دیکھا اور آپ کی نظر مبارک میری روح میں سرایت کر گئی۔ مجھے اب بھی عالمِ بیداری میں اکثر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ آپ مدظلہ الاقدس مجھے اُسی نگاہ سے دیکھ رہے ہیں۔

15 اکتوبر 2010 بروز جمعۃ المبارک سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کے سالانہ عرس مبارک کے موقع پر خانقاہ کے باہر سلطان الفقر پبلیکشنز کے سٹال پر ڈیوٹی دے رہا تھا۔ جب حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس دعا فرمانے لگے تو میں نے باہر

Marfat.com

ہی سے دعا کے لیے ہاتھ اُٹھا لیے۔ آپ مدظلہ الاقدس دعا فرما رہے تھے اور میری آنکھوں سے زاروقطار آنسو جاری تھے۔ دعا کے اختتام پر میں بیٹھ گیا۔ اسی اثنا میں مجھ پر حالتِ کشف طاری ہوگئی اور میں نے دیکھا کہ سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ دو ساتھیوں کے ہمراہ خانقاہ سے باہر تشریف لائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سفید اُجلا لباس زیبِ تن کیا ہوا ہے۔ مجھ میں حرکت کرنے کی سکت ختم ہوگئی۔ تھوڑی دور جا کر سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ نے مڑ کر مجھے دیکھا تو میری یہ کیفیت ختم ہوگئی اور دور تک مجھے کوئی بھی نظر نہ آیا۔

☆☆☆☆☆

شکیل احمد سروری قادری (سرائے عالمگیر ضلع جہلم)

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے طالبانِ مولیٰ کی رہنمائی کے لیے نومبر 2010ء میں گاؤں بھروٹ (سرائے عالمگیر) کا تبلیغی دورہ فرمایا۔ جب میں نے آپ مدظلہ الاقدس کو دیکھا تو یوں محسوس ہوا کہ سلطان الفقر (ششم) حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ دوبارہ تشریف لے آئے ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس اپنے مرشد پاک کے عین ہیں۔ میں نے اُسی وقت بیعت کا ارادہ کر لیا اور آپ مدظلہ الاقدس کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ آپ مدظلہ الاقدس نے مجھ گناہ گار کو ذکر اور تصورِ اسم اَللّٰہُ ذات عطا کیا۔ بیعت سے پہلے میں کئی سال سے نشہ آور اشیاء کا استعمال کر رہا تھا۔

بیعت کے تیسرے روز خواب میں دیکھا کہ میں ایک خانقاہ میں موجود ہوں اور سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس ایک خوبصورت مسند پر تشریف فرما ہیں اور بہت سے ساتھی بھی موجود ہیں۔ پھر آپ مدظلہ الاقدس جانے کا ارادہ کرتے ہیں تو میں نے دیکھا کہ ایک ساتھی آپ مدظلہ لاقدس کی نعلین پاک آپ کو پہنانے کے لیے ہاتھ میں لیے بیٹھا ہے۔ میں نے اُس سے عرض کی کہ جناب آپ تو روز مرشد پاک کو نعلین پہناتے ہیں آج مجھے خدمت کا موقع دیں۔ اُس ساتھی نے نعلین شریف مجھے دے دیں۔ میں جب آپ مدظلہ الاقدس کو

Marfat.com

نعلین پہنانے لگا تو آپ نے مجھے پاؤں سے ٹھوکر ماری جو میری ٹھوڑی پر لگی اور میں دور جا گرا۔ پھر آپ مدظلہ الاقدس نے ارشاد فرمایا ''دنیا جہاں کا گند پی کر آئے ہو اور ہماری قدم بوسی کر رہے ہو۔''

یہ فرما کر آپ مدظلہ لا اقدس تشریف لے گئے اور میں وہاں بیٹھا سوچنے لگا کہ یہ میرے ساتھ کیا معاملہ ہوا۔ اسی اثنا میں میری آنکھ کھل گئی اور یہ بات میرے ذہن میں گردش کرنے لگی کہ آپ مدظلہ الاقدس نے مجھے نہیں بلکہ میرے اندر موجود بری عادت کو مجھ میں سے جھٹک دیا ہے۔ میں نے نشہ کرنے سے توبہ کر لی اور آپ مدظلہ الاقدس نے مجھ گنہگار پر ایسی مہربانی فرمائی کہ کبھی مجھے دوبارہ اس کی طلب بھی محسوس نہیں ہوئی۔

فرمانِ باھو رحمۃ اللہ علیہ ہے:

کامل مرشد ایسا ہووے، جیہڑا دھوبی وانگوں چھٹے ھُو
نال نگاہ دے پاک کریندا، وچ سجی صبون نہ گھتے ھُو
میلیاں نوں کردیندا چٹا وچ ذرا میل نہ رکھے ھُو
ایسا مرشد ہووے باھوؒ جیہڑا لوں لوں دے وچ وسے ھُو

اس واقعے کے بعد میں آپ مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں حاضری کے لیے لاہور آیا۔ جب میں لاہور میں موجود آپ مدظلہ الاقدس کی قائم کردہ خانقاہ میں پہنچا تو یہ دیکھ کر حیران ہو گیا کہ یہ خانقاہ تو وہی ہے جو میں نے خواب میں دیکھی تھی۔ جب میں آپ مدظلہ الاقدس کے کمرہ خاص میں پہنچا تو یہ دیکھ کر مزید حیران ہوا کہ آپ مدظلہ الاقدس جس پلنگ پر تشریف فرما ہیں وہ ہو بہو خواب والا پلنگ ہے۔ یہ دیکھ کر دل کو یقین ہو گیا اور روحانی سکون محسوس ہوا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے مرشد کامل اکمل کی بارگاہ تک پہنچا دیا ہے۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

جاوید سروری قادری (ماریشش)

میرا نام جاوید ہے اور میرا تعلق ماریشش (Mauritius) سے ہے۔ میں کافی عرصہ سے حق کی تلاش میں تھا۔ اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرب کی تمنا نے مجھے بے چین کر رکھا تھا۔ یہ بات مجھے اچھی طرح معلوم تھی کہ مرشد کے بغیر اللہ کا قرب پانا ممکن نہیں لہٰذا میں اسلام کے مختلف مکاتبِ فکر اور روحانی سلاسل پر کافی تحقیق کر رہا تھا اور مختلف ویب سائٹس کے ذریعے ان کے بارے میں معلومات حاصل کر رہا تھا۔ اسی دوران تحریک دعوتِ فقر کی ویب سائٹ میری نظر سے گزری۔ اس پر دی گئی تعلیمات میرے لیے بالکل نئی اور حیران کن تھیں۔ کسی اور سلسلہ کی ویب سائٹ یا کتاب نے مجھے اسلام کا یہ خوبصورت پہلو نہیں دکھایا تھا۔ مجھے ان تعلیمات نے بہت متاثر کیا لیکن چونکہ راہِ حق کا ایک اصول یہ بھی ہے کہ شیطان اس سے روکنے کی ہر ممکن کوشش کرتا ہے لہٰذا میرے دل میں بھی یہ وسوسے ڈال رہا تھا کہ پتا نہیں اس سلسلہ کے مرشد کامل ہیں یا نہیں۔ اللہ پاک نے مجھے ان وسوسوں سے یوں نجات عطا فرمائی کہ ایک روز میں آئینے میں اپنی صورت دیکھ رہا تھا کہ اچانک میرے چہرے کی جگہ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کا چہرہ دکھائی دیا جن کی تصاویر میں ویب سائٹ پر دیکھ چکا تھا۔ اس مشاہدے سے مجھے حق الیقین حاصل ہو گیا کہ اللہ میری رہنمائی بالکل صحیح راہ پر کر رہا ہے اور مجھے صراطِ مستقیم مل گیا ہے۔ میں نے ویب سائٹ پر دیئے گئے پتے پر رابطہ کیا۔ اس وقت آن لائن بیعت کا سلسلہ شروع نہیں ہوا تھا اور بیعت کے لیے مرشد سے ظاہری طور پر ایک بار ملنا ضروری تھا۔ میں بہت افسردہ ہوا کیونکہ میرے پاس اتنے وسائل نہ تھے کہ میں ماریشش سے پاکستان جا سکتا۔ دل میں مرشد پاک سے ہی التجا کی کہ میرے لیے کوئی وسیلہ پیدا کریں میں جلد از جلد آپ سے بیعت ہونا چاہتا ہوں۔ چند دن بعد ہی مجھے یہ خوشخبری ملی کہ تحریک دعوتِ فقر نے مرشد پاک کے حکم سے بیرونِ ملک مقیم مسلمانوں کے لیے آن لائن بیعت کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ یہ جان کر میری خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی اور مجھے بیعت سے قبل ہی یقین ہو گیا کہ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ

Marfat.com

الاقدس بلاشبہ مرشد کامل اکمل ہیں جو اپنے ہر مرید ومحبّ کی ظاہری وباطنی حالت سے باخبر ہیں خواہ وہ ان سے ظاہری طور پر قریب ہے یا دور۔

بیعت کے بعد ایک حسین وخوشگوار روحانی سفر کا آغاز ہوا۔ جیسے جیسے میں نے ذکر وتصور اسم اَللّٰہُ ذات شروع کیا میرے دل میں عشقِ مرشد میں بے تحاشا اضافہ ہونے لگا۔ ظاہری زندگی میں بھی میرے مرشد کی مہربانی سے انتہائی مثبت تبدیلیاں آئیں۔ میرے مرشد نے میری ہر مقام پر ظاہری وباطنی رہنمائی فرمائی اور میری راہ میں آنے والی رکاوٹیں اپنے تصرف سے دور فرمائیں۔

آپ مدظلہ الاقدس کے بہت سے کارناموں میں سے ایک عظیم کارنامہ اولیا اللہ کی کتب کا انگریزی میں ترجمہ کروانا ہے جو میرے جیسے اردو، فارسی اور عربی سے نابلد مسلمانوں کے لیے راہِ حق راہِ فقر پر رہنمائی کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہیں۔

میرے روحانی مشاہدات میں سے ایک بڑا مشاہدہ یہ ہے کہ مجھے اپنے اردگرد ہر مخلوق سلطان الاذکار ''ھُو'' کا ذکر کرتی سنائی دیتی ہے جیسا کہ حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ہر کہ ذکرِ 'ھُو' باھُوؒ یافتہ بشنود یاھو از کبوتر فاختہ

ترجمہ: جو شخص باھُو رحمتہ اللہ علیہ سے ذکرِ یاھُو حاصل کر لیتا ہے اسے ہر کبوتر اور فاختہ کی زبان سے ذکرِ یاھُو سنائی دیتا ہے۔

اس مشاہدے نے مجھے یقین دلا دیا کہ نہ صرف یہ کہ میرے مرشد کامل اکمل ہیں بلکہ آپ مدظلہ الاقدس ہی حضرت سخی سلطان باھُوؒ کے حقیقی وارث ہیں اور ان کی روحانی قوتوں کے حامل ہیں۔

مجھ پر اکثر فنافی الشیخ کا حال طاری ہو جاتا ہے جس کو اکثر میری والدہ نے بھی محسوس کیا ہے۔ میری والدہ میری عادات واطوار جانتی ہیں ان کا کہنا ہے کہ فنافی الشیخ کے حال کے دوران میری عادات واطوار، چلنے پھرنے، اٹھنے بیٹھنے، کھانے پینے اور باتیں کرنے تک کا انداز اپنے مرشد پاک جیسا ہو جاتا ہے۔

نوٹ: جاوید سروری قادری ماریشش سے تعلق رکھنے کی وجہ سے اردو نہیں جانتے۔ انہوں نے یہ

Marfat.com

مشاہدہ انگریزی زبان میں لکھ کر ای میل (E-Mail) کیا تھا جس کا ترجمہ کر کے شائع کیا جا رہا ہے۔

☆☆☆☆☆

محمد احسان سروری قادری (حافظ آباد۔ حال مقیم لاہور)

میں 2006ء میں حضور مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت ہوا۔ ذاتِ الٰہی سے محبت کی شدت مجھے حضور مرشد کریم کی بارگاہ میں لے آئی۔ مجھے بیعت کے بعد اسمِ اَللّٰہُ ذات کا ذکر و تصور عطا کیا گیا۔ میں جیسے ہی مرشد کریم سے بیعت کر کے باہر نکلا تو ابھی راستے میں ہی تھا کہ میرا ذکرِ پاس انفاس شدت سے جاری ہو گیا۔ یوں محسوس ہوا کہ ہر طرف ذاتِ حق ہی ہے باقی کچھ موجود نہیں تھا۔ مجھ پر یہ حالت تقریباً دو گھنٹے طاری رہی مگر سانسوں کے ساتھ ذکر کئی دن تک جاری رہا۔ بعد ازاں اس کا ذکر مرشد پاک سے کیا تو اس کی شدت کم ہوئی۔

میرا معمول یہ تھا کہ میں نمازِ فجر کے بعد بڑے ادب سے باوضو ہو کر سلطان باھُوؒ کی کتب پڑھتا۔ بیعت کے کچھ دن بعد میں سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی کتاب کلید التوحید کلاں پڑھ رہا تھا کہ میری آنکھ لگ گئی۔ خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ میرے چاروں طرف ایک دائرہ کی صورت میں آگ لگی ہوئی ہے۔ پھر اچانک میرے سامنے اسمِ اَللّٰہُ ذات ظاہر ہوتا ہے جو سورج کی طرح روشن ہے۔ مجھے شدتِ گرمی نے نڈھال کر دیا لیکن اس کے باوجود مجھے اتنا سکون حاصل ہوا کہ بیان سے باہر ہے اور مجھے کوئی خوف محسوس نہ ہوا۔ میرا دل وہ منظر آج بھی دوبارہ دیکھنا چاہتا ہے۔ جب میری آنکھ کھلی تو میرا جسم پسینہ سے شرابور تھا۔

2012ء میں بلوچستان میں مَیں اپنی بہن اور بہنوئی کے ہمراہ کار میں سفر کر رہا تھا۔ ان دنوں پنجابی بلوچ فسادات شدت اختیار کیے ہوئے تھے۔ رات تقریباً 11 بجے لورالائی سے ڈیرہ غازی خان کے لیے روانہ ہوئے تو آرمی چیک پوسٹ پر ہمیں روکا گیا اور سفر نہ کرنے کی تجویز دی گئی لیکن ہم لوگ بضد رہے تو آرمی نے مختصر ہدایات کے ساتھ جانے کو کہا اور راستے میں کہیں بھی گاڑی نہ

Marfat.com

روکنے کا کہا کیونکہ یہ علاقہ پنجابیوں کے لیے انتہائی خطرناک تھا۔ سفر کرتے ابھی گھنٹہ ہی ہوا تھا کہ اچانک گاڑی کے گیئر نے کام کرنا چھوڑ دیا۔ میں پریشان ہوگیا۔ کچھ دیر بعد گاڑی رک گئی۔ گاڑی سٹارٹ تھی لیکن کلچ پلیٹ ٹوٹ جانے کی وجہ سے گیئر نہیں لگ رہا تھا۔ اللہ کا نام لے کر گاڑی کو دھکا لگایا تو گاڑی چلنا شروع ہوگئی پھر دیکھتے ہی دیکھتے گاڑی ستر کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے چلنے لگی۔ ہم سب بہت حیران ہوئے۔ ہم نے اسی حالت میں تقریباً پندرہ کلومیٹر سفر طے کیا تھا کہ گاڑی کی رفتار پھر آہستہ ہونا شروع ہوگئی اور ایک پل کے پاس جا کر رک گئی۔ پل کے اس پار چیک پوسٹ تھی جس پر پاکستان کا جھنڈا لگا ہوا تھا۔ ہمشیرہ کو گاڑی ڈرائیو کرنے کا کہہ کر میں اور میرے بہنوئی دھکا لگانے لگے۔ جیسے ہی ہم چیک پوسٹ کے قریب پہنچے ہم پر بندوقیں تان لی گئیں۔ ہم نے انہیں بتایا کہ ہم پاکستانی ہیں کوئی دہشت گرد نہیں۔ اس کے بعد وہ بہت شفقت سے پیش آئے اور ہمیں ایک ہوٹل میں ٹھہرایا۔ رات جب آنکھ لگی تو مرشد کریم نے کرم کیا اور خواب میں آ کر فرمایا ''احسان بیٹا پریشان نہ ہونا۔ جیسے اللہ نے پہلے مدد کی ہے آئندہ بھی کرم کرے گا اور سب ٹھیک ہو جائے گا۔'' پھر واقعی اگلی صبح سب خیریت رہی اور ہم لوگ خطرے کے باوجود زندہ اور باحفاظت گھر پہنچے۔

☆☆☆☆☆

حافظ وقار احمد سروری قادری (لاہور)

2013ء میں سیّد محمد عبداللہ شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے عرس کے لئے قافلہ لاہور سے روانہ ہوا۔ میں بھی اس قافلے میں شامل تھا۔ سفر کے دوران بس میں محمد ساجد سروری قادری کے مختلف کلام اور نعتیں چل رہی تھیں، ان میں علامہ اقبال کا یہ کلام بھی آیا،

کبھی اے حقیقتِ منتظر، نظر آ لباسِ مجاز میں

یہ مصرعہ میرے ذہن نشین ہوگیا اور تمام راستے بار بار یاد آتا رہا۔ میں نے یہی بات اپنی دلیل بنالی۔ روایت کے مطابق سیّد محمد عبداللہ شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے محل پاک پر غسل اور چادر پوشی کی

Marfat.com

تقریب ہوئی۔ اگلے روز عرس کی تقریب کے دوران بھی کلام کا وہ مصرعہ میرے ذہن میں بار بار گردش کرتا رہا۔ محمد ساجد سروری قادری نے پیر سیّد محمد عبداللہ شاہ رحمتہ اللہ علیہ کی شان میں یہ منقبت پڑھی:

پیر عبداللہؒ شاہ معظم آل رسولؐ نشانی
احمد پور وچ تخت تیرا وچ ملک بہاول خانی

اس منقبت نے میرے دل میں ایک اور دلیل پیدا کر دی کہ تخت یعنی مسندِ تلقین و ارشاد پر تو میرے مرشد کریم حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس فائز ہیں۔ میں واپس لاہور آ گیا لیکن میرے ذہن میں بار بار یہی دو باتیں گھوم رہی تھیں۔

عرس پاک کے تین دن بعد کی بات ہے کہ صبح تقریباً ساڑھے چھ بجے میری آنکھ کھلی، میں ابھی غنودگی میں ہی تھا اور میرے ذہن میں کلامِ اقبالؒ کا وہی مصرعہ چل رہا تھا ''کبھی اے حقیقتِ منتظر نظر آ لباس مجازِ میں''۔ اسی عالم میں دیکھا کہ خانقاہ میں حضور مرشد کریم کا تخت سجا ہوا ہے اور آپ تخت پر جلوہ نما ہیں۔ چند مریدین آپ کی دائیں جانب ہاتھ باندھے کھڑے ہیں۔ اچانک بائیں جانب سے اسمِ اَللّٰہُ ذات کا نقش ظاہر ہوا اور مرشد کریم کے سینے میں جا کر روشن ہو گیا۔ پھر بائیں جانب سے ہی حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کا عکس ظاہر ہوتا ہے اور وہ عکس بھی آپ مدظلہ الاقدس کے وجود میں جا کر پیوست ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل جاتی ہے۔ میں نے تمام واقعہ اپنے والد محترم جناب ارشاد احمد سروری قادری کو سنایا۔ اُنہوں نے رازِ حقیقت عیاں ہونے پر مجھے مبارکباد دی اور پہلی فرصت میں حضور مرشد کریم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر شکریہ ادا کرنیکی نصیحت کی۔ جس پر میں نے اگلے ہی دن عمل کیا۔

☆☆☆☆☆

محمد صہیب مان سروری قادری (لاہور)

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی بیعت سے قبل میرا بہت سے

Marfat.com

عاملوں سے تعلق تھا اور گھریلو مسائل کے سلسلہ میں اکثر ان کے پاس جاتا رہتا تھا۔ ان میں سے کچھ سے دوستی اور تعلق بھی بن گیا تھا۔ اپنے بھائی کے توسط سے حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت ہوا اور اسمِ اَللّٰہُ ذات کا ذکر و تصور شروع کیا جس سے میری ظاہری اور باطنی کیفیت میں تبدیلی رونما ہونا شروع ہوگئی۔ جو عامل چاہتے تھے کہ میں ان کے پاس جایا کروں، جب بیعت کے بعد اُن سے ملتا تو وہ لوگ گویا مجھ سے پیچھا چھڑانے کی کوشش کرتے حتیٰ کہ ایک دوست عامل نے کہہ دیا کہ تم آئندہ سے ہمارے پاس نہ آنا۔ مجھے بعد میں معلوم ہوا کہ مرشد کامل اکمل اسمِ اَللّٰہُ ذات کا مظہر ہوتا ہے اور جہاں اسمِ اَللّٰہُ ذات ہوتا ہے وہاں کوئی اور مخلوق دم نہیں مارتی۔ چونکہ بقول مولوی اور عامل صاحبان' ان کے پاس مؤکلات وغیرہ ہوتے ہیں جن سے وہ کام کرواتے تھے، جب میں اُن کے قریب جاتا تو وہ مؤکلات دور بھاگ جاتے اور اُن کا کام بند ہو جاتا اس لیے وہ مجھ سے نہ ملنا چاہتے تھے۔

☆☆☆☆☆

عمران سفیر سروری قادری (پنڈی گھیب ضلع اٹک)

میری زندگی کا مقصد صرف ایک تھا کہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کروں۔ اس سلسلہ میں بہت سی تبلیغی جماعتوں میں شرکت کی مگر کہیں سے بھی میرا مقصود حاصل نہ ہو سکا۔ میں نے اس خواہش میں رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا۔ اعتکاف کے دوران 27 رمضان المبارک کی شب مسجد میں میری ملاقات بھائی فیصل شراف اور کامران مقصود سے ہوئی، انہوں نے مجھے فقر کی دعوت دی۔ میں اس دن جب سویا تو مجھے بہت سکون حاصل ہوا اور ایسا محسوس ہوا کہ مجھے منزل مل گئی ہے۔ میں نے لاہور جا کر حضور مرشد پاک سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی بیعت کی اور اسمِ اَللّٰہُ ذات حاصل کیا۔ جب میں نے اسمِ اَللّٰہُ ذات کا ذکر کیا تو میرے دل میں مرشد پاک کی محبت بڑھنے لگی۔ میں اس بات پر حیران تھا کہ ذکر اللہ پاک کا کرتا ہوں مگر محبت مرشد پاک کی زیادہ ہو رہی ہے۔ بعد میں مجھے یہ راز معلوم ہوا کہ وہ

Marfat.com

ذات جس کا میں ذکر رہا ہوں وہ ذات میرے مرشد سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے اندر جلوہ گر ہے۔ اس کے بعد میری زندگی کی ایک ہی خواہش رہ گئی کہ اب زندگی مرشد پاک کی غلامی میں بسر ہو جائے۔ اللہ پاک آپ مدظلہ الاقدس کو صحت کاملہ عطا فرمائے اور آپ مدظلہ الاقدس کا سایہ مبارک ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آمین

☆☆☆☆☆

محمد عباس سروری قادری (لاہور)

میرا نام محمد عباس ہے۔ کسی محسن نے راہِ فقر کے بارے میں آگاہی فراہم کی اور سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے بارے میں بتایا اور آپ مدظلہ الاقدس کی راہِ فقر پر راہنمائی کے لیے لکھی گئیں چند تحریریں مجھے دیں۔ میں نے جیسے ہی ان تحریروں پر نظر ڈالنا شروع کی تو ان میں موجود تعلیماتِ حق نے مجھے اپنے حصار میں لے لیا۔ میں نے آپ مدظلہ الاقدس سے ملاقات کا ارادہ کر لیا۔

اسی رات کو میں نے خواب دیکھا کہ تین شخص جو مختلف سلاسلِ طریقت سے تعلق رکھتے ہیں مجھے ملے اور مجھ سے سوال کیا ''تم کس سلسلہ میں بیعت ہو؟'' تو خواب میں ہی فوراً میرے دل کی آپ مدظلہ الاقدس کی طرف توجہ گئی اور میں نے جواب دیا کہ بیعت تو میں کسی سلسلہ میں نہیں ہوں مگر ایک ہستی ہے جو میرے دل کو اچھی لگی۔ اگر اللہ تعالیٰ مجھ پر رحم فرما دے تو میں حضرت حضرت سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی غلامی اختیار کروں گا۔ میرا یہ جواب دینا تھا کہ وہ تینوں شخص حیران ہو گئے اور مجھ سے کہنے لگے کہ تمہارا لباس تو جنتی لباس ہو گیا ہے۔ جب میں نے اپنے لباس پر نظر ڈالی تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرا لباس سفید رنگ کا ہے اور اس طرح کی سفیدی میں نے زندگی میں پہلے کبھی نہیں دیکھی۔ نہایت چمکدار سفیدی ہے لباس کی۔ صبح میں بیدار ہوا تو میرا بیعت کا ارادہ مزید پختہ ہو گیا اور میں یکم رمضان المبارک 1431ھ کو حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دستِ مبارک پر بیعت ہو گیا۔ بیعت کے بعد میری شخصیت میں بے شمار مثبت

Marfat.com

تبدیلیاں رونما ہوئیں اور آپ مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے روحانی پاکیزگی بھی عطا ہوئی۔

☆☆☆☆☆

عطاء الوہاب سروری قادری (لاہور)

میں اپنا ایک ایسا مشاہدہ بیان کرنا چاہتا ہوں جس سے مجھے بے پناہ برکات نصیب ہوئیں۔ میرا دل چاہتا تھا کہ کاش میرے پاس اتنے وسائل ہوتے کہ میں بھی اپنے مرشد پاک کو اپنے گھر بُلاتا، حضور میرے گھر تشریف لاتے اور میں حضور کی خدمت کرسکتا۔ ایک رات میں اِسی خواہش کو دل میں لیے سوگیا۔ خواب میں حضور مرشد پاک کو میں نے اپنے گھر تشریف فرما دیکھا اور دیکھا کہ حضور بہت خوش ہیں اور مُسکرا کر میری طرف دیکھ رہے ہیں۔ میرا دل جو خواب سے پہلے بہت بے قرار تھا اور وہ بے قراری مایوسی میں ڈھل رہی تھی، اب وہی بے قراری سکون اور اطمینانِ قلب کا باعث بن کر قلب کو منور کر رہی تھی۔ یعنی میرے مرشد کریم میری اس اضطراب کی کیفیت کو جان گئے اور مجھ پر مہربانی فرمائی۔ یہ فقرا کا وصف ہے کہ وہ ظاہر و باطن میں مشکل کُشا اور حاجت روا ہیں کیونکہ سروری قادری مرشد ہر قدرت پر قادر اور ہر مقام پر حاضر ہوتا ہے۔ اللہ سے دعا ہے کہ اللہ ہمیں راہِ فقر پر استقامت نصیب فرمائے اور مرشد کریم کا سایہ ہمارے سروں پر ہمیشہ قائم رکھے۔ حضور مرشد پاک سے التجا ہے کہ حضور مجھے ہمیشہ اپنی غلامی میں ہی رکھیں کیونکہ آپ کی غلامی کے بغیر میری کوئی ظاہری و باطنی حیثیت نہیں۔

☆☆☆☆☆

توقیر احمد سروری قادری (لاہور)

ایک دفعہ خواب دیکھا کہ میں موٹر سائیکل پر جا رہا ہوں۔ ایک ۲۲ ویلر لوڈر ٹرالر میرے ساتھ بائیں جانب آ کر کھڑا ہو گیا اور اس کا اوپر والا حصہ میری طرف گر گیا، اس سے پہلے کہ وہ میرے اوپر گرتا، ایک دیوار میرے دائیں طرف آ گئی، وہ ٹرالر اس کے اوپر گر گیا اور میں محفوظ رہا۔ یہ ہے شان میرے مرشد پاک کی کہ وہ اپنے مرید کو خواب میں بھی مصیبت سے بچا لیتے ہیں۔

Marfat.com

میں چاہتا تھا کہ میرے والد ماجد بھی حضور سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے بیعت ہو جائیں لیکن وہ بیماری کی وجہ سے کہیں بھی جا نہیں سکتے تھے۔ میری اس خواہش کو میرے مرشد کامل سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے اس طرح پورا کیا کہ میرے خواب میں آ کر میرے والد صاحب کو خواب میں بیعت کیا۔

میرے والد ماجد کے اس دنیا فانی سے پردہ کرنے سے قبل میں ان کی مغفرت کے لیے بہت رنجیدہ تھا۔ حضور مرشد کریم نے ان کی مغفرت کے لیے ظاہری طور پر دعا فرمائی اور ان کی وفات سے پہلے میں نے خواب دیکھا کہ حضور مرشد کریم اپنے مریدین کے ہمراہ میرے گھر تشریف لائے ہیں اور میرے والد صاحب نے بھی وہی چادر پہنی ہے جو ان سب مریدوں کی ہے۔ جس سے مجھے تسلی ہو گئی کہ میرے والد صاحب بھی آپ مدظلہ الاقدس کے مریدین میں شامل ہو چکے ہیں اور آپ کے وسیلے سے ان کی بخشش ضرور ہو جائے گی۔

غلام سرور سروری قادری (لاہور)

میرا نام غلام سرور ہے اور سرکاری ملازم ہوں۔ سال 2016ء میں سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے عرس مبارک میں شرکت کے لیے احمد پور شرقیہ جانا چاہا تو چھٹی نہ ملی بلکہ میں پہلے ہی معطل کر دیا گیا تھا۔ بھائی ریاض سروری قادری نے کہا کہ غلام سرور بھائی عرس پر جانے کے لیے گاڑیاں بک کروانی ہیں آپ کا کیا ارادہ ہے جانا ہے یا نہیں۔ میں نے کہا کہ جانا تو چاہتا ہوں لیکن چھٹی بھی نہیں ملی بلکہ معطل کر دیا گیا ہوں۔ پھر ایک پرانی چھٹی کی درخواست پر روانگی کروالی، جب کہ اس درخواست پر میں پہلے ہی چھٹی گزار چکا تھا اور عرس پر چلا گیا۔ عرس کی تقریب کے بعد حضور مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس سے ملاقات کے وقت ایک بھائی نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ جناب! غلام سرور بھائی کو ایس پی صاحب نے معطل کیا ہوا ہے ان کے لیے دعا فرمائیں۔ حضور مرشد کریم نے دعا فرمائی تو لاہور واپس پہنچنے پر ایس پی صاحب نے تیسرے دن بلا کر بحال کر دیا۔

Marfat.com

یہ سب عرس پر جانے اور حضور مرشد کریم کی دعا کی برکت سے ممکن ہوا۔

☆☆☆☆☆

محمد ضیغم سروری قادری (لاہور)

بچپن ہی سے حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت میرے لیے پُرکشش رہی ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ابیات سے مجھے خاص لگاؤ رہا ہے جس کی وجہ سے دل میں شدید خواہش تھی کہ حضور سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ سروری قادری میں بیعت اختیار کروں۔ میں نے باطنی طور پر اپنے آپ کو حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کے سپرد کر دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان کے مطابق میں نے ان کی تصنیف مبارکہ رسالہ روحی شریف کو مضبوطی سے تھام لیا۔ دن رات اُسے پڑھتا رہتا حتیٰ کہ رسالہ روحی شریف حفظ ہو گیا۔ اسی دوران حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کے محل پاک پر حاضری دی اور وہاں بھی مرشد کامل اکمل کی طرف رہنمائی کی درخواست پیش کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے رسالہ روحی شریف میں بیان کردہ اپنے وعدہ کے مطابق میری باطنی رہنمائی فرماتے ہوئے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی بارگاہِ اقدس تک پہنچا دیا۔

آپ مدظلہ الاقدس سے بیعت ہونے کے بعد آپ کی بارگاہ میں حاضری رہی۔ راہِ فقر کے بارے میں جو بھی سوال دل میں آتا تھا آپ مدظلہ الاقدس بغیر پوچھے ہی بیان فرما دیا کرتے اور بات مکمل طور پر سمجھ بھی آ جاتی۔

عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم 2009ء سے آٹھ یا دس دن پہلے کی بات ہے کہ میں نے رات کو خواب دیکھا کہ میں آپ مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں موجود ہوں۔ میں نے اپنے دل کی طرف دیکھا تو اسمِ اَللّٰہُ ذات نقش نظر آیا اور آپ مدظلہ الاقدس کی توجہ کا کمال محسوس ہوا۔

ایک دن میں آپ مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں موجود تھا اور دل ہی دل میں آپ مدظلہ الاقدس کے سمجھائے ہوئے ابیاتِ باھو رحمۃ اللہ علیہ پڑھ رہا تھا کہ اچانک آپ مدظلہ الاقدس نے فرمایا!

''بیٹا ضیغم ذرا ادھر آ کر ابیاتِ باھو رحمۃ اللہ علیہ تو سناؤ۔''

Marfat.com

عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فروری 2010ء کی محفلِ میلاد میں محفل کے دوران مجھ پر حالتِ کشف طاری ہوئی اور مجھے آپ مدظلہ الاقدس کے رخِ انور پر اسمِ مُحَمَّدٌ واضح لکھا ہوا نظر آیا۔

☆☆☆☆☆

عمران طارق سروری قادری (لاہور)

حضور مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دستِ بیعت ہونے کے بعد بہت قلبی سکون حاصل ہوا۔ دل و دماغ سے سب پریشانیاں نکلتی ہوئی محسوس ہوئیں۔ دنیا کی نفسانفسی سے تنگ آ کر حضور مرشد کریم کی صحبت کے لیے خانقاہ میں قیام پذیر ہوا۔ ایک دن میرا دل بہت بے چین تھا' میں نے تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات شروع کر دیا۔ اس رات کو حضور مرشد کریم کا مسکراتا ہوا چہرہ ساری رات میری آنکھوں کے سامنے رہا اور اگلا سارا دن بھی یہی معاملہ رہا۔ ایسا محسوس ہوتا تھا کہ حضور مرشد پاک میرے ساتھ ہیں۔ نمازِ مغرب کا وقت ہوا تو میں باجماعت نماز ادا کرنے گیا۔ پہلی رکعت میں حضور مرشد پاک کا وہی مسکراتا ہوا چہرہ[1] سامنے رہا اور جب دوسری رکعت شروع ہوئی تو میں نے دیکھا کہ آپ مدظلہ الاقدس کے چہرے پر اسمِ اَللّٰہُ

---

[1] حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ اپنے مکتوب نمبر 30، دفتر دوم، حصہ اول میں (صفحہ 101 پر) فرماتے ہیں کہ ان کے ایک مرید نے نسبتِ رابطہ (تصورِ شیخ) کے متعلق لکھا ہے کہ اس کا تصورِ شیخ اس حد تک غالب آ چکا ہے کہ وہ نماز میں بھی اپنے شیخ کے تصور کو اپنا مسجود دیکھتا اور جانتا ہے اور اگر فرضاً نفی کرے تو بھی ذہن سے نفی نہیں ہوتا۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ نے جواب میں اس مرید کو لکھا ''اے محبت کے اطوار والے! یہ دولت طالبانِ حق کی تمنا اور آرزو ہے۔ ہزاروں میں شاید کسی ایک کو نصیب ہوتی ہے، اس کیفیت اور معاملے والا مرید صاحبِ استعداد اور تام المناسبت (یعنی شیخ سے مکمل نسبت رکھنے والا) ہوتا ہے۔ احتمال ہے کہ شیخِ مقتدا کی تھوڑی سے صحبت سے شیخ کے تمام کمالات کو جذب کر لے''۔ آپؒ مزید فرماتے ہیں ''رابطے (تصورِ شیخ) کی نفی کی کیا ضرورت ہے کیونکہ وہ (شیخ) مسجود الیہ ہے مسجود لہٗ نہیں (یعنی جس کی طرف سجدہ کیا جائے نہ کہ وہ جس کو سجدہ کیا جائے)۔ محرابوں اور مسجدوں کی نفی کیوں نہیں کرتے (نماز کی حالت میں محراب، دیواریں یا دیگر بہت سی چیزیں سامنے ہوں تو بھی نماز میں کسی قسم کی خرابی نہیں ہوتی)۔ اس قسم کا ظہور سعادت مندوں کو ہی میسر آتا ہے تا کہ وہ تمام احوال میں صاحبِ رابطہ (یعنی مرشد کامل) کو اپنا ذریعہ جانیں اور اپنے تمام اوقات میں اس کی طرف متوجہ رہیں نہ کہ اس بدنصیب گروہ کی طرح جو اپنے آپ کو بے نیاز جانتا ہے اور اپنے قبلۂ توجہ کو اپنے شیخ سے پھیر لیتا ہے اور اپنے معاملے کو خراب اور تباہ کر لیتا ہے''۔

Marfat.com

ذات نمایاں نظر آ رہا ہے اور جب تیسری رکعت میں پہنچا تو آپ کی داڑھی مبارک پر لِلّٰہ واضح لکھا ہوا دکھائی دیا۔

☆☆☆☆☆

یار محمد کھوسہ سروری قادری (خیر پور میرس۔ سندھ)

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دستِ مبارک پر بیعت ہونے سے قبل میں چشتی سلسلہ میں بیعت تھا لیکن سروری قادری سلسلہ سے محبت اور عقیدت رکھتا تھا۔ ماہنامہ سلطان الفقر پڑھا تو دل کو یقین حاصل ہوا کہ اصل روحانی فیض اسی سلسلہ سروری قادری میں ہے۔ لہٰذا میں سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی خدمت میں حاضر ہوا اور تجدیدِ بیعت کی سعادت سے بہرہ مند ہوا۔ بیعت کے بعد واپس ملازمت پر خیر پور سندھ پہنچا تو خواب میں دیکھتا ہوں کہ تین آدمی ہیں جن کا رخ جنوب کی طرف ہے اور نماز پڑھ رہے ہیں۔ میں ان کے قریب کھڑا ہو کر ان سے کہہ رہا ہوں کہ بھائی مسجد تو اس طرف ہے اور تم غلط رخ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ رہے ہو۔ اس وقت مسجد میرے داہنے ہاتھ پر بالکل قریب ہی تھی۔ ان لوگوں نے کوئی جواب نہ دیا اور اگلے لمحے میں دیکھتا ہوں کہ میں مسجد کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنے لگا ہوں۔ یہ میرے صراط مستقیم کی طرف رجوع کرنے کا اشارہ تھا۔

محمد محبوب سروری قادری (لاہور)

بیعت کے بعد جب میں خانقاہ میں تربیت کے لیے آیا تھا تو مجھے دین و دنیا کے بارے میں کچھ علم نہیں تھا لیکن مرشد پاک کی نظرِ کرم سے مجھے بہت کچھ سیکھنے کو ملا اور آپ مدظلہ الاقدس نے باطنی طور پر بہت مہربانی بھی فرمائی۔ میں خانقاہ کے ماحول سے بہت متاثر ہوا۔ میرے اندر بہت سی تبدیلیاں رونما ہوئیں۔ جب کچھ دن قیام کے بعد گھر واپس گیا تو میرے گھر والوں نے بھی میرے اندر تبدیلی کو نوٹ کیا۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

طارق محمود سروری قادری (میاں لکے ضلع اوکاڑا)

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے بارے میں پتا چلا کہ آپ مرشد کامل اکمل ہیں تو آپ مدظلہ الاقدس کے بارے میں استخارہ کیا۔ جواب میں مجھے آپ مدظلہ الاقدس کے دامن کو مضبوطی سے تھامنے کا حکم ہوا تو میں نے آپ مدظلہ الاقدس کے ہاتھ پر بیعت کر لی اور ذکر و تصورِ اسم اَللّٰہُ ذات حاصل کیا۔

میرا ایک قریبی رشتہ دار عملیات وغیرہ کرتا ہے۔ اُس نے مجھ سے کہا کہ میرے پاس کچھ مؤکلات ہیں تو میں نے کہا کہ مجھے ان کا مشاہدہ کرواؤ۔ اُس نے انکار کیا کہ تم اس کی ہمت نہیں رکھتے۔ جب میں بضد ہوا تو اُس نے حامی بھر لی۔ اُسی رات خواب میں چند بدصورت شیاطین مجھے ڈرانے اور خوف زدہ کرنے لگے۔ اسی وقت میرا قلبی ذکر جاری ہو گیا۔ جیسے ہی میرا ذکر جاری ہوا وہ شیاطین فوراً غائب ہو گئے اور میں پُرسکون ہو گیا۔ صبح میرے اُس رشتے دار کا فون آیا اور پوچھنے لگا کہ رات کیسی گزری؟ میں نے جواب دیا کہ میرے مرشد کریم کی مہربانی اور اسمِ اعظم کی برکت سے میں کسی بھی نقصان سے محفوظ رہا۔ اسمِ اعظم کے سامنے کوئی عملِ بد نہیں ٹھہر سکتا۔

☆☆☆☆☆

محمد رشید سروری قادری (منڈی بچیانہ)

ایک دوست کی دعوت پر میں حضور مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت ہوا اور آپ کی قائم کردہ خانقاہ میں تربیت کی خاطر قیام کیا۔ قیام کے دوران ذوق وشوق سے ذکر و تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات کرتا رہا۔ ایک دن تصور کے دوران دیکھا کہ اسمِ اَللّٰہُ ذات سے نور کے چشمے جاری ہو کر میرے وجود کے اندر منتقل ہو گئے۔ اس کے بعد میں جب بھی نماز پڑھتا ہوں پوری نماز میں اسمِ اَللّٰہُ ذات مجھے آفتاب کی مثل چمکتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔

عرس سیّد محمد عبداللہ شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے دوران میری ڈیوٹی خانقاہ (لاہور) میں تھی جس کی وجہ سے

Marfat.com

میں احمد پور شرقیہ میں عرس کی محفل میں شرکت کے لیے نہ جا سکا۔ لیکن شدید خواہش تھی کہ عرس پاک کی محفل میں شرکت کروں۔ حضور مرشد کریم کی مہربانی سے میں نے اسی رات خواب میں عرس پاک کی پوری محفل میں شرکت کی اور محفل کے تمام مناظر کا مشاہدہ کیا۔ اس دوران میں نے التجا کی کہ مجھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت نصیب ہو جائے۔ ابھی انہی خیالات میں گم تھا کہ اچانک آواز آئی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لا رہے ہیں۔ میں بھی دوڑا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

حضور مرشد کریم جب پورے پاکستان میں تبلیغی دورے کر رہے تھے تو میری بھی خواہش تھی کہ حضور مرشد کریم میرے گھر تشریف لائیں۔ اسی رات میں نے خواب دیکھا کہ مرشد کریم میرے گھر تشریف لائے ہیں۔ کچھ دن بعد مجھے پتا چلا کہ اس بار جب مرشد کریم منڈی بچیانہ تبلیغی دورہ پر تشریف لے جائیں گے تو میرے گھر بھی دعائے خیر کے لیے آئیں گے۔ حضور مرشد کریم کی میرے گھر آمد نہ صرف میرے لیے نہایت مسرت کا باعث بنی اور میری دلی خواہش پوری ہوئی۔ بلکہ آپ مدظلہ الاقدس کے آنے سے میرا پورا گھر منور ہو گیا اور بہت برکت حاصل ہوئی۔

☆☆☆☆☆

محمد ذوالفقار سروری قادری (منڈی بچیانہ)

میں خانقاہ میں تربیت حاصل کرنے کے لیے آیا ہوا تھا۔ اتوار کا روز تھا اور حضور مرشد کریم خانقاہ میں تشریف فرما تھے۔ میں ان کے سامنے بیٹھا ان کا دیدار کر رہا تھا۔ میں نے حضور مرشد پاک کی بارگاہ میں باطنی طور پر عرض کی کہ حضور مرشد کریم! مہربانی فرمائیں کہ مجھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت نصیب ہو۔ اسی رات خواب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت نصیب ہوئی۔ ان کا چہرہ مبارک عین میرے مرشد کریم کے چہرہ مبارک کی طرح تھا اور اس محفل میں دیگر ساتھی بھی ہمراہ تھے۔ اس خواب کے بعد مجھے حقیقتِ محمدیہ کی سمجھ آئی۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

محمد الطاف سروری قادری (احمد پور شرقیہ)

میرا نام محمد الطاف ہے اور میں احمد پور شرقیہ سے حضور مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں حاضری کے لیے آیا۔ بیعت کی سعادت حاصل کی اور آپ مدظلہ الاقدس کی صحبت کی خاطر خانقاہ میں قیام کیا۔ میں ذوق وشوق سے صبح شام ذکر و تصور اسم اَللّٰہُ ذات کرتا۔ ایک رات میں نے خواب دیکھا کہ کسی ساتھی نے مجھے کہا کہ حضور مرشد کریم فیض دے رہے ہیں تم بھی فیض لے لو۔ میں بھی بھاگا بھاگا حضور مرشد کریم کے پاس گیا۔ آپ نے مجھ پر نظرِ کرم فرمائی۔ آپ کی نگاہِ کامل کی بدولت اسمِ اَللّٰہُ ذات نور کی لہروں کی صورت میں میری آنکھوں میں منتقل ہو گیا جس سے میری آنکھیں روشن اور چہرہ منور ہو گیا۔

☆☆☆☆☆

محمد ظہیر سروری قادری (منڈی بچیانہ)

حضور مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت ہو کر ذکر و تصور اسم اَللّٰہُ ذات حاصل کیا اور ذوق وشوق سے پڑھنے لگا۔ کچھ دن بعد جب اسم اَللّٰہُ ذات کا تصور کر رہا تھا تو اسم اَللّٰہُ ذات کے نقش میں حضور مرشد کریم کا چہرہ مبارک دیکھا۔ پھر اس میں سے سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ اور سلسلہ سروری قادری کے دیگر مشائخ کی زیارت نصیب ہوئی۔ ایک رات ذکر و تصور اسم اَللّٰہُ ذات کر کے سویا تو خواب میں حضور مرشد کریم نے اپنی زیارت کروائی اور فرمایا ''فقر ہی سیدھا راستہ ہے اس پر استقامت سے چلتے رہو۔''

حضور مرشد پاک کی مہربانی سے شاعری کی صلاحیت عطا ہوئی اور مرشد پاک کی شان میں چند منقبتیں کہنے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

محمد ماجد سروری قادری (تحصیل چونیاں ضلع قصور)

میرا نام محمد ماجد سروری قادری ہے اور میرا تعلق چونیاں سے ہے۔ ایک مرتبہ میں اپنے دوست کے ساتھ موٹر سائیکل پر جا رہا تھا کہ راستے میں اچانک موٹر سائیکل بے قابو ہو گئی۔ میں نے فوراً حضور مرشد کریم کو یاد کیا اور مدد کی گزارش کی۔ ہمارے گرنے سے موٹر سائیکل کا تو کافی نقصان ہوا لیکن مجھے خراش تک نہیں آئی۔ بے شک یہ حضور مرشد کریم کی مہربانی ہے کیونکہ کامل مرشد ہی ہر لمحہ اپنے مریدین کے ہمراہ ہوتا ہے اور ہر مصیبت میں ان کی حفاظت فرماتا ہے۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

خواتین طالبانِ مولیٰ کے مشاہدات وتاثرات

شبیہ غوث الاعظم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی ان گنت روحانی خدمات میں سے ایک اہم ترین کارنامہ خواتین پر راہِ فقر کو کھول دینا ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس کے دور سے قبل خال خال ہی کوئی عورت فقر کی روحانی راہ پر گامزن ہو کر ترقی کی اعلیٰ منازل پر پہنچ پاتی تھی۔ اگر کچھ خواتین اس راہ پر چلتی بھی تھیں تو زیادہ روحانی عروج حاصل نہ کر سکتی تھیں اسی لیے زمانہ آج حضرت رابعہ بصری رحمتہ اللہ علیہا کے سوا کسی خاص ولیہ کاملہ کے نام سے واقف نہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس نے اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ ایک عورت ہی اپنی نسل کی تربیت میں بنیادی کردار ادا کرتی ہے خواتین پر راہِ فقر کھولنے کے لیے ظاہری و باطنی اقدامات کئے تاکہ ہماری آنے والی نسلیں سنور سکیں اور ہر والدہ اپنی اولاد کی ظاہری تربیت کے ساتھ ساتھ باطنی تربیت بھی کر سکے۔

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس حضرت بی بی فاطمتہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے نوری حضوری فرزند ہیں۔ حضرت بی بی فاطمتہ الزہراؓ ہی مومن خواتین کے روحانی امور کی سرپرست اور نگران ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس نے حضرت فاطمتہ الزہراؓ کی ہی بارگاہ سے یہ درخواست منظور کروائی کہ راہِ فقر کو خواتین پر مکمل طور پر کھول دیا جائے تاکہ وہ فنا فی اللہ بقا باللہ کے اعلیٰ ترین مقامات تک رسائی حاصل کر سکیں۔ حضرت بی بی فاطمتہ الزہراؓ نے نہ صرف آپ مدظلہ الاقدس کی درخواست منظور فرمائی بلکہ یہ بھی فرمایا ''آپ کے ذریعے خواتین میں میرا فقر عام ہوگا۔''

آپ مدظلہ الاقدس کی اس کاوش اور باطنی جدوجہد کے نتیجے میں آج سینکڑوں خواتین

Marfat.com

طالبانِ مولیٰ پر وھم والہام اور علمِ دعوت کی روحانی نعمت کھول دی گئی ہے جس کے گواہ اگلے صفحات پر دیئے گئے ان کے ذاتی مشاہدات ہیں۔

آپ مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے بہت سی خواتین عارفہ کاملہ کے مرتبہ تک پہنچ چکی ہیں اور تحریک دعوتِ فقر کی ترقی میں نمایاں کردار ادا کر رہی ہیں۔ مالی معاملات میں بھی خواتین بڑھ چڑھ کر تعاون کرتی ہیں۔ حضرت سخی سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ کی فارسی کتب کے انگریزی ترجمہ اور حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی اردو کتب کے انگریزی ترجمہ کی بڑی ذمہ داری زیادہ تر خواتین ہی ادا کر رہی ہیں۔ سوشل میڈیا پر بھی نوجوان خواتین طالبانِ مولیٰ بہت عمدہ کردار ادا کر رہی ہیں اور مرد طالبانِ مولیٰ کے شانہ بشانہ کام کر رہیں ہیں۔ ہر اتوار خواتین کی خانقاہ میں باجی صاحبہ (مرشد پاک کی زوجہ محترمہ) کی سرپرستی میں محفلِ میلاد منعقد ہوتی ہے جس میں خواتین طالبانِ مولیٰ کی کثیر تعداد شرکت کرتی ہے۔ خواتین عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سروری قادری مشائخ کے عرس پاک کی محفلیں بھی باجی صاحبہ کی زیرِ صدارت منعقد کرتی ہیں جن میں نعت ومنقبت اور تقاریر پیش کی جاتی ہیں۔ ان محافل میں پاکستان بھر سے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی مرید خواتین شرکت کرتی ہیں۔ ذیل میں دیئے گئے مشاہدات اس بات کا ثبوت ہیں کہ آپ مدظلہ الاقدس نے نہ صرف خواتین طالبانِ مولیٰ کو باطنی و روحانی عروج عطا فرمایا بلکہ ظاہری ودنیاوی طور پر بھی مضبوط بنایا اور ان کی شخصیت کو بہترین بنا دیا۔

••• مشاہدات •••

صاحبزادی منیزہ نجیب سروری قادری

دس سال کی عمر میں سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت ہوئی۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے وصال کے بعد میرے والد مرشد شبیہ غوث الاعظم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس مسند وتلقین وارشاد پر فائز ہوئے تو میں نے دل

Marfat.com

سے کوشش کی کہ میں آپ مدظلہ الاقدس کو والد سے زیادہ مرشد سمجھوں۔ آپ مدظلہ الاقدس کی اجازت سے رسالہ روحی شریف پڑھا کرتی تھی۔ میں جب بھی رسالہ روحی شریف پڑھتی تو کبھی آپ مدظلہ الاقدس کے چہرہ مبارک کا تصور آنکھوں کے سامنے آجاتا تو کبھی رسالہ روحی شریف کے صفحوں پر۔ پہلے تو میں اس بات کا مطلب نہ سمجھ سکی لیکن پھر مجھے سمجھ آگئی کہ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ مجھے بیعت کی تجدید کرنی چاہیے اور آپ مدظلہ الاقدس کے دست مبارک پر بیعت کر لینی چاہیے۔ یہی اللہ کی مرضی ہے اور اسی میں سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ اور سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علیؒ کی رضا ہے لیکن میں یہ بات اپنے والد مرشد سے کہتے ہوئے جھجک رہی تھی۔ آپ مدظلہ الاقدس مرشد کامل اکمل ہیں اور دلوں کے بھید جانتے ہیں۔ بارہ ربیع الاوّل 2012 کے بابرکت دن سے ایک شام قبل آپ مدظلہ الاقدس نے مجھے یہ خوشخبری سنائی کہ آپ مدظلہ الاقدس مجھے عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بیعت فرمائیں گے۔ میں یہ سن کر بہت خوش اور حیران ہوئی۔ بیعت کے دوران مجھ پر رقت طاری ہوگئی، میں زاروقطار رو رہی تھی۔ اسی دوران میرے دل سے والد کی تمام محبت نکل گئی اور اس کی جگہ مرشد کی محبت نے لے لی۔ بیعت سے پہلے میں اس کوشش میں مکمل کامیاب نہ ہو پاتی تھی لیکن بیعت کے دوران آپ مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے مجھے توفیقِ الٰہی حاصل ہوگئی کہ میں آپ مدظلہ الاقدس کو صرف مرشد سمجھ کر آپ کی اطاعت کروں۔

23 اگست 2015ء بروز اتوار بمطابق 7 ذیقعد 1436 ہجری سلطان الفقر ششم رحمتہ اللہ علیہ کے عرس کے بابرکت موقع پر آپ مدظلہ الاقدس نے مجھے صاحبِ مجاز بھی فرمایا یعنی اس بات کی اجازت دی کہ میں لڑکیوں اور خواتین کو بغیر بیعت کے اسمِ اَللّٰہُ ذات کی پہلی منزل کا ذکر دے سکتی ہوں۔ خواتین کی روحانی اور جسمانی بیماریوں اور مشکلات کے حل کے لیے ان کی رہنمائی کر سکتی ہوں اور جائز خواہشات کے لیے دعا بھی کر سکتی ہوں۔ حیران کن طور پر میں نے خواتین کو دعا کے دوران ہی صحت مند ہوتے اور ان کی مشکلات کو حل ہوتے اور بعد ازاں ان کی جائز خواہشات کو

Marfat.com

پورا ہوتے دیکھا۔ یہ روحانی قوت صرف میرے مرشد سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی عطا ہے۔ میں خود کو صرف ایک ذریعہ سمجھتی ہوں اس قوت کے اظہار کا، اصل قوت میرے مرشد سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن سروری قادری مدظلہ الاقدس کی ہی ہے۔

میں نے فنافی الشیخ کے متعلق پڑھا اور سنا تھا لیکن اس حال سے گزری نہ تھی۔ آپ مدظلہ الاقدس سے بیعت کے بعد میں نے اپنے پورے وجود میں مرشد کے وجود کو ظاہر ہوتے دیکھا تو مجھے فنافی الشیخ کے حال کی حقیقت سمجھ آئی۔

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے مجھے علمِ دعوت اور مجلسِ محمدی کی حضوری بھی عطا فرمائی۔ آپ مدظلہ الاقدس نے مجھے اپنی کتب کے ترجمے کی بھی ذمہ داری دی۔ اب تک عاجزہ آپ مدظلہ الاقدس کی دو کتب ''حقیقت اسم اَللّٰہُ ذات'' اور ''مرشد کامل اکمل'' انگریزی میں ''The Divine Reality of Ism-e-Allah Zaat'' اور ''The Perfect Spiritual Guide'' کے نام سے ترجمہ کر چکی ہے۔ ترجمہ کرنے سے پہلے دعوت پڑھ کر صحیح ترجمہ کرنے کی توفیق اللہ سے مانگتی ہوں۔ دو تین بار ایسا ہوا کہ ترجمہ کرنے سے قبل دعوت نہ پڑھ سکی تو میں نے دیکھا کہ مجھ سے بالکل ٹھیک ترجمہ نہیں ہو پا رہا تھا۔ یعنی مرشد کامل اکمل ہی طالبِ مولیٰ کو توفیق دے تو اس کی ہر ذمہ داری ٹھیک سے ادا ہوتی ہے۔

میرے مرشد سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے مجھے زندگی کے انتہائی مشکل مقامات سے گزار کر زندگی کی اصل حقیقت مجھ پر واضح فرمائی اور مجھے صبر، تسلیم و رضا اور عشقِ حقیقی کی نعمت عطا کی۔ ان کٹھن لمحات میں بھی آپ مدظلہ الاقدس کا باطنی ساتھ میری قوت بنا رہا اور ہمیشہ میرا مددگار رہا۔ آج میں ظاہری و باطنی جس مقام پر بھی ہوں وہ سب میرے مرشد سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی عطا ہے۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

میمونہ اسد سروری قادری (لاہور)

2004ء کے آخر میں حضور مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس سے ان کی رہائش گاہ پر ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ آپ مدظلہ الاقدس نے مجھے بغیر بیعت اسم اَللّٰہُ ذات اور سلطان الاذکار ھُو عطا فرمایا اور پھر 2005ء میں جب آپ مدظلہ الاقدس نے بیعت کا سلسلہ شروع فرمایا تو میں ان خوش نصیب خواتین مریدین میں شامل تھی جنہیں اوّلین بیعت کا شرف حاصل ہوا۔ میں چونکہ ایسے فرقہ سے تعلق رکھنے والے خاندان میں پروان چڑھی ہوں جو تصوف اور فقر پر یقین نہیں رکھتا اس لیے اللہ پاک کی معرفت، قرب اور مجلسِ محمدی میں حاضری کی باتوں پر حیران ہوتی تھی اور ان پر یقین کرنے سے ہچکچاتی تھی لیکن اتنا یقین ضرور تھا کہ اسمِ اَللّٰہُ ذات کے ذکر سے جو بھی حاصل ہوگا وہ سچ ہوگا کیونکہ اسمِ اَللّٰہُ کبھی کچھ غلط نہیں دکھا سکتا۔

آپ مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے اسم اَللّٰہُ ذات کا ذکر کیا تو مشاہدات کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ نہ صرف یہ کہ تزکیہ نفس ہوا بلکہ جن باتوں پر پہلے حیران ہوتی تھی وہ سب آپ مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے حاصل ہوئیں یعنی قرب ولقائے الٰہی، مجلسِ محمدی کی حضوری، علمِ دعوت کے ذریعے اولیا اللہ سے رابطہ اور قوتِ وھم بھی۔ وہ تمام روحانیت جو میں ظاہری عبادات کی کثرت اور ہر طرح کے مجاہدے کے باوجود کبھی حاصل نہ کر سکی تھی، مرشد کامل کی اک نگاہ اور ذکر و تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات سے حاصل ہو گئی۔

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے مجھ جیسی عاجز کو اسمِ مُحَمَّدؐ کی نعمت سے نوازا، جس کے بعد سے مجھے کئی مرتبہ یہ مشاہدہ ہوا کہ جو بات میرے دل میں ہوتی یا میں محفل میں خواتین سے کرتی تھی، حضور مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس جب تشریف لاتے تو وہی بات بیان فرماتے یا اس کی شرح بیان فرماتے جبکہ میری آپ مدظلہ الاقدس سے اس موضوع پر ظاہری طور پر کوئی بات پہلے نہ ہوئی ہوتی

Marfat.com

تھی۔ 2011ء میں جب میرے مرشد پاک پہلی بار سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے مزارِ اقدس پر گئے، اس سے پہلے میں نے مراقبہ میں پیر عبداللہ شاہؒ کا محل پاک دیکھا جو نہایت خستہ حالت میں تھا۔ جب حضور مرشد پاک نے محل پاک پر حاضری دی تو اس کی تصاویر دیکھ کر میں حیران رہ گئی کیونکہ وہ مزار اور علاقہ بالکل ویسا ہی تھا جیسا مجھے مراقبہ میں دکھایا گیا تھا۔ میرے مرشد پاک کی مہربانی سے مجھے 2011ء کے عرس پیر عبداللہ شاہ رحمتہ اللہ علیہ سے لے کر اب تک ان کے محل پاک کے لیے اسم اَللّٰہُ ذات، اسم مُحَمَّدٌ اور کلمہ شریف کی کڑھائی شدہ اور موتیوں سے مزین چادر مبارک اور تاج مبارک بنانے کی سعادت حاصل ہے الحمدللہ۔ 23-22 اکتوبر 2016ء کا عرس پیر سیّد محمد عبداللہ شاہؒ بہت اہم تھا۔ میں اس کے لیے خصوصی طور پر نہایت عقیدت و محبت سے چادر اور تاج مبارک تیار کر رہی تھی۔ ایک روز دعوت پڑھ کر پیر عبداللہ شاہ رحمتہ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضری دی تو دیکھا کہ میرے مرشد پاک سنہرے رنگ کے بادشاہوں والے لباس میں سنہرا تاج پہنے تخت پر تشریف فرما ہیں۔ آپ کے ساتھ آپ کی زوجہ محترمہ اور اولاد مبارک بھی انتہائی خوبصورت سنہرے لباس پہنے بیٹھے ہیں اور سب بہت خوش نظر آ رہے ہیں۔ اردگرد سب مریدین بیٹھے ہیں، میں بھی وہاں ہوں اور سب مرشد پاک کو مبارک باد دے رہے ہیں۔ عرس کے موقع پر جب مرشد پاک نے صاحبزادہ محمد مرتضٰی نجیب کو بیعت فرمایا تو مجھے اس مراقبہ کی حقیقت سمجھ آئی کہ وہ شاندار محفل اسی خوشی میں لگی تھی اور سب اسی موقع کی مبارکباد دے رہے تھے۔

اسی عرس کے حوالے سے ایک دن میں نے مراقبہ میں دیکھا کہ مرشد پاک مجھے حکم فرما رہے ہیں کہ چادر اور تاج کے ہر موتی پر سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْم پڑھو۔ میں نے یہ بات ظاہری طور پر مرشد پاک کو بتائی تو انہوں نے مجھے ایسا ہی کرنے کا ظاہری حکم بھی فرمایا جس پر میں نے عمل کیا اور چادر اور تاج کے ہر موتی پر انگلی رکھ کر یہ کلمات پڑھے۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

عنبرین مغیث سروری قادری (لاہور)

آج سے گیارہ سال قبل جنوری 2006ء میں اللہ نے اپنے فضل وکرم سے مجھ گناہگار کو اپنے اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عشق کی نعمت سے نوازا۔ یہ عشق اس شدت سے ظاہر ہوا کہ دیدارِ الٰہی اور دیدارِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تڑپ میں دن رات بے چین رہنے لگی اور حالت پاگلوں جیسی ہونے لگی۔ اللہ کو دیکھنے کی خواہش اتنی شدید تھی کہ میں سب کچھ چھوڑ کر مر جانا اور اس کے پاس جانا چاہتی تھی کیونکہ مجھے لگتا تھا کہ موت سے پہلے اس کا دیدار ممکن نہیں۔ اللہ سے موت کی طالب ہوئی لیکن یہ دعا قبول نہ ہوئی۔ شدید مجاہدہ کیا لیکن طلب تھی کہ بڑھتی جا رہی تھی۔ ظاہری زندگی میں کوئی پریشانی نہ تھی، اللہ کا دیا سب کچھ تھا لیکن دل کو قرار نہ تھا۔ ایک دن حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی کچھ کتب میرے گھر سے ہی مجھے ملیں جن میں لکھا تھا کہ دیدارِ الٰہی اور مجلسِ محمدی کی حضوری مرشد کامل اکمل کی رہنمائی اور ذکر و تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات کے بغیر ممکن نہیں۔ مجھے ڈور کا سرا مل گیا اور یہ حقیقت بھی پتا چل گئی کہ دنیا میں لقائے الٰہی ممکن ہے۔ لیکن یہ سمجھ نہ آیا کہ مرشد کامل کو اس پُر فریب دنیا میں کہاں تلاش کروں۔ دل کا حال سوائے اللہ کے کسی کو نہ کہہ سکتی تھی۔ ایک دن بعد نمازِ مغرب رو رو کر اللہ سے دعا کی کہ میں اس دنیا میں مرشد کامل کو تلاش کرنے سے قاصر ہوں 'تو خود ہی میرا مرشد بن جا'۔ یہ دعا مانگ کر فارغ ہی ہوئی تھی کہ اپنے کپڑوں کی الماری سے ایک چھپا ہوا کاغذ ملا جس پر لکھا ہوا تھا ''کتاب مرشد کامل اکمل اور حقیقت اسمِ اَللّٰہُ ذات کے لیے رابطہ کریں'' اور آگے حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کا پتہ لکھا تھا۔ میں حیران رہ گئی اللہ کی قدرت پر۔ جنوری 2007ء میں سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دستِ مبارک پر بیعت کی اور چند ہی دنوں میں آپ کی مہربانی سے وہ سب کچھ پا لیا جس کی طلب لے کر آپ مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں حاضر ہوئی تھی۔ بے چین روح کو قرار آ گیا۔ یوں لگتا تھا جیسے کوئی خزانہ ہاتھ لگ گیا ہو۔ آپ مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت ہوتے ہی ایک خیال میرے دل میں شدت سے جاگزیں ہو گیا جو اب تک قائم ہے کہ

Marfat.com

اب میں دنیا و آخرت میں محفوظ ہاتھوں میں ہوں۔ مجھے لجپال مل گئے تھے۔ بیعت کے چند دنوں بعد ہی خواب میں دیکھا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو تلاش کرتے کرتے ایک حویلی میں پہنچی ہوں اور ہر کمرے میں انہیں ڈھونڈ رہی ہوں۔ کسی نے مجھ سے پوچھا کہ اس دور میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ڈھونڈ رہی ہو؟ میں نے کہا 'جی'۔ تو اس آواز نے مجھے بتایا کہ وہ اس کمرے میں تشریف فرما ہیں۔ جب میں نے اس کمرے کا دروازہ کھول کر دیکھا تو سامنے میرے مرشد پاک تشریف فرما تھے۔ اس وقت تو مجھے اس خواب کی سمجھ نہ آئی لیکن جب بعد میں تصوف کی کتب کا گہری نظر سے مطالعہ کیا تو حقیقتِ محمدیہ کی سمجھ آئی۔ علامہ ابنِ عربیؒ فرماتے ہیں:

☆ ہر زمانہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ازل سے لے کر ابد تک لباس بدلتے رہتے ہیں اور اکمل افراد کی صورت پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی جلوہ نما ہوتے ہیں۔ (شرح فصوص الحکم والایقان)

حضرت سیّد عبدالکریم بن ابراہیم الجیلیؒ فرماتے ہیں:

☆ حقیقتِ محمدیہ ہر زمانے میں اس زمانہ کے اکمل کی صورت میں اس زمانہ کی شان کے مطابق ظاہر ہوتی ہے۔ یہ انسانِ کامل اپنے زمانہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا خلیفہ ہوتا ہے۔ (انسانِ کامل)

اتنا بڑا رازِ حقیقی پا کر شکرانے میں سر جھکا دیا اور اس بات کا گلہ دل سے جاتا رہا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دور میں کیوں نہ پیدا ہوئی۔

میرے مرشد کامل اکمل جامع نور الہدیٰ نے میری باطنی تربیت شروع کرتے ہوئے سب سے پہلے مجھے قوتِ وھم (اللہ اور اولیا اللہ سے باطنی ہم کلامی کی قوت) اور علمِ دعوت عطا فرمایا جس کی بدولت الحمدللہ مجلسِ محمدی کی حضوری بھی عطا فرمائی۔ اس حضوری کے دوران بھی میں نے تمام اولیا، حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہٗ، حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ اور دیگر تمام اولیا کو اپنے مرشد پاک کی صورت میں ہی دیکھا اور ان سے بے انتہا فیض حاصل کیا۔ آپ مدظلہ الاقدس کا کمالِ عنایت

Marfat.com

ہے کہ مجھے اکثر و بیشتر فنافی الشیخ کی حالت عطا ہوتی ہے خصوصاً جب تحریک دعوتِ فقر کے لیے آپ مدظلہ الاقدس کی لگائی ہوئی کوئی بھی ڈیوٹی کر رہی ہوتی ہوں۔

میرے کامل مرشد نے اپنے فضل سے مجھے علمِ لدنّی عطا فرمایا اور مجھ پر انتہائی مہربانی کرتے ہوئے مجھے ماہنامہ سلطان الفقر میں فقر و تصوف کے موضوعات پر مضامین لکھنے کی صلاحیت عطا فرمائی۔ میں پورے وثوق سے کہہ سکتی ہوں کہ اس صلاحیت میں میرا کوئی کمال نہیں ہے کیونکہ سکول و کالج کے زمانہ میں مجھے صرف فزکس (Physics)، حساب (Mathematics) اور شماریات (Statistics) جیسے مضامین میں دلچسپی تھی۔ ادب سے لگاؤ صرف پڑھنے کی حد تک تھا۔ البتہ کالج کے زمانے میں اللہ نے کچھ ایسے حالات پیدا کر دیئے کہ مجھے چار سال فارسی پڑھنا پڑی۔ اس وقت مجھے معلوم نہیں تھا کہ اللہ نے مجھے کسی خاص مقصد کے تحت فارسی پڑھوائی۔

مرشد کامل اکمل حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے ہی مجھ پر کمال مہربانی کرتے ہوئے مجھ سے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی عربی کتاب ''مرآۃ العارفین'' کا اردو ترجمہ اور شرح کروائی حالانکہ مجھے عربی صرف واجبی سی آتی ہے۔ مرآۃ العارفین جیسی بلند پایہ کتاب کی شرح ہرگز آسان نہ تھی۔ یہ صرف مرشد کامل کا ہی کمال ہے کہ مجھ جیسی ناقص انسان سے اتنا بڑا کام لے لیا۔ پھر یہ سلسلہ شروع ہو گیا۔ حضرت سلطان باھُوؒ کی فارسی کتب کا انگریزی ترجمہ بھی آپ ہی کی مہربانی سے کر پا رہی ہوں کیونکہ سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی کتب کی فارسی عام فارسی جیسی بالکل نہیں بلکہ ان کا انداز الہامی ہے جسے مرشد کی عطا کردہ قوتِ الہام کے بغیر سمجھنا ناممکن ہے۔ بیعت سے قبل جب حضرت سلطان باھُوؒ کی کتب کا اردو ترجمہ پڑھا تھا تو صرف چار لفظ سمجھ آئے تھے: دیدارِ الٰہی، مجلسِ محمدی کی حضوری، مرشد کامل اکمل اور اسمِ اَللّٰہُ ذات۔ وہی عنبرین مغیث جسے سلطان باھُوؒ کی کتاب کے اردو ترجمہ کے صرف چار لفظ سمجھ آئے تھے آج ان کی فارسی کتابوں کی انگریزی مترجم بن گئی ہے تو اس میں اس کا اپنا کوئی بھی کمال کیسے ہو سکتا ہے۔ بے شک و شبہ یہ صرف مرشد کامل اکمل کی مجھ پر عنایت ہے۔ اس عنایت کی انتہا یہ ہے کہ حضرت سلطان باھُوؒ کی

Marfat.com

شہرۂ آفاق تصنیفِ لطیف ''رسالہ روحی شریف'' جو تمام سلاسل میں بطور وظیفہ دی جاتی ہے اور آج تک کوئی اس کی مکمل شرح نہ کر پایا آپ مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے مجھ عاجز سے اس کا انگریزی ترجمہ اور شرح بھی کروالی گئی۔ مجھے یہ دعویٰ کرنے میں کوئی عار نہیں کہ میرا صرف قلم اور نام استعمال ہوا ہے، وہ تمام علم جو ان کتابوں کے ذریعہ طالبانِ مولیٰ تک پہنچایا گیا ہے میرے مرشد سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کا ہے البتہ جو کسر اور کمی رہ گئی وہ میری ناقص عقل کی وجہ سے ہے۔

خشش جتنا قدر نہ میرا، میرے صاحب نوں وڈیایاں
میں گلیاں دا روڑا کوڑا محل چڑھایا سائیاں

آپ مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے میں اس کتاب پر کام کرنے والی تحقیقاتی کمیٹی میں بھی شامل ہوں اور میں یہ خلفاً کہتی ہوں کہ اس کتاب کی تکمیل کے ہر مرحلہ پر اللہ نے ہماری مدد فرمائی اور ہمیں یہ مشاہدہ کروایا کہ اللہ خود چاہتا ہے کہ ہمارے مرشد سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی شان ساری دنیا پر واضح کر دی جائے اور ان کی حیاتِ طیبہ کے ہر پہلو کو ہمیشہ کے لیے محفوظ کر لیا جائے۔ بلاشبہ یہ کتاب اللہ، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا اور تمام مشائخ سروری قادری کی خواہش اور حکم سے لکھی گئی ہے جس سے ہمیں علمِ دعوت کے ذریعے آگاہ کیا گیا۔

آپ مدظلہ الاقدس سے بیعت سے قبل ایک سال سے میرا گلا بہت خراب رہنے لگا تھا حتیٰ کہ ڈاکٹر نے گلے کے کینسر کا خدشہ ظاہر کیا تھا۔ لیکن حیران کن طور پر آپ مدظلہ الاقدس کی بیعت کے بعد نہ کبھی میرا گلا خراب ہوا نہ کبھی بخار چڑھا جو کہ بیعت سے پہلے اکثر رہتا تھا۔

آپ مدظلہ الاقدس سے بیعت کے دس سالوں میں آپ کو ہمیشہ ہر طالبِ مولیٰ پر بہت مہربان پایا۔ آپ مدظلہ الاقدس وہ واحد ہستی ہیں جو اس دور میں نہ صرف طالبانِ مولیٰ کو راہِ حق پر گامزن کر کے مولیٰ تک پہنچا رہے ہیں بلکہ طالبانِ دنیا و عقبیٰ کو بھی دنیا و عقبیٰ کے لالچ سے نجات دلا کر عشقِ

Marfat.com

حقیقی اور طلبِ مولیٰ عطا فرما رہے ہیں۔ اللہ آپ مدظلہ الاقدس کی شان و درجات دنیا و آخرت میں بلند فرمائے اور اللہ کے سچے طالبوں تک آپ کا پیغامِ فقر پہنچائے۔ آمین۔

☆☆☆☆☆

روبینہ محبوب سروری قادری (لاہور)

میں نے بارہ سال کی عمر سے ہی نماز پڑھنا شروع کر دی تھی لیکن اس بات سے بے خبر تھی کہ نماز کی حقیقت کیا ہے، دین اسلام کیا ہے، اللہ اور اس کے رسول کی کیا حقیقت ہے۔ اسی دوران میرے والد محترم کا انتقال ہو گیا تو انہوں نے خواب میں مجھے بتایا کہ اللہ صرف نیت دیکھتا ہے اور مجھے تہجد پڑھنے کا کہا گیا۔ میں نے باقاعدگی سے تہجد کی نماز ادا کرنی شروع کر دی۔ پھر شادی کے بعد تہجد کے ساتھ ساتھ چاشت، اشراق، تحیۃ الوضو بھی پڑھنے لگی اور قرآن کا ترجمہ پڑھنا شروع کر دیا۔ ایک دن قرآن پڑھتے ہوئے ایک آیت کا ترجمہ پڑھا ''تم اللہ کا قرب ہرگز نہیں پا سکتے جب تک اپنی سب سے پیاری شے اس کی راہ میں خرچ نہ کرو'' (آلِ عمران)۔ تو میں نے اپنا زیور اور مال اللہ کی راہ میں دے دیا۔ پھر قربِ الٰہی پا لینے کی ایک پیاس تھی جو بڑھنا شروع ہو گئی۔ میں نے علما کی جماعتوں میں جانا شروع کر دیا لیکن پیاس نہیں بجھی، پھر میں نے طریقت کے سلسلوں میں جانا شروع کر دیا لیکن سکون نہ ملا۔ میں جب میٹرک کی طالبہ تھی تو سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھوؒ کے مزار مبارک پر جایا کرتی تھی۔ ایک رات انہوں نے خواب میں مجھے کہا کہ اب تم میرے مزار پر نہیں آتی تب ان کے ساتھ عقیدت کی وجہ سے ان کی کتاب عقل بیدار پڑھنا شروع کی جس میں واضح طور پر لکھا تھا کہ مرشد کے بغیر اللہ کا قرب حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس کے بعد میں نے مرشد کی تلاش شروع کر دی۔ اس سے پہلے اللہ کے کرم سے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں دو بار زیارت نصیب ہو چکی تھی۔ دونوں بار چہرہ مبارک میں تھوڑا سا فرق تھا۔

ایک رات 12 ربیع الاوّل کو جائے نماز پر ساری رات سلام پڑھ پڑھ کر حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام کی بارگاہ میں پیش کرتی رہی اور دعائیں مانگتی رہی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی میری

Marfat.com

رہنمائی مرشد کامل تک فرمادیں تا کہ میری روح کو اس کی منزل مل جائے۔اس رات مجھے پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ میں آپ کو دیکھ کر بہت روئی۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے سر پر ہاتھ پھیر کر فرمایا ''اب تمہاری پریشانی دور ہونے والی ہے''۔اس خواب کے کچھ دن بعد ہی مجھے ایک بک سٹال پر ماہنامہ سلطان الفقر رسالہ ملا جس میں اللہ کی پہچان، اس کے دیدار، مجلسِ محمدی کی حضوری اور مرشد کامل اکمل کے متعلق لکھا تھا۔ یہ سب پڑھنے کے بعد میں نے شبیہِ غوث الاعظم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی بیعت کی اور پھر میری زندگی کا رخ ہی بدل گیا۔ میں جو بچپن سے تلاش کر رہی تھی مجھے وہ سب کچھ مل گیا۔ ذکر و تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات سے مجھ پر اللہ کی معرفت کھلنے لگی۔ جب میں نے مرشد پاک کو پہلی بار دیکھا تو مجھے واضح طور پر محسوس ہوا کہ میں آپ کو پہلے بھی دیکھ چکی ہوں۔آپ مدظلہ الاقدس کے گھر اور ماہنامہ سلطان الفقر پر میں نے سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کی تصاویر بھی دیکھیں، وہ بھی مجھے بہت جانی پہچانی محسوس ہوئیں۔ کچھ ہی عرصہ بعد مجھ پر ذکر و تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات اور تصور اسمِ مُحَمَّدٌ سے حقیقتِ محمدیہ کھلی تو مجھے اس بات کا ادراک ہوا کہ جب تک سلطان الفقر ششمؒ حیات تھے اور امانتِ الٰہیہ ان کے پاس تھی، وہی اپنے زمانے کے انسانِ کامل تھے لہٰذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت مجھے ان کی صورت میں ہوتی رہی اور جب انہوں نے امانتِ الٰہیہ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کو منتقل فرمادی پھر مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ان کی صورت میں نصیب ہوئی۔ یہ بات اس حقیقت کے عین مطابق تھی جو علامہ ابنِ عربی رحمتہ اللہ علیہ نے فصوص الحکم میں بیان فرمائی ''ہر زمانہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ازل سے لے کر ابد تک لباس بدلتے رہتے ہیں اور اکمل افراد کی صورت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی جلوہ نما ہوتے ہیں''۔

مولانا روم رحمتہ اللہ علیہ نے بھی فرمایا

بشکلِ شیخ دیدم مصطفیٰ را

Marfat.com

ترجمہ: میں نے اپنے شیخ کی صورت میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا۔

میں سمجھتی تھی مزاروں پر جا کر ہی اولیا سے بات ہوتی ہے لیکن جب سے آپ مدظلہ الاقدس نے مجھے علمِ دعوت عطا کیا ہے میں گھر بیٹھے ہی تمام اولیا سے باطنی طور پر ملاقات اور بات کر لیتی ہوں۔ مجھے فقر کا راستہ بہت مشکل محسوس ہوتا تھا لیکن آپ مدظلہ الاقدس کی نگرانی اور مہربانی کی وجہ سے مجھے یہ راستہ آسان لگنے لگا۔ میرے مرشد کریم شبیہ غوث الاعظم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے اپنے فیض سے میرے اندر کی تمام باطنی بیماریوں کو دور کر دیا۔ ان کا روحانی تربیت کرنے کا انداز نہایت شفقت والا ہے۔ بغیر کسی مشقت و ریاضت میں ڈالے محض اپنی نگاہِ فیض سے تزکیۂ نفس کرتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

یاسمین خورشید ملک سروری قادری (لاہور)

میں آفتابِ فقر شبیہ غوث الاعظم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی 2011ء سے بیعت ہوں۔ آپ مدظلہ الاقدس کی بیعت سے پہلے میں پیروں فقیروں پر بالکل یقین نہیں رکھتی تھی اور طالبِ دنیا و عقبیٰ تھی لیکن اپنے بیٹے کی پریشانی میں آپ مدظلہ الاقدس سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ میرا بیٹا فوراً ہی بیعت ہو گیا اور اس کے قلب میں ذکرِ ھُو جاری ہو گیا۔ میں خود بھی آپ مدظلہ الاقدس سے بہت متاثر ہوئی۔ آپ مدظلہ الاقدس نے مجھے طالبِ دنیا سے طالبِ مولیٰ بنا دیا۔ میں دین میں ظاہری علما کی چھوٹی چھوٹی نکتہ چینیوں سے بہت پریشان تھی اور محسوس کرتی تھی کہ ہمارا دین بہت وسیع، جدید اور اعلیٰ مقاصد اور غور و فکر پر مبنی ہے لیکن جانتی نہیں تھی کہ دین کے اس حقیقی روپ کو فقر کہتے ہیں جو نبی آخر زمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فخر اور حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا ورثہ اور اقبال کا موضوع شعر و سخن ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے دین کی حقیقت کی سمجھ آئی اور پتا چلا کہ اقبالؒ کی خودی جس کو مَیں اَنا سمجھتی تھی، اصل میں روح کو کہتے ہیں اور اسی روح کو مرشد کامل اکمل کی نگاہِ کیمیا سے بیماریوں سے پاک ہو کر اللہ کی بارگاہ میں

Marfat.com

حاضر ہونا ہے۔روح کی غذا اللہ کا دیدار ہے اس کے بغیر وہ بے قرار رہتی ہے۔آپ مدظلہ الاقدس روح کو تزکیۂ نفس اور تصفیہ قلب کے بعد اس قابل بنا دیتے ہیں کہ اپنے خالق کا دیدار کر سکے اور مجلسِ محمدی کی حضوری پا سکے۔یہ سب صرف نظریاتی باتیں نہیں بلکہ عملی طور پر ایسا ہوتا ہے اور میں اور میرے سب پیر بہن بھائی اس کا واضح ثبوت ہیں۔آپ مدظلہ الاقدس کی نگاہ کے اثر سے میری ظاہری و باطنی زندگی بدل گئی، باطن میں پوری ایک دنیا آباد ہے۔آپ مدظلہ الاقدس نے ناسوت سے اٹھا کر لاہوت میں پہنچا دیا، جو کہ انسان کی روح کا اصل مقام ہے۔اسی لیے اقبالؒ نے انسان کو طائرِ لاہوتی کہا۔لیکن نفس سے آلودہ روح کبھی اس مقام تک نہیں پہنچ سکتی۔میں نے جو بھی اللہ کو پانے کی خاطر ترک کیا، اللہ نے مجھے بہترین صورت میں لوٹا دیا لیکن یہ سب ہمارے مرشد کامل اکمل کی روحانی توجہ سے ہی ممکن ہو۔آپ مدظلہ الاقدس ایسے مرشد کامل اکمل ہیں جو بن مانگے ہی عطا فرماتے ہیں کیونکہ اللہ نے آپ مدظلہ الاقدس کو اپنی ذات وصفات سے متصف فرمایا ہے۔

میرے مرشد کی ایک بڑی کرامت تو میں خود ہی ہوں کہ آپ کی بیعت کے بعد میری کایا ہی پلٹ گئی اور میری تمام باطنی بیماریاں ختم ہو گئیں۔آپ مدظلہ الاقدس نے مجھے اللہ کے حضور پیش ہونے کے قابل بنا دیا اور اندھیروں سے نکال کر زندگی کو عظیم مقصد عطا فرمایا۔

میرے گھر میں عجیب پُراسرار اور آسیبی ماحول تھا۔میرے بیٹے کے بیڈ کے نیچے والا فرش انتہائی گرم ہو جاتا۔کچن میں سے برتنوں کے ٹکرانے کی آوازیں آتیں۔ایک رات میں سونے کے لیے لیٹی تو اچانک کڑک کی آواز آئی۔میں نے اس جانب دیکھا تو سامنے کمرے میں ہوا میں ایک روشن بلب معلق تھا اور اس کے گرد روشنی کی تیز شعاعیں تھیں۔ابھی میں غور کر رہی تھی کہ یہ بلب کہاں سے آ گیا کہ اچانک پھر کڑک کی آواز آئی اور وہ بلب نہ صرف بجھ گیا بلکہ سرے سے غائب ہی ہو گیا۔غرض یہ کہ اس طرح کے کئی واقعات رونما ہوئے لیکن آپ مدظلہ الاقدس کی بیعت کے بعد یہ سب ہونا بند ہو گیا۔میری زندگی کے حالات بھی بہت اچھے ہو گئے اور میرے بیٹے کی صحت بھی بہتر ہو گئی۔

Marfat.com

بیعت کے بعد کا ایک واقعہ بیان کر رہی ہوں کہ ایک رات سب سو چکے تھے اور میں سونے کی کوشش کر رہی تھی کہ میں نے محسوس کیا میرے سرہانے کوئی ہے۔ میں بہت ڈر گئی اور ڈر کے مارے ساکن ہوگئی، دیکھ بھی نہ پائی کہ کون ہے۔ اچانک میرے حضور مرشد کریم شبیہ غوث الاعظم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کا چہرہ مبارک میرے تصور میں آیا اور نجانے کب سکون سے میری آنکھ لگ گئی اور خواب میں مجھے محسوس ہوا کہ میرا حصار کر کے کوئی میری حفاظت کر رہا ہے۔ پھر یہ محسوس کرایا گیا کہ وہ امام حسینؓ ہیں۔

میں رات آٹھ بجے کے بعد گاڑی نہیں چلا سکتی تھی۔ آپ مدظلہ الاقدس نے اتنا باہمت اور مضبوط بنا دیا کہ میں کشمیر کے پہاڑوں پر لائن آف کنٹرول تک گاڑی لے گئی اور ہر پہاڑ پر مجھے آپ مدظلہ الاقدس کے چہرہ مبارک کا تصور دکھائی دیا۔

آپ مدظلہ الاقدس کی جو خاص عنایت مجھ پر ہوئی جس کا میں تصور بھی نہیں کر سکتی تھی وہ یہ کہ مجھے کتب کا مترجم بنا دیا۔ آپ مدظلہ الاقدس کی نظر کرم سے میں اب تک چار کتابوں کا انگلش ترجمہ کر چکی ہوں۔ خاص طور پر حقیقتِ محمدیہ کا انگلش ترجمہ (The Mohammadan Reality) کرتے ہوئے مجھے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ ہاتھ میرا استعمال ہو رہا ہے لیکن لکھ کوئی اور رہا ہے۔ یعنی یہ کتاب کرتے ہوئے میں نے فنافی الشیخ کے حال کو بہت واضح طور پر محسوس کیا۔

☆☆☆☆☆

آمنہ کاشان سروری قادری (حال مقیم بہاولپور)

بے شک اللہ ہر اس وجود کی اپنی ذات تک رہنمائی ضرور فرماتا ہے جو اس کی طلب میں سچا ہے۔ اللہ کے ذکر اور اس کی فکر کو ہوش سنبھالتے ہی میں نے اپنے اندر محسوس کیا۔ اللہ کی ذات سے جڑے ہر وجود کے لیے اپنے اندر میں ایک عجیب سی کشش محسوس کرتی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ میرے لیے آئیڈیل شخصیت تھے۔ ان کی دانائی، بہادری حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اللہ کے لیے بے پناہ عشق مجھے بہت متاثر کرتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ قول ''علی

Marfat.com

(کرم اللہ وجہہ) کا چہرہ دیکھنا بھی عبادت ہے'' مجھے یہ سوچنے پر مجبور کرتا تھا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے وجود میں خود اللہ ہی کی ذات ظاہر ہے۔ مجھے لگتا تھا کہ وہ غیبی طور پر ہر وقت میرے ساتھ ہوتے ہیں اور میری ہر مشکل میں رہنمائی فرماتے ہیں۔ان سے اس روحانی تعلق نے میرا دل کبھی بھی دنیا میں نہیں لگنے دیا۔عمر بڑھنے کے ساتھ ساتھ اللہ کے لیے بے چینی اور محبت بھی بڑھتی گئی۔ اسی دوران اللہ سے گفتگو کا سلسلہ بھی شروع ہو گیا۔میرے اندر جو سوال اٹھتا تھا اس کا جواب ایک غیبی آواز کی صورت میں مجھے ملتا تھا۔

ایک خواب میں اکثر دیکھا کرتی تھی کہ میں اپنے گاؤں شاہ پور صدر میں ہوں۔ جہاں ہمارے گھر میں ایک بہت بڑی محفل سجی ہے جس میں ہزاروں کی تعداد میں عورتیں اور مرد شامل ہیں۔ایک پُر نور شخصیت بڑے سے تخت پر جلوہ افروز ہے اور لوگ نہایت عقیدت سے ان کے آگے جھکے ہوئے ہیں اور ذکرِ الٰہی میں مشغول ہیں۔شاہ پور صدر میں ایک مزار ہے جہاں میں بے چینی کی حالت میں اکثر جایا کرتی تھی۔وہاں کے ایک بزرگ سے یہ الفاظ میں نے سنے کہ اس علاقے میں ایک بہت بڑا روحانی انقلاب آنے والا ہے جو لاہور سے اٹھے گا اور اس علاقے کے لوگوں کی حالتیں بدل دے گا۔

ایک اور خواب میں مَیں نے اپنے آپ کو غارِ حرا میں پایا۔وہاں اور لوگ بھی تھے جو کہہ رہے تھے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔خوشی سے میرے آنسو جاری ہو گئے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مجھ گنہگار کا انتظار کر رہے ہیں! جب میں نے انہیں دیکھا تو وہی چہرہ تھا جو پہلے کئی بار کبھی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی صورت میں کبھی حضور غوث الاعظمؒ کی صورت میں مَیں دیکھ چکی تھی۔مَیں حیران تھی کہ خواب میں اللہ کے جس بھی بندے سے ملاقات ہوتی ہے یہی ایک چہرہ دکھائی دیتا ہے، یہ کس کا چہرہ ہے؟ اپنی زندگی میں ایسا پُر نور چہرہ میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔

نومبر 2014ء میں خواب میں مجھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی زیارت نصیب ہوئی جس میں انہوں نے فرمایا کہ جنوری میں تمہیں اس صورت کا پتہ مل جائے گا۔اس خواب کے چند دن بعد ہی

Marfat.com

ایک اور خواب میں مَیں نے اپنے آپ کو لاہور کا سفر کرتے ہوئے دیکھا۔ اس شہر میں ہر طرف کیچڑ اور گندگی کے ڈھیر تھے اور کوئی صاف جگہ نہ تھی کہ اچانک میری نظر ایک بہت عالیشان گھر پر پڑی جو کہ روشنیوں سے جگمگا رہا تھا اور وہاں سے بہت مسحور کن خوشبو آ رہی تھی۔ ایک غیبی آواز میں نے سنی جو یہ کہہ رہی تھی کہ یہ درِ غلامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے جو مہک رہا ہے۔

جنوری 2015ء میں نہایت بے چینی کی کیفیت مجھ پر طاری تھی اور میں رو رہی تھی کہ اسی حالت میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو سامنے پایا، وہ مسکرا رہے تھے۔ ان کی مسکراہٹ دیکھ کر میرے دل کی حالت بہتر ہوگئی۔ اسی وقت میرے موبائل پر ایک میسج آیا۔ میسج پڑھنے کے لیے میں نے موبائل اٹھایا تو دیکھا کہ میسج کی بجائے موبائل پر ازخود ہی ایک ویب سائٹ کھلی ہوئی تھی۔ میں بہت حیران ہوئی کہ یہ کیسے ہوا۔ وہ ویب سائٹ تحریک دعوتِ فقر کی تھی۔ اس ویب سائٹ پر مجھے سلطان الفقر پبلیکیشنز کی کتابیں آن لائن پڑھنے کا موقع ملا۔ بے شک ان کتابوں میں فقر کا خزانہ چھپا تھا جو میرے ہاتھ لگا تھا۔ ویب سائٹ پر لکھے پتے کے مطابق میں یکم مارچ 2015ء کو لاہور بیعت کی غرض سے روانہ ہوئی اور سب سے پہلے حضور مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کا گھر دیکھ کر حیران رہ گئی کیونکہ یہ ویسا ہی تھا جو میں نے خواب میں دیکھا تھا۔ میری خوشی بیان سے باہر تھی۔ اور پھر آخر کار وہ وقت آیا جس کا انتظار اللہ نے پیدائش کے ساتھ ہی میرے وجود میں اتارا تھا۔ مجھے وہ پرنور چہرہ حقیقت میں دیکھنا نصیب ہوا اور میری تلاش کو منزل مل گئی۔ آپ مدظلہ الاقدس کی ایک نگاہِ کامل نے مجھ گنہگار کو کہاں سے کہاں پہنچا دیا اور ذکر و تصور اسم اَللّٰہُ ذات عطا کر کے میرا قلب منور فرما دیا۔ بیعت کے دوران ہی مجھ پر فنا فی الشیخ کی حالت طاری ہوگئی۔ مجھے محسوس ہوا کہ (بیعت والے) کپڑے[1] کے دونوں طرف ایک ہی ذات ہے۔ اس دن محفل میں آپ مدظلہ الاقدس نے اسی نکتے کے متعلق گفتگو فرمائی جو میرے دل

---

[1] سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس خواتین کو بیعت کرتے ہوئے ایک طرف سے کپڑا پکڑتے ہیں اور بیعت ہونے والی خاتون دوسری طرف سے۔

Marfat.com

میں کہیں الجھن بن کر چھپا ہوا تھا۔

انسانِ کامل کے دستِ بیعت ہونے کے بعد میری روح کو جیسے پرواز کرنے کا موقع مل گیا تھا۔ بیشک خلوص کے ساتھ راہِ فقر پر چلنے والے کو آپ مدظلہ الاقدس پرواز کا ہر ہنر سکھاتے ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس ہی کی نظرِ کرم سے مجھے مجلسِ محمدی کی دائمی حضوری نصیب ہوئی اور مجھے میری اصل کی پہچان حاصل ہوئی۔

مجلسِ محمدی میں جب مجھے میرے باطنی رہنما حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت فاطمتہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے ملنے کا شرف حاصل ہوا تو پتہ چلا کہ فاطمتہ الزہرا رضی اللہ عنہا کو اپنے اس نوری فرزند (سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس) پر بہت ناز ہے۔ وہاں آپ مدظلہ الاقدس کی شان جاننے اور سننے کا موقع ملا۔ مجلسِ محمدی میں آپ مدظلہ الاقدس کی عظمت کی دھوم ہے۔ عرش پہ آپکا لقب ''آفتابِ فقر'' ہے جو اس مجلس میں موجود اللہ کے ہر ولی سے سنا۔

24 ستمبر 2016ء کو سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے باطنی حکم کے مطابق مجھے ان کے محل پاک (احمد پور شرقیہ) پر حاضر ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ وہاں حاضر ہو کر میں نے دعوت پڑھی اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضری دی۔ اس عظیم مجلس میں سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ اور آپ مدظلہ الاقدس کے مرشد سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کو اپنے سامنے پایا۔ آپ مدظلہ الاقدس کے مرشد کا چہرہ مبارک خوشی سے جگمگا رہا تھا۔ انہوں نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا

''اللہ کو سلطان محمد نجیب الرحمٰن کا عشق اور ایمانداری سے اپنی ذمہ داری نبھانے کی ادا اس قدر پسند آئی ہے کہ اب اللہ پاک آپ مدظلہ الاقدس کی شان کو پوری دنیا میں ظاہر کر دینا چاہتا ہے'' اور ساتھ ہی مجھے بتایا کہ آپ مدظلہ الاقدس کو فقر کو پوری دنیا میں پھیلانے کی وہی ذمہ داری دی جا رہی

Marfat.com

ہے جو اللہ نے حضور غوث پاکؓ سے لی تھی اور آپ مدظلہ الاقدس کیلئے فقر کی مختار حضرت فاطمہؓ نے لازوال ہمت وحوصلہ اور صحت وسلامتی کے ساتھ درازیٔ عمر تحفہ میں دی ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ایک تلوار بھیجی ہے جس سے آپ مدظلہ الاقدس شیرِ خدا کی طرح اپنی طرف آنے والی ہر ظاہری وباطنی آفت، پریشانی اور بیماری کا مقابلہ کریں گے۔ حضور غوث پاکؓ نے آپ کی فقر کے لیے محنت اور خدمت کو سراہتے ہوئے **شبیہِ غوث الاعظم** کا لقب عطا کیا اور فرمایا کہ آپ مدظلہ الاقدس کی زندگی اور دین کے لیے جدوجہد لوگوں کو غوث الاعظمؓ کی یاد دلائے گی۔''

آپ مدظلہ الاقدس کے مرشد سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ نے مزید آپ مدظلہ الاقدس کے بارے میں فرمایا ''آپ فقر کا وہ آفتاب ہیں جس کی روشنی کبھی کم نہ ہوگی اور فقر کو آپ مدظلہ الاقدس کی ذات سے سربلندی ملے گی۔'' اس حاضری کے بعد میری باطنی کیفیت بہت عجیب ہوگئی۔ مجھے ایسا لگا کہ نہ جانے کتنا بوجھ میرے کندھوں پر رکھ دیا گیا ہو۔ مَیں اپنی اس حالت سے ناواقف تھی۔ نہ ٹھیک سے سو پاتی نہ ہی کسی کام میں دل لگتا تھا۔ میں نے اپنی اس کیفیت کا ذکر اپنی پیر بہن محترمہ عنبرین باجی سے کیا اور ساتھ ہی حضور عبداللہ شاہؒ کے مزار پر حاضری کے متعلق بتایا۔ انہوں نے میری رہنمائی کی اور بتایا کہ یہ بوجھ شاید ان امانتوں کا ہے جو تمہیں ہمارے مرشد کیلئے سونپی گئی ہیں۔ میں سمجھ گئی کہ اللہ کا یہ پیغام لوگوں تک پہنچانا بہت ضروری ہے کیونکہ اللہ اب اپنے محبوب (آپ مدظلہ الاقدس) کی شان کو دنیا پر واضح کرنا چاہتا ہے۔ لہٰذا میں نے وہ تمام امانتیں عنبرین مغیث سروری قادری صاحبہ کو سونپی تا کہ وہ باقی لوگوں تک پہنچائیں۔ اس کے فوراً بعد ہی میری باطنی حالت ٹھیک ہوگئی اور میں جو بوجھ محسوس کر رہی تھی وہ بالکل ختم ہو چکا تھا۔ اس بابرکت حاضری کے بعد مجھے ہر ماہ حضور سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر حاضر ہونے کا حکم ملا جو کہ میرے لیے بہت بڑی سعادت کے ساتھ ساتھ بہت اہم ذمہ داری بھی ہے لیکن شاید میرے روحانی پیشوا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اسی مقصد کے لیے میری باطنی تربیت فرمائی تھی۔ یہاں

Marfat.com

میں یہ بتانا بہت ضروری سمجھتی ہوں کہ میرے شوہر آرمی میں ہیں اور جس وقت میری بیعت ہوئی اس وقت ان کی پوسٹنگ کہوٹہ میں تھی لیکن پیر محمد عبداللہ شاہؒ کے محل پاک (احمد پور شرقیہ) پر حاضری کی ڈیوٹی لگنے سے پہلے میرے شوہر کی پوسٹنگ بہاولپور[1] کر دی گئی۔ بے شک یہ میرے مرشد کے تصرف سے ہوا تا کہ میں آسانی سے احمد پور شرقیہ جا کر حاضری دے سکوں۔ اور اس کے لیے مجھے باطنی اور ذہنی طور پر کہوٹہ میں پوسٹنگ کے دوران ہی تیار کر لیا گیا تھا۔ وہ یوں کہ میں حضور مرشد پاک کی تصنیف مجتبیٰ آخر زمانی کا مطالعہ کر رہی تھی۔ پیر سیّد محمد عبداللہ شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے متعلق باب پڑھتے ہوئے جب میں نے اپنے مرشد پاک کی پیر سیّد محمد عبداللہ شاہؒ کے محل پاک پر حاضری کی تصویر دیکھی تو اس تصویر میں مَیں نے خود کو بھی حاضری دیتے ہوئے دیکھا۔ میں نے بار بار آنکھیں جھپکیں لیکن میں نے واضح طور پر اس تصویر میں خود کو دیکھا۔

سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ رحمتہ اللہ علیہ کی آپ مدظلہ الاقدس کے لیے محبت بیان سے باہر ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس نے احمد پور شرقیہ عرس سیّد عبداللہ شاہ مدنی جیلانیؒ کی تقریب کے لیے آنا تھا۔ حضور مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی آمد سے قبل میں نے دربار پاک پر حاضری دی تو سیّد عبداللہ شاہؒ کو بہت خوش دیکھا۔ مَیں نے ان سے ان کی خوشی کی وجہ پوچھی تو فرمانے لگے:

''فرزندِ فاطمہؓ (سلطان نجیب الرحمٰن) کامیابی کا ایک دور مکمل کر کے آ رہا ہے اور اس حاضری کے بعد اس کے ایک نئے کامیاب دور کا آغاز ہونے والا ہے۔ اسے مبارکباد دینے تمام اولیا کرام میرے پاس آئیں گے، یہی میری خوشی کی وجہ ہے۔''

اور ایسا ہی ہوا۔ 23-22 اکتوبر 2016ء کو آپ مدظلہ الاقدس کی پیر سیّد محمد عبداللہ شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے محل پاک پر حاضری بہت خاص تھی اور اس کی برکات کو طالبانِ مولیٰ نے واضح طور پر محسوس کیا۔ آپ مدظلہ الاقدس نے 22 اکتوبر 2016ء کو مریدین کے ہمراہ دربار پاک پر حاضری

---

[1] بہاولپور سے احمد پور شرقیہ کا راستہ ایک گھنٹے کا ہے۔

Marfat.com

دی۔ غسل اور تاج پوشی کے بعد صاحبزادہ محمد مرتضٰی نجیب صاحب کو بیعت فرمایا اور سیّد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے سپرد فرمایا جنہوں نے صاحبزادہ محمد مرتضٰی نجیب سروری قادری کو باطن میں بیعت فرمایا۔ اس دوران مجھے بھی باطنی حاضری نصیب ہوئی اور میں نے دیکھا کہ سیّد عبداللہ شاہ صاحبؒ نے صاحبزادہ محمد مرتضٰی نجیب کو انتہائی شفقت سے اپنے پاس بٹھایا ہوا تھا اور تمام اولیا کرام نے بہت پیار سے مجلسِ محمدی میں ان کی آمد کو خوش آمدید کہا۔ اس موقع پر سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانیؒ نے فرمایا ''آپ مدظلہ الاقدس کی انتھک محنتوں اور فقر کیلئے کاوشوں کی وجہ سے آپ کی پوری نسل کو فقر کا تحفہ عطا کیا جاتا ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس کی نسل سے قیامت تک فقر کی خوشبو نہیں جائے گی اور اللہ کے فضل سے تا قیامت فقر ہی آپ کی نسل کی پہلی ترجیح ہوگی۔ پھر آپ مدظلہ الاقدس کی جماعت کی فقر کیلئے خدمات کو قبول کیا گیا اور اسے صالحین کی جماعت قرار دیا گیا۔ حضور سیّد محمد عبداللہ شاہؒ نے یہ بھی فرمایا ''ہم اپنے اسی جانشین کے انتظار میں تھے اور ہمارا یہ کہنا 'کوئی ہم جیسا ہی ہمارے مزار کی تعمیر کروائے گا' بلاشبہ سلطان محمد نجیب الرحمٰن کیلئے ہی تھا اور اس کا ظاہری ثبوت آپ کا نہایت عقیدت وخلوص سے محل پاک کی تعمیر کروانا اور ہم سے فقر کا فیض جاری کروانا ہے۔''

حکم کے مطابق پیر سیّد محمد عبداللہ شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر اگلی حاضری میں نے 18 دسمبر 2016 کو دی۔ اس حاضری میں آپؒ نے ہمارے مرشد سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کیلئے یہ الفاظ فرمائے ''اللہ نے سلطان محمد نجیب کو ہر قدرت پر قادر کیا ہے۔ آپ اللہ کی راہ میں آنے والی مشکلات کے بڑے بڑے سمندر کو عبور کرنے کی طاقت رکھتے ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس جس سے راضی اللہ اور اللہ کا ہر ولی اس سے راضی ہے۔ جو دعا یا التجا آپ مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں قبول نہیں وہ اللہ کے کسی ولی کی بارگاہ میں قبول نہیں۔''

ان تمام مشاہدات سے میں نے ایک بات جان لی کہ بے شک آپ مدظلہ الاقدس اللہ کے ان محبوب ترین اولیا میں سے ہیں جن کی شان وعظمت کو بلند کرنے کی ذمہ داری خود اس ذاتِ حقیقی

Marfat.com

نے اٹھا رکھی ہے۔آپ اتنے بلند مرتبہ پر ہونے کے باوجود جتنا عاجزی کا اظہار کرتے ہیں اللہ اتنا ہی آپ کی شان و مرتبہ کو بلند کرنا چاہتا ہے۔اللہ ہم سب کو آپ مدظلہ الاقدس کا مقام و مرتبہ سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین)

☆☆☆☆☆

روحینہ فاروق سروری قادری (لاہور)

رمز شناس مرشد:

لاکھوں سلام اور خراج ایسی کامل ہستی کو
گفتار اعلیٰ، شان اعلیٰ، مثال اعلیٰ
وفا و فنا کا سبق سکھا دیا، زندگی کا قرینہ بتا دیا
خود سے جو ملا گیا، ربّ کی ہستی دکھا گیا
سب پایا جو تجھ سے، تیری چوکھٹ پہ سر کو جھکا دیا

جب ایسی عظیم اور قابل شخصیت کے لیے لکھنے لگیں تو لفظ ایسے ہو جاتے ہیں جیسے سمندر کو کوزے میں بند کرنا۔آپ جیسی باکمال ہستی کے کس کس پہلو کو لفظوں میں بیان کیا جائے۔میں جو سالہا سال سے پنجابی تصوف پڑھاتی آ رہی ہوں، سمجھتی تھی کہ میں تصوف کی حقیقت سے واقف ہوں لیکن ظاہری واقفیت ہونا اور ہے اور روح کا جاننا اور روح میں اترنا اور ہے۔میرے مرشد نے ایسا تزکیۂ نفس کیا کہ میرا باطن لحہ بہ لحہ صاف ہونے لگا۔مال و دولت کی چاہ، اولاد کی محبت، حسب نسب کی خواہش، اعلیٰ تعیّشات کی فکر، دنیا کا ڈر، دنیا کی رنگینیوں کی کشش اور نمود و نمائش جنہوں نے مجھے میرے ربّ سے دور کر رکھا تھا، ان سب سے میرے مرشد نے مجھے رفتہ رفتہ نجات عطا کی۔مجھے حسد و غیبت، جھوٹ و فریب سے دور کیا۔دنیا کا ڈر اور خوف میرے اندر سے نکالا اور حق و سچ کا چراغ حقیقی معنوں میں میرے اندر روشن فرمایا۔اس روشن چراغ سے جو کہ اسم اَللّٰہُ ذات ہے مجھے حق و سچ کی پہچان کرائی۔کئی حجاب میری آنکھوں سے ہٹتے چلے گئے اور مجھے حق الیقین

Marfat.com

حاصل ہوگیا کہ میرا مرشد وہ کامل ہستی ہے جو طالبِ دنیا کو طالبِ مولیٰ بنا کر دنیا و آخرت کی فلاح عطا کرتا ہے۔ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے مجھے تصوف کی اصل روح سمجھائی اور علمِ دعوت عطا کر کے میرا روحانی رابطہ اولیا کرام سے کروا دیا۔ جب سے آپ مدظلہ الاقدس سے بیعت ہوئی ہوں حیران کن مشاہدات ہو رہے ہیں۔

مرشد پاک کی محفل میں بیٹھے ہوئے اکثر ایسے ہوتا ہے کہ جو سوالات میرے دل میں موجود ہوتے ہیں انہی کا جواب میرے مرشد سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس زبان مبارک سے تفصیلاً بیان فرما رہے ہوتے ہیں۔

ایک دن مرشد کی مہربانی سے دعوت پڑھی تو پیر عبداللہ شاہؒ نے فرمایا ''تم خوش قسمت مرید ہو کہ تمہیں سلطان العاشقین سلطان محمد نجیب الرحمٰن جیسا مرشد ملا۔''

آپ سب یہ جان کر حیران ہوں گے کہ مجھے گاڑی چلانا بھی باطنی طور پر میرے مرشد کریم نے سکھایا اور وہم کے ذریعے مجھے گاڑی چلانے کے اصول وضوابط سمجھائے۔

میرا امتحان تھا اور میں تیاری کر رہی تھی۔ مجھے وہم کے ذریعے مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی آواز سنائی دی ''روحینہ بہن یہ والے سوال تیار کرلو''۔ میں پریشان ہوئی کہ پرچہ تحقیق کا ہے اور یہ سوال کیسے آسکتے ہیں۔ لیکن میں نے اپنے مرشد کے بتائے ہوئے سوال ہی تیار کیے تو وہی سب کچھ پرچہ میں آیا اور میں کامیاب ہوگئی۔

ایسے کئی واقعات ومشاہدات ہیں اور سب سے بڑی بات کہ بہت سی مثبت تبدیلیاں ہمارے اندر رونما ہوئیں۔ میرے مرشد سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی شان بہت زیادہ بلند ہے، میں صرف اتنا عرض کروں گی:

میں نے تیرے جلوے کو دیکھ کر
بت ہزاروں شکن کیے قلب کے
تیرے ہی عشق نے سبق ایسا دیا

Marfat.com

حقیقتِ محمدیہ کھول کر پردہ ہٹا دیا
حنؔا وہی مرشد کامل میرا مسیحا ہو گیا

شاعری کی یہ صلاحیت بھی میرے مرشد کی عطا ہے۔

☆☆☆☆☆

شازیہ تبسم علی سروری قادری (لاہور)

میری زندگی کا ایک ہی مقصد تھا اللہ کی ذات کا قرب و وصال حاصل کرنا۔ اس کے لیے بہت کوشش کی لیکن ہر طرح کے مجاہدے و ریاضت کے باوجود منزل تک نہ پہنچ سکی۔ میری بہن روبینہ محبوب سروری قادری کی ترغیب پر جب میں نے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دست مبارک پر بیعت کی تو بغیر کسی ریاضت کے محض ان کی نگاہِ کامل اور ذکر و تصور اسم اَللّٰہُ ذات سے مجھے اللہ کی معرفت حاصل ہوئی۔ آپ مدظلہ الاقدس کے روحانی فیض کی بدولت ہی میری ظاہری و باطنی خامیاں اور کمزوریاں دور ہو سکیں جن میں ڈر اور خوف میری سب سے بڑی کمزوری تھی جو کہ اندھیرے اور جنات وغیرہ سے تھا۔ آپ مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے یہ خوف جاتا رہا اور میں ایک مضبوط دل کی مالک بن گئی۔

سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ کے عرس پاک کے موقع پر آپ مدظلہ الاقدس کا مجھ پر اس قدر کرم ہوا کہ مجھے شاعری کی صلاحیت عطا ہوئی اور اسی رات اللہ پاک نے میرے ذہن میں چند اشعار ڈال دیئے جو کہ آپ مدظلہ الاقدس کو ملنے والے القابات کے مطابق تھے۔ اس سے قبل میں نے کبھی شاعری نہیں کی تھی۔ وہ اشعار یہ ہیں:

عاشقاں دا او سلطان سدیوے
فقر دا او آفتاب دسیوے
شبیہ او غوث الاعظم وکھیوے
سچا راہ سلطان محمد والا، جس وچ ربّ لبھیوے

Marfat.com

عرس والے دن میں نے دعوت پڑھی تو پروگرام کے تمام مناظر میری آنکھوں کے سامنے آ گئے اور جب بعد میں پروگرام کی ویڈیو دیکھی تو وہ بالکل ویسا ہی پروگرام تھا جیسا میں نے دعوت پڑھتے ہوئے مراقبہ میں دیکھا تھا۔ یہ تمام آپ مدظلہ الاقدس کے فیض کی بدولت ہے۔

☆☆☆☆☆

سونیا نعیم سروری قادری (لاہور)

میں سونیا سروری قادری جو کچھ عرصہ پہلے صرف سونیا تھی اور ہر معاملے میں انتہائی بے چین اور پریشان رہتی تھی۔ بچوں کی تعلیم کی پریشانی، لوگوں کے رویوں اور ان کی باتوں کی پریشانی، رشتے داروں کی ناراضگیوں کا خوف۔ دو بیٹیاں تھی اور بیٹا نہ ہونے کی پریشانی۔ لہٰذا ہر طرح سے بے چین، پریشان اور دنیا دار تھی جسے اللہ کی کوئی طلب نہ تھی۔ میری بڑی بہن روبینہ محبوب سروری قادری نے مجھے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت کروادی۔ بیعت کرنے کی ایک وجہ یہ تھی کہ جب میں اپنی بہن کے ساتھ آپ مدظلہ الاقدس کے گھر میلاد پاک کی محفل میں گئی تو وہاں کسی نے مجھ پر تنقید نہیں کی جو اس سے پہلے اکثر دینی محفلوں میں مجھ پر ہوتی تھی کیونکہ مجھے سٹائلش کپڑے پہننے کا شوق تھا۔ میرے مرشد کی مہربانی سے میری ظاہری اور باطنی حالت میں واضح تبدیلی آئی۔ دنیا سے دھیان ہٹ گیا اور اللہ کی طلب پیدا ہوگئی۔ جب اللہ کی طلب پیدا ہوئی تو ساری دنیاوی پریشانیاں ختم ہوگئیں، اللہ نے بیٹا بھی عطا کر دیا۔ میرے مرشد نے مجھ جیسی دنیا دار کا تزکیہ کر کے نہ صرف مجلسِ محمدی کی حضوری عطا کی بلکہ لقائے الٰہی بھی عطا کیا۔ یہ وہ راستہ ہے جس پر چل کر اللہ تو ملتا ہے دنیا بھی تحفے میں مل جاتی ہے۔ جس دنیا کے پیچھے آپ بھاگتے ہو وہ آپ کے پیچھے بھاگتی ہے۔

جب میں نے پہلی بار دعوت پڑھ کر مجلسِ محمدی میں حاضری دی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے مجھے بہت شفقت سے نوازا۔ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملنے کے لیے بہت بے قرار تھی۔ جب مراقبہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئی

Marfat.com

کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میرے مرشد پاک کی صورت میں ہی ظاہر ہیں۔ اسی لمحے مجھ پر حقیقتِ محمدیہ کھل گئی اور یہ راز پا کر میں حیران رہ گئی۔ بلاشبہ یہ میرے مرشد کامل کی مجھ پر بے انتہا مہربانی ہے۔

بیعت سے قبل مجھے موسیقی سننے اور فلمیں دیکھنے کا بہت شوق تھا۔ گانے بھی بہت شوق سے گاتی تھی۔ بیعت کے بعد سوچ کا زاویہ ہی بدل گیا۔ گانوں اور فلموں سے دل بدظن ہو گیا۔ اللہ کا کلام، نعتیں اور منقبتیں پڑھنا شروع ہو گئی۔ مرشد کریم کی مہربانی سے آواز میں بہت سوز اور درد بھی آ گیا۔ لوگ مجھ میں آنے والی یہ تبدیلی دیکھ کر بہت حیران ہوتے تھے۔ اللہ مجھے راہِ فقر پر قائم رکھے اور میرے مرشد کا سایہ ہمارے سر پر ہمیشہ قائم رکھے۔ آمین

☆☆☆☆☆

نین تارا سروری قادری (لاہور)

بچپن سے ہی مجھے اولیا کرام سے بے حد عقیدت تھی اور خاص طور پر مولانا رومؒ کی ذات مجھے بہت متاثر کرتی تھی۔ میں کسی طرح ان اولیا سے رابطہ کرنا چاہتی تھی۔ سال 2013ء میں مجھے میری ایک دوست کے ذریعے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے بارے میں معلوم ہوا کہ آپ مرشد کامل اکمل ہیں اور طالبانِ مولیٰ کی روحانی راستہ پر راہنمائی کرتے ہیں۔

بیعت سے ایک رات پہلے تڑپ کی کیفیت میں بہت مشکل سے نیند آئی۔ میں نے خواب میں ایک شخص کو صحرا میں دیکھا جس کے چہرے کے اوپر ایک ریشمی رومال تھا جس سے اس کا چہرہ چھپ رہا تھا۔ ہوا کا رخ چونکہ اس شخص کی طرف تھا لہٰذا اس ریشمی رومال کے بار بار ہٹنے سے اس چہرے کے نقوش نظر آ رہے تھے۔ میرے دل نے گواہی دی کہ مجھے آج تک صرف اسی چہرہ کی تلاش تھی اور یہی وہ شخص ہے جس کے پاس کل کائنات کے ہر سوال کا جواب ہے، یہ کوئی عام آدمی نہیں بلکہ مکمل کُل ہے۔ جب میری نیند سے آنکھ کھلی تو مجھے یقین ہو گیا کہ وہ شخص ضرور وہی مرشد

Marfat.com

کامل ہیں جن سے ملنے کو میرا دل اتنا بے چین ہے۔ بیعت کرتے وقت جب میں نے اپنے مرشد کامل اکمل سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے چہرہ مبارک کو غور سے دیکھا تو وہ بالکل ویسا ہی تھا جیسا ایک رات قبل خواب میں دیکھا تھا۔

بیعت سے ایک ماہ بعد رمضان المبارک شروع ہو گیا اور چونکہ میرے گھر والوں کو میری بیعت کا بالکل بھی علم نہیں تھا اس وجہ سے مجھے اسمِ اَللّٰہُ ذات کا تصور کرنے میں مشکل پیش آتی تھی۔ میں نے سوچا کیوں نہ میں اعتکاف میں بیٹھ جاؤں اور ان دس دنوں میں اسمِ اَللّٰہُ ذات کا زیادہ سے زیادہ تصور کرلوں۔ میں نے اس کی اجازت حضور مرشد پاک سے لی اور انہوں نے مسکرا کر میری حوصلہ افزائی کی۔ اعتکاف میں بیٹھنے کے اگلے ہی دن مجھے بار بار یا غوث یا غوث کا ورد سنائی دینے لگا۔ یہ آواز میرے دل میں اس قدر بلند ہونے لگی کہ ایسا محسوس ہونے لگا جیسے میرا ذکرِ ھو ہی تبدیل ہو رہا ہے۔ اسی کشمکش میں مَیں نے حضور مرشد کریم کو فون کر کے اپنی تمام صورتحال بتائی۔ انہوں نے مجھے علمِ دعوت عطا فرمایا اور مجھے اجازت دی کہ میں بارگاہِ غوث الاعظمؒ میں حاضر ہو جاؤں۔ یہ اعتکاف درحقیقت میری باطنی تربیت کا پہلا حصہ تھا جس کی ابتدا حضور غوث پاکؒ کی بارگاہ تھی۔ اس کے بعد مجھے سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کا باطنی فیض حاصل ہوا اور مجلسِ محمدی کی حضوری بھی حاصل ہوئی جہاں پر جاتے ہی مجھ پر حقیقتِ محمدیہ واضح ہو گئی۔ مجلسِ محمدی میں مَیں اہلِ بیت رضی اللہ عنہم اور تمام سروری قادری مشائخ سے ملی۔

جنوری 2017ء میں مجھ پر بہت بڑی آزمائش آن پڑی اور کچھ لوگوں نے مجھ پر کالا جادو کروانے کی کوشش کی جو حضور مرشد پاک کی خاص مہربانی سے ناکام ہوئی۔ اس آزمائش سے میں نے کافی کچھ سیکھا اور کافی لوگوں کے اصل چہرے سامنے آئے۔ اس دوران ایسے حالات ہو گئے کہ روزانہ صبح دفتر جاتے ہوئے اور واپس گھر آتے ہوئے میرا ایکسیڈنٹ ہوتے ہوتے بچ جاتا۔ میری گاڑی ٹرک سے لگنے لگی، پل سے نیچے گرنے لگی اور موٹر سائیکل سے ٹکر لگنے لگی مگر آپ مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے مجھے ایک خراش بھی نہ آئی۔ حتیٰ کہ میں نے اپنی کھلی آنکھوں سے ایک

Marfat.com

موٹر سائیکل کو کافی سپیڈ سے اپنی گاڑی کی طرف آتے دیکھا اور یقین تھا کہ آج تو بہت بڑا ایکسیڈنٹ ہوگا مگر وہ موٹر سائیکل ہی ہوا میں گم ہوگئی اور میں دیکھتی رہ گئی۔ آپ مدظلہ الاقدس کے کمال سے آپ کے خالص مریدین پر کسی قسم کا جادو ٹونا نہیں چل سکتا اور اس کا ثبوت میں خود ہوں ورنہ اب تک میں ضرور کسی نہ کسی حادثہ کی نذر ہو چکی ہوتی۔

میرا سب سے بڑا مشاہدہ میری اپنی ذات ہے۔ چھوٹی عمر سے ہی میں نے صرف نفرت اور منافقت دیکھی اور یہ مجھے ہر انسان سے ملی۔ میں تقریباً بارہ سال کی تھی جب میرے والد کا انتقال ہوگیا جن کی میں لاڈلی تھی۔ تب سے مجھے محبت تو دور حوصلے کا ایک ذرّہ تک نہ ملا بلکہ حقارت، حق تلفی اور محرومیت ہی نصیب ہوئی۔ میں اتنی نفرت میں پلی بڑھی اور خاموشی میں گھر گئی۔ اندر ہی اندر اللہ کو سب بتاتی اور صرف اللہ کو ہی اپنا دوست سمجھتی۔ جب حضور مرشد پاک سے بیعت ہوئی تو پتا چلا کہ محبت کیا عشق بھی اس دنیا میں موجود ہے۔ حضور مرشد پاک نے مجھے اپنایا اور رشتوں کی اہمیت سمجھائی۔ مجھے ہر رشتہ حضور مرشد پاک سے اور ان سے جڑے لوگوں سے ہی ملا۔ حضور مرشد پاک نے مجھے اپنی کئی صفتوں سے نوازا جیسے کہ چہرہ پڑھنے کی صلاحیت، کسی کا درد اس کی روح سے محسوس کرنا وغیرہ۔ اگر مجھے حضور مرشد کریم کی توجہ اور محبت نہ ملتی تو میں یقیناً آج ایک ذہنی مریضہ ہوتی کیونکہ میرے باطن میں بے شمار گرہیں تھیں جو مرشد کریم نے باطنی طور پر ہی نہایت شفقت سے کھول دیں۔ انہوں نے اپنے کمال سے میری عادتیں اور سوچ کے ساتھ ساتھ میری فطرت بھی تبدیل کر دی اور فطرت تبدیل کرنا صرف مرشد کامل کا ہی کمال ہے۔ میری زندگی میں پیار کی اس قدر کمی تھی کہ میں لوگوں سے بہت زیادہ توقعات رکھتی تھی مگر آج میں اللہ کے سوا کسی سے کچھ امید نہیں رکھتی اور یہ سوچ بھی مرشد کریم کی مہربانی ہے۔

میں شروع ہی سے انگلش میڈیم میں پڑھنے کی وجہ سے اردو میں بہت کمزور تھی۔ اردو کے مشکل الفاظ ٹھیک سے سمجھ نہ پاتی تھی۔ جب آپ مدظلہ الاقدس نے مجھے اپنی اردو کتب کے انگریزی ترجمہ کی ذمہ داری دی تو پہلے تو میں بہت گھبرائی کیونکہ اولیا کی کتب میں اردو بھی بہت

Marfat.com

مشکل استعمال کی جاتی ہے لیکن پھر دعوت پڑھ کر آپ مدظلہ الاقدس سے مدد مانگی اور خود بھی تھوڑی سی کوشش کی۔ حیران کن طور پر مجھے اس قدر مشکل صوفی اصطلاحات کے معنی اور مشکل سے مشکل عبارت کے معنی بھی سمجھ آنے لگے۔ یوں لگتا کہ عبارت کے معنی میرے قلب پر وارد ہو رہے ہیں۔ حتیٰ کہ آپ کی نگاہِ فیض سے میری انگریزی بھی بہت بہتر ہوگئی۔ حقیقتِ زکوٰۃ کا ترجمہ The Spiritual Reality of Zakat کرتے ہوئے میری انگریزی بھی اس قدر پختہ اور ادبی (Literary) ہوگئی کہ میں خود بھی دنگ رہ گئی۔

جب آپ مدظلہ الاقدس نے سوشل میڈیا کی ڈیوٹی مجھے دی تو سوشل میڈیا کی کئی جہتیں (forms) مجھے سکھائیں اور ان کا ماہر بنایا۔ وکی پیڈیا پر مضامین (articles) لکھنا بھی آپ مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے ہی میں نے سیکھا۔ میں پورے وثوق سے کہہ سکتی ہوں کہ میرا ہر ہنر آپ کی عطا ہے اور میری زندگی کی ہر خوشی آپ مدظلہ الاقدس کی بدولت ہے۔ اللہ مجھے ہمیشہ آپ کے سایہ شفقت میں رکھے۔ آمین

☆☆☆☆☆

ڈاکٹر سحر وڑائچ سروری قادری (لاہور)

زندگی ایک بھنور ہے، جو اس میں ڈوب کر نکل آتا ہے وہ سراغِ زندگی پا جاتا ہے۔ میری زندگی کا مشاہدہ بھی اسی حقیقت پر مبنی ہے۔ میرا تعلق ایک ایسے گھرانے سے ہے جو دو ایسی مذہبی جماعتوں کے پیروکار ہیں جن کا روحانیت سے کوئی تعلق نہیں۔ بچپن سے ہی پیری مریدی کا سنا مگر چند سوالات نے ہمیشہ دل مضطرب کئے رکھا۔ پوچھنے پر خاموش کرا دیا جاتا کہ ان سوالات کا کوئی جواب نہیں۔ زندگی کے گرداب نے بار بار ڈبویا اور ہر لمحہ یہ احساس دلایا کہ میرا کوئی نہیں میرے اللہ کے سوا، پھر زندگی میں ایسا موڑ آیا کہ سب بکھر گیا، اپنے کیا، پرائے کیا سب نے ہاتھ اٹھا لیا اور ایسی حالت ہوگئی کہ سب پاگل کہنے لگے۔ دل خون کے آنسو روتا تھا مگر رونے کیلئے کوئی کندھا نہ تھا۔ غرض ٹوٹنے میں کوئی کسر باقی نہ رہی۔ مذہبی جماعتوں سے تعلق رکھنے والے میرے نام نہاد

Marfat.com

اپنوں کے دل بھی رحم سے خالی دیکھے تو حیران ہو کر سوچا کہ ان کی مذہبی جماعت انہیں انسانوں پر رحم کرنا بھی نہیں سکھا سکی۔ تب ایک رات میں نے قرآنِ پاک کی یہ آیت ''اور جو ہماری طرف آنے کی کوشش کرتے ہیں ہم ان کو اپنا راستہ دکھا دیتے ہیں'' پڑھی اور اپنے ربّ کو پکارتے ہوئے چیخ چیخ کر کہا کہ تیرے سوا میرا کوئی نہیں، تُو مجھے آمل مجھے تیری ضرورت ہے۔ تب اس ربّ العزت نے میری طرف اپنا ہاتھ بڑھایا اور مجھے اپنی طرف آنے کی راہ دکھا دی۔ فیس بک پر ایک فیس بک اکاؤنٹ پر اسم اَللّٰہُ ذات دیکھا، پوچھنے پر معلوم ہوا کہ لاہور میں ایک مرشد کامل اکمل ہیں جو لوگوں کو بیعت کے پہلے دن اسم اَللّٰہُ ذات عطا کرتے ہیں اور مجلسِ محمدی کی حضوری کے مقام تک لے جاتے ہیں۔ میں نے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا لفظ پہلی بار سنا تھا۔ ساتھ ہی میں نے ویب سائٹ www.sultanulfaqr.com بھی دیکھی۔ فقر کا ایسا مطلب قرآن وحدیث کی روشنی میں دیکھا کہ عقل دنگ رہ گئی، یہ علم آج تک میں نے نہیں سنا تھا۔ افسوس ہوا کہ یہ سب مجھے پہلے کیوں نہیں پتا تھا، دل میں ایک جستجو پیدا ہو گئی۔ ان مرشدِ کامل حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کا نام جب میں نے گوگل (Google) پر سرچ (search) کیا تو دو صورتیں سامنے آئیں مگر میرے دل نے آپ مدظلہ الاقدس کو دیکھتے ہی پہچان لیا کہ یہ وہی نورانی صورت ہے جس کی مجھے تلاش ہے۔ دوسری صورت میں وہ نورانیت نہ تھی۔ جب میں نے بیعت کرنا چاہی تو میرے گھر والوں نے مجھے اپنی مذہبی جماعت میں بیعت کرنے پر مجبور کیا۔ کچھ لوگوں نے کہا کہ لڑکی کی بیعت نہیں ہوتی۔ پریشانی کے عالم میں مجھے خواب میں مشاہدہ ہوا کہ آفتابِ فقر سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے ایک مرید جس جائے نماز پر بیٹھ کر مجلسِ محمدی میں جا رہے ہیں، میں بھی ان کے پاس اس جائے نماز پر بیٹھ گئی اور مجلسِ محمدی میں شریک ہو گئی۔ پس تب مجھے کامل یقین ہو گیا کہ میرے ربّ نے میری پکار سن لی ہے، مجھے صحیح راہ دکھا دی ہے اور اگر یہ راہ درست نہیں تو دنیا میں کوئی راہ درست نہیں۔ جب بیعت کرنے لاہور گئی تو بیعت سے قبل ہی شبیہ غوث الاعظم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ

Marfat.com

الاقدس کی نورانی صورت دیکھ کر دل پر رقت طاری ہوگئی اور میں زاروقطار رونے لگی۔ دورانِ بیعت آپ مدظلہ الاقدس کی پُرنور شخصیت نے اک عجیب سا سحر طاری کئے رکھا۔ بیعت کی پہلی رات ہی آقا پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت فاطمہؓ کی زیارت نصیب ہوئی۔ آقا پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میرے سر پر ہاتھ رکھ کر پُرمسرت جذبات کا اظہار فرمایا۔ شبیہ غوث الاعظم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے مجھ خاکسار کو کہاں سے کہاں پہنچادیا اور مزید سے مزید تجلیات عیاں کررہے ہیں۔ حتیٰ کہ مجھے شاعری کی صلاحیت بھی عطا کی۔

میرے مرشد کریم نے مجھ پر کرم کیا — بے جان تھی پھر سے جینا سکھا دیا
مرشد بہت دیکھے پر تم سا نہ ملا — کوئلے کو جس نے ہیرا بنا دیا

جس کا کوئی نہیں ہوتا اس کا خدا ہوتا ہے اور جس کا خدا ہوتا ہے اس کا سب ہوتا ہے۔ اس کا عملی نمونہ میں نے درِ مرشدی سے پایا۔ آپ مدظلہ الاقدس نے مجھے نہ صرف علمِ دعوت ومراقبہ عطا کیا بلکہ مجلسِ محمدی کی حضوری بھی عطا فرمائی۔ میرے مرشد کریم شبیہ غوث الاعظم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن سروری قادری مدظلہ الاقدس کی کرامات، مہربانیاں اور کمالات کسی احاطۂ قلم میں نہیں۔

☆☆☆☆☆

ماہا محبوب سروری قادری (لاہور)

میں آفتابِ فقر، شبیہ غوث الاعظم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس سے 29 مئی 2012ء کو بیعت ہوئی۔ بیعت سے پہلے میں بے چین تھی اور بے چینی کی وجہ سے ناواقف تھی۔ بیعت کے دوران مجھے ایسا محسوس ہوا کہ کسی نے میرے وجود سے کوئی بھاری بوجھ ہٹا دیا ہو اور میں پھولوں کی طرح بہت ہلکی محسوس کرنے لگی۔ اس دوران بے اختیار میرے آنسو بہنے لگے جیسے میری روح کو کسی نے پاک کردیا ہو۔ سلطان العاشقین میں عیاں اُس ذات کو سامنے دیکھ کر میری روح تسکین پارہی تھی اور اُس وقت میں اِس بات سے بے خبر اور حیران تھی کہ اتنا پرسکون

Marfat.com

کیوں محسوس کر رہی ہوں۔ بیعت کے فوراً بعد مجھ پر دنیا کی حقیقت کھل گئی اور میرے کامل مرشد نے مجھے دنیا کے شر سے محفوظ کر دیا۔ میں باقاعدگی سے اسمِ اَللّٰہُ ذات کا ذکر اور تصور کرنے لگی اور میرے سارے کام آسان ہوتے گئے جیسے خود بخود ہو رہے ہوں۔ جس روز سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے مجھے اسمِ مُحَمَّدؐ عطا کیا اُسی دِن آپ مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے مجھ پر حقیقتِ محمدیہ عیاں ہوگئی۔ بیشک یہ سلسلہ سروری قادری کے امام سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی مہربانی ہے کہ آپ مدظلہ الاقدس اپنے مریدوں کو کہاں سے کہاں پہنچا دیتے ہیں۔

اسمِ مُحَمَّدؐ عطا کرنے کے بعد میرے مرشد سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے مجھے علمِ دعوت پڑھنے کی اجازت دی۔ میں نے جب پہلی بار دعوت پڑھی تو خاتونِ جنت سیّدہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بارگاہ میں حاضر ہوئی۔ میں نے آپؓ سے پوچھا کہ میں اللہ پاک کو کیسے پا سکتی ہوں اور اللہ کا قرب کیسے حاصل کروں۔ آپؓ نے فرمایا ''اپنے مرشد کا دامن مضبوطی سے تھام لو اور صرف اُن پر نظر رکھو تو تم اللہ کو جلدی پا لوگی۔''

ہمارے مرشد پاک ہر سال حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کا عرس پاک مناتے ہیں جو فقر کا چشمۂ فیض ہیں۔ اس سال عرس پاک سے ایک دِن پہلے میں دعوت پڑھ کر پیر عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی تو آپ رحمتہ اللہ علیہ بہت خوش تھے۔ میرے مرشد پاک شبیہِ غوث الاعظم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی کاوشوں اور آپ مدظلہ الاقدس کی انتھک محنت کو آپ رحمتہ اللہ علیہ نے بہت سراہا۔ آپؒ نے فرمایا کہ 23 اکتوبر کو ہونے والا عرس زمانہ دیکھے گا اور بیشک 23 اکتوبر 2016ء کو احمد پور شرقیہ میں ہونے والا عرس بہت کامیاب ہوا۔

جس طرح آگ کو ہاتھ لگا کر انسان کو حق الیقین حاصل ہو جاتا ہے کہ آگ سے ہاتھ جل جاتا ہے اسی طرح بیعت کے بعد مجھے حق الیقین ہو گیا کہ میرا مرشد کامل اکمل ہے اور زندگی کا اصل مقصد پتا

Marfat.com

چلا کہ زندگی کا مقصد صرف کھانا پینا، شادی کرنا نہیں بلکہ اللہ پاک کی ذات کو پانا ہے۔ بیعت کے بعد مجھ میں بہت سی تبدیلیاں آئیں ہیں۔ میں نے اپنی خواہشاتِ نفس پر قابو پانا اور صبر کرنا سیکھا۔ یہ سب میرے مرشد کی ہی مہربانی ہے کہ آپ مدظلہ الاقدس مجھے راہِ راست پر لائے اور اللہ پاک کی پہچان عطا کر کے مجھ عاجزہ پر خاص مہربانی فرمائی۔

☆☆☆☆☆

ابیہا ملک سروری قادری (لاہور)

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی شان اور مراتب کو بے شک لفظوں میں بیان کرنا ممکن نہیں:

جو نہ ہو سکے بیان وہ ذات ہے تیری
لفظ بھی کم پڑ جائیں وہ شان ہے تیری
سیاہی بھی ختم ہو تعریف میں تیری
مرمٹیں بھی تو حق ادا نہ ہو عطا کا تیری
اے سلطان العاشقین ہر درد کا علاج اک نظر ہے تیری

بے شک آپ کو شبیہِ غوث الاعظم کہا جاتا ہے کیونکہ اس عاجز کی زندگی میں ایسا کوئی مرحلہ نہ گزرا ہوگا جب آپ مدظلہ الاقدس نے دستگیر بن کر ہر ظاہری اور باطنی مشکل میں مدد نہ کی ہو۔

بیعت سے قبل میرے ہاتھ بہت زیادہ کانپتے تھے جو لوگوں کو واضح نظر آتا تھا لیکن بیعت کے بعد جب ایک دن آپ مدظلہ الاقدس سے اس مسئلے کا ذکر کیا تو آپ کی نگاہِ کیمیا اثر سے میرے ہاتھ کا نپنا بند ہو گئے۔

آپ مدظلہ الاقدس نے مجھ سے ایسی بہت سی شخصی کمزوریوں کو دور فرمایا جن کا مجھے بھی علم نہ تھا۔ سب سے بڑھ کر اندر کے خوف کو نکالا۔ میں اتنی بزدل تھی کہ ہر بار امتحانات میں بیمار ہو جاتی لیکن آپ مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے یہ ڈر بھی ختم ہو گیا۔ خود اعتمادی کی اتنی کمی تھی کہ لوگوں سے نہ

Marfat.com

تو بات کرسکتی تھی اور نہ ہی اپنے خیالات بیان کرسکتی تھی۔ آپ مدظلہ الاقدس نے ایسی خود اعتمادی عطا فرمائی کہ میں اپنے خیالات کا اظہار کرنے لگی۔ آپ مدظلہ الاقدس نے اس مقام پر مدد کی جہاں تک رسائی کسی کے لیے ممکن نہ تھی۔ ایک دفعہ جب میں اپنے سالانہ کیمبرج کا امتحان دے رہی تھی تو ایک سوال میں کسی جنگ کے متعلق پوچھا گیا تھا۔ مجھے اس سوال کا جواب بالکل معلوم نہیں تھا۔ آپ مدظلہ الاقدس کی باطنی آواز یعنی قوتِ وھم کی مدد سے میں نے پورا جواب تحریر کیا۔ تاریخی شواہد بھی دیئے اور بعد میں اس امتحان میں پاس بھی ہوگئی۔

آپ مدظلہ الاقدس نے دنیا کے فریب اور منافقت سے بھی ہمیشہ بچا کر رکھا۔ اپنے ہم عمر لوگوں کو اپنے سامنے گمراہ ہوتے دیکھا لیکن ہمارے مرشد کامل اکمل نے ہمیں اس دور کی ہر برائی اور گمراہی سے محفوظ رکھا۔ میرا یہ یقین ہے کہ اس دور میں آپ مدظلہ الاقدس کی مبارک ذات گمراہی سے بچنے کے لیے محفوظ ترین پناہ گاہ ہے۔

☆☆☆☆☆

فائزہ گلزار سروری قادری (لاہور)

مجھے اللہ تعالیٰ کی ہمیشہ ہی بہت مہربانیاں اور عنایتیں حاصل رہی ہیں۔ جو خواہش بھی ہوتی اللہ تعالیٰ سے مانگتی اور وہ مجھے مل جاتی۔ ایک وقت میری زندگی میں ایسا آیا کہ کامیابیاں مجھے بے چین کرنے لگیں اور یہ احساس جاگنے لگا کہ کیا زندگی صرف یہی ہے یا کچھ اور؟ ہم اس دنیا میں کیوں آئے ہیں؟ ہر شخص کامیابی، سٹیٹس، رتبے، عہدے کے پیچھے بھاگتا ہے۔ جو جتنے بڑے عہدے پر ہوتا ہے اتنا ہی وہ مکار، چاپلوس اور مطلب پرست لوگوں میں گھر کر تنہا ہوتا ہے۔ کامیابیوں کے پیچھے بھاگتے بھاگتے اچانک موت آجاتی ہے اور سب وہیں کا وہیں رہ جاتا ہے۔ لوگ عبادتیں ریاضتیں کرتے ہیں، محفل میلاد منعقد کرتے ہیں، عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اولیا کرام رحمتہ اللہ علیہم سے عشق کے دعوے کرتے ہیں لیکن دلوں میں نفرتیں، کدورتیں بھری ہیں۔ تو کیا عشق یہی ہے؟ اللہ تعالیٰ ہم سے یہی چاہتا ہے؟ دین یہی ہے؟ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ جب کوئی اس کی

Marfat.com

طرف بڑھنے کی جدوجہد کرتا ہے تو وہ اس کی مدد فرماتا ہے۔ بالکل اسی فرمان کے مطابق اللہ تعالیٰ نے میری بھی ہر قدم پر رہنمائی فرمائی اور میں جانے انجانے میں اللہ تعالیٰ سے اس کی رضا اور صراطِ مستقیم طلب کرنے لگی۔ سچائی کی طلب بڑھنے لگی۔ کسی نے کہا کسی مرشد کی بیعت کر لو، بیعت بہت ضروری ہوتی ہے لیکن مسئلہ یہ تھا کہ بیعت کس کی کی جائے۔ جس کی بھی بیعت کا سوچتی اس کی زبان پر اللہ کا ذکر اور عمل میں منافقت دیکھ کر ان نام نہاد اللہ والوں سے ہی دل اچاٹ ہو گیا۔ مختلف درباروں پر حاضریاں دیں۔ دل میں یہ یقین کامل تھا کہ اللہ تعالیٰ اہلِ دربار کے وسیلہ سے مانگی ہوئی دعا ضرور قبول فرماتا ہے لہٰذا ہر دربار پر اللہ تعالیٰ سے یہی دعا مانگتی ''یا اللہ! مجھے تیری ذات پر شک نہیں، تو موجود ہے، تو ہر ایک کا ربّ ہے لیکن تیرے دین کے پہرے داروں پر مجھے اعتبار نہیں ہے۔ تو میری مدد فرما۔ مجھے اس راستے پر چلا دے جو تجھے پسند ہے تو اپنے نیک بندوں کے وسیلہ سے مانگی ہوئی دعائیں کبھی ردّ نہیں کرتا۔ مجھے بھی ان کے وسیلہ سے ہدایت عطا فرما، میری مدد فرما۔'' اسی دوران اپریل 2013 میں بڑی بہن کی شادی محمد یٰسین سروری قادری سے ہوئی جو سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے مرید ہیں اور اپنے مرشد پاک کا ذکر بہت محبت سے کرتے ہیں۔ ان کی باتیں سن کر بہت سکون ملا اور دل چاہا کہ کسی طرح سلطان العاشقین سے مل سکوں۔ آخر اللہ تعالیٰ نے وسیلہ بنا دیا اور 7 جولائی 2013ء کو آپ مدظلہ الاقدس کے دستِ بیعت ہونے کی سعادت نصیب ہوئی اور بیعت کے پہلے دن ہی مجھے اپنی ذات میں بہت سی مثبت تبدیلیاں نظر آئیں۔ بہت سے عیبوں مثلاً جھوٹ، غیبت وغیرہ سے آپ مدظلہ الاقدس نے ایک ملاقات میں ہی نجات دلا دی۔ دل میں جو سوال اُٹھتا اس کا جواب نہ صرف مجھے اپنے دل سے مل جاتا بلکہ کسی کتاب یا کسی ساتھی کی زبان سے یا خود حضور مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی زبان مبارک سے مل جاتا۔ مختصر یہ کہ بیعت کے دن سے لے کر تادمِ تحریر مجھ پر میرے مرشد کریم کے ظاہری و باطنی بے شمار اور ان گنت احسانات ہیں کہ انہیں احاطہ تحریر میں لانا ناممکن ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس نے مجھے علمِ دعوت عطا کر

Marfat.com

کے اولیا اللہ سے میرا باطنی تعلق قائم کر دیا جو ایک حیرت انگیز اور خوشگوار تجربہ ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس نے میری روح کو دائمی زندگی عطا کر کے اسے دیکھنے، سننے اور بولنے کی قوت عطا فرمائی۔ بلاشبہ آپ مدظلہ الاقدس نے مجھے دین کی اصل حقیقت سے روشناس کرایا۔ اللہ تعالیٰ سے میری یہی دعا ہے کہ وہ مرتے دم تک مجھے آپ مدظلہ الاقدس کی غلامی میں رکھے اور راہِ فقر پر (جو کہ اس نے مجھے بہت طلب کرنے پر عطا کی ہے) استقامت عطا فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆☆

ارم عامر سروری قادری (لاہور)

میری ہمیشہ یہ خواہش تھی کہ مجھے اللہ پاک کا قرب حاصل ہو اور میں اس کی ذات مبارکہ کو دیکھوں۔ اس کے لیے میں نے بہت سے مجاہدے کیے لیکن مجھے سکون نہیں ملا اور اللہ کو نہیں پا سکی۔ ایک دن میری بڑی بہن یاسمین سروری قادری جو سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی بیعت ہیں، نے پوچھا کیا تم اللہ کی ذات کا قرب حاصل کرنا چاہتی ہو تو میں نے فوراً ہاں میں جواب دیا۔ وہ مجھے اپنے ساتھ آپ مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں لے آئی جہاں میں نے الگ ہی ماحول دیکھا۔ مجھے پیروں فقیروں پر بالکل یقین نہیں تھا لیکن جب میں نے آپ مدظلہ الاقدس کا نورانی چہرہ دیکھا تو میں فوراً ہی بیعت کے لیے راضی ہو گئی۔ آپ مدظلہ الاقدس کی گفتگو کا مجھ پر بہت گہرا اثر ہوا اور مجھے بیعت کرنے کے بعد اتنا ذہنی سکون ملا کہ جو اس سے پہلے میں نے کبھی محسوس نہ کیا تھا۔

بیعت کرنے کے بعد مجھ پر ظاہری و باطنی بہت سی مہربانیاں ہوئیں۔ میری تین بیٹیاں تھیں اور بیٹے کی بہت خواہش تھی۔ ڈاکٹروں نے کہہ دیا تھا کہ اولادِ نرینہ کے لیے طویل علاج کروانا پڑے گا۔ راہِ فقر پر چلنے کے بعد مجھے پتا چلا کہ اللہ کو پانے کے لیے یہ دنیاوی خواہشات ختم کرنی پڑتی ہیں اور اللہ کی رضا میں راضی ہونا ضروری ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے مجھے تسلیم و رضا کی توفیق حاصل ہوئی اور میں نے اپنے دل سے قربِ الٰہی کے سوا ہر خواہش کو ترک کر دیا۔ اس

Marfat.com

امتحان سے گزرنے کے بعد آپ مدظلہ الاقدس کے فضل وکرم اور دعا سے اللہ نے مجھے بیٹے سے نوازا۔ میرے مرشد پاک کا سایہ ہمیشہ ہمارے سروں پر سلامت رہے اور اللہ ان کے درجات بلند فرمائے۔ آپ مدظلہ الاقدس نے مجھ پر باطنی توجہ فرمائی اور میرا تزکیۂ نفس کر کے میری روح کو لقائے الٰہی کے قابل بنا دیا۔ آپ مدظلہ الاقدس نے مجھے صحیح اور سچا راستہ دکھایا، اللہ کے عشق والا راستہ۔ فقر کے راستے پر چل کر میں نے یہ بات جانی کہ اللہ کو کسی لالچ کے بغیر چاہا جائے یعنی جنت کا لالچ نہ ہو اور نہ ہی اللہ کی عبادت اس لیے کی جائے کہ جہنم کی آگ سے بچا جا سکے۔ میرا دل چاہتا ہے کہ میں اپنے مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کا چہرہ مبارک دیکھتی رہوں کیونکہ ان کا چہرہ دیکھنا بھی عبادت ہے۔ میرے مرشد پاک کو اللہ پاک سلامت رکھے جو مجھے اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لائے اور مجھے اللہ پاک کی پہچان کروائی، میری روح کو پاک کیا۔ فقر کی راہ پر چلنے سے مجھ پر یہ حقیقت بھی واضح ہوئی کہ اللہ کی ذات کو حاصل کرنے کے لیے جنگلوں میں نہیں جانا پڑتا بلکہ لوگوں میں رہ کر ہی اللہ تعالیٰ کی ذات حاصل ہوتی ہے اور میں نے واقعی اللہ پاک کو پایا۔ میرے پاس الفاظ نہیں کہ میں اپنے مرشد کامل اکمل کی شان بیان کر سکوں جس شان سے اللہ نے ان کو متصف فرمایا ہے۔ میرے مرشد پاک نے مجھے مجلسِ محمدی کی حضوری بھی عطا فرمائی۔ کیا اس سے بڑھ کر بھی ایک مسلمان کو کچھ چاہیے؟ آپ مدظلہ الاقدس اپنے مریدین کو فرش سے عرش تک پہنچا دیتے ہیں۔ میرے مرشد پاک نے مجھے ایک باہمت اور مضبوط عورت بنا دیا ہے۔ میں تو انتہائی کمزور اور بزدل تھی، اب مجھے اللہ کے سوا کسی کا خوف نہیں۔ اللہ پاک' میرے آقا، میرے ہادی، میرے رہبر و رہنما سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے لمحہ بہ لمحہ درجات بلند فرمائے اور ہمیں ہمیشہ اپنے مرشد پاک کی غلامی میں رکھ کر نظرِ کرم فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆☆

Marfat.com

لبنیٰ اسد سروری قادری (لاہور)

میری زندگی بڑی بے سکون گزر رہی تھی۔ ہر وقت پریشان ہی رہتی تھی۔ یہ حالت دیکھ کر میری کزن یاسمین سروری قادری نے مجھے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے بارے میں بتایا کہ ان سے بیعت کرلو تمہیں سکون آجائے گا۔ اس کی بات بالکل سچ ثابت ہوئی۔ بیعت کے فوراً بعد ہی میری روح کو جیسے قرار آ گیا۔ مرشد پاک کے فیض سے میری ظاہری اور باطنی خامیاں دور ہوگئیں اور میں طالبِ مولیٰ بن گئی۔ میرے مرشد کی وجہ سے مجھے اللہ کی پہچان نصیب ہوئی۔ نماز میں مجھے اپنے مرشد کے مبارک چہرہ کا تصور[1] حاصل ہوا اور حج کرنے گئی تو وہاں بھی مجھے اپنے مرشد کا چہرہ مبارک ہر طرف نظر آیا۔ کبھی خانہ کعبہ کی چھت پر تو کبھی احرام باندھ کر چہرے مبارک پر مسکراہٹ لیے طواف کرتے ہوئے۔ ہمارے مرشد پاک کی بڑی شان ہے جو اپنے مرید پر ایک نگاہ ڈال کر اسے اللہ کی معرفت عطا کر دیتے ہیں۔

میری بیٹی اچانک بیمار ہوگئی۔ کبھی کسی ڈاکٹر کے پاس لے کر گئی تو کبھی کسی۔ لیکن اسے افاقہ نہ ہوا۔

---

[1] حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ اپنے مکتوب نمبر 30، دفتر دوم، حصہ اول میں (صفحہ 101 پر) فرماتے ہیں کہ ان کے ایک مرید نے نسبتِ رابطہ (تصورِ شیخ) کے متعلق لکھا ہے کہ اس کا تصورِ شیخ اس حد تک غالب آچکا ہے کہ وہ نماز میں بھی اپنے شیخ کے تصور کو اپنا مسجود دیکھتا اور جانتا ہے اور اگر فرضاً نفی کرے تو بھی ذہن سے نفی نہیں ہوتا۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ نے جواب میں اس مرید کو لکھا ''اے محبت کے اطوار والے! یہ دولت طالبانِ حق کی تمنا اور آرزو ہے۔ ہزاروں میں شاید کسی ایک کو نصیب ہوتی ہے، اس کیفیت اور معاملے والا مرید صاحبِ استعداد اور تام المناسبت (یعنی شیخ سے مکمل نسبت رکھنے والا) ہوتا ہے۔ احتمال ہے کہ شیخِ مقتدا کی تھوڑی سے صحبت سے شیخ کے تمام کمالات کو جذب کر لے''۔ آپؒ مزید فرماتے ہیں ''رابطے (تصورِ شیخ) کی نفی کی کیا ضرورت ہے کیونکہ وہ (شیخ) مسجود الیہ ہے مسجود لہٗ نہیں (یعنی جس کی طرف سجدہ کیا جائے نہ کہ وہ جس کو سجدہ کیا جائے)۔ محرابوں اور مسجدوں کی نفی کیوں نہیں کرتے (نماز کی حالت میں محراب، دیواریں یا دیگر بہت سی چیزیں سامنے ہوں تو بھی نماز میں کسی قسم کی خرابی نہیں ہوتی)۔ اس قسم کا ظہور سعادت مندوں کو ہی میسر آتا ہے تاکہ وہ تمام احوال میں صاحبِ رابطہ (یعنی مرشد کامل) کو اپنا ذریعہ جانیں اور اپنے تمام اوقات میں اس کی طرف متوجہ رہیں نہ کہ اس بدنصیب گروہ کی طرح جو اپنے آپ کو بے نیاز جانتا ہے اور اپنے قبلۂ توجہ کو اپنے شیخ سے پھیر لیتا ہے اور اپنے معاملے کو خراب اور تباہ کر لیتا ہے''۔

Marfat.com

میرے مرشد پاک نے اس کے لیے دعا کی اور میری بیٹی بالکل ٹھیک ہوگئی۔ حتیٰ کہ ڈاکٹر بھی حیران رہ گئے۔ یہ سب میرے مرشد کی مہربانی سے ہوا۔ میرے مرشد نے مجھے دنیا کی پریشانیوں سے نکالا اور اللہ سے عشق کرنے کی طرف راغب کیا۔ مجھے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا بڑا شوق تھا۔ میں ہر وقت دعا مانگتی تھی، میرے مرشد کی مہربانی سے یہ آرزو بھی پوری ہوئی۔ ایک رات خواب میں دیکھا کہ بہت سے لوگ جا رہے ہیں۔ کسی کی آواز آئی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی ان میں ہیں۔ میں یہ سن کر ان کی طرف بھاگی، کچھ اور لوگ بھی ان کو دیکھنے کے لیے بھاگے۔ یہ دیکھ کر میں حیران رہ گئی کہ وہ تو میرے مرشد پاک ہیں اور مجھے دیکھ کر مسکرا رہے ہیں۔

جب مرشد پاک نے مجھے دعوت پڑھنے کی اجازت دی تو میں پریشان تھی کہ جب دعوت پڑھوں گی تو اولیا اللہ سے نظر کیسے ملا پاؤں گی، میں تو بہت گناہگار ہوں۔ پھر میرے مرشد پاک نے مجھے ہمت دلائی کہ اللہ کبھی بھی اپنے بندے سے ناراض نہیں ہوتا۔ جب دعوت پڑھنی شروع کی تو میں نے محسوس کیا کہ میں اپنے مرشد پاک کے گھر ہوں اور وہ میرے آگے آگے اپنے گھر کی اوپر والی منزل پر جا رہے ہیں جہاں سلطان الفقر ششم رحمتہ اللہ علیہ کا کمرہ مبارک ہے۔ اوپر جا کر میں نے دیکھا کہ اس کمرے کا ایک بڑا خوبصورت چمکدار دروازہ ہے۔ مرشد پاک نے وہ دروازہ کھولا۔ اندر جا کر دیکھا کہ بڑا سا کمرہ ہے اور بہت سے لوگ بڑی بڑی دستاریں باندھے کرسیوں پر بیٹھے ہیں۔ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تیاریاں ہو رہی ہیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سب کے ذمے کام لگا رہے ہیں۔ میرے مرشد نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جو بڑی سی دستار پہن کر بڑے تاج والی کرسی پر تشریف فرما تھے' میرا تعارف کروایا اور انہوں نے مجھے ہاتھ کے اشارے سے دوسری طرف جانے کا کہا کہ وہاں بی بی فاطمہؓ ہیں۔ میرے مرشد پاک وہیں رک گئے اور میں بی بی پاک کے کمرے میں داخل ہوئی تو میں نے دیکھا کہ ہر طرف سفید پردے لگے ہیں اور ہوا سے اُڑ رہے ہیں۔ بی بی پاک سفید لباس میں بیڈ پر تشریف فرما ہیں۔ میں ان کے قدموں سے لپٹ کر نیچے بیٹھ گئی اور ان کا ہاتھ پکڑ کر رونے لگی۔ انہوں نے مجھے کہا رو

Marfat.com

مت۔ وہ مسکرا کر مجھے دیکھ رہی تھیں اور میرے سر پر ہاتھ پھیر رہی تھیں۔ اس کے بعد میں دعوت پڑھ کر اکثر اولیا کرام کی بارگاہ میں حاضری دینے لگی۔

یہ سب میرے مرشد شبیہِ غوث الاعظم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی روحانی توجہ کی بدولت ممکن ہوسکا۔ آج صرف ان کی مہربانی سے میں دنیاوی پریشانیوں سے نجات پا کر فقر کی راہ پر رواں دواں ہوں۔ اللہ مجھے کامیاب کرے اور میرے مرشد اور ان کے اہلِ خانہ کے درجات بلند کرے اور ان کو برکت والی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆☆

شمسہ نعیم سروری قادری (اوچ شریف)

میں اوچ شریف کی رہائشی ہوں اور 2011ء میں سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس سے اس وقت بیعت ہوئی جب آپ مدظلہ الاقدس پہلی بار سیّد محمد عبداللہ شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے مزارِ اقدس پر حاضری کے لیے احمد پور شرقیہ تشریف لائے تھے۔ بیعت کے کچھ عرصے بعد ہی آپ مدظلہ الاقدس نے مجھے علمِ دعوت اور مجلسِ محمدی کی حضوری عطا فرمادی۔

26 جنوری 2017 رات 9:45 پر میں نے دعوت پڑھ کر سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضری دی۔ دعوت پڑھنے سے دو دن پہلے سے میری طبیعت بڑی بوجھل اور سر پر بڑا وزن محسوس ہو رہا تھا جو کہ دعوت پڑھنے کے بعد بالکل ٹھیک ہو گیا۔ میں نے رسالہ روحی شریف پڑھ کر دعوت پڑھی تو دیکھتی ہوں کہ میرے مرشد حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس میرے سامنے کھڑے ہیں اور آپ مدظلہ الاقدس کے دائیں ہاتھ پر اسم اَللّٰہُ ذات اور بائیں ہاتھ پر اسم مُحَمَّدٌ نقش ہے اور آپ کے ہاتھ نور کی طرح چمک رہے ہیں۔ اس کے بعد حضور مرشد کریم مجھے اپنے ساتھ لے کر مسجد نبوی میں چلے گئے۔ مسجد نبوی کے اندر میں نے دیکھا کہ حضرت امام حسنؓ، حضرت امام حسینؓ، حضور غوث الاعظمؒ، حضرت سلطان باھُوؒ، سیّد محمد عبداللہ شاہؒ، پیر عبدالغفور شاہؒ، پیر بہادر علی شاہؒ، سلطان محمد عبدالعزیزؒ اور سلطان محمد اصغر علیؒ موجود ہیں۔ ان سب

Marfat.com

کے چہروں کو میں نے خوب اچھے طریقے سے دیکھا اور پہچانا۔ ان کے علاوہ اور بہت سے اولیا موجود ہیں۔ دوسری طرف پردے کے پیچھے حضرت بی بی فاطمہؓ، حضرت بی بی آمنہؓ، حضرت بی بی عائشہؓ اور بہت سی دیگر ولیہ کاملہ بھی موجود ہیں۔ میں نے آگے بڑھ کر بی بی فاطمہؓ اور بی بی آمنہؓ کے ہاتھ پر بوسہ دیا تو دیکھا کہ ان کے ہاتھوں پر اسم اَللّٰہُ ذات نقش ہیں۔ اس کے بعد میرے حضور مرشد پاک نے دو رکعت نماز کی امامت کروائی اور سب نے مقتدی بن کر ان کے پیچھے نماز ادا کی۔ اس کے بعد حضور مجھے اپنے ساتھ لے کر خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے تو وہاں پر بھی اسی طرح تمام ہستیاں موجود ہیں اور پردے کے پیچھے وہاں پر بھی بی بی فاطمہؓ، بی بی آمنہؓ، بی بی عائشہؓ اور تمام دوسری مقدس خواتین موجود ہیں اور سامنے ایک خوبصورت چمکدار مسند لگی ہوئی ہے۔ اس مسند پر سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ اور میرے مرشد پاک تشریف فرما ہیں اور ساتھ ہی انتہائی خوبصورت اور تخت نما چمکدار کرسیوں پر امام حسنؓ، امام حسینؓ، حضور غوث پاکؒ، حضور سلطان باھُوؒ، حضور عبداللہ شاہؒ، حضور پیر عبدالغفور شاہؒ، پیر بہادر علی شاہؒ اور سلطان عبدالعزیزؒ بیٹھے ہیں اور ساتھ ہی میرے والد مرحوم محمد امین[1] سروری قادری بھی موجود ہیں جو میری طرف دیکھ کر مسکرا رہے ہیں۔ اس کے بعد سلطان الفقر ششم سلطان محمد اصغر علیؒ کھڑے ہوئے اور فرمانے لگے ”آج ہم ایک اہم اعلان کرنے لگے ہیں۔ پس ہمارے بیٹے سلطان العاشقین سلطان محمد نجیب الرحمٰن فقر کے سلطان ہیں اور اس سال (2017) ان کے اس مقام و مرتبہ کا جشن 21 مارچ کو بھرپور طریقے سے منایا جائے۔ اس دن اور اس محفل میں جو لوگ اپنی ظاہری اور باطنی مرادیں لے کر حاضر ہوں گے اللہ ان سب کی مرادیں پوری فرمائے گا۔ اس کے بعد میرے مرشد پاک سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے سر مبارک پر ایک انتہائی خوبصورت چمکتا ہوا تاج مبارک نور سے بنا ہوا رکھا گیا۔ وہ تاج مبارک آقا پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام، حضور غوث الاعظمؓ، حضور سلطان باھُوؒ، سیّد محمد عبداللہ شاہؒ اور سلطان محمد اصغر علیؒ نے

---

[1] محمد امین سروری قادری مرحوم کے متعلق تفصیل صفحہ 470 کے حاشیہ میں دی گئی ہے۔

Marfat.com

مل کر رکھا تھا۔ اس وقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا چہرہ مبارک صرف نور کی صورت میں ظاہر تھا۔ تاج مبارک رکھنے کے بعد سلطان محمد اصغر علیؒ نے مجھ سے فرمایا ''بیٹا اللہ پاک کا آپ کے گھر پر بڑا کرم ہے اور آپ کے حضور کو آپ کے گھر میں اتنا سکون میسر آتا ہے کہ شاید ہی کسی اور جگہ پر آتا ہو''۔ اس کے بعد میں بی بی آمنہؓ، بی بی فاطمہؓ اور بی بی عائشہؓ کو ملنے کے لیے آگے بڑھی تو میں حضور مرشد پاک کو ملنے والے رتبہ کی خوشی میں رو رہی تھی۔ میری آنکھوں سے جو آنسو گرے ان آنسوؤں کو حضرت بی بی فاطمہؓ نے اپنے دائیں ہاتھ پر ڈال کر کہا ''بیٹی یہ آنسو تمہارے مرشد پاک کی خوشی میں نکلے ہیں ان کو زمین پر نہیں گرنے دینا''۔ وہ آنسو جب حضرت بی بی فاطمہؓ کے ہاتھ میں گئے تو اسم اَللّٰہُ ذات کی صورت اختیار کر گئے اور ان کو حضرت بی بی فاطمہؓ نے چاندی کے پیالے میں محفوظ کر لیا۔ پھر جب میں نے پلٹ کر دیکھا تو تمام ہستیوں کی جگہ پر اسم اَللّٰہُ ذات ظاہر ہو گئے اور مسند کے اوپر بہت بڑا اسم اَللّٰہُ ذات ظاہر ہوا اور بعد میں وہی اسم اَللّٰہُ ذات میرے مرشد سلطان العاشقین کی صورت اختیار کر گیا۔ میرے حضور مرشد پاک نے سفید رنگ کا لباس اور کالے رنگ کی واسکٹ پہن رکھی تھی اور سر پر وہی تاج سجا ہوا تھا جو تھوڑی دیر پہلے پہنایا گیا تھا۔ میں اپنے حضور کے چہرے کو غور سے دیکھتی رہی تو حضور کا چہرہ دوبارہ اسم اَللّٰہُ ذات کی صورت میں ڈھل گیا۔ یہ میرے حضور کا مجھ پر بڑا کرم اور مہربانی ہے۔

☆☆☆☆☆

فائزہ سعید سروری قادری (زیورچ۔ سوئٹزرلینڈ)

مرشد پاک شبیہ غوث الاعظم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی شان بیان کرنا مجھ ناچیز کے بس میں نہیں۔ میرے الفاظ حقیر اور آپ مدظلہ الاقدس کی شان بہت بلند ہے۔ وہ الفاظ ہی نہیں بنے جن میں آپ مدظلہ الاقدس کی شان بیان کی جا سکے۔

میں شادی کے بعد پاکستان سے سوئٹزرلینڈ چلی گئی۔ اس راستے (راہِ فقر) سے ناواقف تھی۔ بیعت کرنے سے کچھ دن پہلے مجھے ہر طرف سے اذان کی آواز آنے لگی۔ سوئٹزرلینڈ میں لاؤڈ سپیکر

Marfat.com

پر اذان دینے کی اجازت نہیں۔ میں بہت پریشان ہوتی کہ یہ آواز کہاں سے آتی ہے۔ کچھ دِن بعد میری بہن مسز عنبرین مغیث سروری قادری نے مجھے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے بارے میں اور فقر کے بارے میں بتایا اور بیعت کی دعوت دی۔ میں نے فون پر اپنے مرشد پاک سے بات کی، انہوں نے مجھے ذکر و تصور اسم اَللّٰہُ ذات کی اجازت دی اور فرمایا کہ آپ کی باطنی بیعت ہوگئی ہے، ظاہری بیعت پاکستان آنے پر ہو جائے گی (یہ دسمبر 2010ء کی بات ہے جب آن لائن بیعت شروع نہیں کی گئی تھی)۔ ظاہری طور پر بیعت نہ کرنے کے باوجود مجھے میرے مرشد پاک کا فیض سات سمندر پار پہنچنا شروع ہوگیا۔ میرا قلب جاری ہوگیا اور مجھے آپ مدظلہ الاقدس کے چہرہ مبارک کا تصور حاصل ہوگیا حالانکہ میں نے ظاہری طور پر آپ کو ایک بار بھی نہ دیکھا تھا، صرف تصاویر دیکھی تھیں۔ دل دنیا کی طرف سے ہٹ کر مکمل طور پر اللہ کی طرف مائل ہوگیا۔ اس کے بعد سے اذان کی آواز آنا بند ہوگئی، یاد رہے اذان کا مطلب ہی اللہ کی طرف بلانا ہے۔ ظاہری بیعت میں نے ایک سال بعد پاکستان جا کر کی۔

میں بیعت سے پہلے پانچ سال سے بیمار تھی اور مجھے Sarcoidoss نامی بیماری تھی جس میں جسم کے تمام اعضا شدید متاثر ہوتے ہیں۔ میرے پھیپھڑے اسی فیصد ناکارہ ہو چکے تھے اور سانس لینے میں بہت تکلیف تھی۔ جلد بھی اتنی بری حالت میں تھی کہ ذرا سی خارش کرنے یا رگڑ لگنے پر خون نکلنے لگتا تھا۔ حتیٰ کہ میرے کان اور آنکھیں بھی شدید متاثر تھے اور دماغ بھی کام کرنا چھوڑ رہا تھا۔ اس بیماری کے بارے میں یہاں کے ڈاکٹروں نے کہا کہ اس کی کوئی خاص دوائی اور علاج ابھی دریافت نہیں ہوا۔ میں جو دوائی کھاتی تھی اس کے نقصانات (side effects) بہت زیادہ تھے۔ میں ذہنی اور جسمانی طور پر انتہائی کمزور ہوگئی تھی۔ گھر اور بچوں کی دیکھ بھال بھی ٹھیک سے نہ کر سکتی تھی۔ بہت بُری زندگی گزر رہی تھی یوں جیسے زندگی کے دنوں کو گھسیٹ رہی ہوں۔ خاوند بھی توجہ دینا چھوڑ گیا تھا اور زیادہ تر باہر رہنے لگا تھا۔ میرے بچوں کی عمر اُس وقت 6 سال، 5 سال اور 3 سال تھی۔ جب فون پر بیعت کی تو اس کے فوراً بعد ہی مجھے اپنے اندر توانائی

Marfat.com

اور زندگی محسوس ہوئی۔ پھر جب اکتوبر 2011ء میں پاکستان جا کر سلطان العاشقین کے دستِ مبارک پر بیعت کر کے واپس آئی تو ایک ماہ بعد ڈاکٹر کے پاس چیک اپ کے لیے گئی تو وہ حیران رہ گئے کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے، تمہاری تمام رپوٹس کلیئر ہیں، اب تم بالکل ٹھیک ہو اور تمہیں کسی دوائی کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ڈاکٹر نے کہا کہ ویسے تو یہ ناممکن ہے لیکن تمہارے کیس میں ہوگیا ہے۔ مجھے پورا یقین ہے کہ یہ ناممکن صرف میرے مرشد کامل کی مہربانی اور اللہ کے فضل و کرم سے ممکن ہوا۔

مجھ پر جادو ٹونے کا اثر بھی بہت زیادہ تھا، اسی وجہ سے شوہر مجھ سے دور ہوگیا تھا اور شاید بیماری کی وجہ بھی میرے سسرال والوں کا مجھ پر جادو ٹونا ہی تھی۔ میں سوتے ہوئے ڈر کر جاگ جاتی تھی اور بہت سی ڈراؤنی چیزیں نظر آتی تھیں اور اکثر جاگتے میں بھی بہت کچھ نظر آتا تھا۔ میرے بچے بھی ڈر جاتے تھے۔ جیسے ہی مرشد پاک سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے عطا کیے ہوئے اسمِ اَللّٰہُ ذات کا ذکر و تصور اور مشقِ مرقوم وجودیہ شروع کی تو ان چیزوں کا خوف اور اثر میرے وجود سے ختم ہوگیا اور پھر جیسے ہی میں نے مرشد پاک کے حکم اور تعلیمات کے مطابق اپنی توجہ دنیا سے ہٹا کر اللہ کی طرف مبذول کر لی تو مرشد پاک نے ایسا کرم کیا اور اپنی نگاہِ فیض کی ایسی تجلی فرمائی کہ ان سب خوفناک چیزوں سے مجھے، میرے گھر اور بچوں کو پاک کر دیا۔ میں پھر بتا دوں کہ میں پاکستان میں نہیں بلکہ سوئٹزرلینڈ میں رہتی ہوں اور میرے مرشد محترم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی کرامات یہاں بھی اتنی ہی کامل ہیں جتنی پاکستان میں۔ سات سمندر بھی آپ کی روحانی قوت کی راہ میں کوئی رکاوٹ نہیں۔

پھر میرے دِل میں خواہش پیدا ہوئی کہ میں اللہ پاک کی راہ میں خرچ کروں۔ میرے شوہر ایک ہوٹل میں ملازمت کرتے تھے جہاں شراب بھی بیچنا پڑتی تھی اور مجھے اس پر بہت دکھ ہوتا تھا کیونکہ شراب بیچنے والے کی کمائی حرام ہوتی ہے۔ میں نے اس کا ذکر مرشدِ محترم سے کیا۔ انہوں نے

Marfat.com

فرمایا ''تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو، اللہ تعالیٰ خود ہی بعد میں بہتر وسیلہ بنا دے گا۔'' میں نے آپ مدظلہ الاقدس کے حکم کے مطابق اللہ کی راہ میں خرچ کرنا شروع کر دیا۔ میرے شوہر زیادہ تعلیم یافتہ نہیں تھے جس کی وجہ سے ہوٹل میں کام کرنے کے سوا اور کوئی کام وہ نہیں کر سکتے تھے اور اُس وقت مالی حالات بھی اتنے اچھے نہیں تھے کہ اپنا کوئی کاروبار شروع کر سکتے۔ مرشد پاک کے حکم کے مطابق اللہ کی راہ میں خرچ کیا اور کچھ ہی عرصہ میں اللہ تعالیٰ نے گھر بیٹھے ایسا وسیلہ بنا دیا کہ اب ماشاءاللہ اپنا کاروبار ہے اور پہلے سے کئی گنا زیادہ کمائی ہے۔

میرے شوہر ہوٹل میں شراب بیچتے تھے جس کی وجہ سے اُن کو بھی شراب جیسی لعنت کی عادت پڑ گئی تھی، بچے بڑے ہو رہے تھے جس کی وجہ سے میں بہت پریشان رہتی تھی۔ میں نے اپنے مرشد پاک سے ظاہری طور پر کبھی بھی اس پریشانی کا ذکر نہیں کیا تھا۔ میرے مرشد سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کامل اکمل اور جامع نور الہدیٰ مرشد ہیں۔ وہ اپنے مریدوں کے دِلوں کے حال سے خوب واقف ہیں چاہے کوئی میری طرح سات سمندر پار ہی کیوں نہ ہو۔ میرے مرشد پاک کی مہربانی اور نگاہِ کرم سے میرے شوہر کی اٹھارہ سال سے شراب پینے کی عادت چند ماہ کے اندر ہی ہمیشہ کے لیے ختم ہو گی۔

آپ مدظلہ الاقدس نے نہ صرف میری ظاہری زندگی میں مجھ پر بے شمار مہربانیاں کیں بلکہ باطنی طور پر بھی مجھ پر بے انتہا کرم کیا اور مجھے علمِ دعوت کے ذریعے مجلسِ محمدی کی دائمی حضوری اور قوتِ وھم بھی عطا فرمائی جس کے ذریعے میں دور رہ کر بھی ہر لمحہ اپنے مرشد سے باطنی رابطے میں رہتی ہوں۔ یہ میرے مرشد کا مجھ پر سب سے بڑا احسان ہے۔ ایک روز میں نے دعوت پڑھ کر مجلسِ محمدی میں حاضری دی تو دیکھا کہ ایک عظیم الشان تقریب جاری ہے جس میں موجود تمام صحابہ کبار رضی اللہ عنہم اور اولیا کرامؒ نے میرے مرشد سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کو فقر کے سلطان کا تاج پہنایا ہے۔ حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فقر کی تمام کنجیاں آپ مدظلہ الاقدس کو عطا فرمائیں۔ اس کے بعد پیر سیّد محمد عبداللہ شاہ رحمتہ اللہ علیہ نے

Marfat.com

آپ مدظلہ الاقدس کی شان بیان کرتے ہوئے فرمایا ''سلطان العاشقین سلطان محمد نجیب الرحمٰن رہتی دنیا تک تمام ولیوں میں بہترین ولی ہیں۔فقر میں اب ایسا محبت کرنے والا اپنے مریدوں کا غم خوار مرشد نہیں آئے گا اور فقر کے معاملات میں آپ جیسی خدمات نہ پہلے کسی کی ہیں اور نہ کوئی کر سکے گا۔مجلسِ محمدی میں آپ کو فقر کا آفتاب کہا جاتا ہے''۔

☆☆☆☆☆

انیلا راجپوت سروری قادری (لاہور)

میں انیلا راجپوت ،تحصیل شاہ پور صدر ضلع سرگودھا سے میرا تعلق ہے۔شادی کے بعد لاہور رہائش پذیر ہوں۔میں بہت زیادہ دنیا دار تھی۔ ہر وقت سوچتی تھی کہ میرے پاس گھر ہو، اولاد ہو اور دنیا کی ہر نعمت ہو۔دنیا کی خواہشات نے مجھے بے سکون کر دیا تھا۔خواہشات پوری نہ ہونے پر شدید ٹینشن کی وجہ سے مجھے بہت سی بیماریوں نے گھیر لیا، ہر وقت سر درد رہتا۔میری روح کی بے چینی دن بہ دن بڑھتی جا رہی تھی۔نماز، روزہ، قرآن سب ادا کرتی تھی مگر روح کو سکون نہ ملتا۔پھر مجھ گنہگار پر اللہ کا فضل ہوا اور میں یکم مارچ 2015ء کو سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس سے بیعت ہوئی۔آپ مدظلہ الاقدس نے مجھے تصور اسم اَللّٰہُ ذات عطا فرمایا، جس کی تجلیات پہلے ہی دن رونما ہوئیں۔میری روح میں جیسے جان آ گئی۔جیسے مجھے میری کھوئی ہوئی بہت قیمتی چیز مل گئی ہو۔میری روح نے جو سکون اس وقت محسوس کیا وہ زندگی میں پہلے کبھی نہیں ملا تھا۔ جیسے بہت طوفان کے بعد خاموشی چھا گئی ہو۔دن بہ دن تصور اسم اَللّٰہُ ذات سے اور میرے مرشد پاک کی مہربانی سے میری روح تر و تازہ ہو گئی۔میرے اندر بسی دنیا اور اس کی خواہشات آہستہ آہستہ نکلتی گئیں۔اور میرے سر کا درد بھی جانے لگا۔میرے سارے خوف اور پریشانیاں دور ہوتی چلی گئیں اور آج مرشد کی مہربانی سے میں پُرسکون زندگی بسر کر رہی ہوں۔یہ تبدیلی میرے شوہر نے بھی محسوس کی، انہوں نے میرے اندر صبر اور سکون کو محسوس کیا۔آپ مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے باطن میں مجلسِ محمدی جیسی عظیم مجلس میں جانے کا شرف حاصل ہوا۔

Marfat.com

ایک دفعہ آدھی رات کو مجھے کھلی آنکھوں سے مشاہدہ ہوا کہ میرے پیارے مرشد پاک کے وسیلے سے ان کے ساتھ مجلسِ محمدی میں ہوں۔ وہاں سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ نے آپ مدظلہ الاقدس کی طرف دیکھ کر فرمایا ''علی خدا کے شیر ہیں اور یہ میرے شیر ہیں، ان کو وہ کامیابی ملے گی کہ دنیا دیکھے گی۔'' پھر میں آپ مدظلہ الاقدس کے ساتھ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی بارگاہ میں گئی۔ سیّدنا غوث الاعظمؒ نے فرمایا ''یہ میں ہوں اور میں یہ، اس وقت روئے زمین اور کائنات میں یہ بہت انمول اور قیمتی ہیں لیکن دنیا کو ان کی شان کی خبر نہیں۔ جو بھی نیک نیتی، خلوص اور سچائی سے ان کے پیچھے پیچھے چلتا رہے گا وہی فلاح پائے گا۔'' اکتوبر 2016ء کے عرس پیر سیّد محمد عبداللہ شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے بعد مجھے حیران کن طور پر شاعری کی صلاحیت بھی عطا ہوئی۔ اس سے پہلے کبھی بھی میں نے زندگی میں کوئی شعر نہیں لکھا تھا۔ یہ سب میرے مرشد کامل اکمل کی نگاہِ کامل کی بدولت ہی ممکن ہوا۔ میری دعا ہے کہ اللہ پاک ہمیں سچے طالبوں میں شامل کرے۔ آمین

تیرے ملنے سے پہلے کچھ ایسے جی رہی تھی
اپنے تھے پاس میرے لیکن غمِ تنہائی پی رہی تھی
نادان تھی کرتی تھی جو لوگوں میں محبت تلاش
جب تم ملے تو جانا کہ میں بھٹک رہی تھی
تھیں نعمتیں ہزاروں دنیا کی میرے پاس
پھر بھی زندگی میں ایک عجب سی کمی تھی
دیدار تیرا کر کے یہ جان گئی میں
کہ بے چین میری روح تلاش کیا کر رہی تھی

☆☆☆☆☆

Marfat.com

فاطمہ نور سروری قادری (دبئی)

میں فاطمہ نور خدا کو حاضر ناظر جان کر یہ گواہی دیتی ہوں کہ آج میں صحیح سلامت، کامیاب اور خود مختار زندگی صرف اور صرف اپنے مرشد کی باطنی توجہ اور مہربانی سے گزار رہی ہوں۔

میں نے بہت چھوٹی عمر میں ہی اپنے گھر والدین کے لڑائی جھگڑے، نفرت و بے سکونی میں ہوش سنبھالا جس نے مجھے زندگی سے بہت بیزار کر دیا تھا۔ میری فطرت میں لوگوں کا خوف، بزدلی اور مایوسی پیدا ہو گئی تھی۔ مجھے لگتا تھا کہ دنیا کی محبت سے ہی دل کو سکون ملتا ہے اور اسے میں اپنی ظاہری زندگی میں کبھی نہیں پا سکتی۔ اس لیے میں تصوراتی دنیا میں رہنے لگی لیکن ایسا کرنے سے بھی روح کو سکون نہ ملا یعنی نہ ظاہر میں سکون تھا نہ باطن میں۔ اس صورتحال نے مجھے ذہنی مریضہ بنا دیا تھا اور شدید ڈپریشن میں خودکشی کے خیالات آنے لگے۔ 2008 میں جب شادی ہوئی تو میں نے دنیاوی محبت، دولت اور دنیا کا ہر عیش و آرام پایا مگر سکون پھر بھی نہ ملا۔ پھر قسمت مجھ پر مہربان ہوئی اور میں 2010ء میں شبیہِ غوث الاعظم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں پہنچی۔ اس پہلی ملاقات میں آپ مدظلہ الاقدس نے ظاہری طور پر تو کچھ نہ فرمایا مگر آپ مدظلہ الاقدس کی نگاہِ کامل کا اثر مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میرے زنگ آلودہ دل پر آپ نے اپنی نگاہِ کامل سے ایسی ضرب لگائی کہ میں اپنی گزشتہ زندگی اور گناہوں پر زار و قطار روتی رہی۔ آپ مدظلہ الاقدس سے پہلی ملاقات کے چند دن بعد سب سے بڑا بدلاؤ مجھ میں یہ آیا کہ میرے اندر نفس کی خواہشات ایسے ختم ہوئیں کہ میں آج تک حیران ہوں۔

2013ء میں مَیں اپنے شوہر کے پاس دوبئی شفٹ ہو گئی۔ مجھے مارچ 2013ء کی وہ رات آج بھی یاد ہے جب میں زندگی کی پریشانیوں سے گھبرا کر اور اللہ پاک کو نہ پانے کی ناامیدی میں اس قدر مایوس ہوئی کہ مٹھی بھر نیند کی گولیوں سے خودکشی کا ارادہ کیا۔ یکا یک حضور مرشد کریم نے اپنے باطنی تصرف سے مجھے روک لیا اور قوتِ وھم کے ذریعے شدید جلال میں فرمایا کہ تم جانتی نہیں مایوسی کفر ہے۔ اگر دوبارہ کبھی ایسا کیا تو یاد رکھنا ہم تم سے کبھی بات نہیں کریں گے اور ایسا کرنے

Marfat.com

سے تمہیں اللہ کی ذات کبھی نہیں ملے گی۔ پھر فرمایا ''مایوس کیوں ہوتی ہو ہم تمہاری زندگی بگڑنے نہیں دیں گے۔'' اس مشاہدے نے میرے دل پر ایسا گہرا اثر ڈالا کہ دوبارہ زندگی میں چاہے پہاڑ کی سی پریشانی آئی مگر مایوسی اختیار نہیں کی۔ میں نے زندگی بھر جس روحانی سکون کی تلاش کی تھی وہ اسی بارگاہ سے پایا۔ مرشد پاک کی مہربانی سے علمِ دعوت کے ذریعے اولیا کرام کی بارگاہ سے فیض حاصل ہوا۔ ایک بار میں لاہور آئی تو مرشد کی بارگاہ میں حاضری دی، آپ مدظلہ الاقدس کے چہرہ مبارک پر نظر پڑی تو مجھے نور ہی نور دکھائی دیا۔ اس نور کی چکا چوند اور نورانی کرنوں کا اثر میری آنکھوں پر اس قدر تیز تھا کہ جب میں گھر واپس آئی تو میری بہن نے بھی اسے محسوس کیا۔

ایک دن مراقبہ کی حالت میں دیکھا کہ میں ایک خطرناک راستے پر پریشان حالت میں تنہا کھڑی ہوں۔ اسی دوران آپ مدظلہ الاقدس آتے ہیں اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے بڑی تیزی سے اس راستے سے گزار دیتے ہیں، مجھے بارہا لگتا ہے کہ میں گر جاؤں گی مگر آپ مدظلہ الاقدس کی گرفت اتنی مضبوط تھی کہ میرا تمام خوف اور ڈر ختم ہو جاتا ہے۔ درحقیقت ان دنوں میری ازدواجی زندگی میں بہت پریشانیاں تھیں اور یہ مراقبہ انہی حالات سے متعلق تھا۔ آپ مدظلہ الاقدس نے ان حالات میں بھی ثابت قدم رہنے کی توفیق دی۔ 2015ء میں میری شوہر سے علیحدگی ہوگئی، میں بیرونِ ملک بالکل تنہا ہوگئی۔ نوبت یہاں تک آگئی کہ والدین نے پاکستان واپس بلوانے کی بجائے کہیں دارالامان جانے کا مشورہ دیا۔ ان حالات میں میرے ظاہری و باطنی مددگار پوری دنیا میں صرف اور صرف میرے مرشد پاک تھے۔ آپ کی نظرِ کرم اور باطنی توجہ نے اس مشکل سے اس تیزی سے نکالا جیسے مراقبہ میں نکالا تھا۔ آپ مدظلہ الاقدس نے باطن میں ایسا توکل، سکون اور یقین دیا کہ میں جو چھوٹی چھوٹی باتوں پر پریشان ہو جاتی تھی، اس بڑی آزمائش میں بالکل پریشان نہ ہوئی اور دو ماہ کے مختصر عرصہ میں سر چھپانے کو چھت مل گئی اور ایک بہترین نوکری جس سے ضرورت سے بڑھ کر مالی آسانی پیدا ہوگئی۔ اگر آپ مدظلہ الاقدس کا باطنی ساتھ نہ ہوتا تو میں کبھی ان اندھیروں سے باہر نہ نکل سکتی۔ آپ مدظلہ الاقدس نے میرے اندر چھپی ہوئی تخلیقی صلاحیتوں کو

Marfat.com

بھی اجاگر کیا مثلاً شاعری، سلائیڈز بنانا وغیرہ۔

تیری نگاہِ لطف اگر ہمسفر نہ ہو
دشواریٔ حیات کبھی مختصر نہ ہو

☆☆☆☆☆

مسز روبینہ ارشاد سروری قادری (لاہور)

سب سے پہلے شکر اس پاک ذات کا جس نے مجھے توفیق دی اپنی ذات کی رضا کے لیے بیعت کرنے کی اور مجھے پہنچا دیا ولی کامل کی بارگاہ میں جنہوں نے مجھ جیسی عاجز و گنہگار کو ہدایت کا راستہ دکھا دیا اور اس پر چلنے میں میرے مددگار ہیں۔ شبیہِ غوث الاعظم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے بعد میں نے حق کو کھلی آنکھ سے پہچانا اور وہ سب کچھ دیکھا جس کی خواہش ہر مومن بندہ کرتا ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس نے مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کی سعادت عطا کی۔

ایک دن صبح فجر کی نماز کے بعد میں نے ذکر و تصور اسم اَللّٰہُ ذات شروع کیا تو میری خوشی کی انتہا نہ رہی جب میں نے دیکھا کہ میرے دل میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مسکراتی ہوئی تصویر نظر آ رہی ہے۔ یہ سب میرے مرشد پاک کی نظرِ کرم تھی جنہوں نے دنیا میں ایسی نعمت عطا کی جس کی برابری کوئی نہیں۔ یہ سب کچھ تب ہی ممکن ہے جب آپ ولی کامل اکمل کے ہاتھ پر بیعت ہوں۔ رواں سال ربیع الاوّل 1438ھ کے مہینے کے آغاز میں مَیں نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو پورے سبز لباس میں دیکھا۔ دل میں خیال آیا کہ پورا سبز لباس کیسے ہو سکتا ہے لیکن عین 12 ربیع الاوّل 1438ھ کو میں نے اپنے مرشد سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کو وہی سبز لباس پہنے ہوئے دیکھا جیسا کہ خواب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا تھا۔ حدیث مبارکہ ہے مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ ترجمہ: ''جس نے مجھے دیکھا اس نے حق دیکھا''۔ ایک اور حدیث یہ بات ثابت کرتی ہے کہ جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھا اس نے

Marfat.com

حقیقتاً انہی کو دیکھا کیونکہ شیطان ان کی صورت اختیار نہیں کرسکتا۔ یہ کمال ہے میرے مرشد پاک کا کہ آپ مدظلہ الاقدس نے سلسلہ سروری قادری میں آنے والوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار اور اللہ کی پہچان سے نوازا ہے۔ ہمارے اندر ایک ایسی حقیقت کی آنکھ کھول دی ہے جس سے حق اور باطل کی پہچان ہونے لگی ہے۔ اللہ تعالیٰ آخری سانس تک مجھے اس راستے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

☆☆☆☆☆

مسز انیلا یٰسین سروری قادری (لاہور)

میری شادی 13 اپریل 2013ء کو ہوئی۔ شادی کے فوراً بعد ہی مجھے پتہ چلا کہ مجھے کینسر کا مرض ہے اور وہ بھی خطرناک حد تک پھیل چکا ہے۔ 4 جون 2013ء میرا پہلا آپریشن حجاز ہسپتال سرسیّد روڈ گلبرگ III میں ہوا۔ اس آپریشن کی رپورٹس میں اس مرض کا انکشاف ہوا تھا کہ مجھے Low grade endometrial stromal sarcoma in uterus ہے اور پھر مجھے شوکت خانم میموریل ہسپتال بھیج دیا گیا۔ زندگی کی امید جیسے ختم ہی ہوگئی تھی۔ میں اپنے مسئلوں کے حل کے لیے مختلف درباروں پر بہت جاتی تھی۔ میرے دل میں بہت سے سوالات تھے مثلاً انسانِ کامل کیا ہوتا ہے؟ اسم اَللّٰہُ ذات کیا ہوتا ہے؟ بیعت کے بعد مرشد کا فیض ملنے کا کیا مطلب ہے؟ میرے شوہر جو سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس سے بیعت ہیں، میرے سوالوں کے جواب بھی دیتے رہتے اور سمجھاتے رہتے۔ اس سلسلے میں انہوں نے مجھے دو کتب ''حقیقت اسم اَللّٰہُ ذات'' اور ''مرشد کامل اکمل'' مطالعہ کے لیے دیں اور کہا کہ ان میں تمہارے تمام سوالوں کے جواب ہیں۔ ان کتب کا بغور مطالعہ کرنے سے مجھ پر اللہ کا فضل ہوا اور میں غفلت کے اندھیروں سے نکل آئی۔ 21 جولائی 2013 بروز اتوار اس عاجزہ نے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دست مبارک پر قرب الٰہی اور وصال الٰہی کے لیے بیعت کی۔ زندگی میں مشکلات پہلے بھی بہت تھیں لیکن بیعت کے بعد ان کا مشکل کشا

Marfat.com

مل گیا جو کہ کوئی تکلیف محسوس نہ ہونے دیتا۔

میری رپورٹس کے مطابق شوکت خانم میموریل کینسر ہسپتال کے ڈاکٹروں نے جلد سے جلد آپریشن کا کہا کیونکہ مرض زیادہ پھیل رہا تھا۔ ڈاکٹروں نے ہمیں آگاہ کر دیا تھا کہ اس آپریشن کے بعد میں کبھی بھی ماں نہیں بن سکوں گی۔ ان مشکل ترین حالات میں ہمیں اپنے مرشد کریم کی باطنی اور ظاہری بھرپور مدد حاصل رہی۔ میں اور میرا شوہر اللہ تعالیٰ کے اس فیصلے پر راضی تھے لیکن نہ جانے کیوں دل سکون کی حالت اختیار نہیں کر رہا تھا۔ ہم دونوں آپ مدظلہ الاقدس سے ملاقات کرنے ان کی رہائش گاہ پر چلے گئے۔ وہاں سب سے پہلے باجی صاحبہ (مرشد کریم کی زوجہ محترمہ) سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے بہت شفقت فرمائی اور ایک بہت اہم جملہ ارشاد فرمایا' میری دعا ہے کہ جب تک زندگی ہے یہ جملہ میری زندگی کا مقصد بنا رہے، آپ نے فرمایا ''اگر تمہیں یہ قربانی دے کر اللہ کی ذات مل رہی ہے اور اللہ تم سے راضی ہو جائے تو اس سے زیادہ خوش قسمتی اور کیا ہو گی۔'' دل کو کچھ سکون محسوس ہوا۔ پھر مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس سے ملاقات ہوئی۔ آپ مدظلہ الاقدس نہایت شفقت سے ملے، ہماری پوری بات سنی اور اپنی نگاہِ کرم سے دل کے تمام وسوسے، خوف اور خدشات دور فرما دیئے۔ جب آپ مدظلہ الاقدس نے اپنی زبانِ گوہر فشاں سے میرے لیے یہ الفاظ فرمائے ''بچی بہت مطمئن لگ رہی ہے'' تو فوراً ہی میرا دل سکون کی حالت میں آ گیا۔ آپ مدظلہ الاقدس نے ہمارے لیے دعا فرمائی اور فرمایا ''اللہ پاک آپ کو اس سے بہتر عطا فرمائے گا''۔

6 مارچ 2014ء دوپہر 12 بجے میرا آپریشن شروع ہوا اور شام 6 بجے مجھے ہوش آیا۔ یہ سارا وقت میرے لیے بہت مشکل تھا لیکن قربان جاؤں اپنے مرشد کریم کی پاک ہستی پر کہ میری مشکل کو آسان بنا دیا۔ اس آپریشن کے بعد مجھے کینسر کے مہلک مرض سے نجات مل گئی البتہ میری ماں بننے کی صلاحیت ہمیشہ کے لیے ختم ہو گئی۔ لیکن ہمیں کسی قسم کا کوئی افسوس، رنج و غم نہ اس وقت تھا اور نہ اب تک ہے اور نہ ہی کبھی ہو گا انشاءاللہ۔ کیونکہ ہمیں یقینِ کامل ہے کہ ہمارے مرشد پاک نے

Marfat.com

فرمایاہے ''اللہ پاک آپ کواس سے بہتر عطا فرمائے گا۔''

ایک ماہ کے آرام کے بعد وقفے وقفے سے حضور مرشد پاک کی بارگاہ میں حاضری دینا شروع کر دی۔ 2015 سے خواتین کی خانقاہ میں ڈیوٹی کرنے کی سعادت ملی۔ مرشد کریم کی نگاہِ کامل اور آپ مدظلہ الاقدس کی ڈیوٹی کرنے کی بدولت آہستہ آہستہ میری روح کی تمام بیماریاں دور ہونا شروع ہوگئیں۔

اکتوبر 2016 میں سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانیؒ کے عرس مبارک کا موقع آیا جس میں مرشد کریم نے تمام طالبانِ مولیٰ کو شامل ہونے کا حکم فرمایا اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ یہ ہر طالبِ مولیٰ کی ظاہری و باطنی حالت کی بہتری کے لیے بہت اہم ہے۔ اللہ پاک کے فضل و کرم سے ہم اس عرس میں شامل ہوئے اور جو بھی دعائیں مانگیں سب پوری ہوئیں اور مجھے حیران کن طور پر مرشد کی شان میں شاعری کرنے کی صلاحیت عطا ہوئی۔

ایک دن مَیں نے دعوت پڑھی اور مرشد پاک سے روحانی ملاقات کی۔ جب میں نے شبیہِ غوث الاعظم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی طرف دیکھا تو آپ مدظلہ الاقدس کے چہرہ مبارک کی جگہ اسمِ اَللّٰہُ ذات نظر آیا۔

میرے مرشد کی نظر میں جو سرور ہے
وہی عرش ہے وہی طور ہے
پوشیدہ ہے اس میں روح کی معراج
جو نہیں جانتے وہ اب تو جان لیں یہ راز
یہی ہیں آفتابِ فقر کا روشن نشان
یہی ہیں سلطان العاشقین کی پہچان
انہی کی ذات پاک ہے حقیقت
انہی کی برکت سے ہے معرفت

Marfat.com

انہی کے خیال سے ہے دل کا چین
انہی کی ذات ہے فقرِ عین
بظاہر ہیں آپ بشریت کا روپ
حقیقت میں ہیں آپ اللہ کا نور
جو بھی آئے آپ کے سایہ شفقت تلے
پھر یہ کیسے ممکن ہے وہ دنیا کی دھوپ میں جلے
میرے مرشد کی نظر میں جو سرور ہے
وہی عرش ہے وہی طور ہے

(غلام درِ مرشدی)

☆☆☆☆☆

فاطمہ عرفان (لاہور)

میں شعبہ فلسفہ کی سٹوڈنٹ ہوں۔ فلسفہ کی بنیاد عقل، شک اور فکر پر ہے اور ہر معاملہ کو سوالات و جوابات کے ترازو میں تولنا اور تنقیدی طرز کو مدِنظر رکھتے ہوئے بحث کرنا ہے۔ پچھلے دو سال سے میں فلسفہ کے شدید پیچ وخم میں مبتلا تھی۔ ہمارے ہاں یہ عام رویہ ہے کہ وہ مذہب جو بچپن میں اذان کی صورت میں ہمارے کانوں میں ڈال دیا جاتا ہے اس پر بحث تو دور اس سے متعلق سوال بھی کیا جائے تو فتویٰ لگا دیا جاتا ہے۔ مذہب کو ماننا اور جس کے لیے مذہب کو مان رہے ہو اس ذات کو پانا دو مختلف عمل ہیں۔ اور میں ذات کی متلاشی تھی۔ وہ ذات جو حقیقت ہو ورنہ محض عقائد کی بنا پر تو آج کئی مذاہب ہمارے سامنے موجود ہیں۔ اللہ کون ہے؟ ہمیں کس نے پیدا کیا؟ ہم کس کے سامنے جھکیں؟ یہ تمام سوالات فلسفہ پڑھتے ہوئے ہر وقت میرے ذہن میں گردش کرتے رہتے۔ میرے کئی سینئر صرف انہی سوالات کے جوابات نہ ملنے کی وجہ سے اسلام سے دور ہو چکے تھے اور خود کو Athiest (دہریہ، ملحد) کہلوانا پسند کرتے تھے، میں اس رویہ سے شدید ذہنی تناؤ میں تھی۔ ایک

Marfat.com

طرف قرآن تھا جو کافروں اور منافقوں کے لیے سخت عذاب کی خبر دیتا اور دوسری طرف فلسفہ جو مسلمان ہونے کے عقلی دلائل مانگتا۔ میں باطن میں خود کو کبھی کافروں کے گروہوں میں دیکھتی اور کبھی جہنم کے خوف سے مسلمان بننے کے جتن کرنے لگتی۔ روح اللہ کو پکارتی اور دماغ فلسفہ کے زیرِ اثر ہونے کی وجہ سے سوالات کے جوابات مانگتا۔ میرا دماغ ذہنی خلفشار کی وجہ سے سخت اذیت میں تھا۔ ان حالات میں حق تک رسائی کی دعا کرتی رہتی، وہ حق جو ملّائیت کے ہتھکنڈوں سے بالاتر ہو۔ میں اس راستے پر چلنا چاہتی تھی جو وہ صراطِ مستقیم ہے جس کا ذکر سورۃ فاتحہ میں ہے۔ جو علم الیقین سے عین الیقین کے مرتبہ تک پہنچادے، جو حقیقت سے معرفت کا سفر طے کروائے، جو فنا اور بقا کے راز سے آشنا کروائے۔ ان حالات میں ایک دن میری ممانی اور استاد (مسز عنبرین مغیث سروری قادری) جو سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے ہاتھ پر بیعت ہیں انہوں نے مرشد کے وسیلے سے اللہ کی ذات تک پہنچنے کا ذکر کیا۔ اس دن میں نے ارادہ کیا کہ یا تو آج اللہ کی ذات ملے گی یا میں خود کو دائرہ اسلام سے باہر پاؤں گی۔ اللہ کے فضل و کرم سے میں نے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اس کے بعد میرے مرشد سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے میری باطنی تربیت فرمائی۔ اسم اَللّٰہُ ذات کے نور اور آپ مدظلہ الاقدس کی کیمیائی نگاہ نے مجھے حق سے آشنا کر کے روحانی بیماریوں اور ذہنی خلفشار سے نجات دلائی۔ اور میں نے جان لیا کہ مرشد کامل ہی وہ رہنما ہوتا ہے جو طالب کو تزکیۂ نفس کے مراحل سے گزارتے ہوئے انہیں دین کی اصل حقیقت اور اللہ کی پہچان عطا کر سکتا ہے۔ الحمدللہ آج میں اپنے مرشد سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے وسیلہ سے صراطِ مستقیم پر گامزن ہوں اور یہ وہی راستہ ہے جس کا ذکر سورۃ الفاتحہ میں ہے۔ یہ وہ راستہ ہے جو علم الیقین سے عین الیقین اور پھر حق الیقین کے مرتبہ تک پہنچا دیتا ہے۔ جو حقیقت سے معرفت کا سفر طے کرواتا ہے اور توحید کے راز سے آشنا کرتا ہے۔ اس راستے کا نام فقر ہے۔ وہ فقر جس کے بارے میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا

Marfat.com

''فقر میرا فخر ہے''۔ آج اس دور میں شبیہ غوث الاعظم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس فقر کا وہ آفتاب ہیں جو طالبوں کو ایمانِ حقیقی کے نور سے منور فرماتے ہیں۔ آپ ہی کی بابرکت ذات سے دلوں کو سکون واطمینان ملتا ہے اور اللہ کی معرفت نصیب ہوتی ہے۔ درحقیقت آپ مدظلہ الاقدس فقر واسلام کی شان ہیں۔

آج کے دور میں جو طالبعلم ملحدانہ خیالات رکھنے والے اساتذہ اور مذہب کے بارے میں عجیب و غریب شبہات اور فرقہ پرستی کو جنم دینے والے ملاؤں اور علما کا شکار ہو کر اپنے دین سے ہاتھ دھو بیٹھے یا اس کے متعلق شک میں مبتلا ہیں، میں انہیں دعوت دیتی ہوں کہ راہِ فقر اپنائیں جو دین کی حقیقت ہے اور قلب وذہن میں موجود ہر قسم کے شکوک وشبہات سے نجات حاصل کرنے کے لیے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت کر کے ذکر وتصور اسم اَللّٰہُ ذات کریں۔ اس کے سوا حق تک پہنچنے کا کوئی راستہ نہیں۔

☆☆☆☆☆

فوزیہ فرید سروری قادری (لاہور)

انسان طبعی اور بنیادی طور پر خطا کا پتلا اور جلد باز ہے۔ دنیاوی شان وشوکت اور ظاہری رنگ ونور انسان کو ہمیشہ اپنی طرف کھینچتے آئے ہیں لیکن حقیقتاً یہ انسان کو باطنی طور پر کمزور اور روحانیت سے دور کر کے مادیت کی طرف مائل کرتے ہیں۔ وہ یہ حقیقت بھی بھول جاتا ہے کہ اسے ایک دن اپنے خالق کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور اس خالق نے دنیا کو ایک مردار سے تشبیہ دی ہے اور اسے انسان کے اعمال جانچنے کا ایک ذریعہ بنایا ہے۔

جادو کے زیرِ اثر آج سے پانچ سال قبل میری کیفیتِ دل یکسر بدلنا شروع ہوئی۔ تین بچوں کی ماں اور ایک بہت پیار کرنے والے شوہر کی بیوی ہونے کے باوجود یکدم ذہنی اور جسمانی طور پر عجیب وغریب عوارض نے مجھے گھیر لیا۔ میں ہر بات پر شوہر سے لڑنے لگی۔ ہمارے مالی حالات بھی اچھے نہ رہے۔ بچے اکثر وبیشتر بیمار رہنے لگے۔ چڑچڑاپن اور کوفت ہر وقت مجھے

Marfat.com

گھیرے رکھتے تھے۔ بات بات پر بچوں پر چیخنا اور چلانا میری عادت بننے لگی۔ حاسدین کے جادو کے زیرِ اثر میرے حواس زائل ہونے لگے اور جنون کے دورے اکثر و بیشتر پڑنے لگے۔ مجھے اپنی مالی کمزوریوں کا بہت شدت سے احساس ہونے لگا اور مادیت سے مجبور ہو کر میرا دل بھی چاہتا کہ میں گھر کے لیے نئی چیزیں خریدوں اور نئے لباس بناؤں۔ ہر کہی اور سنی گئی بات کا مجھ پر منفی اثر ہوتا تھا جس کے نتیجے میں میرا ردِ عمل بھی شدید ہوتا گیا۔ میرے شوہر اور بچے بھی میرے اس سلوک سے متاثر ہو رہے تھے اور کافی پریشانی کا شکار رہنے لگے۔ اس دوران تین مرتبہ میرا نروس بریک ڈاؤن بھی ہوا جس کے نتیجے میں مجھے ہسپتال میں داخل ہونا پڑا۔ یہ تمام عرصہ میرے لیے اور بالخصوص میری فیملی کے لیے نہایت ہی اذیت ناک تھا کیونکہ مجھے خود بھی اذیت پسندی کی عادت ہو گئی تھی۔

ہر تاریک رات کے آگے روشن صبح ہوتی ہے اور اچھے دنوں کی امید میں برے دنوں کو کاٹنا پڑتا ہے۔ جولائی 2013ء کا مہینہ بھی میرے لیے ایک روشن صبح بن کر طلوع ہوا اور میری حاضری شبیہِ غوث الاعظم سلطان العاشقین' آفتابِ فقر حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں ہوئی۔ یہ وہ لمحہ تھا جس نے میری زندگی کی ڈگر کو یکسر پلٹ دیا۔ مجھے اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لا کھڑا کیا، میرے جنوں کو سکون میں بدل دیا اور مجھے زندگی کے اصل مقصد سے روشناس کروایا۔

حضور مرشد کریم کی محفل میں حاضری ہوئی تو میری بے چین، پراگندہ طبیعت کو ان کی روحانی قوت نے محسوس کر لیا۔ آپ مدظلہ الاقدس نے نصیحت آمیز گفتگو کی جس نے مجھے بہت متاثر کیا اور پھر مجھے ان کی بیعت کی سعادت حاصل ہوئی۔ بیعت کے فوراً بعد ہی مجھے اپنی جسمانی کیفیت میں اعتدال محسوس ہوا اور میرے سر میں مستقل رہنے والا درد الحمدللہ غائب ہو گیا۔ مجھے ہر وقت لاحق رہنے والی منفی سوچ، چڑچڑاپن اور بے چینی ان کی بیعت کی سعادت کے ساتھ ہی بالکل ختم ہو گئی اور عشقِ حقیقی اور اللہ کی رضا کی جستجو نے اپنی جڑ پکڑ لی۔ بیعت کی سعادت کے

Marfat.com

ساتھ ہی ہمارے مالی حالات بھی بدلنے لگے اور اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے قرض سے بھی چھٹکارا حاصل ہوا۔

اسی سال مالکِ کائنات نے مجھے حجِ بیت اللہ کی سعادت بھی نصیب فرمائی اور اس عظیم رکنِ اسلام اور اس کے سفر نے میرے دل کے حالات مزید بہتر بنا دیئے۔ خانہ کعبہ پر پہلی نظر میں جہاں مجھے خدا تعالیٰ کی ذات کی شان کی جھلک نظر آئی وہاں میں نے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے مبارک چہرہ کی جھلک بھی دیوارِ کعبہ پر محسوس کی۔ حجِ بیت اللہ نے میرے نصیب میں چار چاند لگا دیئے اور مجھے روحانی ترقی کا احساس نصیب ہوا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں حاضری میری زندگی کا ایک یادگار لمحہ تھا جہاں میں نے رو رو کر دعائیں مانگیں اور اپنے مرشد پاک کا سلام بھی پہنچایا۔ میری رہنمائی اور روحانی تربیت میں سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے جو کردار ادا کیا ہے وہ کلیدی اور باعثِ برکت ہے۔ یہ وہ روحانی تربیت ہے جو انسان کو سیدھا راستہ دکھاتی ہے اور خدا تعالیٰ کی ذات سے رابطہ جوڑنے کا ذریعہ ہے۔

میں خدا تعالیٰ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد اپنے مرشد پاک کی نہایت شکر گزار ہوں جن کی نظرِ کرم اور تربیتِ روحانی کی وجہ سے میں نے اپنے تمام جسمانی اور روحانی عوارض سے نجات پائی اور آج جو کچھ بھی ہوں اپنے مرشد کی نظرِ لطیف اور توجہ کا نتیجہ ہوں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم سب کو اپنے مرشد کی روحانی اور باطنی تجلیات کی برکات سے ہمیشہ منور رکھے اور ہمارے مرشد پاک کو لمبی عمر، صحت اور تندرستی عطا فرمائے اور ان کا سایہ ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

☆☆☆☆☆

رافیعہ گلزار سروری قادری (لاہور)

میں بی ایس اپلائیڈ سائیکالوجی کی طالبہ ہوں۔ مجھے نماز پڑھتے ہوئے اکثر یہ خیال شدت سے آتا

Marfat.com

کہ اس ذات کو دیکھوں جس کی بارگاہ میں حاضر ہوں۔ خانہ کعبہ کا تصور کر کے نماز پڑھتی تھی لیکن دل بے چین رہتا تھا۔ جب بھی کسی بزرگ ہستی کے مزار پر جاتی تو وہاں ایک ہی دعا کرتی کہ فرقہ پرستی کے اس دور میں کون حق پر ہے؟ کس کی پیروی کروں کہ حق تک پہنچ جاؤں؟ اے اللہ! صراطِ مستقیم پر چلا، صحیح راستے کی سمجھ بوجھ عطا فرما۔

ایک بار حضرت داتا گنج بخشؒ کے مزار مبارک پر حاضر ہو کر انتہائی بے بس ہو کر التجا کی کہ میں اپنے آپ کو آپؒ کے حوالے کرتی ہوں مجھے راستہ دکھائیں۔ کافی دیر تربت مبارک کے سامنے کھڑی ہو کر روتی رہی پھر دل جیسے مطمئن ہو گیا۔

ان دنوں میرے والد صاحب کے ایک کزن (عبدالرشید[1] سروری قادری مرحوم) جو شبیہِ غوث الاعظم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے بیعت تھے اور مستقل خانقاہ میں رہتے تھے، ہمارے گھر آتے جاتے تھے۔ انہوں نے اسم اَللّٰہُ ذات کا ذکر کیا اور بیعت کی حقیقت سمجھائی۔ میں بیعت سے ڈرتی تھی کہ پتا نہیں مرشد کامل ہے یا نہیں اور جس طرح عام مرشد سخت پابندیاں لگاتے ہیں یہاں بھی ایسا ہی ہوگا، اگر ان کی ہدایات پر عمل نہیں کروں گی تو پتا نہیں کیا ہوگا۔ ایک طرف میرا نفس تھا اور ایک طرف وہ ذات جس کے حوالے خود کو کر رکھا تھا۔ نفس ڈرا رہا تھا اور انجانی طاقت اس طرف کھینچ رہی تھی۔ میرے اندر ایک جنگ چل رہی تھی حق اور

---

[1] عبدالرشید سروری قادری ان اوّلین مریدین میں شامل ہیں جو سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت ہوئے۔ جب آپ مدظلہ الاقدس نے خانقاہ تعمیر کروائی تو خانقاہ نشینوں میں شامل ہو گئے اور آنے والے مہمانوں اور مسافروں کی خدمت پر مامور تھے۔ انتہائی ذوق وشوق سے اپنی ذمہ داری ادا کرتے اور اسم اَللّٰہُ ذات اور اسم مُحَمَّدٌ باقاعدگی سے پڑھتے۔ 28 جنوری 2016ء کو شدید علالت کے بعد وفات پا گئے۔ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے تمام مریدین کے ہمراہ نمازِ جنازہ میں شرکت فرمائی اور قبر مبارک میں بچھانے کے لیے اپنا جائے نماز عطا کیا۔ درس بڑے میاں قبرستان مغلپورہ میں دفن کیے گئے۔ آپ مدظلہ الاقدس نے ان کی سنگِ مرمر سے پختہ قبر تعمیر کروائی۔ آپ مدظلہ الاقدس اکثر انہیں ''صحیح فقیر'' کے الفاظ سے یاد فرماتے ہیں کیونکہ انہوں نے ترکہ میں ایک روپیہ بھی نہیں چھوڑا تھا۔

Marfat.com

باطل کی۔

جب میں آپ مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں پہنچی تو ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ کسی نئی دنیا میں آ گئی ہوں۔ ہر طرف نور ہی نور برس رہا تھا ایک انوکھی روشنی ایک خوشگوار احساس جو روح کو خوشی اور مسرت پہنچا رہا ہو۔ جب آپ مدظلہ الاقدس کو دیکھا تو ایسا محسوس ہوا جیسے ایک نور کا ہالہ انتہائی عاجزی کے ساتھ پُر وقار انداز سے چلتا ہوا آیا اور سامنے جلوہ گر ہو گیا، دل چاہا بس دیکھتی ہی جاؤں۔ پھر اس ذی وقار شہنشاہ نے اس گناہگار سیاہ کار کو بیعت کر کے اپنے دامنِ عافیت میں جگہ دی۔

ہر سوال کا جواب مل گیا۔ اللہ سے کیا مانگا جائے؟ کیا اللہ کو دیکھا جا سکتا ہے؟ اگر ہاں تو کیسے؟ جو اندھیرے تھے سب کے سب ختم ہو گئے۔ مرشد کے پابندیاں لگانے والا خوف بھی ختم ہو گیا کیونکہ آپ مدظلہ الاقدس کوئی ظاہری پابندی نہیں لگاتے اپنے مریدوں پر اور نہ ہی ان کا ظاہر بدلتے ہیں۔ صرف باطن کا رخ دنیا سے بدل کر اللہ کی طرف کر دیتے ہیں، وہ بھی بغیر کسی مشقت میں ڈالے۔

بیعت کے کچھ دن بعد خواب میں دیکھا کہ جو لوگ دنیاوی زندگی کے پیچھے بھاگ رہے ہیں وہ سب ایک رنگین چڑیا کے پیچھے بھاگ رہے ہیں جو کسی کے ہاتھ میں بھی نہیں آتی اور اپنے پیچھے بھاگنے والے کو ایک گہری کھائی میں پھینک رہی ہے۔ لیکن جو جو بیعت ہوتا جا رہا ہے وہ ایک بلند چبوترے پر چڑھ جاتا ہے اور اس کی نظر میں وہ چڑیا فوراً بے رنگ اور بدصورت ہو جاتی ہے۔

بیعت سے قبل میں نے ایک خواب کئی بار دیکھا تھا کہ میں ایک گھنے جنگل میں ہوں اور کالے سیاہ بادل آسمان پر چھائے ہوئے ہیں۔ مَیں اس جنگل سے نکلنے کی کوشش کر رہی ہوں لیکن راستہ نہیں مل رہا۔ بیعت ہونے کے بعد دیکھا کہ قبلہ کی طرف سے آسمان پر اچانک ایک روشنی نمودار ہوتی ہے اور اس روشنی سے آسمان پر کلمہ طیبہ لکھا جاتا ہے پھر وہ روشنی کبھی اسم اَللّٰہُ ذات اور کبھی اسم مُحَمَّدٌ کی صورت اختیار کر لیتی ہے اور مجھے اس روشنی میں اس جنگل سے نکلنے کا راستہ مل گیا۔ میرے مرشد کریم نے مجھ ناچیز کو علمِ دعوت اور مجلسِ محمدی کی حضوری جیسی اعلیٰ ترین نعمتوں سے بھی نوازا۔

Marfat.com

4 جنوری 2017ء کو میں نے دعوت پڑھی۔ حضور مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے حضرت بی بی فاطمتہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے ملاقات ہوئی، وہ بہت خوش تھیں۔ مرشد پاک بھی وہیں موجود تھے۔ حضرت بی بی فاطمتہ الزہرا رضی اللہ عنہا مسکرا رہی تھیں اور آپ مدظلہ الاقدس سے فرما رہی تھیں کہ آپ کو سلطان محمد کہیں، سلطان کہیں یا فقر کا سلطان کہیں۔

☆☆☆☆☆

مریم گلزار سروری قادری (لاہور)

میں بی ایس اپلائیڈ سائیکالوجی سال دوم کی طالبہ ہوں۔ مجھے ہمیشہ اپنے خاندان اور دوستوں سے بہت پیار ملا لیکن میں اکثر سوچتی تھی کہ اس پیار کا اصل حقدار کون ہے؟ والدین، بہن بھائی یا کوئی اور۔۔۔؟ پھر ساتھ ہی یہ سوال دل میں آتا کہ ہم اس دنیا میں آئے کس لیے ہیں؟ ہمارا مقصدِ حیات کیا ہے؟ پیدا ہونا، کھانا پینا، مر جانا اور کچھ نہیں۔ کیا یہ ہماری زندگی کا مقصد ہے؟ ایک دن میں نے سورۃ النور کی آیت نمبر 35 کا یہ ترجمہ سنا:

''اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔ اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاق۔ کہ اس میں ایک چراغ ہے، چراغ فانوس میں ہے، فانوس ایسے ہے کہ ایک موتی جو ستارے کی مانند چمکتا ہے۔ یہ چراغ اس برکت والے پیڑ زیتون کے تیل سے روشن ہوتا ہے جو نہ شرقی ہے نہ غربی، قریب ہے کہ اس کا تیل بھڑک اُٹھے۔ اگرچہ اسے آگ بھی نہ چھوئے، نور پر نور چھایا ہوا ہے، اللہ تعالیٰ اس نور کی طرف اسی کو ہدایت دیتا ہے جو اس کا طالب بنتا ہے۔''

یہ آیت سننے کے بعد مجھے خیال آیا کہ اللہ کا نور کیسا ہوگا؟ کیا میں اس نور کو دیکھ پاؤں گی؟ یہ سوال میرے دل میں اس قدر شدت اختیار کر گیا کہ میں بے چین رہنے لگی۔ نعتیں پڑھتی، نمازیں پڑھتی، محفلوں، میلادوں اور درباروں پر جاتی تو وقتی طور پر سکون مل جاتا مگر پھر وہی بے چینی کی حالت طاری ہو جاتی۔ پھر بے بس ہو کر اللہ پاک سے سیدھے راستے کی دعا مانگنے لگتی۔ یہ سال 2013ء

Marfat.com

کی بات ہے جب عبدالرشید[1] سروری قادری (مرحوم) کا ہمارے گھر بہت آنا جانا ہونے لگا۔ وہ اپنے مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن سروری قادری مدظلہ الاقدس کے متعلق بتاتے۔ دل میں آپ مدظلہ الاقدس سے ملنے کا اشتیاق پیدا ہونے لگا۔ 6 جولائی 2013ء کی رات میں نے خواب میں دیکھا کہ آسمان پر سورج کی روشنی پھیل رہی ہے۔ اس کی تعبیر یہ تھی کہ نصیب بلند ہونے والا ہے۔ یہ خواب اس سے اگلے دن ہی 7 جولائی 2013ء کو پورا ہوگیا جب میں سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دستِ بیعت ہوئی۔ دورانِ بیعت میرا دل زور زور سے دھڑکنے لگا اور اس سے ''یاھُو'' کی آوازیں آنے لگیں۔ مجھے یقین ہوگیا کہ میرا مرشد کامل ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس کی نظرِ کرم سے میری زندگی بدل گئی۔ مجھے میرے تمام سوالات کے جواب بھی مل گئے اور اللہ بھی مل گیا۔ میرا روحانی تعلق میرے آقا پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام سے قائم ہوگیا جو میرا سرمایہ حیات ہیں۔ اور یہ صرف آپ مدظلہ الاقدس کی بدولت ممکن ہوا۔ آپ مدظلہ الاقدس نے مجھے شاعری کی تخلیقی قوت بھی عطا فرمائی جو مجھ میں پہلے نہ تھی۔ اللہ پاک آپ مدظلہ الاقدس کو حیاتِ جاودانی عطا فرمائے اور ہمیں سچا طالبِ مولیٰ بنائے۔ آمین

سلطان العاشقین ہو، اللہ کا احسان ہو آپ
اسم اَللّٰہُ ذات کا راز ہو، میری معراج ہو آپ
اپنے مرشد کا پیغام ہو، طالبوں کے دل کا قرار ہو آپ
میری روح کا نور ہو، اللہ کے صاحبِ راز ہو آپ

☆☆☆☆☆

عرشیہ خان سروری قادری (لاہور)

جب اللہ نے دنیا کے تمام رشتوں کی اصلیت مجھ پر عیاں کی تو میں چکنا چور ہوگئی تھی۔ میرے ذہن

---

[1] صفحہ 623 پر حواشی ملاحظہ فرمائیں۔

Marfat.com

میرے جسم نے جیسے ساتھ دینا چھوڑ دیا تھا، میں کافی بار خودکشی کا سوچ چکی تھی۔ بیماری الگ تھی، کمر کے مہروں کے لیے ڈاکٹروں نے آپریشن تجویز کر دیا تھا۔ میری یہ حالت دیکھ کر شبیہِ غوث الاعظم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے فرمایا ''آپ اس وقت اندر سے ٹوٹی ہوئی ہیں یہ سنہری موقع ہے اللہ پاک سے جڑنے کا، اس دنیاوی محبت کا رخ اللہ پاک کی طرف کر دیں۔'' میری حالت میں بہت بے چینی، بے قراری تھی جیسے اندر طوفان ہے، غبار ہے جس کو نکلنے کی کوئی جگہ نہیں مل رہی۔ میرے مرشد پاک نے مجھے خصوصی توجہ سے نوازا۔ اس شام میں نے ایک عجیب بات محسوس کی کہ جب میں نے اپنے ہاتھ اور منہ دھویا تو جو ٹھنڈا پانی میرے ہاتھوں اور منہ کو چھو کر گرتا وہ گرم ہوتا۔ میں حیران رہ گئی یوں محسوس ہوتا تھا جیسے میرے وجود میں سے آگ نکل رہی ہے۔ شاید یہ وہی غبار تھا جس کے نکل جانے کے بعد میری طبیعت میں زمین آسمان کا فرق آچکا تھا۔ صرف تین دن میں مَیں نے خود میں ایسی تبدیلی محسوس کی کہ میں حیران رہ گئی۔ حضور مرشد کریم شبیہ غوث الاعظم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے مجھے اللہ کے فیصلے پر راضی رہنا سکھا دیا تو میں تقدیر کے ہر فیصلے پر راضی ہو کر پرسکون ہوگئی۔

آپ مدظلہ الاقدس اندھیروں میں روشنی کی کرن بن کر آئے۔ جب سب نے ٹھکرایا تو ایک آپ ہی تھے جنہوں نے سہارا دے کر چلنا سکھایا اور میرا ظاہری و باطنی علاج کیا۔ حضور مرشد کریم کی بدولت مجھے ایک نئی زندگی ملی اور اس کے ساتھ ساتھ مجھے اللہ کی پہچان، اللہ پاک کا عشق، دنیا سے چھٹکارا، نفس سے آزادی بھی ملی۔ آپ مدظلہ الاقدس نے ہر دکھ سے بے نیاز کر دیا۔ آپ مدظلہ الاقدس نے میرے ظاہر اور باطن دونوں کو سنوار دیا۔ میری کمر کی تکلیف بھی آپ مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے ٹھیک ہوگئی۔ آپ مدظلہ الاقدس نے مجھ پر ایک اور بڑی مہربانی کی کہ عرس پیر سیّد محمد عبداللہ شاہ رحمتہ اللہ علیہ (اکتوبر 2016ء) کے بعد مجھے حقیقی شاعری کی صلاحیت عطا کی۔ یہ نہایت عجیب اور حیرت انگیز ہے کیونکہ اس سے پہلے میں نے کبھی شاعری نہیں کی۔

Marfat.com

جس سمت نظر دوڑائی ہے، عظمت آپ ہی کی نظر آئی ہے
میری زندگی کی شام میں آپ کی بدولت ہی صبح آئی ہے
فقط اک نگاہ سے ذات آپ نے اللہ کی متعارف کروائی ہے
سچ تو یہ ہے کہ اس مردہ روح نے آپ کی مہربانی سے ہی حیات پائی ہے

☆☆☆☆☆

ارم مظہر سروری قادری (امریکہ)

میرا نام ارم مظہر سروری قادری ہے اور میں امریکہ کی ریاست میناسوٹا (Minnesota) میں رہتی ہوں۔ اپنی ایک عزیز کی وساطت سے مجھے راہِ فقر کی دعوت ملی اور تحریک دعوتِ فقر کی ویب سائٹس پڑھیں جن سے مجھے دینِ اسلام کی وہ حقیقت سمجھ آئی جو عام مسلمانوں اور ظاہری علمائے دین کو ہرگز نہیں معلوم۔ اس باطنی و روحانی علم نے مجھے بے حد متاثر کیا اور میں نے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس سے بیعت کا مصمم ارادہ کرلیا لیکن امریکہ میں ہونے کی وجہ سے یہ مشکل تھا کیونکہ اس وقت آن لائن بیعت شروع نہ ہوئی تھی۔ لہٰذا میں نے فون پر بیعت کر لی اور ذکر و تصور اسم اَللّٰہُ ذات شروع کیا۔ ذکر و تصور شروع کرتے ہی میرے باطن میں حیرت انگیز تبدیلیاں رونما ہونے لگیں۔ میری توجہ دنیا سے ہٹ کر اللہ کی طرف مائل ہوگئی اور دل میں عشقِ حقیقی موجزن ہوگیا۔ مجھے ہر طرف اسمِ اَللّٰہُ ذات لکھا دکھائی دینے لگا حالانکہ میں ظاہری طور پر بیعت نہ ہوئی تھی۔ ایک سال کے بعد مجھے پاکستان جانے کا موقع ملا۔ میرا دل بہت خوش تھا کہ میں اپنے مرشد پاک سے ملوں گی اور ظاہری طور پر بیعت کرنے سے میری بیعت مکمل ہو جائے گی۔ انہی دنوں ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک تیز سواری پر اندھیروں کو چیرتے ہوئے ایک روشنی کی طرف بڑھ رہی ہوں۔ قریب پہنچنے پر دیکھا کہ وہ روشنی اسمِ اَللّٰہُ ذات سے نکل رہی ہے۔ یعنی میں نے محسوس کیا کہ میں اندھیرے میں سے نکل کر اللہ کی طرف جا رہی ہوں۔ پاکستان جانے والی فلائٹ پر بیٹھے ہوئے بالکل وہی نظارہ مجھے نظر آیا۔ میں ایک تیز سواری

Marfat.com

(جہاز) پر اندھیروں سے گزرتے ہوئے اللہ کی طرف جارہی تھی۔

ظاہری بیعت کے بعد مجھ پر مزید مہربانی ہوئی۔نماز پڑھتے ہوئے اکثر میرے مرشد پاک کا چہرہ میرے تصور میں آجاتا۔ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک ہجوم ہے اور سب لوگ کہہ رہے ہیں کہ آقا پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لا رہے ہیں۔میں بہت پریشان ہوئی کہ میں اتنی گنہگار ہوں انہیں کیسے دیکھ پاؤں گی۔لیکن جب وہ تشریف لاتے ہیں تو وہ مجھے انتہائی شفقت سے دیکھتے ہیں۔جب میں نگاہ اٹھا کر ان کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھتی ہوں تو وہ میرے محترم مرشد پاک کا چہرہ مبارک ہوتا ہے۔

اس راہ اور مرشد کامل پر یقینِ کامل کی وجہ سے میں نے اپنے دونوں بچوں کو بھی سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت کروایا۔اسی بیعت کی برکت ہے کہ میرے بچے امریکہ جیسے ملک میں رہتے ہوئے بھی ہر طرح کی لغو چیزوں سے محفوظ ہیں اور صراطِ مستقیم پر گامزن ہیں۔

بیعت کے بعد مجھے نہ صرف دین کی حقیقت سمجھ آئی بلکہ دنیا کی حقیقت بھی کھل گئی کہ یہ عبرت کی جگہ ہے،دل لگانے کی نہیں۔

☆☆☆☆☆

سبین خرم سروری قادری (لاہور)

نفس کا وجود کے اندر موجود ہونا انسان کی پہچان ہے اور اس نفس کو اپنے بس میں کرنا اور اپنے طریقے پر لانا اصل محنت ہے۔میں نے اس محنت کو فقر کے راستے پر چل کر محسوس کیا ہے۔اپنے ربّ کی ذات کو پہچاننا اور اس کو اپنے قلب میں دیکھنا بھی ایک انتھک محنت والا کام ہے جو میرے مرشد سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے مجھ پر آسان ہوگیا۔آپ کی نگاہِ کرم جب سے مجھ پر پڑی ہے مجھے اپنی خواہشات پر قابو پانا آگیا ہے۔اب کوئی بات بھی اتنی بُری نہیں لگتی بلکہ اب سب کچھ اللہ کی رضا کے مطابق لگتا ہے۔اپنے آپ کو اللہ کے

Marfat.com

سامنے کافی دفعہ بے بس محسوس کیا ہے اور اللہ نے مجھے دکھایا بھی ہے کہ ''کُن'' صرف اسی کی صفت ہے اور کسی کی نہیں۔ سب رشتوں سے برتر اللہ کی ذات ہے۔ میں نے سال 2016 میں حج کیا اور اس دوران بہت سے مشاہدات بھی کیے۔ فقر نے مجھے حج کی اصل حقیقتوں سے روشناس کروایا۔ میرے مرشد سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے اس حج کو میرے لیے کافی آسان کر دیا۔ مرشد پاک کی نگاہِ کامل نے میرا تزکیہ نفس کر کے میری شخصیت کو بہت بہتر بنا دیا۔ اب مجھے میرے غصے پر قابو پانا آ گیا ہے اور دل و دماغ کا رخ دنیا سے ہٹ کر مکمل اللہ کی طرف ہو گیا ہے۔ دین کی اصل حقیقت بھی مجھے اب سمجھ آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے میرے مرشد پاک کو میرے لیے دنیا و آخرت کی فلاح کا وسیلہ بنایا ہے۔ ابھی بھی میری محنت جاری ہے اور مجھے امید ہے کہ میرے مرشد پاک کا ساتھ ہمیشہ میرے ساتھ ہے۔

☆☆☆☆☆

عرشیہ مدثر سروری قادری (لاہور)

اللہ تبارک تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے لیکن انسان کی بدقسمتی ہے کہ وہ دنیا میں آنے کے بعد دنیا کی رنگینیوں میں اس حد تک کھو جاتا ہے کہ اپنے اصل کو بالکل بھلا دیتا ہے۔ دنیا داری میں کھونے کے بعد بھی دنیا کی زندگی سے راضی نہیں ہو پاتا۔ وہ نہیں سوچتا کہ دنیا میں دراصل کیوں آیا ہے؟ یہ سوال ہم بہت بار خود سے کرتے ہیں کہ ہم کیا چاہتے ہیں؟ لیکن پھر بھی ہماری عقل و شعور اس بات کو نہیں پا سکتے۔ لیکن جس پر اللہ پاک کا خاص کرم ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ اس شخص کو سچے مرشد کی صورت میں انمول تحفہ عطا کر دیتا ہے۔ اور مرشد پاک کے کرم سے انسان کو اپنے سوالات کا جواب ملنا شروع ہو جاتا ہے۔ میرے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا ہے۔ مرشد پاک نے مجھ پر اپنا خاص کرم کیا ہے اور ان کے کرم اور عطا کی وجہ سے میں نے اپنے اصل کو پہچانا ہے کہ دراصل میں تو خود کچھ بھی نہیں، ذرّہ بھی نہیں، میرے اندر بھی ربّ ہے اور باہر بھی، مجھے تو دراصل ربّ ہی کی چاہ ہے۔ بے شک یہ سب میرے مرشد پاک شبیہ غوث الاعظم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد

Marfat.com

نجیب الرحمٰن سروری قادری مدظلہ الاقدس کا کرم ہے کہ اب مجھے دنیا کی کوئی بھی خواہش نہیں رہ گئی۔ ''ھو'' کے سوا کسی سے نہ کوئی خوشی ملتی ہے نہ سکون۔ یہ میرے مرشد کا کمال ہے کہ میں تو دنیا میں ہوں لیکن دنیا مجھ میں نہیں ہے۔

مرشد پاک کے خاص کرم کی بدولت مجھے علمِ دعوت عطا کیا گیا۔ دعوت پڑھ کر میری ملاقات حضرت بی بی فاطمتہ الزہراؓ سے ہوئی جس پر مجھے بے پناہ حیرت اور خوشی ہوئی۔ حضرت بی بی فاطمتہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے مجھے نہایت شفقت اور محبت سے نوازا اور اپنا فیض عطا فرمایا۔

مرشد پاک نے مجھے وھم کی قوت بھی عطا فرمائی یعنی اللہ سے رابطہ اور مشاورت کا ذریعہ۔ بے شک یہ سب سچے اور کامل مرشد کی بدولت ہی ممکن ہے۔ یہ صرف کامل مرشد کا ہی کمال ہے کہ انسان کو اس گرد آلود زندگی سے نکال کر ایک خاص روحانی مقام تک پہنچا دے اور اپنے کرم کی بدولت علم دعوت اور وھم جیسی نعمتوں سے نواز دے۔

میرے مرشد پاک انسان کو اتنی محبت و شفقت سے اس دنیا کی حقیقت سے آگاہ کرتے ہیں کہ اس دنیا سے منہ موڑ کر اللہ کی طرف رخ کرتے ہوئے ایک لمحہ کی تکلیف بھی نہیں ہوتی البتہ اس بات کا دکھ ضرور ہوتا ہے کہ ہمیں یہ حقیقت جاننے میں اتنا وقت کیوں لگا۔ میں اپنے ربّ کا جتنا بھی شکر ادا کروں وہ کم ہوگا کہ اس نے مجھے مرشد کامل عطا کیا۔

مرشد کامل اللہ پاک کا وہ احسان اور انمول تحفہ ہے جو ایک مسلمان کو صرف اپنی نگاہِ کامل سے مومن بنا دیتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

ممتاز انجم سروری قادری (لاہور)

12 ربیع الاوّل 2014ء کو سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس سے بیعت کے فوراً بعد ہی مجھے اسمِ اَللّٰہُ ذات ہر جگہ دکھائی دینے لگا۔ اس سے پہلے کبھی بھی ایسا نہ ہوا تھا، اسمِ اَللّٰہُ ذات بہت ہی چمکدار انداز میں نظر آ رہا تھا۔

Marfat.com

میری بہت سالوں سے عمرہ کی ادائیگی اور روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر حاضری کی خواہش تھی جو کہ حضور مرشد پاک کی بارگاہ میں آنے اور دعا کروانے کے فوراً بعد ہی پوری ہوگئی۔ حرم شریف میں داخل ہوتے ہی کعبہ شریف پر بہت بڑا اسمِ اَللّٰہُ ذات نظر آنے لگ گیا اور میں نے اسی پر نظر رکھتے ہوئے طوافِ کعبہ مکمل کیا۔ پھر وہ دن آیا جس کا ہمیشہ سے انتظار تھا۔ میں روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے تھی۔ اچانک مجھ پر کشف کی حالت طاری ہوئی اور میں نے سفید لباس میں ملبوس دو قطاروں میں بہت زیادہ لوگ دیکھے جو جنت سے آرہے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے روضہ مبارک پر حاضری دے کر واپس جارہے ہیں۔ پھر مجھے باطنی طور پر یہ بتایا گیا کہ یہ سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں۔ میں نے یہ بات اپنے ساتھ والی خاتون کو بتانا چاہی لیکن ان کو میری آواز ہی نہ پہنچی۔ عین اسی وقت میری حیرت میں شدید اضافہ ہوا جب میں نے اپنے مرشد کریم حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کو روضہ مبارک کے اندر سے باہر آتے دیکھا۔ آپ مدظلہ الاقدس مسکرا رہے تھے۔ میں نے آپ مدظلہ الاقدس کو پورے ہوش وحواس میں آپ کے ظاہری وجود میں دیکھا۔ آپ مدظلہ الاقدس کے چہرہ مبارک سے ایسا نور ظاہر ہو رہا تھا جس کو لفظوں میں بیان نہیں کیا جاسکتا اور پھر کچھ ہی لمحوں میں مجھ پر حقیقتِ محمدیہ واضح ہوگئی۔

بعد ازاں آپ مدظلہ الاقدس کی مہربانی اور شفقت کی وجہ سے میری روحانی ملاقات حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہوئی جس کے لیے میں نے بیعت ہونے سے پہلے بے شمار وظائف کئے پر کامیاب نہ ہو رہی تھی۔ تمام مشائخ سلسلہ سروری قادری کی مجالس میں بھی آپ مدظلہ الاقدس نے اس عاجزہ کو حضوری عطا فرمائی۔

☆☆☆☆☆

مسرت ناصر سروری قادری (لاہور)

میرا بھائی ہمارے خاندان میں سب سے پہلے میرے مرشد سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس سے بیعت ہوا۔ وہ گھر میں ماہنامہ سلطان الفقر لاہور کا شمارہ لے کر آیا تو

Marfat.com

میں نے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی تصویر ماہنامہ پر دیکھی، مجھے لگا جیسے تصویر سے نور نکل رہا ہے۔ پھر میں نے ماہنامہ کا مطالعہ شروع کیا۔ جیسے جیسے میں میگزین پڑھتی گئی میرے دِل میں عجیب سی کیفیت پیدا ہوتی گئی۔ ہر لفظ میری روح کو سکون پہنچا رہا تھا اور میرے دِل میں خواہش پیدا ہوئی کہ میں بھی بیعت ہو جاؤں۔ بیعت کے بعد ذکر و تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات اور مرشد کی نگاہِ کرم نے مجھے طالبِ دنیا سے طالبِ مولیٰ بنا دیا۔

میں نے ایک رات خواب میں دیکھا کہ حضور مرشد پاک اور باجی صاحبہ بہت خوبصورت محل میں بیٹھے ہوئے ہیں جیسے جنت کا نظارہ ہو۔ میں بھی اُن کے پاس جانے کی کوشش میں اوپر کی طرف سیڑھیاں چڑھنا شروع کر دیتی ہوں جو ختم ہونے کا نام ہی نہیں لیتی لیکن آخر کار میں اپنے مرشد پاک اور باجی صاحبہ کے پاس محل پاک میں پہنچ ہی جاتی ہوں۔

ایک دن میری نوزائیدہ بیٹی زینب بہت زیادہ رو رہی تھی۔ مجھے کچن میں بہت کام تھا اس لیے میں زینب کو روتے ہوئے بیڈ پر لٹا کر یہ کہہ کر کچن میں چلی گئی کہ تم میرے کامل مرشد کی نگاہ میں ہو وہ خود ہی تمہاری حفاظت فرمائیں گے۔ جب میں دس منٹ بعد واپس آئی تو میرے کمرے میں ایسی خوشبو پھیلی تھی جو پہلے کبھی میں نے نہیں محسوس کی۔ ہر طرف اُس خوشبو کی مہک تھی اور میری بیٹی زینب آرام سے سو رہی تھی اور اُس کے اوپر اچھے طریقے سے کمبل بھی دیا ہوا تھا جیسے کسی نے آ کر اسے ابھی ابھی سلا دیا ہے۔

ایک رات میں اللہ کی یاد میں روتے روتے سو گئی۔ خواب میں دیکھا کہ کمرے کی چھت پھٹ گئی ہے اور تین بزرگ ہستیاں ظاہر ہوئیں، میرے مرشد پاک، سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ اور سیّدنا غوث پاک رضی اللہ عنہٗ۔ میرے سر پر تینوں بزرگ ہستیوں نے ہاتھ رکھا، اُن کے ہاتھوں میں سے نور کی کرنیں نکل رہی تھیں جو میرے سر پر پڑ رہی تھیں۔ اسی دوران میری آنکھ کھل گئی اور میں نے یہ منظر جاگتے میں بھی دیکھا۔ اس کا اثر تین دِن تک مجھ پر رہا۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

زینب مغیث سروری قادری (لاہور)

مرشد کامل اکمل کی ایک نگاہ، ایک لفظ، ایک بات مرید کے لیے شفا و کامیابی کا باعث بن سکتی ہے، اس لیے کامل مرشد کا ہاتھ کبھی بھی نہیں چھوڑنا چاہیے۔ میرا مشاہدہ میرے مرشد شبیہ غوث الاعظم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن سروری قادری مدظلہ الاقدس کے بارے میں یہ ہے کہ سروری قادری مرشد کامل اکمل خدا تعالیٰ کا مظہر ہے۔ میں OCD[1] اور Schizoperania شیزوفرینیا[2] کی مریضہ تھی۔ تین سال لگاتار دوائی کھانے سے بھی میری حالت بہتر نہیں ہوئی۔ پھر میں مرشد پاک شبیہ غوث الاعظم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں حاضر ہوئی تو اللہ کے کرم سے میری OCD کی بیماری کافی حد تک کم ہوگئی۔ مجھے یہ یقین ہے کہ یہ صرف میرے حضور مرشد کریم شبیہ غوث الاعظم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے ہوا ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس نے مجھے چودہ سال کی عمر میں علمِ دعوت عطا کیا اور آپ ہی کی مہربانی سے سولہ سال کی عمر میں مجلسِ محمدی کی حضوری نصیب ہو گئی۔ ایک دن میں نے علمِ دعوت پڑھ کر مجلسِ محمدی میں حاضری دی تو دیکھا کہ مجلسِ محمدی میں میرے مرشد پاک تشریف لائے ہیں، ان کو فقر کے سلطان کا تاج پہنایا گیا ہے اور ان کو سب اولیا نے مبارکباد دی۔ جب میں مراقبہ سے واپس آئی تو اپنے آپ کو بہت خوش اور پُر مسرت محسوس کیا۔

☆☆☆☆☆

رضیہ اصغر سروری قادری (لاہور)

جب سے آپ مدظلہ الاقدس سے بیعت ہوئی ہوں زندگی کی حقیقت اور مقصد پتہ چل گیا ہے اور معلوم ہوا ہے کہ ہمارا اصل ہماری روح ہے جسم نہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس نے نہ صرف میری ظاہری زندگی کی تمام مشکلات کو آسان بنایا بلکہ تزکیۂ نفس کر کے مجھے ایسی روحانی بلندی عطا فرمائی

---

[1] [2] نفسیاتی بیماریاں

Marfat.com

جس کا میں تصور بھی نہ کر سکتی تھی، آپ مدظلہ الاقدس نے مجھے وھم کی قوت عطا فرمائی جس کے ذریعے میں اپنے باطن میں ہی اپنے اللہ سے ہم کلام ہو سکتی ہوں اور مجھے علمِ دعوت عطا فرمایا جس کے ذریعے تمام اولیا کرام سے روحانی ملاقات کر سکتی ہوں۔ ایک دن میں نے دعوت پڑھ کر حضرت فاطمتہ الزہرؓا کی بارگاہ میں حاضری دی۔ حضرت بی بی فاطمہؓ نے مجھے پیار دیا اور فرمایا ''آپ کے مرشد کو تمام تر فقر عطا ہو چکا ہے اور وہ آپ لوگوں کی تربیت کے ساتھ ساتھ آپ کو فقر عطا کر رہے ہیں۔ اس وقت باجی صاحبہ (آپ مدظلہ الاقدس کی زوجہ محترمہ) بھی حضرت فاطمہؓ کے ساتھ تشریف فرما تھیں۔ حضرت فاطمہؓ کی چادر کا رنگ ویسا ہی تھا جیسا بارش کے بعد آسمان کا ہوتا ہے اور ان کی چادر اتنی بڑی ہے کہ ہم سب پیر بہنوں پر سایہ کیے ہوئے ہے۔ انہوں نے مرشد پاک کی آل کے لیے خصوصی دعا فرمائی، پھر خاص مریدین اور پھر عام مریدین کے لیے اور پھر دنیا دار مریدین کے لیے دعا کی اور فرمایا ''اے بیٹی اور میرے بیٹو! تم بھی لوٹو فقر کی طرف اور میری خاص دعا تمہارے لیے ہے۔'' پھر مجھے اپنے پاس بٹھایا اور فرمایا جو تمہاری رکاوٹیں ہیں وہ انشا اللہ دور ہوں گی اور تم ہمارے ساتھ رہو گی دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ اور کیا چاہتی ہو؟ میں نے کہا کہ میں چاہتی ہو کہ میرے مرشد کی ساری جماعت آگے بڑھے اور اعلیٰ مقام تک پہنچے۔ انہوں نے فرمایا ''انشاءاللہ ایسا ہی ہوگا''۔ پھر انہوں نے فرمایا ''میں خوش ہوں تم سے بھی اور اپنی ساری اولاد سے۔'' اس کے بعد ہم سب نے دعا کی اور ایسی آواز سے قرآن کی تلاوت کی جو میں نے کبھی نہیں سنی تھی، ہمارے اردگرد ایسی خوشبو مہک رہی تھی جو پہلے کبھی محسوس نہ کی تھی۔ جب میں دعوت کی حالت سے واپس لوٹی تو مرشد پاک (تصور میں) سامنے تھے اور یہ کیفیت بہت دن میرے ساتھ رہی۔

☆ ایک دن اسمِ اَللّٰہُ ذات پڑھنے کے بعد میں سامنے دیوار کی جانب دیکھ رہی تھی تو مجھے محسوس ہونے لگا جیسے سب دیواریں میرے سامنے سے ہٹ گئی ہیں اور مجھے اس دنیا سے پار نظر آ رہا ہے جیسے کوئی باطنی دنیا ہے۔ میں دیکھتی ہوں کہ جنت کی طرح کا کوئی باغ بہت پیارا اور ہرا بھرا ہے۔

Marfat.com

وہاں میرے مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس جلوہ افروز ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس ایک طرف ہاتھ کا اشارہ کر کے فرماتے ہیں کہ میرے ہاتھ کے اشارے کی طرف دیکھو۔ میں سیدھا ان کے ہاتھ کے اشارے کیطرف دیکھتی ہوں کہ حضرت علی شیرِ خدا کرم اللہ وجہہ سیاہ گھوڑے پر سوار تشریف لا رہے ہیں۔ گھوڑے کے ٹاپوں کی آواز میرے کانوں میں گونج رہی تھی اور میں نے مٹی کی خوشبو اپنی سانسوں میں محسوس کی۔ آپؓ نے ایسا لباس پہنا ہوا تھا جیسے پرانے زمانے میں سپاہی پہنا کرتے تھے۔ میں ان کا چہرہ مبارک دیکھتی ہوں تو ان کا چہرہ بالکل ہمارے مرشد کامل کی طرح تھا۔ میں نے مرشد پاک سے کہا حضور آپ یہاں پر بھی ہیں اور آپ وہاں پر بھی ہیں!! تو آپ مدظلہ الاقدس مجھے فرماتے ہیں کہ تم دوبارہ دیکھو۔ جب میں دوبارہ دیکھتی ہوں تو ان کا چہرہ مبارک ہمارے مرشد پاک اور دادا مرشد سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ جیسا ہے۔ جب وہ اور قریب پہنچتے ہیں تو میں ان سے اپنے سر پر پیار لیتی ہوں۔ جب وہ مرشد پاک کے پاس پہنچتے ہیں تو آپ مدظلہ الاقدس فرماتے ہیں ''آیئے تشریف رکھیئے شیرِ خدا''۔ وہ بیٹھ جاتے ہیں تو ان کی آپس میں گفتگو ہوتی ہے جیسے دو بزرگ کرتے ہیں۔ گفتگو کے دوران حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں ''آپ کے طالب میری اور نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اولاد ہیں۔'' تو مرشد پاک مسکراتے ہوئے فرماتے ہیں ''آپ نے میری اولاد کو قبول فرما لیا تو آپ میری اولاد کو کچھ عطا فرما دیں۔ نوازش ہوگی آپ کی۔'' جب مرشد پاک ایسا فرماتے ہیں تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ شیرِ خدا اپنے سینے کے قریب سے اپنے لباس میں سے ایک سبز رنگ کا خنجر نکالتے ہیں اور مرشد پاک کو عطا فرما دیتے ہیں اور فرماتے ہیں ''یہ خنجر ہم نے آپ کی اولاد کو عطا کیا۔'' ہمارے مرشد پاک ان سے یہ خنجر لے کر اپنے سینے سے لگا لیتے ہیں اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا شکریہ ادا فرماتے ہیں۔ پھر مجھے سر مبارک کے اشارے سے اپنی طرف بلاتے ہیں۔ میں کانپتی کانپتی ان کے پاس جاتی ہوں تو مجھے فرماتے ہیں ''یہ لو تمہارے والد حضرت علی شیرِ خدا کی طرف سے یہ تمہیں تحفہ ہے۔ تم اسے اپنے پاس رکھو۔ یہ تمہاری آنے والی مشکلوں

Marfat.com

میں تمہارا مددگار ہوگا اور تمہاری حفاظت کرے گا ہر طرح کے حالات میں۔ اسے بھی بالکل اسی طرح سنبھال کے رکھنا جس طرح تم نے 'ھو' کی تلوار کو سنبھال کے رکھا ہے کہ عین جنگ میں وہ کام آتی ہے۔ اسی طرح یہ بھی تمہارے کام آئے گا۔'' میں وہ خنجر لے کر اپنے سینے کے ساتھ لگا لیتی ہوں۔ جب میں غور کرتی ہوں تو مجھے لگتا ہے کہ جیسے وہ خنجر بالکل میری روح میں سما چکا ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ شیرِ خدا میرے سر پر پیار دیتے ہیں اور پھر اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر فرماتے ہیں ''اے میری اولاد[1] میں آپ سب کے ساتھ ہوں'' یہ پیغام دینے کے بعد آپ ہاتھ اٹھا کر دعا فرماتے ہیں اور آپ کی سواری چلی جاتی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ وہ خنجر ہماری ساری جماعت کے لیے ہے نہ کہ صرف میرے لیے' تاکہ ہماری جماعت آنے والے وقت میں اپنی راہ کی مشکلوں کو اس کی مدد سے دور کر سکے۔

☆☆☆☆☆

ثمینہ سروری قادری (لاہور)

میرے بہن اور بھائی سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے بیعت ہیں اور اکثر مجھے بھی ان کی عطا کردہ نعمتوں یعنی لقائے الٰہی اور مجلسِ محمدی کی حضوری کے متعلق بتاتے رہتے تھے اور مجھے آپ مدظلہ الاقدس سے بیعت کی ترغیب دیتے تھے۔ لیکن میرے دل میں سوال تھے کہ یہ سب کیسے ممکن ہے؟ آخر 4 اپریل 2014ء کو بیعت ہونے کے لیے آ گئی۔ جیسا سنا تھا ویسا ہی پایا، نورانی اور چمکتا ہوا چہرہ۔ بیعت کے بعد میں نے باقاعدگی سے اسم اَللّٰہُ ذات کا ذکر و تصور شروع کر دیا تو میرے قلب کو سکون میسر آ گیا۔ ایک رات مجھے خواب آیا کہ مجلسِ محمدی لگی ہوئی ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سب سے باری باری گفتگو فرما رہے ہیں۔ جب میری باری آتی ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے اپنی طرف آنے کا اشارہ کرتے ہیں۔

---

[1] روحانی سلاسل جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے شروع ہوتے ہیں ان سے منسلک طالب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی روحانی اولاد ہیں۔

Marfat.com

جب میں ان کے پاس جا کر قریب سے انہیں دیکھتی ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا چہرہ مبارک میرے مرشد کریم شبیہِ غوث الاعظم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کا دکھائی دیتا ہے۔ سبحان اللہ!

☆☆☆☆☆

گھر میں خدمت کرنے والی مریدین

(اقصیٰ سروری قادری، شائستہ سروری قادری)

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

بے شک ہمارے مرشد پاک کی نگاہ سے ہماری تقدیر ہی بدل گئی۔ ہم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی بیعت سے پہلے جاہل اور گنوار تھیں۔ نہ ہمیں دین کا پتا تھا اور نہ دنیا کا۔ جب اللہ کی مہربانی اور کرم سے حضور مرشد پاک ملے تو ہماری زندگی ہی بدل گئی۔ حضور مرشد پاک نے ہمیں جہالت کے اندھیرے سے نکالا اور دین کی روشنی میں لائے اور ہمیں علمِ حضوری عطا کیا۔ ہمیں اصل دین راہِ فقر سکھایا اور ہمیں اللہ تعالیٰ کا قرب عطا فرمایا۔ حضور مرشد پاک نے ہمارے اندر سے دنیا کا ڈر اور محبت نکال کر صرف اور صرف اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت اور عشق عطا فرمایا۔ آج ہم اپنے مرشد پاک کی مہربانی سے صرف اللہ سے ڈرتی اور اسی سے محبت کرتی ہیں۔

ہم اپنے اردگرد دنیادار لوگوں کو دیکھتی ہیں تو تب ہمیں پتہ چلتا ہے کہ ہم کتنے اندھیرے اور جہالت میں زندگی گزار رہیں تھیں جس سے ہمارے مرشد پاک نے ہمیں نجات دلائی۔ جب ہم مرشد پاک کے در پر آئی تھیں تو ہمیں دنیا میں رہنے سہنے کا بھی کوئی ڈھنگ نہیں تھا۔ مرشد پاک کے ساتھ ساتھ اپنی باجی صاحبہ کی بھی شکر گزار ہیں اور ان کی عظمت کو سلام پیش کرتی ہیں جن کی انتہائی محنت اور توجہ سے ہم آج اس مقام پر ہیں کہ ہم اچھی زندگی گزار رہی ہیں۔ ہم ان کا جتنا بھی شکریہ ادا

Marfat.com

کریں اتنا ہی کم ہے جنہوں نے نہ صرف دینی بلکہ دنیاوی تربیت بھی کی۔ ماں باپ سے بڑھ کر ہمیں محبت اور پیار دیا اور ہماری غلطیوں کو درگزر کر کے ہمیں محبت اور شفقت سے سمجھایا۔ یہ ان کا بے تحاشا پیار ہی ہے جس کی وجہ سے ہمیں حقیقی ماں باپ کی کمی محسوس نہیں ہوتی۔ ہماری زندگی میں جب بھی کوئی مسئلہ ہو تو ہم اپنے مرشد کریم کو یاد کرتے ہیں جیسا کہ سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُوؒ فرماتے ہیں ''جان لے اے طالبِ حق! عارف کامل قادری ہر قدرت پر قادر اور ہر مقام پر حاضر ہوتا ہے''۔ بے شک ہمارے مرشد پاک سلطان باھُوؒ کے اس فرمان کے عین مطابق ہیں۔

☆☆☆☆☆

صغراں نذیر سروری قادری (بچیانہ منڈی)

ہمارے مرشد کریم شبیہِ غوث الاعظم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس ہمارے گھر بچیانہ منڈی (جڑانوالہ) تبلیغی دورہ پر تشریف لاتے تھے لیکن ہمارے پاس ان کو بٹھانے کے لائق اچھا کمرہ نہ تھا۔ جب اللہ تعالیٰ نے مرشد کریم کے وسیلہ سے مرشد کریم کا کمرہ بنوانے کی توفیق عطا کی تو ہم نے اپنے گھر میں ایک علیحدہ کمرہ بنوانا شروع کیا۔ اسی دوران ایک رات خواب دیکھا کہ آسمان پر چاند خوب چمک رہا ہے اور ہمارے گھر پر چاند نور کی بارش برسا رہا ہے۔ ہم نے اونچی آواز سے لوگوں سے کہنا شروع کر دیا کہ دیکھو بادل تو بارش برساتے ہیں لیکن ہمارے گھر پر چاند بارش برسا رہا ہے۔ اتنے میں میری ایک پیر بہن نے سمجھایا کہ یہ بات صرف اللہ والوں سے کہنی چاہیے دنیا داروں سے نہیں۔ پھر میں نے دیکھا کہ چاند کے ساتھ ہی خانہ کعبہ بھی خوب چمک رہا ہے اور کچھ دیر بعد میرا خواب ختم ہو گیا۔

☆☆☆☆☆

رمضانہ منیر سروری قادری (بچیانہ منڈی)

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی بیعت کرنے کے بعد ذکر و

Marfat.com

تصور اسم اَللّٰہُ ذات کرنے سے مجھ پر بہت سی مہربانیاں ہوئیں۔ وھم، کشف، الہام اور صاحب امر کی تمام نشانیاں باطن کے ذریعے سمجھائی گئیں اور شاعری کی صلاحیت عطا کی گئی حالانکہ نہ تو زیادہ علم حاصل کیا ہے اور نہ ہی زیادہ عقل ہے لیکن جو کچھ آج حاصل ہے مرشد کریم کی بدولت ہے۔

☆☆☆☆☆

رضیہ کوثر سروری قادری (بچیانہ منڈی)

بیعت کے بعد اسمِ اَللّٰہُ ذات کا ذکر کرنے سے حضور مرشد کریم شبیہِ غوث الاعظم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے چہرہ مبارک کا تصور حاصل ہوا۔ بیعت سے پہلے بیماریوں میں مبتلا رہتی تھی اور بیعت کرتے وقت بھی مرشد کریم سے التجا کر رہی تھی کہ مجھے بیماریوں سے آپ مدظلہ الاقدس کے وسیلہ سے نجات مل جائے۔ جب گھر پہنچی تو خواب میں دیکھا کہ مرشد کریم ایک طبیب کی صورت میں آئے ہیں اور مجھے دوا دی اور فرمایا ''آگے مزید علاج کریں گے۔'' اس کے بعد خواب ختم ہو گیا اور آج یہ عاجزہ بالکل صحت یاب ہو چکی ہے اور ڈاکٹروں سے نجات حاصل کر چکی ہے۔

منظوراں بی بی سروری قادری (بچیانہ منڈی)

جب اس عاجزہ کی آنکھیں خراب ہوئیں تو مرشد کریم شبیہِ غوث الاعظم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس سے آپریشن کے لیے دعا کرائی تو آپ مدظلہ الاقدس نے فرمایا ''اللہ پاک کامیاب کرے گا۔'' جب آپریشن شروع ہوا تو میرے دل نے تیزی سے یاھُو کا ذکر کرنا شروع کر دیا تو ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ اماں جی اپنا ورد ذرا آہستہ پڑھیں۔ جب گھر پہنچی تو اسی آپریشن والی آنکھ سے خانہ کعبہ کی زیارت ہوئی۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

مقدس بی بی سروری قادری (بچیانہ منڈی)

ایک مرتبہ میں نے خواب میں دیکھا کہ بہت سے لوگ ایک جگہ اکٹھے ہو رہے ہیں اور اعلان ہو رہا ہے کہ یہاں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لا رہے ہیں، میں بھی وہاں کھڑی ہو گئی۔ تھوڑی دیر انتظار کرنے کے بعد میں نے آسمان کی طرف دیکھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مغرب کی طرف سے خانہ کعبہ کی طرف تشریف لا رہے ہیں۔ میں نے دیکھا تو کہا یہ تو میرے مرشد پاک شبیہِ غوث الاعظم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس ہیں۔ اس کے بعد حضور مرشد کریم نے فرمایا کہ بیٹا ادھر آؤ، میں بھاگ کر گئی اور حضور مرشد کریم سے پیار لیا۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

642

تحریک دعوتِ فقر (رجسٹرڈ) پاکستان

اجلاس مجلسِ شوریٰ

اجلاس نمبر: 59

تاریخ: 6 جنوری 2017 بروز جمعۃ المبارک

بمقام: سلطان الفقر ہاؤس 4-5/A ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ لاہور

شرکاء اجلاس: عہدیداران / ممبران مجلس شوریٰ تحریک دعوتِ فقر پاکستان

نام	دستخط	نام	دستخط
محمد اسد خان سروری قادری		محمد راشد سروری قادری	
مغیث افضل سروری قادری		احسن علی سروری قادری	
حماد الرحمٰن سروری قادری		محمد عبداللہ اقبال سروری قادری	
ناصر حمید سروری قادری		محمد فاروق سروری قادری	
وسیم آفتاب سروری قادری		محمد راشد گلزار سروری قادری	
ساجد علی سروری قادری		وقاص احمد سروری قادری	
سعید جعفر سروری قادری		محمد اکرم عزیز سروری قادری	
خرم شہزاد سروری قادری		حسنین محبوب سروری قادری	
علی رضا سروری قادری		ارشاد احمد سروری قادری	
محمد فواد اقبال سروری قادری		محمد فہد شہزاد سروری قادری	
محمد مقبول سروری قادری		محمد ضیاء الحق بھٹی سروری قادری	
محمد احسان سروری قادری		محمود احمد سروری قادری	
حافظ محمد اسلم سروری قادری		عبدالحسیب سرفراز سروری قادری	
محمد حامد جمیل سروری قادری		ناصر مجید سروری قادری	
نذر فرید سروری قادری		قدیر اقبال سروری قادری	
محمد رمضان سروری قادری		شعیب ارشاد سروری قادری	

ایجنڈا

1۔ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی حیات و تعلیمات پر ایک تحقیقی کتاب شائع کرنے کا ارادہ

2۔ اس کتاب کے لیے تحقیقاتی کمیٹی کا انتخاب

کاروائی

تحریک دعوتِ فقر کے جنرل سیکرٹری محمد راشد سروری قادری نے ممبرانِ مجلس شوریٰ کے سامنے یہ معاملہ پیش کیا کہ تحریک دعوتِ فقر کی توسیع اور مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی علمی و عرفانی کاوشوں کی بدولت ملک کے مختلف حصوں سے لوگ حضور مرشد کریم کی ذاتِ اقدس کے بارے میں جاننے کے لیے رابطہ کرتے ہیں۔ اس لیے اس وقت حضور مرشد کریم مدظلہ الاقدس کی حیات و تعلیمات اور نعمتِ فقر کے فروغ کے لیے ان کی جدوجہد اور کاوشوں پر ایک تحقیقی کتاب کی اشد ضرورت ہے۔ آج کی اس میٹنگ میں آپ ممبران سے گزارش ہے کہ اس کتاب کی اشاعت کے حوالے سے فیصلہ کیا جائے اور اس کے لیے ایک تحقیقاتی کمیٹی تشکیل دی جائے جو میلاد مصطفیٰ ﷺ بسلسلہ یومِ منتقلی امانت الٰہیہ 21 مارچ 2017ء کی تقریب تک اس کتاب کی فراہمی کو یقینی بنائے۔

کتاب کی اشاعت کے حوالے سے فیصلہ

ممبرانِ مجلس شوریٰ نے باہمی صلاح و مشورے سے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی حیات و تعلیمات پر کتاب شائع کرنے پر اتفاق کرتے ہوئے اس کتاب کے مختلف پہلوؤں پر سیر حاصل گفتگو کی اور اس کی اشاعت کا حتمی فیصلہ کیا۔ اور اس بات پر اتفاقِ رائے ہوا کہ اس کتاب میں درج ذیل موضوعات کو شامل کیا جائے گا:

حضور مرشد کریم کی ابتدائی حیات، حسب و نسب، آباؤ اجداد، تعلیم، عملی زندگی، تلاشِ حق، صحبت و اتباعِ مرشد، تعلیماتِ فقر کو عام کرنے کے لیے آپ مدظلہ الاقدس کی جدوجہد اور کاوشیں، تعلیمات اور آپ مدظلہ الاقدس سے اکتسابِ فیض کرنے والے طالبوں کے مشاہدات و تاثرات شامل کیے جائیں گے۔ اور اس کے علاوہ اس کتاب کی اشاعت کے حوالے سے تشکیل دی جانے والی کمیٹی جن موضوعات پر اتفاقِ رائے کرے گی وہ اس کتاب کا حصہ ہوں گے۔ یہ کمیٹی ہی اس کتاب کا نام بھی تجویز کرے گی۔

کتاب کے لیے تحقیقاتی کمیٹی

☆ تمام مجلس شوریٰ نے باہمی اتفاقِ رائے سے درج ذیل ممبران کو اس کتاب کی تیاری اور اشاعت کے حوالے سے منتخب کیا:

محمد اسد خان سروری قادری، محمد مغیث الفضل سروری قادری، سعید جعفر سروری قادری، محمد راشد سروری قادری، کیپٹن محمد عبداللہ اقبال سروری قادری، احسن علی سروری قادری،

Marfat.com

حماد الرحمٰن سروری قادری، ناصر حمید سروری قادری، محمد راشد گلزار سروری قادری، مسز عنبرین مغیث سروری قادری، نین تارا سروری قادری، فائزہ گلزار سروری قادری

کتاب کی تحریر و تحقیق کے ذمہ دار ممبران:

☆ ارکانِ مجلس شوریٰ نے درج ذیل ممبران کو کتاب کی تحریر و تحقیق کی ذمہ داری دی:
محمد اسد خان سروری قادری، محمد مغیث افضل سروری قادری، محمد راشد سروری قادری، حماد الرحمٰن سروری قادری، احسن علی سروری قادری، مسز عنبرین مغیث سروری قادری، نین تارا سروری قادری، فائزہ گلزار سروری قادری

کتاب کی کمپوزنگ، ایڈیٹنگ اور ڈیزائننگ:

کتاب کی تحریر و تحقیق کے ذمہ دار ممبران کے علاوہ درج ذیل ممبران کو بھی ارکانِ مجلس شوریٰ نے کمپوزنگ، پروف ریڈنگ، ایڈیٹنگ اور ڈیزائننگ کی ذمہ داری ادا کرنے کے لیے منتخب کیا:
ناصر حمید سروری قادری، سعید جعفر سروری قادری، محمد عبداللہ اقبال سروری قادری، محمد راشد گلزار سروری قادری، احسن علی سروری قادری، نین تارا سروری قادری

ریکارڈ کی دستیابی: تحریک دعوتِ فقر کی مجلس شوریٰ کتاب کی اس تحقیقی کمیٹی کو اجازت دیتی ہے کہ وہ مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے متعلق کسی بھی قسم کی معلومات حاصل کرنے کے لیے آپ مدظلہ الاقدس کے خاندانی، تعلیمی، سرکاری ریکارڈ کا جائزہ لے سکتی ہے اور سلطان الفقر پبلیکیشنز کی لائبریری سے استفادہ کر سکتی ہے اور پاکستان میں موجود آپ مدظلہ الاقدس کے مریدین اور علاقائی دفاتر (تحریک دعوتِ فقر) سے بھی معلومات حاصل کر سکتی ہے۔

سعید جعفر سروری قادری
نائب صدر

محمد مغیث افضل سروری قادری
صدر

محمد اسد خان سروری قادری
منتظم اعلیٰ

ناصر حمید سروری قادری
انچارج شعبہ بیت المال

احسن علی سروری قادری
انچارج سلطان الفقر پبلیکیشنز

محمد راشد سروری قادری
جنرل سیکرٹری

Marfat.com

644

تحقیقاتی کمیٹی برائے کتاب سلطان العاشقین

بتاریخ:9 جنوری 2017ء

ہم تمام ممبران تحقیقاتی کمیٹی باہمی اتفاقِ رائے سے اس کتاب کا نام ''سلطان العاشقین'' تجویز کرتے ہوئے اس پر کام شروع کر رہے ہیں۔ ہم تحریک دعوتِ فقر کی مجلس شوریٰ کے مشکور ہیں کہ انہوں نے اس اہم ذمہ داری کے لیے ہمارا انتخاب کیا۔ ہم صدق اور اخلاص سے پوری کوشش کریں گے کہ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے متعلق اس کتاب کو تحقیقاتی بنیادوں اور مقررہ وقت 21 مارچ 2017ء تک پورا کریں اور عوام الناس آپ مدظلہ الاقدس کے بارے میں درست اور تحقیقی معلومات حاصل کر سکیں۔ ہم اللہ تبارک تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ اس اہم کتاب کی تیاری میں ہماری ظاہری اور باطنی مدد فرمائے اور ہمارا حامی و ناصر ہو۔

نمبر شمار	ممبران	دستخط
1	محمد اسد خان سروری قادری	
2	محمد مغیث افضل سروری قادری	
3	سعید جعفر سروری قادری	
4	محمد راشد سروری قادری	
5	محمد عبداللہ اقبال سروری قادری	
6	احسن علی سروری قادری	
7	حماد الرحمٰن سروری قادری	
8	ناصر حمید سروری قادری	
9	محمد راشد گلزار سروری قادری	
10	مسز عنبرین مغیث سروری قادری	
11	نین تارا سروری قادری	
12	فائزہ گلزار سروری قادری	

Marfat.com

... اظہارِ عجز ...

اس کتاب پر کام کرنے والی تحقیقاتی کمیٹی اس بات کا اعتراف کرتی ہے کہ شبیہِ غوث الاعظم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی شان اس قدر بلند و برتر ہے کہ اس کا احاطہ ناممکن ہے اور باوجود ہر ممکن کوشش کے ہم اس کے بیان کا حق ادا نہیں کر سکے۔ اللہ ہماری یہ عاجزانہ کوشش اپنی بارگاہ میں قبول فرمالے۔ آمین

Marfat.com

..استفادہ کتب..

دیگر دستاویزات

1۔قرآنِ مجید

2۔تفاسیر قرآنِ مجید (جن کا حوالہ کتاب میں موجود ہے)

3۔تفسیر روح البیان از شیخ محمد اسماعیل حقی رحمتہ اللہ علیہ ترجمہ وتفسیر مولانا فیض احمد اویسی مرحوم و مغفور

4۔کتب احادیث (جن کا حوالہ کتاب میں موجود ہے)

5۔کتب احادیثِ قدسی (جن کا حوالہ کتاب میں موجود ہے)

6۔کتبِ تواریخ (جن کا حوالہ کتاب میں موجود ہے)

1. مرآۃ العارفین تصنیف لطیف سیّد الشہداء حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ

نمبر شمار	نام کتب	مترجم	سال اشاعت	ناشر/ادارہ
.1	مرآۃ العارفین (ترجمہ وشرح)	عنبرین مغیث سروری قادری	2016ء	سلطان الفقر پبلیکیشنز 14-5/A ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ لاہور
.2	مرقاۃ السالکین شرح مراۃ العارفین	شیخ الحدیث محمد فیض احمد اویسی بہاولپوری	2007ء	زاویہ پبلیشرز لاہور

Marfat.com

2. تصانیف غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ

نمبر شمار	نام کتب	مترجم	سال اشاعت	ناشر/ادارہ
1.	سرّ الاسرار	1. مولانا علامہ محمد منشا تابش قصوری	بارِاوّل 12 ربیع الاول 1423ھ	قادری رضوی کتب خانہ لاہور
		2. احسن علی سروری قادری (مع عربی متن)	2014ء	سلطان الفقر پبلیکیشنز 14-5/A ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن لاہور
		3. سید امیر خان نیازی (مع عربی متن)	ستمبر 2003ء	مکتبہ العارفین 4/A- ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ لاہور
		4. حافظ برکت علی قادریؒ	1401ھ	غوثیہ کتب خانہ بیرون شاہ عالم گیٹ لاہور
		5. ظفر اقبال کلیار	2112ء	زاویہ پبلیشرز لاہور
2.	(i) الرسالۃ الغوثیہ مع عربی متن	سلطان العصر حضرت غلام دستگیر القادری ناشادؒ	مارچ 1998ء	غلام دستگیر اکیڈمی دربار سلطان باھوؒ جھنگ
	(ii) تذکرہ قادریہ (مع رسالۃ الغوثیہ)	سیّد علاؤالدین گیلانی البغدادی	بارِپنجم 2006ء	دربارِ غوثیہ شاہراہ الگیلانی کوئٹہ
3.	الفتح الربانی	1. مولانا عبدالاحد قادری (فیوضِ غوثِ یزدانی)	2003ء	قادری رضوی کتب خانہ لاہور
		2. نفیس اکیڈمی کراچی (مع عربی متن)	درج نہیں	نفیس اکیڈمی کراچی

Marfat.com

3. مولانا عاشق الٰہی | دسمبر 2008ء | العارفین پبلیکیشنز لاہور
(مع عربی متن)

3. تصانیفِ شیخ اکبر محی الدین ابنِ عربی رحمۃ اللہ علیہ

نمبر شمار	نام کتاب	مترجم	سال اشاعت	ناشر/ادارہ
1.	فصوص الحکم	1. شرح مولانا عبدالقدیر صدیقی	درج نہیں	نذیر سنز لاہور
		2. محمد ریاض قادری (شرح فصوص الحکم والایقان)	2006ء	علم وعرفان پبلیشرز لاہور
2.	فتوحاتِ مکیہ	1. صائم چشتی	1986ء	علی برادران تاجران کتب فیصل آباد

4. تصانیف حجۃ الاسلام حضرت ابوحامد امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ

نمبر شمار	نام کتاب	مترجم	سال اشاعت	ناشر/ادارہ
1.	کیمیائے سعادت	محمد شریف نقشبندی	1993ء	شبیر برادرز لاہور
2.	احیاء العلوم	مولانا محمد فیض احمد اویسی	درج نہیں	شبیر برادرز لاہور

5. کتب سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ

نمبر شمار	نام کتب	مترجم	سال اشاعت	ناشر/ادارہ
1.	نور الہدیٰ کلاں	1۔سید امیر خان نیازی (مع فارسی متن)	2001ء	انجمن غوثیہ عزیزیہ حق باھُو سلطان دربارِ عالیہ حضرت سخی سلطان باھُوؒ جھنگ

Marfat.com

نمبر شمار	نام کتب	مترجم	سال اشاعت	ناشر/ ادارہ
	2۔کے۔بی۔نسیم (مع فارسی متن)		2000ء	حق باھو منزل گلشن راوی لاہور
	3. فقیر میر محمد فارسی۔اردو		مئی 2007ء	بمقام سمندری شریف' تلہ گنگ ضلع چکوال
	4. فقیر نور محمد کلاچوی		بارنہم 2000ء	عرفان منزل کلاچی ڈیرہ اسماعیل خان
	5. محمد شکیل مصطفیٰ اعوان		2007ء	شبیر برادرز لاہور
	6. فقیر الطاف حسین		درج نہیں	شبیر برادرز لاہور
2. شمس العارفین	1. مخطوطہ (فارسی)			بقلم شہبازِ عارفاں
	2. حافظ حماد الرحمٰن سروری قادری (اردو ترجمہ مع فارسی متن)		2015ء	پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ کاظمی المشہدی رحمۃ اللہ علیہ
	3. سید امیر خان نیازی (مع فارسی متن)		2002ء	سلطان الفقر پبلیکیشنز 14-5/A ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن لاہور
	4. محمد علی چراغ		1998ء	انجمن غوثیہ عزیزیہ حق باھُو سلطان دربارِ عالیہ حضرت سخی سلطان باھوؒ جھنگ
	5. حافظ محمد رمضان (مرحوم)		درج نہیں	نذیر سنز پبلیشرز لاہور حافظ محمد رمضان مرحوم خطیب دربار حضرت سلطان باھوؒ جھنگ

Marfat.com

نمبر شمار	نام کتب	مترجم	سال اشاعت	ناشر/ادارہ
	6. عبدالرشید شاہد القادری	درج نہیں		مکتبہ سلطانیہ گکھڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ
	7. اللہ والے کی قومی دکان	درج نہیں		اللہ والے کی قومی دکان لاہور
3.	مجالستہ النبی	1. سید امیر خان نیازی (مع فارسی متن)	باراوّل 1996ء	انجمن غوثیہ عزیزیہ حق باھو سلطان دربار عالیہ حضرت سخی سلطان باھوؒ جھنگ
		2. فقیر میر محمد (فارسی۔اردو)		فقیر میر محمد اعوان بمقام سمندری شریف تلہ گنگ ضلع چکوال
4.	محک الفقر کلاں	1. سید امیر خان نیازی (مع فارسی متن)	2006ء	العارفین پبلیکیشنز لاہور
		2. فقیر میر محمد (فارسی۔اردو)		فقیر میر محمد اعوان بمقام سمندری شریف تلہ گنگ ضلع چکوال
		3. کے۔بی۔نسیم (مع فارسی متن)	1996ء	حق باھو منزل گلشن راوی لاہور
		4. اللہ والے کی قومی دکان	درج نہیں	اللہ والے کی قومی دکان لاہور
		5. محمد شکیل مصطفیٰ اعوان	2007ء	شبیر برادرز لاہور

Marfat.com

5.	کلیدالتوحید کلاں	1. سیدامیر خان نیازی (مع فارسی متن)	2002ء	انجمن غوثیہ عزیزیہ حق باھو سلطان دربارِ عالیہ حضرت سخی سلطان باھوؒ جھنگ
		2. فقیر میر محمد (فارسی۔اردو)		فقیر میر محمد اعوان بمقام سمندری شریف تلہ گنگ ضلع چکوال
		3. اللہ والے کی قومی دکان	درج نہیں	اللہ والے کی قومی دکان لاہور
10.	عین الفقر	1. فقیر الطاف حسین	1998ء	شبیر برادرز لاہور
		2. حماد الرحمٰن سروری قادری (مع فارسی متن)	2016ء	سلطان الفقر پبلیکیشنز 4-5/A ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ لاہور
		3. سیدامیر خان نیازی (مع فارسی متن)	دسمبر 2004ء	العارفین پبلیکیشنز 4/A۔ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن لاہور
		4. کے۔بی۔نسیم (مع فارسی متن)	2001ء	حق باھو منزل گلشن راوی لاہور
		5. اللہ والے کی قومی دکان	درج نہیں	اللہ والے کی قومی دکان لاہور
6.	سلطان الوھم	1. حماد الرحمٰن سروری قادری	اگست 2011	سلطان الفقر پبلیکیشنز 4/A ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ لاہور
		2. فقیر میر محمد (فارسی۔اردو)	1999ء	ڈھلی شریف تحصیل تلہ گنگ ضلع چکوال

Marfat.com

نمبر شمار	نام کتب	مترجم	سال اشاعت	ناشر/ادارہ
.7	اسرارِ قادری	1. اللہ والے کی قومی دکان	1952ء	اللہ والے کی قومی دکان لاہور
		2. فقیر الطاف حسین	1996ء	شبیر برادرز لاہور
		3. محمد شریف عارف نوری	1994ء	پروگریسو بکس اردو بازار لاہور
		4. سید امیر خان نیازی (مع فارسی متن)	2010ء	العارفین پبلیکیشنز لاہور
.8	قربِ دیدار	محسن فقری	2005ء	شبیر برادرز لاہور
.9	امیر الکونین	1. احسن علی سروری قادری	2017ء	سلطان الفقر پبلیکیشنز 14/A ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ لاہور
		2. اللہ والے کی قومی دکان		اللہ والے کی قومی دکان لاہور
		3. سید امیر خان نیازی (مع فارسی متن)		العارفین پبلیکیشنز لاہور
		4. محمد عبدالرشید شاہد القادری	1425ھ	مکتبہ سلطانیہ گکھڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ
		5. محمد شکیل مصطفیٰ اعوان	2007ء	شبیر برادرز لاہور
.10	عقلِ بیدار	1. شاہد القادری	نامعلوم	مکتبہ سلطانیہ گکھڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ
		2. کے۔بی۔نسیم (مع فارسی متن)	2003ء	حق باھُو منزل گلشن راوی لاہور
		3. اللہ والے کی قومی دکان	درج نہیں	اللہ والے کی قومی دکان لاہور

Marfat.com

نمبر شمار	نام کتب	مترجم	سال اشاعت	ناشر/ادارہ
.11	کلیدِ جنت	کے۔بی۔نسیم (مع فارسی متن)	1996ء	سلطان باھو اکیڈمی حق باھُو منزل گلشن راوی لاہور
.12	محبت الاسرار	1. محمد شریف عارف 2. کے۔بی۔نسیم (مع فارسی متن)	1993ء 2001ء	پروگریسو بکس لاہور حق باھُو منزل گلشن راوی لاہور

6. کتب سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس

نمبر شمار	نام کتاب	سال اشاعت	ناشر/ادارہ
1.	رسالہ روحی شریف (مع فارسی متن)	اگست 2012ء	سلطان الفقر پبلیکیشنز 14/A ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ لاہور
2	شمس الفقرا	دسمبر 2012ء	ایضاً
3	مجتبیٰ آخر زمانی	جنوری 2013ء	ایضاً
4	کلام مشائخ سروری قادری	دسمبر 2014ء	سلطان الفقر پبلیکیشنز 14-5/A ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ لاہور
5	حقیقتِ اسم اَللّٰہُ ذات	جون 2016ء	ایضاً
6	مرشد کامل کامل	جون 2016ء	ایضاً
7	سلطان باھُوؒ	مارچ 2016ء	ایضاً

Marfat.com

استفادہ کتب

نمبر شمار	نام کتاب	سال اشاعت	ناشر/ادارہ
8	فقرِ اقبالؒ	نومبر 2016ء	سلطان الفقر پبلیکیشنز A/5-14 ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ لاہور
9	فضائل اہلِ بیت وصحابہ کرامؓ (قرآن وحدیث کی روشنی میں)	جنوری 2013ء	ایضاً
10	خلفائے راشدین	جنوری 2013ء	ایضاً
11	حقیقت عید میلاد النبیؐ	دسمبر 2012ء	ایضاً
12	سوانحِ حیات سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانیؒ	اگست 2012ء	ایضاً
13	سیّد الشہدا حضرت امام حسینؓ اور یزیدیت	نومبر 2013ء	ایضاً
14	حقیقتِ محمدیہ	نومبر 2016ء	ایضاً
15	حیات وتعلیمات سیّدنا غوث الاعظمؓ	جنوری 2013ء	ایضاً
16	ابیاتِ باھُوؒ کامل	دسمبر 2015ء	ایضاً
17	حقیقتِ نماز	نومبر 2013ء	ایضاً
18	حقیقتِ روزہ	مئی 2015ء	ایضاً
19	حقیقتِ حج	مئی 2015ء	ایضاً

Marfat.com

نمبر شمار	نام کتاب	سال اشاعت	ناشر/ادارہ
20	حقیقتِ زکوٰۃ	دسمبر 2015ء	سلطان الفقر پبلیکیشنز A/5-14 ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ لاہور
21	تزکیۂ نفس کا نبویؐ طریق	مئی 2015ء	ایضاً
22	نفس کے ناسور	مئی 2015ء	ایضاً
23	سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علیؒ حیات و تعلیمات	اکتوبر 2016ء	ایضاً

7. دیگر کتب

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف/مترجم	سال اشاعت	ناشر/ادارہ
1.	کشف المحجوب	حضرت علی ہجویری داتا گنج بخشؒ/مترجم مولانا میاں رمضان علی	1970ء 2007ء	فضل نور اکیڈمی چک سادہ شریف ضلع گجرات
2.	انسانِ کامل	سید عبدالکریم بن ابراہیم الجیلیؒ	طبع چہارم 1980ء	نفیس اکیڈمی کراچی
3.	تصوف کے روشن حقائق	حضرت شیخ عبدالقادر عیسیٰ شاذلیؒ ترجمہ: محمد اکرم الازہری	2003ء	مکتبہ زاویہ لاہور

Marfat.com

4.	عوارف المعارف	حضرت شہاب الدین سہروردی مترجم شمس صدیقی	جنوری 2001ء	فرید بک ڈپو دہلی (انڈیا)
5.	مثنوی مولانا رومؒ	مولانا جلال الدین رومیؒ مترجم محمد عالم امیری	طبع پنجم نومبر 2005ء	خدیجہ پبلیکیشنز لاہور
6.	صاحبِ لولاک	طارق اسماعیل ساگر	2004ء	مکتبہ العارفین لاہور
7.	سِرِّ دلبراں	حضرت شاہ سیّد محمد ذوقی	1995ء	الفیصل ناشران تاجران کتب لاہور
8.	شیخ اکبر محی الدین ابنِ عربی	محمد شفیع بلوچ	2006ء	مکتبہ جمال لاہور
9.	روحانیت اور اسلام	کپتان واحد بخش سیال	1995ء	الفیصل ناشرات تاجران کتب فیصل آباد
10.	سلیم التواریخ	مولوی محمد اکبر علی صوفی جالندھری	1919ء	شیخ عبدالعزیز پرنٹرز جالندھر
11.	تاریخِ ارائیاں	علی اصغر چودھری	1977 بارِ چہارم	علمی کتب خانہ لاہور
12.	آلِ ذورعین	منشی ابراہیم محشر انبالوی	1922ء	انبالہ انڈیا
13.	کاروانِ ارائیاں	عبدالحمید صابری الراعی	2010ء	ارائیں بیٹھک رحیم یار خان
14.	حقیقتِ ابدال و رجالِ غیب	پروفیسر احمد سعید حمدانی	1993ء	غلام دستگیر اکیڈمی دربار سلطان باھُوؒ جھنگ
15.	تعبیر الرؤیا	علامہ ابنِ سیرینؒ مترجم: مولانا ابوالقاسم دلاوری	ستمبر 1995ء	مشتاق بک کارنر اُردو بازار لاہور
16.	کلام در شان سلطان العاشقین	ناصر حمید ناصر	2016ء	ناصر حمید ناصر لاہور

Marfat.com

17. کلام درشان سلطان العاشقین	احمد علی	2016ء	احمد علی اوچ شریف
18. کلام درشان سلطان العاشقین (غیر مطبوعہ)	ساجد علی		قلمی نسخہ
19. کلام درشان سلطان العاشقین (غیر مطبوعہ)	مرزا سلیمان اشرف		قلمی نسخہ

20. کلیاتِ اقبالؒ (فارسی)
21. کلیاتِ اقبالؒ (اردو)
22. دیوان شاہ شمس تبریزؒ
23. کلام میاں محمد بخشؒ
24. کلام حضرت بلھے شاہؒ
25. دیوانِ حافظؒ
26. مکتوباتِ مجددیہ

ماہنامہ مراۃ العارفین

- اپریل 2000
- جون 2000
- جولائی 2000
- اکتوبر 2000
- اپریل 2001
- دسمبر 2001
- اگست 2002
- ستمبر 2002
- اکتوبر 2002
- دسمبر 2002
- مارچ 2003
- اپریل 2003
- مئی 2003
- اگست 2003
- اپریل 2004
- مئی 2004
- اگست 2004

Marfat.com

■■■ ماہنامہ سلطان الفقر لاہور ■■■

اگست 2006 سے لے کر فروری 2017 کے شمارہ جات

- روایات والدہ محترمہ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس
- روایات مریدین۔محبین
- تعلیمی ریکارڈ/اسناد سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس
- خاندانی ریکارڈ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس
- سرکاری ملازمت کا ریکارڈ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس

English Books

No.	Name of Books	Writer/Translator	Year	Publisher
1	Sultan Bahoo-The Life and Teachings	Sultan Mohammad Najib-ur-Rehman translated by Yasmin Khurshid Malik Sarwari Qadri, Mrs. Ambreen Moghees Sarwari Qadri and Neyn Tara Sarwari Qadri	2014	Sultan-ul-Faqr Publications 4-5/A Extension Education Town, Lahore, Pakistan
2	The Spiritual Guides of Sarwari Qadri Order	Sultan Mohammad Najib-ur-Rehman translated by Yasmin Khurshid Malik Sarwari Qadri, Mrs. Ambreen Moghees Sarwari Qadri and Neyn Tara Sarwari Qadri	2015	Sultan-ul-Faqr Publications 4-5/A Extension Education Town, Lahore, Pakistan
3	Kashf-ul-Asrar	Written by Sultan Bahoo and translated by Mrs. Ambreen Moghees Sarwari Qadri	2015	Sultan-ul-Faqr Publications 4-5/A Extension Education Town, Lahore, Pakistan
4	Ganj-ul-Asrar	Written by Sultan Bahoo and translated by Mrs. Ambreen Moghees Sarwari Qadri	2015	Sultan-ul-Faqr Publications 4-5/A Extension Education Town, Lahore, Pakistan

Marfat.com

No.	Name of Books	Writer/Translator	Year	Publisher
5	Shams-ul-Arifeen	Written by Sultan Bahoo and translated by Mrs. Ambreen Moghees Sarwari Qadri	2016	Sultan-ul-Faqr Publications 4-5/A Extension Education Town, Lahore, Pakistan
6	Hazrat Sultan Bahoo Life and Work	Syed Ahmad Saeed Hamdani	2001	Na'shad Publishers, Regal plaza, Quetta
7	Sultan-ul-Waham	Written by Sultan Bahoo and translated by Mrs. Ambreen Moghees Sarwari Qadri	2016	Sultan-ul-Faqr Publications 4-5/A Extension Education Town, Lahore, Pakistan
8	Ain-ul-Faqr	Written by Sultan Bahoo and translated by Mrs. Ambreen Moghees Sarwari Qadri	2016	Sultan-ul-Faqr Publications 4-5/A Extension Education Town, Lahore, Pakistan
9	Sultan-Bahoo	Sultan Mohammad Najib-ur-Rehman translated by Mrs. Ambreen Moghees Sarwari Qadri	2016	Sultan-ul-Faqr Publications 4-5/A Extension Education Town, Lahore, Pakistan
10	The Spiritual Reality of Prayer (Salat)	Sultan Mohammad Najib-ur-Rehman translated by Dr. Sahar Wariach Sarwari Qadri	2016	Sultan-ul-Faqr Publications 4-5/A Extension Education Town, Lahore, Pakistan
11	The Spiritual Reality of Zakat	Sultan Mohammad Najib-ur-Rehman translated by Neyn Tara Sarwari Qadri	2016	Sultan-ul-Faqr Publications 4-5/A Extension Education Town, Lahore, Pakistan
12	Imam Hussain and Yazid	Sultan Mohammad Najib-ur-Rehman translated by Yasmin Khurshid Malik Sarwari Qadri	2016	Sultan-ul-Faqr Publications 4-5/A Extension Education Town, Lahore, Pakistan

Marfat.com

No.	Name of Books	Writer/Translator	Year	Publisher
13	Risala Roohi Sharif	Written by Sultan Bahoo and translated and exegesis by Mrs. Ambreen Moghees Sarwari Qadri	2015	Sultan-ul-Faqr Publications 4-5/A Extension Education Town, Lahore, Pakistan
14	The Spiritual Reality of Hajj	Sultan Mohammad Najib-ur-Rehman translated by Sufia Sultan Sarwari Qadri	2016	Sultan-ul-Faqr Publications 4-5/A Extension Education Town, Lahore, Pakistan
15	The Spiritual Reality of Saum (Fast)	Sultan Mohammad Najib-ur-Rehman translated by Dr. Muhammad Hamid Jamil Sarwari Qadri	2016	Sultan-ul-Faqr Publications 4-5/A Extension Education Town, Lahore, Pakistan
16	Sultan-ul-Faqr VI Sultan Mohammad Asghar Ali-Life and Teachings	Sultan Mohammad Najib-ur-Rehman translated by Yasmin Khurshid Malik Sarwari Qadri	2016	Sultan-ul-Faqr Publications 4-5/A Extension Education Town, Lahore, Pakistan
17	Ameer-ul- Kaunain	Written by Sultan Bahoo and translated by Mrs. Ambreen Moghees Sarwari Qadri	2017	Sultan-ul-Faqr Publications 4-5/A Extension Education Town, Lahore, Pakistan

Marfat.com

کے گھر تشریف لے گئے جہاں سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے صبح کے ناشتہ کی دعوت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں پیش کی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قبول فرمائی۔ 9 مئی کو آپ رحمتہ اللہ علیہ صبح تقریباً 11 بجے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے گھر اپنے کمرے میں تشریف لائے تو کمرہ دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور تمام خاص ساتھیوں کو بلا کر کمرہ دکھاتے رہے۔ ناشتہ کرنے کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خلیفوں کو غسل کی تیاری کا حکم دیا اور سلطان العاشقین کی طرف دیکھ کر فرمایا:

''بھائی نجیب! ہمارے کپڑے کہاں ہیں''

آپ مدظلہ الاقدس نے کپڑے پیش کیے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تمام کپڑوں کو پسند فرمایا اور ایک سوٹ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا'' آج غسل کے بعد یہ پہنیں گے۔'' پھر یہ معمول بن گیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ جب بھی لاہور تشریف لاتے حسبِ ریت داروغہ والا تشریف لے جاتے اور ایک رات کے قیام کے بعد مصطفیٰ ٹاؤن سلطان العاشقین کے گھر تشریف لے آتے اور پھر جتنے دِن بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کا لاہور میں قیام ہوتا اسی کمرے میں ہوتا اور واپسی بھی یہیں سے ہوتی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بار فرمایا تھا ''ہمیں یا تو دربار پاک پر اپنے کمرے میں آرام اور سکون ملتا ہے یا بھائی نجیب الرحمٰن کے گھر اپنے اس کمرے میں۔'' مرشد پاک جب تک اس کمرے میں قیام پذیر رہتے آپ مدظلہ الاقدس دِن میں کئی کئی بار سیڑھیاں چڑھ کر اس کمرے کے چکر لگاتے اور اگر وہ نہ ہوتے تو کئی کئی دِن اوپر نہ جاتے۔

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے دعوتِ فقر کے مشن کا آغاز اسی کمرے سے فرمایا اور 23 اکتوبر 2009 تک آپ مدظلہ الاقدس اسی کمرہ میں مریدین اور طالبوں سے ملاقات فرماتے رہے۔ 14 اگست 2005ء میں بیعت اور اگست 2006ء میں ماہنامہ سلطان الفقر لاہور کا آغاز بھی مرشد پاک کے اس مبارک کمرے سے فرمایا اور اب آپ مدظلہ الاقدس کا کمرہ خاص یہی کمرہ ہے۔

Marfat.com

سُلطانُ العاشقین

Marfat.com